قطب الاقطاب، حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب
مہاجر مدنی قدس سرہ کی طرف سے

☆ حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب قدس سرہ

اور

☆ حضرت مولانا یوسف صاحب قدس سرہ

کے نام

کتب خانہ یحیوی ۔ سہارنپور ۔ انڈیا

نام کتاب :- **محبت نامے** (جلد دوم)

مرتب :- مولانا حبیب الرحمٰن صاحب

صفحات :- ۷۵۵

سن اشاعت :- ۱۴۲۸ھ مطابق ۲۰۰۷ء

تعداد :- ۲۰۰۰

بار :- اول

ناشر :- کتب خانہ یحیوی . سہارن پور . انڈیا

ازہر اکیڈمی . لندن

رموز کے معانی

کتاب	:		تعلیم ،مدرسہ،تدریس،طلبہ وغیرہ سے متعلق مضامین کیلئے
لالٹین	:		تصوف اور سلوک سے متعلق مضامین کیلئے
چابیاں (keys)	:		معاشرتی اور انتظامی الجھنوں کا حل اور ان سے بچنے کی تدابیر سے متعلق
پھول	:		محبت ناموں میں عاشقوں کی دلجوئی اور ان سے لاڈ پیار کا مضمون
چراغ (دیا)	:		ادب اور آداب کی تعلیم
لیموں	:		چٹ پٹے فقرے (پہلے دن سے حضرت شیخ نے مولانا یوسف صاحب سے فرما دیا تھا کہ ''میرے یہاں فقرے بہت چلیں گے، کبھی ان فقروں کا برا نہ منانا'')
چھتری	:		مختلف وظائف اور جھاڑ پھونک کے اسلامی شرعی طریقے
انجکشن	:		عتاب، ڈانٹ، تنبیہ، اظہارِ ناپسندیدگی

ان رموز کے متعلق چند باتیں ذہن میں رکھنے کی قارئین سے درخواست ہے:

اول: آپ ان مکاتیب میں امور بالا کے علاوہ بھی متعدد نہایت مفید اور اصلاحی مضامین دیکھیں گے جن کیلئے کوئی رمز لگا ہوا نہیں۔ شوق مدینہ، اکابر کے احوال، شیخ رحمہ اللہ کی یاد ایام، خوابوں کی تعبیر ہند و پاک کی تاریخ، وہاں کی معاشرتی تفصیل، باہمی تعلقات کی نوعیت، اپنے یہاں کی مجبوریاں، دینی کام کی حفاظت اور بقا کیلئے مدبرانہ طرز عمل، عبرت کے قصے، دوستوں کے لطائف وغیرہ متعدد چیزیں ایسی ہیں جن کیلئے قارئین کو کوئی رمز نہیں ملے گا۔ اس لئے ذرا توجہ سے مطالعہ کرنے والوں کو متعدد نادر چیزیں ان میں ملیں گی۔ ایسے خطوط جو بظاہر بالکل عام لگتے ہیں وہ بھی مذکورہ بالا فوائد میں سے کسی فائدے کی وجہ سے یہاں درج کئے گئے ہیں۔

۲: جن مضامین کیلئے رموز متعین ہیں وہاں بھی شاید بعض جگہوں پر یوں محسوس ہو کہ رمز لگا ہوا نہیں ہے۔ اس کا ایک بڑا سبب یہ بھی ہے کہ کئی جگہ عبارت ایسی معنیٰ خیز ہے کہ وہاں کیلئے کوئی سا رمز متعین کرسکنا مشکل معلوم ہوا، خصوصاً جبکہ اسی صفحے پر یا اس پیراگراف سے پہلے یا بعد اس نوع کا کوئی رمز لگایا جا چکا تھا۔ اس لئے ایسے مقامات پر فیصلہ پڑھنے والوں پر چھوڑ دیا گیا۔

۳: رموز بعض ایسی جگہوں میں بھی شاید نہ ملیں جہاں پہلے کہیں تفصیل سے بیان کی ہوئی بات کی طرف مختصر اشارہ ہے

۴: ممکن ہے کہ بعض مقامات پر اختلاف کی گنجائش موجود ہو۔ رموز لگانے والے کو اپنی کم فہمی اور جہالت کا اعتراف ہے۔ ایسی جگہوں پر وہ قارئین کرام سے معذرت کا خواہاں ہے۔ یقیناً بزرگوں کا رمز شناس ہونا بہت بڑی دولت ہے جس کے حصول کا ہر طالبعلم متمنی ہوا کرتا ہے۔

۵: اس مجموعے میں کہیں کہیں دیگر حضرات کے مکاتیب بھی آ گئے ہیں۔ یہ وہ مکاتیب ہیں جو حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ نے حضرت مولانا یوسف یا مولانا عبد الرحیم صاحب کو کسی مناسبت سے ارسال فرمائے تھے۔ اس لئے ان کو بھی شامل کر لینا مناسب سمجھا گیا۔

☆...... 6 ......☆

1392 ھجری

/

1972 عیسوی

اہل لنڈن کی ضرورت کی وجہ سے میں تمہیں بہت ہی منقطع عن الدنیا اور متوجہ الی اللہ دیکھنا اور سننا چاہتا ہوں۔ اس وجہ سے ہر آنے والے سے تمہارے حالات کی خاص جستجو کرتا رہتا ہوں۔ عزیز من! بہت [اہتمام سے] معمولات کو کھانے سے زیادہ اہم سمجھو۔ ذکر پر بہت دوام کی ضرورت ہے۔ کسی دن معمول رہ جاوے تو کھانا چھوڑ کر اس کو پورا کرلو۔ ابتداء میں جیسا جہد رکھو گے انتہا میں اس کے ثمرات چکھو گے۔

(۵/ جمادی الاولی ۹۰ھ / ۹/ جولائی ۷۰ء)
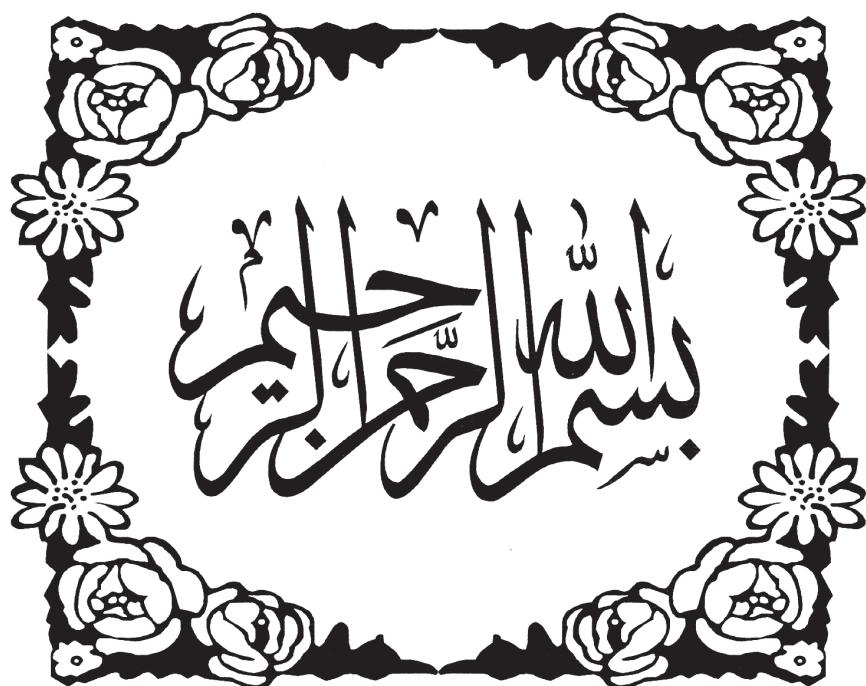
بسم الله الرحمن الرحيم

﴿1﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: یکم محرم الحرام ۹۲ھ [۱۵؍فروری ۲۷ء]

مکرم ومحترم جناب الحاج قاری صاحب مدفیوضکم وزادت معالیکم! تمہارا ائر لیٹر مؤرخہ ۵ فروری پہنچ کر موجب مسرات ہوا۔ میں تمہارے خطوں میں بہت غور سے یہ دیکھا کرتا ہوں کہ تمہاری رفعتِ شان اور استغناء میں کچھ کمی ہوئی یا نہیں؟ مخلصانہ اپنے تعلق کی وجہ سے کہتا ہوں کہ جتنا استغناء تم برت رہے ہو یہ ترقی کو مانع ہے۔

اگرچہ تمہارے خطوط میں ماشاءاللہ بہت کثرت ہے مگر امور منکرہ میں سے تم نے کبھی کسی چیز کو نہیں چھیڑا اور تمہیں معلوم ہے کہ اس سیہ کار میں مطالبہ کا مرض ہمیشہ سے ہے مگر جن سے تعلق نہیں ہوتا ان کی طرف تو ایسی چیزوں میں التفات بھی نہیں کرتا مگر تم سے تعلق کی روز افزوں زیادتی نے بار بار تمہیں جھنجھوڑنے اور اشارات کنایات میں بہت کچھ لکھ دینے پر مجبور کیا مگر تم نے ہمیشہ ان سب کو ایسا اڑایا کہ گویا میں نے کچھ لکھا ہی نہیں یا تم نے التفات ہی نہیں کیا۔

یہ ناکارہ تو اس سب کے باوجود تمہارے لئے بہت اہتمام سے دل سے دعا کرتا رہتا ہے اللہ جل شانہ تمہیں استقامت وترقیات سے نوازے، ہر نوع کی مدد فرمائے، اپنی رضا ومحبت میں اضافہ فرمائے۔ قربانی کے بارے میں مجھے کوئی تکلیف نہیں البتہ اس کا قلق ضرور ہے کہ ایک ہفتہ پہلے اطلاع ہو جاتی تو انشاءاللہ بہترین جانور میسر آجاتا۔ قربانی کا مسئلہ تو ایسا نہ تھا مگر آپ نے بیم ورجا کی حالت میں عین وقت پر لکھا۔ آئندہ اگر اس کی نوبت آئے تو ضرور پہلے سے مطلع کریں، مجھے تو اس میں مسرت ہے۔

تم نے بہت اچھا کیا کہ عزیز عبدالرحیم کا ویزا ٹکٹ وغیرہ بھیج دیئے۔ اللہ کرے کہ وہ واپسی میں تمہارے پاس کچھ رہ سکے۔ حج کے نہ ہونے کا تو قلق ہے لیکن اس کی تلافی تمہارے پاس کے طویل قیام سے ہوسکتی ہے۔ تم نے مولوی عبدالرحیم کی آمد پر قلت مکان کا جو شدید فکر لکھا وہ بھی میری سمجھ سے باہر ہے۔ میری سمجھ میں نہیں آرہا ہے کہ اس میں فکر کی کیا بات ہے اور جدید مکان تعمیر کرانے کی کیا ضرورت پیش آرہی ہے۔ اگرچہ تمہارے علوشان اور شاہانہ اخراجات کے مقابلہ میں تو کوئی چیز نہیں مگر مجھ جیسے غریب کو مولوی عبدالرحیم کی عارضی آمد پر کسی جدید مکان کی تعمیر بالکل سمجھ میں نہیں آرہی ہے۔

تمہیں میرے زنانہ مکان کا حال معلوم ہے کہ اس میں ایک کوٹھڑی اور ایک سہ دری بہت مختصر ہے اس میں میرے اہل وعیال عزیز طلحہ کی اہلیہ اور میری سب بچیاں بسا اوقات تو سب مجتمع ہوکر دس بارہ ہوجاتی ہیں، اور بغیر پردہ کرائے ہم میں سے کوئی بھی گھر نہیں جاتا، میں خود بھی حجاز سے واپسی کے بعد سے تو اب تک گھر میں نہیں گیا مگر جب گھر میں میری آمد ورفت تھی اس وقت بھی باوجودیکہ سب میری محرم تھیں بغیر پردہ کا حال معلوم کئے کبھی گھر میں نہیں جاتا تھا۔ اس لئے کہ اجنبی عورتیں گھر میں آتی رہتی ہیں اور میرے سب داماد بھی گھر میں جاتے رہتے ہیں اور جو بھی جاتا ہے پہلے پردہ کرالیتا ہے۔ پردہ والیاں کوٹھڑی میں ہوجاتی ہیں اور نامحرم باہر سہ دری میں ہوجاتا ہے۔

تمہارے مکان میں بھی اگر دو کوٹھڑیاں ہوں تب تو کوئی دقت ہے ہی نہیں اور اگر صرف ایک ہی مکان ہو تو درمیان میں پردہ لٹکا لینے کے بعد کوئی دقت نہیں رہتی۔ مولوی عبدالرحیم کی اہلیہ کے قیام کے زمانہ میں رات کو تم اور وہ دونوں مسجد میں آرام کرو اور گھر میں دونوں مستورات قیام کریں۔ اس میں کیا دقت ہے۔

دن میں تم دونوں میں جس کا جانا ہو وہ آواز دے کر پردہ کرا کر گھر میں چلا جائے۔

اس کی اہلیہ اس کے پاس رہے اور دوسرے کی اہلیہ کوٹھڑی میں یا پردہ کے پیچھے ہو جائے۔ میں نے جو کچھ لکھا اپنے گھر کی حالت کے اعتبار سے لکھا مجھے تمہارے گھر کی حالت کا حال معلوم نہیں۔

بھائی اکرام مرحوم تو سب کے ہی نامحرم تھے اور وہ بھی اکثر گھر میں جاتے تھے لیکن پہلے دروازہ میں کھڑے ہوکر پردہ کرا کر جاتے تھے۔ البتہ اجنبی عورتوں کیلئے میرے یہاں بھی یہی شرط ہے کہ وہ صبح کو آ کر شام کو چلی جائیں اور جو غیر ملکی یا دور دراز کلکتہ بمبئی کے آتے ہیں ان کے لئے ہوٹل کا کوئی کمرہ رات کے لئے لے لیا جاتا ہے, دن میں مستورات میرے گھر میں رہتی ہیں اور رات کو اپنے مستقر پر چلی جاتی ہیں اور علی الصباح پھر آ جاتی ہیں۔

مگر یہ اجنبی عورتوں کے لئے ہے. یہ بھی اس وجہ سے مکان کی تنگی کی وجہ سے اجنبی عورتوں کو دقت ہوتی ہے مگر جو افریقہ وغیرہ کی عورتیں کہتی ہیں کہ مکان کی تنگی سے ہمیں دقت نہیں تو وہ بھی رات کو یہیں سوتی ہیں کہ ہم میں سے گھر میں کوئی نہیں سوتا۔

میری سمجھ میں یہ نہیں آیا کہ بھائی صاحب کی آمد پر آپ کو بیٹھک مستقل اور بیت الخلاء مستقل کیوں چاہئیں۔ دونوں عورتیں زنانہ بیت الخلاء میں جائیں اور تم چند روز کے لئے اپنی شان کے خلاف مسجد کے بیت الخلاء میں چلے جاؤ۔ اس لئے میری سمجھ میں تو دوسرے مکان کی ضرورت نہیں آئی۔

باقی یہ صرف میں نے اپنے تجربات بتائے ہیں تم اپنے یہاں کی ضرورت اور حالات سے زیادہ واقف ہو۔ میرا کوئی حکم نہیں صرف مشورہ ہے کہ جب تم دونوں باہر سوؤ گے تو یہ چیز الزام کا سبب نہیں ہوگی بلکہ لوگوں کی نگاہ میں پردہ کی اہمیت کا موجب بنے گی۔ لوگوں کو اس کا زیادہ احساس ہوگا کہ پردہ کی اہمیت کی وجہ سے آپ دونوں حضرات مسجد میں سو رہے ہیں۔ مردانہ مکان کیلئے مسجد کافی ہے اور دونوں عورتوں کیلئے موجودہ مکان کافی ہے۔

یہ سب میں نے تمہاری سہولت کی وجہ سے لکھا ہے۔ آئندہ تمہیں جس میں سہولت ہو۔ عزیز مولوی عبدالرحیم کو خط لکھو تو میری طرف سے بعد سلام مسنون لکھ دینا کہ تمہارا ایک تار بخیر رسی کا اور دوسرا ایک خط بخیر رسی کا پہنچا تھا ان دونوں کے جواب ہمروزہ لکھوا دیئے تھے۔ اس کے بعد سے کوئی خط نہیں آیا۔ یہ تو امید نہیں کہ تم نے نہ لکھا ہوگا غالباً پہنچنے میں دیر ہوئی۔

اپنی اہلیہ سے سلام مسنون کہہ دینا۔ تم نے اپنی اہلیہ کی خیریت نہیں لکھی جس کا مجھے انتظار رہتا ہے۔ بندہ کی طرف سے سلام مسنون کے بعد عیادت بھی کر دیں اور یہ بھی کہہ دیں کہ میں تمہاری صحت کیلئے دعا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ تمہیں صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرمائے۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب مدظلہ ; بقلم حبیب اللہ، یکم محرم الحرام ۹۲ھ

از احمد گجراتی، بعد سلام مسنون، درخواست دعا

﴿2﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ، جنوبی افریقہ

تاریخ روانگی: ۲رمحرم الحرام ۹۲ھ [۱۶رفروری ۷۲ء]

عزیزم گرامی قدر و منزلت مولوی عبدالرحیم سلمہ! بعد سلام مسنون، تمہارے والدہ کے پاس پہنچنے کے بعد سے ایک تار اور ایک خط پہنچا تھا دونوں کا جواب ہمروزہ علیحدہ علیحدہ لکھوا دیا تھا۔ یہ تو دل گوارا نہیں کرتا کہ تم نے اس کے بعد کوئی خط نہ لکھا ہو۔ ظاہر یہی ہے کہ پہنچا ہی نہ ہوگا۔ تمہاری خیریت حالات اور نظام سفر کا شدت سے انتظار رہتا ہے۔

عزیز یوسف متالا کے خط سے معلوم ہوا تھا کہ اس نے تمہارے لندن آنے کے

واسطے ویزا اور ٹکٹ وغیرہ بھی بھیج دیا۔ امید ہے کہ پہنچ گئے ہوں گے۔ واپسی میں بولٹن کے قیام میں بہت گہری نگاہ عزیز موصوف کی معاشرت پر ڈال کر آویں۔

مولوی انعام الحسن سلمہ بھی جون میں لندن جارہے ہیں۔ ابھی تک کوئی تاریخ تو مقرر ہوئی نہیں۔ اندازہ یہ ہے کہ وسط جون میں جانا ہوگا اور ایک ماہ قیام رہے گا۔ اگر تمہارے نظام میں موافقت ہو سکے تو زیادہ اچھا ہے۔ عزیز عبدالحفیظ مکی کے خط سے معلوم ہوا تھا کہ وہ بھی مکہ کی جماعت کے ساتھ مولوی انعام الحسن کے اجتماع کے موقع پر لندن کا ارادہ کر رہے ہیں۔

مولوی یوسف تتلی حج سے فراغ پر افریقہ کے لئے روانہ ہو چکے۔ اگر میرے اس خط تک پہنچ جاویں اور ملاقات ہو تو سلام مسنون کے بعد کہہ دیں کہ آپ کا حج کے بعد کا لکھا ہوا ہندی کارڈ پہنچا تھا مگر اس پر تمہارا پتہ نہ تھا۔ جس میں تم نے لکھا تھا کہ گھر پہنچ کر مفصل خط اور پتہ لکھوں گا اس کا انتظار ہے۔ اپنی والدہ اور اہلیہ سے بھی سلام مسنون کہہ دیں۔ اپنے ماموں زاد بھائی اور دوسرے اعزہ سے بھی۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب مدظلہ

بقلم حبیب اللہ، ۲ر محرم الحرام ۹۲ھ

ازاحمد گجراتی بعد سلام مسنون درخواست دعا

﴿3﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۷رمحرم الحرام ۹۲ھ [۲۱رفروری ۷۲ء]

عزیزم سلمہ بعد سلام مسنون، شدید انتظار میں تمہارا ۱۴رفروری کا محبت نامہ آج ۲۲ کو پہنچا۔ تمہارا خط بہت تاخیر سے پہنچا یعنی روانگی میں تاخیر ہوئی۔ راستہ میں تو دیر نہ ہوئی۔ ایک ہفتہ کے اندر پہنچ گیا۔ میری طبیعت کا حال کچھ آگے ہی کو ہے، پیچھے کو نہیں۔ مگر اس چیز کو میں عمومی خطوط میں نہیں لکھا کرتا، اجمالی خیریت لکھ دیتا ہوں۔

ان ایام میں ۳عوارض بلکہ ۴ کا حملہ کثرت سے ہے۔ بھوک نہ لگنا، کھانسی کی شدت، رات کو نیند خلافِ معمول بعضے دن تو ایسی اڑتی ہے کہ پوری رات نہیں آتی۔ کبھی کبھی حرارت بھی ہو جاتی ہے۔ ٹانگ کی حالت بدستور ہے بلکہ اضافہ ہے کہ پاؤں زمین پر رکھنا تو درکنار، ٹانگ کھلتی بھی نہیں۔ چارپائی پر سوار رہتا ہوں، دوست احباب پکڑ کر قدمچہ پر بٹھا دیتے ہیں اور اٹھا لیتے ہیں۔

عزیز احسان کے خط کی فکر نہ کریں۔ اس وقت ان کو میں نے متعدد خطوط کئی وسائط سے لکھے تھے اور چونکہ اس وقت کسی کی بھی رسید نہیں آئی تھی اس لئے خیال تھا کہ نہ پہنچے ہوں گے، مگر ۸ ذی الحجہ کے بعد سے اس کے ۴، ۵ خط پہنچ چکے اور معلوم ہوا کہ ۲، ۳ راستہ میں گم ہو گئے، مجھ تک نہیں پہنچے۔ اور اب تو سلسلہ شروع ہو گیا اس لئے آپ فکر نہ کریں۔

تم نے بہت اچھا کیا کہ حکیم سعد کی خدمت میں ان کے خط کی تفصیل لکھ دی، ان کے ان احسانات کی بنا پر جو تم پر ہیں ان کے خط کے جواب کا بہت اہتمام کیا کریں۔ اس سے بہت قلق ہوا کہ مولوی یوسف تتلی کی کمر میں مدینہ منورہ میں کوئی چیز اٹھانے سے تکلیف ہو گئی۔

بندہ کی طرف سے سلام مسنون کے بعد عیادت بھی کر دیں,اور یہ بھی کہہ دیں کہ تمہارا جدہ والا ہندی کارڈ پہنچ گیا تھا,جس کا جواب میں کسی دوسرے کے خط میں لکھوا چکا ہوں,جو اس وقت تو یاد نہیں۔

تم نے جدہ والے کارڈ میں لکھا تھا کہ افریقہ پہنچ کر مفصل خط لکھوں گا,اس کا انتظار ہے,اور گھر میں ولادت کا بھی شدت سے انتظار ہے۔اللہ تعالیٰ باحسن وجوہ فراغ نصیب فرماوے,ولد صالح عطا فرماوے۔ان کے والد صاحب سے بھی بندہ کا سلام مسنون کہہ دیں اور عزیز یونس سے بھی۔ یہ بھی کہہ دیں کہ یہ ناکارہ تم تینوں کے لئے اور تمہارے اہل وعیال کے لئے دل سے دعا کرتا ہے۔

تم نے مولوی اسعد کا پہنچنا لکھا اس سے مسرت واطمینان ہوا.لیکن ان کے معمولات کی کوئی تفصیل نہ لکھی جس کا انتظار ہے۔خدا کرے کہ ان کا یہ سفر تبلیغی اور دینی ہو سیاسی نہ ہو۔

اس سے بہت قلق ہوا کہ تمہاری اہلیہ کی صحت اچھی نہیں رہتی۔ یہ معلوم نہیں کہ آب وہوا نے موافقت نہیں کی یا کوئی اور بات پیش آئی۔تم نے اہلیہ کا آپریشن ہونا لکھا مگر یہ نہ لکھا کہ آپریشن کس مرض کی وجہ سے ہوا,ضعف تو لازمی نتیجہ ہے لیکن جس مرض کیلئے آپریشن ہوا تھا خدا کرے اس سے صحت ہوگئی ہو۔

تمہارے اعزہ کا تمہارے قیام پر اصرار تو برمحل ہے,ہونا ہی چاہئے لیکن جو وجوہ تم نے اصرار کی لکھی ہیں وہ تو قابل التفات نہیں۔البتہ **اگر تمہارے وہاں کے قیام سے کوئی دینی نفع تم بھی محسوس کر رہے ہو تو کچھ مضائقہ نہیں۔ضرور قیام کرو۔**

معلوم نہیں اس سفر میں تم سے کچھ بیعت کا سلسلہ چلا یا نہیں۔اگر لوگ تمہاری طرف متوجہ ہوں اور یہ سلسلہ چل رہا ہو تو پھر میں بھی تمہارے اعزہ کی تائید کروں گا لیکن یہ شرط کہ

[ویزہ] بڑھنے کی درخواست نہ کی جاوے۔ اور جب عارضی ویزہ میں اتنی مشکلات پیش آئیں تو مستقل قیام کی کس طرح وہ حضرات سوچ رہے ہیں۔

میری حیات مبارکہ کی بالکل فکر نہ کرو۔ وہ تو اگر ماند شبے ماند شبے دیگر نمی ماند کے حکم کے اندر ہے۔ **زندگی کا مقصد دین کی خدمت ہے وہ جہاں زیادہ اچھی ہوتی ہو اس کو ضرور اختیار کرلو**، چاہے گجرات چاہے افریقہ امریکہ ہو۔ عزیز یوسف متالا کے خط سے **معلوم** ہوا تھا کہ اس نے تمہارے لئے ویزہ اور ٹکٹ وغیرہ بھیج دیا ہے، اگر وہ پہنچ گیا ہو اور تمہارے ویزہ میں اضافہ کی گنجائش بھی نہ ہو تو بولٹن کا ارادہ واپسی میں ضرور کریں۔ مجھے یوسف کا بہت ہی فکر اور خیال رہتا ہے۔

میں غالبًا پہلے بھی لکھوا چکا ہوں کہ جولائی میں حضرات نظام الدین کا بھی لنڈن کا سفر ہے۔ ابھی تک تاریخ تو متعین ہوئی نہیں مگر یوسف کے علاوہ لندن کے دوسرے خطوط اور عزیز عبد الحفیظ وغیرہ کے خطوط سے معلوم ہوا تھا کہ وہاں کا اجتماع ۳۰ جولائی کو مقرر ہوا ہے جس کی بڑی کوششیں ہو رہی ہیں۔ عبد الحفیظ نے اپنے جانے کا ارادہ بھی لکھا ہے۔

والدہ کی خدمت میں میری طرف سے خاص طور سے سلام مسنون کے بعد کہہ دیں کہ یہ ناکارہ تمہارے لئے اور تمہارے بچوں کے لئے دل سے دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں خوش وخرم رکھے، مکارہ سے حفاظت فرماوے، دارین کی ترقیات سے نوازے۔ مولوی محمد اور اہلیہ اور بہنوں کو بھی سلام مسنون کہہ دیں۔ یہ ناکارہ ان سب کے لئے بھی دعا کرتا ہے۔ تمہاری دونوں بہنوں کے رشتہ کے لئے بھی دعا کرتا ہے۔ اللہ جل شانہ جہاں خیر ہو وہاں جلد از جلد ان کے نکاح کی تکمیل فرماوے۔ تمہارے لئے دعاؤں کے کہنے کی ضرورت نہیں بغیر کہے ہر وقت دل میں رہتا ہے۔

عزیز یوسف کی کتاب کی کتابت ہو رہی ہے۔ مولوی تقی صاحب سہارنپور ہی میں

ہیں اور رسالہ کے تقریباً ۱۵۰ صفحات کی تصحیح کر کے کاتب کو دے چکے ہیں۔ پہلے ان کا خیال لکھنؤ میں طبع کرانے کا تھا مگر اب دیو بند کا ہے۔

اب ایک تکلیف تمہیں دیتا ہوں۔ ایک صاحب کا خط بہت ہی پریشانی کا انگریزی میں آیا اور جواب کے لئے کچھ نہیں تھا، مگر ان کی پریشانی کی وجہ سے جواب کو جی چاہ رہا ہے۔ معلوم ہوا کہ یہ تمہارے قریب ہیں، اس لئے ان کو ایک کارڈ پر ان کا مضمون یا لفافہ میں، بشرطیکہ محصول زیادہ نہ ہو، بھیج دیں۔ پتہ ان ہی کے خط میں لکھوا دیا۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم احمد گجراتی، شب ۷ ر محرم الحرام ۹۲ھ

از احمد گجراتی بعد سلام مسنون، درخواست دعا۔ مولوی یوسف تتلی کو بندہ کی طرف سے سلام مسنون کہہ دیں۔

بنام: جناب محمد رشید وراچھیا صاحب:

عنایت فرمایم سلمہ! بعد سلام مسنون، تمہارا خط انگریزی میں پہونچا۔ یہ ناکارہ انگریزی سے واقف نہیں۔ مزید برآں یہ کہ تم نے جواب کے پتہ کو نہیں لکھا۔ اگر جواب مطلوب تھا تو شیلنگ وغیرہ ہونا چاہئے تھا۔ تمہاری پریشانی کی وجہ سے اپنے ایک دوست کے خط میں تمہارا جواب لکھوا رہا ہوں۔ خدا کرے کہ پہنچ جاوے۔

تمہاری لڑکی کے قصہ سے بہت ہی رنج وکلفت ہے۔ اسی مضمون کا ایک خط لاجپور سے آیا تھا میں نے اس کے جواب میں پڑھنے کیلئے لکھا تھا۔ اس لئے کہ تعویذ تو وہ لڑکی باندھ نہیں سکتی جب کہ تمہاری اس سے ملاقات بھی نہیں البتہ 925 دفعہ یاھادی یارشید بہت ٹھیرا ٹھیرا کر اول وآخر درود شریف ۷ - ۷ مرتبہ آپ پڑھیں، اس کی والدہ پڑھیں اور بھی گھر

میں جو پڑھنے والے ہوں وہ بہت اہتمام سے پڑھیں۔ جتنے آدمی زیادہ پڑھیں گے اتنا ہی زیادہ انشاء اللہ مفید ہوگا۔

یہ ناکارہ دل سے دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے ان کو اسلام میں واپس لاوے اور تم سب دوستوں کی پریشانی کو دور فرماوے۔ آئندہ اگر اس سلسلہ میں کوئی خط لکھیں تو میرا یہ پرچہ بھی واپس کریں اور اپنے پتہ کا پورا لفافہ اور ۳ شیلنگ کم از کم جواب کیلئے بھیجیں۔ تمہارے اس خط میں لڑکی کے گر جانے کا جو ذکر ہے وہ لاجپور کے خط میں نہیں تھا۔ اس میں صرف اس کے غیر مسلم سے نکاح کرنے اور اسلام چھوڑ دینے کا ذکر تھا اور اسی کیلئے میں نے اوپر کا وظیفہ لکھا ہے۔

جادو کا اثر بھی ہوسکتا ہے مگر اس کے لئے تو ضرورت ہے کہ وہ لڑکی تعویذ باندھے یا پڑھا ہوا پانی پیوے۔ اگر ان چیزوں میں سے کوئی چیز ہوسکتی ہے تو میں جادو کیلئے بھی تعویذ وغیرہ بھیج سکتا ہوں۔ میرے مخلص دوست مولوی عبدالرحیم جن کے ذریعہ سے خط بھیج رہا ہوں ان کا پتہ ہے: مولوی عبدالرحیم صاحب پوسٹ بکس نمبر ۲۹۹، سٹینگر، ناٹال۔ یہ آج کل وہاں گئے ہوئے ہیں۔ اگر وہ لڑکی تعویذ باندھ سکتی ہے یا پانی پی سکتی ہے تو ان سے تعویذ اور پینے کا پانی دم کرالیں۔

عزیز مولوی عبدالرحیم! اگر تم سے سحر کا عمل دریافت کریں تو آیۃ الکرسی کا عمل ان کو لکھ بھی دیں، اور اس کو بوتل کے پانی پر دم بھی کر دیں۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم احمد گجراتی، ۷ر محرم ۹۲ھ

﴿4﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۱۳؍محرم ۹۲ھ [۲۸؍فروری ۷۲ء]

مکرم ومحترم قاری صاحب مدفیوضکم! بعد سلام تمہارا گرامی نامہ ۲۱؍فروری کا آج ۲۸؍کو ملا۔ تمہاری بیماری کی مجمل خبریں تو متفرق خطوط سے سنتا رہا مگر تم نے آج تک کسی خط میں نہیں لکھا تھا آج کے خط میں تم نے تفصیل لکھی جس سے بہت ہی رنج وقلق اور فکر سوار ہوا۔ اللہ تعالیٰ ہی تمہیں اپنے فضل وکرم سے صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرمائے۔

اب تک تو تمہاری اہلیہ کی بیماری کا مسئلہ ہی میرے لئے موجب فکر وتشویش تھا مگر تم نے آج کے خط سے ایک اور شدید اضافہ کر دیا، اور تمہارے خط کے ابتداء میں یہ لفظ پڑھ کر کہ مع الخیر رہ کر کا مطلب سمجھ میں نہیں آیا۔ حاجی یعقوب صاحب کے توسط سے آپ بیتی نمبر ۴، ۵ کے دو دو نسخے پہنچ گئے اس سے بہت ہی مسرت اور اطمینان ہوا اور ابھی اور بھی پہنچیں گے۔

ان میں سے ایک ایک نسخہ مولوی ہاشم کو میری طرف سے ضرور دے دیں۔ میرا خیال یہ ہے کہ نمبر ۴ تو ان کے پاس پہنچ چکی ہے۔ اگر پہنچ گئی ہو تو اس کی ضرورت نہیں، صرف نمبر ۵ دے دیں۔ نہ پہنچی ہو تو دونوں کا ایک ایک نسخہ دے دیں۔ تم نے تبویب تربیت السالک کی رسید اب تک نہیں لکھی۔ حالانکہ اس کے دو نسخے بھی ایک ڈاک سے ایک دستی بمبئی سے شوال میں روانہ ہوئے تھے۔ خدا کرے خط [ملنے تک] خطبات بھی پہنچ گئے ہوں۔

خدا کرے کہ عزیزم عبد الرحیم کے پاس تمہارا مرسلہ ٹکٹ بھی پہنچ گیا ہو۔ تم نے موزے اور چار جوڑے گرم کپڑوں کے بھیجے جن میں سے ایک تو روانہ ہو گیا تین رہ گئے۔ اس نوع کے ہدایا کے متعلق میں پہلے کئی مرتبہ منع کر چکا ہوں کہ اس کی تکلیف بالکل نہ کیا کریں۔

یہ رسمی انکار نہیں بلکہ اپنے غائظ تعلق کی وجہ سے انکار کرتا ہوں۔ میں نے اپنے گھر والوں کو بھی نہایت شدت سے منع کرر کھا ہے کہ مجھ سے پوچھے بغیر میرا کوئی کپڑا نہ بنائیں۔

تمہارے ہدایا تو میرے لئے موجب مسرت ہیں مگر جو چیز میرے کار آمد ہو اس سے تو میرا جی خوش ہوتا ہے اور جو کام نہ آئے اس سے قلق ہوتا ہے۔ اپنی پیشاب کی بیماری کی وجہ سے تمہارے دو بسترے زنجیر دار اب تک کام نہیں آسکے۔ البتہ تمہارا بجلی والا بسترہ کئی سال سے مسلسل بہت کام دے رہا ہے۔ مکہ بھی ساتھ لے گیا تھا اور باوجودیکہ اپنے سب کپڑے وہاں چھوڑ آیا تھا لیکن تمہارے اس بسترے کو خاص طور سے واپس لے آیا اور اب فروری کے ختم تک بھی اس کو خوب وصول کررہا ہوں۔

باوجودیکہ پیشاب کی بیماری کی وجہ سے کئی دفعہ وہ ناپاک بھی ہوا مگر حافظ صدیقی اور ابوالحسن کو اللہ جزائے خیر دے وہ اس کو بہت جلد اہتمام سے پاک کر کے اور بہت محنت سے سکھا کر جلدی بچھا دیتے ہیں۔ یہ بسترہ لیٹنے کے علاوہ تہجد سے لے کر صبح کی نماز تک ٹانگوں پر لپیٹنے میں بڑی راحت دیتا ہے اور تہجد میں تمہاری یاد تازہ کر دیتا ہے۔

پائجامہ تو حجاز کے بعد سے اب تک پوری سردی پاکی بنیان کے علاوہ جو تمہیں بھی یاد ہوگا مستقل پہن رہا ہوں لیکن قریشی صاحب کو اللہ جزائے خیر دے وہ ہر سال ایک اونی اور ایک سوتی پائجامہ بھیج دیا کرتے تھے اور میں دوسرا آنے پر پہلا کسی کو دے دیا کرتا تھا۔ مدینہ میں جو ساتھ تھے صوفی اقبال اور ماموں یامین کو دے آیا تھا لیکن قریشی صاحب کے انتقال کے بعد سے اپنے جی میں خیال ہو رہا ہے ورنہ جس مالک نے قریشی صاحب کو پیدا کیا تھا وہ دس قریشی اور پیدا کرسکتا ہے۔

بہر حال میں آپ کی خدمت میں بہت زور سے کہتا ہوں کہ پیسوں کے علاوہ کوئی استعمالی چیز ہر گز نہ بھیجیں۔ وہ تو ایسی چیز ہے کہ بہر حال کام آجاتی ہے, بالخصوص طباعت کتب

کا جذبہ آج کل بہت بڑھ رہا ہے۔ آنند مدرسہ کے سفیر کے ہاتھ جو کپڑا بھیجا تھا وہ اب تک نہیں پہنچے نہ ان کے ہاتھ کا مرسلہ موزہ اور پاجامہ پہنچا۔

خط کے اخیر میں تم نے جو اپنے مرض کی تفصیل لکھی جس کے متعلق میں اوپر بھی لکھوا چکا ہوں کہ بہت تکلیف ہوئی۔ یہ تم نے صحیح لکھا میرا بھی تجربہ ہے کہ *امراض ظاہرہ بسا اوقات امراض باطنہ اور معاصی کا ثمرہ ہوتے ہیں*۔ تم نے لکھا کہ جب گھر سے باہر جانا ذاتی طور پر ہوتا ہے تو اس میں گھر سے زیادہ خاطریں ہوتی ہیں اور آرام ملتا ہے، بالکل صحیح ہے۔ مجھے تو اس کا بہت ہی تجربہ ہے۔

تم نے لکھا لیکن اجتماع کے موقعوں پر جہاں کہیں جانا ہوتا ہے اس میں تکلیف ہوتی ہے اور یہ بھی ظاہر ہے لیکن جب تمہیں اس کا اندازہ بھی ہو گیا اور اللہ کے فضل سے مالک نے اتنی وسعت بھی دے رکھی ہے تو *ایسے اسفار میں اپنی راحت کے اسباب اپنے ساتھ رکھا کرو*۔ معلوم نہیں تم نے کبھی حضرت مدنی کا سامانِ سفر بھی دیکھا ہے یا نہیں؟ میں تو ہمیشہ اس کو دیکھ کر ہی ڈر جاتا تھا۔ اتنا موٹا بستر ہوتا تھا ایک مزدور اس کو مشکل سے اٹھاتا تھا اور اس میں ہر قسم کے راحت کے سامان ہوتے تھے۔

اس میں زاہدانہ زندگی سفر کو ہرگز اختیار نہ کریں جب کہ تحمل نہیں۔ اگر تحمل ہوتا تو پھر میرے ساتھ **۳۸ھ** *کے حج میں ایک تکیہ تھا* جس میں تین چار جوڑے کپڑوں کے تھے اور ایک گدا بھی تھا جس میں ایک رضائی تھی۔ اسی کا گدا بنا رکھا تھا اور ایک کمبل اس میں لپیٹا ہوا ہوتا تھا۔ پورے سفر حجاز میں آمد و رفت میں یہی میرا ایک بسترہ میرا اثاث سفر تھا۔ پانوں کا اس وقت تک مرض نہیں لگا تھا نہ چائے وغیرہ کا زیادہ عادی تھا۔ اگرچہ یہ دونوں چیزیں سفر میں خوب ملتی رہیں۔

خدا کرے کہ جمعہ کو تم سرکاری ڈاکٹروں کے یہاں دل کا معائنہ کرا چکے ہو۔ اس کی

رپورٹ کا شدت سے انتظار ہے۔ذکر ہرگز زور سے نہیں کرنا چاہئے کہ اس سے یقیناً اختلاج قلب پیدا ہوتا ہے۔اس کو تو میں تمہیں سہارنپور میں بھی منع کر چکا ہوں۔مدینہ میں تو البتہ تم نے اس کی کوشش کی کہ تمہاری آواز مجھ تک نہ پہنچے لیکن اس سے پہلے سہارنپور میں تم یقیناً بہت زوروں پر تھے جس کی وجہ سے مجھے خود تمہیں ۲،۳ دفعہ روکنا پڑا۔

اللہ تعالیٰ جل شانہ اپنے فضل وکرم سے تمہیں بھی اور اس سیہ کار کو بھی حسن خاتمہ نصیب فرمائے ,عذابِ قبر اور سکراتِ موت سے حفاظت فرمائے اور جس مالک نے یہاں ستاری فرمائی ہے اپنے کرم سے وہاں بھی ستاری فرمائے۔**اختلاج کے مریض کے لئے نظر کی حفاظت کی شدید ضرورت ہے کہ اس سے اس مرض میں بہت نمایاں شدت ہوتی ہے۔نیز درود شریف کی کثرت کو اختلاج کے دفعیہ میں خاص دخل ہے۔بہت آہستہ آہستہ ٹھہر ٹھہر کر اس تصور کے ساتھ کہ روضہ اقدس پر حاضر ہو بہت مفید ہے۔**

عزیزم عبدالرحیم کے متعلق کوئی جدید اطلاع آئی ہو تو اس سے ضرور مطلع کریں۔تم نے قربانی کے متعلق جو کتابیں بھیجی تھیں وہ اگر معلوم ہو جائے کہ کس صاحب کے ذریعہ سے بھیجی تھیں تو مجھے بھی سہولت ہو۔آج کل کتابوں کا پہنچنا بہت گڑ بڑ ہو گیا۔ڈاک کے پہنچنے میں بھی گڑ بڑ ہوتی ہے تو کتابوں کا تو پوچھنا ہی کیا ہے۔افریقہ سے میرے رسالہ حجۃ الوداع بیروت کا مطبوعہ طیارہ سے ایک سال ہوا ہے چلا ہوا ہے۔اب تک تو پہنچا نہیں اگر چہ اس کے بعد بعض مہمانوں کے ذریعہ چند نسخے مطبوعہ بیروت پہنچ گئے ہیں۔

تمہاری کتاب کی کتابت تقریباً ڈیڑھ سو صفحے ہو چکی ہے اور ایک سو بارہ صفحے کی غلطیاں وغیرہ مکمل ہو گئیں میں نے مولوی تقی پر تقاضا کیا تھا کہ اس کی طباعت کیوں نہیں شروع ہوئی۔جب کہ میں شروع ہی میں یہ کہہ چکا تھا کہ کاغذ کے دام مجھ سے لے لیں۔حساب بعد میں ہوتا رہے گا۔انہوں نے کہا کہ میں نے مولوی عبدالرحیم کو ایک خط چند امور

کے استفسارات میں لکھا تھا ان کے جواب کا انتظار ہے۔

میرے خط میں تو تم نے ان کے خط کا کوئی ذکر ہی نہیں کیا۔ معلوم نہیں کہ وہ پہنچا بھی کہ نہیں ۔ یہ بھی معلوم نہیں کہ انہوں نے کیا کیا سوالات آپ سے کر رکھے ہیں ۔ میرے خطوں کی طرح سے ان کے خطوط کے جوابات کو تعویق میں نہ ڈالا کریں۔ ان کے جوابات جلدی دیا کریں۔

تمہاری کتاب کی دو ثلث کے قریب کتابت ہو چکی ہے، طباعت میں تو انشاء اللہ دیر نہیں لگے گی۔ ایک مشکل یہ بھی ہے کہ بعض امور میں تمہارے اور عزیز عبد الرحیم کے خطوط میں تعارض بھی بتاتے ہیں۔ مثلاً طباعت کو تم نے دو ہزار شروع میں بتایا تھا عزیز عبد الرحیم نے لکھا کہ ایک ہزار ہوں مگر پلیٹیں محفوظ رکھی جائیں۔

پہلے تو میں نے بھی دو ہزار کو کہا تھا لیکن اگر پلیٹیں محفوظ رہیں تب تو ایک ہزار بھی بہت ہیں کہ پلیٹیں محفوظ رہنے کی صورت میں جب چاہے جتنی چاہے طبع ہو سکتی ہے۔ داموں میں کچھ زیادہ فرق نہیں پڑتا۔ بہت معمولی، بلکہ شاید معمولی بھی نہ ہو۔ میرے اس خط کا جواب مجھ کو تو جب آپ کو فراغت ہو، طبیعت حاضر ہو تو لکھیں مگر مولانا تقی صاحب کے خط کا جواب بہت جلد لکھیں کہ اس میں طباعت کے حرج کا اندیشہ ہے۔

ایک کارڈ پتہ ذیل پر لکھ دیں:

محمد اعظم، لندن [پتہ درج ہے]:

’تمہارا غیر جوابی خط پہنچا۔ اگر جواب مطلوب تھا تو شلنگ وغیرہ ہونا چاہئے تھا۔ معمولات کی پابندی سے مسرت ہے۔ یہ ناکارہ دعا کرتا ہے کہ اللہ جل شانہ استقامت و ترقیات سے نوازے۔ اس سے بہت مسرت ہوئی کہ آپ ایک ہفتہ کے لئے جماعت میں

گئے ہیں۔ بہت مبارک ہے, اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ مولانا انعام الحسن صاحب کی آمد پر بہت اہتمام سے ان کے ساتھ وقت گذاریں۔ پہلے سے ان کے قیام کے زمانہ کے لئے وقت فارغ کرنے کی کوشش کریں, جس کی صحیح تاریخیں امیر جماعت حافظ پٹیل سے معلوم ہوجاویں گی, اورانہی سے ان کا نظام سفر بھی معلوم ہوگا۔

آپ نے لکھا کہ جماعت سے واپسی پر **مولانا یوسف صاحب** کی خدمت میں جانے کا ارادہ ہے ضرور جاویں, وہ آپ سے **قریب ہیں اس لئے کثرت سے ملتے رہا کریں۔ ان کی ملاقات میری ملاقات کا بدل ہے۔** آپ نے صحیح لکھا کہ **وہاں کا ماحول بہت ہی خطرناک ہے اور اس میں اپنی نظر کی احتیاط بہت ضرور ہے کہ نظر کا پہلا اثر عبادات میں لذت کے جانے کا ہوتا ہے اور دوسرا اثر عبادات میں کمی کا ہوتا ہے اور تیسرا اثر معاصی کا التفات اور پھر ان میں ابتلا ہوتا ہے۔** اللہ تعالیٰ تمہیں بھی اور اس سیہ کار کو اور تمام دوستوں کو خصوصاً اس ماحول میں رہنے والوں کی حفاظت فرمائے۔'

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم مظہر عالم مظفر پوری، ۱۳/محرم ۹۲ھ

﴿5﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۱۷/محرم ۹۲ھ [۲/مارچ ۷۲ء]

عزیزم مولوی عبد الرحیم بعد سلام مسنون، تمہارا ۱۴/ فروری کا لکھا ہوا ائیر لیٹر ۲۴

فروری کو ملا تھا, ہمروزہ میں نے اس کا جواب ائر لیٹر سے لکھوایا تھا۔ امید ہے کہ پہنچ گیا ہوگا, جس میں میں نے یہ دریافت کیا تھا کہ وہاں کے قیام میں دینی فوائد کیا کیا ہیں؟ کوئی بیعت ہوا یا نہیں؟

تم نے اپنے اس خط میں میرے مرنے کے بعد افریقہ قیام کی خواہش ظاہر کی تھی میں نے اس کے جواب میں لکھا تھا کہ *اگر کوئی دینی کام وہاں ہورہا ہوتو میرے مرنے کا انتظار نہ کرو، ابھی سے قیام کرلو* لیکن اگر کوئی دینی کام نہیں ہے تو میرے بعد بھی محض بہنوں کی شادی کے انتظام کے لئے قیام بے کار ہے۔ کیا اب تک کی ساری شادیاں آپ ہی نے کرائیں؟

میں نے یہ لکھا تھا کہ سابقہ خطوط میں تم نے یہ لکھا تھا کہ ویزا میں ایک دن بھی توسیع کی گنجائش نہیں, حکام نے وعدہ لے لیا ہے کہ اضافہ کی درخواست نہیں کی جائے گی۔ پھر یہ احباب تمہیں مستقل قیام پر کیسے اصرار کررہے ہیں۔

میں نے یہ بھی لکھا تھا کہ واپسی میں جتنا زیادہ سے زیادہ ممکن ہو بولٹن میں قیام کر کے آویں اور بہت گہری نگاہ سے عزیز یوسف متالا کی زندگی کا جائزہ لے کر آویں کہ نظام الاوقات کس طرح ہے، نیز اس سے بیعت کا سلسلہ پسندیدہ ہے یا ویسے ہی ہے وغیرہ وغیرہ۔

عزیز یوسف کی کتاب کے متعلق میں بہت ہی کوشش کررہا ہوں کہ وسط مئی تک کسی طرح تیار ہوجاوے۔ اس لئے کہ لندن کے اجتماع کے لئے جو اخیر جولائی میں ہونے والا ہے عزیز ان کی روانگی تو وسط جولائی میں ہے لیکن جماعتوں کی روانگی بحری جہاز والوں کی مئی کے شروع میں ہوجائے گی اور ہوائی جہاز والوں کی شروع جون سے شروع ہوجائے گی۔

میرا دل چاہتا ہے کہ کم سے کم وسط مئی تک اگر وہ تیار ہوجائے تو کچھ نسخے ہوائی جہاز والوں کے ساتھ بھیج دوں اس لئے کہ ڈاک سے بھیجنا تو بڑی مشکل ہے۔ مولوی تقی کو

اللہ جزائے خیر دے وہ کوشش تو بہت کر رہے ہیں اور ان کو امید بھی ہے کہ اخیر اپریل تک ہو جائے گی۔ دو ثلث کتابت ہو چکی۔ میرا تو خیال تھا کہ طباعت بھی ابھی سے شروع کر دیں تا کہ کتابت کے بعد پھر دیر نہ لگے۔

میرا یہ بھی دل چاہتا ہے کہ اگر ویزا میں گنجائش ہو سکے تو حضرات نظام الدین کے ساتھ لندن کے اجتماع میں شرکت کر کے آ ؤ۔ ان کی واپسی میں شاید دیر لگے کہ ان کو لندن کے بعد فرانس وغیرہ بھی جانا ہے لیکن تم اس جلسہ سے فراغ کے بعد عمرہ کرتے ہوئے آ جاؤ۔ تمہارے سابقہ خط میں عبد الرشید کے متعلق بھی ایک مضمون میں نے لکھا تھا معلوم نہیں وہ تم تک آئے یا نہیں اور بچی کو دم کر دیا یا نہیں۔

میں تمہیں بار بار یہ بھی لکھتا رہا ہوں کہ حکیم اجمیری کو اپنے حالات کی وقتاً فوقتاً ضرور اطلاع کرتے رہو کہ وہ تمہارے محسن ہیں۔ میں نے کل یوسف متالا کو یہ بھی لکھوایا ہے کہ اگر تمہاری رائے ہو اور حکیم اجمیری سے دوا منگوانی چاہو تو اپنے حالات مفصل براہ راست ان کو لکھ کر ان کو لکھ دیں کہ دوائیں مولوی تقی کو بھیج دیں اور قیمت بھی انہی سے منگا لیں۔ اس لئے کہ میرے واسطے سے غالباً حکیم جی کو قیمت لینی دشوار ہو گی۔

آج کل میرا علاج بھی حکیم اجمیری اور حکیم ایوب صاحب کا مشترک چل رہا ہے۔ حکیم ایوب کو تو باصرار قیمت دے دیتا ہوں مگر حکیم اجمیری صاحب بڑی قیمتی دوائیں بھیجتے ہیں اور دواؤں کی قیمت لینا تو درکنار قیمت بتاتے بھی نہیں ہیں تو اسی شرم میں میں ان کو کسی دوا کو لکھتا بھی نہیں مگر چونکہ علاج میں وہ شریک ہیں اس لئے اپنی تجویز سے ہر آنے والے کے ہاتھ ایک دو شیشی بھیجتے رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے۔

اپنی والدہ سے بھی سلام مسنون کہہ دیں اور یہ بھی کہہ دیں کہ یہ ناکارہ تمہارے لئے بھی دل سے دعا کرتا ہے۔ اس سے بہت قلق ہوا کہ تمہارے ساتھ ان کا حج نہ ہو سکا ان کے

لئے بہت ہی مفید ہوتا۔ اپنے خالہ زاد بھائی اور دوسرے عزیزوں سے بھی سلام مسنون کہہ دیں۔

عزیز یوسف متالا کے خط سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اخیر اپریل تک تمہارا بولٹن جانے کا ارادہ ہے۔ اس نے یہ بھی لکھا ہے کہ اگر ہندوستان سے سیدھے بولٹن آتے تو تمہارے دل لگنے کی کچھ امید تھی لیکن اب افریقہ کے پرفضا وسیع مکانات... کے بعد اگر لندن آویں گے تو ان کا دل بالکل نہیں لگنے کا۔ یہاں مکانوں کی تنگی گنجان آبادی ہے۔

میں نے اس کو لکھ دیا کہ عبدالرحیم کے متعلق تو مجھے یہ بدگمانی نہیں کہ وہ اس دنیاوی تمدن سے کچھ مانوس ہو گیا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ تمہاری ہر نوع کی حفاظت فرمائے، اپنی مرضیات پر عمل کی اور اسلاف کے قدم بقدم چلنے کی زیادہ سے زیادہ توفیق عطا فرمائے۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب، بقلم مظہر عالم مظفر پوری

۱۷رمحرم ۹۲ھ، از راقم بعد سلام مسنون درخواست دعا۔

﴿6﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۱۷رمحرم ۹۲ھ [۲رمارچ ۷۲ء]

باسمہ تعالیٰ

مکرم و محترم جناب الحاج قاری یوسف متالا صاحب زادت معالیکم! بعد سلام مسنون، تمہاری بیماری کی اجمالی خبریں تو عرصہ سے سنتا رہا مگر تقریباً ایک ہفتہ ہوا تمہارے مفصل خط سے بیماری کی تفصیل معلوم ہو کر بہت ہی فکر و قلق اور تشویش ہو رہی ہے۔ میں

تمہارے سابقہ خطوط کے جواب میں ۱۲ محرم کو ایک مفصل ائر لیٹر لکھ چکا ہوں غالباً پہنچ گیا ہوگا۔اس میں میں نے بہت اہتمام سے مولوی تقی صاحب کے خط کے جواب کا تقاضا کیا تھا اللہ کا شکر ہے کہ کل ۱۶ محرم کو تمہارا ائر لیٹر ان کے پاس پہنچ گیا۔ مجھے پورا سننے کی نوبت تو نہیں آئی مگر کچھ کچھ حصہ انہوں نے سنایا۔

سب سے پہلے تو تمہاری بیماری کے سلسلہ میں میری رائے یہ ہے کہ تم لوگوں کو حکیم اجمیری کا علاج بہت موافق آیا اگر تمہاری رائے ہو تو میرا مشورہ یہ ہے کہ اپنے قدیم وحدیث امراض کی پوری تفصیل جس میں جدید مرض قلب کے بوجھ کی بھی تفصیل اور اپنے جملہ امراض کی تفصیل ہو براہ راست ان کے پاس لکھ کر بھیج دو۔

میں تو یہ لکھتا کہ میرے پاس بھیج دو مگر میرے توسط سے شاید وہ قیمت نہ لیں ,اور اس صورت میں شاید کچھ ارزانی بھی رعایت رکھیں ,اس لئے اگر تم ان کی دوائیں استعمال کرنا چاہو تو اس وقت بہت اچھا موقع ہے۔تم ان کو یہ لکھو کہ جو دوائیں وہ اس کے مناسب تجویز کریں وہ تیار کر کے کسی آنے والے کے ذریعہ سے سہارنپور مولوی تقی صاحب کے پاس بھیج دیں اور وہاں سے قیمت منگا لیں۔ میں مولوی تقی سے نمٹ لوں گا۔

چونکہ مئی سے تمہارے یہاں کی جماعتیں جانا شروع ہو جائیں گی علی گڑھ کی ایک جماعت ابھی آئی تھی وہ کہہ رہے تھے کہ ہماری جماعت اخیر مئی میں جائے گی۔اس کے علاوہ اگر کوئی خاص کتاب منگانی ہو تو مجھے لکھ دو۔ اس لئے کہ مجھ سے ملاقات کرنے والے تو اکثر ہوائی جہاز ہی سے جانے والے ہوں گے مگر میرا خیال یہ ہے کہ کچھ لوگ بحری سے بھی جائیں گے۔

اس لئے اگر تم کچھ کتابیں منگانی چاہو تو براہ راست منشی انیس کو لکھ دو, چاہے حاجی یعقوب کو لکھ دو, اور زیادہ اچھا یہ ہے کہ حاجی یعقوب کو لکھ دو اس لئے کہ جو بھی یہاں سے

جائے گا، دہلی سے جائے یا گجرات سے، بھوپال سے جائے یا صدر آباد سے، بمبئی سے ہو کر ہی جائے گا۔ بحری سے جائے یا ہوائی سے کہ راستہ بہر حال بمبئی سے ہے۔

مولوی تقی صاحب کو بھی میں کئی دن سے بہت تقاضا کر رہا ہوں کہ کسی طرح سے تمہاری کتاب بھی اخیر مئی تک تیار ہو جائے تو اس کے کچھ نسخے تو میں مولوی انعام وغیرہ کے پاس بھیج ہی دوں۔ داموں کے متعلق تو میں بار بار ان سے تقاضا کر رہا ہوں مگر وہ رقعہ میں یہی کہہ دیتے ہیں کہ جب ضرورت ہوگی لے لوں گا۔ ابھی تو کتابت ہو رہی ہے کچھ زیادہ خرچ نہیں۔

ان کے نام کے خط سے یہ معلوم ہو کر کہ عزیز عبد الرحیم کے اخیر اپریل تک پہنچ جانے کی امید ہے بہت مسرت ہوئی۔ میرا تو دل چاہتا ہے کہ وہ تمہارے یہاں کچھ طویل قیام کرے تو تمہارے لئے مفید ہے مگر تمہارے خطوط کے انداز سے معلوم ہوتا ہے کہ تم اس غریب کے متعلق جل تو جلال تو پڑھ رہے ہو۔

میرے نام کے گذشتہ خط میں تو تم نے اپنی مشکلات لکھی تھیں جو میری عقل سے باہر تھیں اس لئے کہ میرے نزدیک عورتوں کا مختصر مکان میں قیام کوئی دشوار نہیں بشرطیکہ مرد وہاں نہ ہوں۔ اس لئے اگر تم دونوں مسجد میں قیام کرو اور عورتیں مختصر مکان میں۔

میرے گھر کی مستورات بعض دفعہ نہیں، بہت کثرت سے ایک چار پائی پر تین تین سویا کرتی ہیں، بالخصوص سردی میں آج کل بھی یہی ہو رہا ہے کہ مولانا انعام الحسن صاحب کے طویل سفر کی وجہ سے نظام الدین والیاں بھی یہاں ہیں اور ان کے ساتھ پڑھنے والی خادمائیں بھی کئی ساتھ ہیں اور ان کی وجہ سے شاہد، جعفر اور عثمان کی ماں بہنیں بھی سب یہاں ہیں۔ البتہ اتنی بات ہے کہ سردی اب تک یہاں ہو رہی ہے اس واسطے کوئی دقت نہیں اور گرمی میں بھی کوئی زیادہ دقت نہیں ہوتی لیکن برسات کا مسئلہ بہت مشکل ہوتا ہے۔

آج کل مولوی تقی صاحب کے خط میں جو انہوں نے سنایا تم نے لکھا کہ مولوی عبدالرحیم صاحب کا دل وہاں نہیں لگ سکتا, زندہ باد۔ تم نے مولوی تقی کے خط میں تراجم بخاری حصہ اول کو بھیجنے کو لکھا ہے وہ تو انشاء اللہ اگر مجھے مل گیا تو[ان کے] ساتھ علی الصباح دہلی بھیج دوں گا کہ وہ کسی جانے والے کے ہاتھ بمبئی بھیج دیں گے اور اگر مجلد نہ ہوا تو ایک دو دن جلد بندھوانے میں لگی گے اس کے بعد بھیج دوں گا۔

میرا تو دل چاہتا ہے کہ میری کتابوں کا ذخیرہ تمہارے یہاں کافی رہے لیکن تمہاری بے اعتنائی سے میری بھیجنے کی مشکلات زیادہ ہیں۔ دہلی سے تو بہت آسان ہے کہ روزانہ بمبئی سے آمد ورفت رہتی ہے اور حاجی یعقوب کو اللہ اور بھی زیادہ جزائے خیر دے کہ ان کو میرے اہتمام کا اندازہ ہو کر مجھ سے بھی زیادہ اہتمام ہے۔

چنانچہ آپ بیتی کے دو نسخے جو اخیر میں کسی کے ہاتھ بھیجے ہیں اور ان کی رسید بھی آ گئی وہ اصل میں میں نے نہیں بھیجے تھے۔ وہ مکہ مکرمہ کے نسخے بھیجے تھے انہوں نے دو تمہارے پاس بھیج کر مجھے یہ لکھا کہ مکہ کا اس وقت جانے والا کوئی نہیں لندن ایک آدمی جا رہا تھا مولوی یوسف متالا کو دو نسخے بھیج دیئے۔ میں نے ان کو لکھا کہ بہت اچھا کیا, آئندہ بھی اگر کوئی جانے والا ہو اور میری کوئی کتاب آپ کے پاس ایسی ہو جس پر مکہ یا مظہرہ[پاکستان] میں سے کسی کا نام لکھا ہوا نہ ہو تو ایک دو ضرور بھیج دیا کریں۔

میں نے پہلے خط میں یہ بھی لکھا تھا کہ تم نے قربانی کی کتاب کس ذریعہ سے بھیجی اس کا نام لکھ دیں تو اچھا ہے۔ آج کل ایک مصیبت یہ آ رہی ہے کہ بعض لوگ کچھ کتابیں تو بھیج دیتے ہیں اور یہ نہیں لکھتے کہ یہ ان کی طرف سے ہے یا کسی دوسرے کی طرف سے۔ ان سے اگر کسی کے ذریعہ سے تحقیق کی جائے تو وہ خط کا جواب بھی نہیں دیتے۔ کئی کتابیں اب تک امانت میں جمع ہیں۔ مولوی ہاشم سے بھی کہہ دیں کہ آپ کی مرسلہ کتابیں بھی اب تک نہیں

پہنچیں، ان سے بھی سلام کہہ دیں۔

یہ ناکارہ تمہارے لئے، تمہاری اہلیہ اور بچی کے لئے، مولوی ہاشم صاحب، ان کی اہلیہ بچوں کے لئے دل سے دعا کرتا ہے۔ مولوی تقی کو آج میں نے شدید تقاضا کیا ہے کہ جس طرح ہو تمہاری کتاب وسط مئی تک ضرور تیار کرادیں اگر شروع مئی میں ہو جاتی تب تو زیادہ سہولت رہتی اس لئے کہ بحری سے جانے والے شروع مئی سے جانے شروع ہو جائیں گے اور ہوائی سے جانے والے آخری مئی میں، اور اہل نظام الدین وسط جون میں۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب مدظلہ

بقلم مظہر عالم، ۱۷؍محرم ۹۲ھ

از راقم بعد سلام مسنون درخواست دعا۔

﴿7﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۲۴؍محرم ۹۲ھ [۹؍مارچ ۷۲ء]

باسمہ سبحانہ

مکرم و محترم جناب الحاج قاری یوسف صاحب زادت معالیکم! بعد سلام مسنون، آج کی ڈاک سے آپ کا ائرلیٹر مؤرخہ ۲۶؍فروری آج ۱۰ مارچ کو پہنچا۔ تم نے لکھا کہ مکان کی خریداری کی اصل وجہ یہ ہے جو میں نے پہلے نہیں لکھی تھی۔ میں نے پہلے جو کچھ لکھا تھا وہ تمہاری ہی سابقہ وجہ پر لکھا تھا اس لئے کہ مجھ قلیل الفہم کی سمجھ میں بالکل یہ نہ آیا کہ عزیز

عبدالرحیم اور اس کی اہلیہ کے چند روزہ قیام کے لئے آپ کو مستقل ایک مکان کی ضرورت پیش آ گئی اسی لئے میں نے اپنی رائے شدومد سے لکھی تھی۔

اس کے بعد مولوی ہاشم صاحب نے بہت شدومد سے یہ وجہ لکھی جس کو آج کے ائر لیٹر میں تم نے بہت ہی ڈھیلا کر کے لکھا۔ یہ ضرورت جو تم نے لکھی [اور جو] زیادہ تفصیل سے مولوی ہاشم نے لکھی تھی، یقیناً بہت زیادہ اہم ہے۔ اور اس مکان میں یقیناً تمہیں جب کہ تمہاری اور تمہاری اہلیہ دونوں کی صحت کیلئے نقصان دہ تھا قیام نہیں کرنا چاہئے تھا بلکہ بہت پہلے دوسرا مکان خریدنا ضروری تھا اور جب کہ احباب کی طرف سے قیمت کا بصورت قرض اصرار ہے تب تو اور بھی زیادہ اہم ہے۔

البتہ ایک بات جو میرا اصول ہے تمہیں بھی لکھتا ہوں کہ میرے قرض لینے پر اگر کوئی شخص ادائیگی کے وقت معاف کرتا ہے تو میں اس سے یوں کہتا ہوں کہ آپ کا مطلب یہ ہے کہ آئندہ سے آپ کو تکلیف نہ دوں ویسے ہی صاف صاف کہہ دو کہ مجھ سے پھر کبھی قرض نہ لینا اس لئے میں اسی پر اصرار کیا کرتا ہوں کہ قرض تو ضرور وصول کر لیں اگر آپ کو کچھ ہدیہ دینا ہو تو اب نہیں پھر کسی وقت اس مقدار سے کم ہدیہ کر دیں اگر اسی کو واپس کریں گے تو میں سمجھوں گا امانت واپس کر دی۔

جو احباب میری اس عادت سے واقف ہو گئے ہیں وہ تو انکار بھی نہیں کرتے ہیں۔ مدت العمر میں اب سے ۴۰ برس پہلے ایک شخص کے قرض کی قیمت کو انہوں نے معاف کر دیا تھا میں نے ان کے لحاظ میں زیادہ جرح نہیں کی تھی مگر اب تک اس پر قلق ہو رہا ہے۔ اب تک بھی خیال یہ ہے کہ میں نے اچھا نہیں کیا اور ان سے اب تک بھی کبھی قرض مانگنے کی میری ہمت نہیں پڑی۔

اس لئے خاص طور سے نصیحت کرتا ہوں کہ حسبِ ضرورت مخلصوں سے قرض لینے

میں تو مضائقہ نہیں مگر قرض کی ادائیگی میں کچھ تامل کریں تو ہرگز اس کو قبول نہ کریں کہ ایک تو اس میں آنکھ نیچی ہوتی ہے اور دوسرے اس شخص سے دوبارہ قرض مانگنے کی ہمت میری تو ہوتی نہیں۔

باقی تمہاری علوشان کی اداؤں میں ایک یہ بھی ہے کہ تمہاری کسی بات پر نکیر کی جائے تو لکھتے ہو کہ مجھے رات بھر نیند نہیں آئی، دو دن روٹی نہیں کھائی وغیرہ وغیرہ, جیسا کہ اس خط میں بھی تم نے اس کا بار بار اظہار کیا۔ اس سلسلہ میں میری نکیر تم پر یہ ہے کہ جو بات تم نے اس خط میں خریداری کی اصل وجہ کہہ کر لکھی ہے اس کو پہلے لکھنا چاہئے تھا۔

تم نے اس خط میں ساری ضرورت عزیز عبدالرحیم کی آمد ہی لکھی تھی, جو وجوہ تم نے اس خط میں لکھی ہیں پہلے لکھتے تو میں ہرگز انکار نہ کرتا۔ تمہاری خالہ کا یہ اعتراض کہ بار بار سفر کیلئے تو پیسے مل جاتے ہیں مکان کے لئے نہیں، بے محل نہیں ہے۔ تم نے میرے خط کے الفاظ میں تکدر محسوس کرنے پر جو اپنی گرانی لکھی ہے یہ تو تمہاری محبت کی علامت ہے۔ اللہ تعالیٰ تمہاری اس محبت کو تمہارے اور اس سیہ کار کیلئے دینی ترقیات کا ذریعہ فرمائے۔

تم نے لکھا کہ واللہ مجھے یاد نہیں کہ میں نے کبھی کسی چیز میں لاپرواہی کی ہو۔ میں اس سلسلہ میں کوئی تفصیل لکھ کر تو تمہیں مکدر کرنا نہیں چاہتا لیکن محض تعلق ومحبت اور خیرخواہی سے میں نے مدینہ پاک سے واپسی پر جدہ سے جو رجسٹری کی تھی بہت ہی اخلاص سے اس میں کئی باتیں لکھی تھیں اور اس کے تفصیلی جواب کا کئی ماہ تک منتظر رہا مگر جواب تو درکنار تم نے اس خط کی رسید بھی عرصہ تک نہ لکھی اور میرے بار بار کے استفسار پر کئی ماہ بعد ایک مختصر جملہ ضرور لکھا تھا کہ رجسٹری پہنچ گئی تھی۔

اس سے یہ تو اطمینان ہو گیا تھا کہ وہ رجسٹری تمہیں مل بھی گئی اور اس کے متعلق کوئی جواب نہ لکھنا میں لاپرواہی کہوں تو تمہاری نیند اڑ جائے گی، بھوک اڑ جائے گی، خاتمہ کا

اندیشہ ہوجائے گا جس پر الٹا مجھے ہی قلق ہونے لگے گا کہ ایسا لفظ کیوں لکھا تھا۔ میرے محترم! میں نے جو کچھ لکھا یا کہا یا کیا اپنے نزدیک تو نہایت ہی اخلاص سے کیا۔

اللہ تعالیٰ تمہیں ہر مکروہ سے حفاظت میں رکھے، استقامت وترقیات سے نوازے، اپنے وقت پر حسن خاتمہ کی دولت سے نوازے۔ میرے دوستوں میں سے کسی کو حسن خاتمہ کی دولت خدا نہ کرے کہ نصیب نہ ہو۔ یہ چیز تو میرے لئے اور بھی رنج دہ اور موجب تکلیف ہے۔

اب ایک سال بعد مجھ سے پوچھتے ہیں کہ تو لکھے تو میں اس سے رجوع کروں۔ اللہ رے تغافل! اب تو یہی سمجھوں گا کہ وہ خط کھو گیا اور تم نے بے التفاتی سے اس کو پڑھا نہیں۔ بھائی یوسف رنگ والوں کی چاہئے تو نہ معلوم میں نے کئی دفعہ تکرار کیا ہوگا۔ مگر اب تک مجھے یہ معلوم نہ ہوا کہ یہ لفظ تمہارے تک خط پہنچنے میں اڑ جاوے ہے یا تغافل سے تم ان الفاظ کو پڑھتے نہیں۔

قاری یوسف! شکایت یا تنبیہ یا نکیر تعلق ہی پر ہوتی ہے تم تو میرے کاتب نہیں رہے ہو مگر عزیز عبدالرحیم تو کئی برس مستقل کاتب رہا ہے اور اب بھی کئی کاتب میرے بدل چکے۔ مجھے جن لوگوں سے خصوصی تعلق نہیں ہوتا میں تو ان پر گرفتیں بھی نہیں کرتا۔

تم نے بہت اچھا کیا آپ بیتی نمبر ۵ مولوی ہاشم کو دے دی۔ میں نے نمبر ۵ اس لئے لکھا تھا کہ میرے خیال میں نمبر ۴ ان کے پاس موجود تھا اگر نہ ہو تو وہ بھی دے دیں، اور تم کہو تو کسی جانے والے کے ہاتھ ایک دو نسخے اور بھی بھیجے جا سکتے ہیں۔ اگرچہ میرے نزدیک تو اس میں کوئی چیز پڑھنے کی نہیں مگر پاکستان میں تو اس کی طباعت بھی شروع کیا، بلکہ ختم بھی ہو چکی ہوگی۔ اس لئے کہ رمضان ہی میں سنا تھا کہ دو جگہ لاہور اور کراچی میں طباعت شروع ہوگئی تھی اور اب تو خط وکتابت بھی بند ہوگئی۔ مدارس کے لوگوں نے بھی اس کو داخل درس

کرنے کو لکھا تھا اگر چہ میں نے تو انہیں لکھ دیا اس میں تو کوئی بات ایسی نہیں۔

اس سے بہت مسرت ہوئی کہ تشکیک کی کیفیت ختم ہوگئی، اللہ کا شکر ہے۔خوف کے غلبہ میں کچھ مضائقہ نہیں اس کا کچھ فکر نہ کریں۔اس وقت تو یہی مناسب ہے۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب مدظلہ، بقلم حبیب اللہ چمپارنی، ۲۴ر محرم ۹۲ھ

خط لکھنے کے بعد حاجی یعقوب کا خط ملا انہوں نے لکھا کہ وہ خوان خلیل کے دو نسخے تمہارے پاس میری کتابوں میں سے مولوی اسمٰعیل بدات کو دے چکے ہیں کہ وہ اپنی بہن کو لندن سوار کرنے کے لئے آئے تھے، ایک تمہارا اور ایک مولوی ہاشم صاحب کا۔

﴿8﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۲۵ر محرم الحرام ۹۲ھ/۱۲ر مارچ ۷۲ء

باسمہ سبحانہ

عزیزم مولوی عبدالرحیم سلمہ! بعد سلام مسنون، کل کی ڈاک سے بیک وقت دو رجسٹریاں ایک میرے نام ایک مولوی تقی صاحب کے نام پہنچیں۔مولوی تقی صاحب اپنی رجسٹری کا جواب تو خود براہ راست لکھیں گے مگر انہوں نے مجھ سے یوں کہا کہ تم نے ان کے خط میں لکھا ہے میں تمہارے خط کا جواب براہ راست بھیجوں، ان کے خط میں نہ بھیجوں۔ میرے خط میں تو تم نے اس قسم کا کوئی مضمون نہیں لکھا۔میرے نام کی رجسٹری میں تو صرف تمہارا خط بہت مفصل اور ایک مختصر پرچہ مولوی یوسف تتلی صاحب کا تھا۔مولوی یوسف تتلی

صاحب کا جواب تو حاجی محمد چوہان صاحب کے ائر لیٹر پر لکھ دیا۔

تمہارا مفصل خط مؤرخہ ۳ مارچ کل ۱۱ مارچ کو پہنچا۔تمہارا کوئی خط ایسا نہیں آیا جس کا میں نے فوری جواب نہ لکھا ہو۔تمہارے سفر کی ابتداء سے لے کر نہ معلوم از خود اور تمہارے خطوط کے جواب میں کتنے خطوط لکھے۔ یہ اہتمام تو خطوط کے پہنچنے کے بعد سے صحیح نہیں بنتا کہ ہر ہفتہ تم نے خطوط لکھے ہوں۔بعض مرتبہ تو ایک ایک ماہ تک تمہارا خط نہیں آیا جس پر میں خود بھی جرح کرتا رہا،البتہ شروع میں خوب آئے۔

تم نے یہ بات پہلے خط میں بھی لکھی تھی کہ بعض عزیزوں کا اصرار یہ ہے کہ میں دو ماہ کا مزید اضافہ اپنے ویزا میں کرالوں مگر تم نے زامبیا کے متعدد خطوط میں یہ لکھا ہے کہ افریقہ والوں نے ویزا دیتے وقت یہ شرط لکھی ہے کہ ایک دن کے اضافہ کی بھی درخواست نہ دی جائے۔پھر یہ دو ماہ کے اضافہ کی درخواست کیسے ہوسکتی ہے۔

ویزا کے ملنے میں ابتداء جتنی دقتیں ہوئی اس سے تو معلوم ہوتا تھا کہ وہاں کا ویزا بہت مشکل ہے مگر اب تمہارے اس خط سے اور اس سے پہلے خط سے بھی جس میں تم نے اعزہ کا اصرار مستقل قیام پر اور کم از کم دو ماہ ویزہ کے اضافے کو لکھا۔اس سے معلوم ہوتا ہے بہت ہی آسان ہے۔اگر دو ماہ کا اضافہ واقعی ہوسکتا ہے تب تو اتنے میں کچھ مضائقہ نہیں کہ جب حج فوت ہو ہی گیا تو والدہ کی تعمیل حکم میں مزید قیام کرلو۔

اس سے مسرت ہوئی کہ عزیز یوسف کے مرسلہ ٹکٹ اور کاغذات پہنچ گئے۔ یوسف کے خط سے ان کا بھیجنا تو معلوم ہوا تھا مگر ان کا پہنچنا تمہارے پہلے والے خط سے بھی معلوم نہ ہوا تھا۔میرا خیال یہ ہے کہ لندن کے قیام میں بہت غور وخوض اور تجسس سے قیام کی ضرورت ہے جس کو میں اپنے متعدد خطوط میں لکھ چکا ہوں۔

تمہارا پہلا خط جو تم نے ۱۴ فروری کو لکھا تھا وہ ۲۴ فروری کو پہنچا تھا ہمروزہ اس کا

جواب لکھوا چکا ہوں۔ اس میں بھی تم نے اعزہ کا یہی اصرار لکھا تھا کہ یہاں مستقل قیام اور ملازمت کی صورت کر لی جائے میں نے اس میں بھی اسی تعجب کا اظہار کیا تھا کہ جب وہاں کے ویزہ میں یہ شرط ہے کہ اضافہ کی درخواست نہ دی جائے تو پھر یہ اعزہ دو ماہ کے اضافہ کی کیسے ہمت کر رہے ہیں۔

نیز اس میں میں نے یہ بھی لکھا تھا کہ محض اعزہ کا اصرار اور افریقہ کی چکا چوند پر تو ہرگز رال نہ ٹپکاویں، البتہ اگر وہاں کے قیام میں گجرات کے قیام سے دینی نفع واقعی ہو، محض نفس کا دھوکہ نہ ہو، تو قیام مناسب ہے کہ **مقصد زندگی تو دین کا کام ہے وہ جہاں بھی اچھی طرح ہو سکے۔**

حضرت مدنی نوراللہ مرقدہ کے اپنے مرض الوفات میں سید محمود صاحبؒ کے ایک شدید اصرار پر کہ اب آپ مع اہل وعیال مدینہ آ جائیں میں مدینہ سے دہلی تک کا ہوائی جہاز مستقل کرایہ کر کے اور دونوں حکومتوں سے میں خود نمٹ لوں گا، آپ کو آ کر لے جاؤں تو حضرت مدنی قدس سرہ نے مدینہ کے قیام پر دیوبند کے قیام کو یہ کہہ کر ترجیح دی تھی کہ میں دینی کام جتنا یہاں کر سکتا ہوں وہاں نہیں۔

میں نے اس خط میں تم سے یہ بھی پوچھا تھا کہ بیعت کا سلسلہ ہے یا نہیں اور تمہاری وجہ سے وہاں دین کو کچھ فروغ ہو رہا ہے یا نہیں۔ اگر واقعی ہو رہا ہو تو اس میں میرے مرنے کا انتظار نہ کرو ضرور وہاں قیام کر لو۔ اس کے بعد زندگی میں ملاقات مقدر ہے تو ہو جائے گی ورنہ مالک نے اگر دونوں کی مغفرت فرما دی تو آخرت میں ملاقات کے سوا اور کوئی کام ہی نہیں۔

والدہ کا یہ اصرار کہ تم افریقہ رہو یا مستقل لندن اور والدہ بھی لندن جانے پر تیار ہیں اس سے بھی تعجب ہوا کہ وہ افریقہ میں اپنے جملہ عیال کو چھوڑ کر لندن کیسے آنے پر تیار ہیں اور اگر اس میں کوئی اشکال نہیں تو وہ عزیز یوسف متالا کے پاس کیوں نہ قیام فرما لیں۔ اگر حضرات

نظام الدین کے لندن کے دورہ تک تمہارا قیام مشکل ہے تو کچھ مضائقہ نہیں۔ میری نگاہ میں تو تمہارے لندن کے سفر کی اہمیت عزیز یوسف کی خاطر ہے۔

افریقہ کے اجتماع کیلئے یہ ناکارہ بہت اہتمام سے دعا کرتا ہے۔ ان حضرات نے مولوی عبید اللہ صاحب کو بلایا تھا مگر وہ تو اپنی اور اہلیہ کی بیماری کی وجہ سے ہمت نہ کر سکے البتہ مولوی موسیٰ صاحب سورتی ان کے بجائے تجویز ہوئے، وہ گذشتہ ہفتے ملاقات کیلئے آئے تھے اور امید ہے کہ وہ روانہ ہو گئے ہوں گے۔

تمہارے دونوں ڈرافٹ ۱۱ پونڈ اور ۲۰ پونڈ کے پہنچ گئے مگر معلوم ہوا کہ وہ دونوں یہاں کیش نہیں ہو سکتے۔ دہلی یا بمبئی میں کیش ہو سکیں گے۔ مولوی تقی صاحب کے لفافہ میں بھی ان کے نام ایک تھا جس کو آج صبح بھائی بلال کے بھائی عبدالحفیظ صاحب کی معرفت حکیم اجمیری صاحب کے پاس بھیج چکے ہیں۔ انہیں کے حوالہ میں نے اپنے دونوں ڈرافٹ بھی کر دیئے تھے۔

والدہ صاحبہ اور اہلیہ محترمہ کی خدمت میں بھی سلام مسنون کہہ دیں۔ یہ ناکارہ ان دونوں کیلئے بھی اور تمہارے اخیافی بھائیوں کیلئے بھی دل سے دعا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو اپنے حفظ و امن میں رکھے۔ عزیزان طلحہ، نصیر، ابوالحسن، مولوی حبیب اللہ اور مولوی احمد صاحب کی طرف سے سلام مسنون۔ مولوی حبیب اللہ اپنے کسی دوست کی شادی میں شرکت کیلئے گھر گئے تھے۔ ۲۰ دن قیام کے بعد پرسوں ترسوں ہی واپس آئے ہیں۔

میں نے آخر رمضان اور شروع شوال میں ایک یا دو خط تمہارے نام صوفی اقبال کے واسطے سے بھیجے تھے۔ اس لئے کہ اس وقت تو یہ خیال تھا کہ غالباً تم حج تک پہنچ جاؤ گے۔ معلوم نہیں وہ خطوط تم تک پہنچ سکے یا نہیں، ایک تو مفتی اسمٰعیل کا خط تھا جس میں انہوں نے اپنے رمضان کی روداد لکھی تھی۔ لوگ کہتے ہیں کہ دوسرا خط حکیم چیچی صاحب کا تھا جو تو نے

مدینہ بھیجا تھا۔

عزیز یوسف متالا کی کتاب زیرِ کتابت ہے۔ یہ ناکارہ اس کی کوشش کررہا ہے کہ کسی طرح وہ مئی میں تیار ہوجائے تو اس کے چند نسخے حضرات نظام الدین اوران کے ساتھیوں کے ساتھ لندن بھیج دے۔ بقیہ کے متعلق تو جیسی تمہاری یا یوسف کی رائے ہوگی بھیج دیئے جائیں گے۔

پہلے سے مولوی تقی صاحب کا خیال یوسف کی تجویز کے موافق دو ہزار طبع کرانے کا تھا مگر اس کے بعد تمہاری تجویز کو عزیز یوسف نے بھی قبول کرلیا کہ جب پلیٹیں رکھی جائیں گی تو صرف ایک ہزار کافی ہے۔ اس لئے اس کی کتابت وطباعت دونوں دیوبند میں ہورہی ہے۔ اللہ کرے کہ جلد از جلد سہولت سے طبع ہوجائے۔

عزیزم مولوی اسعد سلمہ جمعرات کی صبح کو بمبئی پہنچے تھے اور اسی دن شام کو بمبئی سے دہلی پہنچے۔ جمعہ کے دن دہلی قیام کے بعد کل شنبہ کی شب میں میرٹھ اور دیوبند پہنچے, اور آج شنبہ کو عصر کے وقت سہارنپور پہنچے تھے۔ ایک گھنٹہ قیام کے بعد گنگوہ کے قریب کسی جلسہ میں گئے اور رات ہی وہاں سے واپس ہوکر مرادآباد وغیرہ گئے۔ اللہ تعالیٰ مزید ہمت وقوت عطا فرمائے۔

حضراتِ دہلی برما، ملائشیا وغیرہ کے طویل سفر کے بعد ۱۵ مارچ کو کلکتہ پہنچیں گے اور وہاں سے ۱۷ کی شام کو چل کر ۱۹ کی صبح کو سیدھے سہارنپور پہنچیں گے اور ۱۵/اپریل کو گجرات کا طویل دورہ ہے۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب مدظلہ

بقلم حبیب اللہ چمپارنی

۲۵/محرم الحرام ۹۲ھ، مطابق ۱۲/مارچ ۷۲ء

مولوی یوسف تتلی کے خط کا جواب حاجی چوہان کے ائر لیٹر پر چوتھائی پر لکھوا دیا ہے۔ احتیاطاً تمہیں بھی لکھتا ہوں۔ ان سے کہہ دیں کہ ۴ مارچ کو دستی خط پہنچ گیا تھا جس میں جواب کے لئے ہندی ائر لیٹر بھی تھا اور ۵ کو اس کا مفصل جواب لکھ چکا ہوں۔

اس میں یہ بھی لکھ دیا تھا کہ حضراتِ دہلی برما کے سفر سے ۱۷ مارچ کو کلکتہ اور کلکتہ سے سیدھے سہارنپور آئیں گے۔ ان کی آمد پر عقیقہ کر دیا جائے گا۔ نیز مولوی اسعد کی آمد کی تفصیل جو اوپر لکھا ہے وہ بھی بتا دیں۔

اس سے بہت مسرت ہوئی کہ تم افریقہ کے سہ ہفتہ دورہ میں مولوی اسعد کے ساتھ رہے۔ تمہارے اجتماع کیلئے مولوی موسیٰ سورتی روانہ ہو گئے ہیں۔

اسے پاس آشنائی ہے — نہ ہمیں طاقت جدائی ہے
مرگ نے دیر کیوں لگائی ہے — عمر جینے سے تنگ آئی ہے
بات قسمت نے یہ بڑھائی ہے — اپنے طالع کی نار آئی ہے
ورنہ مرنے میں کیا برائی ہے — زندگی سخت بے حیائی ہے
کوفت سے جان لب پہ آئی ہے — [ہم] نے کیا چوٹ دل پہ کھائی ہے
بوسہ لول لب سے وائے تم — نہ ہوئے کامیاب مرتے دم
اس دیں نے دکھائی راہ عدم — آب حیواں تھے اپنے حق میں تم
کیا کہوں دوست حکایت غم — اس کے کوچہ میں مثل نقش قدم
ہوگئے خاک میں برابر ہم — وہا وہی نازِ خود نمائی ہے

﴿9﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۲۳/مارچ ۷۲ء [۸/صفر ۹۲ھ]

گفتگو آئین درویشی نبود ورنہ با تو ماجراہا داشتیم

مکرم و محترم قاری صاحب مدفیوضکم! بعد سلام مسنون، گرامی نامہ پہنچا۔ جس بھولے پن کا آپ نے اس میں اظہار کیا اتنا تو میں بالکل نہیں سمجھتا اور اس کو آپ کا بھی دل خوب جانتا ہے کہ تکدر کا تو کوئی محل ہی نہیں

بظاہر نہ جانے نہ جانے نہ جانے تجھے داغ دل جانتا ہے کسی کا

تکدر کا اعتبار نہیں ہوا کرتا، جو سفر حجاز کے بعد سے میری طرف سے پیش آرہے ہیں۔

آپ کے رفع انتظار کے لئے سب سے پہلے تو یہ لکھتا ہوں کہ نہ کوئی تکدر ہے نہ خدا کرے کہ پیش آوے۔ البتہ میں تمہیں ترقی کے جس زینہ پر دیکھنا اپنے تعلق کی وجہ سے چاہتا ہوں اس میں جو موانع پیش آتے ہیں ان کو اشارات، کنایات میں ضرور لکھتا رہتا ہوں۔ خود لکھنے کے قابل ہوتا تو اور زیادہ وضاحت سے لکھتا۔ میں نے ہمیشہ ایسے عنوانات اختیار کئے کہ جس کی حقیقت تک تم تو اخیر تک سمجھ جاؤ، اجنبی دیکھنے والا معمولی تفریح سے زیادہ نہ سمجھے۔

میں نے حجاز سے واپسی پر جدہ سے جو رجسٹری کی تھی اس میں بہت تفصیل سے وہ ساری تقاصیر لکھی تھیں جو سفر حجاز میں پیش آئیں اور کئی ماہ تک اس کے مفصل جواب کا شدت سے انتظار کرتا رہا۔ میرے بار بار کے استفسار پر تم نے ایک خط میں صرف اتنا لکھا کہ رجسٹری پہنچ گئی۔ اس کے بعد ندارد۔

میں نے یہ بھی بار بار لکھا کہ اس رجسٹری کو چاک کردو اور نہ معلوم کتنی دفعہ استفسار کیا

کہ چاک کردی یانہیں؟ تم نے آج تک کسی خط میں یہ نہ لکھا کہ تم نے اس کو چاک کر دیا یا نہیں, حالانکہ اس کے باقی رہنے میں تمہاری ہی مصلحت کے خلاف ہے کہ میں نہیں چاہتا تھا کہ ان چیزوں پر کسی اور کی نظر پڑے,اور تنبیہ کے لئے تمہارا پڑھ لینا کافی تھا۔

ان میں سب سے سخت ترین معاملہ بھائی یوسف رنگ والوں کی چائے کا تھا کہ اس میں تم نے اپنے کو بہت گرایا۔اس کے بعد مغرب سے عشاءتک باوجود میرے بار بار اصرار کے مسجد نبوی میں میرے پاس نہ بیٹھنا, حالانکہ میں تمہاری ہی مصلحت کی وجہ سے بار بار اصرار کر رہا تھا اور پھر نہ بیٹھنے کے اعذار جو تھے لیکن اس وقت کے آپ کے مشاغل وہ اور بھی زیادہ مانع ترقی تھے۔اس کے بعد قصیدہ کا نہ سنانا اور یہ کہہ دینا کہ فلاں زیادہ اچھا پڑھے گا وغیرہ وغیرہ امور جن کی تفصیل میں جدہ کی رجسٹری میں لکھ چکا ہوں *میری تمناؤں کا خون تھا*۔

اس لئے کہ میں تمہارے لئے بہت ہی اونچی پرواز کی تمنا رکھتا ہوں اور اسی بنا پر وہ ساری چیزیں جو سفر حج کے قیام میں بار بار اصرار کا سبب بنیں۔اس خط میں بھی میں نے لکھا تھا کہ اگر میں خود لکھنے کے قابل ہوتا یا کم از کم عزیز عبد الرحیم میرا کاتب ہوتا تو میں مزید تفصیلات سے لکھتا,اور اب بھی صرف اجمال ہی پر قناعت کر رہا ہوں اس واسطے کہ تمہارے بھولے پن نے یہ چیزیں لکھوانی چاہیں ورنہ اپنے نزدیک تو میں اس کو جدہ والی ۷ اپریل کی رجسٹری میں نمٹا چکا تھا۔

چونکہ تم مجھ سے بہت دور ہو اور میں لندن کی ساری ذمہ داری اور اپنے سے تعلق رکھنے والوں کو سب کو تم سے ہی وابستہ رکھنا چاہتا ہوں اس لئے میرا دل اور میری خواہش اور تمنا تمہارے متعلق بہت ہی کچھ تھی اور ہے مگر

ع تیرا ہی دل نہ چاہے تو باتیں ہزار ہیں

تم نے لکھا کہ اس گستاخی کے متعلق کئی خطوں میں معافی مانگ چکا ہوں اور اب بھی

معافی کی بھیک مانگتا ہوں مگر میری کسی نکیر کے متعلق تم نے کبھی کوئی خط نہیں لکھ کے دیا۔ عبدالقدیر کی چائے کو تو میں یہاں آنے کے بعد نہ معلوم کتنے خطوط میں تفریحاً لکھتا رہا۔ تمہارے ہر خط میں یہ تو مستقل فقرہ ہوتا ہے کہ چناں چنیں کی تقصیرات کو معاف فرماویں میں ایسا ہوں ویسا ہوں مگر اس واقعہ کے متعلق یا امور مندرجہ بالا میں سے کسی کے متعلق تم نے کبھی کسی خط میں کوئی لفظ نہیں لکھ کے دیا اور رسمی طلب معافی کی مجھے بھی ضرورت نہیں۔

جو نقصانات ان چیزوں سے پہنچے ان کا تکدر مجھے ضرور ہے مگر وہ بھی صرف اپنے تعلق کی وجہ سے اور اس وجہ سے کہ تم نے اپنی ترقی کے کئی مواقع اپنے لڑکپن یا لا پروائی سے ضائع کئے۔ میں اوپر بھی لکھ چکا ہوں اور اب بھی لکھتا ہوں کہ مجھے کوئی تکدر نہیں ہے بجز اس کے کہ ان مواقع میں تم نے اپنا نقصان کیا۔

اگر محض میری خاطر میں تم ان چیزوں کی مجھ سے معافی چاہو تو اس کی بالکل ضرورت نہیں *لیکن اللہ تعالیٰ شانہ سے ضرور ندامت کے ساتھ معافی چاہو کہ یہ بدکار سیہ کار گو ہر نوع سے نابکار ہے مگر تمہارا اغلط تعلق چونکہ بیعت کا مجھ سے ہو گیا ہے اس لئے اس کے قانون کے موافق تمہیں یہ سب چیزیں نامناسب تھیں۔ ان کی معافی مجھ سے ہرگز نہ مانگو، نہ اس کی ضرورت۔* میری طرف سے بالکل معاف۔

البتہ اپنے مالک سے اگر تمہیں واقعی اپنی تقصیر کا احساس ہو تو اس سے معافی ضرور مانگو اور اگر تمہارے ذہن میں یہ ہو کہ ایسی معمولی چیزوں پر اتنی سخت گرفت بے جا ہے تب پھر مالک سے بھی معافی کی ضرورت نہیں کہ التوبة الندم۔ توبہ ندامت کے ساتھ ہوتی ہے اور جب کوئی شخص کسی فعل کو تقصیر نہ سمجھے تب تم ہی بتاؤ اس پر ندامت کیسے ہو سکتی ہے۔

جہاں تک میری ذات کا تعلق ہے میری طرف سے نہ صرف معافی بلکہ بہت اہتمام سے تمہاری ترقی درجات کی دعائیں ہیں اور اسی تمنا کے تحت میں ان چیزوں پر ہر خط میں

تنبیہ یا تذکیر کرتا رہتا ہوں۔جس کے متعلق تم نے لکھا کہ میں تو ہر خط میں عفو تقصیرات کرتا رہتا ہوں مگر تیری طرف سے ہر بار اظہار تکدر ہوتا رہتا ہے۔

یہ میں اوپر کہہ چکا ہوں کہ آپ کے ہر خط میں تقصیرات کی معافی کا اجمالی ذکر ضرور ہوتا ہے لیکن کسی خط میں بھی کبھی ۷ اپریل والی رجسٹری کے متعلق آپ نے کوئی لفظ نہیں لکھا اور اب میں لکھتا ہوں کہ آئندہ بالکل بھی نہ لکھیں اس لئے کہ میں خود خطوط پڑھنے سے بالکل معذور ہوں البتہ اگر واقعی تمہیں ان امور پر ندامت پیدا ہوئی ہو تب تو واقعی **اللہ سے معافی ضرور مانگیں کہ یہی واحد طریقہ ہے جس کے متعلق تم نے دریافت کیا کہ تم ہی کوئی طریقہ بتلاؤ۔**

میں پھر لکھتا ہوں کہ مجھے کوئی تکدر نہیں ہے, قلق ضرور اس کا ہے کہ تمہارا میرے پاس طویل قیام مختلف رمضانوں میں اور سفر حجاز میں جن ترقیات کا ذریعہ بنتا وہ میری کوتاہیوں سے نہ بنا۔ بہرحال میں بار بار اپنے عدم تکدر کو اس خط میں اس لئے دہراتا ہوں کہ تمہاری تکلیف مجھے گوارا نہیں۔ جب تمہیں اپنے گناہوں کی معافی کی قوی امید ہے اور خدا کرے کہ ایسا ہی ہو اور اپنے تکدر کی میں نفی کر ہی چکا ہوں پھر کوئی اشکال نہیں رہا۔

مگر میرا خیال یہ ہے کہ تم ان چیزوں کو جن کو میں اپنی ۷ اپریل والی رجسٹری میں نمبروار لکھوا چکا ہوں اپنی تقصیرات اب تک نہیں سمجھے۔ بلکہ جہاں تک میرا خیال ہے تم اب تک اس کو میری طرف سے معمولی چیزوں پر بے جا نکیر سمجھ رہے ہو۔تم نے جو واقعے میرا دل نرم کرنے کیلئے لکھے میرا دل تو پہلے سے بہت نرم ہے البتہ ان دونوں واقعوں سے واقعی بہت قلق ہوا۔

اس کا ضرور اہتمام کریں کہ ایسے امور کے سننے کے بعد ذرا بھی مسرت یا شماتت کا واہمہ دل میں نہ آنے دیں بلکہ بہت اہتمام سے ***الحمد للہ الذی عافانی مما ابتلاہ***

بہ وفضلنی علی کثیر ممن خلق تفضیلا پڑھا کریں۔اس لئے کہ حدیث پاک میں یہ آیا ہے کہ جب کسی مبتلا کو دیکھ کر یہ دعا پڑھی جاوے تو اس ابتلا سے حفاظت ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے لطف وکرم سے اس سیہ کار کو بھی اور تمہیں بھی اور میرے سب دوستوں کی بھی حفاظت فرمائے,ابتلاءات سے محفوظ رکھے۔

مکان کے بارے میں اگر تم اصل وجہ ابتداء میں لکھتے تو میں نکیر نہ کرتا۔تم نے صرف عزیز عبدالرحیم کی آمد کی ضرورت لکھی وہ میرے نزدیک قابل التفات نہ تھی۔اس لئے میں نے شدت سے نکیر کی کہ اس کی آمد بھی عارضی ہے اوراس کے دوران قیام کی جو ضرورت تم نے لکھی وہ میرے نزدیک قابلِ التفات نہ تھی ورنہ اگر تم اپنی ذاتی ضرورت لکھتے اس میں خالہ صاحبہ کے واقعات کی بالکل ضرورت نہ تھی تو میں بالکل نکیر نہ کرتا۔

گھریلو قصوں کو تو لکھنے کی ضرورت نہ تھی اور اب بھی نہیں تھی صرف اپنے مکان کی ضرورت اور موجودہ مکان کا نا قابلِ قیام ہونا لکھنا کافی تھا۔تم نے اس مکان کی جس کے خریدنے کا ارادہ ہے جو خوبیاں لکھی ہیں وہ یقیناً قابل لحاظ ہیں۔ایسی حالت میں ضرور خرید لینا چاہئے اوراس کیلئے قرض لینے میں بھی کوئی مضائقہ نہیں مگر جیسا کہ میں پہلے لکھ چکا ہوں جس سے قرض لو اس کی ادائیگی کا ضرور اہتمام کریں۔

اگر وہ باصرار معاف کرنا چاہے تو اس کو بھی نہ قبول کریں بلکہ یوں کہہ دیں کہ اس طریقہ سے آپ مجھے آئندہ قرض لینے سے روکنا چاہتے ہیں۔ یہ رقم تو ضرور واپس لے لیں چونکہ میں نے قرض لی ہے پھر آپ کسی دوسرے موقعہ پر کوئی معمولی چیز ہدیہ میں دیں گے تو مجھے انکار نہیں۔

یہ چیز میں نے اپنے ذاتی تجربہ سے لکھی ہے ایک رقم قرض کی میں نے صاحب قرض کے شدید اصرار پر معافی قبول کی جس کو ۴۰ برس ہو چکے مگر آج تک قلق ہے کہ میں نے

ایسا کیوں کیا۔ کبھی ملاقات ہوئی تو اس کی تفصیل بھی سنا دوں گا۔

تم نے خوانِ خلیل خسر صاحب کو دے دی بہت ہی اچھا کیا۔ اگر کوئی لے جانے والا ملا تو انشاء اللہ اس کے کچھ نسخے جتنے وہ لے جاسکیں گے بھیج دوں گا۔ سنا ہے کہ آج کل میں تمہارے مدرسہ کے مدرس مولوی عبدالحق صاحب آنے والے ہیں اس لئے دس نسخے بندھوا کر تمہارا پتہ لکھوا کر مولوی تقی صاحب کے حوالہ کر دی ہے کہ وہ جتنے لے جاسکیں ان کو دے دیں۔

مولوی ہاشم صاحب کو تو میں جو چیز تمہارے لئے بھیجوں وہ بھیجنے کی تمنا یا خواہش اس وجہ سے کرتا ہوں کہ ان کو اہتمام زیادہ رہتا ہے اور وہ کچھ ہدایا بھی بھیجتے رہتے ہیں۔ تم نے لکھا کہ خالہ صاحبہ کی گفتگو کے بعد میں نے کوئی جواب نہیں دیا اور اب تک بھی اس کا تکدر میرے قلب پر ہے۔ یہ بھی آپ کی نزاکت قلب کا ثمرہ ہے۔

کیا ازواج مطہرات کے مطالبات آپ کی نظر سے نہیں گذرے؟ کیا سید الکونین صلی اللہ علیہ وسلم پر کہیں کوئی اثر محسوس کیا؟ کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں فرمایا کہ عورتیں بائیں پسلی سے پیدا ہوئیں ان کے ٹیڑھے پن کے ساتھ ان سے تمتع حاصل کیا جائے اگر پسلی کی ہڈی کو کوئی سیدھا کرنا چاہے تو ٹوٹ جائے گی۔ کیا میں نے بار بار اس قسم کے قصے نہیں سنائے کہ دین داروں کی بیویاں سر چڑھی ہوتی ہیں۔

اپنی ذات شریف کو تنقید سے بالا نہ سمجھیں۔ آپ کے بقول تو آپ مجسم تواضع ہیں پھر اب تک خالہ صاحبہ کی گفتگو کا تکدر کیوں ہے۔ *تمہارے اس فقرہ نے تو مجھے بھی ڈرا دیا کہ تکدر کی وجہ سے جو دعا نکلی اس نے مکان جلدی دلوا دیا۔ کہیں میری کسی تحریر پر تکدر پیدا ہو کر خدا نہ کرے کہ کوئی دعا نکل جائے۔*

میرا یہ خط میری طرف سے تو عزیز عبدالرحیم سے راز نہیں ہے اس لئے کہ میں تو کئی

دفعہ لکھوا چکا ہوں کہ میں اگر عبدالرحیم سے خط لکھواتا تو اور زیادہ واضح لکھواتا لیکن تمہارا دل نہ چاہے تو نہ دکھاویں۔ کتابوں کے واسطہ کی ضرورت اس واسطے پیش آتی ہے اور اس میں مجھے بہت دقت ہورہی ہے کہ لوگ کتاب بھیج دیتے ہیں اور چونکہ بواسطہ بھیجتے ہیں اور واسطہ والے اپنے حسنِ ظن سے ہدیہ کا لفظ بھی لکھ دیتے ہیں اور کئی ماہ نہیں سال بھر بعد معلوم ہوتا ہے کہ وہ کتاب تو مدرسہ کی تھی۔

اس وقت بھی دو تین کتابیں آئی رکھی ہیں اور میرے بار بار خطوط لکھنے پر بھی جواب نہیں مل رہا۔ جناب سی، آئی ٹائیواڑہ اسٹریٹ راندیر ضلع سورت نے ایک کتاب جس کی ضخامت تمہاری مرسلہ کتاب کے برابر تھی بھیجی تھی مگر نہ کوئی خط لکھا نہ میرے خطوط کا جواب دیا۔ حالانکہ میں کئی خط ان کو لکھ چکا۔ اسی طرح متعدد کتابیں آئی رکھی ہیں, اس لئے پوچھنا پڑتا ہے۔

تقریباً دو سال ہوئے کویت سے ایک صاحب نے متفرق کتابیں بندہ کے پاس بھیجیں اور بمبئی والوں نے اپنی رائے سے وہ بندہ کو ہدیہ بھی لکھ دیں۔ دو سال بعد مدرسہ نے مطالبہ کیا کہ ہماری کچھ کتابیں تمہارے پاس آئی ہوئی ہیں جو میں نے مدرسہ میں داخل کر دیں مگر قلق ضرور ہوا۔ اہل مدرسہ کا تو نہیں مگر اصل معطی کو ضرور خیال ہوگا کہ اس نے مدرسہ کی کتابوں کو اپنا سمجھا اور چونکہ مجھ سے ان صاحب کی کوئی واقفیت نہیں محض شہرت کی وجہ سے انہوں نے میرا نام لکھ دیا, مجھے پتہ بھی معلوم نہ تھا اس لئے دریافت نہ کیا۔

اس سے بہت قلق ہوا کہ تربیت السالك باوجود شدید اہتمام کے اب تک ایک بھی نہ پہنچی۔ ان صاحب نے لکھا بھی کہ اگر تو کہے تو بذریعہ طیارہ ایک تیسرا نسخہ بھیج دوں۔ ندامت کی وجہ سے میں نے نہ لکھا حالانکہ میں نے ان کو پہلے ہی رمضان میں بذریعہ ہوائی ڈاک بھیجنے کو کہہ دیا تھا مگر انہوں نے بذریعہ بحری ڈاک بھیجا۔

مولوی تقی صاحب کی جب کتابیں پوری ہو جائیں گی اس وقت لکھ دوں گا ابھی تک تو ان کو جس کتاب کی ضرورت ہوتی ہے وہ لے لیتے ہیں۔تم نے اخیر میں اپنی طبیعت کے متعلق جو مژدہ صحت لکھا اس سے بہت مسرت ہوئی۔تمہاری بیماری کی خبریں مختلف خطوط سے معلوم ہوکر میرے لئے موجب کلفت بن رہی تھیں, **اللہ تعالیٰ تمہیں تادیر زندہ سلامت رکھ کر لوگوں کو زیادہ سے زیادہ تم سے متمتع فرمائے**۔البتہ تمہاری اہلیہ کی بیماری کی خبروں سے قلق ہو رہا ہے۔

خدیجہ کے اللہ، اللہ کے نعروں سے بہت مسرت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ اس کو رشد وہدایت ،علم وعمل اور وسعت رزق کے ساتھ اپنے والدین کے ظل عطوفت میں عمر طبعی کو پہنچائے۔میرے یہاں کی صبح کی ذکر کی مجلس تقریباً ایک گھنٹہ رہتی ہے ان کی آواز پر جعفر اور اس کی چھوٹی بہنیں آواز سنکر باہر آکر ان کے ساتھ نعرے لگاتی رہتی ہیں۔آخر میں پھر آپ کے بار بار دہرانے کی وجہ سے میں بھی دہراتا ہوں کہ میری طرف سے آپ بے فکر رہیں انشاءاللہ نہ تکدر رہے نہ خدا کرے کہ آئندہ تکدر ہو۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب مدظلہم
بقلم حبیب اللہ چمپارنی،۲۳؍مارچ ۷۲ء

﴿10﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۲۷/مارچ ۷۲ء [۱۲/صفر ۹۲ھ]

مکرم ومحترم جناب الحاج قاری یوسف صاحب متالا مدفیوضکم! بعد سلام مسنون، تمہارے گرامی نامہ کے جواب میں ایک رجسٹری ۲،۳ دن ہوئے بھیج چکا ہوں، پہنچ چکی ہوگی۔ تمہارے مدرسہ کے مدرس مولوی عبدالحق صاحب اور مولوی تقی صاحب کے مدرسہ کے مہتمم مولوی عبداللہ ۳،۴ دن سے یہاں مقیم ہیں۔ آج اس وقت گنگوہ گئے ہیں، شام کو واپسی کا وعدہ کر گئے ہیں۔

بہت ہی قلق ہورہا ہے کہ تمہاری کتاب اس وقت تک پوری نہ ہوسکی ورنہ یہ بہت خوشی سے لے جاتے۔ تم نے لکھا تھا کہ تمہارے پاس دو نسخے خوانِ خلیل کے پہنچے جن میں سے ایک تم نے اپنے خسر صاحب کو ان کے اصرار پر دے دیا, بہت ہی اچھا کیا۔ مولوی عبدالحق صاحب کو دس نسخے خوانِ خلیل کے اور دے دیئے ہیں جن کو انہوں نے بہت خوشی سے اپنے پاس رکھ لیا ہے۔ ان میں ایک تو مولوی ہاشم صاحب کو ضرور دے دیں اور ایک قاری اسمٰعیل صاحب کو دے دیں بقیہ کو تمہیں اختیار ہے چاہے کسی کو ہدیہ دو یا قیمتاً۔

عزیز عبدالرحیم سلمہ نے ۱۵ اپریل کو تمہارے پاس پہنچنا لکھا تھا امید ہے کہ اس خط تک پہنچ گئے ہوں گے, یا پہنچ جائیں گے, ان سے سلام مسنون کہہ دیں, اور یہ بھی کہہ دیں کہ تمہارا محبت نامہ پہنچا تھا جس میں ہندی ائر لیٹر جواب کے لئے تھا مگر چونکہ مجھے مولوی یوسف تتلی وغیرہ کے خطوط کا جواب بھی لکھوانا تھا اس لئے تمہارے خط کا جواب تو لفافہ میں بھیج دیا تھا تمہارا ائر لیٹر رکھا ہوا ہے۔ بظاہر اب تمہارے افریقہ قیام تک تو اب کوئی وقت نہیں رہا۔

عزیز عبد الرحیم کے لئے ایک آپ بیتی نمبر۴ و۵ بھی چند روز ہوئے ایک صاحب کے ہاتھ بھیجی۔ مجھے تو ان کا نام یاد نہیں رہا مگر مولوی تقی کے واقف ہیں۔تمہاری کتاب کے [کچھ حصوں] کے پروف پرسوں آئے تھے جو میں نے [اظہارِ] مسرت کیلئے مولوی عبد الحق کو بھی دکھلائے تھے۔

اس وقت ۲،۳ خط لندن کے غیر جوابی آئے پڑے ہیں۔ میں تو غیر جوابی ہونے کی وجہ سے پھاڑ دیتا مگر میرے کاتبوں کا اصرار ہے کہ تمہارے نامہ اعمال میں ان کا اجر لکھا جائے۔ ہر خط کے جواب میں ابتداء یہ مضمون ضرور لکھ دیں کہ تمہارا غیر جوابی خط آیا اگر جواب مطلوب تھا تو ہندی ائر لیٹر یا جواب کیلئے شلنگ ہونا چاہیئے تھا۔اس وقت قاری یوسف صاحب متالا کی خدمت میں ایک خط لکھوا رہا تھا اس پر تمہارا جواب لکھوا رہا ہوں اور ان کو تکلیف دے رہا ہوں کہ وہ اس کو اپنے خط سے ایک کارڈ پر نقل کر کے تمہارے پاس بھیج دیں۔

نمبرا: ابراہیم احمد متالا: [پتہ درج ہے]:

’تمہارا حضرت تھانویؒ کو خواب میں دیکھنا مبارک ہے۔ انشاء اللہ حضرت تھانویؒ کی کتابوں سے تمہیں فائدہ پہنچے گا۔تم نے لکھا کہ مجھے ذکر جہری یا قلبی کی تلقین کریں۔ یہ معلوم نہیں کہ تمہارا بیعت کا تعلق کس سے ہے۔ اگر مجھ سے ہو تو ایک دو دن کے لئے قاری یوسف متالا صاحب کے پاس بولٹن چلے جائیں یہ خط جو تمہارے پاس جا رہا ہے ساتھ لیتے جاویں ان کو دکھا دیں وہ تمہاری حالت دیکھنے کے بعد ذکر جہری یا قلبی جو تمہارے مناسب ہو گا بتا دیں گے۔تمہاری **معاشی حالت کے لئے بھی دعا کرتا ہوں اس کیلئے پانچ تسبیحیں درود شریف کی باوضو قبلہ رخ بیٹھ کر پڑھنا مفید ہے۔** جولائی میں نظام الدین دہلی کے حضرات

تمہارے پاس آرہے ہیں، جتنا وقت ممکن ہو ان کے پاس گذاریں۔ فقط والسلام

نمبر۲: یونس ولی احمد: [پتہ درج ہے]:

’تمہارا گجراتی خط پہنچا یہ ناکارہ گجراتی سے واقف نہیں۔ اس سے بہت مسرت ہوئی کہ تم سال میں ایک چلہ جماعت کے کام میں خرچ کرتے ہو، بہت مبارک ہے۔ اللہ تعالیٰ مبارک فرمائے، استقامت وترقیات سے نوازے۔ تم نے لکھا کہ مجھے مختصر پڑھنے کا وظیفہ بتادیں **جب تمہیں فیکٹری کی وجہ سے معمولات پر عمل کا وقت نہیں ملتا تو آئندہ ذکر دریافت کر کے کیا کروگے۔ ذکر تو عمل ہی کیلئے بتایا جاتا ہے۔ محض ذکر بتا دینا تو ایسا ہی ہے جیسے کسی بیمار کو نسخہ لکھ کردے دیا جائے اور وہ حفاظت سے رکھ دے۔ فائدہ تو دوا ہی سے ہوتا ہے۔**

تاہم مولوی یوسف متالا کو میرا یہ خط دکھلا کر ان سے دریافت کرلیں کہ وہ تمہاری حالت کے مناسب کوئی مختصر ذکر تجویز کریں تو اس پر عمل کریں۔ اس سے بہت مسرت ہوئی کہ آپ مئی میں جماعت کے ساتھ بیت اللہ جانے کا ارادہ کررہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مبارک فرمائے۔ اس سے بہت مسرت ہوئی کہ قاری صاحب اپنے نئے مکان میں منتقل ہوگئے۔ میری طرف سے ان کو جدید مکان میں منتقل ہونے کی مبارکباد پیش کردیں۔ بولٹن میں اجتماع کو اللہ تعالیٰ کامیاب فرمائے۔ فقط

مولوی عبدالرحیم کے پہنچنے کا انتظار ہے۔ بخیر رسی سے ضرور مطلع کریں۔ یہ ناکارہ تمہاری صحت کیلئے بھی اور تمہاری اہلیہ کی صحت کے لئے بھی دعا کرتا ہے۔ عزیزہ خدیجہ کے اللہ، اللہ کرنے سے بہت مسرت ہے۔ مجھے اپنی سابقہ رجسٹری جو پرسوں بھیجی ہے اس کی رسید کا انتظار ہے کوئی جواب طلب بات تو تھی نہیں۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب مدظلہ

بقلم حبیب اللہ چمپارنی، ۲۷/ مارچ ۷۲ء

﴿11﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: اپریل ۷۲ء [صفر ۹۲ھ]

مکرم ومحترم قاری صاحب! آپ کو ہمیشہ ہی تکالیف دیتا رہتا ہوں۔ چند خطوط اور لکھنے کی تکلیف دیتا ہوں۔

نمبرا: غلام محمد ابراہیم پاناماوالا، کیر آف یوسف بدات: [پتہ درج ہے]:

'بعد سلام مسنون، تمہارا مدینہ منورہ سے لکھا ہوا ائر لیٹر پہنچا جس میں جواب کے لئے انگلینڈ کا پتہ تھا مگر جواب کیلئے کچھ نہ تھا۔ اگر جواب مطلوب تھا تو جوابی ہونا چاہئے تھا۔ ایک دوست کے خط پر لکھوا رہا ہوں کہ وہ آپ کو ایک کارڈ لکھ دیں۔ معمولات کی پابندی سے مسرت ہے, اللہ تعالیٰ استقامت وترقیات سے نوازے۔ آپ اس ناکارہ کی طرف سے روضۂ اقدس پر صلوۃ وسلام اور طواف کرتے رہے اللہ تعالیٰ اس احسانِ عظیم کا بہترین بدلہ عطا فرمائے۔

آپ نے امریکہ کے بجائے لندن قیام کے بارے میں مشورہ پوچھا۔ مشورہ تو ایسے لوگوں کا معتبر ہوگا جو دونوں جگہوں کے حالات سے واقف ہوں۔ میرے پاس تو سنی سنائی روایات ہیں اس لئے نہایت اہتمام سے استخارۂ مسنونہ کرتے رہیں۔ *اگر آپ اپنی کوشش سے کچھ دینی جدو جہد بڑھا کر کچھ لوگوں کی اصلاح کر سکیں تب تو امریکہ ہی کا قیام مفید ہے وہاں کچھ آدمی آپ کو ایسے بھی مل جائیں گے جو آپ کی مدد کریں اور جب آپ وہاں رہ چکے ہیں تو آپ کو اندازہ بھی ہو گیا ہوگا۔ یہ اگر ممکن نہ ہو تو پھر لندن کا ہی قیام بہتر ہے۔*

آپ کے خواب سے تو امریکہ کے قیام ہی کی ترجیح معلوم ہوتی ہے کہ انشاء اللہ آپ وہاں اشاعت دین کے کام میں مفید ہوں گے۔'

نمبر۲: سلیمان پٹیل: [پتہ درج ہے]:

'بعد سلام مسنون، تمہارا گجراتی خط پہنچا یہ نا کارہ گجراتی نہیں جانتا۔ اس لئے مکرم قاری یوسف کے خط میں جواب لکھوا رہا ہوں کہ وہ کسی کارڈ پر گجراتی میں نقل کر کے بھیج دیں۔ آپ کے خط میں جواب کیلئے بھی کچھ نہیں تھا۔ اگر جواب مطلوب تھا تو جواب کیلئے جوابی ہندی ائر لیٹر یا شلنگ ہونا ضروری تھا۔ آپ نے ۴ ماہ کیلئے جماعت میں جانے کو لکھا ہے اللہ تعالیٰ بہت مبارک فرمائے، قبول فرمائے۔ آپ کے والدین، دادی اور ساس کی بیماری کی خبر سے قلق ہوا۔ یہ نا کارہ ان کی صحت کیلئے دل سے دعا کرتا ہے۔ نیز آپ کی اہلیہ، بھائی، بہن اور لڑکے، لڑکیوں کیلئے بھی دعا کرتا ہوں۔ تم نے لکھا کہ قاری یوسف صاحب سے ملاقات ہوتی رہتی ہے، اس سے بہت مسرت ہوئی۔ ان سے ضرور ملتے رہا کریں، انشاء اللہ آپ کیلئے بہت مفید ہوگا۔ ان سے ملاقات میری ملاقات کا نعم البدل ہے۔ فقط

نمبر۳: ہارون محمد: [پتہ درج ہے]:

'بعد سلام مسنون، آپ کا خط غیر جوابی پہنچا۔ اگر جواب مطلوب تھا تو جواب کیلئے ہندی ائر لیٹر یا شلنگ ہونا چاہیئے تھا۔ آپ نے چار ماہ کیلئے موریشس جانے کا ارادہ فرمایا، اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ آپ کے رشتہ طے ہونے کی خبر سے بھی مسرت ہے۔ اللہ تعالیٰ مبارک فرمائے۔ نہایت سہولت کے ساتھ اس مبارک تقریب کو تکمیل کو پہنچائے۔ زوجین میں محبت عطا فرما کر اولاد صالح کا ذریعہ فرمائے۔ فقط

خط لکھنے کے بعد عزیز عبدالرحیم کا بہت مفصل لفافہ مؤرخہ یکم اپریل پہنچا۔ اس سے بہت قلق ہوا کہ ملک عبدالحق صاحب نے ویزہ بھیج دیا تھا مگر تین دن بعد پہنچا۔ ان کے خط کا جواب مدینہ ہی لکھوانے کو سوچ رہا ہوں اس لئے کہ تمہارے یہاں کی آمد تو مؤخر ہوگئی۔

اپریل ۷۲ء

﴿12﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۶/اپریل ۷۲ء [۲۲/صفر ۹۲ھ]

مکرم ومحترم جناب الحاج قاری یوسف صاحب مدفیوضکم! بعد سلام مسنون، آپ کے ائرلیٹر کے جواب میں ایک رجسٹری ۲۳ مارچ اور اس کے بعد پھر قاری اسماعیل صاحب کے ائرلیٹر پر ایک ورق آپ کے نام لکھا تھا آپ کو اپنے مشاغل سے زیادہ اس ناکارہ کے مشاغل کا فکر رہتا ہے اس واسطے جواب کا انتظار تو کم کرتا ہوں، البتہ اس کا خیال ضرور لگا رہتا ہے کہ میرا کوئی خط پہنچ گیا یا نہیں اور آج کل تو عزیز عبدالرحیم کے بولٹن پہنچنے کی خبر کا بھی شدت سے انتظار ہے۔

۱۶/صفر کو آنند کے سفیر صاحب کی معرفت آپ کے مرسلہ ایک اونی موزہ اور ایک لٹھے کا پاجامہ پہنچ کر موجب منت ہوا۔ میں نے پہلے کئی دفعہ لکھا کہ اس نوع کے ہدایا آپ ہرگز نہ بھیجا کریں۔ ہدایا تو بہت کثرت سے آتے رہتے ہیں اور جو میرے کارآمد نہیں ہوتے وہ کسی کو دینے میں بھی مجھے اشکال نہیں ہوتا اگرچہ تمہارے ہدایا کی بخشش بھی آسان نہیں ہوتی بالخصوص اس پاجامہ کا کوئی مصرف سمجھ میں نہیں آتا۔

نہ تو یہ میرے استعمال کا ہے اور اس سال تو جیسا کہ میں پہلے بھی لکھ چکا ہوں مدینہ پاک سے واپسی کے بعد سے ساری سردی میں پاجامہ پہننے کی نوبت نہیں آئی بلکہ سارا سال لنگی میں گذرا۔ اس لئے کہ ٹانگ کی تکلیف کی وجہ سے پاجامہ کا کھولنا اور باندھنا مشکل ہوتا ہے البتہ ٹانگوں کا بنیان جو قریشی صاحب مرحوم ہمیشہ بھیجتے رہے تم نے بھی دیکھا ہوگا وہ سردیوں میں ضرور پہنے رہا۔ اس لئے کہ استنجاء کے لئے اس کے باندھنے اور کھولنے کی ضرورت نہیں پڑتی۔

بچوں کی طرح سے اس کی استر کو میں پہلے ہی کترواکر سلوادیا کرتا ہوں۔ وہ البتہ ہر جمعہ کو غسل کے بعد بڑی دقت سے ابوالحسن حافظ صدیق کی مدد سے پہنا تا تھا اور اگلے جمعہ کو اسی دقت کے ساتھ غسل کیلئے اتارتا تھا۔ چونکہ ٹانگ کی تکلیف کی وجہ سے کہ وہ نہ کھلتی ہے نہ مڑتی ہے ۲۴ گھنٹہ چارپائی پر سوار رہتا ہوں اور مدنی پاخانہ جو غالباً تم نے تو نہیں دیکھا ہوگا تمہارے بعد بنا تھا۔ کموڈ پر کرسی کی طرح سے پاؤں لٹکا کر بیٹھ جاتا ہوں، چار آدمی پکڑ کر اس پر بٹھا دیتے ہیں اور فراغ پر ۴ آدمی اٹھا لیتے ہیں۔ لنگی کی وجہ سے استنجاء میں کوئی دقت نہیں ہوتی۔

اسی طرح سے تمہارے وہ دو پاجامے زنجیر والے جو تم نے بھیجے تھے ان کے استعمال کی نوبت نہیں آئی اس لئے کہ پیشاب کی کثرت کی وجہ سے لنگی [پہنے ہوئے] موت دانی رکھ کر پیشاب کرنا تو بڑا آسان ہے لیکن اس کی زنجیر کو کھول کر پیشاب کرنا مشکل ہے۔ پاجاموں کے گاہک تو بہت ہیں مگر اپنے بخل کی وجہ سے اب تک کسی کو دینے کی نوبت نہیں آئی۔ دل چاہتا تھا کہ تمہارے پاس واپس کردوں کہ وہاں کام آجائے مگر جانے والے ہوائی جہاز سے جاتے ہیں اس لئے ان کو کہنے سے بھی شرم آتی ہے۔

تمہاری کتاب بہت شدت سے طبع کرانے کی کوشش کر رہا ہوں۔ پہلے تو اندازہ یہ

تھا کہ وسط اپریل تک ہو جائے گی اب مولوی تقی صاحب فرما رہے ہیں کہ وسط تک تو ہونا مشکل ہے آخر اپریل تک ضرور تیار ہو جائے گی۔ اس کے متعلق ضرور دل چاہتا ہے کہ جانے والوں کے ہاتھ دو دو چار چار نسخے روانہ ہو جائیں۔

عزیزم مولوی عبدالرحیم سلمہ اگر پہنچ گئے ہوں تو سلام مسنون کے بعد کہہ دیں کہ تمہاری بخیر رسی کا انتظار ہے۔

ان کے خط کی آرزو ہے ان کی آمد کا خیال
کس قدر پھیلا ہوا ہے کاروبار انتظار

آج کل ایک ہفتہ سے عزیزم الحاج مولوی عبدالحفیظ مکی آئے ہوئے ہیں وہ ایک تقریب کے سلسلہ میں لائل پور آئے تھے وہاں سے خلاف امید ۲۱ دن کا ویزہ سہارنپور کا مل گیا۔ اس وقت میرے پاس بیٹھے ہوئے ہیں تم دونوں بھائیوں سے سلام مسنون کہہ رہے ہیں۔ دو ہفتے یہاں قیام اور ہے۔

میں نے تو پہلے یہ خبر سنی تھی کہ مولانا انعام الحسن صاحب کے سفر میں ان کی بھی آمد لندن ہے جس کے متعلق میں پہلے بھی ایک دو خط میں لکھ چکا ہوں مگر اسی وقت معلوم ہوا کہ قرعہ فال بجائے ان کے ان کے والد صاحب کے نام نکلا۔ تمہیں بار بار بغیر جوابی خطوط جواب لکھنے کی تکلیف دیتا رہتا ہوں۔ دو خط اس وقت آئے ہوئے ہیں:

نمبر ا: ابراہیم احمد بسم اللہ [پتہ درج ہے]:

'بعد سلام مسنون، تمہارا عنایت نامہ پہنچا، جس میں جواب کیلئے لفافہ بھی تھا۔ تم نے لکھا کہ جواب کے لئے ۳ شلنگ بھی بھیج رہا ہوں مگر شلنگ آپ کے لفافہ میں سے نہیں نکلے۔ یا تو آپ رکھنا بھول گئے یا راستہ میں کسی نے نکال لئے۔ اس لئے جناب الحاج قاری یوسف

صاحب متالا کو تکلیف دے رہا ہوں کہ وہ آپ کا جواب کسی کارڈ پر نقل کر کے بھیج دیں۔

تم نے لکھا کہ میرے لڑکے لڑکیاں یہاں دینی تعلیم حاصل کررہے ہیں جس سے بہت مسرت ہوئی, اللہ تعالیٰ ان کو دینی علم سے مالا مال فرمائے۔ تم نے لکھا کہ کند ذہن ہیں, اس کے لئے ہر نماز کے بعد بسم اللہ سمیت سورۃ الم نشرح ۳ مرتبہ اول وآخر درود شریف ۳،۳ مرتبہ پڑھا کریں اور جو خود قابل نہ ہوں تو کوئی دوسرا پڑھ کر دم کر دیا کرے۔ تعویذ کا یہاں سے بھیجنا مشکل ہے, غیر ملکی تعویذ پہنچتے نہیں اس لئے جس چیز کا تعویذ چاہئے قاری یوسف صاحب سے جوابی لفافہ بھیج کر منگالیں۔ یہ ناکارہ آنکھوں کی معذوری کی وجہ سے خود تو لکھنے سے معذور ہے یہاں بھی میرے دوست ہی لکھتے ہیں۔

عزیزہ فاطمہ سلمہا کیلئے دعا کرتا ہوں۔ ان سے کہہ دیں کہ رات کو سوتے وقت بسم اللہ سمیت، الحمد شریف، آیۃ الکرسی، قل اعوذ برب الفلق، قل اعوذ برب الناس ۳،۳ مرتبہ اول آخر درود شریف ۳،۳ مرتبہ پڑھ کر بغیر بولے سویا کریں۔ ڈیوز بری کے تبلیغی حالات سے بہت مسرت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ مبارک فرمائے، ترقیات سے نوازے۔ مولانا انعام الحسن صاحب جولائی میں آپ کے یہاں آرہے ہیں اس کی کوشش کریں کہ زیادہ سے زیادہ وقت آپ کا ان کی خدمت میں گذرے۔ فقط

نمبر۲: ایک کارڈ پتہ ذیل پر لکھیں: [پتہ درج ہے]:

'بعد سلام مسنون، تمہارا ائر لیٹر پہنچا جس میں جواب کے لئے کچھ نہ تھا۔ اگر جواب مطلوب تھا تو اپنے لفافہ کے ساتھ جواب کے لئے شلنگ بھیجنا چاہئے تھا۔ اس سے بہت ہی قلق ہوا کہ ایجنٹ کی غلطیوں کی وجہ سے تمہاری اہلیہ اب تک نہ پہنچ سکی۔ یہ ناکارہ دعا کرتا ہے, اللہ جل شانہ سہولت کے اسباب پیدا فرمائے اور تمہاری اہلیہ جلد از جلد تمہارے پاس پہنچ

جائے۔ **پانچ تسبیحیں درود شریف کی باوضو قبلہ رخ بیٹھ کر پڑھنا مقاصد کی کامیابی کے لئے بہت مفید ہے۔**' مولوی انعام والا مضمون بھی اس کارڈ پر نقل کردیں۔ فقط

اسی وقت حاجی حبیب جان کا خط بمبئی سے ملا۔ وہ لکھ رہے ہیں کہ ۲۶/ مارچ کو ایک صاحب کے ذریعہ قاری یوسف کی تربیت السالک بھیجی جارہی ہے خدا کرے کہ اب تک کوئی نسخہ آپ تک پہنچ گیا ہو۔ وہ بے چارے تو اپنی کوشش کررہے ہیں مگر مقدر کہ نہ اب تک ڈاک سے پہنچا نہ دستی۔

اپنی اہلیہ نیز مولوی عبدالرحیم کی اہلیہ سے بشرط سہولت خالہ اور خالو صاحب کی خدمت میں سلام مسنون لکھ دیں۔ عزیزہ خدیجہ کو دعوات۔ اس کے چھچھانے کی خبر سے جو آپ نے پہلے خط میں لکھی تھی اس سے مسرت ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو صحت وعافیت کے ساتھ اپنے والدین کے ظل عطوفت میں عمر طبعی کو پہنچائے۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب مدظلہم

بقلم حبیب اللہ ۶/اپریل ۷۲ء، از راقم سلام مسنون

﴿13﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۱۱/اپریل ۷۲ء [۲۷/صفر ۹۲ھ]

باسمہ سبحانہ

مکرم ومحترم قاری یوسف صاحب مدفیوضکم! بعد سلام مسنون، بالکل خلاف توقع،

خلاف امید اس رجسٹری کا جواب آپ نے بہت جلد مرحمت فرما دیا میں تو جدہ والی رجسٹری کی طرح سمجھ رہا تھا کہ نہ معلوم کئی ماہ اس کی رسید کا انتظار کرنا پڑے گا۔ اس سے بھی بہت اطمینان ہوا کہ راندیر والی کتابیں آپ ہی کی بھیجی ہوئی تھیں مگر ان راندیری صاحب نے مجھ پر یہ ظلم کیا کہ میں نے دو خطوں میں استفسار کیا۔ ان اللہ کے بندے نے میرے ایک خط کا بھی جواب نہ دیا۔

مجھے یہ بھی معلوم نہ ہوا کہ میرا کوئی خط ان تک پہنچا یا نہیں, حالانکہ ایک خط جوابی بھی لکھا تھا۔ تمہارے خط سے یہ معلوم ہوا کہ راندیری خط پہنچ گیا۔ اگر یہ صرف تمہارا نام ہی لکھ دیتے تو میرے لئے کافی تھا۔ تم نے لکھا کہ میری کتابوں کے سلسلہ میں تجھے بہت تکلیف ہوئی, یہ صحیح ہے مگر اس میں تم تنہا نہیں ہو۔

متعدد جگہ سے کتابیں آئی رکھی ہیں اور متعدد جگہ سے یہ خطوط بھی رکھے ہیں کہ تمہارے پاس کتابیں بھیج رہا ہوں مگر نہ تو کتابیں بھیجنے والے یہ لکھتے ہیں کہ فلاں کے ذریعہ سے , نہ وسائط ہی لکھتے ہیں کہ یہ کتابیں فلاں نے بھیجی ہیں۔ آئندہ اس کا ضرور اہتمام فرماویں کہ اگر کوئی کتاب بھیجیں تو اس واسطہ کو یہ ضرور لکھ دیں کہ کتاب کے ساتھ اتنا ضرور لکھ دیا کریں کہ یہ کتاب فلاں کی بھیجی ہوئی ہے۔

تمہارے یہاں کے اجتماع کی خبر سے اور اس کی کامیابی سے بہت مسرت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے تمہارے لئے موجب ترقیات بنائے, **اللھم زد فزد**۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے تم دوستوں کی مساعی جمیلہ کو مثمر ثمرات وبرکات بنائے۔

تم نے یہ لکھا کہ میں تیرے خطوط کو تفریحات سمجھتا رہا, اگر میرا جدہ والا رجسٹری خط پہلے نہ گیا ہوا ہوتا تب تو یہ احتمال صحیح تھا مگر میں چونکہ ابتداء میں بہت شدت کے ساتھ ان چیزوں پر تفصیلی نکیر کر چکا تھا اس لئے آئندہ خطوط میں بہت ہلکے الفاظ میں تفریحی انداز میں

یاددہانی کراتا رہا۔

تمہاری دل شکنی کی وجہ سے میں نے ان چیزوں پر نہ ابتداء شدت کی نہ انتہاء لیکن اس کا مجھے ہمیشہ واقعی رنج رہا اور ہے کہ یہ چیزیں تمہاری ترقی میں بہت ہی مانع ہوئیں, جن کا میں بہت ہی دل سے متمنی تھا اور ہوں۔تم نے لکھا کہ میں واقعی ان چیزوں کو ہلکا سمجھتا رہا یہ چیز بھی تم جیسے فہیم سے بعید ہے۔

میرے پیارے تو ابھی لکھنا شروع نہیں کیا، ابھی تک تو میرے مکرم ہی لکھوں گا۔ *ان تقصیرات پر ضرور ندامت اور اللہ سے معافی مانگتے رہیں*۔ جہاں تک میرے تکدر کا تعلق ہے وہ تو میں کئی دفعہ نمٹا چکا ہوں کہ وہ تو میرے تعلق کی وجہ سے ابھی تک پیدا نہیں ہوا اور نہ خدا کرے آئندہ ہو۔البتہ اپنی تمناؤں کی ناکامی پر قلق مجھے بھی ہے جس کو میں خود بھی سمجھتا ہوں کہ اس میں دخل میرے بے تکلفانہ تعلق کو بھی ہے۔

تم نے جو اس پر ثمرہ مرتب کیا کہ والد صاحب کی طرح میں بھی گھر چھوڑ کر کہیں چلا جاؤں, یہ نہایت خطرناک شیطانی وسوسہ ہے, اللہ تعالیٰ تمہیں ان احوال سے محفوظ رکھے جو والد صاحبؒ کو پیش آئے۔ **اہل وعیال کو ترک کرنا سنت کے خلاف ہے** اور تم نے تو ماشاءاللہ اتباع سنت پر وہ زور باندھے کہ ساری دنیا کو اتباع سنت پر کھینچنے کا زور باندھ رہے ہو اور اپنے متعلق ایسے خیالات لاؤ۔ **جب اس قسم کا خیال آئے تو بہت اہتمام سے لاحول پڑھو۔**

میری خدمت شریف میں تشریف آوری کا جذبہ بالکل پیدا نہ کرو۔خاص طور سے رمضان کے متعلق تو میری مستقل رائے یہ ہے کہ تمہارا لندن میں رمضان تمہارے لئے اور وہاں والوں کے لئے انشاء اللہ زیادہ مفید ہے۔البتہ اس سے پہلے اگر عزیز عبدالرحیم کے ساتھ کچھ دنوں کیلئے آجاؤ جب کہ تم اپنی اہلیہ کو بھی علاج کے لئے بھیجنے کا ارادہ کر رہے ہو تو مضائقہ نہیں۔

مکرم قاری صاحب! اب جذبات سے نہ کھیلو, آگے بڑھنے کی کوشش کرو۔ حضرت گنگوہی نوراللہ مرقدہ کو تو حضرت قطب عالم شیخ المشائخ حاجی صاحب نے ایک ہفتہ کے بعد فرمادیا تھا کہ ہمیں تو جو دینا تھا وہ دے چکا۔ اب اس کو آگے بڑھانا تمہارا کام ہے۔ اللہ تعالیٰ بہت ہی ترقیات سے نوازے اور اس **دارالکفر میں تمہاری مساعی جمیلہ کو مثمر ثمرات و برکات** بنائے۔ **معمولات کا بہت ہی زیادہ اہتمام کرو کہ ان میں تخلف نہ ہو۔**

تمہارے اسفار سابقہ نام ونمود کے لئے تو نہیں تھے البتہ تمہارے لڑکپن سے ان میں سیر وتفریح ضرور شامل ہوگئی۔ اس میں کچھ بعید نہیں کہ اس میں میری نااہلیت کو بھی دخل ہو۔ آپ بیتی نمبر۵ تمہارے پاس پہنچ گئی جس سے مسرت ہوئی۔ اس کا آخری مضمون نسبت والا خاص طور سے تم ہی دوستوں کے لئے لکھا ہوا ہے۔ اس کو یکسوئی کے ساتھ اپنے حالات پر منطبق کرتے ہوئے بہت غور سے بار بار دیکھو۔

تمہارے والد صاحب کے متعلق جو تمہارے سالے نے خواب دیکھا ہے وہ بہت ہی مبارک ہے۔ تعبیر ظاہر ہے ان کی بلندی درجات کی علامت ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو بھی مبارک کرے اور تم دونوں بھائیوں کو بھی۔

اس سے بہت مسرت ہوئی کہ دوسرا مکان مل گیا۔ اللہ کا شکر ہے۔ تم نے اور مولوی ہاشم نے جب سے اسکی ضرورت کا اظہار لکھا تھا مجھے اس کا فکر سوار ہو گیا تھا۔ اللہ تعالیٰ تمہیں اور تمہارے اہل وعیال کو اس میں راحت نصیب کرے, اور سابقہ مکان بھی جلد فروخت کرادے۔

اس سے بہت مسرت ہوئی کہ تربیت السالک پہنچ گئی۔ مجھے اس کی تاخیر سے بہت قلق ہو رہا تھا اس کا مطالعہ انشاء اللہ تمہارے لئے مفید ہوگا۔ حاجی حبیب صاحب کا خط آیا ہے انہوں نے لکھا ہے کہ اس کا دوسرا حصہ بھی طبع ہونے والا ہے انشاء اللہ طبع ہونے کے بعد

اس کو قاری یوسف صاحب کے پاس اہتمام سے بھیج دوں گا۔لیکن اس کے مطالعہ میں بھی اس احتیاط کی ضرورت ہے کہ اس میں سے کوئی علاج اپنی رائے سے شروع نہ فرماویں اس سیہ کار سے ضرور مشورہ فرمالیں۔

اس سے بھی مسرت ہوئی کہ میر انظام الدین والا پیکٹ بھی تمہارے پاس پہنچ گیا۔ حاجی یعقوب صاحب کے خط سے ان دونوں چیزوں کی بمبئی سے روانگی تو ایک ہفتہ ہوا معلوم ہوگئی تھی۔مولوی تقی صاحب کی مرسلہ مجمع البحار کی رسید سے بھی مسرت ہے۔وہ اس وقت میرے پاس بیٹھے ہیں ان کو بتادیا۔تمہاری والدہ صاحبہ کی آمد کی خبر سے بھی بہت مسرت ہوئی اوراس سے اور بھی زیادہ مسرت ہوئی کہ وہ مکہ مکرمہ [سے] ہوکر تمہارے پاس پہنچ رہی ہیں۔اللہ تعالیٰ خیر وعافیت کے ساتھ پہنچائے۔

میں تو آج کل میں مولوی عبدالرحیم کے لندن بخیر رسی کی اطلاع کا منتظر تھا اسلئے کہ انہوں نے ۱۵ اپریل کو اپنا لندن پہنچنا لکھا تھا۔تم نے والد صاحب کا حجاز کا قیام تین ہفتے ہوئے لکھا۔میرے خیال میں تو اگر اس میں اور اضافہ ہو جائے تو اچھا ہے۔عزیز عبدالرحیم کو بھی آج ہی انشاء اللہ حجاز کے پتہ سے خط لکھواؤں گا۔انشاء اللہ عزیز عبدالرحیم کے ساتھ ہونے سے ان کو حجاز میں بہت راحت رہے گی اگرچہ عزیز عبدالحفیظ تو آج کل سہارنپور میں ہے۔

اگر یہ وہاں موجود ہوتا تو سواری کی زیادہ سہولت ہوتی گو ان کے والد ملک صاحب بھی عزیز عبدالرحیم کے معتقد اور خوب واقف ہیں مگر جو بات عزیز عبدالحفیظ میں ہوتی وہ شاید نہ ہو۔تمہارا خط جب مجھے سنایا جارہا تھا عزیز عبدالحفیظ بھی میرے پاس تھا اس نے بھی خاص طور سے تمہیں سلام لکھنے کو کہا ہے۔تمہاری اہلیہ کی مسلسل بیماری کی خبر سے بہت ہی فکر وقلق ہے اس کو آیۃ الکرسی کا عمل ضرور بتادو۔

انگلینڈ سے ایک خط آیا تھا، میرے دوست عاقل سلمان، مولوی تقی صاحب وغیرہ تو اس کو سن کر بہت خفا ہوئے۔ ان تینوں کی رائے تو جواب نہ لکھنے کی تھی مولوی تقی صاحب کی رائے تھی کہ یہ کوئی مودودی ہے اس قسم کے اعتراضات ان ہی کو پیدا ہوتے ہیں۔ مگر میرے خیال میں تو محض اسی خط سے مودودی سمجھنا ضروری نہیں۔ اس قسم کے اشکال تو روشن خیالوں کو سب ہی کو پیدا ہوتے ہیں۔

میرا خیال تو یہ تھا کہ مولوی تقی صاحب یا عاقل، سلمان میں سے کوئی جواب لکھ دیتا۔ مضمون تو میں نے بتا دیا تھا مگر ان لوگوں کی صلاح لکھنے کی نہیں ہوئی تو میں ہی لکھوا رہا ہوں۔ اور اصل خط مع جواب کے تمہارے پاس بھیج رہا ہوں اس جواب کی نقل کر کے اپنے پاس رکھ لو یا نقل بھیج دو اور اصل رکھ لو اور عزیز عبدالرحیم کی آمد پر خط اور جواب دونوں اس کو بھی دکھلا دینا۔ اہلیہ سے سلام مسنون کے بعد کہہ دیں کہ میں تمہاری صحت کیلئے بہت اہتمام سے دعا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ تمہیں صحت کاملہ عطا فرمائے۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب مدظلہ
بقلم حبیب اللہ، ۱۱/اپریل ۷۲ء
از راقم سلام مسنون و درخواست دعا

﴿14﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا و مولانا عبدالرحیم صاحب مدظلہما

تاریخ روانگی: ۱۳/مئی ۷۳ء [۳۰/ربیع الاول ۹۲ھ]

عزیزم مولوی عبد الرحیم و مکرم قاری یوسف صاحب سلمہما بعد سلام

مسنون ۲۵/اپریل کوتم دونوں کے خطوط مژدہ بخیر رسی لندن کے پہنچے تھےاورہمروزہ میں نے ان دونوں کا جواب مشترک ائرلیٹر پرلکھا تھا۔اس کے بعد سے مختلف خطوط سے یہ تو سنتا رہا کہ مولانا عبدالرحیم صاحب مشتاقانِ زیارت کی طلب پر لندن کا دورہ کررہے ہیں مگرتم دوستوں میں سے کسی کا آج ۱۳مئی تک خط نہیں پہنچا۔آپ کی دعوتی مصروفیات سرآنکھوں پر مگرایک سراپاانتظار کواتنا بھولنا نہیں چاہئے۔

عزیز مولوی عبدالرحیم صاحب کا لفافہ مرسلہ زامبیا مورخہ ۹/اپریل، یہاں یکم مئی کو پہنچا۔بہت تعجب ہے کہ یہ اتنی دیر راستہ میں کہاں کہاں کے دورے اوردعوتیں کھاتا رہا۔اس لفافہ میں عزیز مولوی احسان کا وہ خط بھی پہنچ گیا تھا جس کوتصوف مآب مولوی عبدالرحیم صاحب پہلے لفافہ میں رکھنا بھول گئے تھے,اوراس لفافہ میں یہ لکھ دیا تھا کہ اس لفافہ میں مولوی احسان کا پرچہ بھی ارسال کرتا ہوں جس کی وجہ سے زیادہ انتظار رہا۔

آج کل مولوی احسان صاحب کے یہاں کی خط وکتابت غیرملکی مہمانوں کے ذریعہ آسان ہوگئی کہ ان کو بمبئی تا کراچی جانے کی اجازت ہےاوراکثرمہمان ملنے کےواسطے آتے رہتے ہیں۔آپ نے اس خط میں اپنی ڈربن سے روانگی اور ملاوی تک بخیر رسی کی تفصیل لکھی تھی,اللہ کاشکرہے کہ سفرنہایت راحت وآرام سے گذرااوراس کے بعدتو آپ کی لندن بخیررسی کی اطلاع بھی مل چکی,اللہ کاشکر ہے۔

قاری یوسف صاحب کے متعلق تومیں ان کو پہلے بھی لکھ چکاہوں اوراب بھی میری رائے یہ ہے کہ قاری صاحب کا رمضان تولندن میں گذرےتو ان کیلئے بھی اورلندن والوں کے لئے بھی زیادہ مفید ہے۔یہاں کے رمضان کےتوکئی تجربے ہوچکے کہ ان کے لئے زیادہ مفید ثابت نہیں ہوا,اورگذشتہ رمضان کے قیام کے متعلق معلوم ہوا کہ اہل لندن کوان سے بہت فائدہ پہنچا۔اس ناکارہ کی ملاقات توزندگی ہےتوہوہی جائے گی اورخدانخواستہ نہ بھی ہو

تو مصالح ہمیشہ جذبات پر مقدم ہونا چاہئیں۔

مولانا مسیح اللہ صاحب کے خلیفہ کا تمہاری محبت میں لبریز ہو جانا کوئی نئی بات نہیں

'انہیں جو دیکھ لیتا ہے وہ شیدا ہو ہی جاتا ہے'۔ ماشاء اللہ حجاز والے یا افریقہ والے کیا کم گرویدہ ہوئے۔ والدہ اور ہر خط میں اپنی اہلیہ سے میرا سلام مسنون کہہ دیں۔

گذشتہ ماہ عزیز ہارون کو قلبی دورہ پڑ گیا تھا۔ ۳۲ دن شفاخانہ میں رہ کر ۳۰/اپریل کو نظام الدین واپس آیا۔ ابتدائی چند ہفتے تو بہت ہی خطرہ کے گذرے، ڈاکٹر اور تیماردار سب ہی مایوس ہو گئے مجھے بھی وہ بار بار پیام بھیجتا رہا کہ ایک دفعہ صورت دکھا جا مگر میری طبیعت بھی اس ماہ بہت خراب رہی، اس کے بار بار اصرار پر ۲۹ اپریل کو نظام الدین گیا تھا مگر وہاں جا کر خود شدید بیمار ہو گیا کہ گرمی شدید تھی۔ ۲ مئی کو واپس آ گیا۔ فقط والسلام

حضرت شیخ۔ ۱۳/مئی ۷۳ء

﴿15﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا و مولانا عبدالرحیم صاحب مدظلہما

تاریخ روانگی: ۱۶/مئی ۷۲ء [۳/ربیع الثانی ۹۲ھ]

عزیزم مولوی عبدالرحیم و قاری یوسف متالا سلمہما! بعد سلام مسنون، تم دونوں کا محبت نامہ ۲۵ اپریل کو پہنچا تھا۔ ہمروزہ ایک ائر لیٹر اس کے جواب میں لکھا تھا۔ اس سے چند روز قبل بھائی عبدالحمید صاحب کے خط سے تمہاری بولٹن پہنچنے کی اطلاع ملی تھی اس کے جواب

میں بھی تمہارے نام سلام و پیام بھجوایا تھا۔اس کے بعد تم تو لندن کی سیر وسیاحت اور دعوتوں میں ایسے مشغول ہوئے کہ تمہیں دورافتادوں کا خیال بھی نہیں آیا۔

اسکے بعد ۱۳ مئی کو تمہارا زامبیا والا خط پہنچا تھا جس میں عزیز مولوی احسان کا بھی پرچہ تھا اس کا جواب عزیز مولوی ہاشم سلمہ کے ائر لیٹر پر لکھوایا تھا جس میں یہ بھی لکھ دیا تھا کہ عزیز احسان کے پرچہ کا جواب براہ راست بھیج دیا اس لئے کہ وہاں کے خطوط غیر ملکی احباب کی آمدورفت کی وجہ سے براہ راست آسان ہوگئے۔اس میں میں نے عزیز ہارون کی طویل بیماری کی تفصیل اوراس کی وجہ سے اپنا دہلی کا سفر بھی لکھا تھا۔دہلی کے سفر میں اس ناکارہ پر گرمی کا اثر زیادہ ہوگیا۔غالباً لو کا اثر ہوگا کہ دوران سر جو شروع ہوا تھا وہ کم تو بہت ہے مگر بالکلیہ اب تک نہیں گیا۔

عزیز ہارون [بن حضرت جی مولانا یوسف صاحبؒ] ۳۰ اپریل کو ۳۳ دن قیام کے بعد شفاخانہ سے واپس آیا تھا۔چند روز تک طبیعت اچھی رہی لیکن ۱۲ مئی کو مغرب کے بعد اس کو اختلاج ہوا اور احتیاطاً فوراً پھر شفاخانہ میں داخل کیا گیا۔آج منگل ۱۶ مئی تک اس کی شفاخانہ سے واپسی کی اطلاع نہیں ملی۔غالباً دوپہر کی ڈاک میں یا شام تک کسی دستی پرچہ سے ملے گی کہ پیر تک تو انہوں نے شفاخانہ میں رکھنا تجویز کیا۔اب یہ آج یا کل معلوم ہوگا کہ وہ شفاخانہ سے واپس آ گیا یا نہیں۔اللہ تعالیٰ ہی اس کے حال پر رحم فرمائے۔اس کی بیماری سے فکر بھی ہے اور رنج بھی۔

ڈاکٹر اسمعیل،صوفی اقبال وغیرہ کے خطوط سے معلوم ہوا کہ وہ کئی ماہ تک تمہارے مدینہ پہنچنے کا انتظار کرتے رہے مگر عزیزی عبدالحفیظ سے معلوم ہو کر کہ تم براہ راست لندن پہنچ گئے بہت رنج وقلق ہوا۔قاری یوسف متالا کی کتاب مکمل ہوکر طبع ہوگئی۔۲۶۴ صفحوں پر کتاب

پوری ہوئی ہے۔ پرسوں اس کے صرف دو نسخے یہاں طبع ہوکر آئے تھے بقیہ آج کل میں پہنچ جائیں گے۔ پوری کتاب تو دیوبند میں طبع ہوئی ہے مگر اس کا مزیّن، مشکّل ٹائٹل لکھنوء میں طبع ہورہا ہے وہ ابھی تک یہاں نہیں پہنچا۔

میں نے تو بہت ہی چاہا کہ وہ اپریل میں پوری ہوجائے کہ آج کل لندن کی جماعتیں کثرت سے جارہی ہیں اس کے ہزار بارہ سو نسخے حاجی یعقوب صاحب کے پاس بھیج دیں کہ وہ ہر طیارہ سے جانے والے کے ہاتھ ۱۰،۱۲ نسخے اور ہر بحری سے جانے والے کے ہاتھ سو پچاس نسخے بھیجتے رہیں مگر مقدر کہ تیار نہ ہوسکی۔ آج بھی ایک جماعت لندن کی مصافحہ کرکے رخصت ہوئی ہے۔

مولانا انعام الحسن صاحب جنوبی ہند کے طویل دورہ سے شب شنبہ میں نظام الدین پہنچے تھے اور پرسوں اتوار کی صبح کو علی الصباح اپنی کار میں سہارنپور پہنچ گئے تھے اور آج منگل کی صبح کو اپنی نماز پڑھ کر دہلی کیلئے واپس چلے گئے۔ اس لئے کہ آج کل یہاں گرمی کی شدت بہت زیادہ ہے۔ خیال تھا کہ گرمی سے پہلے پہلے وہ نظام الدین پہنچ جائیں۔

میں نے پرسوں مولوی تقی صاحب سے بہت تقاضا کردیا تھا کہ وہ تمہاری کتاب کا ٹائٹل اپنے ساتھ لانے کا ارادہ نہ کریں بلکہ تیار ہونے پر فوراً سہارنپور بھجوادیں تاکہ اس کو مکمل کرواکر دستی یا بلٹی سے ایک ہزار نسخے بمبئی بھیج دوں کہ بمبئی میں جلدیں سہارنپور سے اچھی بندھتی ہیں اور حاجی صاحب سے کہہ دوں کہ ان کی تھوڑی تھوڑی جلدیں بندھوا کر بھیجتے رہیں، والامر بیداللہ۔

میری طبیعت بھی دو ماہ سے کچھ زیادہ ہی خراب چل رہی ہے۔ حرارت کا سلسلہ تو اکثر چلتا ہی رہتا ہے اور دورانِ سر تو مستقل مرض ہے۔ قاری صاحب کی کتاب کا آخری باب یا آخری مضمون میں نے نہیں سنا تھا اس لئے کہ میں نے اس کو قلمزد کرکے یہ لکھ دیا تھا کہ

اس کو طبع نہ کرایا جائے۔ مگر مجھے اس کا خیال نہیں تھا کہ شاوروھن وخالفوھن کی بناپر اس مضمون کو طبع ہونا ضروری ہے ورنہ میں ضرور سن لیتا۔ اور سننے پر معلوم ہوا کہ کئی غلطیاں اس میں بہت فحش ہوگئیں۔ اس لئے قلق ہورہا ہے کہ ضرور سن لیتا۔

میرے پیارے دوستو! پیراں نمی پرند ومریداں نمی پرانند کا مصداق ہرگز نہ بناؤ۔ اللہ [کے] یہاں کی جوابدہی بڑی سخت ہے اور مجھے بھی اس قسم کے مضامین میں واجبلاہ کی روایت کی بناپر اپنے سے مطالبہ کا بھی ڈر ہے۔ دوتین جگہ تو اس میں کتابت کی غلطی ہے۔ صفحہ ۲۴۴ پر میٹھے کی جگہ بیٹھے لکھا گیا۔ صفحہ ۲۴۹ پر میرا ہمیشہ پٹھے رکھنا لکھا گیا یہ بالکل غلط ہے۔ میں نے پٹھے کبھی نہیں رکھے نہ مجھے اس کی اجازت تھی۔

البتہ عمامہ کے متعلق بالکل صحیح ہے بلکہ جتنا لکھا اس سے بھی زائد کہ میں اپنی صحت کے زمانہ میں گرمی یا سردی میں کبھی نہیں چھوڑا، اور حضرت مدنی نوراللہ مرقدہ کے ڈر کے مارے عمامہ بھی کھدر کا باندھا کروں تھا۔ مگر اب تو جیسا کہ تم نے بھی لکھا سردی میں بھی ٹوپی رکھنی مشکل ہے۔

اس کے بعد ۲۵۷ پر تم نے لکھا کہ عید کے خطبہ سے پہلے کچھ نہ کھاوے۔ خطبہ کا لفظ بے محل ہے۔ عید کی نماز ہونا چاہئے تھا۔ اس کا مطلب تو یہ ہوا کہ عید کی نماز کے بعد خطبہ سے پہلے کچھ کھالیا جائے۔ اور اسی صفحہ پر نکیر قاری سعید مرحوم کی طرف منسوب کردی، یہ بھی غلط ہے۔ قاری سعید مرحوم تو ہمیشہ میرے ساتھ چائے پیتے رہے۔

یہ نکیر ابتداء مولانا ظہورالحق رحمۃ اللہ علیہ کی طرف سے ہوئی تھی کہ وہ ہمیشہ دونوں نمازوں کو جاتے وقت میرے پاس آیا کرتے تھے۔ میرے یہاں چائے کا دور چل رہا تھا انہوں نے نکیر کی میں نے کہا پاپا بسکٹ تو میرے یہاں بھی بند ہے کہ وہ کھانے میں داخل ہے پینا تو اب تک ذہن میں نہیں تھا۔ مولوی تقی کے آنے پر ان کو بھی متنبہ کروں گا، اور اگر

انہوں نے کتاب کا کوئی غلط نام تجویز کر رکھا ہوگا تو اس کی تصحیح کرادوں گا۔

میں تم دونوں دوستوں کو تمہارے واسطہ سے دوسروں کو بھی اور براہ راست بھی بار بار کہتا رہتا ہوں کہ اس سیہ کار کو اول تو کوئی نیک عمل میرے پاس ہے نہیں اور جو کچھ صورتاً ہے بھی ان کو تو قیل کا مصداق نہ بناؤ۔ اپنی والدہ اور دونوں زوجات کی خدمات میں سلام مسنون۔ عزیزہ خدیجہ سلمہا کو دعوات۔ نیز اپنے خالو اور خالہ صاحبہ سے سلام مسنون۔

فقط والسلام

حضرت اقدس شیخ الحدیث صاحب مدظلہم

بقلم حبیب اللہ۔ ۱۶/مئی ۷۲ء

از راقم ہر دو بھائیوں کی خدمات میں سلام مسنون ودرخواست دعوات۔

﴿16﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام: جناب ڈاکٹر جنید اختر صاحب

تاریخ روانگی: ۱۶/مئی ۷۲ء [۳/ربیع الثانی ۹۲ھ]

مکرم محترم جناب الحاج ڈاکٹر جنید اختر صاحب مدفیوضکم! بعد سلام مسنون، عرصہ کے بعد گرامی نامہ موجب منت ہوا۔ یہ ناکارہ اب بجائے تادیر زندہ سلامت رہنے کے دعائے مغفرت اور حسنِ خاتمہ کا زیادہ محتاج ہے۔ *قاری یوسف صاحب سے ضرور ملتے رہا کریں اور آج کل تو ان کے بڑے بھائی مولوی عبدالرحیم صاحب بھی بولٹن گئے ہوئے ہیں ان کی ملاقات کو قاری صاحب سے بھی زیادہ اہم سمجھیں* اور دونوں سے بڑھ کر مولانا انعام الحسن صاحب ۱۳ جولائی کو لندن پہنچ رہے ہیں اس کی بہت زیادہ کوشش کریں کہ ان کے

دوران قیام میں جتنا وقت بھی ان کے ساتھ گذر سکے غنیمت سمجھیں۔

آپ کی پریشانی سے جو خط میں لکھی بہت ہی کلفت ہے۔ ماحول کا اثر تو فطری اور طبعی چیز ہے اور جو شخص مدینہ پاک میں رہ چکا ہو اس کا لندن میں جی لگنا تو بہت ہی مشکل ہے۔ آپ کا یہ خواب کہ یہ ناکارہ آپ کے گھر گیا کسی تعبیر کا محتاج نہیں۔ اس قسم کے تو ہزاروں خطوط پہنچ چکے ہیں کہ میں امریکہ، افریقہ اور ہندو پاک سب ہی دوستوں کے گھروں میں جاتا رہتا ہوں، یہ جانا جسمانی نہیں ہے بلکہ روحانی ہے۔ میں اپنے دوستوں کو دعاؤں میں بہت ہی زیادہ یاد رکھتا ہوں۔

اس سے بھی بہت قلق ہوا کہ والد صاحب آج کل زیادہ خوش نہیں ہیں۔ **اس کا بہت زیادہ اہتمام کریں کہ والد صاحب خوش ہو جائیں۔ والدین کی ناخوشی دین و دنیا دونوں میں نقصان دہ ہے۔ خوشامد، منت سماجت اور جن امور سے وہ ناراض ہیں اگر وہ دینی نہیں ہیں تو حتی الوسع ان سے بچنے کی بھی کوشش کریں اور ان سے معافی بھی مانگتے رہیں۔ اس میں آپ کی کوئی توہین اور ذلت نہیں ہے۔**

اس سے بھی قلق ہوا کہ آپ کی بہن کی شادی نامناسب جگہ ہو رہی ہے لیکن اللہ جل شانہ کو اس کی قدرت ہے کہ وہ نامناسب کو بھی مناسب بنا سکتا ہے۔ یہ ناکارہ دعا کرتا ہے اللہ جل شانہ آپ کی بہن کی شادی میں جو نامناسب پیدا ہو رہا ہے اس کو مناسب بنا دے، زوجین میں محبت پیدا فرما کر اولادِ صالح عطا فرمائے۔

اس سے بھی قلق ہوا کہ اس ماہ کے آخر میں بولٹن سے آپ کی ملازمت ختم ہو رہی ہے۔ بولٹن کے قیام میں میرے متعدد احباب وہاں موجود تھے ان سے ملاقات کا سلسلہ جاری رہتا تو زیادہ اچھا تھا۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے کسی بہترین جگہ تقرر فرمائے جو دین و دنیا دونوں کے اعتبار سے خیر ہو۔

آپ کے تعلیمی امتحان کی کامیابی کیلئے بھی یہ ناکارہ دعا کرتا ہے۔اس کے لئے پانچ تسبیحیں درود شریف کی باوضو قبلہ رخ بیٹھ کر پڑھنا جب[تک] نتیجہ نکلے بہت مفید اور مجرب ہے۔آپ کے سکون قلب کیلئے بھی یہ ناکارہ دعا کرتا ہے۔اس کے لئے بھی درود شریف کی کثرت بہت ہی مفید اور مجرب ہے۔اللہ جل شانہ اپنے فضل وکرم سے آپ کی ہر نوع کی پریشانی کو دور فرمائے۔آپ خط لکھیں تو والد صاحب کو میرا بھی سلام مسنون لکھ دیں۔

فقط والسلام

حضرت اقدس شیخ الحدیث صاحب مدظلہم

بقلم حبیب اللہ۔۱۶؍مئی ۷۲ء

یہ لفافہ آپ ہی کے نام لکھنے کا خیال تھا مگر جب پتہ لکھنے کا وقت آیا تو میرے کاتب نے بتایا کہ یہ خط اپریل کا لکھا ہوا ہے اور اس ماہ کے ختم پر آپ نے ملازمت کا ختم بتلایا۔ بڑا تعجب ہوا کہ کس کے نام بھیجوں۔آسان یہی معلوم ہوا کہ قاری یوسف صاحب کے نام بھیجوں ان کو تو آپ کے نام و پتہ اور جگہ کی تبدیلی کا حال معلوم ہوگا، وہ آپ کو بھیج دیں گے۔

﴿17﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۱۷؍مئی ۷۲ء[۴؍ربیع الثانی ۹۲ھ]

باسمہ سبحانہ

مکرم ومحترم جناب الحاج قاری یوسف صاحب مدفیوضکم! بعد سلام مسنون، یہ لفافہ اس وقت ڈاکٹر جنید کے نام تھا کہ ان کے شلنگ آئے تھے مگر خط کے اخیر میں معلوم ہوا

کہ انکی ملازمت تو آخر ماہ میں ختم ہورہی ہے اس لئے لفافہ آپ کے نام لکھنا پڑا۔ان کے پتہ کی تحقیق کر کے ان کا پرچہ لفافہ میں بند کر کے بھیج دیں۔اس لئے کہ ان کے شلنگ آئے۔

ایک ائر لیٹر امجد علی صاحب کا آیا۔اس میں نہ تو ان کا پتہ ہے نہ مہر صاف ہے۔ مضمون بھی ۲۶ عدد امراض اور افراد کیلئے مستقل دعائیں ہیں ,اور کوئی چیز نہیں۔یہ بھی لکھا ہے کہ تیرا خط پہنچا۔جس سے تعجب ہے کہ میرے یہاں اندارج بھی ان کے خط کا نہیں ملا۔اگر تم واقف ہوتو ان صاحب سے کہہ دینا کہ:

’بہتر تو یہ تھا کہ جواب کیلئے شلنگ ہونا چاہئے تھا ورنہ کم از کم پتہ تو ہونا چاہئے تھا۔آپ نے جن امور کیلئے دعاؤں کیلئے [لکھا] ان سب کیلئے دعا کرتا ہوں۔ ان سب کیلئے درود شریف کی کثرت بہت مفید ہے۔پانچ تسبیحیں درود شریف کی باوضو قبلہ رخ بیٹھ کر روزانہ پڑھا کریں‘۔

عزیزم مولوی عبدالرحیم سلمہ! بعد سلام مسنون،تمہارے پہنچنے کے بعد سے لندن کی ڈاک میں مزید اضافہ ہوگیا۔تمہارے محبین کے خطوط کثرت سے آتے ہیں کہ ان کی پیاری پیاری صورت بہت اچھی لگتی ہے۔وہ نسخہ ہمیں بھی بتاؤ کہ جس سے انہیں جو دیکھ لیتا ہے وہ شیدا ہو ہی جاتا ہے۔میرے لئے تو بہت ہی موجب مسرات ہے۔

تمہارے اور قاری صاحب کے متعلق جو شخص اپنے خصوصی تعلق کا ذکر کرتا ہے مجھے اس سے بہت ہی مسرت ہوتی ہے۔اللہ تعالیٰ تم دونوں کے فیوض و برکات سے لوگوں کو زیادہ سے زیادہ متمتع کرے۔

فقط والسلام

حضرت اقدس شیخ الحدیث صاحب مدظلہم

بقلم حبیب اللہ، ۱۷ مئی ۷۲ء

قاری صاحب ایک کارڈ رشید اسمعیل لادھا [پتہ درج ہے] کو لکھ دیں:

’تمہارا گجراتی خط پہنچا، یہ ناکارہ گجراتی سے واقف نہیں اور غیر جوابی بھی تھا۔اگر

جواب مطلوب تھا تو ہندوستانی ائر لیٹر یا شلنگ وغیرہ ہونا چاہئے اور یہ ناکارہ گجراتی سے واقف نہیں۔لیکن تمہارے چچا کی شدت بیماری سے بہت قلق ہوا۔ یہ ناکارہ دل سے دعا کرتا ہے اللہ جل شانہ ان کو صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرمائے۔ نیز یہ ناکارہ گجراتی سے واقف نہیں، گجراتی خطوط کے سننے کا بھی انتظار رہتا ہے کہ کوئی گجراتی مہمان آوے تو سنیں۔آج کل میرے پاس مستقل قیام کرنے والوں میں کوئی گجراتی نہیں۔'

عزیز مولوی عبد الرحیم آج ۱۷ مئی تک بھی تمہارا کوئی خط نہ پہنچا۔تمہیں چاہنے والوں ہی سے فرصت نہیں نہ تمہارے نظام کا کوئی حال معلوم ہوا۔تمہارے خالو نے لکھا کہ تمہاری والدہ تو چند ہفتے کے بعد واپس تشریف لے جائیں گی اور تم عمرہ کرکے آؤ گے مگر تمہیں مشاغل سے فرصت ہو تو کوئی صحیح بات معلوم ہو۔

یہ تو تمہیں معلوم ہو گیا ہوگا کہ مولانا انعام الحسن صاحب ۱۳ جولائی کو تمہارے یہاں آنے والے ہیں ,لیکن یہاں سے روانگی ابھی تک طے نہیں ہوئی۔اس لئے کہ یہاں سے لندن تک جانے میں بہت سے تقاضے درمیان کے ہیں اس سے قلق ہے کہ عزیز ہارون اپنی بیماری کی وجہ سے ساتھ نہیں جاسکتا۔

مولوی تقی صاحب اتوار کے دن سے لکھنو اور وہاں سے اپنے گھر جانے کا ارادہ کر رہے تھے۔ ہفتہ عشرہ میں واپسی ہوگی۔ میں نے تو بہت تقاضا کردیا تھا قاری یوسف صاحب کی کتاب کا ٹائٹل جو لکھنو میں چھپ رہا ہے وہ جاتے ہی جلدی بھیج دیں مگر آج کی ڈاک سے اس کی بلٹی بھی نہیں آئی۔

فقط والسلام

حضرت اقدس شیخ الحدیث صاحب مدظلہم

بقلم حبیب اللہ، ۱۷ رمئی ۲ ۷ء

﴿18﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۲۴؍مئی ۷۲ء[۱۱؍ربیع الثانی ۹۲ھ]

مکرم ومحترم جان الحاج قاری یوسف صاحب عافاکم اللہ وسلم! بعد سلام مسنون، تمہارا گرامی نامہ مؤرخہ ۱۹؍مئی ائر لیٹر پہنچ کر انتہائی کلفت کا سبب بنا۔ تم نے اپنی بیماری کی جتنی تفصیل اس خط میں لکھی اس سے پہلے کسی خط میں نہیں لکھی۔ ابتداء تمہاری بیماری کی خبریں میں دوسروں ہی کے خطوط سے سنتا رہا۔

میرے بار بار تقاضے پر اس سے پہلے خط میں تم نے کسی قدر تفصیل اپنی بیماری کی لکھی تھی۔ اس نے طبیعت کو بے چین کر دیا تھا لیکن اس آخری خط میں جو تفصیل تم نے لکھی اس نے تو اس بیمار کی بیماری میں اضافہ کر دیا۔ تمہاری ناک تو اللہ کے فضل سے شروع ہی سے ٹیڑھی تھی اور جب تم نے بھی اس کی ٹیڑھ مان لی (۱) تو خدا ہی خیر کرے۔

تمہارے ہسپتال کے داخلہ کی خبر سے بھی فکر ہو گیا اللہ کرے کہ آپریشن کامیاب ہوا ہو جس پر اور بھی قلق ہو رہا ہے کہ عزیز عبدالرحیم اور تمہاری والدہ کے دورانِ قیام میں تم بجائے اس کے کہ مسرات کے ساتھ ان کے پاس وقت گذارتے جدید امراض اور پریشانیوں میں مبتلا ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ ہی اپنے فضل وکرم سے تمہیں صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرمائے۔

یہ تو لکھنے کی ضرورت نہیں کہ یہ ناکارہ تمہارے لئے دل سے دعا کرتا ہے۔ تمہیں یاد ہوگا کہ مدینہ پاک میں جب مجھے پیچش ہوئی تھی تو وہاں کے احباب نے اسبغول کی لسی مجھے استعمال کرائی تھی وہ بہت مفید ثابت ہوئی تھی۔ یہاں آنے کے بعد بھی جب یہاں قبض وغیرہ

---

(۱) حضرت مدظلہ کو ناک میں بھی تکلیف تھی، جس کا آپریشن ہونا تجویز ہوا تھا۔ یہ اس کی طرف اشارہ ہے

کی شکایت شروع ہوئی تو میں نے سابقہ تجربوں کی بنا پر استعمال شروع کر دیا تھا۔ مجھے تو اس سے بہت فائدہ ہو رہا ہے۔ نہایت سہولت کے ساتھ اجابت ہو جاتی ہے۔

تمہاری اہلیہ کی مسلسل بیماری تو عرصہ سے سن رہا ہوں اللہ تعالیٰ اس کو بھی صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرمائے۔ عزیز عبدالرحیم سے حفظ حمل کا تعویذ لکھوا کر لا نبے تاگہ میں باندھ کر اہلیہ کے پیٹ پر ضرور باندھ دیں۔

خون کی افزائش کیلیے تو ڈاکٹروں کا متفقہ فیصلہ یہ ہے کہ ٹماٹر سے زیادہ مفید کوئی چیز نہیں اگر چہ مجھ سے کبھی کھایا نہیں گیا۔ جس چٹنی میں ٹماٹر پڑ جاوے وہ بھی مجھے مزہ نہیں لگتی۔ لیکن غیر ممالک کے جتنے مہمان آویں وہ امرود اور سیب کی طرح اس کی قاشیں کر کے کچے ہی ۱۰،۱۲ کھا جاویں یہ تو چیز غذائی ہے دوا سے کوئی تعلق نہیں اور سارے ڈاکٹروں کا متفقہ فیصلہ ہے تاہم اپنے ڈاکٹر سے مشورہ کر کے اس کا استعمال غذا میں کچے اور پکے کا شروع کر دو۔

معلوم نہیں کہ اب تمہاری والدہ کا قیام بولٹن میں تنہا ہے یا کوئی اور ان کے پاس ہے۔ اس کا بہت قلق ہو رہا ہے کہ عرصہ کی تمناؤں کے بعد تو تمہاری والدہ تمہارے پاس پہنچی تھیں لیکن ان کے پہنچنے پر تم اور تمہاری اہلیہ بیمار بن گئے۔

مستقبل کے بارے میں تم بھی استخارہ کا اہتمام کرو اور عزیز عبدالرحیم کو بھی کہہ دو کہ وہ بھی اپنے بارے میں استخارہ کرتا رہے۔ تم نے لکھا کہ مختلف نشستوں میں یہ خط لکھ سکا ہوں۔ میرے خیال میں اگر عزیز مولوی عبدالرحیم نے مجھے خط نہ لکھنے کی قسم نہ کھالی ہو تو تم بھی اپنا خط ان سے لکھوالو۔

وہ تو جاں نثاروں کی قدردانیوں میں ایسے مشغول اور منہمک ہوئے ہیں کہ بخیر رسی کے ایک خط کے علاوہ آج ۲۴ مئی تک ان کا کوئی دوسرا خط نہ پہنچا البتہ دوسرے احباب کے خطوط سے ان کی دعوتوں اور مٹر گشت اور مواعظ کی خبریں سنتا رہتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ بہت

مبارک فرمائے تم دونوں دوستوں کی ذات سے لوگوں کو زیادہ سے زیادہ متمتع فرمائے۔

حاجی یوسف کواڑیا صاحب کی خدمت میں بندہ کی طرف سے سلام مسنون کے بعد ان کے ان احسانات اور ہمدردیوں کا شکریہ جو انہوں نے تمہاری بیماری کے سلسلہ میں تمہارے پر کیں وہ حقیقت میں مجھ ہی پر احسان ہے۔

مولوی تقی صاحب دو ہفتے سے اولاً لکھنو اور ایک ہفتہ کے بعد وہاں سے مکان گئے ہوئے ہیں۔ یکم جون کو یہاں واپسی کا ارادہ ہے تمہاری کتاب اطاعت رسول ﷺ مکمل طبع ہوگئی اور میرے کہنے پر ایک نسخہ مجلد تقریباً دو ہفتے ہوئے وہ لکھنو سے تمہارے نام بذریعہ طیارہ بھیج چکے ہیں۔ امید ہے کہ پہنچ گئی ہوگی۔ یہ کتاب دیوبند میں چھپی ہے لیکن ٹائٹل لکھنو میں۔

دیوبند سے تقریباً ستر نسخے تو مکمل ان کے جانے کے بعد آگئے تھے اور ان میں سے ساٹھ مجلد آج بذریعہ بلٹی میں نے بمبئی روانہ کر دیئے ہیں اس لئے کہ تمہارے یہاں کی جماعتیں ابھی تک جارہی ہیں۔ ان ساٹھ میں سے آٹھ پر تو میں نے اہل حرمین سید آفتاب، صوفی اقبال، ڈاکٹر اسمٰعیل، مولوی سعید خان مدنیان اور حکیم یامین، شمیم، سعدی، قاری سلیمان مکیان کے نام کتاب پر خوبصورت لکھوادئے ہیں اور حاجی یعقوب صاحب کو خط لکھ دیا ہے کہ آٹھ نسخے تو کسی طیارہ سے جانے والے کے ہاتھ مکہ حکیم یامین کے پاس بھیج دیں اور بقیہ باون نسخے لندن جانے والی جماعتوں کے ساتھ متفرق آپ کے پاس بھیج دیں۔ خدا کرے کہ سب پہنچ جائیں۔

بقیہ نسخوں کے متعلق مولوی تقی صاحب کی واپسی پر ان کے مشورہ پر عمل کیا جائے گا کہ کیا کیا جائے۔ تمہاری ان کے متعلق خاص رائے ہو تو جلد مطلع کریں کہ مولوی تقی صاحب کی واپسی کے بعد تمہارا خط جلد مل جائے۔

حضرت مولانا عبد الرحیم صاحب کی خدمت میں اگر میں انہیں یاد رہا ہوں اور

دوستوں نے مجھے بھلانہ دیا ہوتو

رفتہ رفتہ راہ ورسم و دوستی کم ہو تو خوب
ترک کرنا خط وکتابت یک قلم اچھا نہیں

زوجتین خالہ وخالو اور والدہ سے سلام مسنون۔عزیزہ خدیجہ کو دعوات بلکہ میری طرف سے تین عدد پیار اس کو تم کردیجو یا اس کی والدہ۔تم دونوں کے قیام کے سلسلہ میں قاری اسمٰعیل کا زوردار خط آیا تھا ان ہی کے خط پر اس کا جواب لکھ دیا ہے اس کو ملاحظہ کرلو۔

فقط والسلام
حضرت اقدس شیخ الحدیث صاحب مدظلہم
بقلم حبیب اللہ،۲۴؍مئی ۷۲ء

﴿19﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ
بنام: حضرت مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ
تاریخ روانگی: ۲۵؍مئی ۷۲ء [۱۲؍ربیع الثانی ۹۲ھ]

ایں کہ می بینم بہ بیداریست یارب یابخواب

مکرم و محترم مولانا المعتمر عبد الرحیم صاحب زادت معالیکم، بعدسلام مسنون، شدید انتظار اور اس کے بعد مایوسی کے بعد آج کی ڈاک سے آپ کا گرامی نامہ ائرلیٹر مؤرخہ ۱۷مئی پہنچا۔تم نے ایک خط وسط اپریل میں اپنی بخیررسی کا قاری صاحب کے لفافہ میں بھیجا تھا اس کے بعد دعوتوں کے زور اور قدردانوں کی کشش کی وجہ سے تمہیں اتنی فرصت ہی نہ ملی کہ تم دورافتادوں کو یاد کرلیتے۔

میں نے اس دوران میں بوسائط ۳، ۴ خط لکھوائے ان کی تاریخیں تو مندرج ہیں مگر تلاش میں دیر لگے گی اور چونکہ تم نے اس خط میں ۵ جون کو اپنی روانگی لکھ دی اس لئے اور بھی عجلت ہوئی کہ جس طرح ہو سکے آج ہی خط لکھوادوں کہ ۵ جون سے پہلے تم کو مل جائے۔

کل کی ڈاک سے قاری اسمعیل صاحب کے ائر لیٹر پر آدھا ان کے نام اور آدھا تمہارے نام مفصل لکھوا چکا ہوں۔ انہوں نے بہت ہی زور باندھے تھے کہ قاری صاحب کی غیبت میں تمہارا مستقل قیام وہاں بہت ضروری ہے ان کے خط کا مختصر جواب ایک ورق پر اور دوسرے ورق پر آپ کے نام خط لکھ چکا ہوں۔

اس میں یہ لکھا تھا کہ تمہیں معلوم ہے کہ میرے یہاں جذبات سے دینی مصالح ہمیشہ مقدم رہے۔ میرا وطن کاندھلہ ہے، ڈھائی برس کی عمر میں گنگوہ گیا تھا اور بارہ برس کی عمر میں سہارنپور آیا تھا اور دو دفعہ مدینہ پاک جا چکا ہوں اور جہاں بھی گیا پیچھے منہ پھیر کر نہیں دیکھا۔ مدینہ پاک میں دونوں دفعہ یہی ارادہ تھا مگر وہاں کی مٹی نے مجھے قبول ہی نہ کیا۔ اس لئے **میرے پیارو! دیکھ لو کہ دین کا فائدہ کاہے میں ہے** اور اسکے بعد استخارہ مسنونہ کر کے

تم جہاں چاہے رہو خوش رہو آباد رہو
اپنی تو گذر چلی جائے گی لسٹم پسٹم

آپ نے بہت کرم فرمایا کہ ایک مہینہ بعد عریضہ لکھنے کی سعادت حاصل کی۔ میرے حضرت قدس سرہ نے ایک سلسلہ میں یوں ارشاد فرمایا تھا کہ اتنے دنوں سے مولوی زکریا میرے پاس بیٹھتے ہیں ان پہ تو اثر ہوا نہیں مجھ پر ان کا اثر ہو گیا۔ اپنی اپنی قوت کی بات ہے۔ میں تو سمجھا تھا کہ تمہارا کچھ اثر قاری صاحب پر پڑے گا ان کے زور وقوت کی داد تو ان کے سارے ہی مرید سال بھر سے لکھ رہے ہیں تم پر بھی ان کی بے اعتنائی کا اثر ہو گیا۔

ملاوی والا خط مع مکتوب مولوی احسان کے پاس پہنچ گیا اور اس کی رسید میں پہلے

لکھوا چکا ہوں۔ یہ صحیح ہے کہ میرے خطوط بھی بالخصوص لندن اور حجاز کے لپٹے ہوئے آ رہے ہیں ان کو سرکاری کاغذوں سے بند کیا جاتا ہے۔

قاری یوسف اور ان کی اہلیہ کی بیماری کا حال تو مفصل قریب ہی میں ان کے خط سے معلوم ہوا تھا اور اس کا جواب بھی قریب ہی میں ان کے نام لکھوا چکا ہوں۔ اس کا بہت قلق ہے کہ تمہاری اور تمہاری والدہ کی لندن بری میں قاری یوسف اور اس کی اہلیہ ڈاکٹروں کے چکر میں پھنس گئے۔

تم نے جو مجبوریاں ۵ جون کو واپسی کی لکھی ہیں وہ ساری بہت اہم ہیں میری تمنا یہ تھی کہ کسی طرح سے ان کا حج تمہارے ساتھ ہو جاتا مگر مقدرات اپنی جگہ اٹل ہیں۔ قاری صاحب کے متعلق ان کی **صحت کاملہ تو سب سے اہم ہے اور سب پر مقدم ہے کہ صحت بغیر تو کہیں بھی کچھ** [کام] نہیں ہوسکتا، نہ دین کا نہ دنیا کا۔ اس لئے اس ذیل میں تو تم جو بھی مشورہ دو مجھے بخوشی منظور ہے۔

اس کے بعد دوسرے درجہ میں **میرے نزدیک ان کا بولٹن کا قیام بہت اہم ہے۔ اسلئے کہ انہوں نے اپنی انتہائی جد وجہد اور مساعی جمیلہ سے جس کو انہوں نے تو کم لکھا مگر دوسروں نے زیادہ لکھا جو دینی فضا وہاں قائم کر دی ہے ان کے جوش اور اپنی رائے پر استقلال سے جو فتن اور فرق باطلہ وہاں دبے ہوئے ہیں اور وہاں کے متعدد دوستوں نے مجھے یہ لکھا ہے کہ ان کی مستقل علیحدگی نہ صرف یہ کہ اب تک کی محنت ضائع ہونے کا اندیشہ ہے بلکہ رد عمل میں فتن کے زیادہ ابھرنے کا اور فرق باطلہ والوں کو تلافی مافات کی کوشش کا موقعہ ملے گا۔ مگر یہ جب ہی ہے جب صحت متحمل ہو۔**

ان کے رمضان سہارنپور گذارنے کی میری نگاہ میں کوئی اہمیت نہیں بلکہ ضرورت بھی نہیں اس لئے کہ ان کے یہاں کے قیام میں ان کو اتنا نفع نہیں جتنا بولٹن کے قیام میں۔

ان کی خدمت میں اور زوجتین اور اپنی والدہ، خالہ اور خالو سے سلام مسنون کہہ دیں۔ اس سے بہت قلق ہوا کہ حاجی یعقوب صاحب نے جو کتاب اہمیت سے دی تھی وہ بھول گئی۔ حاجی یعقوب صاحب کو اس کی اطلاع کردیں اور مستورات سے پوچھ کر کتاب کا پتہ حاجی صاحب کو لکھ دیں۔

فقط والسلام

حضرت اقدس شیخ الحدیث صاحب مدظلہم

بقلم حبیب اللہ چمپارنی، ۲۵؍مئی ۷۲ء

﴿20﴾

از: مولانا تقی الدین صاحب ندوی مدظلہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

مدرسہ مظاہر العلوم، ۲۱؍ربیع الثانی ۹۲ھ [۳؍جون ۷۲ء]

برادر عزیز جناب مولانا یوسف متالا صاحب سلمکم اللہ و حفظکم و رعاکم

سلام مسنون، امید ہے کہ مزاج گرامی بعافیت ہوں گے۔ یہ ناچیز لکھنو ندوۃ العلماء بذل کے کام کے سلسلے میں اور وہاں سے اعظم گڑھ عزیز اسعد سلمہ کے نکاح میں شرکت کے لئے گیا ہوا تھا۔ جمعہ کو واپس یہاں حاضر ہوا تو آپ کا گرامی نامہ ملا جس کو تنہائی میں حضرت اقدس کو بھی سنا دیا۔ آپ کی بیماری و پریشانی سے دلی رنج و قلق ہے۔ حق تعالیٰ جلد مژدۂ صحت و عافیت سنائے۔

اطاعت رسول ﷺ کا ایک نسخہ بذریعہ ہوائی ڈاک آپ کو بھجوا دیا تھا امید ہے کہ مل گیا ہوگا۔ خدا کرے کہ پسند بھی آئی ہو۔ میرے مشاغل کثیرہ میں اسکی طباعت و اشاعت حضرت اقدس کی کھلی کرامت ہے، ورنہ اتنی جلدی اور موجودہ حالات میں ممکن نہیں تھی۔

۵۲ نسخے بمبئی حاجی یعقوب کو یہاں سے بھیجے گئے اور ۷ اعدد لکھنو سے حاجی صاحب کے نام ارسال کرادئے ہیں۔

حضرت کا ابتدا میں خیال تھا کہ ساری کتابیں بذریعہ حاجی صاحب لندن بھجوا دی جائیں مگر اب آپ کے حالات کی بنا پر تردد ہوگیا ہے۔کل اخراجات قریباً تین مکمل کتاب تک ہوئے ہیں۔ میں نے حساب اپنے پاس بھی نوٹ کرر کھا ہے۔اور مولوی نصیر کی ڈائری میں بھی ہے جس میں ایک کتاب حضرت سے اور ڈیڑھ مولوی عبدالحق سے لی تھی۔مولوی عبد الحق صاحب کو اس کی جلدی نہیں ہے۔جیسا کہ انہوں نے مجھ سے کہا تھا اور بقیہ میں نے خود دی ہے۔

اطاعت رسول ﷺ کو مختلف کتب خانوں میں بھجوا رہا ہوں تا کہ وہ فروخت ہوسکے۔آہستہ آہستہ امید ہے کہ نکل جائے گی۔اس کی طرف سے بےفکر رہیں۔ مجھے آپ کے حالات کا پہلے سے اندازہ تھا اور آپ کے خط سے بہت ہی فکر ہو رہا ہے۔میں نے کتاب کے اخیر میں آپ کے مدرسہ کی ایک اپیل بھی لکھی ہے جس کو خصوصیت سے حضرت نے لکھوایا ہے اور ساتھ ہی اس کی بھی تاکید فرمائی تھی کہ اس پر تمہارے دستخط ہوں۔اسلئے اپنے دستخط سے دیا ہے۔

آپ کے اور مولانا عبدالرحیم صاحب کے تاثرات معلوم کرنے کا اشتیاق ہے۔ کتاب کا ٹائٹل بھی بہت عمدہ اور جلد طبع ہوگیا ہے۔ قیمت میں نے دو چند رکھی اس سے زیادہ مناسب معلوم نہ ہوئی۔مولانا عبدالرحیم صاحب کو سلام مسنون فرماویں۔اب تو ان کا لندن یا افریقہ میں قیام ہونے والا ہے۔ہم جیسے معمولی آدمی کی طرف شاید نظر التفات نہ فرماویں۔ مجلس معارف کیلئے بھی افریقہ میں کچھ نہ کیا اگر اتنی مدت کیلئے وہاں میرا جانا ہوا ہوتا تو بہت کچھ ہوسکتا تھا۔خدا کرے کہ آئندہ کوئی بہتر صورت پیدا ہوسکے۔

آئندہ سال ترکیسر جانے کا ارادہ ہے۔ ابھی تک اس میں تبدیلی نہیں ہوسکی۔ والغیب عنداللہ۔ میرے لئے بھی گھریلو ذمہ داریاں، بچوں کی تعلیم و تربیت کا مسئلہ بہت پریشان کن بنا ہوا ہے۔ اس کے لئے خصوصیت سے دعا فرمائیں۔ آپ دونوں بھائیوں سے جو محبت ہے اس کی بنا پر معمولی علالت کی خبر سے تشویش ہوتی تھی مگر اس بیماری کا حال سن کر بہت رنج و قلق ہے۔

آپ یا مولانا عبدالرحیم صاحب جلد خط سے خیر و عافیت سے مطلع فرمائیں اور یہ بھی لکھیں کہ اطاعت رسول کے کتنے نسخے لندن بھجواؤں۔ والدہ محترمہ اور احباب کو سلام مسنون۔

فقط والسلام

آپ کا مخلص دعا گو و دعا جو

تقی الدین ندوی مظاہری

﴿21﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ

تاریخ روانگی: ۱۰؍جون ۷۲ء [۲۸؍ربیع الثانی ۹۲ھ]

عزیز گرامی قدر و منزلت مولوی عبدالرحیم سلمہ! بعد سلام مسنون، اسی وقت تمہارا محبت نامہ مورخہ ۲ جون شدت انتظار میں پہنچا جب سے قاری صاحب کے شدت علالت کا حال معلوم ہوا ان کی خیریت کا ہر وقت انتظار رہتا ہی ہے اور تمہارا انظام سفر بھی چونکہ بدلتا رہتا ہے اس لئے تمہارے حالات سفر کا بھی شدید انتظار رہتا ہے۔

سابقہ خطوط کی بنا پر میں تو یہ سمجھ رہا تھا کہ ۱۵ جون کو جدہ کیلئے روانہ ہو جاؤ گے مگر

اس خط میں تمہارے سفر کا کوئی حال معلوم نہیں ہوا۔ یہ تو ابتدائی خط کا جواب تھا لیکن خط کے آخر میں تم نے ۸ جون کو اپنی جدہ کو روانگی لکھی ۔اب سوچ میں ہوں کہ تمہارے اس خط کا جواب لندن لکھواؤں یا مدینہ۔ چونکہ تمہارے نظامات سفر بدلتے رہتے ہیں اس کے علاوہ اس خط میں قاری صاحب کے متعلق [مضمون] تم سے زیادہ ہے اس لئے لندن ہی بھیج رہا ہوں۔ قاری صاحب اس میں سے جو چیز تمہارے مناسب سمجھیں گے وہ اپنے خط کے ساتھ کسی سے نقل کرا کر بھیج دیں گے۔

تم نے میرے دو خطوں کی رسید اس میں لکھی اگر ان دونوں کی تاریخ بھی لکھ دیتے تو مجھے یہ سہولت سے معلوم ہو جاتا کہ اس میں کیا لکھا تھا۔آپ نے اپنے خط نہ لکھنے کو اور *میرے شدید انتظار کو بہت مختصر الفاظ میں نمٹا دیا' کہ امید ہے کہ آپ معاف کر دیں گے۔ یہ ناکارہ معاف نہیں کرے گا تو کیا آپ کو جیل خانہ بھیجے گا۔ یا آخرت میں کسی مطالبہ کا خیال کر سکتا ہے۔* **تم دونوں بھائیوں کو میرے انتظار کا اندازہ نہیں۔**

عزیز یوسف کی شدت بیماری کی خبریں اور اب تمہارے خطوں سے شدت ضعف کا حال معلوم ہو کر اور بھی زیادہ فکر و قلق ہو گیا۔ میں نے تو تمہارے سابقہ خط کے جواب میں بھی یہی لکھوایا تھا کہ صحت ہر چیز پر مقدم ہے۔ اگر زامبیا میں صحت اچھی رہے تو بہت شوق سے وہاں منتقل ہو جائیں۔

البتہ یہ اشکال میں نے پہلے خط میں بھی لکھا تھا اور اب بھی ہے کہ قاری صاحب کے چند سالہ لندن کے قیام میں جو دینی اصلاحات اور اہل باطل پر تسلط حاصل ہوا ہے اس کے ضائع ہونے کا اندیشہ ہے کہ ساری محنت بے کار ہو جائے گی مگر مقدرات کا علاج تو کسی کے پاس نہیں۔

تمہارے لندن کے قیام کے متعلق بھی میں پہلے خطوط میں بھی اطلاع کراتا رہا

ہوں کہ میرے پاس بھی تقاضے آتے رہے مگر میں سب کو یہی جواب لکھواتا رہا کہ اس میں تو عزیزان مولوی عبدالرحیم قاری یوسف کا مشورہ اور رائے اہم ہے۔ میری طرف سے تو ہر اس چیز کی اجازت ہے جو دین کے لئے مفید ہو۔

میں نے یہ بھی لکھا کہ قاری یوسف صاحب کے متعلق جو مصالح آپ نے لکھی ہیں وہ تو میرے ذہن میں اس سے زیادہ ہیں جو تم نے لکھیں اور اس کا اطمینان ہے کہ مولوی عبدالرحیم کو وہاں کی آب وہوا موافق آجائے گی جب کہ قاری یوسف ابتداءً بہت ذوق شوق کے ساتھ گئے اور کئی سال تک ماشاءاللہ تندرست بھی رہے۔

تم نے اس خط میں قاری یوسف کی غیبت میں اپنے عدم قیام کو جو مطالبہ۔۔۔۔کا خوف لکھا وہ تو صحیح ہے لیکن معذوری تو بہر حال مجبوری ہے۔ اگر تم وہاں کے قیام کا تحمل کر سکتے ہو تو یقیناً مناسب ہے بہر حال اس خط میں جو تم نے مشورہ لکھا ہے کہ عزیز یوسف اس وقت بسلسلہ علاج ایک دو ماہ کیلئے ہندوستان آجائے اور صحت کے بعد جو مشورہ سے اس کے حق میں قرار پاوے اس پر عمل کیا جاوے مناسب ہے ضرور عمل کریں۔

میں نے جو مولوی انعام صاحب کے اجتماع کے موقعہ پر وہاں کے قیام کو لکھا تھا وہ بھی صحت کے ساتھ مقید تھا کہ اس وقت تک ان کی شدت بیماری کا کوئی حال مجھے معلوم نہیں تھا۔ اجتماع کے موقع پر ان کے وہاں کے قیام کو میں ان کے اپنے کام کیلئے بھی اور اپنے اثر کیلئے بھی مفید سمجھ رہا تھا اسلئے بار بار لکھتا تھا اور یہ سب باتیں **تو صحت کے ساتھ ہیں۔ بیماری کی حالت میں وہاں کے قیام کی کوئی ضرورت نہیں**۔ وہ جب چاہیں آجائیں۔

اس سے مسرت ہوئی کہ تمہارے خالو صاحب یکم جون کو ہند کیلئے روانہ ہو گئے۔ لیکن بہتر یہ تھا کہ وہ بھی اجتماع کے بعد ارادہ کرتے کہ آج کل ساری دنیا تو لندن کے اجتماع کے شوق میں وہاں جا رہی ہے وہاں کے لوگ عین وقت پر باہر چلے جاویں۔

مولوی یوسف تتلی کا خط آیا تھا کہ یہاں سے ۵۰ نفر شرکت کیلئے آ رہے ہیں۔۔۔ کے احباب کا بھی بہت بڑا مجمع تیار ہے مگر زرمبادلہ کا مسئلہ ابھی تک حل نہیں ہوا۔ حجاز سے بھی بڑی جماعت آ رہی ہے اس میں عزیز سعدی سلمہ بھی آنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ پہلے سے ملک عبدالحفیظ کی بھی اطلاعات آ رہی تھیں مگر پرسوں سے ملک عبدالحق یہاں سہارنپور آئے ہوئے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ بجائے عبدالحفیظ کے انہوں نے اپنا جانا طے کیا ہے۔ اس لئے وہ یہاں سے جلد واپسی کا ارادہ کر رہے ہیں تاکہ مکہ پہنچ کر وہاں کی جماعت کے ساتھ لندن پہنچ جائیں۔

تم نے بہت اچھا کیا کہ عزیز یوسف کی اہلیہ کے اصرار پر اپنی اہلیہ کی آمد اپنے خالو کے ساتھ ملتوی کر دی کہ جب اہلیہ یوسف بیمار ہے تو اس کے ساتھ آنا زیادہ مناسب ہے۔ تمہاری تحریر کے موافق میں آج مولوی یوسف تتلی کو بھی خط لکھوا رہا ہوں کہ وہ تمہارے لئے افریقہ کے ویزہ کی کوشش کریں اور وہ یکم جولائی سے پہلے اگر تمہارے پاس جدہ پہنچ سکے تو جلد از جلد پہنچنے کی کوشش کریں۔

آج کل میری طبیعت بھی کچھ زیادہ ہی خراب چل رہی ہے ٹانگوں کا مسئلہ تو مستقل بن گیا لیکن اس کے ساتھ دیگر عوارض بخار، دوران سر وغیرہ کا سلسلہ بھی چلتا ہی رہتا ہے۔ نیند ایسی بے قابو ہو رہی ہے کہ بلا کسی قصد کے جب چاہے ختم ہو جاوے۔ رات ساری کروٹیں بدلنے پر تقریباً ایک گھنٹہ نیند آئی ہوگی وہ بھی اخیر شب میں۔

یہ ناکارہ عزیز یوسف اور اس کی اہلیہ سلمہا کی صحت کیلئے اور تم سب کے سفر کی آسانی کیلئے دل سے دعا کرتا ہے۔ بندہ کے خیال میں عزیز یوسف اور اس کی اہلیہ کو بھی اپنے ساتھ ہی لیتے آویں ان کو بیماری کی حالت میں تنہا سفر میں دقتیں ہوں گی۔ ان سب کی خدمات میں میری طرف سے سلام مسنون کہہ دیں اور یہ کہ یہ ناکارہ تم سب کیلئے دعا کرتا ہے۔

مولوی تقی کو تمہارا خط دکھلا دیا اور یہ بھی کہ اس کے آخری صفحہ پر اگر کچھ لکھنا چاہیں تو لکھ دیں۔ مولوی یوسف تتلی کو تو آج انشاء اللہ خط لکھوادوں گا مگر ۱۰ جون تو آج ہو چکی ویزا کی مشکلات کا تم خود تجربہ کر چکے ہو مجھے تو امید نہیں کہ یکم جولائی تک وہ تم تک پہنچ سکے کہ ڈاک کا قصہ بھی قابل اطمینان نہیں۔

اگر تم نے جون سے پہلے ان کے پاس خط لکھ دیا ہوگا تب تو کچھ امید ہے ورنہ جلد سے جلد ۲۰/جون تک تو میرا خط ہی ان کو ملے گا اگرچہ میں آج ہی اس خط کے بعد ہی سب سے پہلے ان کو خط لکھواؤں گا اور اگر ان کی فوری کوشش سے ہمروزہ ویزہ مل بھی گیا تو افریقہ سے جدہ تک خط کے جانے میں ۸،۱۰ دن سے کم کیا لگیں گے۔

والدہ کے اوپر عزیز یوسف کی بیماری کا جتنا اثر ہو قرین قیاس ہے۔ مجھے بھی اس کا بہت ہی قلق ہو رہا ہے کہ اتنی مشقتوں اور دقتوں کے بعد تمہارا اور تمہاری والدہ کا اور اہلیہ کا لندن جانا ہوا تھا جو عزیز یوسف اور اس کی اہلیہ کی بیماری کی وجہ سے بہت ہی مکدر رہوا۔ عزیزم قاری یوسف سلمہ کی خدمت میں بعد سلام مسنون مضمون واحد۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب مدظلہم

بقلم مظہر عالم مظفر پوری۔ ۱۰/جون ۷۲ء

ایک ضروری امر یہ ہے کہ اگر عزیز قاری یوسف کو تم اپنے ہمراہ لاؤ تو وہ اس ضعف اور طویل سفر کے بعد سہارنپور آنے کی ہرگز جلدی نہ کرے۔ اطمینان سے علاج شروع کر کے جب صحت وقوت ہو جائے تو مضائقہ نہیں اور بہت اہتمام سے آتے ہی علاج شروع کرا دیں اور تم بھی اس کی دلداری اور تیمارداری میں یہاں جلدی آنے کا ہرگز ارادہ نہ کرو۔ فقط

تمہارے آج کے خط کا ایک مختصر جواب آج ہی ڈاکٹر اسماعیل کے پتہ سے مدینہ پاک بھی لکھوا رہا ہوں مبادا اس خط کے پہنچنے میں دیر لگے۔ بلکہ میری رائے تو یہ ہے کہ اگر یہ

خط دیر میں پہنچے اور یکم جولائی تک اس کے یا اس کی نقل کے مکہ پہنچنے کی قوی امید نہ ہو تو قاری یوسف صاحب اپنے پاس رکھیں اور جب تم جدہ سے لندن واپس جاؤ تو اس وقت ملاحظہ فرماؤ۔

مولوی یوسف تتلی کے خط سے یہ معلوم ہو کر کہ وہاں ۵۰ کی جماعت پوری ہو جانے پر کرایہ نصف ہو جاتا ہے اس لئے وہ کوشش کر رہے ہیں کہ ۵۰ کا عدد پورا ہو جائے جس کی امید قوی ہے۔ معلوم نہیں تم نے مولوی یوسف تتلی کو اپنے مکہ کا پتہ بھی لکھ دیا یا نہیں۔ مدینہ کی ڈاک تو دیر میں پہنچتی ہے مکہ کا پتہ تو بظاہر صولتیہ کا آسان ہوگا کہ تم وہاں سے آسانی سے خط لے سکتے ہو۔ میں نے بھی مولوی یوسف تتلی کے خط میں جوابھی لکھوایا یہ لکھوا دیا کہ اس خط کا جواب عزیز عبدالرحیم کو مدرسہ صولتیہ کے پتہ پر لکھا جائے اس لئے کہ مدینہ کی ڈاک دیر میں پہنچتی ہے۔ مولوی یوسف تتلی کے نام آج کی ڈاک سے خط بھیج دیا۔ فقط

﴿22﴾

از: مولانا تقی الدین صاحب ندوی

بنام: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ

مدرسہ مظاہر علوم۔ ۱۰/ جون ۷۲ء [۲۸/ ربیع الثانی ۹۲ ھ]

الأخ الکریم مولانا عبدالرحیم صاحب زیدت الطافکم! سلام مسنون، امید ہے کہ مزاج گرامی بعافیت ہوں گے۔ یہ ناچیز لکھنؤ واعظم گڑھ گیا ہوا تھا۔ جمعہ کو واپسی ہوئی۔ عرصہ سے آپ کا کوئی خط و خیریت معلوم نہ ہوسکی۔ یہاں آ کر عزیزی مولوی یوسف صاحب کا گرامی نامہ ملا، جس سے ان کی علالت اور ان کی اہلیہ کی علالت کا حال معلوم کر کے انتہائی قلق ورنج ہو رہا ہے۔ خدا کرے کہ جلد شفایاب ہو جائیں۔

وہاں کے مدرسہ کی اپیل اطاعت رسول کے اخیر میں لکھ دی تھی اور اس کو حضرت اقدس مدظلہ نے اہتمام سے لکھوایا تھا۔ حضرت اقدس مدفیوضہم کی دعا وتوجہ کی برکت سے انشاء اللہ ہر منزل آسان ہوجائے گی۔ بہرحال آپ کی خیر وعافیت کا شدت سے انتظار رہتا ہے۔

اطاعت رسول کے ۸ نسخے حضرت اقدس نے حرمین بھجوانے کے لئے حاجی یعقوب کو بھجوا دیئے ہیں اور ۶۰ نسخے لندن کے لئے۔ مگر اب جب کہ عزیز مولوی یوسف صاحب کی واپسی ہونے والی ہے ایسی صورت میں اطاعت رسول ﷺ کے بقیہ نسخوں کا کیا کیا جائے۔ کچھ نسخے مختلف کتب خانوں تک بھجوانے کا خیال ہورہا ہے۔ آپ یا مولوی یوسف صاحب کے خط کے بعد کوئی فیصلہ کروں گا۔ ایک کتاب پر تین روپیہ خرچ آیا ہے۔ ۳۳ فیصدی کمیشن لازمی دینا پڑے گا۔

'صحبتے با اولیاء' بحمد اللہ تیزی سے نکل رہی ہے۔ گجراتی میں بھی ترجمہ کرا رہا ہوں۔ یہاں سے افریقہ بھی بھجوا دیا ہے۔ بذل کی جلد اول طبع ہوچکی ہے۔ ۱۲۰۰ منشی انیس کے لئے امانت ملی جو آج کل میں ان تک بھجوا دوں گا۔ آپ کے بھائی محمد علی نے بیمہ ارسال کیا تھا، مطمئن رہیں۔

مولوی یوسف صاحب اور ان کی اہلیہ اور اپنی اہلیہ اور والدہ محترمہ اور احباب کو سلام مسنون۔ اس سفر میں عزیز ابوسعد سلمہ کا نکاح ہوگیا۔ دعا فرمائیں۔ فقط والسلام

آپ کا مخلص تقی الدین ندوی مظاہری

اطاعت رسول کے گجراتی زبان میں ترجمہ کیلئے ماسٹر بشیر صاحب کو تر کیسر لکھ رہا ہوں, گجراتی اچھی ہے۔ ان سے زبانی بات ہوچکی۔ بھائی عبد الحفیظ مکی کو سلام مسنون۔

﴿23﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۲۹/ربیع الثانی ۹۲ھ [۱۱/جون ۷۲ء]

مکرم ومحترم جناب الحاج قاری یوسف صاحب مدفیوضکم ! بعد سلام مسنون، تمہارا میرے نام اور مولوی تقی صاحب کے نام ائر لیٹر بیک وقت پہنچے مگر چونکہ وہ گھر گئے ہوئے تھے جمعہ کو واپس آئے ہیں انہوں نے اپنا خط کل آپ کی ہدایت کے موافق یکسوئی میں سنایا مگر اس میں کوئی یکسوئی کی بات میری سمجھ میں نہیں آئی۔

یہی امور تم پہلے ائر لیٹر میں علاوہ قرض کے مجھے بھی لکھ چکے ہو۔ تمہاری مسلسل بیماری سے یہ تو میرے لکھنے کی بھی چیز نہیں کہ کیا گذر رہا ہے۔ تمہاری معمولی بیماری کی خبریں تو بہت دن سے سن رہا تھا مگر وہاں کے موسم کے اثرات سے معمولی نزلہ زکام سمجھتا رہا اس لئے کہ لکھنے والوں نے بھی مسلسل تمہارے نزلہ زکام ہی کی خبریں سنائیں تم نے کبھی اخیر کے دو ائر لیٹروں کے علاوہ جو میرے نام تھے اپنی بیماری کی خبر نہیں لکھی۔ ان دونوں ائر لیٹروں میں البتہ تفصیل تھی۔

پہلے کا جواب تو ہمروزہ لکھوا چکا ہوں۔ دوسرا ائر لیٹر مورخہ ۲۳ مئی کا جواب یہ لکھوا رہا ہوں۔ اس نا کارہ کی طبیعت بھی قدیم امراض کے علاوہ دو تین ماہ سے زیادہ خراب ہے۔ ضعف اتنا بڑھتا جا رہا ہے کہ نماز کیلئے بیٹھنا بھی دشوار ہوتا ہے۔ ۲۴ گھنٹے چار پائی پر سوار رہتا ہوں۔ اس پر بیٹھ کر نماز پڑھتا ہوں دوست جماعت کرا جاتے ہیں اللہ ان کو جزائے خیر دے، وہی چار پائی پر سے چار آدمی مل کر اٹھاتے ہیں۔ قدمچہ پر جو چار پائی کے برابر رہتا ہے کرسی کی طرح بٹھا دیتے ہیں اس لئے کہ گھٹنے تو شل ہیں۔

اس سے بہت مسرت ہوئی کہ تمہارا علاج بہت اہتمام سے ہورہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی اس علاج کو کامیاب بنائے۔ تمہارے ساتھ تو بہت امیدیں وابستہ ہیں۔ **میں تو سمجھ رہا تھا کہ انشاء اللہ لندن کیلئے تم کافی ہوگے۔ اگرچہ امراض کی کثرت اکابر کو بھی کو پیش آ چکی ہے اور خوب آ چکی ہے۔**

حضرت گنگوہی قدس سرہ کو کئی دفعہ مایوس کن امراض پیش آئے جن کی تفصیل تذکرۃ الرشید میں ہے۔ میرے حضرت قدس سرہ کو ۴۶ھ میں نہایت ہی سخت امراض دورانِ سر وغیرہ پیش آئے جس کی وجہ ایک ماہ تک اٹھنا بیٹھنا بھی مشکل ہوگیا۔ یہ ناکارہ نماز پڑھانے کیلئے حضرت کے گھر جایا کرتا تھا اور بھی اکابر کو پیش آ چکی ہے۔ اس لئے **تمہارے متعلق بھی امید تو یہی ہے کہ یہ تنقیہ ہے اور آئندہ کی ترقیات کا ذریعہ ہے اللہ کرے ایسا ہی ہو۔**

امید ہے کہ ۷ جون کو ڈاکٹر نے دوبارہ تمہارے پیٹ کا معائنہ کرلیا ہوگا۔ اس کی روداد کا بھی انتظار ہے۔ اس سے واقعی قلق ہوا کہ تمہاری والدہ اور تمہارے بھائی کی آمد پر ان کی خدمت میں زیادہ رہنے کا وقت نہ ملا۔ اور تمہاری اور ان کی مسرات کا خون ہوگیا۔ اللہ تعالیٰ ہی نعم البدل عطا فرمائے۔

اپنے ڈاکٹر بیگ صاحب کی خدمت میں بندہ کی طرف سے بھی سلام مسنون کے بعد شکر یہ ادا کردیں کہ آپ کے علاج کے اہتمامات کی خبر سن کر بہت ہی مسرت ہورہی ہے۔ یہ ناکارہ دل سے دعا کرتا ہے کہ اللہ جل شانہ آپ کو ان احسانات کا بہترین بدلہ عطا فرمائے اور دارین کی ترقیات سے نوازے۔ یہ ناکارہ ڈاکٹر صاحب کی بیوی بچوں کیلئے بھی دل سے دعا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو مکارہ سے محفوظ فرما کر دارین کی ترقیات سے نوازے۔

تم نے تین سال کیلئے ہندوستان آنے کا ارادہ لکھا صحت کی ضرورت تو بہت اہم ہے اور مجبوری ہے مگر دو تین سال کی مدت غیبت تمہاری اب تک کی مساعی جمیلہ جو کئی برس کی

محنت ہے اس کے ضائع ہونے کا اندیشہ ہے۔ تم نے جس محنت سے وہاں کے مخالفین کو قابو میں کیا ہے وہ سر اٹھالیں گے اور تمہیں از سر نو محنت کرنی پڑے گی۔

تم نے لکھا کہ معلوم نہیں اب یہاں طبیعت کو کسی وقت سکون کیوں نہیں ہوتا۔ **دل جمعی تو ہر کام کیلئے شرط ہے** اس سے پہلے خط میں عزیز عبدالرحیم نے بھی تمہارے لئے بجائے لندن کے افریقہ کا مستقل قیام لکھا تھا اس کا جواب میں ہمروزہ مفصل لکھوا چکا ہوں کہ **مقصد زندگی تو دین کی کوئی خدمت ہے وہ جہاں بھی ہو سکے** استخارہ مسنونہ اور مشورہ کرلو اور یہ بھی غور کرلو کہ وہاں تمہیں از سر نو کام کرنا ہوگا اور یہاں کے کام کا کوئی بدل ہوگا یا نہیں۔

لندن کے لوگوں کا مولوی عبدالرحیم کے قیام پر بھی اصرار ہے مجھے اس پر بھی انکار نہیں۔ تم دونوں بھائی آپس میں مشورہ اور استخارہ کر کے طے کرلو۔ یہ ناکارہ تو علیٰ شرف الرحیل ہے نہ معلوم کئے دن کا ہے۔ خود تو کچھ نہ ہو سکا مگر اپنے دوستوں پر امیدیں لگائے بیٹھا ہوں کہ ان کو اللہ تعالیٰ دین کی خدمت کے لئے قبول کرلے۔

تمہارا رسالہ اطاعت رسول کا ایک نسخہ بمبئی سے حاجی یعقوب صاحب نے بھیجا تھا ان کے پاس سے تو اس کے پہنچنے کی رسید آ گئی تمہارے خط میں ذکر نہیں تھا اور اس کے علاوہ ۵۲ نسخے حاجی صاحب کے پاس میں نے مولوی تقی صاحب کی غیبت میں بھجوا دیئے تھے کہ وہ آہستہ آہستہ بھیجتے رہیں گے۔ تم مرکز ڈیوز بری سے معلوم کرتے رہنا۔ ان کو ایک خط لکھ دینا کہ جو نسخے آویں وہ محفوظ رکھیں۔

تم نے اس خط میں عزیز عبدالرحیم اور والدہ کے نظام سفر کے متعلق کچھ نہیں لکھا کہ کیا بن رہا ہے۔ تم نے مولوی تقی صاحب کے خط میں قرضہ کا جو ذکر لکھا اس سلسلہ میں اپنی کتاب کے سلسلہ میں تو کچھ بھیجنے کا بالکل ارادہ نہ کریں اور مولانا تقی صاحب نے مولوی عبدالحق صاحب سے جو لیا اس کے متعلق وہ خود مولوی تقی صاحب سے کہہ گئے ہیں کہ ایک دو

سال تو مجھے چاہئے نہیں۔

تمہارے مکان کی فروختگی، قرض کی ادائیگی کیلئے بھی یہ ناکارہ دل سے دعا کرتا ہے۔ اللہ جل شانہ جلد ادا کرادے۔ اپنی اہلیہ سے بھی سلام مسنون کہہ دیں۔ خدیجہ کو دعوات۔ اللہ تعالیٰ تمہیں صحت وقوت کے ساتھ تادیر اپنے دین کی خدمت کیلئے زندہ رکھے۔

تم جلد از جلد سہارنپور آنے کی ہر خط میں تاکید لکھتے رہتے ہو بندہ کے خیال میں اس کی سر دست تو بالکل ضرورت نہیں، بلکہ تاخیر مناسب ہے۔ میری تمہاری زندگی باقی ہے پھر انشاء اللہ جب حالات مناسب ہوں گے ملاقات ہو ہی جائے گی ورنہ دونوں کی مغفرت پر دارالبقاء کی ملاقات جو کبھی ختم ہونے والی نہیں ہے انشاء اللہ میسر ہوگی۔

اللہ تعالیٰ تم دوستوں کے حسن ظن سے میری بھی مغفرت فرمادے۔ اپنے اعمال تو اس قابل نہیں ہیں لیکن اللھم مغفرتك اوسع من ذنوبی ورحمتك ارجی عندی من عملی کا سہارا ضرور ہے۔ تمہاری خیریت کا شدت سے انتظار رہتا ہے۔ صحت تک تو کبھی تکلیف فرما کر اپنی خیریت سے جلدی جلدی مطلع کرتے رہا کریں۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب مدظلہم

بقلم مظہر عالم مظفر پوری۔ ۹۲/۴/۲۹ھ

آپ ہی ذرا اپنے جور و جفا کو دیکھیں

ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی

﴿24﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۲۰/جون ۷۲ء [۹/جمادی الاولیٰ ۹۲ھ]

عزیزم قاری یوسف سلمہ! بعد سلام مسنون، شدید انتظار میں تمہارا محبت نامہ پہنچا۔ تمہاری شدت بیماری کی تفصیل جب سے سنی شروع کی ہے۔ اس وقت سے ہر وقت تمہاری خیریت کا اور تمہاری خبر کا شدت سے انتظار رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی اپنے فضل وکرم سے صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرمائے۔

تمہارا محبت نامہ مؤرخہ ۸ جون ۲۰ جون کو بہت تاخیر سے پہنچا۔ اہل لندن کے خطوط تو عموماً اور اس سے پہلے تمہارے بھی ۵، ۶ دن میں پہنچتے رہے۔ یہ خط معلوم نہیں اتنی تاخیر سے کیوں پہنچا۔ عزیز عبدالرحیم کا کوئی خط ابھی تک مکہ کا نہیں پہنچا۔ مگر شنبہ ۱۷ جون کو حافظ عبدالستار کا خط مکہ سے ملا تھا اس میں عزیز عبدالرحیم اور اس کی والدہ کی بخیر رسی اور عبد الرحیم سے ملاقات کا ذکر لکھا تھا۔

اس سے بہت قلق ہوا کہ باوجود کوشش کے عزیز عبدالرحیم کو افریقہ کا ویزہ نہ مل سکا کہ وہ اپنی والدہ کو سہولت کے ساتھ مکان پہنچا آتا اگر چہ تمہارے اس لکھنے سے اطمینان ہوا کہ کوئی عزیز بعید ان کے ساتھ ہیں جو مکان تک ان کے ساتھ رہیں گے۔ یہ ناکارہ دل سے دعا کرتا ہے, اللہ جل شانہ اپنے فضل وکرم سے تمہاری والدہ کو نہایت سہولت وراحت کے ساتھ اپنے گھر تک پہنچا دے۔

اس سے بہت قلق ہوا کہ حاجی یوسف صاحب جن کی مساعی جمیلہ سے پہلے ۳/جون سے ۱۰ جون تک ویزا مل گیا تھا خود بیمار ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ

ان کو صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرمائے۔ بندہ کی طرف سے سلام مسنون کے بعد عیادت بھی کر دیں اور ان کے اس احسان کا جو انہوں نے عزیز عبدالرحیم کے ساتھ ویزا بڑھانے میں کیا ہے شکریہ بھی ادا کر دیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے ان کو ان کے اس احسانِ عظیم کا بدلہ بھی عطا فرمائے اور صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ بھی عطا فرمائے۔ تم نے لکھا کہ حاجی صاحب تمہیں یاد کر کے رونے لگے۔ تمہیں یاد کر کے رونے والے تو دنیا میں نہ معلوم کتنے ہوں گے۔

اس کا تو مجھے بھی قلق ہے [اور] میں متعدد خطوط میں پہلے بھی لکھوا چکا ہوں کہ تمہاری والدہ اور عزیز عبدالرحیم اتنے شوق اور اشتیاق سے تمہارے پاس پہنچے لیکن تمہاری اور تمہاری اہلیہ کی علالت کی وجہ سے طرفین کو اطمینان سے ملنا نہ ہوا۔ اللہ تعالیٰ اس کا نعم البدل عطا فرمائے اور باحسن وجوہ ملاقات اور قیام نصیب فرمائے۔ والدہ کا تمہارے الوداع کے وقت رونا اور تمہارا رونا قرین قیاس ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے اس بکاء کو جلد از جلد ضحک سے بدلے۔

تمہاری دونوں بہنوں کے لئے دل سے دعا کرتا ہوں۔ اللہ جل شانہ جہاں ان کے حق میں دارین کے اعتبار سے خیر ہو ان کے خطبے اور نکاح کی تکمیل باحسن وجوہ جلد از جلد فرماوے۔ تم نے لکھا کہ ابھی ان کی عمر ۱۵، ۱۶ سال ہے۔ میری نگاہ میں تو یہ عمر غایت اعتدال پر ہے۔ میری کئی بچیوں کا نکاح تو ۱۲، ۱۳ سال کی عمر میں ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے جلد از جلد اس فریضہ سے تم دونوں کو اور تمہاری والدہ کو سبکدوش فرماوے۔

تم نے مانچسٹر کی جو کیفیت اپنے علاج انیمہ وغیرہ کی لکھی اس سے دل پر بہت چوٹ لگی۔ اللہ تعالیٰ ہی تمہیں شفاء کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرماوے۔ ۷، ۸ سیر دوا پیٹ میں بھرنے سے اضمحلال تو لازمی ہے۔ اللہ تعالیٰ تمہیں ہمت وقوت عطا فرمائے اور ان تکالیف کو کفارہ سیآت اور موجب ترقیات بنائے۔ خدا کرے کہ جلد از جلد تمہاری صحت کا مژدہ سنوں

اور آنتوں کے زخم اور ورم سے خلاصی کی خبر جلد از جلد پہنچے۔ خون کے بارے میں آپ خود مفتی اعظم نہ بنیں۔ اضطرار میں شراب کا استعمال نہ صرف جائز بلکہ ضروری ہے۔

تمہارے لئے دعا کے واسطے [لکھنے کی] تم بھی سمجھو کہ ضرورت نہیں ہے

بظاہر نہ جانے نہ جانے نہ جانے
تجھے داغ دل جانتا ہے کسی کا

مولوی تقی صاحب کی کتاب بذریعہ طیارہ پہنچنے کی رسید سے مسرت ہوئی۔ اطاعت رسول کے ۵۲ نسخے اس ناکارہ نے بمبئی حاجی یعقوب صاحب کے پاس بجھوائے تھے۔ ان کے خط سے معلوم ہوا کہ وہ سب روانہ ہو چکے ہیں جس کی اطلاع براہ راست حاجی صاحب نے بھی آپ کو خط سے کر دی۔ یہ نسخے مختلف تبلیغی احباب کے ذریعہ سے گئے ہیں۔ ڈیوز بری حافظ پٹیل صاحب کے پاس وہ لوگ پہنچاتے رہے ہیں۔ آپ بھی ایک کارڈ حافظ پٹیل صاحب کو لکھ دیں کہ وہ سب کتابیں میری مرسلہ ہوں یا مولانا تقی صاحب کی سب محفوظ رکھیں اور کسی جانے والے کے ذریعہ سے منگالیں۔

اس کے نسخوں کے متعلق میری رائے تو یہ ہے کہ تمہارے پاس زیادہ سے زیادہ مقدار میں ہونے چاہئیں۔ اس لئے کہ جن لوگوں کی اصلاح کیلئے تم نے یہ رسالہ لکھا ہے وہ تو تمہاری سابقہ تحریروں کے موافق لندن ہی میں زیادہ ہیں۔ اگر دو چار واقف تجار کتب کے ہاتھ کچھ نسخے کمیشن پر یا بلا کمیشن رکھواؤ تو اچھا ہے۔ اور جن لوگوں کو تم مفت دینا مناسب سمجھو ان کو مفت دے دو۔

نیز مولوی تقی صاحب نے تمہارے مکتبہ کا مفروضہ نام کتاب پر بھی شائع کر رکھا ہے اس لئے تمہارے کتب خانہ میں تو اس کی زیادہ مقدار ہونی چاہئے۔ آئندہ جیسی تمہاری اور مولوی تقی کی رائے ہو۔

مفتی سعید صاحب تو خود ان لوگوں میں تھے جو ہمیشہ میرے ساتھ چائے پیتے رہے ان کے انتقال کے بعد یہ مسئلہ کھڑا ہوا اور اس میں اصل نکیر مولوی ظہور الحق صاحب کی تھی کہ ان کا اصول بھی عیدین میں اپنے گھر سے دار الطلبہ جاتے وقت میرے گھر پر ٹھہر کر جاتے تھے۔ اصل نکیر انہوں نے کی تھی۔

ہم لوگ سمجھتے تھے کہ چائے کے ساتھ پاپا وغیرہ تو کھانے میں داخل ہے چائے اور پانی کھانے میں داخل نہیں۔ اس کے بعد میں نے ہندو پاک اور حجاز کے سارے مفتیوں سے مراجعت کی۔ بہت مختلف جوابات ملے۔ میں نے اس کے بعد سے چائے چھوڑ ہی دی۔

اب تو مجھے بھی قلق ہوا کہ یہ مضمون میں ہی سن لیتا تو اچھا تھا۔ مجھے بلا تصنع، بلا مبالغہ اپنی تعریفیں سنتے ہوئے بہت ہی غیرت آتی ہے تم احباب مالک کی شان ستاری کی وجہ سے مجھ ناپاک کے حالات سے بہت ہی ناواقف ہو۔ اسی واسطے ان حالات کو سن کر سکوت پر بھی ڈر لگتا ہے کہ تو نے ان حالات پر تقریر کی۔

مودودی کی شان رسالت میں گستاخیاں مضمون تو بہت اہم اور لکھنے کے قابل بھی ہے مگر ابھی تو آپ اپنی بیماری میں بالکل اس قسم کا ارادہ نہ کریں کہ ضعف ہوگا۔ اللہ تعالیٰ تمہیں صحت وقوت عطا فرمائے تو پھر مولوی تقی صاحب کے مشورہ سے جو مناسب ہوگا دیکھا جائے گا۔ تمہارا یہ خیال بالکل صحیح ہے کہ منشیوں سے مقابلہ ہے۔ اس کے متعلق یہ ضروری ہے کہ جب ارادہ کرو تو حضرت مدنی نور اللہ مرقدہ کے رسائل جو ان کے رد میں لکھے گئے ان کو ضرور سامنے رکھنا۔ حضرت نور اللہ مرقدہ نے ان کے رد میں بہت کچھ لکھا ہے۔

بھائی سرفراز صاحب سے بھی میرا اسلام مسنون کہہ دیں اور یہ بھی کہ یہ ناکارہ آپ کے لئے دعا بھی کرتا ہے اور ان احسانات کا جو عزیزم قاری یوسف صاحب کے ساتھ کرتے ہیں ان کا شکریہ بھی ادا کرتا ہے اور دعا بھی کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی شایانِ شان دونوں

جہان میں بہترین بدلہ عطا فرمائے۔

یہ خط مولوی تقی صاحب کے حوالہ کررہا ہوں وہ اس کے متعلق کچھ لکھنا چاہیں تو لکھ دیں۔خون کے متعلق جو میں نے لکھا وہ صرف اپنی رائے لکھی۔ میں نے بھی مفتی صاحب سے تحقیقات شروع کردیں۔انشاء اللہ دوسرے خط میں میرے خلاف کچھ نکلا تو جلد اطلاع کروں گا۔

فقط والسلام

حضرت اقدس شیخ الحدیث صاحب مدظلہم
بقلم حبیب اللہ چمپارنی،۲۰/جون۷۲ء

﴿25﴾

از: مولانا تقی الدین صاحب ندوی مدظلہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

مدرسہ مظاہر علوم،۲۰/جون۷۲ء[۹/جمادی الاولیٰ۹۲ھ]

الأخ العزیز الکریم زیدت الطافکم سلام مسنون، امید ہے کہ مزاج گرامی بعافیت ہوں گے۔آج آپ کے خط سے ساری تفصیلات معلوم ہوئیں۔ برادرم مولانا عبدالرحیم صاحب کا کوئی خط نہیں ملا۔انتظار ہے۔ان کی واپسی وملاقات کا شدت سے اشتیاق ہے۔ اگر آپ انہیں خط لکھیں تو سلام مسنون لکھ دیں۔

اطاعت رسول کے ۵۲ نسخے روانہ ہوچکے ہیں۔اور اطاعت رسول کے دس نسخے اور ’صحبتے بااولیاء‘ کے دس نسخے حاجی۔۔۔صاحب جو ۲۳ جون کو روانہ ہورہے ہیں ان کے ذریعہ حاجی یعقوب صاحب کو ارسال کردیں گے۔خیال تو یہی تھا کہ آپ کے یوسفی کتب خانہ میں اطاعت رسول اور ’صحبتے بااولیاء‘ کے زیادہ نسخے ہونا چاہئیں۔

الحمدللہ صحبتے بااولیاءؒ ایک ہزار کے قریب ختم ہوچکی ہے۔اگر اطاعت رسول کی وہاں زیادہ گنجائش نہ ہوتو یہاں کے کتب خانوں پر رکھوا دوں گا۔ برادرم مولانا عبدالرحیم صاحب کی آمد کے بعد طے کرلیا جائے گا۔

آپ کی علالت سے سخت فکروتشویش ہے۔حق تعالیٰ شانہ ہرطرح کی شفاءوسہولت عطا فرمائے۔ یہاں پر بھی گرمی سخت پڑ رہی ہے۔ بذل کے کام کے جلد تکمیل کی دعا فرماویں۔

جماعت اسلامی پرکسی تردید کے لکھنے کے لئے کسی بہت عمدہ ادب شناس،سنجیدہ مگر نکتہ رس قلم وزبان کی ضرورت ہے۔اس کے بغیر جن لوگوں نے لکھا ان کی تحریریں اپنے حلقے کے سوا ان کے حلقہ فکر میں باعث تضحیک بن گئیں۔تفصیلی گفتگو عندالملاقات۔

یہاں پرمولانا کفایت اللہ صاحب پالن پوری،مولوی اسماعیل بدات جلوہ افروز ہیں۔آپ کو اور مولوی ہاشم صاحب کوسلام مسنون عرض کرتے ہیں۔ اپنے اور مولانا عبدالرحیم صاحب کے گھر والوں کوسلام مسنون۔دعاؤں میں یادرکھیں،بڑادعا گوہوں۔

فقط والسلام

آپ کامخلص تقی الدین مظاہری

﴿26﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۲۹/جون ۷۲ء[۱۸/جمادی الاولیٰ ۹۲ھ]

باسمہ تعالیٰ

عزیزم الحاج قاری یوسف سلمہ! بعد سلام مسنون، تمہاری بیماری نے مجھے مکرم و محترم کی بجائے عزیزم لکھنے پر مجبور کرہی دیا۔تمہارا آخری خط بسلسلہ بیماری ۲۰/جون کو آیا تھا اس وقت میں نے سب کام چھوڑ کر جواب میں ائر لیٹر لکھوایا تھا خدا کرے پہنچ گیا ہو۔ چونکہ اس میں تم نے مختلف آپریشن، مختلف ایکسرے وغیرہ لکھے تھے اس واسطے اس کے بعد سے برابر خیریت کا انتظار روز افزوں ہے۔

عزیز مولوی عبدالرحیم نے ایک خط تو مدینہ منورہ پہنچتے ہی کہ وہ جدہ سے سیدھے مدینہ ہی روانہ ہو گئے تھے صوفی اقبال کی رجسٹری میں بھیجا تھا۔اس کے چند روز بعد وہ جب مکہ مکرمہ پہنچے تو ایک ہندی لفافہ ہندی مسافر کے ہاتھ بمبئی سے ڈلوایا۔وہ کئی دن پہلے پہنچ گیا۔تمہارے پاس بھی غالباً مفصل خط پہنچ گیا ہوگا۔

عزیز موصوف تم سے رخصت ہو کر اسی دن شام کو جدہ سے مدینہ پاک سیدھے روانہ ہو گئے تھے۔ چند گھنٹے جدہ میں کام وغیرہ میں خرچ ہوئے اس کے بعد وہ عربی تین بجے جدہ پہنچے تھے اور اسی وقت رات کو دو گھنٹے بعد مدینہ کیلئے روانہ ہوئے.اور عربی ایک بجے صبح کو مدینہ پاک پہنچ گئے۔

وہاں کے قیام میں والدہ صاحبہ کی طبیعت کچھ ناساز رہی جس کی تفاصیل عبدالرحیم نے لکھ دی ہوں گی۔ وہ وہاں سے مع والدہ کے ۱۹ جون کی شام کو گیارہ بجے چل کر ساڑھے

چھ بجے شب کو مکہ مکرمہ پہنچ گئے۔ مکہ پہنچ کر ان کی بھی طبیعت کچھ ناساز ہوئی وہاں سے تمہاری والدہ ۲۶ جون کو کسی افریقی رفیق کے ساتھ افریقہ کیلیئے روانہ ہو جائیں گی۔

اس کے بعد عزیز عبدالرحیم نے پوچھا تھا کہ میں مدینہ کب تک قیام کروں میں نے اس کو کئی دن ہوئے ہمروزہ ائر لیٹر مدینہ پاک کے پتہ سے لکھوا دیا تھا کہ مدینہ پاک کے قیام کیلیئے کیا پوچھنا؟ جتنا بآسانی ہوسکتا ہے رہ جاؤ۔ رجب تک کی دقت ہے پھر تو حج کا ویزہ مل ہی جائے گا۔ گذشتہ سال نہیں ہوسکا تو اس سال مع اہلیہ کے حج کرتے آؤ۔ والدہ کو تو مقدر نہیں تھا۔

میری تو پہلے رائے یہ تھی کہ وہ جدہ سے لندن واپس جا کر تم کو ساتھ لیتے آویں جب کہ تم علاج کیلیئے ہند کا ارادہ کر رہے ہو کہ **علاج تو بہرحال ہر چیز پر مقدم ہے** اور جب وہاں کا علاج موافق نہیں آرہا ہے تو پھر ہند یا افریقہ جہاں تمہارا شرح صدر ہو ضرور علاج کراؤ۔ میری وجہ سے تو ہند کو ہرگز ترجیح نہ دینا۔ تمہارے لئے [اس] ناکارہ [کی] حضوری سے غائب زیادہ مفید ہے۔

آج کل تمہارے حکیم اجمیری ایک ماہ سے بہت زیادہ بیمار ہیں امعاء میں زخم اور ورم ہو کر پاخانہ میں خون کئی ہفتے آیا جس سے ضعف بہت بڑھ گیا۔ سورت کے کسی طبیب کی طرف مراجعت کی تھی ان کا علاج موافق نہیں آیا۔ بلکہ مضر ہوا۔ تو ان کی والدہ نے چھوٹے بھائی کو بھیج کر بمبئی بلا لیا۔ ایک ہفتہ وہاں کا علاج رہا وہ مفید ہوا جس سے استنجا کا خون بھی بند ہو گیا۔ حرارت بھی کالعدم ہے البتہ ضعف زیادہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو صحت وقوت عطا فرمائے۔

تمہاری کتاب کے جو نسخے میں نے اور مولوی تقی صاحب نے بھیجے وہ خدا کرے تم تک پہنچ گئے ہوں۔ ان کا ڈیوز بری تک پہنچنا تو معلوم ہوا۔ تم تک پہنچنے کی کوئی اطلاع نہ

تمہارے پاس سے آئی نہ ڈیوز بری سے۔

ایک ضروری امر یہ ہے کہ دیوبند [سے] حضرت میاں صاحب نوراللہ مرقدہ کے پوتے سید خلیل صاحب اپنے مدرسہ کی ضرورت سے یکم جون سے لندن گئے ہوئے ہیں۔ ڈیوز بری میں ان کا بھی قیام ہے۔ان کا خط آیا ہے کہ آپ اپنے مخلص قاری یوسف صاحب کو میرے متعلق تعارف لکھ دیں کہ ان کا ویزہ ایک ہی ماہ کا ہے اور وہاں سے پھر ان کا افریقہ کا ارادہ ہے۔ وہاں کا ویزہ بھی یہاں سے نہیں مل سکا اس کے بارے میں سید صاحب کی درخواست پر میں نے حافظ پٹیل صاحب کو بھی لکھ دیا ہے۔

مولانا انعام الحسن صاحب کی پہلے سے روانگی دہلی سے براہ بمبئی ۴ جولائی کی تھی مگراب بجائے ۴ کے ۶/جولائی کو دہلی سے سیدھے کویت اور وہاں سے دوروز قیام کے بعد ۱۳/جولائی کو لندن پہنچیں گے۔۱۳ جولائی تک وہاں قیام ہے اس کے بعد کا نظام ابھی تک طے نہیں۔البتہ دورہ یہ طویل ہے۔

یہاں تک خط لکھنے کے بعد میرے کاتبوں کو ڈھونڈ کر ایک خط مل گیا جس کا وہ شدت سے انکار کر چکے تھے اور میں بار بار تقاضا کر چکا تھا تمہارے اس لفافہ میں طلحہ قریشی کا خط بھی مل گیا۔ اس کا جواب تو انشاء اللہ براہ راست بھیج دوں گا اس لئے کہ اب مطہرہ [پاکستان] کے خطوط کیلئے لندن یا مکہ کے واسطہ کی ضرورت نہیں رہی۔ غیر ملکی مہمان ہوائی جہاز سے آتے رہتے ہیں ان کے ذریعہ بھیجنا آسان ہے۔

میرا خیال تو یہ ہے کہ تابعیہ حاصل کرنے کے واسطے اگر کچھ دنوں مزید قیام کرنا پڑے بشرطیکہ تمہاری صحت اجازت دے تو ضرور قیام کرلو۔مبادا چار سال کا قیام اقامہ کے زمانے کا گڑبڑ ہوجائے۔اللہ تعالیٰ نہایت آسانی کے ساتھ تمہیں تابعیہ حاصل کرادے تو بہت سہولت رہے کہ پھر مسلسل وہاں قیام کی پابندی نہ رہے۔

اہلیہ محترمہ سے بھی سلام مسنون کہہ دیں۔اس کے افاقہ کی خبروں سے بہت مسرت ہے۔اللہ تعالیٰ صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرمائے۔تمہاری اوراس کی صحت کیلئے دل سے دعا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ دونوں کوصحت عطا فرمائے۔عزیزہ خدیجہ کومیری طرف سے گود میں لے کر۱۰ عدد پیار کرو۔ ۵ ادھر ۵ ادھر۔اللہ تعالیٰ اس کوعلم وعمل رشد وہدایت اور وسعت رزق کے ساتھ اپنے والدین کے ظل عطوفت میں عمر طبعی کو پہنچائے۔

تمہارے خالوصاحب کا خط گجرات سے آیا تھا جس میں جلداز جلد سہارنپور آنے کی خواہش لکھی تھی مگر ساتھ ہی یہ بھی لکھا تھا کہ والدہ کی طبیعت ناساز ہے۔اجازت نہیں دیتیں۔ میں نے لکھ دیا کہ جب والدہ [کی طبیعت] ناساز ہے تو بغیر ان کی اجازت کے ارادہ نہ کریں۔معلوم نہیں خالہ کہاں ہیں وہ بھی گجرات آئیں یا نہیں اگر وہاں موجود ہوں تو ان سے بھی سلام مسنون کہہ دیں۔اپنی خیریت کی تکلیف فرما کر جلدی جلدی اطلاع کرہی دیں۔

فقط والسلام

حضرت اقدس شیخ الحدیث صاحب مدظلہم

بقلم حبیب اللہ چمپارنی۔۲۹/جون۷۲ء

﴿27﴾

از: مولانا احمد غلام رسول ادا گودھروی

بنام: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

تاریخ روانگی: ۲۵/جمادی الاولیٰ ۹۲ھ [۶/جولائی۷۲ء]

مخدومی ومولائی حضرت مرشد پاک مدظلہ العالی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، بعد سلام مسنون، یہ ناپاک آج عرصۂ دراز کے بعد

حاضرِ خدمت ہوا ہے۔ واقع میں یہ ناپاک از حد درجے کا بدقسمت اور بدنصیب ہے کہ ایک وہ وقت تھا جناب والا کی شفقت اس ناپاک پر از حد تھی, فی الحال بھی ہوگی لیکن یہ غافل کہ اس نعمت کو بالکل بے پرواہی میں ختم کر دیا۔ خیر اپنے کئے ہوئے پر از حد نادم ہوں امید ہے کہ آپ مجھے معاف فرمائیں گے کہ میں فقط اللہ، اللہ کرنے والا بن جاؤں۔ دعا کریں۔

دیگر احقر کی اہلیہ علیل ہے۔ تپ دق میں مبتلا ہے, اس کی اطلاع آپ سے کی تھی سہارنپور ہی میں۔ آج تین چار سال سے بیمار ہے, فی الحال بڑودہ دواخانے میں داخل ہیں, چار اولادیں ہیں تین لڑکیاں اور ایک لڑکا۔ سب سے بڑی لڑکی سات سال کی اور لڑکا آخری جو سال بھر کا ہے۔ دعا کریں اللہ تعالیٰ پریشانیوں کو دور کریں اور حقیقت میں معمولات بالخصوص ذکر بالجہر پابندی سے نہیں کرتا ہوں۔ اس کا صلہ ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ معاف فرمائیں۔

ایک ماہ قبل آپ کو خواب میں دیکھا, آپ ماشاءاللہ حسین جمیل کپڑوں میں جوانی کی حالت میں ہیں۔ چند دن بعد آپ کو دوبارہ دیکھا کہ آپ مجھے [کچھ] فرمارہے ہیں۔ کیا فرمایا وہ صاف معلوم نہ ہوا۔ نیز میرے متعلق آپ دوسروں سے کچھ فرمارہے تھے۔ لہذا میں بہ دل معافی چاہتا ہوں۔ میرے گناہوں اور خطاؤں کی طرف نظر نہ کرتے ہوئے معاف فرمائیں, اور اصلاح کی دعا کریں۔

محتاج دعا، خاکپائے شما

احمد غلام رسول ادا گودھروی

۲۵ / جمادی الاولیٰ

جواب از حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ:

کی ابتداء میں تم نے غضب کی لگاوٹیں

عنایت فرمایم سلمہ! بعد سلام مسنون، اسی وقت محبت نامہ پہنچا۔ معافی کی تو اس میں کوئی بات نہیں ہے اگر ہے تو بالکل معاف۔ قلق اس کا ضرور رہتا ہے اور شاید اس قلق کا اظہار میں نے دوسرے کے سامنے کر دیا جس کو آپ نے لکھا ہے کہ شروع میں تو تم نے بہت ہی زور سے پرواز کی اور **تمہاری ہی تحریک پر تمہارے دو لاڈلے عبد الرحیم، یوسف میری طرف متوجہ ہوئے۔ وہ تو نہ معلوم کہاں تک پہنچ گئے** اور تم نے ہٹ بے ٹٹو یہیں سے منہ پھیر لیا جس کا اظہار زبانی آپ سے بھی کیا، خطوط میں بھی لکھا اور یہ غالباً کسی سے کہا ہوگا۔

بہرحال اس میں میرا کوئی قصور تو آپ نے نہیں کیا جس کو معاف کروں۔ البتہ آپ کی اہلیہ کی بیماری کی خبر سے بہت ہی قلق ہوا۔ یہ ناکارہ دعا کرتا ہے اللہ جل شانہ اپنے فضل وکرم سے ان کو صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرمائے اور اپنے وقت پر حسنِ خاتمہ کی دولت سے تمہیں بھی، مجھے بھی اور میرے سب دوستوں کو بھی مالا مال فرمائے۔

اس ناکارہ کو جوانی حالت میں تو لوگ بہت ہی کثرت سے لاتعد ولا تحصیٰ دیکھ رہے ہیں۔ ظاہر میں تو بظاہر اس کی کوئی تعبیر ہے نہیں اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے روحانی جوانی وقوت نصیب فرما دے تو کیا بعید ہے۔

دوسرا خواب بھی آپ کا مبارک ہے۔ اس میں کوئی تعبیر کی بات نہیں۔ میں نے آپ سے جو کچھ کہا ہوگا یا دوسرے سے کہا ہوگا وہ وہی قلق ہوگا جو اوپر لکھا۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب مدظلہم

بقلم حبیب اللہ۔ ۲۸/ جمادی الاولیٰ ۹۲ھ

﴿28﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۱۲/ جولائی ۷۲ء [یکم جمادی الثانیہ ۹۲ھ]

عزیز گرامی قدر ومنزلت الحاج یوسف متالا سلمہ بعد سلام مسنون، اسی وقت تمہارا محبت نامہ ائر لیٹر مؤرخہ ۴ جولائی پہنچ کر موجب مسرت ہوا۔ نہایت عجلت میں فوری جواب اس واسطے لکھوا رہا ہوں تا کہ مولانا الحاج انعام الحسن صاحب کے پاس جلد پہنچ جائے کہ وہ اپنے نظام میں تمہارے دارالعلوم کے سنگ بنیاد رکھنے کا وقت نکال لیں۔

میں نے تمہیں دمادم کتنے خطوط ماہ جون میں لکھے مگر تمہارے کسی خط میں میرے کسی خط کی رسید نہیں آئی۔ تمہارا اس سے پہلا لفافہ بھی پہنچ گیا تھا اور اس کا ہمروزہ جواب بھی لکھوا چکا ہوں۔ اس سے بڑی مسرت ہوئی کہ دارالعلوم کا استقبال بڑے زور وشور سے ہو رہا ہے اللہ تعالیٰ مبارک فرمائے۔

یہ تو میں نے اس سے پہلے خط میں بھی لکھا تھا کہ کسی شخص کی اتنی بڑی رقم بیک وقت وصول نہ کرنا جس سے وہ دارالعلوم پر اپنا قبضہ اور ملکیت سمجھے۔ متفرق چندہ زیادہ مبارک ہے۔ اہل افریقہ کی چندہ کی معاونت تو سر آنکھوں پر مگر چندہ کیلئے اپنے جانے پر مدار نہ بناویں۔ ان سے کہہ دیں کہ سر دست تو آپ جو جو بھیج سکیں یا سعی کر سکیں کریں جب کچھ حصہ تعمیر ہو جائے گا تو پھر میں بھی انشاء اللہ حاضر ہو جاؤں گا۔

اور تم ابھی تو بیمار بھی ہوا بھی ابتدا ہی سے تعمیر کے دھندے میں نہ لگ جاؤ۔ آہستہ آہستہ اس سلسلہ کو چلاؤ اور جہاں تک سفیروں اور دوسروں سے کام چل سکے اپنے کو کام میں نہ لگاؤ۔

تم نے لکھا کہ آج ہی میں نے ایک خط حضرت جی مدظلہ کی خدمت میں بھیجا۔ یہ خبر نہیں کہ یہ خط تم نے کہاں بھیجا۔ ڈیوز بری یا نظام الدین۔ تمہیں معلوم ہے اور میں ایک مہینہ سے برابر لکھ رہا ہوں کہ مولانا انعام الحسن صاحب کی نظام الدین سے روانگی ۴ جولائی کو ہے اور لندن کا پہنچنا ۱۳ جولائی کو مگر پہلے سے براہ بمبئی روانگی طے تھی لیکن اخیر میں دہلی سے سیدھے کویت جانا طے ہوگیا اس لئے روانگی بجائے ۴ کے ۶ کو سیدھے کویت ہوگئی اور ۷ کو کویت سے بخیر رسی کا تار بھی آ گیا تھا اور امید ہے کہ حسب تجویز وہ ۱۳ کو لندن پہنچ گئے ہوں گے۔

وہاں کے نظام کی خبر تو تمہیں مجھ سے زیادہ ہوگی۔ بولٹن کا قیام یا دعوت کی درخواست تو تم نے اچھا ہوا کر دی مگر میں اس سے پہلے مولوی ہاشم کے خط میں بھی لکھ چکا ہوں کہ محض کھانے کیلئے ان کو دعوت دینا نامناسب تھا اور ہے۔ اگر تم پہلے سے حافظ پٹیل وغیرہ سے مل کر نظام الاوقات میں کوئی اجتماع بولٹن یا اس کے آس پاس کا تجویز کرا لیتے تو پھر کھانے کی دعوت کی سفارش آسان تھی۔

اگر چہ میرے نزدیک بھی دعوت سے زیادہ اہمیت ان کے ساتھ رہنے کی ہے جس کے متعلق میں نے تمہاری بیماری کی وجہ سے تمہیں لکھنا چھوڑ دیا تھا بلکہ میں نے تو متعدد خطوط میں اخیر میں یہاں تک بھی لکھ دیا تھا کہ تمہاری بیماری کی ایسی حالت میں لندن کا قیام بھی ان کے اجتماع کے انتظار میں ضروری نہیں بلکہ عبدالرحیم کے ساتھ علاج کیلئے آ جاؤ کہ بیماری تو مجبوری ہے۔

اب بھی ضروری ہے کہ صحت کی رعایت [رکھو] اور ڈاکٹروں کے مطلوبہ وقت کی رعایت ضروری ہے۔ جب تم دستوں میں بھی مبتلا ہو ایسی صورت میں اجتماع کی شرکت بھی دشوار ہوگی اس میں بھی صحت کی رعایت ضروری ہے۔

اس سے بہت قلق ہوا کہ دار العلوم کے سلسلہ میں عملی قدم اٹھانے سے بعض ذمہ داروں کی طرف سے بھی مخالفت شروع ہوگئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اس دور فساد میں ہر دینی کام کی مخالفت تو ہوتی ہی ہے اس سے نہ تو متاثر ہوں اور نہ اس میں منازعت یا مناظرہ کا پہلو اختیار کریں۔

تم نے علم اور طلب علم کی اہمیت پر رسالہ شروع کیا، اللہ تعالیٰ تکمیل کو پہنچائے۔ تم رسالے وہاں کے لوگوں کے حالات سے متاثر ہوکر ان کیلئے لکھتے ہو مگر اشاعت کا وہاں انتظام تو کچھ کرتے نہیں۔ میں نے اطاعت رسول ﷺ کے متعلق کئی مرتبہ لکھا کہ جب یہ وہاں کے لوگوں کیلئے لکھا گیا تھا تو وہاں اشاعت کی کوئی صورت پیدا کرو چاہے قیمتاً ہو یا مفت۔

اس سے بھی بڑا تعجب ہوا کہ عبدالرحیم کا کوئی خط نہیں [آیا]۔ میرے پاس تو وہ خط آئے تھے جن کے متعلق میں پہلے مفصل لکھ چکا ہوں۔ تمہاری اہلیہ کا خواب بہت مبارک ہے، اللہ تعالیٰ مبارک فرمائے۔ تمہارے گاؤں پر سید الکونین ﷺ کی روحانیت کی توجہ کو موجب برکات بنائے۔ اہلیہ سے سلام مسنون کہہ دیں۔ یہ ناکارہ ان کیلئے بھی دعا کرتا رہتا ہے۔

عزیزہ خدیجہ کے حالات سے مسرت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ اس کو مزید رشد وہدایت سے نوازے۔ تمہاری والدہ ۱۹؍جون کو افریقہ کیلئے روانہ ہوگئیں۔ ان کی بخیر رسی کا تار پہنچ گیا ہوگا۔ مولوی ہاشم صاحب سے سلام مسنون کہہ دیں۔ فقط والسلام

حضرت اقدس شیخ الحدیث صاحب مدظلہم

بقلم حبیب اللہ، ۱۲؍جولائی ۷۲ء

﴿29﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۲۷/جولائی ۷۲ء [۱۶/جمادی الثانیہ ۹۲ھ]

عزیز گرامی قدر ومنزلت الحاج قاری یوسف متالا سلمہ بعد سلام مسنون، آج کی ڈاک سے تمہارا ائر لیٹر مؤرخہ ۱۸ جولائی آج ۲۶ کو پہنچا۔ تمہارے موٹر کے حادثہ کی خبر سے بہت ہی رنج وفکر وقلق ہوا۔ یہ بھی مالک کا احسان ہے کہ جان تلف نہیں ہوئی۔ لیکن تمہارے طویل اور کثیر امراض کی وجہ سے ضعف وناتوانی اور بدن میں خون کی قلت تو پہلے ہی سے تھی اس خون کے نکلنے سے اور زیادہ ضعف ہوگیا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ہی تمہیں صحت وقوت عطا فرمائے۔

تم نے اس سے پہلے خط میں بھی لکھا تھا کہ اس سے پہلے ایک لفافہ مع رسید واشتہار دارالعلوم بھیجا تھا جس کا مجھے شدت سے انتظار تھا مگر وہ آج ۲۶ جولائی تک تو پہنچا نہیں اور تمہارے ساتھ حسن ظن یہ ہے کہ وہ لفافہ ڈاک میں ڈالنے کے بعد تمہاری ڈاک میں محفوظ پڑا ہوگا ورنہ ابھی تک نہ آنے کی کیا وجہ۔

میری طرف سے مولوی ہاشم صاحب اور بھائی عبدالحمید لندنی صاحب سے کہہ دیں کہ جو اشتہار تمہاری طرف سے اس میں شائع ہوا ایک ایک عدد ضرور بھیج دیں۔ البتہ جس خط میں تم نے مولانا انعام الحسن صاحب کا لندن پہنچنا اور تمہاری بیماری کی وجہ سے اڈہ نہ جاسکنا لکھا تھا وہ پہنچ گیا۔ مگر اس میں رسید یا اپیل نہ تھی، شاید رکھنا بھول گئے ہو۔ تم نے اپنے اس خط میں مولانا انعام الحسن صاحب کے ابتدائی پہنچنے کی تفصیل دوبارہ لکھ دی۔ یہ تو پہلے سب نے لکھ دی۔

یہ تو دس بارہ خطوط سے معلوم ہو گیا کہ آپ کے یہاں آٹھ ماہ بعد اجتماع کے دن اللہ کے فضل و کرم سے دھوپ نکلی اور ان ایام میں بارش نہیں ہوئی، برابر دھوپ ہوتی رہی جس کو غیر مسلموں نے بھی بہت محسوس کیا۔ اس کی تفصیل تو بہت آ چکی۔ تم بہت اچھا کرتے تھے کہ عشاء کے بعد واپس آ جاتے تھے۔ میں نے تو تمہاری بیماری کے پیشِ نظر پہلے ہی تم کو منع کر دیا تھا کہ زیادہ زور نہ دکھانا، مبادا مرض عود کر آئے۔

تم نے یہ نہ لکھا کہ تمہاری ناک اور پیٹ کا آپریشن ہو گیا یا نہیں۔ تم نے بہت پہلے لکھا تھا کہ ناک کا ایک آپریشن ہو گیا مگر ڈاکٹر نے دوبارہ بلایا ہے۔ تمہارے مرض اور علاج کی تفاصیل کا شدت سے انتظار رہتا ہے۔ اس میں تساہل نہ کیا کریں ضرور لکھتے رہا کریں۔ تمہارے یہاں کے اجتماع کا حال بھی اور بولٹن کی آمد بھی مولانا انعام الحسن صاحب، مولانا محمد عمر صاحب، مولوی محمد سلیمان صاحب، مفتی زین العابدین صاحب سب ہی نے خاص طور سے لکھی، جس سے مسرت ہوئی۔

اس سلسلہ میں میری طرف سے مولانا یعقوب کاوی صاحب کا ضرور شکریہ ادا کر دیں کہ میں نے تو حضرات دہلی کے مشاغل کی کثرت کی وجہ سے بولٹن کی سفارش کا ارادہ نہیں کیا تھا مگر معلوم ہوا کہ مولانا یعقوب صاحب کی تجویز سے ان حضرات نے بولٹن کو جلدی ہی قبول کر لیا کہ تمہاری یا میری وجہ سے بولٹن سب ہی کے ذہن میں پہلے سے تھا۔ امید ہے کہ تم نے اپنی خواہش کے موافق جمعہ کے دن اپنے مدرسہ کے طلبہ کو جمع کر لیا ہوگا اور مولانا انعام الحسن صاحب سے ضرور دعا کرائی ہوگی۔ یہ بہت اچھا کیا۔

تم لوگ ہمیشہ خاص طور سے تم میں مرض ہے گاڑی کے تیز چلوانے کا۔ ایران کا حادثہ بھی گاڑی کے تیز چلنے سے پیش آیا تھا۔ کار کے چلانے میں بالخصوص لندن جیسے گنجان شہر میں بہت احتیاط کرنا چاہئے۔ اس سے بھی بہت قلق ہوا کہ تمہیں اور اہلیہ دونوں کو کافی ضرب

آئی۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے تم دونوں کو بلکہ سب ہی کو صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرمائے۔ اللہ کا بڑا ہی احسان ہے کہ اس نے اپنے فضل وکرم سے خدیجہ کو بچالیا۔

تحریر مجھے نظر ہی نہیں آتا کہ اس سے تو میں محروم ہوں، اللہ کا شکر ہے کہ قلب بھی مطمئن اور تکلیف کا احساس بھی نہیں۔ اللھم زد فزد۔ خدیجہ کا خیال آنا نامناسب نہیں، فطری چیز ہے اس میں کوئی تکلف کی بات نہیں۔ آج مسنون دعا کا نہ پڑھنا واقعی بے محل ہوا۔ اس کا اہتمام کرنا چاہیئے۔

تمہارے خالو خسر اتوار کے دن سے یہاں آئے ہوئے ہیں، ۱۵ دن قیام کا ارادہ ہے۔ آج وہ گنگوہ جانے کا ارادہ کررہے تھے مگر جمعرات ہونے کی وجہ سے میں نے روک دیا کہ شنبہ کو جائیں۔ انہیں مولوی تقی سے کار کے حادثہ کا حال معلوم ہوا تو انہوں نے خط کا مطالبہ کیا۔ میرا ارادہ تو خط دکھانے کا نہیں تھا کہ تکلیف ہوگی۔ انہوں نے مولوی احمد سے خط سنا۔

انہوں نے مجھ سے کہا کہ جب سے یہ کار خریدی ہے اس میں یہ پانچواں حادثہ ہے۔ انہوں نے کہا میں نے اس کار کو بیچنے کا ارادہ کیا تھا مولوی یوسف نے منع کردیا۔ میرے خیال میں تو کچھ منع کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔ یہ شوم میں داخل نہیں کاروں میں بسا اوقات کسی پرزہ کی خرابی اندرونی ایسی ہوجاتی ہے کہ جس کی وجہ سے وہ قابو میں نہیں رہتی۔ اس کو وہ لوگ زیادہ سمجھتے ہیں جو کاروں کو بنانے والے ہیں۔

میری بھی تمنا تھی کہ تم اجتماع کے موقع پر زیادہ سے زیادہ مولوی انعام کے ساتھ رہتے مگر مقدرات اٹل ہوتے ہیں اللہ کی حکمتوں کو وہی جانتا ہے۔ مولوی عبدالرحیم کے خطوط آتے رہتے ہیں وہ بخیریت ہیں۔ پہلے خط میں لکھ چکا ہوں کہ اب تو ان کا اصرار یہ ہے کہ میں مولوی تقی کو بھیج دوں کہ وہ مولوی تقی صاحب کے ساتھ جا کر مصر میں او جز چھپوادیں۔

لکھتے ہیں کہ میری انتہائی تمنا ہے کہ تیرے حدیث کے کاموں میں سے کسی میں کسی طرح میری شرکت ہو جائے مگر میں نے شدت سے انکار لکھ دیا تھا کہ مولوی تقی صاحب کو ان کے مدرسہ سے ایک سال کی چھٹی دلوائی تھی۔ مجھے اسی کی ندامت ہے کہ اس کا علمی اور مالی نقصان ہوا مگر۔۔۔مقدر کی بات کہ ترکیسر والوں نے ان کو پہلے ہی اپنے مدرسہ سے سبکدوش کر دیا اور پرسوں ان کا خط آیا کہ آئندہ سال کمیٹی نے آپ کا قیام تجویز نہیں کیا۔

مولوی تقی پر تو اس کا بہت اثر ہے۔مگر وہ خود مجھ سے بار بار کہہ رہے تھے کہ میں مصر جانا چاہتا ہوں اور اپنے مدرسہ سے چھٹی کی توسیع کراؤں گا اور اگر انہوں نے توسیع قبول نہ کی تو استعفاء دے دوں گا مگر اہل مدرسہ نے خود پیشکش کی تو میرے نزدیک تو یہ منجانب اللہ ہوا کہ الزام اہل مدرسہ پر ہوا ہم لوگوں پر نہیں ہوا مگر نہ معلوم اہل مدرسہ کے اس اقدام پر مولوی تقی کو تأثر کیوں ہوا۔

مولوی عبدالحفیظ تو بہت ہی کئی ماہ سے اصرار کر رہے ہیں اور میں ان کو مدرسہ ہی کا عذر لکھ رہا تھا کہ کچھ بعید نہیں ان ہی کی دعاؤں کا زور ہو۔ بہر حال اب تو بظاہر ایک ڈیڑھ ماہ میں مولوی تقی کی مصر کی تجویزیں ہو رہی ہیں۔مولوی عبدالرحیم سے تو ابھی تک اس کی اطلاع کرنے کی نوبت نہیں آئی۔

میری طبیعت بھی کئی دن سے خراب ہے اور آج تو بخار کا بڑا ہی زور ہے۔کل بھی کچھ کھانے کی نوبت نہیں آئی اور آج تو بالکل ہی املی کی چٹنی کے سوا کسی چیز کے کھانے کی نوبت نہیں آئی۔ اپنی اہلیہ سے بھی سلام مسنون کہہ دیں اس کے چوٹ آنے سے بہت قلق ہوا۔

آج کی ڈاک سے مولانا انعام الحسن صاحب، مولانا محمد عمر صاحب، بھائی یوسف رنگ والے اور مولوی محمد سلیمان جھانجھی سب کے خطوط آئے اور میری سمجھ میں یہ نہ آیا کہ ان

کے جوابات کہاں لکھواؤں۔ پہلے ان کی لندن کی پرسوں کی روانگی ۶ اگست کی تھی پھر ۴ کو ہوئی۔ آج کے خطوط میں ۲/ اگست کو پیرس کی روانگی آخری تجویز ہے۔ ایسی صورت میں لندن تو ان کو خط پہنچنا بہت ہی مشکل ہے۔

حافظ پٹیل کے نام اس لئے نہیں لکھوار ہا کہ یہ حضرات تو خود سب کے سب حضرت جی کے ساتھ روانہ ہوگئے ہوں گے۔ اس لئے ان کے خطوط کی مختصر رسید یا جواب تمہارے ائر لیٹر پر لکھوار ہا ہوں۔ اگر تمہیں مرکز کے ذریعہ سے یا کسی ذریعہ سے کوئی جانے والا ایسا ملے جو راستہ میں ان سے ملاقات کرنے والا ہو تب تو اس کے ہاتھ بھیج دیجئے ورنہ ۱۵/ اگست کے آس پاس کوئی خط عبدالرحیم کو لکھیں تو اس میں رکھ دیں۔

معلوم نہیں کہ میں پہلے کسی خط میں یہ لکھوا چکا ہوں کہ نہیں کہ میں تو اپنی بداعمالیوں سے زیادہ حرمین سے خود ہی مایوس ہوں مگر اس سال ہارون طلحہ مع اپنی زوجات کے ارادہ کر رہے ہیں فارم بھی داخل ہوگئے، قرعہ اندازی کا ابھی وقت نہیں ہوا۔ ان کا ارادہ رمضان سے قبل اکبری جہاز میں جانے کا ہے۔ اللہ تعالیٰ خیر کے اسباب پیدا فرمائے، بسہولت سفر کی تکمیل فرمائے، حج وزیارت قبول فرمائے۔ مولوی انعام صاحب کے بولٹن آمد ورفت اور کارگذاری کی تفصیل ضرور لکھیں۔

یہ لفافہ کل سے اس انتظار میں رکھا تھا کہ شاید تمہارا وہ لفافہ پہنچ جائے جو تم نے خواب میں لکھا تھا مگر آج بھی نہیں پہنچا۔ فقط والسلام

حضرت اقدس شیخ الحدیث صاحب مدظلہم

بقلم حبیب اللہ، ۲۷/ جولائی ۷۳ء

از احمد گجراتی، بعد سلام مسنون، مولوی اسماعیل بدات کے یہاں لڑکی تولد ہوئی اور انتقال بھی کرگئی۔ فقط

﴿30﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۱۷/ جمادی الثانیہ ۹۲ھ [۲۸/ جولائی ۷۲ء]

حضرت شیخ نے یہ پیام دیا ہے کہ میں حاجی یعقوب کے ہاتھ کہلا دوں کہ حضرت قاری یوسف متالا اگر اس ناکارہ کو پہچانتے ہوں اور بھول نہ گئے ہوں تو سلام مسنون کہہ دیں۔ میں نے تو حاجی عطاء الرحمٰن کو بھی ترغیب دی تھی کہ زیارت کر کے آویں مگر ان میں بغاوت کا اثر آ گیا۔ اول تو حاجی یعقوب نے بھی بغاوت کا ارادہ کیا تھا مگر میں نے یہ کہا کہ یہ مناسب نہیں ہے۔

میری تو مصیبت ہے کہ جب ایک سے جوڑ پیدا ہو جائے تو توڑا نہیں جاتا حدیث سے بھی یہ استنباط کیا تھا کہ صل من قطعك اور اکابر سے بھی یہ سنا تھا کہ آدمی کو یہ نہیں سوچنا چاہئے کہ دوسرا کیا کر رہا ہے یہ سوچنا چاہئے کہ میں کیا کر رہا ہوں۔ بڑے بھائی تو ساتھ ہیں ان کی خدمت میں بھی دست بستہ سلام۔ انہوں نے تو میرے خطوط کی رسید بھی بھیجنا گوارہ نہیں کی چہ جائے کہ جواب۔

حضرت شیخ الحدیث صاحب
بقلم عطاء الرحمٰن۔ ۱۷/۶/۹۲ھ

﴿31﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: جولائی ۷۲ء [جمادی الثانیہ ۹۲ھ]

عزیزم الحاج قاری یوسف متالا سلمہ اللہ تعالیٰ، بعد سلام مسنون، تمہارے محبت نامے کے جواب میں ایک مفصل ائر لیٹر کل بولٹن کے پتہ سے لکھوا چکا ہوں مگر ایک مشکل یہ پیش آرہی ہے کہ یہ پتہ نہیں چلتا کہ آج کل تمہارا قیام کہاں ہے؟ اس لئے بھائی عبدالحمید کے ائر لیٹر پر بھی ایک مختصر مضمون تمہیں اس لئے لکھوا رہا ہوں کہ معلوم نہیں بولٹن کا خط تمہیں کب ملے اور ان کو تمہارا حال چونکہ ہر وقت کا معلوم رہے گا اس لئے ان کے ذریعہ بھیج رہا ہوں۔

کل کے خط میں لکھا تھا کہ عزیز عبدالرحیم لندن سے صبح کو روانہ ہو کر اسی دن شام کو عربی تین بجے جدہ پہنچ گیا۔ دو گھنٹے طعام و نماز وغیرہ میں خرچ ہوئے اور پانچ بجے وہاں سے روانہ ہو کر عربی دس بجے صبح کو مدینہ منورہ پہنچ گئے اور ۱۹ جون کو وہاں سے مکہ مکرمہ پہنچ گئے تھے۔ اس لئے کہ وہ افریقی صاحب کو اپنی لڑکی کی بیماری کی وجہ سے جانے کی عجلت ہوگئی تھی۔ عبدالرحیم نے تو کوشش کی کہ وہ کچھ اور مؤخر کر دیں مگر انہوں نے ۲۶ تاریخ بھی عزیز عبدالرحیم کی وجہ سے تجویز کی ورنہ جلدی جانے کا تقاضا ہو رہا تھا۔ ۲۶ تاریخ کا تمہاری والدہ کا بکنگ ان کے ساتھ ہو گیا۔

عبدالرحیم کے دو خط پہنچے اس نے والدہ کے بعد مدینہ میں قیام کے متعلق پوچھا تھا۔ میں نے لکھ دیا کہ یہ بات ایسے شخص سے کیا پوچھنے کی جو مدینہ میں قیام کو ترس رہا ہو۔ اگر ویزا میں رجب تک کی گنجائش نکل آئے تو رجب میں تو حج کا ویزا بہت آسانی سے مل جاتا ہے پھر معلوم نہیں جانا مقدر ہے یا نہیں۔ بیوی ساتھ ہے دونوں ساتھ ہی حج کر کے آجاؤ

جس میں تمہیں بھی سہولت ہو۔

مگر میں نے اس کو ہر خط میں اس کی بہت تاکید کردی کہ وہاں کے اوقات کی بہت زیادہ رعایت رکھیں اور اس سے زیادہ وہاں کے آداب کی۔ تھوڑی سے بے ادبی سے نقصان بہت بھگتنا پڑتا ہے۔ میں اس کو بہت دفعہ بھگت چکا۔ بالخصوص وہاں کے قیام میں نظر بد سے حفاظت کی بہت ضرورت ہے کہ اس کا وبال بہت ہی سخت ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم اور ہمارے سب دوستوں کو اس سے بچائے۔ جولائی ۷۲ء

﴿32﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۶/ جولائی ۷۲ء [۹/ رجب ۹۲ھ]

عزیزم الحاج قاری یوسف متالا سلمہ!

بعد سلام مسنون، آج کل بہت ہی مشغولی ہے اور امراض نے بھی خوب گھیر رکھا ہے اس لئے ڈاک میں خصوصی خطوط کا سننا بھی مشکل ہوتا ہے وہ بھی ایک دو دن تک ٹلتے رہتے ہیں مگر تمہاری بیماری کے بعد سے تمہارے خط کا یا تمہارے متعلق کسی دوسرے کا خط سب سے پہلے سننے کی نوبت آتی ہے، ڈاک میں سب سے پہلے تو تمہارا کوئی خط ہوتا ہے اس کو تو میرے کاتب سب سے پہلے علیحدہ کر کے میرے پاس رکھ دیتے ہیں، اس کے بعد بولٹن کے خطوط میں سرسری طور سے یہ دیکھ کر کہ تمہارے متعلق کوئی خیر خبر ہے یا نہیں الگ رکھ دیتے ہیں۔

آج کی ڈاک سے یعنی ۶ جولائی کو تمہارا محبت نامہ لفافہ مؤرخہ ۲۵ جون پہنچا۔ خط

کے شروع میں تو تمہاری بیماری کی کیفیت تھی جس کو فکر وقلق کے ساتھ سنتا رہا مگر تھوڑی دیر سننے کے بعد جو تم نے اپنے دارالعلوم کے متعلق اپنی اولوالعزمیوں کی تفاصیل لکھیں اس سے تو بہت ہی مسرت تمہاری صحت کے اعتبار سے ہوئی, اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے تمہیں جلد از جلد صحت وقوت عطا فرمائے, تمہاری طویل بیماری نے تو میرے قلبی امراض میں اضافہ کر دیا۔

چونکہ آج کل مجھے بھی اپنی ٹانگوں کی مستقل تکلیف کے علاوہ قلت منام قلت طعام کی وجہ سے نیند نہیں آتی تو اکثر تمہارا خیال آجاتا ہے۔ تم نے لکھا کہ ہسپتال سے وہیں پر ایک خط لکھا تھا وہ تو آج ٦/جولائی تک نہیں ملا۔ اس سے پہلے خط [میں] تمہارے ہسپتال جانے کی تجویز ناک اور پیٹ کے آپریشن کی تجاویز ملی تھیں اس کے جواب میں میں مستقل ائرلیٹر ٢٠/جون کو لکھ چکا ہوں, خدا کرے پہنچ گیا ہو۔

اس سے بہت قلق ہوا کہ ناک کے آپریشن کے بعد بھی اب تک ناک سے خون آتا ہے۔ تم اپنی ناک کے سیدھے کرنے کا زیادہ فکر نہ کرو, وہ تو باپ اور پیر دونوں ہی کے ساتھ ٹیڑھی رہی, یہ تو فقرہ تفریحی تھا, اللہ تعالیٰ جلد از جلد تمہیں صحت عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے ٢٦/جون اور ٢٨/جون کے معائنوں میں بہترین کامیابی عطا فرمائے۔

عزیز عبدالرحیم کے متعلق اس سے پہلے خط میں میں لکھ چکا ہوں کہ اس کے مدینہ پاک پہنچنے کے بعد سے دو خط آئے۔ ایک تو وہ جو اس نے مدینہ پہنچنے ہی صوفی جی کی رجسٹری میں بھیجا تھا وہ تو بہت دیر میں پہنچا تھا اور دوسرا جو اس نے مدینہ پاک سے مکہ مکرمہ پہنچ کر شمیم کے خط کے ساتھ ہندی لفافہ میں بھیجا وہ جلدی پہنچ گیا, اور میں دونوں کا جواب لکھ چکا ہوں۔

تمہاری والدہ انشاء اللہ ٢٦/جون کو جدہ سے افریقہ روانہ ہوگئی ہوں گی اور ان کی بخیر رسی کا تار بھی تمہارے پاس پہنچ گیا ہوگا۔ عبدالرحیم نے مجھ سے والدہ کی روانگی کے بعد دونوں خطوں میں یہ دریافت کیا تھا کہ کب تک قیام کروں اور میں نے دونوں میں یہ لکھ دیا تھا

کہ جتنا زیادہ سے زیادہ ممکن ہو ٹھہر جاؤ اور رجب تک ٹھہر جاؤ کہ رجب کے بعد حج کا ویزہ آسان ہوجاتا ہے، اہلیہ کو حج کرا کر لاؤ، پھر معلوم نہیں کب مقدر ہے۔

تم نے مساجد اور مدارس کی کمیٹی کے متعلق جو کچھ لکھا اس سے فکر وقلق بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی مسلمانوں کے حال پر رحم فرمائے کہ یہ اتنے گرتے چلے جارہے ہیں کہ اللہ ہی رحم فرمائے۔ مدرسہ امدادیہ مراد آباد کے عربی مدرسہ کو اسکول میں تبدیل کرنے کی کوشش وہاں کے بدنصیب مسلمانوں کی طرف سے کئی سال سے ہورہی ہے اب سنا ہے انہوں نے عربی کے حامیوں پر مقدمہ بھی دائر کردیا۔

تمہاری مساعی جمیلہ سے تمہارا مدرسہ اور تمہاری مسجد بے دینوں سے محفوظ رہے تو اللہ کا بڑا ہی احسان ہو، اسی وجہ سے تو میں تمہارے بولٹن کے قیام کو اہم سمجھتا ہوں۔ **اللہ تعالیٰ تمہیں بہت ہی صحت وقوت عطا فرمائے، تمہاری ہر نوع سے مدد فرمائے، تمہاری مساعی جمیلہ سے کم از کم بولٹن کو دینی مرکز بنادے۔**

تم نے لکھا کہ اطاعت رسول ﷺ کے ختم پر بذات خود مضمون قلمبند فرما کر طبع کروایا، یہ اگر کشف ہے تو غلط ہے اور اگر آپ کے پاس یہ روایت پہنچی تو راوی ثقہ نہیں ہوگا۔ مضمون میں نے سنا ضرور اور طباعت کا مشورہ بھی دیا اور مولانا تقی کہتے ہیں کہ مضمون تو میرا تھا، قاری یوسف نے آپ کا کیوں بنادیا، البتہ ایک دو لفظوں کا اضافہ تو نے کیا تھا۔ یہ صرف اس واسطے میں نے لکھوادیا کہ کبھی آپ کو اشتباہ نہ ہو، حقیقی واقعہ آپ کے ذہن میں رہے۔

تمہارے مدرسہ کیلئے تمہاری مساعی جمیلہ سے جو ابتدائی چندہ ہوا وہ حقیقت میں تمہارے ہی اخلاص اور مساعی کا ثمرہ ہے۔ میں دعا کرتا ہوں اللہ جل شانہ اپنے فضل وکرم سے اس سے بھی زیادہ سے زیادہ کامیابی عطا فرمائے۔ حاجی منور حسین کو ضرور سفارش لکھوں گا مگر مولانا انعام الحسن کی وہاں سے روانگی کے بعد اس لئے کہ آج کل یہ حضرات سب کے

سب اس قدر مشغول ہیں جیسا کہ ان سب کے خطوط سے معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت تو وہ غیر متعلق خط پڑھنے کا بھی ارادہ نہیں کریں گے اور سمجھنے کا تو بالکل نہیں۔

ایک اہم چیز کی طرف اسی وقت خط لکھواتے ہوئے مولانا تقی الدین صاحب نے توجہ دلائی وہ یہ کہ حاجی صاحب نے علی میاں سے بھی وہ پیشکش کی تھی جو تم نے لکھا مگر علی میاں نے بہت زور سے یہ کہا تھا کہ آپ کا ارادہ تو بہت مبارک ہے اور ضرور کریں مگر انتظام وغیرہ سب علماء کے قبضہ میں ہوگا، انتظامیات میں آپ کا کچھ دخل نہ ہوگا اس پر انہوں نے گہرا سکوت کیا تھا۔

میری بھی رائے یہی ہے کہ کسی شخص کا ایسا بڑا چندہ ہرگز ابتداء قبول نہ کریں جس سے وہ اپنے آپ کو مدرسہ کا سرپرست سمجھے اور تمہیں اپنا بھکاری، بلکہ اکابر کی رائے تو یہ ہے کہ امراء کا چندہ زیادہ نہ لیا جائے، غرباء کا لیا جائے، باقی آئندہ۔ فقط والسلام

حضرت اقدس شیخ الحدیث صاحب

بقلم حبیب اللہ، ۶/جولائی ۷۶ء

﴿33﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۲۳/جمادی الثانیہ ۹۲ھ [۳/اگست ۷۲ء]

عزیز گرامی قدر و منزلت الحاج قاری یوسف متالا سلمہ! بعد سلام مسنون، اسی وقت تمہارا محبت نامہ مؤرخہ ۱۵ جولائی ۲۱ کو پہنچا۔ تم نے لکھا کہ پرسوں ایک اشتہار دار العلوم کے متعلق بھیجا تھا وہ تو ابھی تک نہیں پہنچا اور مجھے اس کا شدت سے انتظار بھی ہے۔ اور بعض

دوستوں کے خط سے چونکہ یہ معلوم ہوا کہ تم نے اپنی اپیل میں مولانا انعام الحسن صاحب کا سنگ بنیاد رکھنا لکھ دیا۔ اس پر مجھے تعجب بھی ہوا جیسا کہ اس سے پہلے خط میں میں بھائی عبدالحمید کے خط میں پیام بھیج چکا ہوں کہ اگر بغیر ان کی منظوری کے ہوا تو بہت نامناسب ہوا۔

تم نے اچھا کیا کہ مطار پر نہیں گئے۔ میں تو متعدد خطوط میں لکھ چکا ہوں کہ تمہیں اپنی صحت کی رعایت بہت ضروری ہے۔ مجھے بھی تمہارے دعوت نامے پر بڑا تعجب ہو رہا تھا کہ تمہارا جو خط میرے پاس سنگ بنیاد اور دعوت کے سلسلہ میں پہنچا تھا وہ اس وقت پہنچا تھا جب کہ مولانا نظام الدین سے روانہ ہو چکے حالانکہ میں تو دو مہینے سے ہر خط میں یہ لکھوا رہا ہوں کہ ۶ رجولائی کو نظام الدین سے روانگی اور ۱۳ را کو لندن پہنچنا طے ہو چکا۔ بیچ کے مراحل البتہ باقی تھے اور ۱۳ رجولائی کو لندن کا پہنچنا سب سے پہلے اسی لئے طے ہوا تھا کہ وہاں کے احباب اور قرب وجوار کے لوگوں کو معلوم ہو جائے۔

تم نے لکھا کہ مولوی یعقوب صاحب سے بات ہونے کے بعد بولٹن آمد پر دعوت کا نظام بنالیا ہے۔ میرے خیال میں تو تم نے دعوت کا جھگڑا نامناسب کیا, خود بیمار ہوا اور اچھے خاصے بیمار رہو اہلیہ بھی بیمار ہے ایسی صورت میں اتنے بڑے مجمع کی دعوت کا قصہ تم نے فضول کیا۔ صرف سنگ بنیاد کا قصہ اگر ہو جاتا تو مناسب تھا مگر اس کے متعلق تو تمہارے خط سے معلوم ہوا کہ اس کی تو ابھی زمین ہی کا قصہ طے نہیں ہوا۔

اس سے بہت مسرت ہوئی کہ جوابات اعتراضات پہنچ گئی۔ مجھے بار بار اس کا خیال آتا تھا تمہارے پاس ہر کتاب بھیجنے کو جی چاہے مگر لے جانے کی مشکلات [کا کیا کیا جائے]۔

تمہارے خسر صاحب کا خط آیا تھا وہ کل اتوار ۲۳ /جولائی کی دوپہر کو یہاں پہنچ رہے ہیں۔ جب ان کا ابتدائی خط ہندوستان پہنچنے کا آیا تھا میں نے اسی وقت ان کو لکھا تھا کہ آپ نے بہت بے موقع سفر کیا ساری دنیا تو آپ کے یہاں جمع ہورہی ہے اور آپ گھر چھوڑ کر چل دیئے۔ اجتماع سے یا اتنا پہلے آنا چاہئے تھا کہ واپسی میں اجتماع میں شرکت ہوجاتی یا اجتماع سے فارغ ہونے کے بعد آنا چاہئے تھا۔ اس کے جواب میں صرف کل کے جواب میں لکھا کہ بہت افسوس ہورہا ہے کہ اجتماع میں شرکت نہ ہوسکی۔ یہ تو فضول چیز ہے۔

تم نے پہلے خطوط میں تو اس زمین کے متعلق ایسی امیدیں دلائیں اور سنگ بنیاد رکھنے کی سفارش بھی کرائی جس کے متعلق میں نے مولانا انعام صاحب کو دوخطوں میں زور دار سفارش بھی لکھی اس خط میں تم نے لکھا کہ اس کی امید نہیں رہی, اس سے بہت قلق ہوا۔ علی میاں کو آپ دعوت دیں سر آنکھوں پر مگر وہ خود بھی کثیر الامراض ہورہے ہیں ان کے نقرس کی بیماری کا سلسلہ ایسا چل پڑا کہ وہ جب چاہے دفعۃً آجاتا ہے جس سے چلنے پھرنے سے بالکل معذوری ہوجاتی ہے۔

اس ناکارہ کے حالات تو اپنے اعمال سیئہ کی وجہ سے حجاز کی حاضری کے قابل رہے ہی نہیں ٹانگوں کا سلسلہ ایسا مسلسل بے قابو ہوگیا ہے کہ چار آدمی پکڑ کر چارپائی سے قدمچہ پر کرسی کی طرح بٹھادیتے ہیں جیسا کہ تم نے مدینہ پاک میں میرا قدمچہ دیکھا تھا اور فراغت کے بعد چار آدمی قدمچہ سے اٹھا کر چارپائی پر ڈال دیتے ہیں۔

حجاز سے واپسی کے بعد سے اب تک زمین پر قدم رکھنے کی نوبت ہی نہیں آئی۔ جمعہ کی نماز کے علاوہ اور جمعہ کے دن عصر کے بعد چونکہ ذاکرین کا مجمع بہت ہوجاتا ہے اس لئے اسی کرسی پر چار آدمی پکڑ کر مدرسہ قدیم کی مسجد میں پہنچادیتے ہیں۔ وہیں چاروں طرف تکئے لگادیتے ہیں وہیں مغرب تک قیام رہتا ہے، مغرب پڑھ کر گھر آجاتے ہیں۔

لیکن میں نے مولانا انعام صاحب کو لکھا تھا کہ آپ کے ہمیشہ طول طویل سفر ہوتے رہے حجاز بھی بار بار جانا ہوتا رہا کبھی بھی عدم معیت کا خیال نہیں آیا مگر لندن کے سفر میں کئی دفعہ خیال آچکا کہ اچھا ہوتا تو میں بھی اس سفر میں معیت اختیار کر لیتا۔

تعمیر کی تکمیل میں عجلت ہرگز نہ کریں۔ اگر سنگ بنیاد مولوی انعام کے ہاتھ سے رکھا جاتا تو اچھا تھا۔ یہ نہیں تو پھر اطمینان سے کام کریں، جلدی کے کام میں خرابی ہوتی ہے۔ گھریلو مکانات میں اشکال نہیں کہ جب چاہا خرید لیا جب چاہا بیچ دیا مگر مدرسہ تو بہت مستقل چیز ہے، بہت اطمینان کی تعمیر ہونی چاہئے۔

تمہارے افریقہ کا سفر مجھے سمجھ میں نہیں آیا۔ اس سے پہلے بھی اس کے متعلق لکھ چکا ہوں کہ تمہاری صحت اور حالات افریقہ چندہ کیلئے جانے کے مناسب نہیں۔ عزیز مولوی عبدالرحیم کا مسئلہ بھی ابھی تک معلق ہو رہا ہے۔ انہوں نے بڑے زور سے مجھ سے خواہش ظاہر کی ہے کہ وہ اوجز جس کی طباعت مصر میں شروع ہوگئی ہے اس کی مدد کیلئے مصر جائیں گو ابھی تک میں نے اس کو منظور نہیں کیا۔

لیکن چونکہ یہاں سے مولوی تقی کے جانے کی بھی کچھ تجویزیں ہو رہی ہیں اس پر عبدالحفیظ کا بہت اصرار ہو رہا ہے کہ مولوی تقی کو میں یہاں سے بھیج دوں اور مولوی عبدالرحیم مدینہ سے مصر چلے جائیں اور ان کے ساتھ ان کی اہلیہ بھی مصر چلی جائیں کہ اس کی وجہ سے کھانے پینے میں سہولت رہے گی۔ خود مولوی عبدالرحیم نے تین صورتیں لکھی تھیں:

نمبرا: وہ اس دوران میں اہلیہ کو ہندوستان پہنچا دیں تا کہ مولوی عبدالرحیم بھی ایک آدھ ماہ اس سیہ کار کے پاس رہ لیں۔ اس کو تو میں نے شدت سے منع کر دیا اس لئے کہ اس صورت میں ان کی اہلیہ کے حج کی پھر کیا صورت ہوگی۔

نمبر۲: ان کی اہلیہ حج تک صوفی اقبال یا عبدالحفیظ کے گھر رہیں۔

نمبر۳: یہ کہ عبدالرحیم کے ساتھ مصر چلی جائیں۔

ان [آخری] دونوں کو میں نے مولوی عبدالرحیم کی اہلیہ پر موقوف کر دیا ہے کہ ان دونوں میں سے جونسی کو وہ پسند کرے اور اپنی رائے نمبر۳ کی ترجیح کی لکھ دی۔ ابھی تک کوئی مسئلہ حل نہیں ہوا۔ میں نے مفصل تمہیں اس لئے لکھ دیا کہ اپنی اہلیہ کے نظام بنانے میں اس کا خیال رکھیں۔

تمہارا خواب بہت مبارک ہے، اللہ تعالیٰ مبارک کرے اور جیسا کہ تم نے خیال کیا کیا بعید ہے کہ تمہارے دار العلوم کی قبولیت کی بشارت ہو, اللہ تعالیٰ مبارک فرمائے۔ تمہارے دارالعلوم کی تعمیر و ترقیات کے لئے دل سے دعا کرتا ہوں مگر ایک جانب تو تم بار بار لکھتے ہو کہ یہاں کی آب و ہوا موافق نہیں میں افریقہ منتقل ہو جاؤں یا ہندوستان, دوسری جانب اتنا لمبا کام دارالعلوم کا شروع کر رہے ہو؟ تمہاری پہلے ہی کونسی بات میری سمجھ میں آئی جو اتنی اونچی بات سمجھ میں آئے گی۔

میرے ٹھوس دماغ میں تو اب تک بھائی یوسف رنگ والوں کی چائے ہی سمجھ میں نہیں آ کر دی جو بہت معمولی چیز ہے اور اسی وجہ سے تمہارے نزدیک نا قابل التفات ہے۔ بعض باتیں ایسی ہوتی ہیں کہ آدمی چاہے ان کو کتنی ہی بھلانے کی کوشش کرے مگر یاد آ ہی جاتی ہیں۔

اس خط کے درمیان میں دوسرا ورق مولانا انعام الحسن صاحب کے نام لکھنے کا ارادہ تھا مگر تمہارا خط ہی پورا نہ ہو کے دیا۔ نیچے کا پرچہ پھاڑ کر مولانا انعام الحسن صاحب کے پاس پہنچا دیں اور اہتمام سے پہنچا دیں کہ ان کے نظام کے موافق ۶/ اگست کو ان کی لندن سے روانگی ہے۔ مولوی ہاشم اور ان کی اور اپنی اہلیہ سے سلام مسنون, میں ان سب کیلئے دل سے دعا کرتا ہوں۔ فقط والسلام

حضرت اقدس شیخ الحدیث صاحب مدظلہم، بقلم حبیب اللہ۔ ۲۳/ جمادی الثانیہ ۹۲ھ

ازحبیب اللہ، بعد سلام مسنون، آپ کے روز افزوں امراض سے بہت ہی فکر وقلق ہے اللہ تعالیٰ ہی آپ کو صحت کاملہ عطا فرمائے۔ میں تو سمجھ رہا تھا اس سال ملاقات ہو جائے گی مگر معلوم ہوا کہ اب تو پرواز بہت اونچی ہو رہی ہے۔اب بجائے ہند کے افریقہ کا خواب دیکھ رہے ہیں, دعاؤں کی بہ لجاجت درخواست ہے۔

﴿34﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۸/اگست ۲ ۷ء[۲۸/ جمادی الثانیہ۹۲ھ]

عزیز گرامی قدر ومنزلت الحاج قاری یوسف متالا سلمہ!

بعد سلام مسنون، تمہارا محبت نامہ مؤرخہ بغیر تاریخ کا میرے ۲۷/ جولائی کے خط کے جواب میں پہنچا۔تم جیسے ذی شعور سے خط پر تاریخ نہ لکھنا موجب تعجب ہے۔

تمہارے خالو صاحب کی آمد پہلے لکھوا چکا ہوں وہ ۲۳/ جولائی کی شب میں ایک بجے پہنچے تھے۔۱۵دن یہاں قیام کا ارادہ تھا مگر چند روز قیام کے بعد انہیں لکھنؤ کا تقاضا ہوا۔ ایک شب علی میاں سے ملنے کے بعد واپسی میں ایک شب مرادآباد مولوی عبد الجبار صاحب کے یہاں ٹھہرے مولوی عبد الجبار صاحب سے ملاقات کیلئے ,کہ جب مولوی عبد الجبار لندن گئے تھے تو معلوم ہوا کہ تمہارے خالو صاحب سے خصوصی تعارف ہو گیا تھا۔واپسی پر ایک دن گنگوہ تشریف لے گئے اور اسی دن واپس آکر رات جلال آباد میں گذری کہ مولانا مسیح اللہ سے بھی لندن کے سفر سے تعلقات تھے۔ واپس آکر دو دن یہاں ٹھہر کر ۷/اگست کی صبح کو اپنے ایک رفیق کے ساتھ جو گجرات سے ساتھ تھے گجرات واپس چلے گئے۔

ان کے رفیق تو یہاں کے قیام میں بیمار ہی رہے جس کا بہت زیادہ قلق ہے اور اس سے زیادہ قلق اس کا ہے کہ تمہارے خالو صاحب کے بٹوے میں سے کسی شخص نے چار سو نقد اور ۲۹ پونڈ تبرک سمجھ کر لے لئے حالانکہ ان سے خاص طور سے اور ہر آنے والے نئے مہمان سے عموماً خاص طور سے کہہ دیا جاتا ہے کہ کوئی نقد یا اہم کاغذ پاسپورٹ وغیرہ مہمان خانہ میں نہ چھوڑیں۔

انہوں نے مزید ظلم یہ کیا کہ اس بٹوہ کو مہمان خانہ کے اس دروازہ کے اوپر لٹکا دیا جو زینہ کے متصل ہے۔ مہمان خانہ اول تو ویسے ہی عامۃ الورود ہے اور چونکہ آس پاس رہنے والے مزدوروں کو بھی معلوم ہو گیا کہ یہ کمرہ بڑا ازرخیز ہے وہ تلاش میں رہتے ہیں کہ کوئی وقت خالی ملے۔ کھانے کے بعد یہ سب حضرات بےفکری سے ایسا سوتے ہیں اور عصر کے بعد میری مجلس میں سب اکٹھے ہو کر آجاتے ہیں اور مہمان خانہ کھلا رہتا ہے۔

میں نے ان سے بار بار پیشکش کی کہ آپ جو ضرورت ہو مجھ سے لے جاویں اور وہاں جا کر مولوی یوسف متالا کو جب سہولت ہو دے دیں مگر انہوں نے اس کو قبول نہیں کیا, اور یوں کہا کہ میرے پاس کئی چیک موجود ہیں مگر مجھے بہت ہی ندامت ہو رہی ہے۔

اب تمہارے ائر لیٹر کا جواب لکھواتا ہوں۔ تمہاری معرفت سے دو خطوں کی رسید مولوی انعام صاحب کے خط سے معلوم ہو گئی تیسرا ابھی انشاء اللہ پہنچ جائے گا۔ تمہارے یہاں کے اجتماع اور دعا کو تو مولوی انعام صاحب نے میری خاطر میں تین خطوں میں لکھا مگر تم نے تو لکھا کہ میں رخصت کرنے مطار پر گیا تھا اور مولوی انعام صاحب نے لکھا کہ تم بیماری کی وجہ سے دو دن پہلے رخصت ہو گئے تھے۔

تمہاری مسجد کے اجتماع کی تفصیل سے بہت مسرت ہوئی۔ مجھے یہ روایت پہنچی تھی

کہ مولوی انعام صاحب نے تمہاری تواضع بیعت کرنے کی کی تھی۔ مولوی انعام صاحب کا عذر واقعی قوی تھا۔ تم نے لکھا کہ چار سو آدمیوں نے کھانا کھایا مگر یہ نہ لکھا کہ یہ کس کے ذمہ ٹھہرا، یہ بھی نہ لکھا کہ ناشتہ کس کی طرف سے؟ تم تو رئیس ہو اور میں فقیر ہوں، میری نگاہ تو سب سے پہلے پیسوں پر جائے۔

آپ کا وہ لفافہ جس میں اشتہار تھا اگر آپ ڈاکخانہ میں ڈالتے تو پہنچ ہی جاتا، آج ۸ اگست تک تو پہنچا نہیں مگر تمہارے خط سے اطمینان ہو گیا۔ مجھے یہ روایت پہنچی تھی کہ تم نے اپیل کی ہے کہ ان کے ہاتھ سے افتتاح ہو گا اس کے متعلق مجھے فکر تھا کہ یہ تمہارے لئے بھی اور میرے لئے بھی موجب ندامت تھا۔ اس سے بھی بہت مسرت ہوئی کہ تم نے ان کے قیام میں اشتہارات وغیرہ سب بند کر دیئے بہت اچھا کیا۔

ایکسرے کے نتیجہ کا بھی شدت سے انتظار ہے اس سے ضرور مطلع کریں۔ تم نے نصاب کے بارے میں ضرور لکھا تھا مگر یہ لکھا تھا کہ میں تجویز کر کے بھیجوں گا تو اس کی اصلاح کر دیجئے۔ میرا خیال یہ ہے کہ یہ نصاب بھی آپ نے اس لفافہ میں بھیجا ہو گا جس میں اشتہار بھیجا تھا۔ اس کے پہنچنے کی تو مجھے امید نہیں رہی اور اس کی ضرورت بھی نہیں رہی۔ البتہ تمہارے دار العلوم کے اپیل ہونے کی وجہ سے اشتیاق ضرور ہے۔

تم نے مجھ پر بہت احسان کیا کہ چندہ کیلئے افریقہ جانا ملتوی کر دیا۔ البتہ جو آدمی جاوے ان کے ساتھ تم اپنے سفارشی خطوط بھیج دو تو مضائقہ نہیں۔ میں دعا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ زیادہ سے زیادہ چندہ عطا فرمائے اور افریقہ جانا جس کا خیر ہو اس کے اسباب پیدا فرمائے۔ مگر محصلین کے سلسلہ میں میرا عقیدہ تو بہت ہی خراب ہے۔

بہت ہی زیادہ دیانتدار وہ ہے جو مدرسہ کا چندہ پورا دے دے۔ اور اگر مدرسہ کے چندہ کے ساتھ وہ کچھ اپنے لئے بھی چندہ کرتا رہے تو اس میں بھی کوئی الزام کی بات نہیں

میرے تو تجربے مصلین کے بارے میں بہت ہی خراب ہوگئے۔ بڑے بڑے......بھی اس سلسلہ میں میری بدعقیدگی کا سبب بن گئے

آنکھ جو کچھ دیکھتی ہے لب پہ آ سکتا نہیں

محو حیرت ہوں کہ دنیا کیا سے کیا ہو جائے گی

تمہارے خالو نے بتلایا کہ اس کار کے ساتھ یہ پانچواں حادثہ ہے مگر مولوی یوسف نے [اسے بیچنے کو] منع کر دیا۔ میرے خیال میں یہ شوم میں داخل نہیں بلکہ کار کی خرابی ہے کہ جس کو کوئی بہت ماہر ہی پہچان سکتا ہے۔ کوئی باریک پرزہ ایسا ہے جس میں رکاوٹ نہیں پھسلاون ہے جس کی وجہ سے کار بے قابو ہو جاتی ہے۔ ۲۱

تمہیں دار والی حدیث یاد ہوگی کہ ایک صحابی نے عرض کیا کہ اس گھر میں جب سے آئے ہیں کوئی نہ کوئی بیمار رہتا ہے تو حضور ﷺ نے اسکے بیچنے کی اجازت دے دی جس کی وجہ مکان کی آب و ہوا کی خرابی تجویز کی جاتی ہے۔ اسی بنا پر میں نے تمہیں سابقہ گھر بیچنے کو لکھا تھا۔

مولوی عبدالرحیم صاحب کو اللہ جزائے خیر دے انہوں نے تو خود ہی اپنے آپ کو اوجز کیلئے پیش کیا مگر مولوی تقی صاحب کا فقرہ یہ ہے کہ خدا کرے کہ وہ اپنے ارادہ کو پورا کر سکیں۔ مولوی تقی صاحب یہاں سے فارغ ہوگئے اور کل کو اپنے گھر جا رہے ہیں, دو ہفتہ قیام کے بعد واپس آ کر مکہ مکرمہ ہوتے ہوئے مصر کا ارادہ کر رہے ہیں۔

میں تو مولوی انعام کے آخری خط کا جواب مراکش لکھوا چکا ہوں۔ ان کا تو کوئی خط نہیں آیا مگر حاجی یعقوب صاحب کے خط سے ایک مراکش جانے والے کے ساتھ خط کا بھیج دینا معلوم ہو چکا۔ اہلیہ اور عزیز محمد سے سلام مسنون کے بعد عیادت کر دیں, عزیزہ خدیجہ پر کسی قسم کی چوٹ کا اثر نہ آنے سے مسرت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ آئندہ بھی اس کو اپنے حفظ و امان

میں رکھے۔

فقط والسلام

حضرت اقدس شیخ الحدیث صاحب مدظلہم

بقلم حبیب اللہ۔ ۸/اگست ۷۲ء

راقم حبیب اللہ خدمت والا میں بہت بہت سلام مسنون عرض کرتا ہے اور بصد عجز و نیاز درخواست دعا کرتا ہے

﴿35﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۲۹/اگست ۷۲ء [۲۰/رجب ۹۲ھ]

عزیزم مولوی عبدالرحیم سلمہ!

بعد سلام مسنون، تمہارا خط پہنچا جس میں تم نے لکھا کہ حاجی چوہان کی رقم عبدالحفیظ کے حوالہ کردی ہے نیز میرے ایک عزیز لندن کے اجتماع سے عمرہ کیلئے حاضر ہوئے تھے انہوں نے ۵۰۰ ریال دیئے تھے امید ہے کہ تو نے دونوں کو چار چار حرف رسید کے لکھوا دیئے ہوں گے۔

حاجی چوہان کا نام تو تو نے اسی پرچہ میں لکھا۔ اس کے متعلق تم نے ابتداء اطلاع دی تھی اور اس میں ان کا نام بھی نہیں لکھا تھا بلکہ یہ لکھا تھا کہ حاجی صاحب جن کے یہاں میں مقیم ہوں اور وہ میری بہت خاطریں کرتے ہیں چناں اور چنیں ہیں اور وہ اس وقت مدینہ پاک میں موجود تھے ان کی خدمت میں تمہارے توسط سے رسید و شکریہ لکھوا دیا تھا بلکہ دو مرتبہ لکھوا دیا۔

عبدالحفیظ کو دینے کو تو بہت بعد میں لکھا ان کا پتہ تو مجھے معلوم نہیں اور نہ تم نے لکھا اس لئے ان کے نام کا پرچہ تو اسی خط کے ساتھ لکھتا ہوں اگر تم کوئی لفافہ ان کو بھیجو تب تو دوسرا رقعہ پھاڑ کر ان کے پاس بھیج دو ورنہ ایک ائرلیٹر پر میرا یہ مضمون نقل کر کے بھیج دو۔ دوسرے صاحب غلام حسین صاحب کے نام براہ راست اسی وقت ائرلیٹر لکھوا رہا ہوں۔

اصل شکر یہ تو تمہارا ہے کہ تم اس نابکار کیلئے لوگوں سے چندہ کرتے ہو۔ اللہ تمہیں بہت ہی جزائے خیر عطا فرمائے۔ اس وقت تو بہت ہی بر وقت تمہارے ہدایا پہنچے اس لئے کہ اس وقت مجھ پر اوجز اور بذل کی طباعت کا بھوت سوار ہو رہا ہے۔

مولوی نصیر بھی بار بار طعنہ دیتے ہیں کہ اب مرتے مرتے تو نے کیا شروع کر دیا اور میری بھی تمنا ہے میری زندگی میں بذل ٹائپ پر چھپ جائے کہ میرے حضرت نور اللہ مرقدہ نے حجاز سے واپسی پر ۴۶ھ میں مجھے بذل المجہود کی طرح شرح ترمذی لکھنے کا حکم فرمایا تھا جس کی تعمیل میں اپنی نالائقی سے نہیں کر سکا چند سال سے یہ خیال ہو رہا ہے کہ بذل المجہود کی خوب اشاعت کر جاؤں بعد میں تو کون طبع کرے گا اسی سے شاید تعمیل حکم نہ کرنے کی کچھ تلافی ہو جائے۔

۳۰ برس سے چونکہ یہ نایاب ہوگئی ہے اس لئے میں نے لیتھو پر بھی اس کی طباعت شروع کر دی۔ تیسری تو بحمد اللہ طبع ہوگئی، پہلی اور دوسری قریب الطبع ہے۔ دو پریسوں میں چھپ رہی ہے۔ ٹائپ والی بھی پہلی دو جلدیں تو تیار ہوگئیں اور تیسری بھی انشاء اللہ قریب الختم ہے لیکن ٹائپ کی تین جلدیں اصل بذل کی ایک جلد میں ہوں گی اور ساری بذل کی ۱۵ جلدیں تجویز ہیں۔ لیتھو کی تیسری جلد مولوی تقی کے ہاتھ تمہارے پاس بھیجنے کا ارادہ ہے کہ مصر میں طبع ہو جائے تو جلدی ہو جائے گی۔ دعا بھی کرو کہ اللہ تعالیٰ میرے ان منصوبوں کو جلد پورا کرا دے۔

مولوی ہاشم کا کل کی ڈاک سے خط آیا مولوی یوسف کی خیریت لکھی ہے۔ ایک لطیفہ سناؤں۔لندن کے دومہمان کل آئے ہوئے تھے ہم نے ان سے قاری یوسف کی خیریت پوچھی, ان کی سمجھ میں نہیں آیا قاری یوسف کون ہے۔ ساتھی نے کہا یہ تو مولانا صاحب کو دریافت کررہے ہیں اس پر ان صاحب نے کہا کہ اجی میں تو مولانا صاحب کی خدمت میں بہت جاؤں ,اس پر ہم نے بھی مولانا صاحب کہنا شروع کردیا۔

مولوی تقی صاحب کے متعلق کل کے مولوی عبدالحفیظ کے خط میں مفصل لکھوا چکا ہوں اس کو دیکھ لیں۔تم نے لکھا کہ والدہ کے نام دو چار سطریں لکھوادے۔ مجھے قسمت سے مولوی یوسف تتلی کا پتہ معلوم نہیں ان کا جو خط آتا ہے جوابی لفافہ ہوتا ہے اسی میں جواب لکھوا دیتا ہوں۔

مولوی تقی صاحب کے ٹکٹ کے سلسلہ میں میرا خود بھی خط لکھنے کا تقاضا ہورہا ہے مگر مولوی تقی تو گھر جا کر بیٹھ گئے اس لئے تمہاری والدہ کا پرچہ بھی اس لفافہ میں رکھوارہا ہوں اپنے خط کے ساتھ بھیج دو۔ سمجھ میں تو آیا نہیں کہ تمہاری والدہ کا تمہارے مصر جانے سے کیا تعلق، ان کی طرف سے تو جب وہ افریقہ جاچکیں تم گجرات میں رہو یا مصر، برابر ہی ہے۔تاہم تعمیل حکم میں ان کے نام پرچہ لکھوارہا ہوں ملاحظہ فرمالو اور اس میں کچھ اصلاح کرنا چاہو تو اصلاح کر کے ایک پرچہ پر نقل کر کے ان کی خدمت میں بھیج دو۔اہلیہ سے سلام مسنون کہہ دو۔

فقط والسلام

حضرت اقدس شیخ الحدیث صاحب

بقلم حبیب اللہ ۲۹/اگست ۷۲ء

﴿36﴾

از: حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب قدس سرہ

بنام: نامعلوم

تاریخ روانگی: یکم شعبان ۹۲ھ / ۹/ستمبر ۷۲ء

عنایت فرمایم سلمہ!

بعد سلام مسنون، عنایت نامہ پہونچا آپ تبلیغی اسفار میں مولانا انعام صاحب کے ساتھ رہے اس سے بہت مسرت ہوئی اللہ تعالیٰ مبارک فرماوے قبول فرماوے آپ کے بھائی صاحب کے تبلیغی جماعت میں نکلنے سے بہت مسرت ہوئی اللہ تعالیٰ بہت مبارک فرماوے ان کو قبول فرماوے ان کے لئے صدقہ جاریہ بناوے۔

اس زمانہ میں تبلیغی کام بہت اہم ہے آپ بھی وقتاً فوقتاً نکلا کریں معمولات کی پابندی سے بہت مسرت ہوئی۔ معمولات کی پابندی ترقی کا زینہ ہے اس کا اہتمام کریں اللہ تعالیٰ استقامت وترقیات سے نوازے۔ آپ اچھا کرتے ہیں کہ مولانا یوسف صاحب سے وقتاً فوقتاً ملتے ہیں۔

آپ کی اہلیہ کی صحت کے لئے بہت ہی دعا گو ہوں۔ ہر نماز کے بعد بسم اللہ سمیت الحمد شریف ۷ مرتبہ اول وآخر درود شریف ۷-۷ مرتبہ خود پڑھیں تو بہتر ہے ورنہ اور کوئی پڑھ کر اس پر اس طرح دم کریں کہ لعاب کا کچھ حصہ اس پر گرے مولانا یوسف صاحب سے تعویذ بھی لے لیں۔ نیز ان سے کہہ دیں کہ آیۃ الکرسی کا عمل دے دیں اور وہ سمجھا بھی دیں۔

خوابوں کو وہ زیادہ اہمیت نہ دیں اگر برا خواب دیکھیں تو اعوذ پڑھ کر بائیں طرف تھوک دیں اس سے خواب کی مضرت جاتی رہے گی۔ دعا سے دریغ نہیں درود شریف کی کثرت کا خود بھی اہتمام کریں اہلیہ کو بھی کہہ دیں چاہے (وضو) ہو یا نہ ہو اہتمام کریں یہ

مکارہ سے حفاظت مقاصد کی کامیابی کے لئے بہت مفید و مجرب ہے۔

آئندہ ماہ مبارک کے بعد خط لکھیں کہ ماہ مبارک میں ڈاک کے سننے اور لکھوانے کا وقت نہیں ملتا ماہ مبارک میں تلاوت قرآن پاک کا خاص اہتمام کریں اعزہ واحباب کو بھی اس کی تاکید کریں میرا رسالہ فضائل رمضان کو خاص طور سے اہتمام کے ساتھ مطالعہ میں رکھیں اگر مسجد میں سنانے کا انتظام ہو جاوے تو بہت بہتر۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب
بقلم احمد گجراتی، یکم شعبان ۹۲ھ

﴿37﴾ الف

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ
بنام: حضرت مولانا عبدالرحیم متالا و مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہما
تاریخ روانگی: ۸ شعبان ۹۲ھ / ۱۶ ستمبر ۷۲ء

عزیزانم مولوی عبدالرحیم و یوسف سلمہما!

بعد سلام مسنون، بدھ کی صبح کو عزیز عبدالرحیم کا بخیر رسی کا اور بدھ کی شام کو عزیز یوسف کی بخیر رسی کے برقیے پہونچے اور جمعرات کو دونوں کی رسید تمہارے گھر کے پتہ سے لکھ دی تھی پہونچ گئی ہوگی۔

جمعہ کے دن حاجی یعقوب کا خط تم دونوں کی مفصل بخیر رسی کا پہنچا اس میں یہ بھی لکھا کہ مولوی یوسف کی طبیعت تو بحمداللہ [ٹھیک ہے] مگر ضعف ہے اور یہ بھی کہ مولوی عبدالرحیم کی رائے ہے کہ مولوی یوسف کو حکیم کو دکھا کر دوا لیکر سہارنپور چلے جائیں گے ایسا ہرگز نہ کریں بلکہ دونوں ۱۵-۲۰ دن حکیم کا علاج کریں اگرچہ مولوی یوسف کی ملاقات کا اشتیاق

اور آپ بیتی کی وجہ سے تمہارا انتظار تمہیں معلوم ہے۔ مولوی عبدالرحیم کی طبیعت بھی آنے کے بعد سے خراب رہی خدانخواستہ ماہ مبارک میں طبیعت خراب رہی تو خواہ مخواہ مکدر رہے گی۔

ایک کارڈ حاجی یعقوب اور عبدالرحیم کے نام مشترک لکھا تھا وہ میں نے نرولی بھیج دیا ہے پہونچ گیا ہوگا۔ اس پر تعجب ہے کہ آج شنبہ کی ڈاک سے بھی تم دونوں میں سے کسی کا خط نہیں ملا۔ تمہاری کتاب کی طباعت کے سلسلہ میں قمر علی [کے] دو تار آئے تھے جس پر میں نے قمر علی کو اور مولوی معین اللہ کو تنبیہ کی تھی جس پر آج کی ڈاک سے علی میاں مولوی معین اللہ اور قمر علی اور سب کی الگ الگ معذرتیں آئیں۔

قمر نے لکھا ہے کہ مولوی تقی صاحب کا خط آیا تھا کہ مولوی عبدالرحیم کی کتاب کے متعلق بذریعہ تار اطلاع دو۔ اب یہ الزام بجائے قمر علی کے مولوی تقی کی طرف منتقل ہوگیا کہ یہ تار کے پیسے کس کے ذمہ پڑیں گے۔ قمر علی نے یہ بھی لکھا ہے کہ ہم نے تو صرف ایک تار دیا ہے مولانا عبدالرحیم صاحب کی توجہ قلبی کا اثر ڈاک خانہ پر پڑا کہ انہوں نے گھبرا کر دو دیئے۔

یہ بھی لکھا ہے کہ تمہاری کتاب کی طباعت پوری ہوگئی کل کو دفتر ہی کے یہاں سے آجائیگی۔ دفتر کے یہاں سے آنے کا مطلب یہ ہوا کرتا ہے کہ سلائی جڑائی وغیرہ سب مکمل ہو کر آجائیگی اگر وہاں منگوانا چاہو تو فوراً لکھنو ایک تار دو تا کہ بلٹی بجائے سہارنپور کے سورت کی جاوے اور سہارنپور منگوانا چاہو تو پھر کہیں کی ضرورت نہیں یہاں پہونچنے پر تمہیں اطلاع کر دی جاویگی۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب،

بقلم محمد اسمٰعیل ۸؍شعبان

آپ کو تو خط کی توفیق نہ ہوئی مگر آپ کے حکیم صاحب نے آپ کے سورت جانے کی

اور چار دن کی دوا دینے کی اطلاع دی اور اس پر قلق بھی لکھا ہے کہ مجھے پہلے سے خبر ہوتی تو میں اسٹیشن پر لینے جاتا۔ میں نے ان کو لکھ دیا ہے کہ ان کے اصرار پر جلدی اجازت دینے کی ضرورت نہیں جب آپ مناسب سمجھیں اجازت دیں۔ فقط والسلام

﴿37﴾ ناء

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۱۷ر ستمبر ۷۲ء / ۹ر شعبان ۹۲ھ

گرامی قدر و منزلت عزیز مولانا عبدالرحیم متالا سلمہ!

بعد سلام مسنون، تمہارا محبت نامہ مؤرخہ ۶ ستمبر ڈاکٹر اسمعیل کے لفافے میں پہنچا۔ مژدۂ عافیت سے مسرت ہوئی۔ میں اپنی معذوری و مجبوری کے باوجود تم دوستوں کے خطوط کا اس وجہ سے اہتمام کرتا ہوں کہ تم سب دوستوں کو بہت شدید انتظار رہتا ہے۔

تم نے کسی حاجی صاحب کے ذریعے حاجی یعقوب صاحب کے پاس دو عدد کپڑے اور زعفران بھیجے, پہنچ گئے, مگر تم سے تعجب ہے کہ تم میری حالت سے واقفیت کے باوجود بوجھ اختیار کیا اور لانے والے کو بھی مشقت میں ڈالا تم ان چیزوں کے بارے میں مجھ سے دریافت کرتے, میں مدنی احباب کو ہدیہ کرا دیتا۔

آج کل میں بذل اور اوجز کی طباعت کی وجہ سے نقد ہدایا کا تو زیادہ بار نہیں ہوتا, لیکن اس کے علاوہ مادی ہدایا بجز اس کے کہ میں یہاں کسی کی نذر کر دوں اور کیا ہو سکتا ہے۔ خط سے کرتے کا طلحہ کیلئے ہونا معلوم ہوا جو ان کو دے دیا۔

حاجی محمد چوہان صاحب کے ٹکٹ نے مولوی تقی کی روانگی میں بہت تاخیر کر دی۔

بالآخر میں نے مجبور ہوکر عزیز عبدالحفیظ کو ایک ارجنٹ تار دیا, اللہ اس کو جزائے خیر دے کہ اس نے بذریعہ تار ٹکٹ بھی بھیج دیا مگر ٹکٹ آنے پر معلوم ہوا کہ اس ٹکٹ سے تو جدہ نہیں اتر سکتے تاوقتیکہ پی فارم پاس نہ کرایا جائے اور وہ بہت لمبا کام ہے۔اس لئے مولوی تقی صاحب کو آج بمبئی تا جدہ تا مصر کا کرایہ دے کر بمبئی بھیج رہا ہوں کہ تا کہ وہ بمبئی سے مستقل ٹکٹ خرید لے۔حاجی یعقوب صاحب کو بھی خط لکھوا دیا تھا کہ بمبئی سے ہندی داموں سے ٹکٹ خرید رکھیں, اور عزیز عبدالحفیظ والا ٹکٹ حجاز جا کر واپس کردیں۔اب ان کے پہنچنے پر آپ اور یہ جلد از جلد مصر کیلئے روانہ ہوجاویں کہ کام میں بہت حرج ہورہا ہے۔

اب تک یہ بھی معلوم نہ ہوا او جز اڑتالیس صفحہ کے بعد طبع ہوئی یا نہیں۔آپ کے زعفران کو تبرک سمجھ کر استعمال کروں گا ورنہ میں تو یہ بھی حبیب صاحب کی خدمت ہی میں پیش کردیتا۔حاجی چوہان صاحب نے ٹکٹ تو درکنار مولوی تقی کے خط کا جواب بھی نہ دیا, جس کا مجھے قلق تو فطری بات ہے۔اب تو بحمداللہ ان کی ٹکٹ کا انتظام تو کر ہی دیا اب تو تمہارا ان کو مصر جلدی لے جانا تمہارے قبضہ میں ہے۔میرا بھی دل یہ چاہتا ہے کہ ماہ مبارک سے قبل ابتدائی مراحل سب پورے ہوجاویں تا کہ رمضان المبارک کا کوئی وقت ضائع نہ ہو۔

مولانا انعام الحسن صاحب کے مدینہ منورہ پہنچنے کی تفاصیل تو ان کے اور دیگر احباب کے خطوط سے ایک ہفتہ قبل معلوم ہوئیں۔اس سے بہت مسرت ہوئی کہ ان حضرات کی معیت میں صلوۃ وسلام میں دلبستگی ہوئی۔اللہ جل شانہ مبارک کرے اور مہجورین کو بھی تمہاری دعاؤں میں شریک کرے۔

اس سے مسرت ہوئی کہ تم دوپہر کا کھانا اپنا لے جا کر مولانا انعام الحسن صاحب کے ساتھ کھاتے ہو اور ان کے بیانات میں شرکت کرتے ہو, جزاکم اللہ۔*اگر مولانا انعام الحسن صاحب کے بیانات میں شرکت کی وجہ سے معمولات میں کوتاہی ہورہی ہے تو مضائقہ*

نہیں ,اگر قضا ہو سکے تو ضرور کرو نہ ہو سکے تو یہ بھی دینی کام ہے۔ مولوی عبدالحفیظ کے خط میں ۲۰ پونڈ اور ۵۰۰ ریال کی اطلاع بھی مل گئی ,جزاکم اللہ تعالیٰ۔

تمہارے پہلے خط پر تمہاری والدہ کے نام ایک پرچہ تمہارے خط میں بھیجا تھا پہنچ گیا ہوگا اور تم نے بھیج دیا ہوگا۔ میری سمجھ میں تو نہیں آیا کہ مصر جانے کے واسطے والدہ صاحبہ کی اجازت کی کیا ضرورت پیش آئی۔ جب تم ان کے پاس نہیں ہو تو ان کے لحاظ سے تم لندن رہو، مکہ رہو، گجرات رہو، سب برابر ہے۔ میرے خیال میں تو تم نے غلطی کی کہ ان سے اجازت منگائی ,اگر وہ منع کر دیں گی تو دقت ہوگی ,اور وہ بے چاری اس ضرورت سے ناواقف وہ تو یہی سمجھے گی کہ سب سے ضروری تو گھر ہے اور دوسرے درجہ [میں بذل ۔اور] مصر کی ان کے نزدیک کیا اہمیت ہوگی۔

اعتراضات جوابات مولوی تقی صاحب تمہارے خط کے حوالہ سے تمہارا نام لکھوا کر تمہارے لئے لے گئے۔ تمہارے خط سے معلوم ہوا کہ حبیب اللہ کے ذریعہ پہنچ گئی۔ میں تو ان رسائل کو تمہارے پاس بھیجنے کی ضرورت نہیں سمجھتا کہ پڑھنے کو تو ان احباب کے پاس موجود ہی ہے ملک کے لئے یہاں آنے کے بعد جتنی چاہو لے لیجئو کہ یہاں سے لے جانے والوں کو بہت دقت ہوتی ہے۔ جو چیزیں مجبوری کی ہیں انہیں تو بھیجنا ہی پڑتا ہے زوائد کے لے جانے میں دقت ہوتی ہے۔ مولوی تقی صاحب کے ساتھ تو کئی چیزیں بھیجنے کو جی چاہتا تھا مگر وہ گھبرا رہے ہیں۔

تم دوستوں کی تعریف میری تالیفات کے متعلق پر مجھے ہمیشہ گیدڑی کا قصہ یاد آیا کرتا ہے ,اس نے اس اپنے بچہ سے کہا تھا کہ چپ، چپ لوگوں کو میرے ہی متعلق پری ہونے کا خیال ہے۔ مجھ پر تم دوستوں کی تعریف کا کوئی اثر نہیں ہوتا کہ تم لوگ تو 'فعین الرضا عن کل عیب کلیلة' میں داخل ہو۔ اس کے متعلق تو مخالفین کی بھی بڑی زوردار

تعریفیں آرہی ہیں۔

آپ تعجب کریں گے کہ ایک صاحب نے اعتراض لکھا ہے کہ مرکز والوں نے کوئی بیت المال تو اب تک قائم کیا نہیں۔ میں نے لکھ دیا کہ واقعی بہت بڑی کوتاہی ہے اور میں مرکز والوں کو بہت زور سے منع کروں گا کہ ہرگز اس کا ارادہ نہ کریں, آپ اس کمی کو پورا کردیں ساری امت کی طرف سے شکریے کے مستحق ہوں گے۔ اہلیہ سے سلام مسنون کے بعد کہہ دیں کہ یہ ناکارہ تمہاری صحت کیلئے دل سے دعا کرتا ہے۔

فقط والسلام

حضرت اقدس شیخ الحدیث صاحب مدفیوضہم

بقلم حبیب اللہ ۱۷ ستمبر ۷۲ء

گفت یوسف وصف شیخ ما بنظمے کن بیاں ☆ تا دلے مضطر قرارے گیرداز تذکارآں

گفتم آرے آرے گویم قطرۂ از قلزمے ☆ گر خدا خواہد بسازد ہم نوا دل

بعد حمد ونعت بشنو وصف شیخ غوث وقت ☆ مہبطِ رحمت بگیتی برکتہ العصراست آں

آں بدائع بحر رائق زیلعی را راز دار ☆ تحفہ و شرح مہذب نیل وروضہ پیش آں

باجی ومغنی و محلی درمنشور از رقی ☆ طیبی عینی عسقلانی قسطلانی بر زباں

چوں سلف آں حافظ قرآن وتفسیر و حدیث ☆ فقہ براقوال واعمالش مسلسل ضوفشاں

﴿38﴾ الف

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۲۰؍ستمبر۲ ۷ء[۱۲؍شعبان ۹۲ھ]

عزیز گرامی قدر و منزلت الحاج قاری یوسف متالا سلمہ! بعد سلام مسنون، بہت تاخیر سے تمہارا محبت نامہ پہنچا۔ تمہارے خط کی تاخیر سے تمہاری امراض کے ساتھ محبت کی وجہ سے فکر سوار ہوجاتا ہے۔ تمہارا ائر لیٹر مؤرخہ بلا تاریخ آج ۱۹ستمبر کو ملا۔ ڈاک چھانٹنے والوں میں جب کوئی یہ کہہ دیتا ہے کہ قاری صاحب کا خط ہے تو میرے لئے تو بقیہ ڈاک کا معلوم کرنا بھی مشکل ہوجاتا ہے۔ اس وقت ساری ڈاک کے نام سننے سے بھی پہلے اسے کھلوا کر سنا۔

تم نے لکھا کہ بہت دنوں سے خط لکھنے کا ارادہ کرتا رہا, ماہ مبارک میں آنے کی تدبیریں سوچتا رہا تمہارے کلام کا مطلب سمجھنے کی ساری عمر کوشش کی مگر تمہاری پرواز اتنی اونچی ہے کہ مجھ پلید کا دماغ اتنا اونچا نہیں۔ میری تو سمجھ میں نہیں آیا۔ خیر میں تو ناسمجھ ہوں مگر میں نے کاتبین حاضرین مجلس سبھی سے پوچھا کہ آنے کی تدبیر میں اور خط لکھنے میں کیا منافات ہے بلکہ یہ تو اور ناسمجھوں کی نگاہ میں خط لکھنے کا محرک تھا, آپ یہ لکھتے کہ میں تدبیر میں ہوں۔

مزید برآں یہ کہ ایک جانب تو آپ آنے کی تدبیر میں مہینوں سے لگ رہے ہیں دوسری جانب آپ نے دارالعلوم دیوبند کو مات دینے کی ٹھان رکھی ہے کہ وہ تعمیرات کے جس درجہ میں سو سال میں پہنچا تم ایک ہی سال میں وہاں پہنچنا چاہتے ہو۔ اگر رمضان میں آ گئے تو یہ سارا کھیل بنا بنایا رہ جائے گا۔ اعضاء اور ارکان بھی جب ہی کچھ کیا کرتے ہیں جب سر پر کوئی [نگران] موجود ہو۔ ورنہ غیبت میں کوشش تو ہر شخص کیا کرتا ہے مگر اسے وقت ہی نہیں ملا کرتا۔

جہاں تک اس ناکارہ کے پاس رمضان گذارنے کا تعلق ہے وہاں تک تو بندہ کے خیال میں لندن کی دینی ضروریات بالخصوص دار العلوم کے ابتدائی مراحل اس کی بالکل اجازت نہیں دیتے کہ تم وہاں سے ہٹو۔ میری ماہ مبارک کی برکات تو کئی رمضان دیکھ چکے ہو۔ اور اس سے بڑھ کر حرمین شریفین کی برکات بھی دیکھ چکے ہو اس لئے اس کی وجہ سے تو بالکل ارادہ نہ کرنا۔

میرا اپنی ذات پر بھی تجربہ یہ ہے کہ پیرانِ عظام کی انتہائی شفقت و محبت تو جہات عالیہ میری ایسی اصلاح نہ کر سکے جتنی مریدانِ با اخلاص نے کر دی۔ اور تمہارے متعلق بھی میری رائے یہ ہے کہ میری طرح سے تمہاری بھی اصلاح تمہارے مریدان ہی کریں گے۔ لیکن جہاں تک تمہاری بیماری کا تعلق ہے اور علاج کا وہ ہر چیز پر مقدم ہے۔

اس کے بارے میں مجھے ذرا انکار نہیں کہ صحت ہر چیز پر مقدم ہے۔ اور اس کے ساتھ ساتھ تمہارے قرض کا مسئلہ بھی میرے لئے سوہانِ روح بنا ہوا ہے۔ اللہ کرے کہ تمہارا مکان جلد بک جائے۔ اس کا تو مجھے بھی بہت ہی فکر سوار ہو رہا ہے۔ تم نے لکھا کہ مسجد کے بہت قریب ایک بہترین مکان مل گیا اسے خرید بھی لیا مگر معلوم نہیں کہ یہ مکان تمہارے دار العلوم سے قریب ہے یا دور۔ اب تو تمہیں ایسا مکان خریدنا چاہیئے جو دار العلوم کے احاطہ میں نہ ہو تو قریب میں ضرور ہو۔ تمہارے سابقہ مکان کی فروختگی کے لئے یہ ناکارہ دل سے دعا کرتا ہے۔ کتابوں کی مد کے قرض کا بالکل فکر نہ کریں، میں نے مولوی تقی صاحب سے کہہ دیا تھا کہ اس مد میں جو خرچ ہو مجھ سے لیتے رہا کریں۔

ساری مقبول دعاؤں میں تو تم ضرور شریک رہتے ہو۔ اس واسطے کہ تمہارے لئے جہراً و سراً اکثر دعائیں ہوتی ہی رہتی ہیں۔ لیکن میری کیمیا اثر صحبت کا حال تمہیں بھی معلوم ہے اور مجھے بھی معلوم ہے۔ 'او کہ خود گم است کرا رہبری کند' کا سچا مصداق ہوں۔ خدا کرے کہ

کارپوریشن سے تمہارے دارالاقامۃ کی جلد اجازت مل جائے اور رمضان سے قبل یا رمضان میں اس کا قبضہ بھی مل جائے ,مگراس چیز میں بھی تمہارا قیام ضروری ہے، ورنہ کاروائی کے جلد ہونے کی امید نہیں۔

تم نے اپنی مجلس منتظمہ کے انتخابات کا پہلے بھی ذکر کیا تھا اور مولوی ہاشم سلمہ نے بھی لکھا تھا اللہ تعالیٰ ان کے شرور سے تمہیں، تمہاری مسجد کو، مولوی ہاشم اور ان کی مسجد کو محفوظ فرمائے۔ اس سلسلہ میں بھی مولوی ہاشم نے جب تمہاری افریقہ جانے کی تجویزیں ہو رہی تھیں لکھا تھا کہ ان کی غیبت سخت مضر ہے۔ ان کی غیبت میں جدید ممبران کے سر اٹھانے کا احتمال بہت قوی ہے۔

معلوم نہیں تمہارا دارالعلوم بھی کسی کمیٹی کے ماتحت ہے یا وہ آزاد ہے۔ دارالعلوم کے ممبران کا انتخاب تو تم دوستوں کی مرضی سے ہونا چاہئے۔تم نے پہلے بھی صدر سے سخت گفتگو لکھی ایسا نہ کرو کہ اس سے مخالفتیں اور عداوتیں بڑھتی ہیں۔ وجادلهم باللتی هی احسن۔ ولو كنت فظا غليظ القلب پر عمل کرنا چاہئے۔من نہ کردم شما حذر بکنید۔ تمہارے حاسدین کے شر اور فتنہ سے محفوظ رہنے کی دل سے دعا کرتا ہوں۔

تمہارا اشتہار والا لفافہ آج ۱۹ ستمبر کو بھی نہیں پہنچا۔مگر میری طلب پر بھائی عبدالحمید صاحب نے بھیج دیا تھا جس سے میری گرانی دور ہوگئی تھی۔ مجھے گرانی ان خطوط سے ہوئی تھی جن میں لکھا تھا کہ تم نے اپیل میں مولانا انعام الحسن صاحب کے دست مبارک سے سنگ بنیاد رکھنے کا اعلان کر دیا یہ چیز میرے نزدیک بغیر منظوری کے ہرگز اعلان کے قابل نہ تھی لیکن اشتہار کا مضمون پڑھنے سے اولاً اور اس کی نقل فاران میں چھپنے سے جو کل ہی آیا صرف تمنا اور خواہش کا درجہ معلوم ہوا۔اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔

میرے چندہ کا تو تم اس قدر ڈھنڈورا پیٹ چکے ہو کہ اس کے بعد اب رسید کی

ضرورت نہیں بلکہ میرے لئے دوسرے مکاتب اور مساجد میں برکت کیلئے کچھ دینے کی بنیاد ڈال دی۔

مولوی تقی صاحب ایک ہفتہ ہوا یہاں سے روانہ ہوگئے اور امید ہے کہ پرسوں جمعہ کو جدہ انشاء اللہ پہنچ جائیں گے۔ میں نے تو ان پر بہت تقاضا کر دیا اور عبدالرحیم کو بھی تاکید کردی کہ ماہ مبارک سے پہلے پہنچ کر کام شروع کردو۔ اس لئے کہ رمضان میں حرمین سے جانا مجھے بھی گراں ہے اور ان دوستوں کی بھی رال ٹپکے گی۔ میں نے عبدالحفیظ کو سخت تقاضا لکھ دیا اور اس کا جواب بھی آگیا کہ وہ رمضان سے قبل جا کر کام شروع کرا کر آجاویں اگرچہ عبدالحفیظ تو مکہ کا رہنے والا اس کو تو وہاں کے رمضان کی زیادہ اہمیت نہیں۔

مجھے منشی انیس نے کچھ نہیں لکھا اس کا تعلق تو تمہارے اور مولوی تقی کے مشورہ سے ہے۔ اور مولوی تقی کو خط لکھو تو مکہ صولتیہ کے پتہ سے لکھو۔ اس واسطے کہ مصر کا پتہ ان کا ابھی معلوم نہیں۔ اہلیہ سے سلام مسنون کہہ دیں۔ اس کی اور تمہاری صحت کیلئے دل سے دعا کرتا ہوں۔

فقط والسلام

حضرت اقدس شیخ الحدیث صاحب مدظلہم

بقلم حبیب اللہ، ۲۰ رستمبر ۷۲ء

اکابر کا رمضان اب تک نہ پہنچا ہو تو منشی انیس سے منگالیں یا حاجی یعقوب صاحب بمبئی والوں سے۔ ظہیر الدین ملتانی کا [کئی] صفحے کا خط آیا۔ اس کے حالات سے مطلع کرو کون ہے۔ تمہارا تو معتقد ہے بلکہ شاگرد بھی۔

از حبیب اللہ چمپارنی سلام مسنون و درخواست دعا۔

﴿38﴾ باء

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۲۹/شعبان ۹۲ھ [۷/۱ اکتوبر ۲۷ء]

عنایت فرمایم جناب الحاج قاری یوسف متالا صاحب سلمہ! بعد سلام مسنون، احباب نظام الدین کے لندن کے قیام میں تو تمہارے ایک دو خط پہنچے مگر ان کی روانگی کے بعد سے تم اپنے اسفار میں اس قدر مشغول ہوئے کہ تم نے کوئی خط ہی نہیں بھیجا۔

کار کے حادثہ کے بعد سے معلوم ہوا تھا کہ طبیعت تو بحمد اللہ اچھی ہوگئی مگر انگلیوں میں اثر باقی ہے مگر اب تو مختلف خطوں سے دارالعلوم کے چندہ میں تمہارے اسفار کی بہت ہی کثرت سن رہا ہوں۔ جو بھی خط آتا ہے اس میں تمہارا بسلسلۂ چندہ کسی جگہ کا سفر ہوتا ہے۔ چندہ کیلئے تمہارے ذاتی اسفار زیادہ مناسب نہیں۔

خطوط لکھنے میں تو مضائقہ نہیں کہ اپنے مقام سے تحریکی خطوط بھی لکھوا ور جانے والے کو کوئی تعارفی خط بھی دے دو۔ تمہارے ان اسفار کی کثرت سے مجھے تمہاری صحت کی طرف سے بھی فکر رہتا ہے اور تمہارے اوقات کے خرچ کا بھی۔ میری تمنا تمہارے متعلق جن کاموں کی ہے وہ سارے کے سارے محض مدرسہ کے چندہ کی وجہ سے ضائع نہ ہوجائیں۔

یہ ناکارہ تو اپنے امراض کی کثرت اور مجبوری سے اس سلسلہ کا کبھی سفر کر نہ سکا البتہ جو مدرسوں کے سفراء جاتے ہیں وہ جن کے نام کہتے ہیں تعارفی اور تحریکی خطوط لکھتا رہتا ہوں۔ میرے اکابر کا بھی یہی دستور رہا کہ وہ خود تو ہر جگہ نہیں جایا کرتے تھے خاص خاص مقامات پر مدعو بن کر تشریف لے جاتے تھے کہ اس سے داعیوں پر دینی اثر بھی اچھا ہوتا ہے اور مدرسہ کیلئے مفید بھی ہوتا ہے۔

چند خطوط مولوی ہاشم صاحب کے لفافہ میں بھیج رہا ہوں ان کو تکلیف فرما کر پتہ لکھ کر بذریعہ ڈاک یا تمہارے چندہ کے اسفار میں ملاقات ہو تو دستی دے دیں۔ معلوم نہیں تمہارے خسر صاحب واپس پہنچ چکے یا نہیں۔ اپنی اہلیہ سے سلام مسنون کہہ دیں۔ عزیزہ خدیجہ کو دعوات۔ مولوی عبدالرحیم صاحب کے خطوط مدینہ پاک سے آتے رہتے ہیں اب تو ان کو بھی میں نے لکھ دیا کہ مولانا انعام الحسن صاحب کے قیام میں زیادہ سے زیادہ وقت ان کے ساتھ گذاریں۔

ایک خط گجراتی میں آج کی ڈاک سے واپس آیا۔ معلوم ہوا کہ یہ تو کئی سال پہلے کا ہے جب کہ ائر لیٹر ۵۵ پیسے کا تھا۔ وجہ واپسی لا پتہ ہونا بتایا۔ مولوی احمد گجراتی نے بتایا کہ وہ تمہارا اپنی والدہ کے نام ہے۔ اس لئے اس کو میں نے پڑھنے اور سنانے سے منع کر دیا۔ ممکن ہے کوئی کام کی بات ہو۔ اس لئے مولوی ہاشم کے لفافہ میں واپس کرتا ہوں مگر یہ معمہ میں نہیں سمجھا کیا ہے۔

فقط والسلام

حضرت اقدس شیخ الحدیث صاحب مدفیوضہم

بقلم مظہر وحبیب اللہ، ۲۹ر شعبان ۹۲ھ

﴿39﴾

از: حضرت مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ العالی، قاہرہ، مصر

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۲۰ر رمضان ۹۲ھ [۲۷ر اکتوبر ۷۲ء]

عزیزم مولوی محمد یوسف صاحب سلمہ! بعد سلام مسنون، احقر الحمدللہ بعافیت ہے امید ہے کہ مزاج گرامی بھی بعافیت ہوں گے۔ تمہارے تین محبت نامے دو حضرت اقدس

کے گرامی نامہ کی پشت پر اور ایک مولوی ہاشم کے ائر لیٹر پر پہنچے۔ اس مرتبہ تو خط لکھنے میں تم نے بڑی مستعدی کا اظہار فرمایا۔ جزاکم اللہ۔

تمہاری سہارنپور کی حاضری سے بہت ہی زیادہ مسرت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ دراقدس کا ادب نصیب فرماوے اور بلا استحقاق آستانہ عالیہ سے متمتع فرماوے۔ وہاں کی مقبول دعاؤں میں ضرور یاد کرلیا کریں۔ سہارنپور سے دور رہ کر وہاں کے ماہ مبارک کی قدر معلوم ہوتی ہے۔

اس سال میری بہت ہی زیادہ تمنا تھی کہ ماہ مبارک سہارنپور میں گذاروں گا۔ اس لئے کہ گذشتہ ماہ مبارک میں بھی محرومی اپنے حصہ میں آئی تھی۔ لیکن اللہ جل شانہ کو یہی منظور تھا۔ یہاں تو نہ کسی قسم کا ماحول نہ ہی یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ ماہ مبارک گذر رہا ہے۔ لیکن تمہارے خط سے اور مولوی ہاشم کے خط سے اتنی مسرت ہوتی ہے کہ اب الحمد للہ کسی قسم کا افسوس نہیں رہا۔

باقی .... صاحب کا حال عجیب ہے ان کیلئے خاص طور سے دعا کریں، اللہ جل شانہ ان کے دل ودماغ کو بذل واوجز کیلئے فارغ کردے۔ میں نے ان سے بارہا عرض کیا کہ یہ ایسی نعمت عظمیٰ اللہ جل شانہ نے ہم لوگوں کو عطا فرمائی ہے ہم اس کا شکریہ ادا کرنے سے قاصر ہیں اس وقت تو اتفاق میری بات سے کر لیتے ہیں لیکن پھر نہ معلوم کیوں انہیں ترکیسر یاد آجاتا ہے۔

تمہارا کوئی خط چلنے سے ۱۵ روز پہلے تک مدینہ منورہ میں مجھے نہیں ملا۔ نہ ہی مولوی ہاشم صاحب کا۔ حاجی پانڈور صاحب کی تاخیر سے بہت قلق ہوا۔ کاش وہ جلد پہنچا دیتے تو بہت اچھا تھا۔ خیر اب بھی یہ ہے کہ ٹکٹ کی رقم ۱۲۰۰ ریال سعودی ہیں احقر واہلیہ کی آمدورفت جدہ تا قاہرہ حج کے موقعہ پر کسی حاجی کے ہاتھ مولوی عبدالحفیظ کے پاس بھیج دیں اس لئے کہ آج کل حضرت کا حساب ان کے پاس ہے۔ اور چاہیں تو حضرت ہی سے معلوم کرلیں۔

تمہاری صحت کی خبر سے بہت ہی مسرت ہوئی۔اللہ جل شانہ صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرمائے۔حکیم۔۔۔صاحب سے بھی کوئی ایسی دوا جو ڈاکٹری دوا کیلئے مانع نہ ہو لے لیں تو اچھا ہے۔اور جانے سے قبل آر۔کے ڈیسائی کے۔۔بھی سارے رپورٹ دکھلا کر کرا لیں اور اسے یہ بتا دیں کہ پہلے بھی ہند آمد پر ان کا علاج کرایا تھا۔ فقط والسلام

احقر عبدالرحیم السورتی،۲۰؍رمضان ۹۲ھ

از: مولانا تقی الدین ندوی صاحب مدظلہ:

برادرم مولوی یوسف سلمہ! بعد سلام مسنون، امید ہے کہ خیریت سے ہوں گے۔ آپ کے خط سے بے حد مسرت ہوئی اور قلب کو بہت ہی تقویت حاصل ہوئی۔آپ کی کتاب کے سلسلہ میں مفصل خط لکھنا ہے مگر ابھی تک فرصت نہ مل سکی۔برادرم مولانا عبدالرحیم صاحب کے خط میں یہ چند سطریں لکھ رہا ہوں، وہاں کے سب حضرات کو سلام مسنون۔

وہاں کا رمضان المبارک تو بہت یاد آ رہا ہے۔بذل پہنچ گئی ,اصل بذل ثالث میں اپنے ہمراہ لایا تھا۔بتلانے والوں نے غلط بتلایا۔حضرت اقدس کی خدمت میں سلام مسنون ومؤدبانہ درخواست دعا کر دیں۔حضرت مولانا علی میاں مدظلہ اگر تشریف لائے ہوں تو سلام مسنون۔ان کی خدمت میں مفصل خط لکھ رہا ہوں۔حضرت مولانا عبد الحلیم صاحب اگر موجود ہوں تو سلام مسنون ۔فقط والسلام

آپ کا تقی الدین ندوی

﴿40﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۹ر شوال ۹۲ھ [۱۵ر نومبر ۷۲ء]

عزیزم قاری صاحب مدفیوضکم! بعد سلام مسنون، شدید انتظار میں آج کی ڈاک سے گرامی نامہ متضمن بہ [مژدہ] بخیررسی پہنچ کر موجب منت ہوا۔ میری طبیعت اب تک خراب ہی چل رہی ہے۔ تمہارے جانے کے بعد تو ۲، ۳ دن بخار کی شدت رہی۔ مجھے نہ تمہاری شرمندگی کی ضرورت ہے نہ افسوس ہے۔ چونکہ تم سے تعلق بہت زیادہ ہے اس لئے ترقی کے جس بام پر تمہیں دیکھنا چاہتا ہوں اپنے ناقص خیال میں جو چیز اس میں رکاوٹ بنتی ہے اس پر نکیر کئے بغیر رہا نہیں جاتا۔

اب تو ماشاءاللہ تربیت السالک بھی تمہارے مطالعہ میں ہے۔ یہ ناکارہ جتنا بھی نابکار ہو لیکن صورتاً شیخ بن گیا اور اس کی حکم عدولی ان حضرات کے مسلک میں بسا اوقات معصیت سے بھی زیادہ بڑھ جاتی ہے۔ یہ ان کے یہاں کے اصول موضوعہ میں ہے ورنہ میں عبدالقدیر کی چائے پر اتنا شدید انکار ہرگز نہ کرتا جس کو میں نے تمہاری نگاہ میں اعتدال سے بھی زیادہ بڑھا دیا۔ اسی طرح مسجد نبوی میں مغرب کے بعد اپنے پاس بیٹھنا میری نگاہ میں تمہارے لئے بہت ہی مفید تھا ورنہ میری غیرت تو تقاضا نہیں کیا کرتی کہ کسی سے اس قسم کی فرمائش کیا کروں۔

مجھے معانقہ سے محروم کرنے کا خیال تو سوچنے سے بھی یاد نہیں آیا۔ یہ تو اب بھی عقل میں نہیں آتا کہ تمہاری طرف سے رغبت کا اظہار ہوا اور میں نے انکار کیا ہو۔ یہ ممکن ہے کہ تم ہی نے اس کی ضرورت نہ سمجھی ہو تو میں نے بھی پیش قدمی نہ کی ہو۔ مگر مجھے اپنے ضعف و پیری

اورامراض کی کثرت سے اب بھی یاد نہیں آیا کہ الوداعی صورت میرے معانقہ سے انکار کی کیا ہوئی تھی۔ یہ ناکارہ دل سے دعا کرتا ہے کہ اللہ جل شانہ تمہیں اپنی اوراپنے پاک رسول ﷺ کی محبت عطا فرمائے جو میری تو عین تمنا ہے اور اجازت کی وجہ سے میں خود اس کا ضرور تمند ہوں۔

یہ تو مجھے عشاء کے وقت معلوم ہوا کہ تم کار سے نہیں گئے لوگوں نے کہا کہ تم ریل سے گئے ہو۔ مگر میں نے سابقہ تجویز کی بنا پر تردید کردی کہ تمہیں خبر ہی نہیں۔ مولانا انعام الحسن صاحب کی خصوصی شفقت سے مسرت ہے۔ وہ آج کل میرے خصوصی لوگوں کے ساتھ اس کا بہت اہتمام کرتے ہیں۔ سفر کی تفصیل سے بہت مسرت ہوئی۔

زادراہ کی محرومی بالکل صحیح ہے اور میرا پختہ ارادہ بھی تھا مگر چونکہ مجھے یہ معلوم تھا کہ ۲۴ گھنٹے نظام الدین قیام رہے گا اور وہاں کھانے کے وقت پہنچنا معلوم تھا اس لئے میں نے اس کا اہتمام نہیں کیا۔ تمہاری تو مدت سفر بھی ایک دن دورات ہے اور پھر نظام الدین کے ۲۴ گھنٹے کا وقفہ۔ میرے خیال میں کھانا لے جانے کی کوئی صورت نہ تھی۔

اللہ کرے کہ تمہارا بخار جاتا رہا ہو۔ چیک تمہاری مساعی جمیلہ سے وصول ہوگیا۔ اللہ جزائے خیر دے۔ یہ عزیز عبدالحفیظ کو دینا ہے اگر اس سے کہیں ملاقات نہ ہو سکے تو عزیز عبدالرحیم کو دے دیں کہ ان تک پہنچادے۔ تمہارے جانے کے بعد تمہاری دو رجسٹریاں اور متعدد خطوط آئے۔ میرا تو دل چاہتا تھا کہ کوئی جانے والا مل جاتا تو دستی بھیج دیتا مگر کوئی جانے والا نہ ملا اس لئے پتہ کاٹ کر بھیج دیا۔ خدا کرے کہ پہنچ گئے ہوں۔

تم نے یہ نہ لکھا کہ مکان پر قیام تمہارا کب تک ہے اور روانگی بمبئی سے کس دن ہے۔ براہ مصر ہے یا سیدھے؟ مفصل اطلاع کریں۔ فقط والسلام

حضرت اقدس شیخ الحدیث صاحب مدظلہم، بقلم حبیب اللہ۔ شب ۹؍شوال ۹۲ھ

اگر عزیز عبدالرحیم سے بھی ملاقات نہ ہوتو پھر اپنے گھر جا کر عبدالحفیظ کو بھیج دیں۔

از حبیب اللہ بعد سلام مسنون، مژدہ صحت کا شدت سے انتظار ہے۔ امید ہے کہ نظر عالی سے گذرا ہوگا۔ جناب نے موزے دینے کا وعدہ کیا تھا مگر ناراضگی میں دینا بھول گئے۔ پاسپورٹ کیلئے فوٹو وغیرہ اتروالئے انشاء اللہ کل یا پرسوں میں درخواست بھیج دوں گا۔ ہمارا رومال بھی ضرور بھیج دیجئے گا۔ دعاؤں کی بہت ضرورت ہے۔

﴿41﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۱۱/شوال ۹۲ھ [۱۷/نومبر ۷۲ء]

عزیزم سلمہ! بعد سلام مسنون، دستی گرامی نامہ مع ہدیہ سنیئہ مرغ مسلم رات گیارہ بجے پہنچا۔ خوب جم رہا تھا اور سب اندر والے سو چکے تھے گرم کرانے کا تو وقت نہیں تھا مگر میں [نے] فرطِ شوق میں جتنا حصہ کھلا ہوا تھا اسے تو جھنجھوڑ دیا تھا اور رات کے سونے والوں کا بھی حصہ ایک ایک بوٹی لگا دیا تھا۔ جزاکم اللہ۔

مگر تم نے اپنی عادت کے موافق زیادتی کی۔ میرے پیارے! اب ان ہدایا کی مجھ میں گنجائش یا تحمل نہیں۔ تمہیں تمہارے دوست اجازت دیتے اور تم ایک وقت کا کھانا میرے ساتھ کھا لیتے تو اندازہ ہو جاتا کہ مقدر میں جتنا تھا وہ کھا چکا۔ کوئی کھانے کی چیز نہ بھیجو اور استعمالی چیز کو مجھ سے پہلے دریافت کرلو۔ مجھے تم سے کوئی تکلف نہیں۔

تمہارا خط پہلے پہنچا تھا اس کا جواب ہمروزہ لکھوا چکا ہوں تمہارے قاصد سے ابھی ملاقات نہ ہوسکی مگر مصافحہ پر میں نے ان سے پوچھا تھا کہ کب تک ٹھہروگے تو انہوں نے مجھ

سے منگل تک کا قیام بتایا۔تم نے دورہ پڑھنا لکھا,آج لاتعد ولا تحصیٰ ہجوم تھا میں نے ان کوکل شنبہ کی صبح کو آٹھ بجے کا وقت دے رکھا ہے۔

تم نے عبدالرحیم کی کوئی تفصیلی بات نہ لکھی بجز خیر خیریت کے۔تفصیل لکھ دیتے تو اچھا تھا۔تمہارے بخار کی خبر سے قلق ہے اللہ تعالیٰ تمہیں صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرمائے۔ اپنی صحت کی ضرور ایک کارڈ سے اطلاع تیسرے دن دیتے رہو۔میری ناراضگی نہیں ہے کئی دفعہ لکھ چکا ہوں اورتم بھی خوب سمجھتے ہو کہ تم سے ناراضگی ہونہیں سکتی البتہ اپنے خیال میں تمہاری ترقی میں جو چیز مانع ہوتی ہے اس پر بے اختیار نکیر نکل جاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ تمہیں اپنی اور اپنے پاک رسول ﷺ کی رضا ومحبت نصیب فرماوے۔

اپنی خالہ سے سلام کہہ دیں۔عبدالرحیم کو خط لکھو یا ملاقات ہوتو سلام مسنون کہہ دیں۔

فقط والسلام

حضرت اقدس شیخ الحدیث صاحب مدظلہم

بقلم حبیب اللہ چمپارنی۔شب ۱۱/شوال ۹۲ھ

ازمولانا حبیب اللہ چمپارنی صاحب:

مکرمی مولانا یوسف صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، میں کس طرح بتاؤں کہ آپ کی صحت کا کس قدر انتظار ہے روز ہی ڈاک کے وقت آپ کا خط تلاش کرتا ہوں مگر نہ ملنے پر بے انتہا مایوسی ہوتی ہے۔ جناب کے قاصد نے بھی ذکر کیا تھا وہ خط لکھنے والے ہیں اس لئے اور بھی انتظار ہے مگر جناب کو اپنے شواہد سے کب فرصت ہے۔فقط والسلام۔

آپ کا حبیب اللہ، ۱۱/شوال ۹۲ھ۔

میری باتوں سے ناراض نہ ہوں یہ مذاق محض ہے۔

﴿42﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ
بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی
تاریخ روانگی: ۱۶؍شوال ۹۲ھ [۲۳؍نومبر ۷۲ء]

عزیزم الحاج قاری یوسف متالا سلمہ! بعد سلام مسنون۔ تمہارے جانے کے بعد سے میں اب تک دو خط لکھوا چکا ہوں۔ معلوم نہیں کوئی تم تک پہنچا یا نہیں۔ کل کی ڈاک سے عزیز مولوی عبد الرحیم اور مولوی تقی کا مشترک خط آیا ہے جس میں تمہارے اور مولوی ہاشم کے نام بھی کئی کئی جگہ کچھ سطور ہیں۔ اس خط پر ان کی سب سطریں نقل کرا رہا ہوں۔

بڑا تعجب ہے کہ یہ خط ۱۷؍رمضان کا چلا ہوا ۱۵؍شوال کو ملا۔ حالانکہ مصر کے خطوط عموماً پانچویں چھٹے دن مل رہے ہیں۔ تم نے لکھا تھا کہ مولوی عبد الرحیم کا خط آیا ہے وہ یقیناً اس کے بعد کا ہوگا۔ یہ بھی معلوم نہیں ہوا کہ تمہارا کیا نظام بنا۔ کب کو جانا ہے؟ اور براہ مصر جانا ہے یا سیدھے جانا ہے؟

فقط والسلام
حضرت اقدس شیخ الحدیث صاحب
بقلم حبیب اللہ، ۱۶؍شوال ۹۲ھ

میرا ارادہ کچھ اور بھی لکھوانے کا تھا مگر آج تقسیم اسباق کی وجہ سے وقت نہ مل سکا اور اگر آج نہ ڈالا گیا تو پھر پیر کو مل سکے گا۔ اپنے نظام سفر سے مطلع فرماویں۔ فقط والسلام
حضرت اقدس شیخ الحدیث صاحب مدظلہم، بقلم حبیب اللہ، ۱۶؍شوال ۹۲ھ

از: مولانا حبیب اللہ صاحب چمپارنی:

اک اک پل ایک ایک برس ہے روٹھ کے ان کے جانے سے
ہم لمحوں کو ناپ رہے ہیں صدیوں کے پیمانے سے

مجی المکرّم مولانا یوسف متالا صاحب ادام اللہ مؤدتکم !

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ معلوم نہیں اب جناب کی طبیعت کیسی ہے ہر وقت انتظار رہتا ہے۔ روزانہ کی ڈاک میں جناب کے محبت نامے کا انتظار رہتا ہے مگر معلوم نہ ہوسکا کہ کیا بات پیش آگئی۔ اب بھی سراپا انتظار ہوں۔ اگر مجھ سے غلطی ہوگئی ہو تو اب معاف کردیجئے۔

میں ہر وقت آپ کے خیال میں لگا رہتا ہوں مگر معلوم نہیں آپ کہاں ہیں ؎

اب کے بچھڑے تو پھر خدا جانے ہم تمہیں عمر بھر نہ ملیں

فقط والسلام

اسیر محبت حبیب اللہ چمپارنی

۱۶؍شوال ۹۲ھ

﴿43﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ
بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی
تاریخ روانگی: ۲۱ر شوال ۹۲ھ [۲۷ر نومبر ۲ے ۷ء]

عزیزم سلمہ بعد سلام مسنون، آج کی ڈاک سے تمہارا محبت نامہ مؤرخہ ۲۴ر نومبر آج ۲۷ کو ملا۔ اس سے بہت مسرت ہوئی کہ میرے دونوں کارڈ بھی مل گئے اور رجسٹریاں بھی۔ تمہاری بمبئی کی سیٹوں کی تعیین بھی معلوم ہو جاتی تو آئندہ خط لکھنے میں سہولت ہوتی۔ خدا کرے کہ تمہیں مصر کا ویزہ مل جائے تو عزیز عبدالرحیم سے بھی ملاقات ہو جائے گی۔

آج کے خط سے صحت کا حال معلوم ہو کر بہت مسرت ہوئی۔ تمہارا سالن تو بہت ہی اچھا پہنچا اور میں نے تو اس جمے ہوئے کو ہی شوق میں کھانا شروع کر دیا تھا اور موجودین کو بانٹنا بھی۔ اس پر گھی اتنا زیادہ تھا کہ وہ تو کھایا نہیں گیا اس میں تیسرے دن چاول ڈلوا لئے تھے۔ میں نے بھی اس کو پانچ دن مکہ کے زمزم کی طرح سے خوب ہی وصول کیا۔ مولوی نصیر اور ابوالحسن تو میرے مستقل ساتھی ہیں ہی، ایک آدھ لقمہ حبیب اللہ کو بھی ملتا رہا۔

مولوی غلام محمد کا پیام تم نے لکھا۔ تمہیں تو معلوم ہے کہ میری تو کوئی خدمت اللہ کے فضل سے ہے ہی نہیں۔ تین آدمی مجھے چارپائی سے قدمچہ پر بٹھانے اٹھانے کو چاہئیں جو ہر وقت میرے پاس موجود ہیں۔ اللہ ان کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ اور کوئی خدمت اللہ کے

فضل سے [کسی سے] وابستہ نہیں ہے۔ نہ پاؤں دبوانے کی ستر سال میں عادت پڑی۔ البتہ بیماری میں تیل لگانے کی عادت پڑ گئی۔ اس کے لگانے والے بھی ۳،۴ موجود ہیں۔ اللہ ان کو بہت ہی جزاء خیر عطا فرمائے۔

اگرچہ آج کل نجیب اللہ تمہارے جانے کے بعد سے برابر یرقان میں مبتلا ہیں اس لئے اس سے خدمت نہیں لینا چاہتا اوراس کی جگہ پر قبضہ کرنے کیلئے کئی آدمی متقاضی تھے مگر وہ جگہ چھوڑنا نہیں چاہتا۔ اگر خط لکھو تو اہلیہ کو میری طرف سے خاص طور سے سلام مسنون لکھ دینا۔ مولوی ہاشم صاحب بھی سلام مسنون کہہ دیں اور اپنی خالہ سے بھی۔

فقط والسلام
حضرت اقدس شیخ الحدیث صاحب
بقلم حبیب اللہ، شب ۲۱ رشوال ۹۲ ھ

مولوی نصیر سے یہ معلوم ہوکر کہ تم نے اپنی کتابیں ایک ثلث گجرات اور دو ثلث منشی انیس کو بھیجنے کو لکھا قلق ہوا۔ اس لئے کہ بلٹی سے نہ معلوم کب تک پہنچیں گی۔ تمہارے قیام تک پہنچ جائیں گی یا نہیں۔ دلی کی کتابیں تو انشاء اللہ میں کل یا پرسوں بذریعہ کار بھیج دوں گا۔ اس لئے کہ عید کے بعد سے وہاں سے کاروں کی آمد ورفت خوب ہورہی ہے کل کو مولانا انعام الحسن صاحب کے آنے کی بھی خبر ہے۔

فقط والسلام
حضرت اقدس شیخ الحدیث صاحب مدظلہم
بقلم حبیب اللہ۔ ۲۱ رشوال ۹۲ ھ

﴿44﴾

از: حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۲۵؍شوال ۹۲ھ / یکم دسمبر ۷۲ء

عزیزی الحاج قاری یوسف متالا سلمہ!

بعد سلام مسنون، میں نے متعدد خطوط میں تم سے یہ دریافت کیا کہ تمہارا انظام سفر کیا ہے تمہارے متعدد خطوط پہونچے مگر اس کا جواب نہیں ملا۔ ایک صاحب کا مانچسٹر سے خط آیا جس کے ساتھ جواب کے لئے ہندی لفافہ رجسٹری کے لئے بھی ان کے ہاتھ کا پتہ لکھا ہوا آیا تھا یہ خط یہاں سے ۹؍ستمبر کو گیا اور یکم دسمبر کو یہ رجسٹری واپس آ گئی جس پر لکھا ہے کہ پتہ معلوم نہیں جس سے تعجب ہوا۔

یہاں سے کسی کا لکھا ہوا ہوتا تو غلطی کا احتمال بھی تھا مگر پتہ خود مرسل ہی کا لکھا ہوا ہے اس خط کو تمہارے پاس واپس کرنا چاہتا تھا کہ ڈاک میں رکھ لو لندن پہونچ کر کچھ پتہ چل سکے تو ان کو کارڈ لکھنا یا لفافہ میں یہی خط رکھ دینا کہ یہ خط ۹؍ستمبر کو سہارنپور سے روانہ ہوا تھا اور آج یکم دسمبر کو واپس پہونچا جس پر لکھا ہوا ہے کہ پتہ نہیں۔ یہ یوں خیال کریں گے کہ رجسٹری بھی ہضم کر لی اس خیال سے حاجی یعقوب صاحب کی خدمت میں بھیج رہا ہوں کہ بہر حال تمہارا راستہ تو بمبئی ہی کو ہے اور حاجی صاحب میری تکلیفیں برداشت کرتے ہی رہتے ہیں آپ کی خدمت میں پیش کر دیں گے۔

تمہاری اطاعت رسول مولوی نصیر کے قول کے موافق تمہارے والی تو بھیج دی یہ یاد نہیں کہ منشی انیس والی کے متعلق انہوں نے کیا کہا تھا۔ رات کو بارہ بجے یہ خط لکھوا رہا ہوں اس لئے کہ قاضی صاحب علی الصباح جانے والے ہیں یہ معتبر ذریعہ ہیں ورنہ مجھے اس کے

لئے رجسٹری کرنا پڑتا۔

میں نے عزیز عبدالرحیم کو متعدد خطوط میں یہ لکھا کہ تمہارا اور تمہاری اہلیہ کا حج نہیں ہوا اس لئے تم دونوں تو ضرور حج کر لینا اور مولوی تقی صاحب چونکہ کئی حج کر چکے ہیں اس لئے ان کے حج کے ضرورت نہیں کہ حرج ہوگا البتہ میری رائے یہ ہے کہ حج کے بعد تاخیر نہ کریں مدینہ پاک قیام دونوں کا طویل ہو چکا ہے اول تو زیارت کے لئے حاضری کی ضرورت نہیں اور اگر ہو تو ایک دو دن سے زائد نہیں میرے خطوط کے جواب تو ان کے پاس سے آرہے ہیں اس لئے کہ مصر کی ڈاک پانچویں چھٹے دن آجاتی ہے مگر میرے مضمون کا جواب کسی میں نہیں اپنے نظام سے جلد مطلع کریں۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب مدظلہم

بقلم حبیب اللہ، شب ۲۵؍شوال ۹۲ھ

﴿45﴾

از: مولانا حبیب اللہ صاحب چمپارنی مدظلہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۲۵؍شوال ۹۲ھ / یکم دسمبر ۷۲ء

مجی المکرّم مولانا یوسف متالا صاحب ادام اللہ شفقتکم!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، بے انتہا اور سخت وشدید انتظار کے بعد جب کہ میں دن بھر کچہری میں رہا میری غیبت میں جناب والا کا محبت نامہ پہونچا۔ شام کو واپسی پر مولوی اقبال نے نہیں بلکہ پہلے میں نے مولوی محمد علی سے دریافت کیا کہ میرے نام کا کوئی خط تو نہیں تو انہوں نے بتایا کہ ہاں ہے میں اسی وقت سمجھ گیا بلکہ دل میں یوں ہی آیا کہ وہ جناب والا کا

محبت نامہ ہوگا چنانچہ وہ مولوی اقبال کے پاس تھا وہ ان سے لیا اور اندھیرے ہی میں پڑھنا شروع کر دیا اور بار بار معلوم نہیں کئی بار پڑھا۔

معلوم نہیں میرے عرائض کے جواب میں جناب نے ایک پوسٹ کارڈ سے مجھے کیوں بہلا دیا واقعی مجھے تو بڑا ہی تاؤ آیا کہ کارڈ کیوں لکھا اس لئے کہ آپ کے یہاں تو خط چھپانے کا (دستور) نہیں مگر میرے یہاں بڑا ہے میں معمولی خطوط بھی کسی کو پڑھنے نہیں دیتا خیر خدا کا شکر ہے کہ کسی نے پڑھا نہیں ورنہ میں تو جان کو آجاتا۔

جناب کا بار بار اپنے گرامی نامے میں لفظ شاہد وشواہد کو دہرانا من احب شیئاً اکثر ذکرہ کی غمازی کرتا ہے۔ مولوی صاحب! میرے بظاہر بھولے پن سے آپ غلط فائدہ اٹھاتے ہیں۔

اک آگ ہی ہے دل میں برابر لگی ہوئی

انشاءاللہ کل درخواست لکھنؤ رجسٹری کر دوں گا دعاء کی بہت بہت درخواست ہے آپ تو شاید آمین اس وجہ سے نہ کہیں گے کہ ہم پہلو ہونے میں یہ پھر تکالیف دیگا اب تو سب سو رہے ہیں کافی رات گذر چکی اور سارے سو رہے ہیں۔

میں بھی حضرت کو لٹا کر ڈاک نمٹا کر اندر حجرے میں آ کر پھر یہ خط لکھ رہا ہوں کہ کل حاجی یعقوب صاحب کے پاس لفافہ جانے والا ہے۔ (یہ بھی کل ہی) چلا جائے کہ آپ کا گجرات کا قیام معلوم نہیں کب تک ہے ڈاک سے خط پہونچے گا یا نہیں میں انشاءاللہ حضرت کے ساتھ حجاز جانے کی کوشش کروں گا آپ بھی دعا فرماویں اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل وکرم سے اسباب سفر آسانی وسہولت وعافیت کے ساتھ میسر فرمائے۔

ہاں تو میرا اگرم رومال جناب نے بھیج دیا؟ مجھے ابھی تک پہونچا ہی نہیں اگر نہ بھیجا ہو تو بمبئی سے بشرط سہولت ووقت ضرور خرید کر حاجی یعقوب صاحب کو دے دیں وہ بذریعہ

رجسٹری ڈاک یا کسی آنے والے کے بدست بھیج دیں پابندی کوئی نہیں سہولت ہر نوع کے ساتھ مشروط ہے۔

ابھی تک تو......ملی نہیں اب وہ کہتا ہے کہ ختم ہوگئی کہیں ملتی نہیں تاہم کوشش وتلاش جاری ہے اگر......تو یہ رقم شاہد ونجم الحسن میں سے جس کو آپ فرمادیں گے میں دے دوں گا ہر وقت آپ کے خط کا انتظار رہتا ہے۔اچھا تو آپ میری محبت کو جھوٹ سمجھتے ہیں ناقدری مت کیجئے پچھتایئے گا۔باقی عندالتلاقی۔ فقط والسلام

دورافتادہ،آپ کا حبیب اللہ،شب ۲۵/شوال ۹۲ھ

جواب سے ضرور مشرف فرمایئے۔مت ٹالئے۔کارڈ کا جواب آغاز سفر معلوم ہونے کے بعد تفصیل سے لکھوں گا انشاءاللہ تعالیٰ۔

علم فوارہ نما جو شد زنوک خامہ اش ☆ بہریاب اہل عرب اہل عجم درکل جہاں

از حکایاتِ صحابہ زندگی پر نور کن ☆ ہم بیابی در فضائل روشنی قلب وجاں

ذکر قرآں صدقہ روزہ حج نماز و ہم درود ☆ ہر یکے را بر طریق دل نشیں کردہ بیاں

اعتدالش فرقہائے مختلف راجمع کرد ☆ صلح کردہ دشمنے بادشمنے شد شادماں

حب دنیا ازدلِ خود دور کُن دریادِموت ☆ مال وعزّت راہمیں جاترک گردہ رفتگاں

در و جوبِ لحیہ ہم دارد کتابے پُر اثر ☆ ریش دشمن چوں بخواندش ریش راشُد پاسباں

اوجز ولامع خصائل کوکب و حج وداع ☆ بر موّطا بر بخاری ترمذی شرح عیاں

﴿46﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: یکم ذیقعدہ ۹۲ھ [۷/دسمبر ۷۲ء]

عزیزم قاری یوسف متالا سلمہ بعد سلام مسنون، تم نے روانگی کے وقت دو ہفتے گجرات میں قیام کا ارادہ ظاہر کیا تھا اور اس کے بعد جلد روانگی کا ارادہ بھی ظاہر کیا تھا۔ اس لئے میں ہفتہ عشرہ تک تو تمہارے نام کے خطوط دمادم مکان کے پتہ سے بھجواتا رہا اور تمہارے نام کے خطوط آتے رہے ان پر بھی مکان کا پتہ لکھوا کر بھجواتا رہا۔ اس کے بعد سے تمہارے نام حاجی یعقوب صاحب کو خطوط لکھتا رہا اور یہ بھی لکھواتا رہا کہ قاری یوسف صاحب آنے والے ہیں ان کے آنے پر یہ خطوط ان کو دے دیں۔

ان میں ایک رجسٹری جولندن سے واپس ہوئی تھی اور لکھا تھا کہ اس پتہ پر کوئی شخص نہیں ملا وہ بھی ایک صاحب کی معرفت ایک ہفتہ ہوا حاجی صاحب کے پاس بھیج دی تھی۔ ڈاک میں تو میں اس کو آپ کے پاس نہ بھیجتا کہ فضول محصول ضائع ہوتا۔ ایک صاحب بمبئی جارہے تھے ان کے ساتھ متعدد خطوط بمبئی بھیجے تھے اس میں اسے بھی رکھ دیا تھا اور حاجی صاحب سے دریافت بھی کرتا رہا کہ تمہارے بمبئی پہنچنے کی کوئی اطلاع ان کو ہے یا نہیں۔ وہ اپنی لاعلمی لکھتے رہے۔

آج کی ڈاک سے ان کا خط پہنچا کہ تم نے ۲۹ دسمبر کی سیٹیں ریزرو کرانے کو لکھا ہے۔ اس لئے حاجی صاحب نے وہ سارے خطوط بذریعہ ڈاک آپ کے پاس بھیج دیئے۔ جس سے قلق ہوا کہ فضول پیسے ضائع ہوئے۔

مولوی عبدالرحیم اور مولوی تقی نے کئی کتابوں کے متعلق لکھا تھا کہ وہ ضرور تمہارے

ہاتھ ان کے پاس بھیج دی جائیں ان میں زیادہ تر تو لکھنو اور بیروت کی ٹائپ شدہ کتابیں تھیں ان کے متعلق تو میں نے ان کو لکھ دیا تھا کہ عزیز یوسف کو ہوائی جہاز سے آنا ہے ان کا وزن زیادہ بڑھ جائے گا۔ مکہ مکرمہ سے حجاج اور غیر حجاج کی آمد تو بہت کثرت سے ہوتی ہے یہ سب کتابیں مکہ مکرمہ سے منگالو۔

البتہ ایک بذل چہارم اور دو دو نسخے او جز جلد ثانی اور ثالث چونکہ لیتھو کی طبع شدہ ہیں اور مکہ میں نہیں ملتیں اس لئے ان کا پیکٹ بنا کر ایک ہفتہ ہوا حاجی یعقوب صاحب کے پاس بھیج دیا تھا۔ اور اس پر تمہارے نام عزیز عبدالرحیم کے خط اور اپنے جواب کا خلاصہ بھی اوپر ہی لکھ دیا تھا اس لئے کہ میں سمجھ رہا تھا کہ تم اپنے مجوزہ نظام کے موافق آخر شوال تک وہاں پہنچ جاؤ گے۔

حاجی جی کے آج کے خط سے ۲۹ر دسمبر کا حال معلوم ہو کر اس کا تو قلق زیادہ نہیں ہوا کہ تم یہاں نہیں ٹھہرے یہ تو راحت دلبستگی پر ہے، البتہ اس بات کا فکر ضرور ہو گیا کہ میں نے عبدالرحیم کو رمضان میں بھی اور اس کے بعد بھی متعدد خطوط میں لکھا کہ تم نے اور تمہاری اہلیہ نے حج نہیں کیا اور تم سے زیادہ تمہاری اہلیہ کا فکر ہے اس لئے کہ تم تو مرد ہو بعد میں بھی انشاء اللہ اسباب پیدا ہوتے رہیں گے مگر اہلیہ کا مسئلہ زیادہ مشکل ہے۔ نہ معلوم پھر نوبت آوے نہ آوے۔ اس لئے تم دونوں ضرور حج کرو۔ مولوی تقی صاحب کئی دفعہ کر چکے ہیں ان کی ضرورت نہیں۔

عزیز عبدالرحیم کے متعدد خطوط آئے کہ انشاء اللہ تعمیل حکم میں ہم دونوں ضرور حج پر حاضر ہوں گے میں نے ان کو یہ بھی لکھ دیا تھا کہ حج کر کے فوراً واپس آجائیں اس لئے کہ مدینہ پاک تم دونوں بہت طویل قیام کر چکے ہو اس لئے اگر بسہولت حاضری میسر ہو تو صرف ایک شب کیلئے یاد و۔

حاجی یعقوب صاحب کے آج کے خط سے آپ کی سیٹ ۲۹ دسمبر کی معلوم ہوکر یہ فکر ہوگیا کہ ۲۹؍دسمبر کو جنتری میں یہاں ۲۲؍ذیقعدہ ہے اور حجاز کی تو غالباً ۲۴ ہوجائے گی۔ ایسا نہ ہو کہ تمہارے پہنچنے پر ان کی روانگی ہوجائے۔ یہ تو مجھے گوارا نہیں کہ تمہاری وجہ سے ان کا حج ضائع ہو اسلئے کہ مستورات کے حج کا مجھے مردوں کے حج سے زیادہ فکر رہتا ہے۔

مولوی عبدالرزاق صاحب، مولوی تقی صاحب اور عزیز عبدالرحیم کے دو ہفتے سے برابر خطوط آرہے ہیں کہ اوجز جلد اول تیار ہوگئی اور اس خط کے ساتھ پہنچ جائے گی۔ مگر آج ۷؍دسمبر تک تو پہنچی نہیں۔ میرا تو دل چاہتا تھا کہ رمضان میں آجاتی تو سب دوستوں کو زیارت کرادیتا کہ جتنا مجھے اشتیاق ہے اتنا نہیں تو کم از کم کچھ نہ کچھ اشتیاق تو بہت سوں کو ہوگا ہی۔ اگر تم ایک جلد اپنے لئے لے جانا چاہو تو شوق سے لے جانا بلکہ اپنے کتب خانہ میں میری طرف سے وقف کردینا کہ تمہارے کتب خانہ کی کتب دینیہ کی ابتداء نہ ہوئی ہو تو ابتدائی کتب وقفیہ میں داخل ہوجائے۔

اپنے نظام سفر کی بذریعہ برقیہ عزیز عبدالرحیم کو خبر کرو۔ مجھے اس کا خیال ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ تم پہنچو اور وہ روانہ ہوچکے ہوں۔ تمہارے ارادوں کی تو ہمیں خبر ہوتی نہیں تاہم مصالح کے خلاف نہ ہو تو اپنے نظام سفر سے ضرور مطلع کرو۔ خط لکھو تو اپنی اہلیہ کو میرا سلام ضرور لکھ دو۔

فقط والسلام

حضرت اقدس شیخ الحدیث صاحب مدظلہم

بقلم حبیب اللہ۔ یکم ذیقعدہ ۹۲ھ

از راقم سلام مسنون و درخواست دعوات

﴿47﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۱۶/ذیقعدہ ۹۲ھ [۲۳/دسمبر ۷۲ء]

عزیز قاری یوسف متالا سلمہ! بعد سلام مسنون، میں تو سمجھ رہا تھا کہ تم مصر پہنچ گئے ہوگے مگر پرسوں ترسوں حاجی یعقوب صاحب کے خط سے معلوم ہوکر کہ آپ نے ۲۹/دسمبر کی تاریخ تجویز کی ہے اسی وقت ایک پرچہ آپ کو مولوی ہاشم سلمہ کے خط میں بھیجا تھا، پہنچ گیا ہوگا۔

باوجودیکہ طبیعت اب تک صاف نہیں ہوئی اور مہمانوں کا ہجوم بھی کم تو ضرور ہوگیا مگر باقی ہے۔ اس سب کے باوجود عشاء کے بعد سے رمضان کی ڈاک کو سننا شروع کرتا ہوں۔ مجھ بیمار سے زیادہ میرے نوجوان کاتبوں کے اوپر نیند کا اور کسل کا خمار غالب ہوتا ہے مگر یہ انبار بھی لکھنا ہی ہے۔

رمضان کے خطوط میں چند خطوط ایسے ملے جس میں آپ ہی کو تکلیف دینی پڑے گی۔ جواب میں میرے الفاظ کی پابندی تو کیا نہ کریں کچھ بڑھا کر لکھ دیا کریں بالخصوص دعاؤں میں۔ اگر یہ خطوط تمہارے سامنے سن لیتا تو تمہارے ہی حوالے کردیتا کہ لندن جاکر اس کا جواب لکھ دینا۔ اب بھی خطوط کا جواب ڈاک سے بھیجنے کی تو ہرگز ضرورت نہیں، لندن پہنچنے کے بعد بذریعہ کارڈ یا دستی پرچہ حسبِ سہولت بھیجتے رہیں۔

مولوی احمد اسوات [پتہ درج ہے]:

’آخری شعبان میں آپ کا گجراتی دعوت نامہ مطبوعہ پہنچا۔ یہ ناچیز تو خود گجراتی نہیں

جانتا مگر میرے بہت سے احباب گجراتی جاننے والے ماہ مبارک میں موجود تھے۔ ماہ مبارک میں اس ناچیز کو ڈاک کا وقت کئی سال سے نہیں ملتا اور آپ کا گرامی نامہ بھی شادی کی تاریخ گذرنے کے بعد ملا تھا, لیکن دعاء سے دریغ نہیں کیا۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے اس تقریب کو طرفین کیلئے بہت مبارک فرمائے, زوجین میں محبت عطا فرما کر اولادِ صالح عطا فرمائے۔ یہ ناچیز اتنی دور سے بجز دعا کے اور کیا کرسکتا ہے'۔

قاری صاحب اس کا جواب بڑھا چڑھا کر گجراتی میں لکھ دیں۔

یونس احمد [پتہ درج ہے]:

'تمہارا خط پہنچا اور جواب کیلئے لفافہ پر انگلستان کا ٹکٹ لگا ہوا تھا جو یہاں بے کار ہے۔ اس لئے تمہارا یہ جواب ایک دوست قاری یوسف متالا کے پاس لندن بھیج رہا ہوں کہ وہ اس کی نقل کر کے ایک لفافے میں آپ کے پاس بھیج دیں اور ٹکٹ اپنے استعمال میں لے آویں کہ مجھے ان کے پاس لفافہ لکھنے میں بھی اس سے زیادہ ہی پیسے خرچ کرنے پڑے ہوں گے۔ آئندہ جواب کیلئے اگر آپ ہندی ٹکٹ منگا کر اپنے پاس رکھ لیں اور خط کے ساتھ اپنا پتہ لکھ کر بھیج دیں تو زیادہ سہولت رہے۔ ممکن ہے قاری صاحب کے پاس ہندی ائر لیٹر ہو۔ ان سے پوچھ لیں۔

اس سے بہت مسرت ہوئی کہ آپ ہندوستانی مستورات کی جماعت کے ساتھ اپنی اہلیہ کو لے کر جا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مبارک فرمائے، قبول فرمائے۔ آپ کے اور آپ کی اہلیہ کیلئے بھی دینی ترقیات کا ذریعہ بنے گا۔ اس سے تعجب ہوا کہ آپ کی اہلیہ میں برقع کا جذبہ پیدا نہیں ہوا۔ اجتماع کے موقعہ پر جو مستورات کی جماعتیں لندن سے دوسرے ممالک میں گئی تھیں ان کے ارشادات سے تو وہاں کی سو سے زیادہ مستورات کے متعلق خطوط آئے تھے کہ انہوں نے از خود برقع شروع کر دیا جو وہاں کی رہنے والی تھیں اور برقع کے نام سے نفرت تھی۔

تعویذ یہاں سے تو جانا مشکل ہے کہ راستہ میں سے نکال لئے جاتے ہیں۔ دوسرے یہ ناکارہ کئی سال سے آنکھوں کی معذوری کی وجہ سے خود تو لکھنے پڑھنے سے معذور ہے۔ یہاں بھی میرے کاتب ہی لکھتے ہیں۔ قاری یوسف متالا بھی میرے کاتبوں میں رہ چکے ہیں اور دس بارہ برس سے میرے تعویذ وہ بھی لکھ رہے ہیں۔ اگر آپ کی اہلیہ تعویذ باندھنے پر راضی ہوں تو قاری صاحب کو اپنے پتہ کا جوابی لفافہ بھیج کر ان سے یارشید کا تعویذ منگالیں انہیں پورا تعویذ معلوم ہے بشرطیکہ آپ کی اہلیہ تعویذ باندھنے پر آمادہ بھی ہوں۔ اگر وہ تیار ہوں تو موم جامہ کرکے داہنے بازو پر باندھ لیں۔

آپ نے یہ نہیں لکھا کہ آپ کا نظام سفر کیا ہے۔ آپ نے جو جواب کا پتہ لکھا ہے یہ پتہ آپ کا کس وقت تک کے لئے ہے۔ جب آپ جماعت میں ہیں تو ایک جگہ قیام ہوگا نہیں۔ آپ نے جو پتہ لکھا وہ بھی بولٹن ہی کا ہے اور قاری صاحب کا خود بھی قیام بولٹن میں ہے وہ آپ کے مکان سے آپ کا نظام سفر معلوم کرکے اگر آپ واپس آگئے ہوں گے یا آنے والے ہوں گے تو اس خط کا مضمون دستی پہنچا دیں گے۔ ورنہ ایک کارڈ پر نقل کرکے بھیج دیں گے اور جب آپ تعویذ کے لئے اپنے پتہ کا لفافہ ان کے پاس بھیجیں گے تو وہ تعویذ بھیج دیں گے۔'

قاری یوسف صاحب! میرا خیال ہے کہ آپ اپنے ساتھ سو پچاس روپئے کے ائر لیٹر خرید کر ضرور لیتے جائیں۔ آپ کے لئے تو جوابی ائر لیٹر کی بالکل ضرورت نہیں لیکن وہاں کے جو لوگ آپ سے خریدنا چاہیں گے خرید لیں گے۔ اس میں ان کو سہولت رہے گی ورنہ لوگ شیلنگ وغیرہ بھیجتے ہیں اس میں دقت رہتی ہے۔

یہاں تک لکھنے کے بعد تمہارے یکے بعد دیگرے دو کارڈ پہنچے۔ میں تو تمہیں انشاء اللہ دمادم خط لکھتا مگر تم نے یہاں آنے کے بعد بھی اپنا کچھ پتہ نہ دیا۔ اتنا تو میں سنتا رہا کہ

مولوی عبدالمنان دہلوی کے ساتھ مٹرگشت میں لگ رہے ہو۔ کسی مسجد کی بنیاد رکھنا، کسی مدرسہ کا افتتاح۔ اللہ مبارک کرے۔

تمہارا پہلا کارڈ مؤرخہ ۱۸ر دسمبر جس میں تم نے لکھا تھا کہ میں نے کویتی ٹکٹ کے لئے لندن تار کر دیا ہے خدا کرے کہ آ گیا ہو۔ یہ تو حاجی یعقوب صاحب کے خط سے مجھے بھی پہلے ہی معلوم ہو گیا تھا کہ مصری راستہ بند ہو گیا ہے اور مزید قلق اس پر ہوا کہ میرے خطوط کی بنا پر عبدالرحیم تمہارا مصر میں انتظار کر رہا ہو گا۔ مصریوں نے جہاز جنگ کی وجہ سے بند نہیں کیا ہے بلکہ جیسا کہ تو نے بھی لکھا مصری حجاج کی کثرت آج کل بہت ہو رہی ہے جیسا کہ مکہ سے خطوط سے معلوم ہوا۔

تمہارے نزلہ زکام وغیرہ امراض کی وجہ سے واقعی کلفت ہے۔ مگر لندن کے رہنے والوں کو ہند کی آب و ہوا کیسے موافق آئے۔ اس سے مسرت ہوئی کہ اطاعت رسول کا کسی صاحب نے گجراتی ترجمہ شروع کر دیا۔ اللہ تعالیٰ جلد از جلد طباعت سے مزین فرمائے۔ اوجز کی جلد مرسلہ مولوی عبدالرحیم صاحب پہنچ گئی، مگر وہ تو ایک سال پہلے پہنچ گئی اس لئے کہ اس کے ٹائٹل پر مطبوعہ ۹۳ھ لکھا ہوا ہے، اور وہ باوجود نہایت تاخیر بار بار کے تقاضوں کے ذیقعدہ ۹۲ھ میں پہنچ گئی۔

یہ تو تمہارا پہلا خط تھا۔ تمہارا دوسرا کارڈ مؤرخہ ۲۰ر دسمبر بھی ایک دن کے فصل سے آج ہی پہنچا۔ عبدالرحیم کی مطلوبہ اشیاء تم بھی رکھے [ہوئے] ہو اور ایک بہت ہی ضروری پیکٹ ان کا مطلوبہ میں نے بھی حاجی یعقوب صاحب کے پاس بھیج رکھا ہے کہ وہ تمہارے ساتھ مصر بھیج دیں مگر کتابیں حجاج کے ساتھ بھیجنا بہت مشکل ہو گیا۔ کسٹم والے کتابیں بہت اہتمام سے روک لیتے ہیں۔

تقریباً ایک ماہ ہوا علی میاں کی کچھ کتابیں حاجی یعقوب صاحب نے حجاج کے

ساتھ بھیجی تھیں [وہ بھی روک لی گئیں] علی میاں کا خط جو کہ پرسوں پہنچا تھا اس میں لکھا تھا کہ باوجود کوشش کے اب تک تو چھٹی نہیں اس لئے علی میاں نے ان کو منع کر دیا تھا کہ میری اور شیخ کی کوئی کتاب حاجیوں کے ساتھ نہ بھیجی جائے۔ میرے خیال میں اگر تمہارے پاس جو سامان ہے وہ کتابیں ہی ہوں تب تو حاجی یعقوب صاحب کے پاس چھوڑ جاؤ۔

میرا انشاء اللہ مستقل خود صندوق کتابوں کا ان کتابوں کی رسید کے بعد جو پانچ صندوق گئے ہوئے ہیں چھٹا صندوق جلد ہی [روانہ ہوگا] اور کتابوں کے علاوہ اگر [کوئی] اور چیز ہوتو آخری بحری جہاز سے ۳۰ دسمبر کو سہارنپور دیوبند کے بہت سے آدمی جا رہے ہیں۔ عزیز مولوی ارشد بھی جا رہے ہیں۔ اگر زیادہ بوجھ نہ ہوتو ان کے ہاتھ بھیج دیں بشرطیکہ انہیں دقت نہ ہو۔

مجھے تو بڑا تعجب ہو رہا تھا کہ لندن کے لفافہ پر انہی کا پتہ لکھا ہوا تھا۔ یہاں تک خط لکھنے کے بعد شنبہ کی دوپہر کو گیارہ بجے پریسٹن سے محمد لمباڈا کا جوابی تار ملا کہ لڑکی پیدا ہوئی ہے نام بتاؤ۔ مجھے نہ تو اس کی ماں کا نام معلوم تھا نہ خاندانی نام معلوم۔ ایسی اندھیری میں کیا نام تجویز کروں۔ اس لئے میں نے فوراً عائشہ نام تجویز کر دیا ہے۔

تمہارا لڑکا یا لڑکی ہوتی تو میں بلا کہے بھی اس کا عقیقہ کر ہی دیتا۔ یہ بھی تحقق نہیں ہوا کہ یہ تمہارا سالا ہی ہے یا کوئی اور۔ جوابی تار پر پتہ بھی صرف محمد لمباڈا پریسٹن لکھا ہے۔ اسی پتہ پر تار دے دیا ہے۔ معلوم نہیں پہنچ جائے گا یا نہیں۔ تم کوئی خط لکھو تو اس میں تار کی آمد اور عائشہ نام کا فوری جواب اور یہ کہ مجھے پتہ معلوم نہیں تھا اس واسطے خط نہیں لکھا۔ خدا کرے کہ تار پہنچ جائے۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب مدظلہ
بقلم حبیب اللہ۔ ۱۶/ ذیقعدہ ۹۲ھ

﴿48﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۲۵/ذیقعدہ ۹۲ھ [۳۱/دسمبر ۷۲ء]

عزیزم سلمہ! بعد سلام مسنون، عین انتظار میں محبت نامہ ملا

؎ اسی باعث تو سیر بوستاں سے منع کرتے تھے

تم یہاں آ کر پھنس گئے، لندن میں رمضان میں پیری کرتے تو کیسے مزے میں رہتے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے جلد از جلد تمہارے ٹکٹ کا انتظام فرماوے۔ تمہاری مسلسل تاخیر اور بیماری کی خبر سے مجھے بھی قلق ہو رہا ہے۔ مولوی اسمٰعیل کے قصہ سے بھی بہت قلق ہوا۔ اگر ان کی کوئی مزید اطلاع آئی ہو تو ضرور مطلع فرمائیں۔

میں تو اس امید پر کہ تم بمبئی پہنچ گئے ہو گے تمہارے نام کے خطوط بمبئی بھیجتا رہا اور حاجی یعقوب صاحب کو بار بار مشقت میں ڈالا کہ وہ تمہارے نام کے خطوط بمبئی سے تمہارے گھر بھیجتے رہے۔ امید ہے کہ مولوی عبدالرحیم کی بقیہ اشیاء بھی تم نے کسی حاجی کے ہاتھ بھیج دی ہوں گی۔ خدا کرے کہ ان تک پہنچ گئی ہوں۔ ان کا بھی عرصہ سے کوئی خط نہیں آیا۔

اس سے مسرت ہوئی کہ وہ تار تمہارے سالے کا تھا۔ اللہ تعالیٰ دختر نیک اختر کو رشد وہدایت، علم وعمل اور وسعت رزق کے ساتھ اپنے والدین کے ظل عطوفت میں عمر طبعی کو پہنچائے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے نہایت سہولت وراحت کے ساتھ تمہارے اس سفر کی تکمیل فرماوے جس کا بہت فکر رہتا ہے۔

فقط والسلام

حضرت اقدس شیخ الحدیث صاحب مدفیوضہم

بقلم حبیب اللہ۔ ۲۵/ذیقعدہ ۹۲ھ

از حبیب اللہ بعد سلام مسنون، میرا لفافہ پہنچ گیا تھا اور اس کے بعد جناب کا۔۔۔
بھی پہنچ گیا تھا اور فوراً میں نے سوئٹر بذریعہ رجسٹری پارسل روانہ کر دیا تھا۔ رسید کا انتظار ہے۔ نجم الحسن نے اب تک ۸ بنڈل بھیج دیئے ہیں۔ آپ کے شاہد صاحب نے مہریں اب تک نہیں بنوائیں ہیں اور نہ بنوانے کی امید ہے۔ آخر آپ سب کو حبیب اللہ کیوں سمجھ لیتے ہیں۔

﴿49﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۳/جنوری ۷۳ء [۲۸/ذیقعدہ ۹۲ھ]

عزیزم قاری یوسف متالا سلمہ! بعد سلام مسنون، کل الحاج یعقوب سورتی کی معرفت ایک دستی پرچہ اور ایک مختصر پیکٹ جس میں پانچ رسالے اعتدال نمبر۴ انگریزی، جوابات اردو و گجراتی، مؤلفات عربی ایک ایک عدد بھیجی تھی، پہنچی ہوں گی۔ آج ایک صاحب اورلندنی مل گئے ان کے ہاتھ بھی ایک پیکٹ بھیج رہا ہوں جن میں مؤلفات عربی پانچ عدد۔ اعتدال انگریزی پانچ عدد ارسال ہیں۔ خدا کرے پہنچ جائیں۔

ایک ضروری امر یہ ہے کہ اب عبدالرحیم اور مولوی تقی دونوں کے خطوط سے یہ اندازہ ہو رہا ہے کہ ان دونوں میں نبھاؤ نہیں ہو رہا ہے مگر مجھے کوئی شخص تفصیل نہیں لکھتا۔ گول مول ایک دوسرے کی شکایتیں بار بار اس فقرہ کے ساتھ کہ شکایت مقصود نہیں صرف اطلاع مقصود ہے۔

میرا خیال یہ ہے کہ اگر تم عبدالرحیم سے گجراتی میں دریافت کرو کہ تفصیل لکھے اور پھر اس کا ترجمہ میرے پاس بھیج دو تو اچھا ہے۔ ان دونوں کے اختلاف سے کام میں نقصان

بھی ہورہا ہے۔خرچ بھی اور تاخیر بھی۔ میں تو ہر ایک سے الگ الگ پوچھ چکا ہوں مگر مجھے لکھتے ہوئے ڈرتے ہیں۔خدیجہ کی خیریت کا بہت ہی انتظار رہتا ہے اس کو دعوات اور اس کی ماں کو سلام۔

فقط والسلام

حضرت اقدس شیخ الحدیث صاحب مدفیوضہم

بقلم حبیب اللہ،۳/جنوری ۷۳ء

﴿50﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۹/جنوری ۷۳ء[۵/ذوالحجہ۹۲ھ]

عزیز گرامی قدر ومنزلت الحاج مولوی قاری یوسف متالا سلمہ! بعد سلام مسنون، تمہارے مصر کے التواء اور براہ کویت روانگی کا حال تو کئی دن ہوئے حاجی یعقوب کے خط سے معلوم ہو گیا تھا۔کل تمہارا برقیہ لندن سے عزیزہ خدیجہ کی بیماری کا پہنچا تھا جو بخیر رسی کے مژدہ سے تو موجب مسرت ہے مگر عزیزہ سلمہا کی بیماری کی خبر سے بہت ہی فکر وقلق ہے۔اللہ جل شانہ اپنے فضل وکرم سے صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرمائے۔

تمہارے خط کا شدت سے انتظار شروع ہو گیا جس سے عزیزہ کی بیماری کی تفصیل معلوم ہوئی۔عزیز عبدالرحیم کا بھی خط آج ملا جس میں تمہارے بالا بالا چلے جانے پر بہت اظہار رنج بھی کیا اور ساتھ ہی ساتھ اپنے ٹکٹ کی مشکلات بھی لکھیں کہ عزیز عبدالحفیظ نے باوجود اس کے بار بار کے خطوط اور تار کے اس کا اور اس کی اہلیہ کا ٹکٹ نہیں بھیجا۔

مصر کے ایک صاحب نے جن کا نام اس وقت تو میرے ذہن میں نہیں اس کو

پیشکش کی تھی کہ وہ بطور قرض ان کا اور ان کی اہلیہ کا ٹکٹ خرید کر دینے پر تیار ہے آنے پر دے دیں مگر عبدالرحیم نے انکار کر دیا۔ میرے نزدیک تو بڑی غلطی کی اس سے ٹکٹ ضرور لے لیتے بعد میں ادائیگی میں کوئی اشکال نہیں تھا۔ میں چونکہ بچپن سے قرض لینے کا ایسا عادی ہو گیا ہوں کہ ازخود کوئی قرض دے تو اس کو اللہ کی نعمت سمجھوں ورنہ قرض مانگنے میں بھی اب تو کچھ حجاب نہیں رہا۔

البتہ یہ میرا بہت پختہ تجربہ ہے کہ وعدہ پر ضرور ادا ہو جائے ورنہ پھر ندامت کے علاوہ دوسری دفعہ نہ صرف یہ کہ اس کا ملنا مشکل ہو جائے بلکہ جس جس سے وعدہ خلافی کی شکایت کر دے وہ بھی قرض دینے سے انکار کر دے۔ مجھے اس کا بھی بہت تجربہ ہوا کہ جس نے بھی تھوڑی سی تاخیر وعدہ میں کی ہے اس کی شہرت وعدہ خلافی کی خوب ہو گئی۔

عزیزہ خدیجہ کی خیریت ضرور لکھیں نیز اس کی والدہ کی تسلی کر دیں کہ بیماری سے گھبرایا نہیں کرتے۔ اللہ جل شانہ سے دعائیں تو خوب کرنی چاہئیں گھبرانا نہیں چاہئے۔ خالہ صاحبہ اور خالو صاحب کی خدمت میں بھی سلام مسنون کہہ دیں۔

فقط والسلام

حضرت اقدس شیخ الحدیث صاحب مدفیوضہم

بقلم حبیب اللہ ۸/جنوری ۷۳ء

طارق جلالی کا بھی خط پہنچا تھا مگر چونکہ انہوں نے ۶ جنوری کو روانہ ہونے کو لکھا تھا اس لئے ان کے خط کا جواب نہیں لکھا اگر نہ گئے ہوں تو ان سے کہہ دیں کہ تمہارا خط تو پہنچ گیا مگر تم نے ۶ جنوری کو روانہ ہونے کو لکھا ہے اس لئے جواب نہیں لکھا۔

عزیزم قاری یوسف صاحب! اوپر کا مضمون ختم ہونے کے بعد معلوم ہوا کہ دو خط اور بھی ہیں ان کیلئے بھی آپ ہی کو تکلیف دیتا ہوں۔ یہ مضمون تو مشترک ہے' تمہارا غیر جوابی

خط پہنچا اگر جواب مطلوب تھا تو اس میں ائر لیٹر یا شلنگ ہونا چاہئے تھا‘۔

میں نے پارسال خطوط میں بھی لکھا تھا اور رمضان میں زبانی بھی کہا تھا کہ تم ہندی ائر لیٹر اپنے ساتھ کچھ زیادہ لے جانا تمہارے لئے تو اس کی بالکل ضرورت نہیں بلکہ اگر بھیجو گے تو گراں ہوگا البتہ میں احباب کو یہ لکھوا دیا کرتا ہوں کہ اگر آپ کے پاس ائر لیٹر نہ ہو تو قاری یوسف صاحب سے پوچھ لیں، شاید ان کے پاس ہوں ان سے خرید لیں۔

نمبرا: محمود منگیرا:

’اس سے مسرت ہوئی کہ تمہیں ملازمت مل گئی اور کاغذات منظوری کیلئے لندن گئے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ باحسن وجوہ تکمیل کو پہنچائے۔ تمہارے وہاں کے قیام کو وہاں والوں میں دین کے فروغ اور دین سے تعلق کا ذریعہ بنائے۔ اور وہاں کے ماحول اور برے اثرات سے تمہاری حفاظت فرمائے۔ **موت کو کثرت سے یاد رکھیں اور درود شریف کی کثرت رکھیں**۔ تمہارے مکتب کے بچوں کیلئے بھی یہ ناکارہ دل سے دعا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے ان سب کا بھی دین سے تعلق پیدا کرے اور مکروہات سے حفاظت فرمائے‘۔

نمبر۲: محمد انور:

’تمہارا ائر لیٹر مؤرخہ ۴ دسمبر آخر دسمبر میں بہت تاخیر سے پہنچا۔ اس سے بہت مسرت ہوئی کہ **تم قاری یوسف صاحب سے بیعت ہوگئے**۔ بہت اچھا ہے **ان سے بیعت میری ہی بیعت ہے۔ بیعت کا فائدہ معمولات کی پابندی سے ہوتا ہے۔ جتنی تم پابندی کروگے اتنا ہی موجب ترقی ہوگا۔ قاری صاحب کی خدمت میں کبھی کبھی جایا بھی کرو اور ان کی خدمت میں ایک دو دن گذارا بھی کرو**۔ اس سے بہت مسرت ہوئی کہ تم فیکٹری کے کام

کے ساتھ ساتھ قرآن پاک بھی حفظ کر رہے ہو۔ اللہ تعالیٰ بہت مبارک فرمائے، باحسن وجوہ نہایت سہولت کے ساتھ تکمیل کو پہنچائے۔ اس کیلئے میرے رسالہ فضائل قرآن کے ختم پر ایک نہایت مفید اور مجرب عمل لکھا ہوا ہے۔

اس سے بہت قلق ہوا کہ آپ اخبار بینی اور سیاسیات میں الجھے رہتے ہیں۔ نہایت لغو مشغلہ ہے دین میں تو کوئی فائدہ اس کا ہے نہیں، دنیا میں بھی اخبارات کی کذب بیانی کی وجہ سے کوئی واقعہ صحیح نہیں معلوم ہوتا اور سیاسیات بھی لیڈروں کی خودغرضی کی وجہ سے کوئی فائدہ مند چیز نہیں ہے۔ آج کچھ تجویز ہوتا ہے اور کل کو اس کی مخالفت شروع ہو جاتی ہے۔

تم نے لکھا کہ تمہارے تین ساتھی جن کی عمریں تقریباً ۲۰، ۲۰ سال کی ہیں ان کی حفاظت کیلئے دعا کی ضرورت ہے۔ یہ ناکارہ دعا کرتا ہے اللہ جل شانہ تم سب دوستوں کی ہر نوع کے مکارہ سے حفاظت فرمائے۔ **اگر شادی کے اسباب مہیا ہو سکتے ہوں تو دیر نہیں کرنا چاہیے۔** *نیز ہر نماز کے بعد ۴۱ مرتبہ لاحول اول وآخر درود شریف سات سات مرتبہ پڑھنے کا اہتمام رکھیں۔* اللہ تعالیٰ تمہاری حفاظت فرمائے۔ فقط۔

نمبر۳: عزیز عبدالرحیم اگر حج کو نہ گیا تو بہت ہی قلق ہوگا اس سے زیادہ اس کی اہلیہ کے حج نہ کرنے سے قلق ہوگا اس لئے کہ عورتوں کا مسئلہ بہت مشکل ہے۔ میری سمجھ میں نہیں آیا کہ عبدالحفیظ پر ان کے ٹکٹ کا کیا مدار تھا جب کہ میں ان کو کئی دفعہ پہلے بھی لکھ چکا تھا کہ تمہارا اور تمہاری اہلیہ کا حج میرے حساب میں ہوگا اور اس وقت ان کو قرض ٹکٹ دینے کے واسطے ایک شخص آمادہ بھی تھا۔

میں نے پہلے تمہیں ایک خط میں لکھا تھا کہ اب او جز بذل کے حساب میں کوئی چیز عبدالحفیظ کے پاس نہ بھیجیں بلکہ خود عبدالرحیم کے پاس بذریعہ پونڈ وغیرہ بھیج کر مجھے بھی مطلع

کر دیں اور عبدالحفیظ کو بھی ایک خط سے مطلع کر دیں کہ بذل کے حساب میں زکریا کے حکم سے یہ مقدار عبدالرحیم کے پاس بھیج دی گئی۔ آپ اپنے یہاں درجِ حساب کرلیں۔

میں نے عبدالحفیظ کو بھی یہی مضمون لکھوادیا کہ تمہارے پاس سے منگانے میں بڑی دیر لگتی ہے میں نے قاری یوسف اور بعض دوستوں کو اور بھی لکھ دیا ہے کہ وہ عزیز عبدالرحیم کے پاس بھیج کر مجھے بھی مطلع کر دیں اور عبدالحفیظ کو بھی۔ خدیجہ کی وجہ سے تمہارے خط کا شدت سے انتظار رہے گا۔ فقط والسلام

حضرت اقدس شیخ الحدیث صاحب مدفیوضہم

بقلم حبیب اللہ، ۹ رجنوری ۷۳ء

ازمولانا حبیب اللہ صاحب چمپارنی مدظلہ:

ازراقم بعد سلام مسنون...

؎ اچھا کیا جو مجھ کو فراموش کر دیا ہے وابستہ میری یاد سے کچھ تلخیاں بھی تھیں

محبی المکرّم و مشفق مجسم مولانا قاری یوسف متالا صاحب ادام اللہ مودتکم ! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ جناب کا گرامی نامہ میرے جوابی لفافے پر شرف صدور لایا تھا۔ اس کے بعد ایک کارڈ آیا جس میں سوئٹر بھیجنے کا حکم تھا چنانچہ میں نے تعمیل ارشاد میں کل ہی بذریعہ رجسٹری روانہ کر دیا مگر ہنوز رسید سے مطلع نہ ہوسکا کہ وہ پہنچ گیا تھا یا نہیں۔

جناب کے شاہد صاحب سے مہروں کے متعلق میں نے دریافت کیا تھا جو جواب انہوں نے دیا تھا اس سے معلوم ہوا تھا کہ نہ بنی ہیں نہ بننے کی امید ہے۔ آخر ناقدروں کو سزا تو ملنی چاہیے ہر شخص کو آپ نے حبیب اللہ ہی سمجھ رکھا ہوگا! اور بات چیت نہ کیجئے!

مولوی شاہد صاحب کوتو میں نے ایک سوستائیس روپئے جناب کے میرے پاس تھے دے دیئے تھے۔ وہ مزید مجھ سے روزانہ مانگتے تھے کہ مولوی یوسف کے حساب میں مجھے تم کچھ دے دو۔ میں انہیں یہی جواب دیتا رہا کہ بھائی میرے پاس تو کچھ ہے نہیں باقی اطمینان رکھو وہ انشاء اللہ پیسے بھیج دیں گے۔ آخر کار انہوں نے آپ کے حساب میں حضرت سے کچھ پیسے مانگے تو حضرت نے فرمایا کہ ہاں لے لینا۔ میں نے ان سے کہہ دیا کہ اگر تم نہیں بھیج سکتے تو نجم الحسن کے حوالہ کردو۔ وہ مولوی یوسف کی کتابیں بھیجتا رہتا ہے انہی کے ساتھ بھیج دے گا۔ اب معلوم نہیں شاہد نے کیا کیا۔

نجم الحسن نے بھی تقریباً آٹھ دس کے قریب بنڈل بھیج دیئے۔ میرا پاسپورٹ الحمدللہ بن کر آ گیا ہے مگر وہ صرف عربی فارسی ممالک کا ہے۔ لوگوں نے بتایا کہ اگر کہیں اور جانا ہوتو دوسرے ممالک [کا اس] میں سہولت سے اندراج ہو جاتا ہے۔ اور براہ راست یہاں سے بنوانے میں ضمانت وغیرہ کا چکر ہوتا ہے۔

کئی روز سے کئی باتیں لکھنے کیلئے یاد کی تھیں مگر اب عین وقت پر ساری فراموش ہوگئیں۔ اب بعد میں یاد آویں گی تو کوفت ہوگی۔ باقی دعاؤں کی درخواست ہے۔

فقط والسلام

حبیب اللہ

۲۰/جنوری ۷۳ء/۱۵/ذوالحجہ ۹۲ھ شنبہ

﴿51﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۲۰/جنوری ۷۳ء [۱۶/ذی الحجہ ۹۲ھ]

عزیزم قاری یوسف متالاسلمہ! بعد سلام مسنون، تمہارا برقیہ عزیزہ خدیجہ سلمہا کی بیماری کے سلسلہ میں پہنچا تھا ہمروزہ اس کا جواب ۳ ذی الحجہ کو لکھوایا تھا۔ تمہارے تفصیلی خط کا شدت سے انتظار رہا۔ تمہارا محبت نامہ مؤرخہ ۵ جنوری ایسے وقت میں پہنچا کہ یہاں عید کے ہنگاموں کی وجہ سے مہمانوں کا ہجوم بہت بڑھ گیا۔ فوری جواب نہ لکھوا سکا۔ تمہارے نام کا ایک لفافہ آیا ہوا ہے اسی کی وجہ سے لفافہ لکھوار ہا ہوں ورنہ ائر لیٹر لکھتا۔

خط سے تمہاری بخیر رسی کی تفصیل معلوم ہو کر تو بہت مسرت ہوئی کہ کسٹم میں کوئی دقت نہیں ہوئی مگر عزیزہ سلمہا کی بیماری کی تفصیل سن کر بہت فکر وقلق ہوا۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے جلد از جلد اس کو صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرمائے۔ اس کی خیریت کا شدت سے انتظار رہے گا۔

میں نے تو رجب وشعبان میں تمہیں متعدد خطوط لکھے کہ تمہارا دارالعلوم ابھی بالکل ابتدائی مرحلہ پر ہے اسی لئے ماہ مبارک میں تمہارا قیام وہاں پر مناسب ہے مگر تم نے آنے پر بہت زیادہ اطمینان دلایا تھا کہ اس کی غیبت کا انتظام کر آیا ہوں۔ اللہ کرے کہ اس کا قضیہ باحسن وجوہ نمٹ گیا ہو۔

میں نے سابقہ خط میں تمہیں یہ بھی لکھا تھا کہ عزیز عبدالرحیم کے حج پر جانے کا مسئلہ بھی اشکال میں پڑ گیا۔ ۳۰ ؍دسمبر تک ان کے پاس مکہ سے ٹکٹ نہیں پہنچا تھا۔ عبدالحفیظ نے جو ٹکٹ بھیجا وہ سیاحت کا بھیجا اور مجھے لکھا کہ اس لئے بھیجا ہے تاکہ حجاج کی پابندیوں سے مستثنیٰ رہیں۔ مگر عبدالرحیم نے لکھا کہ وہ بیکار ہیں کہ حج کے زمانہ میں وہ کارآمد نہیں ہوتے۔

ممکن ہے یہ مصر کا کوئی قانون ہو ورنہ میں تو کئی مرتبہ حج کے زمانہ میں ملاقاتی ویزا سے جا چکا ہوں۔ ۸۳ھ میں تو حج کے ویزا پر گیا تھا اس کے بعد سے جب بھی جانا ہوا ملاقاتی ویزا سے جانا ہوا۔

دوسرا قلق اس کا ہے کہ عبدالرحیم کو مصر کے ایک صاحب نے جو ٹکٹ بطور قرض خریدنے کی پیشکش کی تھی مگر اس کو عبدالرحیم نے قبول نہیں کیا۔ میں نے اس کو اس وقت لکھا تھا کہ ضرور لے لو۔ قرض انشاء اللہ ضرور ادا ہو جائے گا۔ پھر معلوم نہیں ہوا کہ اس نے قبول کیا یا نہیں۔ یہاں آخری خط ۳۰ دسمبر کا مصر سے آیا تھا اس کے بعد کوئی خط نہیں آیا۔

اس کے اور مولوی تقی کے خطوط سے یہ معلوم ہوا کہ مکہ سے رقوم پہنچنے میں دیر ہو رہی ہے جس کا مجھے بہت ہی رنج و قلق ہے۔ عبدالحفیظ کو بھی کئی سخت خط لکھ چکا ہوں۔ اسی لئے میں نے سابقہ خط میں تمہیں لکھا تھا کہ تمہاری معرفت کوئی رقم میری یا بذل کی آئے تو اسے مکہ ہرگز نہ بھیجیں۔ مصر بھیج کر مجھے اور عبدالحفیظ کو اطلاع کر دیں۔ تاکہ تمہاری رقم آمد میں لکھ کر اور خرچ مصر بھیجنا لکھ دے۔

میرا تو بہت دل چاہتا ہے کہ یہاں سے کچھ رقوم قرض لے کر بھیجوں مگر یہاں سے بھی بھیجنے میں مشکلات بہت ہیں۔ میں نے عبدالرحیم کو بار بار یہ بھی لکھا کہ ایک مطبع پر ہرگز مدار نہ رکھو۔ میرے نزدیک تمہارا طول قیام [کا مسئلہ] زیادتی خرچ پر [مقدم] ہے۔ اس نے لکھا کہ ہم نے دو تین مطبعوں سے بات کی ہے اور وہ تیار بھی ہیں مگر ہر شخص پیشگی دام مانگتا ہے۔ اگر تین ہزار جنیہ مصری ماہانہ ملتے رہیں تو کام جلد ہو سکتا ہے۔ مگر مجھے معلوم نہیں کہ جنیہ مصری کے ہندی روپئے کتنے ہوتے ہیں اور اس سے بڑھ کر یہ کہ وہاں پہنچنے کی کوئی قانونی صورت ہو سکتی ہے یا نہیں۔

تمہارے ہاتھ بھیجنے کے لئے جو پیکٹ بمبئی بھیجا تھا وہ ان کے شدید تقاضے پر بھیجا تھا کہ ان کو آئندہ جلدوں کا مسودہ چاہئے تھا مگر تمہارے مصر کے سفر کے التواء کی وجہ سے وہ کتابیں ایک حاجی کے ذریعہ سے مکہ بھیج دیں۔ خدا کرے کہ ان کو مل گئی ہوں۔

ایک تکلیف حسبِ سابق تمہیں دیتا ہوں کہ بعض غیر جوابی خطوط لندن کے آئے

ہوئے ہیں۔ایک مضمون تو سب کے شروع میں لکھا کرو کہ 'تمہارا غیر جوابی خط پہنچا اگر جواب مطلوب تھا تو جواب کیلئے کچھ بھیجنا ضروری تھا۔آئندہ اس کا لحاظ رکھیں'۔

نمبرا: طارق جلالی کے خط کے متعلق پہلے خط میں لکھ چکا ہوں کہ ان کے خط کا جواب اس لئے نہیں لکھا تھا کہ انہوں نے ۴ جنوری کو روانگی کا لکھا تھا معلوم نہیں روانہ ہو گئے یا نہیں۔

نمبر۲: مولانا۔۔۔بھام:

'تمہاری اہلیہ کا ارادہ بیعت مبارک ہے مگر اب تو خط و کتابت بھی دشوار ہے اس لئے قاری یوسف متالا بولٹن سے کہیں کہ وہ میری طرف سے بیعت کرلیں کہ **ان کی بیعت میری ہی بیعت ہے۔لندن والوں کو وہی میری طرف سے بیعت کرتے ہیں** اور **معمولات** کا پرچہ وہ دے دیں گے اس پر عمل کریں۔اپنی سب مستورات اور بھائی سے سلام مسنون کہہ دیں۔عبدالشافی کی صحت کیلئے بھی دل سے دعا کرتا ہوں۔اللہ تعالیٰ صحت عطا فرمائے۔انشاء اللہ حج سے واپسی ہوگئی ہوگی, اللہ تعالیٰ مبارک فرمائے۔ روزی کی برکت اور دارین کی ترقیات کیلئے پانچ تسبیح درود شریف کی باوضو قبلہ رخ بیٹھ کر پڑھنا بہت مفید ہے کبھی کبھی قاری یوسف متالا سے ملتے رہا کریں۔اگر اہلیہ کو بولٹن جانے میں دقت ہو تو قاری صاحب کے پاس ایک جوابی لفافہ بھیج دیں وہ خط سے بیعت کا طریقہ اور **معمولات** کا پرچہ بھیج دیں گے۔'

نمبر۳: سید عبدالاحد خیر گامی:

'اس سے مسرت ہوئی کہ آپ ۴ جنوری کو ملازمت پر پہنچ گئے۔اللہ تعالیٰ مبارک فرمائے، دارین کی ترقیات سے نوازے۔**آمدنی کا کچھ حصہ اللہ کے واسطے خرچ کرنے کا ضرور اہتمام فرمائیں**۔ یہ ناکارہ دعا کرتا ہے اللہ جل شانہ آپ کو محفوظ رکھے ۔ بولٹن میں

میرے ایک دوست قاری یوسف متالا ہیں ان سے ضرور کبھی کبھی ملتے رہا کریں۔ آپ کی ترقی کیلئے بھی دعا کرتا ہوں۔'

نمبر۴: معلوم نہیں مولوی تقی صاحب سے تمہاری کتاب کی طباعت کا حساب صاف ہو گیا یا نہیں۔ انہوں نے تمہاری کتاب کے طباعت کے سلسلے میں سترہ سو مجھ سے لئے تھے جن میں سے سات سو تو تمہارے غالباً فرستادہ عزیز سے ان کو وصول ہو گئے تھے ایک ہزار باقی رہ گئے تھے۔ مطالبہ مقصود نہیں صرف اطلاع مقصود ہے کہ تمہارے علم میں رہے۔

معلوم نہیں تمہاری کتاب کا کیا ہوا کتنی فروخت ہوئی اور لندن کچھ پہنچ چکی یا نہیں۔ تمہاری کتابوں کا بھی حال معلوم نہیں۔ مولوی نصیر سے تحقیق کی تھی انہوں نے کہا کہ دوسوان کی تحریر پر گجرات بھیج دی تھی اور سو منشی انیس کو پہلے بھیجی تھی اور دوسوان کی طلب پر دوبارہ بھیج رہا ہوں اب میرے پاس پچاس ایک کے قریب کتابیں ہوں گی۔ معلوم نہیں گجرات والی کتابیں تمہارے سامنے پہنچ گئی تھیں یا نہیں؟

یہاں تک خط لکھنے کے بعد آج کی ڈاک سے مولوی یوسف تتلی صاحب کا مکہ مکرمہ سے خط آیا انہوں نے لکھا کہ آج مولانا عبدالرحیم مع اپنی اہلیہ کے قاہرہ سے حج کے لئے آئے ہوئے ہیں۔ ملاقات ہوئی۔

نمبر۵: آج کی ڈاک سے سے ظہیر الدین ملتانی کا خط پہنچا۔ اس میں اپنے اس طویل خط کے جواب کا مطالبہ میں جو میں نے تمہارے حوالہ کر دیا تھا اور جواب کیلئے شلنگ بھی بھیجے ہیں مگر وہ تو ڈاک خانہ میں حساب میں جمع کرنے کے ہیں۔ معلوم نہیں اس کے دام تو کب وصول ہوں گے۔ تکلیف کر کے ان کو ایک کارڈ لکھ دو کہ:

’ آج ۲۰؍جنوری کو تمہارا خط پہنچا اور اس میں جواب کیلئے ۴ شلنگ پہنچے مگر وہ تو ڈاک خانہ میں جمع کرنے کے تھے معلوم نہیں اس کے دام تو کب وصول ہوں گے۔ اس کی وصولی پر آپ کو خط لکھوں گا۔ مگر تمہارا سابقہ طویل خط میرے پاس نہیں وہ تو میں قاری یوسف متالا کے ساتھ واپس کر چکا ہوں۔ براہ کرم اگر آپ اس کو واپس منگانا چاہیں تو اپنے پتہ کا جوابی لفافہ قاری صاحب کے پاس بھیج دیں اور ان کو لکھ دیں کہ اس لفافہ میں آپ کا خط واپس کر دیں اور جتنا وزن بڑھ جائے گا وہ بیرنگ ہو جائے گا۔ اس صورت میں احتیاط سے آپ کے پاس پہنچ جائے گا۔‘

ایک ضروری امر اور نہایت ضروری یہ ہے کہ گذشتہ سفر حجاز کے بعد سے میں نے تمہیں بہت ہی خطوط تنبیہات کے لکھے مگر بہت مجمل جن کا منشا یہ تھا کہ جو امیدیں تمہارے ساتھ وابستہ ہیں ان میں اضافہ کا متمنی ہوں نہ کہ کسی قسم کی کمی کا۔ تمہارے جوابات سے ہمیشہ مجھے یہ اندازہ ہوا کہ تم نے ان سب کو تل کا پہاڑ سمجھا اور کوئی اہمیت نہیں دی۔

اگر چہ تمہاری رمضان کی آمد تمہارے دار العلوم اور وہاں کے دیگر دینی مصالح کی بنا پر میرے رائے میں تو نہیں تھی مگر میرا اس سے جی خوش ہوا تھا کہ تم سے زبانی بہت تفصیل سے بات کروں گا۔ مگر رمضان میں تو میرے پاس وقت نہیں تھا اور رمضان کے بعد تمہیں عجلت تھی اور تمہیں اپنے رفقائے سفر کی دلداری مجھ سے زیادہ اہم تھی حالانکہ مکان پر تقریباً دو ماہ قیام رہا۔ اس لئے میں نے بھی سکوت کیا مگر اپنے تعلق اور محبت کی وجہ سے آخری نصیحت پھر کرتا ہوں۔

تم مجھ سے بہت دور ہو اپنی ترقی کی فکر زیادہ کرو اور میرے سابقہ خطوط کے مضامین اگر ذہن میں رہے ہوں تو ان کو سرسری نہ سمجھو۔ میرے پیارے! یہ سب تمہاری ترقی ہی کی

وجہ سے کیا ہے اس سے زیادہ کیا کہوں کہ اللہ جل شانہ تمہیں میری تمناؤں سے زیادہ اونچا کرے۔ میں گو سراپا سیآت و تقصیر ہوں مگر اس کا امیدوار ضرور رہوں کہ اگر تم میری باتوں کی طرف التفات کروگے تو انشاء اللہ تمہارے لئے بہت زیادہ موجب ترقیات ہے۔

فقط والسلام

حضرت اقدس شیخ الحدیث صاحب مدفیوضہم

بقلم حبیب اللہ۔۲۰/جنوری ۷۳ء

﴿52﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۲۸/جنوری ۷۳ء [۲۴/ذوالحجہ ۹۲ھ]

عزیز گرامی قدر و منزلت قاری یوسف متالا سلمہ! بعد سلام مسنون، میں نے تمہارے برقیہ کے بعد سے عزیزہ خدیجہ سلمہا کی بیماری کی وجہ سے کئی خط تمہیں لکھے مگر اب تک ایک کا بھی جواب نہیں ملا۔ تمہارے ابتدائی خط جس میں بخیر رسی کی اطلاع کے ساتھ ساتھ خدیجہ کی بیماری اور برقیہ کا بھی ذکر تھا اس کا جواب بھی ہمروزہ لکھوا چکا ہوں۔ تمہارے خطوط کا شدت سے انتظار ویسے بھی رہتا ہے اور خدیجہ کی صحت کے انتظار کی وجہ سے اور بھی زیادہ ہے۔

حامل عریضہ محمد یعقوب سورتی مقیم لندن سے تم واقف ہو اور یہ بھی تم سے۔ مزید خصوصیت کیلئے یہ پرچہ لکھوار ہا ہوں کہ مجھے ان کے دینی جذبہ سے نہایت مسرت ہوئی۔ میں نے ان سے کہا ہے کہ مہینہ میں ایک دو دن کیلئے تمہارے پاس آ کر تمہاری مسجد میں اعتکاف

کریں۔اللہ تعالیٰ تمہاری برکت سے ان کو استقامت اور ترقیات سے نوازے۔

عزیز مولوی عبدالرحیم مع اپنی اہلیہ کے ۳ ذی الحجہ کو مکہ مکرمہ پہنچ گئے تھے غالباً تمہیں اطلاع ہوگئی ہوگی۔ابھی واپسی کا حال معلوم نہیں ہوا۔ان کا خط تو مکہ جانے کا ابھی نہیں آیا لیکن اولاً مولوی یوسف تتلی کے خط سے اس کے بعد مولوی تقی صاحب وغیرہ کے خطوط سے ان کا ۳ ذی الحجہ کو پہنچنا معلوم ہوا۔

تمہارا ائرلیٹر بنام مولوی نصیرالدین کئی دن ہوئے پہنچا تھا جو انہوں نے دکھلایا تھا۔ تمہارے تقاضا کی وجہ سے ان کو بار بار تمہاری کتابیں بھیجنے کا تقاضا کرتا رہتا ہوں مگر وہ بھی تقریباً ایک ماہ سے بیمار ہیں۔ چند رسائل حامل عریضہ کے ہاتھ بھیجتا ہوں۔ ہوائی جہاز کے سفر کی وجہ سے زیادہ نہیں بھیج سکا ورنہ خیال تھا کہ اور بھی کچھ بھیج دوں۔

رسائل حسبِ ذیل ہیں:

☆ جوابات اعتراضات: دوعدد: اردو مجلد، گجراتی غیر مجلد: یہ میرے پاس مولوی احمد بیمات نے ایک ہی نسخہ بھیجا تھا تمہارے پاس ارسال ہے۔

☆ اعتدال نمبر۴ کا انگریزی ترجمہ اور

☆ میری مؤلفات کی عربی فہرست، مؤلفہ مولوی عامر۔

خدا کرے یہ چیزیں خیریت سے پہنچ جائیں۔

اپنی اہلیہ سے خاص طور سے سلام و دعوات کہہ دیں اور خدیجہ سے بھی۔ بشرطِ سہولت خالو صاحب اور خالہ صاحبہ کو بھی۔عزیز عبدالرحیم کو میں نے متعدد خطوط میں لکھا کہ تمہارا یہ سفر حج میرے کرایہ سے ہوگا مگر اس کے جواب میں انہوں نے عرصہ ہوا ایک لمبی چوڑی داستان لکھی تھی جو میں تو سمجھا نہیں کہ میرا فلانا ہوائی ٹکٹ زائد ہے اس کے دام مل جائیں گے اور یوں ہو جائے گا اور یوں ہو جائے گا۔

اگر تم میں سہولت ہو تو تم بھی ان سے دریافت کر لیجیو کہ ان کے ٹکٹ وغیرہ کے داموں سے زائد جو خرچ ہوا ہو اس کی پیشکش تم کر و تو اچھا ہے۔ مجھ سے لینے میں انہیں حجاب معلوم ہوگا۔ میں نے ان کو بار بار تقاضا سے حج پر جانے کو لکھا تھا اس لئے کہ ان کیلئے آئندہ سفر میں دقت نہیں تھی مگر مجھے ان کی اہلیہ کا زیادہ فکر ہو رہا تھا کہ عورتوں کا سفر دشوار ہے۔

ان کو اس سفر کی تیاری میں بڑی زحمت بھی اٹھانی پڑی اور کئی دن بہت ہی سخت پریشانی میں گذرے اس لئے کہ جو پاسپورٹ انہوں نے ٹکٹ کیلئے دیا تھا وہ جن صاحب کو دیا تھا ان سے گم ہو گیا۔ مولوی عبدالرحیم و مولوی تقی کی بدگمانی تو یہ ہے کہ گم نہیں ہوا تھا مگر اللہ کے لطف و کرم سے وہ ان صاحب کے پاس سے بھی کہیں گر گیا اور محض مالک نے اپنے فضل و کرم سے کسی تیسرے صاحب کے ذریعہ سے ان تک پہنچا دیا۔ یہ محض مالک کا احسان اور آں عزیز کے اخلاص کی برکت تھی ورنہ جیسا انہوں نے لکھا کہ بغیر پاسپورٹ تو ایک دن ٹھہرنا بھی مشکل تھا جس کی وجہ سے ۳، ۴ دن بہت پریشانی میں گذرے۔

اوجز کی جلد اول تو طبع ہو گئی اور ایک نسخہ نمونۃً یہاں آ بھی گیا اور بذل کی جلد ثامن بھی مصر میں طبع ہو گئی اس کا بھی ایک نسخہ نمونۃً یہاں آ گیا۔ اگر اوجز اور بذل ٹائپ والی تمہارا منگانے کو دل چاہے تو عبدالحفیظ یا عبدالرحیم کو میرے حوالہ سے لکھ دو کہ کسی حاجی کے ہاتھ تمہارے یہاں بھیج دیں۔ معلوم نہیں کہ تمہارے یہاں لندن میں کوئی ایسی معروف لائبریری ہے جس میں ہر قسم کی کتابیں ہوں یا نہیں؟ اگر کوئی ایسی لائبریری ہو تو اس کیلئے بھی ایک ایک نسخہ منگا لیں۔

میں نے پہلے بھی ایک خط میں لکھا تھا اور مکرر بھی لکھتا ہوں کہ اطاعت رسول ﷺ یا کسی اور مد میں اگر تم میرے پاس کچھ بھیجنا چاہو تو وہ بجائے عبدالحفیظ کے اب عبدالرحیم کے نام مصر بھیجیں اور مجھے اس کی اطلاع کر دیں۔ عبدالحفیظ کے پاس سے رقم منگانے میں ان کو

وقت پیش آتی ہے کہ وہ مشغول بہت زیادہ ہے۔ خطوط کا جواب بھی دیر میں لکھتا ہے اور مجھے عبدالرحیم سے زیادہ اس کی اہلیہ کی وجہ سے عجلت ہورہی ہے کہ یہ لوگ جلد فارغ ہوکر آجائیں۔ فقط والسلام

اگر تم مولوی نصیر کو کچھ بھیجنا چاہو تو وہ بھی بجائے مولوی نصیر کے عبدالرحیم کو بھیج دو اور مولوی نصیر کو لکھ دو کہ وہ مجھ سے لے لیں۔ فقط

حضرت اقدس شیخ الحدیث صاحب مدفیوضہم

بقلم حبیب اللہ، ۲۸؍جنوری ۷۳ء

حبیب اللہ چمپارنی ’جناب والا کی خدمت میں سلام عرض کرتا ہے اور دعا کی درخواست‘۔

VVVVVVVVVVVVVVVVVVVVVVVV

در مسائل در فتاویٰ بر عزیمت میرود ☆ اندر و ہر گز نیابی ہیچ کسلے را نشاں

گاہ رخصت را پسندد در عمل بہرِ خدا ☆ تا گمان حُرمتش را دفع ساد از مَیاں

آں سراپا رشد وخلت نائب خیر الوریٰ ☆ عور عینین شہ رشید و شہ خلیل سروراں

شہ حسین احمد شہ الیاس شہ عبد الرحیم ☆ جامہائے عشق دادندش بشوقِ ساقیاں

با مشائخ ربطِ قلبی و قوی دارد مدام ☆ گریہ طاری می شود چوں نام آید برزباں

در نگہ دارد ہمہ اقوال و احوالِ شیوخ ☆ ہیچ گہ غافل نہ ماند از ادائے حق شاں

اضحیہ عمرہ تلاوت بہرِ ایصالِ ثواب ☆ ہست جاری درطریقش مثل معمولات شاں

صابری و نقشبندی سُہروردی قادری ☆ چار نسبت جمع کردہ آں معین چشتیاں

☆...... 7 ......☆

1393 ھجری

/

1973 عیسوی

[اگر دار العلوم کیلئے مذکورہ] جگہ موزوں بھی ہے اور سستی بھی ہے تو اللہ کا نام لے کر معاملہ کرلو مگر افریقہ امریکہ والوں پر نظر ہرگز نہ رکھنا [بلکہ] خود بھی اور دوستوں سے بھی کہنا کہ مالک سے رات میں خوب مانگو۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اس نابکار کو بھی مالک پر اعتماد اور توکل اور اس سے مانگنے کی دولت عطاء فرماوے۔ چندہ مانگنے کیلئے ... کسی کو بھیجنے میں کوئی اشکال نہیں مگر دل سے مالک ہی سے مانگنا ہے کہ یہ چیزیں ظاہری اسباب میں اسی درجہ میں ہیں جس درجہ میں تعمیر میں معمار اور مزدور اور اینٹ گارہ, کہ یہ سب چیزیں ظاہر کے اعتبار سے ضروری ہیں لیکن حقیقت کے اعتبار سے ان سب کا مدار پیسے پر ہے۔ اسی طرح سے چندہ مانگنا اینٹ گارے کے درجہ میں ہے

(۷رمئی ۷۳ء/ ۵ر ربیع الثانی ۹۳ھ)

﴿53﴾

از: مولوی نصیر الدین صاحب، ناظم مکتبہ یحیوی، سہارنپور

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۱۳/فروری ۷۳ء [۹/محرم ۹۳ھ]

مکرم ومحترم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جناب کی ہدایت کے مطابق ۴ بنڈل آپ کو روانہ ہو چکے ہیں جن میں اختری بہشتی زیور انیس اور تبلیغی جماعت پر اعتراضات کے دس نسخے ۵ مطہرہ والے، ۵ سہارنپور والے۔

اختری بھشتی زیور	۱۹ عدد، فی ۱۴/۰۰ روپے۔	۲۶۶/۰۰
تبلیغی جماعت پر اعتراضات	۱۵ عدد فی ۲/۴۰ روپے۔	۲۴/۰۰
مصارف روانگی مع پیکنگ ومزدوری وغیرہ		۱۲۰/۰۰
کل میزان		۴۱۰/۰۰
آپ کے رمضان والے (۱۰ پونڈ کے بمشکل ۱۵۸/۰۰ وصول ہوئے)		۱۵۸/۰۰
بقیہ		۲۵۲/۰۰

اطاعت رسول کے سلسلہ میں مولانا تقی الدین صاحب نے آپ کو شاید کچھ لکھا ہو اجمالی طور پر جو میرے پاس نوٹ ہے وہ درج ذیل ہے:

اطاعت رسول کے کل نسخے بلا جلد ۹۶۵ تیار ہوئے، اور حسبِ ذیل تقسیم ہوئے جن کی قیمت کا تعلق مجھ سے نہیں:

☆ بمبئی: حسبِ ہدایت حضرت شیخ

☆ لکھنو: حسبِ ہدایت مولوی تقی الدین

☆ دلی اور گجرات: حسبِ ہدایت آپ کے بھیجے گئے۔

بنام حاجی محمد یعقوب صاحب، بمبئی	مجلد	۶۰ عدد
بنام حضرت شیخ	مجلد	۱۱ عدد
بنام مولانا تقی الدین صاحب	غیر مجلد	۱۵ عدد
	مجلد	۱۲ عدد
مکتبہ دار العلوم ندوہ لکھنو	غیر مجلد	۱۶۹ عدد
گجرات ڈاکٹر صاحب	مجلد	۲۰۰ عدد
منشی انیس احمد صاحب دہلی	مجلد	۳۰۰ عدد
کل		۷۶۷ عدد
۵ رمضان	مجلد	۵۰ عدد
کل		۸۱۷ عدد

حکیم الیاس صاحب کو نسخے نہیں دیئے گئے۔ وہ خود بھی انکار کرتے ہیں۔ رمضان المبارک میں آپ نے کتنے نسخے منگائے تھے ان کی تعداد نہ یاد آئی، نہ کہیں لکھی ہوئی ملی۔ آپ کو یاد ہوں تو تحریر فرماویں۔

الحمدللہ تلاش کے بعد آپ کا پرچہ ۵ رمضان المبارک ۱۴ اکتوبر ۷۲ء کا مل گیا۔ بذریعہ مولوی نجیب اللہ پچاس نسخے آپ نے منگائے۔ مجلد نسخوں کی تعداد ۶۳۳ ہے۔ ان کی اجرت ۴۰ پیسے فی جلد ۲۵۳/۲۰ روپے۔ ان میں سے ۱۰۲ نسخوں کی جلد کی اجرت مولانا تقی الدین صاحب دے گئے تھے۔ ۴۰/۸۰۔ باقی ۲۱۲/۴۰ روپے۔

کتاب کی طباعت کے سلسلہ میں مولوی انیس احمد صاحب کو بار بار دیوبند جانا آنا پڑا اور ان کا کافی وقت اس میں صرف ہوا۔ مولانا تقی الدین صاحب نے ان سے کچھ وعدہ

بطور انعام فرمایا تھا لیکن ابھی تک انہیں کچھ نہیں دیا گیا۔ کم از کم چالیس روپے دینے کا خیال ہے۔

جلدوں کی اجرت	۲۱۲ /۴۰
اجرت پیکنگ و دیگر مصارف روانگی، ۵ پیٹی	۳۰ /۰۰
بقیہ بسلسلہ بہشتی زیور مندرجہ خط ہذا	۲۵۲ /۰۰
کل	۴۹۴ /۰۰
مولوی انیس احمد صاحب	۴۰ /۰۰
آخری مجموعی میزان	۵۳۴ /۴۰

جملہ ۵۳۴/۴۰ ہمارے آپ کی طرف واجب ہیں۔ آپ کے ۹۶۵ نسخے تھے۔ ۸۱۷ نسخوں کا حساب اوپر درج کر دیا۔ ۱۴۸ نسخے غیر مجلد ہماری طرف رہے۔ فقط۔

نصیر الدین، ۱۳ / فروری ۷۳ء

﴿54﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۸ / محرم ۹۳ھ / ۱۲ / فروری ۷۳ء

عزیزم الحاج مولوی قاری یوسف متالا رقاکم اللہ المراتب العلیا۔ تمہاری واپسی کے بعد تمہارا برقیہ عزیزہ خدیجہ سلمہا کی بیماری کے سلسلہ میں آیا تھا۔ میں نے ہمروزہ جواب لکھوا دیا تھا۔ اس کے بعد ۱۹ / جنوری کو ایک مستقل لفافہ تمہارے نام لکھا جس میں تمہارے نام کا آیا ہوا ایک لفافہ بھی واپس کیا تھا اور اس میں بھی عزیزہ خدیجہ کی صحت کا حال دریافت کیا

تھا اور اس میں عزیز عبد الرحیم سلمہ کے سفر حج میں جو مشکلات پیش آئی تھیں اس کی تفصیلات بھی لکھی تھیں۔

اس کے بعد ساری مشکلات کے باوجود وہ اور اس کی اہلیہ نہایت راحت کے ساتھ ۳/ ذی الحجہ کو مکہ مکرمہ پہنچ گئے تھے اور ٦ ذی الحجہ کو مولوی تقی صاحب بھی۔ اور گذشتہ ہفتہ جس کی تاریخ اس وقت ذہن میں نہیں یہ تینوں مصر جاچکے ہیں۔ حجاج کی کثرت کی وجہ سے ۲۰ یوم تک کوئی سیٹ خالی نہیں تھی مگر ایک تبلیغی دوست جو طیاروں میں ملازم، تبلیغی اجتماع میں شرکت کیلئے آئے تھے ان کی مساعی جمیلہ سے ان تینوں کو محض اللہ کے فضل سے اگلے ہی دن سیٹیں مل گئیں۔

میں نے اس لفافہ میں اور بھی چند متعدد خطوط بھیجے تھے پہنچ گئے ہوں گے۔ اس کے بعد جناب الحاج محمد یعقوب لندنی کے ہاتھ دستی پرچہ ۲۸ جنوری کو بھیجا جس میں ان کے تعارف کے ساتھ یہ بھی تاکید کی کہ ہر مہینہ ایک دو دن کیلئے تمہاری مسجد میں اعتکاف کیا کریں۔ ان کے ہاتھ چند رسائل بھی بھیجے۔ جوابات اردو گجراتی، اعتدال نمبر۴ کا انگریزی ترجمہ اور مؤلفات زکریا عربی۔

اسی وقت مولوی نصیر نے بیان کیا کہ ان کا کوئی خط تمہارے نام جارہا ہے اگر تو اس میں کوئی پرچہ رکھنا چاہے تو رکھ دے۔ اس لئے یہ مختصر پرچہ بھیج رہا ہوں۔ عزیزہ خدیجہ کی صحت کا شدت سے انتظار ہے۔ میں نے سابقہ خط میں عزیز عبد الرحیم کی کچھ پریشانی لکھی تھی مگر بعد میں تحقیق ہوا کہ وہ تو بالکل ہی غلط تھی۔ عبد الحفیظ نے تو اس کی تردید میں وہ زور باندھے کہ میں نے تقی و عبد الرحیم سے مطالبہ کیا کہ ان کے خطوط کا منشا کیا تھا۔ فقط والسلام

یہ خط پرسوں لکھوایا تھا معلوم ہوا کہ کل اتوار کی وجہ سے مولوی نصیر کا لفافہ نہیں جاسکا۔ آج کی ڈاک سے تمہارا ائیر لیٹر مؤرخہ جنوری ۷۳ء بروز بدھ بلا تاریخ پہنچا۔ اس میں

کوئی نئ جواب طلب بات نہیں۔ البتہ عزیزہ خدیجہ کی صحت کی خبر سے بہت مسرت ہوئی اور زمین کے مسئلے کے اب تک حل نہ ہونے سے قلق ہوا۔ اللہ جل شانہ ہی مدد فرمائے۔

تمہاری کوتاہیوں پر میں ہمیشہ تنبیہ ضرور کرتا رہا۔ محض تعلق کی وجہ سے مگر اب تک اس میں بجز اجمالی معذرت کے کوئی فرق نہیں پایا۔ اور چونکہ تم سے امیدیں وابستہ ہیں اس لئے قلق ہوتا ہے ورنہ میری عادت دخل در معقولات کی نہیں۔ اللہ تعالیٰ تمہیں ترقیات سے زیادہ سے زیادہ نوازے۔ اہلیہ سے سلام مسنون کہہ دیں، عزیزہ خدیجہ سے دعوات۔

مولوی نصیر نے کہا تھا کہ میں لفافہ لکھ رہا ہوں تمہیں کوئی پرچہ دینا ہو تو دے دو میں نے یہ پرچہ لکھوا کر ان کے پاس بھیجا۔ وہ کہنے لگے کہ میں نے تو یہ کہا تھا کہ ائر لیٹر لکھوا رہا ہوں اگر تمہیں کچھ لکھنا ہو تو میں اپنا لکھ کر بھیج دوں۔ اس لئے پرچہ سے یہ مضمون نقل کروا رہا ہوں۔

فقط والسلام

حضرت اقدس شیخ الحدیث صاحب مدفیوضہم

بقلم نجیب اللہ چمپارنی۔ ۸ر محرم ۹۳ھ۔ ۱۲ر فروری ۷۳ء

۱: محمد سعید اسحاق جی، برمنگھم:

'بعد سلام مسنون، آپ کا منی آرڈر مبلغ ۷۰ء۹۲ پہنچ کر موجب منت ہوا۔ اس تکلیف فرمائی کی ضرورت نہیں تھی کہ اتنی دور سے بھیجنے میں بڑی دقت ہوتی ہے۔ مالک نے اس نابکار کو میری حیثیت وضرورت سے زیادہ دے رکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی اپنے فضل وکرم سے دونوں جہان میں اپنی شایان شان بہترین جزا خیر عطا فرمائے۔ جان ومال میں برکت عطا فرمائے کہ یہ ناکارہ بجز دعا کے اور کیا کر سکتا ہے'۔

نمبر۲: ماہ مبارک میں ایک بیمہ اے ہاشم، تاردیو جنکشن دوسرا منزلہ بمبئی ۳۴ کا ڈھائی ہزار

کا آیا تھا جس میں کوئی خط یا پرچہ نہیں تھا۔ میں نے چند روز انتظار کے بعد ان کو خط لکھا تھا کہ اس کا کوئی پتہ معلوم نہیں کہ یہ رقم کس کی ہے، کیسی ہے۔ اس کا کوئی جواب نہیں ملا۔

آج کی ڈاک سے ایک ائر لیٹر احمد پنڈور ڈیوز بری کا مؤرخہ ۱۹؍فروری پہنچا۔ اس میں لکھا ہے کہ بمبئی سے خط ملا کہ ڈھائی ہزار کا منی آرڈر زکریا کے نام بھیج دیا۔ اس ناکارہ کے پاس کوئی منی آرڈر تو ڈھائی ہزار کا نہیں پہنچا لیکن جب یہ بیمہ رمضان میں آیا تھا تو آپ کے رفیق احمد پانڈور یہاں موجود تھے۔ میرے کاتب نے بتایا کہ تو نے ان سے دریافت کیا تھا کہ یہ رقم آپ کی مرسلہ تو نہیں؟ اس لئے کہ ان صاحب کا ایک خط ۱۳ اکتوبر کا تھا جس میں یہ تھا کہ میں نے ڈھائی ہزار تعمیر کیلئے بھیجے ہیں۔ اس لئے میں نے ان سے پوچھا تھا کہ یہ رقم آپ کی تو نہیں؟ انہوں نے لاعلمی ظاہر کی تھی۔ وہ رقم اب تک مدامانت میں جمع ہے۔ آپ ان سے تحقیق کر کے بھیجیں کہ یہ وہی ہے جو آپ نے بھیجا؟

اگر بمبئی کے بیمہ میں کوئی مختصر پرچہ ہوتا کہ یہ فلاں کی طرف سے بمد تعمیر ہے یا ان کے ائر لیٹر میں یہ ہوتا کہ بمبئی سے کسی صاحب نے بھیجی تو میں داخل کر دیتا۔ ان گول مول خطوط سے بڑی دقت ہوتی ہے۔ آپ بواپسی تحقیق کر کے مطلع فرماویں تو بہت اچھا۔

ان کا آج جو خط آیا اس میں لکھا کہ ڈھائی ہزار کا منی آرڈر بمبئی سے تعمیر کیلئے پہنچے گا مگر نہ تو واسطہ لکھا نہ نام لکھا۔ منی آرڈر تو اتنی بڑی رقم کا آ بھی نہیں سکتا۔ البتہ یہ رقم مدامانت میں رمضان سے پڑی ہے۔ ایسی رقوم میں بڑی مشکل ہوتی ہے جس میں نہ بھیجنے والے کا پتہ چلے نہ واسطہ کا۔ میں نے بمبئی دو خط لکھوائے کہ یہ کیسی ہے اور کس کی ہے مگر وہاں سے کوئی جواب نہیں آیا۔

عزیزم الحاج یوسف متالا سلمہ!

بعد سلام مسنون، یہ خط کل لکھوایا تھا اور اس میں احمد پانڈور کی رقم اہم تھی اور خیال

تھا کہ ایک دودن میں مفصل خط لکھوا کر تمہارے پاس بھیج دوں گا مگر آج ہی ۲۸رفروری کو تمہارا پرچہ پہنچا۔تم نے عزیزہ خدیجہ کے آپریشن کے متعلق لکھا جس سے بڑا فکر ہوا کہ آپریشن کس چیز کا ہورہا ہے۔

پہلے متعدد خطوط میں لکھا تھا کہ بحمد اللہ اس کی طبیعت اچھی ہوگئی، البتہ ضعف اور بیماری کی ضدیں باقی ہیں۔امید ہے کہ ایک دودن میں تمہارا مفصل خط بھی مل جائے گا اور اگر نہ لکھا ہو تو بواپسی اس کے مرض کی تفصیل لکھو۔ اہلیہ سے سلام مسنون اور عزیزہ خدیجہ کو دعوات۔بشرطِ سہولت خالو اور خالہ کو بھی سلام مسنون کہہ دیں۔فقط والسلام

تمہارے نام کے برقیہ کا مختصر پتہ اب تک معلوم نہ ہوسکا۔اگر ہو تو لکھو۔کل میرا تار دینے کو دل چاہتا رہا مگر پتہ نہ ہونے کی وجہ سے نہ دے سکا۔

فقط والسلام

حضرت اقدس شیخ الحدیث صاحب مدفیوضہم

بقلم حبیب اللہ۔۲۹رفروری ۷۳ء

《55》

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ٦رمارچ ۷۳ء [۲رصفر ۹۳ھ]

عزیزم الحاج قاری یوسف متالا سلمہ! بعد سلام مسنون، میں نے تمہارے نام ایک ایر لیٹر لکھنا شروع کیا تھا جس میں بعض خطوط کا جواب لکھوانے کا ارادہ تھا اور الحاج احمد پانڈور صاحب کے متعلق اہم تحقیق تھی کہ بمبئی سے ایک ہدیہ آیا ہوا تھا اور وہ اس وقت یہاں موجود

تھے۔ میں نے ان سے اس وقت دریافت کیا تھا مگر انہوں نے اپنی لاعلمی ظاہر کی تھی مگر ۲۸ر فروری کو ان کا خط پہنچا کہ بمبئی سے ۲۵ بیمہ تعمیر کے سلسلہ میں پہنچ گئے ہوں گے۔ میں نے ان کو لکھا کہ رمضان کے بعد کوئی چیز نہیں پہنچی۔ اس کی تحقیق تم سے مطلوب تھی کہ ان سے دریافت کریں کہ یہ ۲۵ کتابیں رمضان والی ہیں یا اس کے بعد یا پہلے کی کتابیں ہیں۔

یہ خط پورا نہیں ہونے پایا تھا کہ ۲۸ر فروری کو تمہارا برقیہ عزیزہ خدیجہ کے آپریشن کے سلسلہ میں پہنچا۔ چونکہ مجھے اس کی کسی ایسی بیماری کا حال معلوم نہیں تھا جس میں آپریشن کی ضرورت ہو اس واسطے بڑا فکر ہوا اور میں نے اپنا وہ ناقص خط اسی وقت روانہ کر دیا۔ اس کے بعد کل کی ڈاک سے تمہارا مفصل ائر لیٹر مؤرخہ ۲۸ فروری ۵ مارچ کو پہنچا۔ جس سے عزیزہ کی بیماری کی تفصیل اور آپریشن کی وجہ معلوم ہوئی۔ اس سے بہت ہی فکر ہے۔ دعا سے تو دریغ نہیں، خیریت کا انتظار ہے۔

تم نے اپنے خط میں لکھا تھا کہ مولوی عبدالرحیم کا بھی خط آیا ہوا ہے جواب کی فرصت نہیں ملی۔ میں اس وقت مولوی عبدالرحیم کو خط لکھوا رہا تھا اس لئے عزیزہ سلمہا کی بیماری کی تفصیل اور یہ کہ تمہارا خط قاری یوسف کے پاس پہنچ گیا مگر وہ بچی کی بیماری کی دوڑ دھوپ کی وجہ سے جواب نہ لکھ سکے، لکھ دی تھی۔

مولانا ابرارالحق صاحب کا خط تو میرے پاس براہ راست بھی آ گیا تھا مکہ سے بھی اور پھر ان کی اہلیہ اور صاحبزادہ کے خط سے حادثہ کی تفصیل بھی معلوم ہوگئی تھی۔ مگر میرے پاس جو خط ان کا ہندی جوابی کارڈ کسی حاجی کے ذریعہ سے بمبئی سے ڈلوایا ہوا تھا اور اس پر بمبئی کا پتہ لکھا ہوا تھا جواب کیلئے شروع فروری میں پہنچا تھا اور ان کے صاحبزادہ کے خط سے بھی ان کا ۸ر فروری کو بمبئی پہنچنا معلوم ہوا تھا اگرچہ اس کے [بعد] بعض خطوط سے آخر فروری میں پہنچنا معلوم ہوا تھا مگر تمہارے خط سے تو معلوم ہوا کہ وہ ابھی تک وہیں ہیں اور

تمہارے خط سے ۸ مارچ تک وہاں قیام معلوم ہوا۔

دار العلوم کی زمین کے متعلق بھی فکر لگ رہا ہے کہ اللہ کرے کہ جلد از جلد با قاعدہ مدرسہ کو مل جائے۔ اگر چہ اس پریشانی اور مشغولی میں تمہیں تکلیف دینا تو مناسب نہیں مگر چند خطوط اس دوران میں آ گئے اس کے جواب کی تمہیں تکلیف دے رہا ہوں۔ کچھ عجلت تو ہے نہیں جب تمہیں سہولت ہو ایک ایک کارڈ تکلیف فرما کر ان کو لکھ ہی دیجیو۔

نمبر ۱: حافظ محمد پٹیل ڈیوز بری:

'آپ کا ائرلیٹر مؤرخہ جس پر روانگی کی تاریخ نہیں تھی، مہر ۲۰ر فروری کی تھی پرسوں پہنچا۔ احوال سے مسرت ہوئی۔ مساعی جمیلہ سے اور بھی زیادہ مسرت ہے۔ جماعتوں کی نقل وحرکت کی تفصیل سے بھی بہت مسرت ہوئی۔ **جماعتوں کو اصولوں کی پابندی کی زیادہ سے زیادہ تاکید کیا کریں کہ کام کا پھیلاؤ تو بہت ہی بڑھتا چلا جا رہا ہے مگر اصولوں کی پابندی کی کمی کی وجہ سے نقصان بھی ہو رہے ہیں اور اعتراضات بھی بڑھ رہے ہیں۔**

میں نے پہلے بھی متعدد بار لکھا کہ جماعتوں کو چچا جان نور اللہ مرقدہ کے ملفوظات اور ان کے مکاتیب اور سوانح اہتمام سے پڑھنے کی تاکید ضرور فرماتے رہا کریں کہ ان میں بہت ذخیرہ ہے۔ اصول کی پابندی کی بہت تاکید ہے۔

امریکہ کی جماعت کے جو حالات آپ نے لکھے اس سے اور زیادہ مسرت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے، موجب ترقیات بنائے۔ اس سے تعجب ہوا کہ امریکی دوستوں کو اسلام لانے کے بعد گھر والوں سے ٹکر لینی پڑتی ہے۔ مجھ تک تو یہ روایات کثرت سے پہنچتی ہیں کہ انگریزوں کے یہاں تبدیلی مذہب کی کچھ زیادہ اہمیت نہیں۔

چودھری صاحب کے حادثۂ انتقال کی خبر سے تو یہاں بھی سب کو قلق ہے۔ بہت اچھی زندگی گذار گئے اور ہمہ تن دین کے کام میں مشغول رہے اور بہترین خاتمہ نصیب ہوا۔

اس کی تفاصیل تو مکی مدنی خطوط سے بہت مفصل معلوم ہو گئیں۔

جناب الحاج سید منور حسین صاحب کے حادثہ انتقال کی خبر سے بھی بہت ہی قلق ہوا۔آپ نے صحیح لکھا کہ یہ تو ابتدائی امراء میں سے تھے۔مدینہ پاک میں اس نا کارہ سے بھی ملاقات ہوئی تھی جب وہ اپنی فوجی کار میں جماعت لے کر مدینہ منورہ تشریف لے گئے تھے۔ اللہ تعالیٰ بہت ہی بلند درجے عطا فرمائے۔ پسماندگان کو صبر جمیل اجر جزیل عطا فرمائے اور کام کیلئے نعم البدل عطا فرمائے۔'

نمبر۲:حفیظہ بی بی،معرفت حاجی یوسف کواڈیا،لندن:

'بعد سلام مسنون،آپ کا ائر لیٹر مؤرخہ ۱۳ ذی الحجہ بہت تاخیر سے پہنچا۔آپ نے قاری یوسف متالا کے حوالہ سے میری مدینہ منورہ کی حاضری لکھی۔اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے ان کی روایت اور آپ کے حسن ظن کو پورا کردے۔ وہاں کے احباب کے اصرار اور تقاضے تو دو سال سے ہو رہے ہیں مگر ابھی تک تو میری سیآت حاضری کیلئے مانع بن رہی ہیں۔

تمہارے شوہر کی صحت کی خبر سے بہت مسرت ہوئی۔اللہ تعالیٰ مبارک فرمائے۔ آئندہ بھی االلہ تعالیٰ ان کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے۔ڈاکٹر کی احتیاط پر بہت ہی عمل کریں۔مرض کے بعد پرہیز کی زیادہ اہمیت ہو جاتی ہے کہ مرض کے عود کا اندیشہ رہتا ہے اور پھر وہ زیادہ دق کرتا ہے۔اللہ تعالیٰ ہی اپنے حفظ وامن میں رکھے۔میری طرف سے بھی صحت پر مبارکباد پیش کردیں۔

آپ کے بچوں کی شادی کیلئے دل سے دعا کرتا ہوں۔اللہ تعالیٰ جل شانہ جہاں ان کے حق میں دارین کے اعتبار سے خیر ہو شادی کے اسباب مہیا فرما کر جلد از جلد اس مبارک کام سے فراغ نصیب فرمائے۔'

نمبر۳: محمد مسعود صدیقی صاحب، لندن:

'عزیزم سلمہ! بعد سلام مسنون، تمہارا بہت طویل خط پہنچا۔ یہ ناکارہ مبتلائے امراض تو تقریباً ۱۵ برس سے ہے اور بارہ برس سے نزول آب کی بھی شکایت ہوگئی اور اب تو باوجود آنکھ کے بنوانے کے بھی آنکھوں نے جواب دے رکھا ہے۔ خط وکتابت کا تو کیا ذکر آدمی کا پہچاننا بھی بہت دشوار ہے۔

دوسال ہوئے مدینہ پاک میں گرنے سے بائیں پاؤں کی ہڈی ٹوٹ گئی تھی۔ اس پر ۶ ماہ تک پلاسٹروں کا ایسا زور رہا کہ اس کی وجہ سے ٹانگوں میں جمود ہوگیا۔ صاحبِ فراش ہوں قدمچہ چارپائی کے پاس رہتا ہے، ۴ دوست پکڑ کر قدمچہ پر کرسی کی طرح سے بٹھا دیتے ہیں۔ مسجد تک جانے سے بھی معذور ہوں۔ چارپائی پر پاؤں پھیلا کر اشارہ سے نماز پڑھتا ہوں۔

اس سے بہت مسرت ہوئی کہ آپ کی بیعت کا تعلق حضرت رائے پوری نور اللہ مرقدہ سے ہے۔ اللہ تعالیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے فیوض وبرکات سے زیادہ سے زیادہ مستفید فرمائے۔ بہت قوی تعلق ہے اس کی بہت قدر کرنی چاہئے اور بہت اہتمام سے حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی روح کو روزانہ کم از کم ایک مرتبہ یسین شریف پڑھ کر ایصالِ ثواب کرتے رہنا چاہئے تاکہ حضرتؒ کی روحانیت متوجہ رہے۔

تمہاری شاعری کا ظہور تو تمہارے اس خط میں بھی ہے۔ تم نے شاعرانہ انداز میں اس سیہ کار کے متعلق جو کچھ لکھا مالک اپنے فضل وکرم سے تم دوستوں کے حسنِ ظن کو سچا کردے تو اس کے کرم سے بعید نہیں۔

تمہارے دینی جذبہ اور حالات سے بہت ہی مسرت ہوئی، بالخصوص قرآن پاک کی تلاوت کے اہتمام سے کہ بہت ہی مبارک، اہم اور جملہ اذکار سے اہم ہے۔ اللھم زد فزد۔

یہ ناکارہ تمہارے لئے دل سے دعا کرتا ہے۔ اللہ جل شانہ اپنے فضل وکرم سے اپنی رضا ومحبت عطا فرماوے، مرضیات پر عمل کی زیادہ سے زیادہ توفیق عطا فرمائے، نامرضیات سے حفاظت فرماوے۔

مگر پیارے! یہ چیز سلفاً خلفاً طے شدہ اور مجرب ہے کہ بے کئے کچھ نہیں ہوتا۔

مپندار جانے پدر گر کسی

کہ بے سعی ہرگز نجائے رسی

حضرت حکیم الامت نور اللہ مرقدہ کے ملفوظات اور ارشادات تربیت السالک اور دوسرے رسائل میں یہ چیزیں بہت ہی کثرت سے نقل کی گئی ہیں کہ **دعاء توجہ یہ سب معین ہوتی ہیں اصل عطا طلب اور سعی پر ہوتی ہے۔**

میرے حضرت نور اللہ مرقدہ نے خود میرے ہی ایک خط کے جواب میں ارشاد فرمایا تھا کہ میری مثال تو ایک نل کی سی ہے کہ پانی آتا تو ہے نل کے ذریعہ سے لیکن جتنی شدت سے کھینچنے والا پانی کھینچے گا پانی اتنا ہی زور سے مبدءِ فیاض سے آئے گا۔ اللہ تعالیٰ تمہیں بہت ہی ترقیات سے نوازے۔

میرے معمولات کا مطبوعہ پرچہ اگر تمہارے پاس نہ ہو تو عزیزم مولوی یوسف متالا سلمہ سے منگالو اور بسہولت ممکن ہو تو ان سے کبھی کبھی ملتے بھی رہا کرو۔ وہ میرے مخلصوں میں ہیں۔ یہ ناکارہ تمہارے لئے دل سے دعا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ترقیات سے نوازے۔'

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب مدفیوضہم

بقلم حبیب اللہ۔ ۶؍ مارچ ۷۳ء

﴿56﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۱۰/ مارچ ۷۳ء [۶/صفر ۹۳ھ]

عزیزم سلمہ! بعد سلام مسنون، اس وقت شدید انتظار میں تمہارا ائر لیٹر مؤرخہ ۳ مارچ آج ۱۰/ مارچ کو بہت تاخیر سے پہنچا۔ اس واسطے کہ لندن کے خطوط تو عموماً ۵، ۶ دن میں پہنچ جاتے ہیں۔ خدیجہ کی بیماری کی طرف سے ہر وقت فکر لگا رہتا ہے۔ تمہارا برقیہ بھی پہنچ گیا تھا آپریشن کا اور اس سے بڑی حیرت بھی ہوئی تھی۔ اس لئے کہ مجھے اس کی کسی ایسی بیماری کی اطلاع نہیں تھی جس میں آپریشن کی ضرورت ہو۔

کئی دن بعد تمہارا ائر لیٹر جس میں اس کے مرض کی تفاصیل تھیں پہنچا تھا۔ دونوں کا جواب ہمروزہ لکھوا چکا ہوں۔ تم نے اپنے دوسرے خط میں یہ لکھا تھا کہ بچی کے پاس ماں کو ٹھہرنے کی اجازت نہیں۔ انگریز بچے تو دن بھر اکیلے پڑے رہتے ہیں اس لئے کہ ان کے ماں باپ بچے کو اکیلا چھوڑ کر ڈیوٹیوں پر چلے جاتے ہیں مگر خدیجہ اکیلی پڑی امی امی چلاتی رہتی ہے اس سے بہت فکر وقلق ہو گیا تھا مگر آج کے ائر لیٹر سے یہ معلوم ہو کر کہ علیحدہ کمرہ مل گیا اور ماں کو پاس رہنے کی اجازت مل گئی بہت مسرت ہوئی۔ اللہ کا شکر ہے۔

اس سے بھی بہت مسرت ہوئی کہ خدیجہ کو ہسپتال سے چھٹی بھی مل گئی۔ اللہ کا شکر ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرمائے۔ تم نے لکھا کہ کمزوری کی وجہ سے ضدی ہو گئی ہے۔ بیماری میں تو بچے نہیں بڑے بھی ضدی ہو جاتے ہیں۔ اور اس غریب بچی میں تو بیماری کے علاوہ اپنے والد ماجد کا اثر ہونا ہی چاہیئے وہ ماشاء اللہ کیا کم ضدی ہیں۔ میرا خیال یہ ہے کہ عزیزہ خدیجہ کی ضدیں اپنی بیماری کے باوجود بھی والد ماجد تک نہیں

پہنچیں گی۔ اللہ تعالیٰ ہی اس کو صحت عطا فرماوے۔

اس کیلئے برقیہ کے بعد سے بہت اہتمام سے دعا کرتا ہوں اور کررہا ہوں۔ اہلیہ کے اوپر بچی کی بیماری کا اثر فطری چیز ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو بھی صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرماوے۔ **تمہارے لئے تو اس ناکارہ کو کبھی بھی دعا سے دریغ نہیں ہوا اور نہ انشاء اللہ آئندہ ہوگا۔**

مولانا انعام الحسن صاحب بھی اسی وقت تشریف لے آئے میرے پاس ہی تشریف فرما ہیں نیز مولانا منور حسین صاحب بھی ۳،۴ دن سے آئے ہیں اور مولانا عبدالحلیم صاحب تقریباً ایک عشرہ سے تشریف لائے ہوئے ہیں۔ ان سب کی طرف سے تمہاری خدمت میں سلام مسنون اور بچی کیلئے دعاء صحت وعافیت۔

تم نے پہلے خط میں لکھا تھا کہ مولوی عبدالرحیم کا خط آیا ہوا ہے مگر بچی کی بیماری کی وجہ سے ان کے خط کا جواب لکھنے کی نوبت نہیں آئی۔ میں اس وقت مولوی عبدالرحیم کو خط لکھوا رہا تھا ان کے خط میں تمہارے برقیہ اور خدیجہ کے آپریشن کا حال تفصیل سے لکھوا دیا تھا۔

آج کل مصر سے خط وکتابت کا بڑا زور ہے۔ کل ہی ان کے خط کے جواب میں ایک ائر لیٹر لکھوا چکا ہوں۔ کل کو اتوار ہے غالباً پرسوں کو پھر میرا خط جائے گا۔ انشاء اللہ اس میں تمہارے آج کے خط کی تفصیل لکھوا دوں گا۔ اہلیہ سے خاص طور سے سلام مسنون کہہ دیں اور بشرطِ سہولت خالہ اور خالو سے۔

تم نے اس خط میں اپنے مدرسہ کی زمین کا کوئی حال نہ لکھا اس کا بھی ہر وقت فکر رہتا ہے، اس کا حال بھی خط میں ضرور لکھ دیا کریں۔ فقط والسلام

حضرت اقدس شیخ الحدیث صاحب مدفیوضہم

بقلم حبیب اللہ، ۱۰/ مارچ ۷۳ء

ازحبیب اللہ بعد سلام مسنون، میں نے قصداً بڑے حروف لکھے ہیں کہ شاید اسی بہانے سے جناب کا کوئی عتاب نامہ آجائے ؎

قطع کیجئے نہ تعلق ہم سے　　　　کچھ نہیں تو عداوت ہی سہی

فقط۔

﴿57﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام: نامعلوم

تاریخ روانگی: ۱۲؍صفر۹۳ھ [۱۶؍مارچ ۷۳ء]

عنایت فرمایم سلمہ! بعد سلام مسنون، عنایت نامہ پہنچا۔ آپ اس ناکارہ کے لئے اور میرے بچوں کے لئے دعا کرتے ہیں، اللہ جل شانہ اس کا بہترین بدلہ دارین میں عطا فرماوے۔ مکارہ سے حفاظت فرماوے۔ آپ مولانا یوسف صاحب کے بتلائے ہوئے وظائف پر عمل کرتے ہیں اس سے مسرت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ ان کے فیوض و برکات سے آپ کو مالا مال فرماوے۔ ان سے ملتے رہا کریں۔ یہ ناکارہ آپ کیلئے، آپ کے اہل وعیال اور والد صاحب کے لئے دل سے دعا گو ہے۔

آپ کے کام کی رکاوٹوں کے دور ہونے کے لئے بھی دل سے دعا گو ہوں۔ اللہ جل شانہ آپ کی ہر نوع کی مدد فرماوے۔ اس کے لئے **درود شریف کی ۵ تسبیحیں روزانہ باوضو قبلہ رخ بیٹھ کر پڑھنا بہت مفید ومجرب ہے**۔ اس کا اہتمام کریں۔ آپ کے پیر صاحب کو بھی سلام مسنون۔ یہ ناکارہ ان کے لئے بھی دعا گو ہے۔ مولوی یوسف صاحب کی اہلیہ محترمہ اور بہن کی صحت کیلئے بھی سے دل سے دعا گو ہوں۔　　　فقط والسلام

بامر حضرت شیخ الحدیث صاحب بقلم احمد گجراتی، ۱۲؍صفر۹۳ھ

﴿58﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۱۹/ مارچ ۷۳ء [۱۵/صفر ۹۳ھ]

عزیزم الحاج قاری یوسف متالا سلمہ! بعد سلام مسنون، تمہارا عرصہ سے کوئی محبت نامہ نہیں پہنچا۔ خدیجہ کی صحت وقوت کی طرف سے شدت سے انتظار وفکر رہتا ہے۔ عزیز عبد الرحیم کے خطوط کی آج کل بہت بھر مار ہے۔ حج کے بعد ۸۔۱۰ خطوط اس کے آ چکے۔

اس کے کل کے خط میں یہ تھا کہ آپ نے بذل واوجز کے سلسلہ میں اس سے پتہ پوچھا ہے۔ میں نے اس کو بھی لکھ دیا اور آپ کو بھی لکھواتا ہوں کہ آج کل خدیجہ کی بیماری کی وجہ سے اخراجات کی کثرت ہے اور بذل واوجز میں ابھی کوئی ضرورت نہیں اس لئے جلدی نہ کریں۔ جب سہولت ہو دیکھا جائے گا۔

آپ کے مدرسہ کی زمین کا بھی انتظار رہتا ہے، معلوم نہیں اس کے متعلق کیا ہو رہا ہے۔ تمہارے مخلص سرفراز صاحب مانچسٹری کئی دن سے یہاں تشریف فرما ہیں۔ اس وقت میرے پاس بیٹھے ہیں ان کی طرف سے بھی سلام مسنون۔ نیز مولانا منور حسین صاحب بھی تشریف فرما ہیں ان کی اور عزیزان عاقل سلمان کی طرف سے بھی سلام مسنون۔ نیز عزیزان مولوی محمد علی بمبئی، حبیب اللہ کی طرف سے بھی سلام مسنون۔ فقط والسلام

حضرت اقدس شیخ الحدیث صاحب مدفیوضہم

بقلم حبیب اللہ، ۱۹/ مارچ ۷۳ء

﴿59﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۲۸/مارچ ۷۳ء [۲۴/صفر ۹۳ھ]

عزیزم الحاج قاری یوسف متالا سلمہ بعد سلام مسنون، عزیزہ خدیجہ سلمہا کی بیماری کے بعد سے تمہارے خطوط کا انتظار اور بڑھ گیا۔ میں نے یکم مارچ کو ایک ائرلیٹر براہ راست تمہارے نام لکھا تھا وہ درمیان ہی میں تھا کہ تمہارا برقیہ عزیزہ کی بیماری کے متعلق پہنچا اس لئے میں نے اس کو اسی دن ناتمام ہی بھیج دیا تھا۔

اس میں میں نے احمد پانڈور صاحب کے متعلق لکھا تھا کہ ان کا کوئی منی آرڈر میرے پاس نہیں پہنچا جو تعمیر مدرسہ کیلئے ہو اور وہ آج ۲۲ مارچ تک بھی نہیں پہنچا۔ براہ کرم ان سے واسطہ کا حال معلوم کرکے اطلاع دیں۔ حج تک تو اس ناکارہ کے حج پر جانے کے زور وشور سنتا رہا اور حج کے بعد سے عمرہ پر جانے کے بڑے زور سن رہا ہوں۔

بڑے منامات، مکاشفات، تقاضے برابر آرہے ہیں اور اس سیہ کار کے سفر حجاز کے متعلق یہاں بھی دوستوں کے مختلف تقاضے ہو رہے ہیں۔ علی میاں کا شدید اصرار ہے کہ اب حج کے موقع پر جانا تیرے بس کا نہیں رہا۔ تیری معذوری کے پیشِ نظر حج پر جانے کا تو بالکل ارادہ نہ کیجئے۔ اس وقت چلا جا رجب یا شعبان میں واپس آجا کہ تیرا یہاں کا رمضان بہت اہم ہے۔

مولانا انعام الحسن کا اصرار یہ ہے کہ تو رجب یا شعبان میں چلا جا دو ماہ یکسوئی کے ساتھ وہاں قیام کرلے گا۔ اس کے بعد حسب معمول ہماری حاضری ہو جائے گی۔ ہمارے ساتھ واپس آجانا اور بعض دوستوں کا اصرار یہ ہے کہ میں مولوی انعام صاحب ہی کے ساتھ

جاؤں یعنی ذیقعدہ میں اور واپس ان کے ساتھ نہ ہوں بلکہ آئندہ سال رجب میں آجاؤں۔ اس صورت میں یہ رمضان اور اگلا رمضان دونوں یہاں مل جائیں [گے] مگر میری بیماری اور معذوری کا حال ایسا روز افزوں ہے کہ اس میں روزانہ اضافہ ہی ہوتا جارہا ہے اور زندگی کا حال معلوم نہیں۔

آج کل کچھ علی میاں کی رائے کو زیادہ غلبہ ہو رہا ہے اس لئے تمہیں احتیاطاً لکھتا ہوں کہ ۱۵اپریل کے بعد مجھے کوئی خط نہ لکھیں اگر روانگی کی کوئی صورت ہوگئی تو میں تمہیں تو ضرور ہی انشاءاللہ اطلاع کردوں گا۔ یہ میں نے احتیاطاً لکھ دیا ہے۔ خدیجہ کی خیریت سے ضرور مطلع کرتے رہیں اس کا شدت سے انتظار رہتا ہے۔ اہلیہ سے بھی سلام مسنون لکھ دیں۔

یہاں تک لکھنے کے بعد سب کی رائے علی میاں ہی کی رائے کی ترجیح کی ہو رہی ہے۔ مکہ سے بذریعہ برقیہ میرا کفالت نامہ اور ویزا بھی پہنچ گیا جس کے متعلق میرا خیال تھا کہ نہ معلوم کتنے دن لگ جائیں گے مگر اب تو یکم مئی کو بمبئی سے روانگی کی تجویزیں کر رہے ہیں۔ ۳،۴ دن پہلے تو بمبئی پہنچنا ضروری ہے اس سے پہلے دہلی بھی ٹھہرنا اس لئے بظاہر ۱۵، ۱۶ر اپریل تک یہاں سے روانگی تجویز ہے اگرچہ میری ظاہری معذوری سے زیادہ میری سیآت کا تقاضا یہ ہے کہ ؎

بہ طواف کعبہ رفتم بحرم رہم ندانند
بیرون در چہ کردی کہ درون خانہ آئی

مگر جس مالک نے ہمیشہ سیآت کے ساتھ بلایا اس کے کرم سے امید ہے کہ اس مرتبہ بھی حاضری کی اجازت ہوجائے گی۔

یہاں تک خط لکھنے کے بعد تمہارا محبت نامہ مؤرخہ ۲۰ مارچ بھی پہنچ گیا۔ خدیجہ کی

خیریت سے مسرت ہوئی اللہ تعالیٰ اس کو صحت وقوت کے ساتھ تا دیر زندہ سلامت رکھے۔ تمہاری اہلیہ کی کمزوری سے بھی قلق اور فکر ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو بھی صحت وقوت عطا فرمائے۔

تم نے حج کے موقعہ پر اپنی والدہ، خالہ، اہلیہ کے حج پر بلانے کی تجویزیں لکھیں، ہے تو بہت مناسب مگر اخراجات بہت ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ہی تمہاری مدد فرمائے۔ میرا تو دل چاہتا ہے کہ عزیز عبدالرحیم اور اس کی اہلیہ رمضان تک فارغ ہوکر آجائیں اور وہ لوگ مجھے تھپکیاں بھی دیتے رہتے ہیں ایسی صورت میں اگر رمضان تک ان کی واپسی نہ ہوئی تو ان کو بھی میں یہی مشورہ دوں گا کہ تمہاری والدہ اور خالہ کے ساتھ حج کر کے واپس آجائیں۔

اس سے بہت ہی قلق ہوا کہ دارالعلوم کی زمین کو ان لوگوں نے نا قابل سماعت قرار دے دیا مگر تم نے یہ نہ لکھا کہ کیا وجہ ہوئی جب کہ پہلے سے بہت سی امیدیں تھیں۔ لیکن مجلس عاملہ کے چیئر مین کی گفتگو سے پھر کچھ امیدیں وابستہ ہوگئیں، اللہ تعالیٰ ہی مدد فرمائے۔ بندہ کا خیال یہ ہے کہ اتنے موجودہ زمین سے بالکل مایوسی نہ ہو دوسری زمین کا معاملہ ابھی نہ کریں۔ اگر خدانخواستہ اس میں ناکامی ہوئی تو پھر دیکھا جائے گا۔

تم نے اس خط میں اپنی تو کوئی کیفیت لکھی ہی نہیں۔ مجھے تو تمہاری صحت کا بھی فکر رہتا ہے کہ تم اپنی اولوالعزمیوں سے اپنی صحت کی طرف سے بہت لاپرواہی کرتے ہو۔ تم نے مولوی عبدالرحیم کے پاس جو رقم بھیجی اس کا حساب بھی لکھا۔ اس کی تو کچھ ضرورت جلدی کی نہ تھی، بہرحال تم نے مولوی عبدالرحیم کے پاس بھیج دی، جزاکم اللہ تعالیٰ۔ آئندہ اگر میرے حجاز کے قیام کے دوران میں کچھ بھیجنے کی نوبت آوے تو پھر اس کو حجاز ہی بھیج دیں۔

اس ناکارہ کی ابھی تک تو روانگی ہی معرض بحث اور مشورہ میں ہو رہی ہے اگرچہ یہ روانگی اس تجویز پر ہے کہ میں شعبان میں ضرور واپس آؤں۔ اس وجہ سے سب جلدی سے آمادہ بھی ہوگئے۔ لیکن

گرد کی طرح سے بیٹھا تو اٹھا نہ گیا

کام آئی تیرے کوچے میں نقاہت میری

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب مدفیوضہم

بقلم حبیب اللہ، ۲۸/ مارچ ۷۳ء

احمد پانڈور کی رقم کا مجھے زیادہ فکر ہے کہ میرے سفر سے پہلے یہ جلد صاف ہوجائے تو اچھا ہے۔ ان سے جلد تحقیق کر کے مطلع کریں۔ اس سے پہلے خط میں مفصل لکھ چکا ہوں۔ رمضان والے بیمہ کے متعلق مرسل نے تو کسی خط کا جواب ہی نہیں دیا۔ حاجی یعقوب نے لکھا کہ وہ صاحب اس سلسلہ میں کوئی خط و کتابت نہیں پسند کرتے۔ انہوں نے بتایا کہ یہ رقم میرے بھائی آدم حسن مایات مکان نمبر۲ الفریڈ سٹریٹ باٹلی نے شیخ کیلئے بھیجی تھی۔ برائے کرم اس کو جلد تحقیق کردیں تو اچھا ہے کہ میرے سفر سے پہلے نمٹ جائے۔

﴿60﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۱۲/ ربیع الاول ۹۳ھ/ ۱۶/ اپریل ۷۳ء

مکرم و محترم جناب الحاج قاری یوسف صاحب مدفیوضکم! بعد سلام مسنون، جناب عبدالحق صاحب کے لفافہ میں آپ کا بھی مختصر پرچہ شدید انتظار میں پہنچا۔ ان صاحب نے بہت ہی تکلیف پہنچائی۔ اگر شروع ہی میں صرف یہ لفظ لکھ دیا جاتا کہ یہ کتابیں مدرسہ کی ہیں تو مجھے چار مہینے تک تحقیقات اور خط و کتابت نہ کرنا پڑتی۔

۳،۴ خط تو ان صاحب کو بمبئی لکھے جنہوں نے کتابیں بھیجی تھیں کہ ان میں نہ پرچہ ہے [نہ اور کوئی تحریر]۔آپ کو بھی یاد ہوگا کہ رمضان میں آپ سے اور سب سے تحقیقات کیں کئی خطوط کے بعد جناب الحاج یعقوب صاحب کو میں نے تکلیف دی کہ ان صاحب کی کتابیں رکھی ہوئی ہیں دو تین دن تک وہ تلاش میں رہے اور ان تین دنوں میں مجھے دو خط لکھے کہ ابھی پتہ نہیں چلا۔

چوتھے دن ان کا خط آیا انہوں نے لکھا کہ ان صاحب نے کہا کہ میرے پاس خط تو شیخ الحدیث کے بھی کئی آئے مگر میں نے جواب نہیں لکھا۔ مجھے ان کتابوں کے متعلق کچھ معلوم نہیں۔ یہ کتابیں میرے بھائی آدم حسن نے شیخ کیلئے بھیجی تھیں اور کچھ مجھے معلوم نہیں۔ حاجی یعقوب صاحب نے مجھے لکھا کہ میں ایسی کتابیں واپس کر دیتا ہوں۔

۲۸ ؍فروری کو احمد پانڈور کا ائر لیٹر پہنچا جس میں لکھا کہ بمبئی سے اتنی کتابیں پہنچیں گی وہ مدرسہ کی ہیں۔ ان دونوں خطوں کا جوڑ تو میری سمجھ میں نہیں آیا مگر چونکہ تمہارے اس پرچہ میں یہ لکھا ہے کہ یہ محقق ہوگیا کہ یہ کتابیں مدرسہ کی ہیں اس لئے یہ کتابیں مدرسہ میں داخل کرر ہا ہوں۔ رسید کا بھیجنا تو بہت مشکل ہے مگر ان صاحب سے یہ ضرور کہہ دیں کہ اس کی وجہ سے مشقت اور دقت بہت اٹھانی پڑی۔ اگر اتنا لفظ پہلے ہی [خط] کے ساتھ لکھ دیا جاتا کہ مدرسہ کی ہیں تو مجھ مشغول، بیمار کیلئے بہت سہولت ہوتی۔

اس ناکارہ کی باوجود اپنی بداعمالیوں اور سیئات کے مدینہ پاک کی حاضری تجویز ہورہی ہے۔ معلوم نہیں مقدر ہے یا نہیں۔ اگر مقدر ہے تو یکم مئی کے جہاز سے بمبئی سے روانگی تجویز ہے۔ عبدالرحیم نے مجھے تو ایسا دق کر رکھا ہے کہ تمہارا کفارہ بھی وہی ادا کرر ہا ہے۔ اور مضمون کچھ نہیں ہوتا بجز....۔ وہ اور عبدالحفیظ تو ایک ہورہے ہیں بیچارے مولوی......کو دونوں نے مل کر دق کر رکھا ہے مگر قصور در حقیقت مولوی......صاحب کا ہے کہ وہ ذراسی بات پر اس

قدر متاثر ہو جاتے ہیں کہ انتہا نہیں۔

کوئی ہفتہ ایسا نہیں جاتا جس میں ان تینوں کے علیحدہ علیحدہ خطوط ایک دوسرے کی شکایات کے نہ آتے ہوں۔ حالانکہ میں نے ان کو شروع مارچ میں لکھ دیا تھا کہ وسط مارچ تک مجھے خط لکھیں۔ اس کے بعد کوئی خط نہ لکھیں کہ اس وقت تک وسط یا اخیر مارچ میں روانگی کی تجویز تھی۔

تمہاری اہلیہ کی مسلسل بیماری نے تو مجھے بہت ہی پریشان کر رکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی اسے صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرمائے۔ میرا خیال یہ ہے کہ اس کو آیاتِ شفاء بھی اہتمام سے چالیس دن لکھ کر پلاؤ۔ وہ تو تمہیں معلوم ہوں گی ہی۔ اس کے لکھنے کے لئے تو کوئی وقت ہے نہیں مگر پلانے کیلئے دو شرطیں ہیں۔ ایک یہ کہ طلوع فجر کے بعد سے طلوع آفتاب سے پہلے پہلے نہار منہ دوسرے یہ کہ درمیان میں ناغہ نہ ہو۔ اگر ناغہ ہو جائے تو از سرنو شروع کرنا ہوگا۔

تم نے لکھا کہ متعدد خواب سحر کے دیکھے جا چکے۔ کوئی شرعی بعد تو اس میں ہے نہیں جب حضور ﷺ پر تک ہو گیا۔ لیکن اس کے لئے بہترین علاج ۳۳ آیات کا ہے جو بہشتی زیور اور شفاء العلیل دونوں کے اندر ہیں اور مختصر عمل آیۃ الکرسی والا ہے۔ وہ بھی تمہیں معلوم ہوگا کہ میرے یہاں تو بہت کثرت سے رواج ہے۔ اور مجھ سے ان میں کوئی چیز دریافت کرنی چاہو تو صولتیہ سے دریافت کر لیجیو کہ میں تو مکہ میں کچھ دن قیام کروں گا ہی۔ جو تم دعائیں وغیرہ پڑھتے ہو اسے جاری رکھو۔

بدعتیوں کے مولوی کی خبر سے فکر تو ضرور ہو گیا اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے۔ اہلیہ سے خاص طور سے سلام مسنون کہہ دیں اور یہ کہ میں تمہارے لئے دل سے دعا کرتا ہوں۔ عزیزہ خدیجہ کو گود میں لے کر میری طرف سے خوب پیار کرو۔ جناب یعقوب صاحب کی معرفت جو کتابیں بھیجی تھیں اس کی رسید سے مسرت ہوئی۔ میرا تو ہمیشہ جی چاہتا رہا کہ ہماری ساری

کتابیں دو دو چار تمہارے پاس محفوظ رہیں مگر اب تو سفر درپیش ہے۔

تمہارے مدرسہ کے مدرس جانباز صاحب فضائل کی کتابوں کا پشتو میں ترجمہ کرنا چاہ رہے ہیں بہت شوق سے مگر ترجمہ کی صحت کا لحاظ بہت ضروری ہے۔ جو تراجم ہوئے بہت غلط ہوئے ہیں۔ میرے خیال میں فضائل درود سے ابتدا ہونی چاہئے۔ میرے رسائل کے پشتو اور دوسری زبانوں میں ترجمے تو بہت ہو چکے ہیں مگر مجھے کچھ یاد نہیں۔ عزیز احسان سے معلوم ہو سکتے ہیں۔ حافظ صاحب کے دونوں خواب بہت مبارک ہیں انشاءاللہ حج وزیارت نصیب ہوگی۔ فقط والسلام

حضرت اقدس شیخ الحدیث صاحب مدفیوضہم

بقلم مظہر عالم ۔۱۲/ربیع الاول ۹۳ھ/۱۶/اپریل ۷۳ء

﴿61﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۷/مئی ۷۳ء [۵/ربیع الثانی ۹۳ھ]

عزیز گرامی قدر ومنزلت الحاج قاری یوسف صاحب متالا سلمہ، بعد سلام مسنون، یہ ناکارہ ۲۳ اپریل کو سہارنپور سے کاروں کے ذریعہ سے، کہ مولوی انعام صاحب وغیرہ کے بہت سے احباب مجھے لینے کیلئے پہنچے تھے [کئی] کاریں جمع ہوگئی تھیں، دہلی اور ۲۸ کو دہلی سے بذریعہ طیارہ بمبئی اور یکم مئی کو قبیل مغرب بذریعہ طیارہ بمبئی سے چل کر رات کے ہندی دو بجے جدہ اترا۔

سفر کا تکان تھا یا اسفار کی وجہ سے ایک عشرہ سے غذا بھی بند تھی۔ یہاں پہنچ کر تین

دن تو ایسی حالت خراب رہی کہ صورت دیکھنے والے بھی ڈرتے تھے اور مجھ پر بھی دماغی اثر کا بہت ہی غلبہ تھا۔ ڈاکٹر وحید الزمان بھی مجھے دیکھ کر گھبرا گئے۔ آدھ گھنٹہ تک بلڈ پریشر، سینہ، کمر وغیرہ دیکھ کر یہ تجویز کیا کہ تکان کا اثر اعصاب پر بہت برا ہوا ہے۔ اللہ ان کو بہت ہی جزائے خیر عطا فرماوے کہ ڈرتے ڈرتے انجکشن لگایا اور اس کے بعد سے روزانہ لگا رہے ہیں۔

اس کے اثر سے یا تعب کے ختم ہونے کی وجہ سے کچھ افاقہ مجھے بھی محسوس ہو رہا ہے مگر طبیعت ابھی تک قابو میں نہیں آئی۔ بالخصوص گرمی کا اثر دماغ پر خوب ہے۔ رات کو حسبِ معمول سعدی کے یہاں قیام ہوتا ہے کہ کھلی جگہ ہوادار ہوتی ہے اور صبح کو تقریباً ہندی آٹھ صولتیہ کے دیوان میں آ کر پڑ جاتا ہوں کہ دھوپ میں باہر نکلنے کی ہمت نہیں ہوتی۔

میرا اصل رفیق تو عزیز شاہد سلمہ ہی ہے۔ مولوی ابراہیم افریقی سال بھر سے سہارنپور میرے [یہاں ٹھہرے] ہوئے تھے کہ تیرے ساتھ ہی سہارنپور [سے] جاؤں گا۔ نیز ان کا اور ان کے بڑوں کا اصرار شدت سے یہ بھی رہا کہ [وہ] اس کا اور شاہد کا ٹکٹ بھی بھیجیں مگر اس کا تو میں نے شدت سے انکار کر دیا۔ البتہ انہوں نے میرے کاتب حبیب اللہ کا ٹکٹ مجھ سے مخفی منگوالیا اس کی خبر مجھے چلنے سے تین چار دن پہلے ہوئی۔

یہاں پہنچ کر مجھے یکے بعد دیگرے تمہارے دو محبت نامے ایک ۲۵/اپریل، دوسرا ۲۸ کا ایک دن کے فصل سے پہنچے۔ ضعف اتنا ہو رہا ہے کہ خط تو درکنار بات کرنے کو بھی جی نہیں چاہتا۔ پھر بھی خطوط لکھوانے پڑ رہے ہیں اور آنے جانے والوں سے ملاقات بھی کرنا پڑتی ہے، مگر بہت مختصر وقت میں وہ بے چارے آ کر چلے جاتے ہیں۔

میری آمد کی خبر پر جناب قاضی عبد القادر صاحب دو [مرتبہ] آئے۔ اللہ ان کو بہت ہی جزائے خیر دے کہ ان کی وجہ سے ہمیشہ مجھے اسفار میں بہت راحت رہی مگر اس مرتبہ وہ خود بھی بیمار ہیں۔ بیٹھنا اور چلنا پھرنا دشوار ہے۔ تمہارے دونوں خطوں سے [والدہ]

خدیجہ سلمہا کی شدت علالت کا حال معلوم ہوا۔ بہت ہی طبیعت بے چین رہی دعائے صحت تو پہلے ہی خط سے اہتمام سے شروع کردی تھی۔ اللہ تعالیٰ ہی صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرماوے۔

تمہارے دوسرے خط میں یہ سن کر کہ صفائی کے بعد سے بے ہوشی ہے، شدت سے اس کی خیریت کا انتظار بڑھ گیا۔ تمہیں یاد ہوگا کہ میں نے پہلے بھی کئی دفعہ تحریراً اور تقریراً بھی یہ کہا کہ حمل کے تیسرے مہینہ سے اطباء کے یہاں صحبت سے احتراز بہت ضروری ہے اور میں نے تمہیں تو کیا یاد رہا ہوگا یہ بھی تمہیں اور اپنے خاص دوستوں کو بتایا کہ تیسرے ماہ کے بعد سے اگر صحبت کا تقاضا ہو تو اس میں دو چیزوں کا احتیاط بہت زیادہ ضروری ہے اول یہ پیٹ پر بوجھ نہ ہو۔ ذرا سا بھی وزن خاوند کا پیٹ پر نہ پڑے۔ دوسرے یہ کہ حرکت زیادہ نہ ہو۔

اس وقت ڈاکٹر اسماعیل صاحب میرے پاس تشریف فرما ہیں میں نے ان سے اس سلسلہ میں ڈاکٹری اصول پوچھا تھا تو انہوں نے بہت ہی اہمیت کے ساتھ ایک بہت ہی مجرب اصول بتایا اور اسکو بہت مجرب بتایا کہ حمل کے زمانہ میں ان تواریخ میں جو بغیر حمل کے حیض کی تاریخیں ہوتی ہیں صحبت سے بہت ہی زیادہ احتراز کیا جاوے۔ اور کوئی بھی کاروبار گھریلو ایسا نہ کیا جاوے جس میں مشقت یا تعب زیادہ ہوتا ہو کہ اس کو اسقاط میں بہت زیادہ دخل ہے۔

آیاتِ شفاء کا عمل تو مستقل عام بیماری میں ضروری ہے وہ غریب تو مستقل بیمار رہتی ہے اس عمل کا کم سے کم ۴۱ دن بلا ناغہ ہونا ضروری ہے۔ تمہیں پہلے سے بھی معلوم ہوگا کہ اس عمل کے لکھنے کے واسطے کوئی وقت مقرر نہیں دن یا رات میں جس وقت چاہے لکھ لیا جاوے لیکن پلانے کیلئے طلوع آفتاب سے پہلے ضروری ہے۔ اگر کسی دن اتفاق سے آفتاب نکل آوے تو از سر نو شروع کرنا پڑتا ہے۔

تم نے دار العلوم کے سلسلہ میں جو تفاصیل لکھیں اس سے بہت ہی قلق ہوا۔ اللہ تعالیٰ بہتر سے بہتر جگہ میسر فرماوے۔ تم نے جس ہسپتال کے سلسلہ میں لکھا ظاہر کے اعتبار سے تو بہت ہی موزوں معلوم ہوتا ہے مگر قیمت ہم جیسوں کے دماغ کے اعتبار سے بہت اونچی مگر لندن والوں کے نزدیک اونچی نہیں اور تم نے خود بھی لکھ دیا کہ قیمت کے اعتبار سے بہت سستی ہے۔

جب موزوں بھی ہے اور سستی بھی ہے تو اللہ کا نام لے کر معاملہ کر لو مگر **افریقہ امریکہ والوں پر نظر ہرگز نہ رکھنا لیکن خود بھی اور دوستوں سے بھی کہنا کہ مالک سے رات میں خوب مانگو۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اس نابکار کو بھی مالک پر اعتماد اور توکل اور اس سے مانگنے کی دولت عطاء فرماوے۔**

چندہ مانگنے کیلئے مولوی عبد الحق صاحب یا کسی اور کو جنوبی افریقہ بھیجنے میں کوئی اشکال نہیں مگر **دل سے مالک ہی سے مانگنا ہے کہ یہ چیزیں ظاہری اسباب میں اسی درجہ میں ہیں جس درجہ میں تعمیر میں معمار اور مزدور اور اینٹ گارہ۔ کہ یہ سب چیزیں ظاہر کے اعتبار سے ضروری ہیں لیکن حقیقت کے اعتبار سے ان سب کا مدار پیسے پر ہے۔ اسی طرح سے چندہ مانگنا اینٹ گارے کے درجہ میں ہے۔**

اللہ کرے کہ کویت والے اپنے وعدہ کے موافق جلد از جلد فراہمی چندہ شروع کر دیں۔ ان کو خطوط اور آدمیوں کے ذریعہ سے تاکید کرتے رہیں۔ یہ ناکارہ بہت دل سے دعا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ تمہارے دار العلوم کو تمہارے منشا کے موافق بہترین طریقہ سے جلد از جلد مکمل کرا دے۔

یکسوئی کے ساتھ اپنے کام میں لگا رہا جائے۔ میرے تجربہ میں اہل بدعت کا توڑ تو درود شریف کی کثرت ہے۔ حافظ جانباز کی خدمت میں میری طرف سے سلام مسنون کہہ

دیں۔اللہ تعالیٰ ان کے ترجمہ کوقبول فرماوے اوران کیلئے صدقہ جاریہ اوردارین کی ترقیات کا ذریعہ بناوے۔

تمہارے طارق جلالی انشاءاللہ خیریت سے پہنچ گئے ہوں گے۔ان سے مل کر بہت جی خوش ہوااورتمہاری وجہ سے تعلق بھی ان سے جلدی ہوگیا۔تمہارے دوسرے خط میں بچہ دانی کی صفائی کی تفاصیل سے تو بہت مسرت ہوئی مگر ہوش نہ آنے کا فکر ہےاورضعف کا اور بھی زیادہ فکر ہے۔اللہ کرے کہ قوت آنی شروع ہوگئی ہو۔ان کی خیریت سے قوت وصحت تک جلد ازجلدضروراطلاع کرتے رہیں۔

اس ناکارہ کا قیام مکہ مکرمہ میں بظاہر یقینی ہے۔اس کے بعد مدینہ پاک کا ارادہ ہے۔اس کے لئے ڈاکٹر اسمٰعیل کا پتہ پوسٹ بکس نمبر۷۸۶ مدینہ منورہ ہے۔مگراس کا خیال ضروری ہے کہ مدینہ پاک کے خط میں انگریزی کے ساتھ ساتھ عربی میں بھی پتہ ضروری ہے۔اس لئے کہ پہلے سفر میں بندہ کا قیام تقریباً ایک سال رہا۔وہاں کے ڈاک خانہ میں کوئی انگریزی جاننے والانہیں تھااور یہ بھی ضروری ہے کہ صندوق البرید کا نمبرعربی اعداد میں لکھا جاوے۔

دارالعلوم کی زمین کے لئے اوپرلکھوا چکا ہوں کہ ضرورخرید لی جاوے۔عزیزعبدالحفیظ میری آمد کی وجہ سے دو ہفتہ سے یہاں مقیم ہے اور یہ میں نے پہلے بھی لکھ دیا تھا کہ اس کی اور مولوی تقی کی نہیں بنتی۔مولوی تقی کے تین چار خط یہاں پہنچنے کے بعد دمادم ملے۔ان خطوط میں اس نے اپنا اورعبدالرحیم کا کام کیلئے کافی ہونااورمزیدآدمی کی عدم ضرورت لکھی۔

عزیزعبدالحفیظ کی مجھے بھی ضرورت ہے اس لئے اس کا جانا میں نے مؤخر کررکھا ہے اورعزیزعبدالرحیم کواللہ تعالیٰ بہت جزائے خیر دے کہ وہ تقی سے اتنا مرعوب ہے کہ اس کے خلاف لکھنے کی ہمت نہیں پڑتی مگرتراجم بخاری میں امام بخاری کی خاص ادا ہے کہ وہ الفاظ

کے ظاہر سے خلاف مطلب لیا کرے ہیں۔ اگر تم خط لکھو تو میری طرف سے لکھ دینا کہ یہ ناکارہ تمہارے لئے بجز دعا کے اور کیا کرسکتا ہے۔

اپنی اہلیہ سے سلام مسنون کے بعد کہہ دینا کہ تمہاری صحت کے لئے دل سے دعا کرتا ہوں۔ اس کے والدین کو خط لکھو تو ان کو بھی سلام مسنون لکھ دیں۔ عزیزہ خدیجہ کے لئے بھی دعا کرتا ہوں۔ اللہ جل شانہ اس کو صحت و عافیت اور رشد و ہدایت کے ساتھ اپنے والدین کے ظل عطوفت میں عمر طبعی کو پہنچائے۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب
بقلم محمد اسمعیل ۷/مئی دوشنبہ

از احقر ڈاکٹر اسمعیل بعد سلام مسنون، کس بات سے خفا ہیں کہ خط لکھنا موقوف فرما دیا یہاں تک کہ سلام بھی لکھنا بند ہو گیا۔ اگر قصور ہو گیا ہو تو عاجزانہ معافی کا طلبگار ہوں۔ آپ کی طرف سے صلوۃ وسلام تو برابر نام لے کر پیش کرتا بھی رہتا ہوں۔ آپ چاہے ناراض ہوں لیکن بندہ آپ کے احسانات کو نہیں بھول سکتا۔ دعاؤں میں یاد فرمالیں تو احسانِ عظیم ہوگا۔
از احقر اسمعیل سلام مسنون۔ دو تین خط لکھے کیا بات ہے کہ جواب نہیں

﴿62﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۱۳/مئی ۷۳ء [۱۱/ربیع الثانی ۹۳ھ]

عزیز گرامی قدر و منزلت الحاج قاری یوسف متالا سلمہ! بعد سلام مسنون، یہ ناکارہ ۲ مئی کی شب میں جدہ پہنچا اور اس مرتبہ اندازہ سے بہت ہی زیادہ تکان ہوا جس کا واہمہ بھی

نہیں تھا۔ دو دن تک تو اوسان ایسے خراب رہے کہ اعزہ اور ڈاکٹر بھی دیکھ کر گھبرا گئے۔ ڈاکٹر وحید الزمان صاحب نے بہت ہی غور و خوض کے بعد بلڈ پریشر، سینہ، کمر، پسلیاں وغیرہ دیکھ کر یہ کہا کہ طبیعت تو بحمد اللہ اچھی ہے تعب کا اثر اعصاب پر بہت زیادہ بڑھا ہوا ہے۔

انہوں نے ایک انجکشن Vit B12 5000meg لگایا۔ تین دن مسلسل اس کے بعد ایک دن چھوڑ کر لگ رہے ہیں مگر اب تک طبیعت صاف نہیں ہوئی۔ روزانہ مسلسل بخار رہتا ہے ظہر کے بعد سے بڑھ جاتا ہے اور نصف شب کے بعد کم ہوتا ہے مگر اترتا بالکل نہیں۔ اسی دوران میں ایک دن کے فصل سے تمہارے دو محبت نامے ملے۔

پہلے میں اہلیہ کی علالت کی تفصیل تھی اور دوسرے میں دار العلوم کی خریداری کے متعلق مشورہ تھا میں نے تمہارے رفع انتظار کی خاطر بہت ہی مشقت سے ۷ مئی کو ائر لیٹر جواب میں لکھوایا تھا۔ جس میں اہلیہ کی خیریت کے بار بار لکھنے کا تقاضا کیا تھا اور ہسپتال کی خریداری کے متعلق یہ لکھا تھا کہ اصل مشورہ تو وہاں کے دوستوں کا ہے جو وہاں کے حالات سے قیمت وغیرہ کے انداز سے واقف ہوں جو حالات آپ نے لکھے ہیں ان کے لحاظ سے بندہ کی رائے ہے کہ ضرور خرید لیا جائے۔

اسی وقت ۱۲ مئی کو عربی چار بجے صبح کے قریب تمہارا برقیہ پہنچا جس میں لکھا کہ دار العلوم کیلئے ہم ہسپتال خرید سکتے ہیں یا نہیں۔ جلد جواب دیجئے فوراً اس کا جواب بذریعہ تار دیا کہ 'ضرور خرید سکتے ہیں' خدا کرے کہ پہنچ گیا ہو۔ تمہارا تار کا پتہ تو ہمیں معلوم نہیں تھا البتہ تمہارے مدرسہ کی اپیل پر بھائی سلیم صاحب کے دفتر میں موجود تھا اس پر سے یہ پتہ درج کیا گیا۔ 79 Auburn Street, Bolton, Lanc's

تمہارے سابقہ خطوط پر کئی دن ہوئے عزیز شمیم نے تمہارے مدرسہ کے متعلق کچھ شکایات ذکر کی تھیں جس میں کہا تھا کہ حج کے موقعہ پر جولندنی احباب یہاں آئے انہوں نے

تمہارے مدرسہ کے خلاف بہت سی شکایات ذکر کیں میں نے ان سے کہہ دیا تھا کہ یہ گول مول لفظ کئی شکایات میرے یہاں قابل التفات نہیں جیسا کہ جوابات اعتراضات میں تبلیغ نظام الدین میں مفصل لکھوا چکا ہوں۔

اگر شکایات شاکیوں کے نام کے ساتھ معلوم ہوں تب تو میری نگاہ میں زیادہ مفید ہے کہ یہ معلوم کرسکوں کہ شکایات کرنے والے اخلاص سے کر رہے ہیں یا کسی ذاتی غرض یا ذاتی جذبہ سے, اور اگر یہ نہ ہوسکے تو کم از کم شکایات کی تفاصیل ضرور معلوم ہونے کی ضرورت ہے تاکہ ان شکایات پر غور کیا جاسکے اور عزیز مولوی یوسف سے مراجعت کی جاسکے۔

محض یہ لفظ کہ لندن والوں کو بڑی شکایات ہیں قابل التفات نہیں۔ سہارنپور والوں کو مظاہر علوم والوں سے بڑی شکایات ہیں اور دیوبند والوں کو دارالعلوم والوں سے اتنی ہیں کہ روزانہ پمفلٹ چھپتے رہتے ہیں اور تبلیغ والوں کے خلاف اعتراضات پر میں نے مستقل رسالہ تصنیف کیا ہی ہے۔

البتہ ایک اشکال انہوں نے دارالعلوم کے نام پر کیا۔ دارالعلوم خلیلیہ رشیدیہ میں اہل بدعت اور دوسرے فرقہ کے لوگوں کو اس کے خلاف پروپیگنڈہ کرنے کا موقع زیادہ ملے گا۔ یہ اشکال تقریباً ایک سال ہوا کسی اور نے کیا تھا جس کے متعلق میں نے تمہیں اس وقت مشورہ دیا تھا اور اب بھی مشورہ یہ ہے کہ ابھی دارالعلوم کی ابتدا ہے نام کے بدلنے میں کوئی اشکال نہیں۔ **دارالعلوم العربیہ الاسلامیہ مناسب** ہے یا کوئی اور مناسب نام جس سے تحزب کے الزام کا موقع نہ ملے۔

معلوم نہیں تمہارے طارق جلالی صاحب واپس پہنچ گئے یا نہیں اگر واپس پہنچ گئے ہوں تو بشرطِ ملاقات ان سے سلام مسنون کہہ دیں۔ ان سے ملاقات سے بہت جی خوش ہوا۔ اب تک تو غائبانہ ہی جوڑ توڑ تھا مگر وہ سہارنپور دفعۃً بلا اطلاع پہنچے ایسے وقت کہ مولوی انعام

بھی ایک دن بعد آنے والے تھے اور میری روانگی سفر سے ہجوم بھی لاتعد ولاتحصیٰ تھا ہجوم کی وجہ سے ان سے ملاقات تو اچھی طرح سے نہ ہوسکی مگر گنگوہ کے سفر میں ان کی معیت ہوتی رہی یاد نہیں کہ رائے پور بھی وہ گئے تھے یا نہیں۔

آئندہ اگر آپ خط لکھیں تو ایک تو ام خدیجہ کے حالات کی تفصیل بہت اہتمام سے لکھیں دوسرے اپنے تار کا پتہ بھی لکھ دیں۔ معلوم نہیں کہ آئندہ کتنے احسانات آپ کے جاری ہوں گے جن کا جواب تار سے لکھنے کا حکم ہوگا اور مجھے تار کا پتہ معلوم نہیں۔ میرے ہاں ڈاک کی کاپی میں تمہارا پتہ کچھ اور ہے لیکن تمہاری اپیل پر پتہ پر کچھ اور تھا اس لئے تار پر تو اپیل والا پتہ لکھا اور اس ائر لیٹر پر اپنی کاپی کا پتہ لکھوا تا ہوں۔

عزیز عنایت فرمایم مولوی یوسف تتلا کے ۳،۴ خطوط پہنچے جن میں تمہاری والدہ کی خیریت لکھی تھی اور یہ بھی لکھا تھا کہ ان کو تمہاری اور مولوی عبدالرحیم کی خیریت کا شدت سے انتظار رہتا ہے۔ میں نے پرسوں ایک صاحب کی معرفت جو سیدھے افریقہ جارہے تھے تمہاری اور عبدالرحیم متالا کی خیریت تو خاص طور سے لکھوا دی مگر تمہاری اہلیہ کی بیماری قصدا نہیں لکھوائی کہ وہ پریشان ہوں گی۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب
بقلم ڈاکٹر اسماعیل، ۱۲ر مئی ۷۳ء

از راقم بعد سلام مسنون، دعا کی گذارش اور معافی کی درخواست

یہ خط کل ہی لکھوا دیا تھا مگر ڈالا اس لئے نہیں تھا کہ ڈاک خانہ سے تار کی رسید آجائے کل شام ڈاکخانہ سے مغرب کے قریب رسید پہنچی۔ خدا کرے کہ تمہارا تار جلدی مل جائے۔

میرا خیال تو یہ ہے کہ اس سے پہلے میرا ے مئی والا ائر لیٹر جو تمہارے دو خطوں کے

جواب میں لکھا گیا تھا پہلے میں اہلیہ کی بیماری اور دوسرے میں دار العلوم کیلئے ہسپتال کی خریداری کے متعلق میں مفصل لکھ چکا تھا کہ وہاں کے حالات سے تم زیادہ واقف ہو اگر تمہارے نزدیک اور تمہارے اعوان کے نزدیک مناسب بھی ہے اور ارزاں بھی ہے تو ضرور خریدلیں۔اس کے لئے مجھے تار دینے کی ضرورت نہ تھی وہاں کے حالات سے تم ہی زیادہ واقف ہو۔استخارہ مسنونہ کا ایسے موقع پر بہت زیادہ اہتمام کیا کرو۔اور جب تک کوئی ایک بات طے نہ ہو کرتے رہو۔

دعا سے اس ناکارہ کو تمہارے لئے نہ کبھی پہلے دریغ ہوا نہ انشاء اللہ آئندہ دریغ ہوگا۔اللہ تعالیٰ تمہاری ہر نوع سے مدد فرمائے۔جملہ مکارہ سے محفوظ فرمائے۔دینی مقاصد میں کامیابی عطا فرمائے۔اپنی رضا ومحبت ، مرضیات پر عمل کی زیادہ سے زیادہ توفیق عطا فرمائے۔

یہ غالباً اوپر لکھوا چکا ہوں کہ جب سے یہاں آیا ہوں ہمیشہ کے معمول سے بہت زیادہ ضعف وتکان ہو رہا ہے بخار کسی وقت نہیں اترتا۔ظہر کے بعد سے تیز ہو جاتا ہے نصف شب میں کم ہو جاتا ہے۔تمہارے عبد القدیر کو اللہ تعالیٰ بہت زیادہ جزا خیر عطا فرمائے کہ وہ غریب بھی میری وجہ سے اہل وعیال کو چھوڑے ہوئے مکہ ہی میں پڑا ہے۔ابوالحسن کی نیابت کررہا ہے۔

قاضی اور احباب کے ناشتہ میں تو شرکت نہیں کرتا کہ میرے یہاں ناشتہ کا دستور نہیں وہ غریب صبح کی مجلس ذکر کے بعد میری چارپائی پر دو بیضے اور ایک پیالی چائے بہت محبت سے پلا جاتا ہے۔کاش مجھے بھی کچھ قدر دانی ہوتی۔

مولوی اسماعیل بدات ڈاکٹر اسماعیل ، حسان اور عزیز عبد الحفیظ جو اپنی ضرورت سے آخر اپریل میں مصر سے مکہ آیا ہوا تھا میری ملاقات کے انتظار میں دو چار دن کیلئے ٹھہر گیا تھا وہ

بھی ایسا مستقل ۲۴ گھنٹے میرے پاس ہی رہتا ہے کہ اس کی برکت سے میرے طواف اور نقل وحرکت میں آسانی ہوتی ہے۔

میرا تو خیال تھا کہ بذل واو جز کی وجہ سے اس کو فوراً واپس کردوں مگر میرے یہاں پہنچنے کے بعد یکے بعد دیگرے مولوی تقی صاحب کے تین خطوط پہنچے جس میں لکھا کہ موجودہ کام کے لئے میں اور عبدالرحیم کافی ہیں کسی مرید ومعاون کی ضرورت نہیں۔ میں نے اس کو اپنے مالک کا احسان سمجھا۔

ان کو [میں نے] لکھدیا کہ میں تو عبدالحفیظ کا بہت ہی محتاج ہوں کہ میری ساری نقل وحرکت اسی پر موقوف ہے مگر بذل کی عجلت کی وجہ سے میرا خیال اس کو واپس کرنے کا تھا کہ تمہارے بُعد از اہل وطن کی وجہ سے بذل کے ختم کا بہت ہی تقاضا ہورہا ہے۔ اللہ تعالیٰ تمہیں جزائے خیر دے جو دراصل تو صرف مالک کا احسان ہے کہ اس نے تم سے میری ضرورت کے رفع کا مضمون لکھوادیا۔ فللہ الحمد والمنة ۔عزیز عبدالرحیم کے بھی دو خط ملے مگر اس نے عبدالحفیظ کے سلسلہ میں کچھ نہیں لکھا۔

اس ناکارہ کا خیال مدینہ منورہ جانے کا تو بہت جلد ہی ہورہا ہے مگر اب تو ایسی حالت ہورہی ہے جیسے کئی ماہ کا مدقوق ہو۔ دو تین تاریخیں تجویز ہوکر ملتوی ہوچکی ہیں۔ اب ۱۹ رمئی شنبہ کی صبح کی روانگی تجویز ہورہی ہے۔ اس خط کا جواب مدینہ منورہ کے پتہ سے بھیجیں، ص ب ۸۶۷۔

اہلیہ سے مکرر سلام مسنون کے بعد عیادت کردیں۔ خدیجہ کو دعوات۔ خط لکھیں تو خالہ خالو صاحب کو سلام مسنون۔ فقط والسلام

حضرت اقدس شیخ الحدیث صاحب مدفیوضہم

بقلم ڈاکٹر اسماعیل ۱۳ رمئی ۷۳ء

﴿63﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۱۴؍مئی ۷۳ء [۱۲؍ربیع الثانی ۹۳ھ]

عزیزم مولوی عبدالرحیم سلمہ! بعد سلام مسنون، اسی وقت تمہاری رجسٹری معجّل ۱۱؍مئی کی ۱۴ کو پہنچ گئی۔ عزیز عبدالحفیظ سے معلوم ہوا کہ معجّل اور غیر معجّل کی اصطلاح مصر میں ہے اور کہیں نہ حجاز میں ہے نہ ہندوستان میں۔ تمہارے خط سے مولوی تقی صاحب کی علالت کا حال معلوم ہوکر بہت ہی فکر وتشویش ہوئی۔ اللہ تعالیٰ ہی اپنے فضل وکرم سے صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرمائے۔ بندہ کی طرف سے سلام مسنون کے بعد عیادت بھی کردیں اور یہ بھی کہہ دیں کہ یہ ناکارہ آپ کی صحت کیلئے دل سے دعا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرمائے۔

عزیز عبدالحفیظ کی خواہش تو میری آمد کے بعد یہاں قیام کی تھی اور ہونی بھی چاہئے اور مجھے بھی اس کے یہاں کے قیام سے بہت ہی راحت ہے مگر میں نے بذل کی عجلت کے خیال سے اپنی راحت اور اس کے جذبات کو خیرباد کہہ کر اس کو جلد جانے کا تقاضا کردیا تھا مگر مالک کے محض احسان سے دو تین خط یکے بعد دیگرے ملے جس میں لکھا تھا کہ ہم دو کافی ہیں مزید معاون کی ہمیں ضرورت نہیں۔

میں نے تو مولانا کے ان خطوط پر مالک اور مربی کا بہت ہی شکر ادا کیا کہ اس نے میری ضرورت کا ایسی طرح تکفل فرمایا کہ جس میں مجھے نیچا دیکھنا نہیں پڑا اور میں واقعی دل سے ایسا خوش ہوا جیسا مولانا تقی صاحب کو ترکیسر والوں کے جواب دینے سے خوش ہوا تھا کہ مولانا تقی صاحب کو ترکیسر والوں نے محض اللہ کے فضل سے خود پورا کردیا اگرچہ انہوں نے

اس کی قدر نہیں کی۔

اب مولانا کی بیماری کی وجہ سے میں نے تو عزیز عبدالحفیظ پر پھر تقاضا کیا کہ تو آج نہیں تو کل ہی واپس چلا جا کہ مولانا کی بیماری کی وجہ سے کام میں حرج نہ آوے لیکن اس نے ایک عذر کیا جو صحیح ہے کہ مولانا تقی صاحب ان خطوط میں جو میرے یہاں پہنچنے کے بعد پہنچے عبد الحفیظ کے وجود کی نہ صرف عدم ضرورت, بلکہ اس کے وجود سے کام میں تاخیر لکھ چکے ہیں۔

ایسی حالت میں اس کا خیال یہ ہے کہ عزیز عبدالحفیظ کی آمد سے اگر مولانا کے کام کو کچھ تقویت اور فائدہ پہنچے جس کو مولانا تقی صاحب خود ہی طے کر سکتے ہیں نہ اس میں میری تجویز کافی ہے نہ تمہاری اور عبدالحفیظ کی رائے معتبر ہے تو میری طرف سے مولانا تقی صاحب سے درخواست پیش کرو کہ اگر مولوی عبدالحفیظ کا آنا بالخصوص ان کی بیماری میں مفید ہو تو مولانا تقی صاحب ایک برقیہ میرے نام اس مضمون کا بھیج دیں کہ عبدالحفیظ کو جلد بھیج دو۔اس کے آتے ہی انشاءاللہ عبدالحفیظ روانہ ہو جائے گا۔اس کو روانگی میں انشاءاللہ کوئی مانع نہیں گو مجھے اس کی ضرورت ہےاور میری وجہ سے وہ خود بھی یہاں رہنا چاہتا ہے لیکن اس کے جذبات اور میری ضروریات بذل کے مقابلے میں سب دوسرے درجے پر ہیں۔

میں نے اوجز کی طباعت کو کسی خط میں انکار نہیں لکھا۔اس کی طباعت تو کرنی ہے۔ مجھے یہ عجلت ہے کہ بذل جلد از جلد پوری ہو جائے۔اوجز کی وجہ سے اس میں ذرا تاخیر نہ ہو۔

اسی ذیل میں میں نے متعدد خطوط میں آپ کو بھی لکھا ان کو بھی لکھا کہ اوجز اگر رہ جائے تو کچھ مضائقہ نہیں لیکن بذل جتنا جلد سے جلد ممکن ہوسکتا ہو چاہے اس پر مصارف کتنے ہی آجائیں اور وہاں اس کے واسطے کتنے ہی گراں معاون مساعد مل جائیں ہرگز اس کی پروانہ کریں کہ مولوی تقی صاحب کی غیبت عن الاہل والوطن مجھے ایک ایک دن کی شاق ہو رہی ہے۔مولوی صاحب سے یہ بھی کہہ دیں کہ مصارف کی وجہ سے اپنے علاج میں تساہل یا تاخیر

ہرگز نہ کریں۔

تم نے میرے صرف ایک خط ۵؍مئی والے کی رسید لکھی جو بوساطت مولوی تقی آپ کے نام ہے۔اسی تاریخ کوایک رجسٹری بھی براہ راست ان کے نام جس میں تلافی مافات میں دو درجن ان کا نام لکھا تھا اس کا ذکر تم نے نہیں کیا۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم اسماعیل

یہ خط تمہارے خط کے بعد فوراً لکھوا کر عزیز عبدالحفیظ کو دیا تھا کہ وہ اپنے پرچے کا جواب لکھ کر فوراً ڈال دے مگر کل دوپہر کے کھانے میں استاذ حسن عاشور ملنے کیلئے آ گئے۔ عزیز عبدالحفیظ نے کہا کہ ان کے ذریعے سے جلد پہنچ جائے گا۔اسلئے کہ وہ کل کو ہی مصر جانے کا ارادہ کر رہے ہیں۔خیال ہوا کہ ان کے ساتھ بھیجنا زیادہ اچھا ہے,اورعزیز مولوی عبدالحفیظ اپنے خط کا جواب مستقل علیحدہ بھیجیں گے۔

جناب حسن عاشور کے ہاتھ بذل خامس کا ایک نسخہ صولتیہ سے لے کر ارسال کیا جارہا ہے۔مولانا تقی صاحب کی ہدایت کے موافق عزیز عبدالحفیظ نے ترقیمات بھی لکھنی شروع کردی تھیں جو ابھی تک پوری تو نہیں ہوئیں مگر اس خیال سے کہ معتمد طریقہ سے پہنچ جائے گا ڈاک میں نہ معلوم کتنی دیر لگے اور مولوی تقی صاحب کو اس کا تقاضا ہے جتنی ہوگئی ہے اسی پر قناعت کی جائے گی۔

خدا کرے سہارنپور کے بحری دو نسخے بھی پہنچ گئے ہوں۔ میں نے سہارنپور بھی تقاضا لکھا ہے۔آپ بھی اپنے یہاں کے ڈاک خانہ سے مطالبہ کریں کہ فلاں تاریخ کو سہارنپور سے ایک رجسٹری ہمارے نام کی چلی ہے اب تک کیوں نہیں پہنچی۔ ایسا نہ ہو کہ

تمہارے یہاں کے محکمہ تفتیش میں پڑی ہو۔

میرا تو کوئی خط تم تینوں میں سے کسی سے راز میں ہوتا نہیں اس لئے مولانا تقی صاحب کی خدمت میں بعد سلام مسنون، مضمون واحد۔

آخر میں مکرر لکھواتا ہوں کہ مجھے مولانا تقی صاحب کی بیماری کی وجہ سے بذل میں اور بھی عجلت پیدا ہوگئی۔ اس لئے جتنے معین جس اجرت پر بھی رکھنا چاہو مولانا تقی صاحب کی منظوری کے بعد ضرور رکھ لو۔ اور جیسا کہ تم نے اپنے خط میں لکھا کہ مولانا کی طبیعت اچھی رہتی تو بجائے تین ماہ کے دو ماہ میں ختم ہونے کی امید ہوگئی تھی۔ جس طرح ہو دو ماہ میں پوری کرلو۔

تم نے عزیز مولوی عبدالحفیظ کے پرچہ میں مجھ سے ملنے کیلئے چند روز کیلئے آنے کی اجازت چاہی۔ بذل کی تکمیل سے پہلے تو بالکل ارادہ نہ کریں کہ مجھے اس کی بہت ہی عجلت ہورہی ہے۔ اس کے اختتام پر بجائے چند روز کے جب تک دل چاہے آنے کی اجازت ہے۔ مگر اہلیہ کو تنہا چھوڑ کر آنا تو ہرگز مناسب نہیں اور اس کا سفر ایسی حالت میں ناممکن۔ اگر عزیز مولوی عبدالحفیظ کی اہلیہ وہاں ہوتی تب بھی کچھ مضائقہ نہ تھا۔ کسی اجنبیہ کو چھوڑ کر آنا تو ہرگز مناسب نہیں۔ اللہ تعالیٰ باحسن وجوہ فراغ نصیب فرمادے۔

﴿64﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۱۴/ مئی ۷۳ء [۱۲/ ربیع الثانی ۹۳ھ]

عزیزم الحاج قاری یوسف متالا سلمہ! بعد سلام مسنون، یہاں پہنچ کر تمہارے دو محبت نامے ملے تھے۔ ان کا جواب ۷ مئی کو ائر لیٹر پر لکھ چکا تھا۔ ان میں سے پہلے میں آپ

نے اہلیہ کی بیماری کا حال لکھا تھا اور دوسرے میں ہسپتال کی خریداری کا جس کے جواب میں میں نے لکھ دیا تھا کہ اصل مشورہ تو آپ کا ہے اور آپ کے دوستوں کا جو وہاں کے حالات سے واقف ہیں لیکن جو حالات آپ نے لکھے ہیں ان کے لحاظ سے تو اس کا خریدنا مناسب ہے۔ اور ساتھ ہی یہ بھی لکھا تھا کہ ایسے اہم امور میں سب سے زیادہ اہم استخارہ مسنونہ ہے۔

اس کے بعد آپ کا برقیہ ۱۲ مئی کو پہنچا۔ ہمروزہ اس کا جواب برقیہ سے دیا کہ ضرور خریدلیں۔ اور اسی دن مفصل ایک خط بھی اپنے پہلے خط کے مضمون کا اور آپ کے برقیہ کے جواب کا لکھوایا تھا امید ہے کہ پہنچ گیا ہوگا۔ احتیاطاً اس پرچہ میں بھی سب کی تفاصیل لکھ دیں کہ ڈاک کا معاملہ گڑبڑ ہوتا ہے۔

میری طبیعت آنے کے بعد سے خراب ہے۔ مسلسل بخار رہتا ہے ظہر کے وقت تیز ہوجاتا ہے اور آدھی رات کو کم ہوجاتا ہے مگر بالکل نہیں اترتا۔ خیال یہ ہے کہ ۱۹ رمئی کو انشاء اللہ مدینہ پاک روانگی ہوجائے گی۔ وہاں کا پتہ پہلے بھی لکھوا چکا ہوں احتیاطاً دوبارہ لکھواتا ہوں۔ ص ب ۸۶ ۷۔ مگر تمہیں غالباً سابقہ تجربہ یاد ہوگا کہ مدینہ پاک میں محض انگریزی پتہ کافی نہیں ہوتا عربی خط میں ہو تو زیادہ اچھا ہے۔ ورنہ ص ب کا نمبر عربی رسم الخط میں ہونا ضروری ہے۔ اردو رسم الخط میں نمبروں میں گڑبڑ ہوجاتا ہے۔

اہلیہ کی خیریت کا بھی شدت سے انتظار رہتا ہے, اس سے ضرور مطلع کریں۔ خدا کرے تمہارے برقیہ کا جواب جلد پہنچ گیا ہو۔ اہلیہ سے سلام مسنون کہہ دیں۔ خدیجہ کو دعوات۔ خط لکھیں تو خالہ صاحبہ اور خالو صاحب کو بھی سلام مسنون لکھ دیں۔

مولوی عبدالرحیم کے خطوط اکثر آتے رہتے ہیں آج کی ڈاک سے بھی ان کا ۱۱ رمئی کا لکھا ہوا مستعجل معجّل لفافہ پہنچا۔ یہ اصطلاح بھی آج ہی سننے میں آئی جو صرف مصر میں ہے کہ رجسٹری بھی دو قسم کی ہوتی ہے ایک معجّل اور ایک غیر معجّل۔ معجّل کا محصول دوگنا ہوتا ہے۔

ہمارے یہاں یا مکہ میں تو یہ اصطلاح نہیں ہے۔ان کا یہ خط ۱۱مئی کا آج ۱۴مئی کو پہنچ گیا۔

فقط والسلام

حضرت اقدس شیخ الحدیث صاحب مدفیوضہم

بقلم حبیب اللہ۔۱۴رمئی ۷۳ء

﴿65﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: جناب ابراہیم مداری صاحب

تاریخ روانگی: ۱۴رمئی ۷۳ء [۱۲رربیع الثانی ۹۳ھ]

باسمہ سبحانہ

عنایت فرمایم جناب ابراہیم مداری صاحب! بعد سلام مسنون، تمہارا بہت مختصر پرچہ جناب عثمان صاحب کے لفافہ میں پہنچا تھا اگر چہ اس میں کوئی جواب طلب بات تو نہیں تھی تاہم چونکہ آپ کا مستقل پرچہ بھائی عثمان صاحب کے لفافہ میں رکھا تھا اس لئے مستقل جواب لکھوا رہا ہوں۔ یہ ناکارہ آپ کے لئے اور آپ کے اہل وعیال کے لئے دل سے دعا کرتا ہے۔اللہ جل شانہ مکروہات سے حفاظت فرما کر اپنی رضا ومحبت عطا فرمائے، مرضیات پر عمل کی زیادہ سے زیادہ توفیق عطا فرمائے۔

درود شریف کی کثرت مکارہ سے حفاظت، مقاصد کی کامیابی کیلئے بہت ہی مفید اور مجرب ہے۔اس کا خود بھی اہتمام فرماویں۔اعزہ، اقارب اور احباب کو بھی تاکید کرتے رہیں کہ بہت ہی مفید اور مجرب ہے۔عزیز رشید احمد سلمہ کے لئے بھی خاص طور سے دعا کرتا ہوں۔اللہ تعالیٰ اس کو بھی اپنی رضا ومحبت عطا فرماوے، مرضیات پر عمل کی زیادہ سے زیادہ

توفیق عطا فرماوے، نامرضیات سے حفاظت فرماوے، رزق حلال میں وسعت عطا فرماوے۔

عزیزہ طاہرہ سلمہا کی شادی کیلئے بھی یہ ناکارہ دل سے دعا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ جہاں اس کے حق میں خیر ہو بہترین زوج میسر فرما کر باحسن وجوہ اس مبارک کام سے فراغ نصیب فرمائے۔ اس کیلئے بھی پانچ تسبیحیں درود شریف کی باوضو قبلہ رخ بیٹھ کر پڑھنا مفید ہے۔ عزیزہ سلمہا کو بھی تاکید فرماویں کہ اہتمام سے پڑھتی رہا کریں۔ اللہ تعالیٰ خیر کے اسباب پیدا فرمائے۔

فقط والسلام

حضرت اقدس شیخ الحدیث صاحب

بقلم حبیب اللہ۔ ۱۴؍ مئی ۷۳ء

﴿66﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۲۹؍ مئی ۷۳ء [۲۷؍ ربیع الثانی ۹۳ھ]

عزیزم الحاج قاری یوسف متالا سلمہ بعد سلام مسنون، ہندوستان میں تو کوئی لندن جانے والا خال خال ہی ملا کرتا ہے اور جو ملتا ہے یہ کہا کرے کہ اتنے دن تبلیغ میں رہوں گا، اتنے دن گھر میں رہوں گا، مگر مدینہ پاک میں بلا توقع بلا امید کوئی نہ کوئی جانے والا ملتا ہی رہا کرے۔

رات عشاء کے بعد کھانے میں قاری سلیمان نے ایک صاحب سے ملایا کہ یہ کل کو لندن جا رہے ہیں تجھے یوسف متالا کو کچھ کہنا یا دینا ہو۔ میں نے ان صاحب سے پوچھا کہ یوسف متالا کو آپ جانتے ہیں قاری سلیمان نے کہا کہ یہ نہیں جانتے میں سمجھا دوں گا۔ ان صاحب نے بھی بہت زور سے کہا کہ میں ضرور جاؤں گا میں نے بھی غنیمت سمجھا کہ اس بہانہ

سے وہ تم سے مل لیں اسی لئے تین ٹکیاں ایک تمہاری ایک اہلیہ کی ایک خدیجہ کی ارسال ہیں۔

مکہ مکرمہ آتے ہی تمہارے دو خط ملے جن میں سے پہلے میں ام خدیجہ کی بیماری تھی اور دوسرے میں دارالعلوم کی زمین کا مسئلہ تھا ان دونوں کا جواب میں نے ۷ مئی کے ائر لیٹر پر بھیجا تھا اس کے بعد ۱۲ رمئی کو تمہارا برقیہ دارالعلوم کی زمین کی خریداری کے سلسلہ میں پہنچا۔ ہمروزہ اس کا تار سے جواب دیا اور اسی دن ایک ائر لیٹر بھی تفصیل سے لکھا تھا امید ہے کہ پہنچ گئے ہوں گے۔

میرے کسی خط کی رسید اب تک نہیں ملی یہ ناکارہ ۱۹ مئی کی شام کو مکہ سے چل کر رات بدر گذار کر ۲۰ کی صبح کو مدینہ منورہ پہنچ گیا تھا۔ مکہ مکرمہ کے ۱۸ یوم کے قیام میں بخار کی بڑی شدت رہی مگر یہاں آ کر اللہ کے فضل سے بخار تو نہیں ہوا لیکن بھوک کا مسئلہ تقریباً ایک سال سے گڑ بڑ ہی چل رہا ہے۔ آج کل بھوک نہ لگنے کا اثر زیادہ ہو رہا ہے۔

اس مرتبہ ابوالحسن تو میرے ساتھ نہیں کہ میں اس کو مستورات کے ساتھ آنے کیلئے حکماً روتا ہوا چھوڑ کر آیا تھا تمہارا عبدالقدیر اس کی نیابت کر رہا ہے اور بیچارہ بہت ہی زیادہ خاطر میں رہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو بہت جزاء خیر دے۔ اور چونکہ شادی ہوگئی ہے اس لئے باوجود اس کے شدید اصرار اور بار بار کے تقاضے کے رات کو اس کو میرے پاس سونے کی اجازت نہیں۔ عشاء کے کھانے کے بعد حکماً بھیج دیتا ہوں صبح کی نماز کے بعد وہ آ کر میری چائے اور بیضے بناتا ہے وہی ہمیشہ سے میرا ناشتہ ہے پھر دن بھر میرے ساتھ رہتا ہے۔

عزیز عبدالرحیم کے خطوط بہت کثرت سے آرہے ہیں۔ میں تمہارے خط یا تار وغیرہ کی اطلاع تو کرتا رہتا ہوں اس نے اس پر بھی قلق لکھا ہے کہ وہ اپنی سخت مشغولی کی وجہ سے تمہیں خط نہ لکھ سکا۔ آج کل میری طرف سے اس پر زور ہے کہ بذل جلدی سے ختم ہو جاوے تا کہ مولوی تقی واپس جاسکیں۔

اہلیہ کی خیریت کا شدت سے انتظار ہے۔ میرا پتہ ص ب ۸۶۷ زیادہ آسان ہے۔ اہلیہ سے سلام مسنون کہہ دو عزیزہ خدیجہ کو دعوات۔ خط لکھو تو خالہ صاحبہ اور خالو صاحب سے سلام مسنون کہہ دیں۔

فقط والسلام

حضرت اقدس شیخ الحدیث صاحب مدفیوضہم

بقلم حبیب اللہ۔ ۲۹ رمئی ۷۳ء

﴿67﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۳۰ رمئی ۷۳ء [۲۸ ربیع الثانی ۹۳ھ]

عزیزم الحاج قاری یوسف متالا سلمہ بعد سلام مسنون، کل عربی تین بجے صبح کو قاری سلیمان نے کہا کہ یہ صاحب ابھی ظہر کے وقت لندن جارہے ہیں قاری یوسف کو کچھ کہنا یا بھیجنا ہو۔ میں نے کہا کہ اتنے تنگ وقت میں تو خط لکھوانا بھی مشکل ہے ایک کے نکاح کی تین ڈبیاں آئی ہوئی رکھی تھیں۔ ایک مختصر پرچہ کے ساتھ تمہارا پتہ لکھ کر ان کو دے دیا۔ اس لئے کہ وہ تم سے واقف نہیں تھے اور میں نے اسی وجہ سے ملتوی بھی کر دیا۔ مگر میرے ملتوی کرنے پر ان صاحب نے بہت اصرار کیا کہ میں ضرور لے کر جاؤں گا اور ضرور پہنچاؤں گا۔

اسی وقت تمہارا ایک بہت بڑا لفافہ رجسٹر بھی پہنچا جس پر بہت ہی قلق ہوا کہ اگر یہ پہلے آجاتا تو اس کا جواب انہی کے ہاتھ بھیجتا تاکہ جلدی پہنچ جاتا اس سے تمہارے ہسپتال کی خریداری کی مشکلات معلوم ہو کر بہت قلق ہوا اللہ تعالیٰ ہی آسان فرمائے۔ یہ ناکارہ اب صحت وعافیت اور طول عمر کی دعا کے بجائے حسنِ خاتمہ اور دعائے مغفرت کا زیادہ محتاج ہے۔

تمہارے خط سے معلوم ہوا کہ تم نے دو تار ایک مکہ ایک مدینہ دیا مکہ کا تار تو مل گیا تھا اور اسی دن میں ایک برقیہ اور ایک ائر لیٹر ہمروزہ لکھ چکا تھا مگر مدینہ کے برقیہ کا یہاں اب تک کچھ پتہ نہیں چلا۔ اس سے بہت قلق ہوا کہ مصری لوگ فضول ٹیلی فون پر گپیں مارتے رہتے ہیں یہ پیسے کسی دین کے کام میں خرچ ہوتے تو کیسا اچھا ہوتا۔

تمہاری ہسپتال کی خریداری میں سعی بلیغ اور دوڑ دھوپ کی خبر سے بہت مسرت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ مثمر ثمرات و برکات بنائے, اور تمہاری موعودہ رقم نہایت سہولت سے پوری فرمادے۔ اللہ کی ذات سے قوی امید ہے کہ تمہارے اخلاص کی برکت سے پوری ہو ہی جائے گی۔ تم نے اچھا کیا کہ ہسپتال کا فوٹو اپنے اعلان کے ساتھ چھپوانے کا ارادہ کرلیا۔

تم نے بدعتیوں کے مقابلہ کے واسطے ان کے مقتداؤں کے الفاظ شائع کرنے کا ارادہ کیا میرے خیال میں تو اس میں اختلافات اور فسادات بڑھیں ہی گے۔ دونوں جانب سے اشتہار بازی، مناظرہ، مخاصمت میں وقت ضائع ہوگا اگر وہاں کے تقاضوں سے یہ ضروری ہوتو میری رائے یہ ہے کہ تم یا تمہارے خصوصی احباب سامنے نہ ہوں دوسروں کے نام سے طبع کرائی جائیں۔

ہمارے یہاں ہندوستان میں تو ان کے اس اِغواء کا جواب کہ حضور اقدس ﷺ سے محبت نہیں فضائل درود شریف بہت کامیاب ثابت ہورہی ہے۔ مفسدین پر تو کوئی اثر نہیں ہوتا مگر سمجھدار طبقہ ان سے یہ مطالبہ کرتا ہے کہ یہ رسالہ محبت بغیر نہیں لکھا جاسکتا۔

تمہارے یہاں کے سیرت کے جلسہ کی کامیابی سے مسرت ہے۔ اللہ تعالیٰ آئندہ بھی تمہاری ہر نوع کی مدد فرمائے۔ مناظرہ سے خاص طور سے بچاویں کہ یہ اس زمانہ میں بجائے مفید ہونے کے مضر ہوتا ہے۔ تم نے اچھا کیا کہ احمد رضا کے ہفوات کو نقل نہیں کیا۔

اہلیہ کی صحت کا شدت سے انتظار تھا اس خط سے اطمینان ہوا۔ اللہ تعالیٰ صحت

وقوت تامہ عطا فرمائے۔ مدرسہ کے نام بدلنے کے بارے میں میں نے جو لکھا تھا وہ بھائی سلیم کی روایت کے موافق لندنی لوگوں نے اس کو مضر بتلایا تھا۔ ہمارے یہاں تو اس قسم کے نام کثرت سے شائع ہیں۔ اگر نام کی تبدیلی میں تمہارے نزدیک مضرت ہے تو کوئی ضرورت نہیں۔ البتہ خلیلیہ رشیدیہ میں سے نرا خلیلیہ پر اکتفاء کرو یا رشیدیہ پر تو اعتراض کم ہو جائے گا اور یہ تبدیلی بھی نہیں سمجھی جائے گی۔

اس سے بہت مسرت ہوئی کہ مولانا یوسف صاحب بنوری نے آپ کے یہاں بڑی زوردار تقریر فرمائی۔ اللہ تعالیٰ مبارک فرمائے۔ یہاں بھی ان کے متعدد پیامات اور خطوط پہنچ چکے ہیں کہ کراچی جانے سے پہلے تجھ سے مل کر جاؤں گا۔ تمہارے وفود کیلئے جو زامبیا اور کویت جا رہے ہیں یہ ناکارہ دل سے دعا کرتا ہے۔ وکیل کے کہنے کے موافق ڈیڑھ ماہ میں قبضہ مل جائے گا اس سے مسرت ہوئی۔

تمہارا یہ خط عزیز عبدالرحیم کو بھیج رہا ہوں کہ اس نے لکھا تھا کہ یوسف کا خط بہت دنوں سے نہیں آیا۔

فقط والسلام

حضرت اقدس شیخ الحدیث صاحب مدفیوضہم

بقلم حبیب اللہ، ۳۰ رمئی ۷۳ء

﴿68﴾

از: جناب ڈاکٹر محمد اسمٰعیل صاحب میمن مدنی مدظلہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۳۰ رمئی ۷۳ء [۲۸ ربیع الثانی ۹۳ھ]

ذو المجد والکرم محترم المقام المخدوم حضرت مولانا القاری الحاج محمد یوسف متالا

صاحب دام مجدکم السامی۔ بعد سلام مسنون، جناب کی خدمت میں عریضہ لکھنا گویا جناب کا وقت ضائع کرنا ہے لیکن کیا کروں [گو] کافی عرصہ تک صبر کرنے کے بعد بھی پیمانے کو چھلکنے نہیں دیا لیکن اس وقت حضرت اقدس نے فرمایا کہ 'یوسف متالا کے خط میں جگہ کافی ہے تیرا جی چاہے کچھ لکھنے کو تو لکھ دے' اس فرمان پر بندہ سے نہیں رہا گیا ور جناب کا وقت ضائع کرنے کی ہمت ہو ہی گئی۔

اللہ کرے طبع مبارک پر بار نہ ہو اور بار تو ہو گا لیکن اللہ کرے آپ معاف بھی فرمادیں ؎ برکریماں کارہا دشوار نیست

جی تو چاہ رہا تھا کہ حضرت اقدس کا مفصل نظام الاوقات لکھتا لیکن آپ کا قیمتی وقت مزید ضائع کرنا نہیں چاہتا اگر آپ حکم فرمائیں گے اور اس کا یقین بھی دلا دیں گے کہ آپ کا وقت ضائع نہیں ہوگا تو آئندہ انشاء اللہ لکھ دوں گا۔ صلوۃ وسلام آپ کی طرف سے پیش کرنے کا معمول تو بحمدہ تعالیٰ برابر جاری ہے معلوم نہیں آپ بندہ کیلئے دعا کرنے کا وعدہ پورا فرمارہے ہیں یا نہیں۔

اہلیہ محترمہ کی خدمت میں گھر والی کی طرف سے سلام مسنون۔ گھر والی بھی بہت کثرت سے ذکر تذکرہ کرتی رہتی ہے کہ مولوی یوسف کی اہلیہ کا خط بہت عرصہ سے نہیں آیا۔ میں یہ کہہ کر ٹال دیتا رہا کہ بڑے آدمی ہیں اور اعلیٰ کام میں مشغول ہیں ہم جیسے ناپاکوں کو یاد کرنے کی انہیں فرصت کہاں؟

فقط والسلام

ڈاکٹر محمد اسمعیل عفی عنہ، ۳۰ رمئی ۷۳ء

﴿69﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۱۴؍جون ۷۳ء[۱۳؍جمادی الاولیٰ ۹۳ھ]

عزیز گرامی قدر ومنزلت بعد سلام مسنون، تمہارا محبت نامہ مؤرخہ ۶؍جون کل ۱۲؍جون کو ملا جس میں اہل بدعت کا اشتہار اور علی میاں کے نام کا ایک خط بھی تھا۔علی میاں کی یہاں کی آمد آئندہ جمعہ کو طے تھی مگران کے دورہ میں ایک ملک کے اضافہ کی وجہ سے ان کی آمد ایک ہفتہ مؤخر ہوگئی۔ان کی آمد پر تمہارا خط اپنی مؤکد سفارش کے ساتھ انشاء اللہ ضرور پیش کردوں گا۔

تم نے خط کے شروع میں ایک نوٹ لکھا کہ پڑھنے والے صاحب پورا سنادیں طویل ہونے کی وجہ سے اختصار نہ کریں۔میرے خط سنانے والے کو تم سے زیادہ اس کا اندازہ ہے کہ مجھے تمہارے خط کا کتنا اہتمام ہوتا ہے۔تمہارے ہر خط کو ایک دفعہ تو فرطِ شوق میں آتے ہی سنا کرتا ہوں، دوسری مرتبہ جواب لکھواتے وقت ورنہ میرا عام معمول یہ ہے کہ جب جواب لکھوانا ہوتا ہے اسی وقت خط سنتا ہوں۔دو مرتبہ سننے کا وقت نہیں ملتا۔

تمہارا اس سے پہلا خط پہنچ گیا تھا اور اس کا ہمروزہ جواب میں ۲۱؍مئی کو لکھوا چکا ہوں۔غالباً تمہارے اس خط کے روانہ ہونے کے بعد پہنچ گیا ہوگا۔اس میں میں نے یہ بھی لکھوایا تھا کہ اگر نام کی تبدیلی میں دقت ہے تو مضائقہ نہیں مگر اس خط سے معلوم ہوا کہ تم نے تبدیلی کردی۔اچھا کیا کہ اس سے لوگوں کو خواہ مخواہ اشکال تھا۔

تم نے یہ لکھا کہ خط بھیجنے کے بعد مجھے بڑی ندامت ہوئی میں نے کونسا آپ کو حکم دیا تھا جس کی خلاف ورزی پر آپ کو ندامت ہوئی۔تمہارے لندن والوں کے اعتراض پر بھائی

سلیم کا ایک اعتراض نقل کیا تھا البتہ میری بھی رائے تھی خلیلیہ رشید یہ لمبا ہوگا,کوئی سا ایک ہوتا تو اچھا تھا۔

مبتدعین کی طرف سے تو مختصر اشتہارات ، مفصل پمفلٹ ہمیشہ ہی شائع ہوتے رہتے ہیں تم نے خود بھی دو کا حوالہ لکھا ہے ہندوستان میں تو ان کی اس قدر کثرت اور بہتات ہے کہ کوئی ڈاک اس سے خالی نہیں جاتی۔مگر ہم لوگوں کا طرز تو تمہیں معلوم ہے کہ بجائے ان فضولیات میں مشغول ہونے کے اپنے اہم دینی کاموں میں مشغول ہونا مفید سمجھتے ہیں۔ جولوگ فارغ ہوں انہیں کوئی دوسرے دینی کام نہ ہوں وہ اگر ایسے کاموں میں لگیں تو مضائقہ نہیں کہ سوال جواب کرتے رہیں مگر جن لوگوں کے متعلق دوسرے دینی اہم کام ہوں ان کا ان فضولیات میں لگنے سے اپنے کاموں کا نقصان ہوتا ہے۔

تمہارے متعلقین میں کوئی ایک دو آدمی ایسے ہوں جو اس کام کیلئے فارغ ہوں تو مضائقہ نہیں مگر تمہارے متعلق تو تدریسی ،سلوکی ، اصلاحی کئی کام متعلق ہیں تم اس میں اگر مشغول ہو گئے تو ان کاموں میں حرج ہوگا۔البتہ سیرت کے جلسے جن میں نبی کریم ﷺ کے **فضائل،اتباع سنت پر زور ہو بغیر چیلنج اور بغیر مناظرہ کے مفید ہیں۔**

اس سے بہت مسرت ہوئی کہ ہسپتال کی کاروائی کے درمیان میں بیع نامہ دے دیا گیا۔ بہت اچھا ہوا **اللہ تعالیٰ باحسن وجوہ نہایت سہولت کے ساتھ تمہارے دار العلوم کی مادی اور روحانی تکمیل فرمائے۔** امید ہے کہ میرے اس خط پہنچنے سے پہلے کنجی تمہیں مل گئی ہوگی۔اللہ تعالیٰ تمہاری مساعی جمیلہ کو بہت ہی مثمر ثمرات و برکات بنائے۔

میری رائے یہ ہے کہ اپنے مدرسہ کی طرف سے ایک خط قاری سلیمان کے نام تحریک کا ضرور لکھ دو کہ آج کل افریقی لوگوں کی آمد و رفت بہت زیادہ ہے اور ان کے نام کا خط میرے نام کے لفافہ میں بھیجیں تا کہ میں اپنی زوردار سفارش کے ساتھ ان کو دوں اور

افریقی مہمانوں کی آمد[پر] جن کی آج کل بہت کثرت ہے قاری صاحب کو [تمہارا خط یاد دہانی بھی کراتا رہے]۔علی میاں کے متعلق تو اوپر لکھ چکا ہوں کہ انشاءاللہ ان کی آمد پر تمہارا خط اپنی سفارش کے ساتھ دے دوں گا۔تم نے فرانسیسی انگریزی وغیرہ کی جو اہمیت لکھی اس کو تو علی میاں خود بھی محسوس کرتے ہیں۔

آپ نے ازراہ محبت لگتے ہاتھ مجھے بھی حاضری کی دعوت دے دی اس میں کوئی تصنع تو نہیں کہ تمہارے لندن جانے کے بعد سے بالخصوص جب لندن میں تبلیغی اجتماع ہو رہا تھا منہ میں پانی تو بہت بھرا اور جی بھی بہت چاہا اور تم سے اظہار اس واسطے نہیں کیا کہ امید کم تھی اور پورا نہ ہونے میں تمہیں قلق زیادہ ہوتا ورنہ میرے لئے تو تمہارا وہاں کا وجود بھی قابل کشش ہے لیکن اس مرتبہ تو یہاں پہنچ کرا تنا ضعف ہوا کہ سہارنپور واپسی کی ہمت نہیں پڑ رہی ہے۔جذبۂ شوق میں آ تو گیا اور ویزہ بھی تین ہی ماہ کا ہے مگر جب واپسی کا خیال آتا ہے تو سوچتا ہوں کہ کس طرح جاؤں گا۔

اس سے مسرت ہوئی کہ مفتی اسماعیل کے بارے میں تم نے جدو جہد شروع کردی۔ان کے جواب کا انتظار رہے گا مگر اس سلسلہ میں مفتی محمود صاحب کو لکھنا زیادہ مفید ہوگا۔اس سے بہت مسرت ہوئی کہ چندہ کا کام تمہارے یہاں دل خوش کن چل رہا ہے, اللہ تعالیٰ مبارک فرمائے۔مزید ترقیات سے نوازے۔

اس وقت سید آفتاب صاحب میرے پاس تشریف فرما ہیں ان کو سنانے کے واسطے تمہیں لکھوا رہا ہوں کہ افریقہ کے مرجع الخلائق آج کل وہ ہیں ان کی خدمت میں بھی براہ راست اپنے مدرسہ کی اپیل بھی بھیجیں اور جو کاروائی ہوتی رہے اس کی اطلاع بھی کرتے رہیں۔اور یہ مضمون سن کر انہوں نے بہت ہی اظہارِ مسرت کیا اور اپنی طرف سے تمہیں خاص طور سے سلام لکھوا رہے ہیں۔

یہ ناکارہ تو بغیر تمہارے قاصدوں کے بھی تمہارے لئے دعا گو ہے۔ مولوی ہاشم کا خواب کہ حضرت مدنی چندہ کرر ہے ہیں مبارک ہے۔ اکابر کی توجہات تو چھوٹوں کے ہر کام پر رہتی ہیں۔

ایک نہایت ضروری امر بہت ہی اہم لکھواتا ہوں وہ یہ کہ عزیز عبدالرحیم سلمہ آج کل بہت پریشان ہے۔ ایک تو یہ کہ اس کے گاؤں میں عزیزوں میں کچھ تنازع ہو گیا جس کی تفصیل مجھے معلوم نہیں لیکن پہلے خط میں اس نے نہایت مجمل انتہائی پریشانی اور دعا کیلئے لکھا تھا۔ عزیز عبدالحفیظ سے معلوم ہوا کہ عبدالرحیم نے دو تار بھی دو عزیزوں کو اس سلسلہ میں دیئے تھے مگر معلوم نہیں کہ کوئی جواب آیا یا نہیں۔ معلوم نہیں تمہیں اس کی تفصیل معلوم ہے یا نہیں؟ غالب تو یہ ہے کہ ضرور ہو گی ورنہ عزیز عبدالرحیم سے دریافت کریں۔

عزیز عبدالحفیظ ۳،۴ دن کیلئے مصر گذشتہ ہفتہ میں گیا تھا اس کے سامنے یہ خطوط عبدالرحیم کے پاس پہنچے تھے عزیز عبدالحفیظ کہتا تھا کہ عبدالرحیم پر اتنا اثر تھا کہ رات کو نیند بالکل نہیں آئی اور بہت ہی پریشانی کے عالم میں تھا۔ مجھے تو اس نے بہت ہی مجمل خط پریشانی اور دعا کا لکھا تھا دوسری اہم اور ضروری بات یہ ہے کہ اس کے گھر میں ولادت کا زمانہ ہے غالباً چھٹا مہینہ ہے۔ اس کا حال تو شاید تمہیں بھی معلوم ہو گا اس سلسلہ میں اس نے مجھ سے خط کے ذریعہ سے مشورہ کیا تھا کہ کہ اہلیہ کا کیا کروں؟

اس نے لکھا تھا کہ اگر اس زمانہ میں عزیز عبدالحفیظ مع اپنی اہلیہ کے آجائے تو مجھے سہولت رہے گی۔ میں نے عزیز عبدالحفیظ سے دریافت کر کے لکھ دیا تھا کہ عزیز عبدالحفیظ مع اپنی اہلیہ کے بڑی خوشی سے آنے کو تیار ہے مگر لندن کی طرح سے مصر میں ولادت تو زچہ خانہ میں ہوتی ہے وہاں کسی مرد کو جانے کی اجازت نہیں ہوتی۔ زبانِ یارِ من ترکی و من ترکی نمی دانم۔ تمہاری اہلیہ انگریزی نہیں جانتی اور زچہ خانہ میں کوئی اردو نہیں جانتا۔ پندرہ دن تک

وہاں تنہا اس حالت میں پڑے رہنا تو بڑی پریشانی کی بات ہے اور عزیز عبدالحفیظ کی اہلیہ جب شفاخانہ میں نہیں رہ سکتی تو یہ کیا تیر مارے گی۔

عبدالرحیم نے اپنی رائے یہ لکھی تھی کہ اس کے بھائی کو تار دے دوں کہ وہ بمبئی آ کر اس کو لے جائے۔ طیارہ سے اتار لے اور عبدالرحیم مصر میں سوار کرادے اس کو تو میں نے نہایت شدت سے منع کر دیا تھا کہ اگر بھیجنے کی رائے ہو تو تمہیں بمبئی تک جانا ہوگا طیارہ میں وہ تنہا سفر نہیں کرے گی۔ اور اس سلسلہ میں خرچ کی بالکل پروانہ کرو۔ مگر اس میں شرط یہ ہے کہ ڈاکٹرنی اجازت دے کہ وہ اس حالت میں سفر کرسکتی ہے یا نہیں۔

رات اس کا تار آیا کہ ڈاکٹرنی نے اجازت نہیں دی۔ سفر ممنوع ہے، تیرے جواب کا انتظار ہے۔ میں نے اسی وقت اس کو خط لکھ دیا کہ جب ڈاکٹرنی اجازت نہیں دیتی تو سفر کی رائے بالکل نہیں۔ اب میرے جواب کا معلوم نہیں تم کس بات میں انتظار کر رہے ہو۔

عزیز عبدالحفیظ نے یہ بھی بتایا کہ کئی ماہ ہوئے میں نے مولوی عبدالرحیم سے خود اور ان کی اہلیہ سے اپنی اہلیہ کے ذریعہ سے بہت اصرار کرایا تھا کہ یہاں بہت دقت ہوگی مگر اس وقت اس نے شدت سے کہہ دیا کہ مجھے کہیں نہیں جانا ہے اب اس وقت کے درمیان میں میری تو سمجھ میں آتا نہیں کہ کیا مشورہ دوں۔ تم کوئی مشورہ دو تو مجھے یا اس کو لکھ دو۔

ایک ضروری بات اور تفریح کی لکھوں معلوم نہیں تم نے فارسی پڑھی ہے یا نہیں۔ بچپن میں ایک شعر سنا تھا ؎

چہ خوش گفت سعدی در زلیخا　　　ألا يا أيها الساقي أدر كأسا و أمهلها

کل بھائی شمیم نے مکہ سے ایک تار بھیجا جو ڈیوز بری سے آیا تھا۔ بھیجنے والے کا نام پڑھا نہیں گیا۔ اس میں لکھا تھا ''مہتمم مدرسہ صولتیہ مکہ مکرمہ انعام کریم۔ دعا تمہاری اور شیخ کی ہے''۔ تم بھی لندن والے ہو اپنے ملک کی زبان اچھی سمجھتے ہوگے اگر نام معلوم ہوتا تو میں لکھتا

ڈیوز بری ایک کارڈ لکھ دو مولوی یعقوب کو یا حافظ پٹیل کو کہ اس نوع کا ایک تار پہنچا۔

مولوی انعام کریم مہتمم مدرسہ صولتیہ مکہ مکرمہ نہیں ہیں وہ مہتمم مدرسہ شرعیہ مدینہ منورہ ہیں اور آج کل یہاں موجود نہیں ہیں دو مہینے کیلئے پاکستان چھٹی پر گئے ہوئے ہیں۔ صولتیہ کے مہتمم کا نام سلیم ہے۔ اس ناکارہ کی طرف سے لکھ دیں کہ پتہ تو چلا نہیں لیکن آپ کے جائز مقصد کیلئے یہ ناکارہ ضرور دعا کرتا ہے۔ نیز مولوی یعقوب اور حافظ پٹیل صاحب کی خدمت میں میری طرف سے سلام مسنون لکھ دیں اور یہ بھی لکھ دیں کہ آپ کیلئے بھی یہ ناکارہ دل سے دعا کرتا ہے اور آپ کے کام کی ترقی کیلئے بھی دل سے دعا کرتا ہے۔

قاری یوسف! تمہارے مدرسہ کا فکر مجھے بھی انشاء اللہ تم سے کم نہیں ہوگا دل سے دعائیں بھی کر رہا ہوں ہندوستان میں تو کوئی تحریک کا موقع میری سمجھ میں نہیں آیا مگر یہاں جب سے آیا ہوں اور تمہارا خط وفود کے متعلق آیا ہے اس کا تعارف وقتاً فوقتاً لوگوں سے کرتا رہتا ہوں اللہ تعالیٰ تمہاری بہت ہی مدد کرے۔

مگر پیارے! ان مشاغل علیہ میں لگ کر ہماری لائن کو خیر باد نہ کہہ دینا۔ دینی کاموں میں قوت روحانیت سے ہوتی ہے معمولات کی پابندی اور کم سے کم آدھ گھنٹہ بالکل یکسوئی کا رکھنا بہت ضروری ہے۔ اہلیہ سے سلام مسنون، خدیجہ کو دعوات۔ خط لکھو تو خالہ صاحبہ، خالو صاحب کو بھی سلام مسنون لکھ دینا۔ فقط والسلام

حضرت اقدس شیخ الحدیث صاحب مدفیوضہم

بقلم حبیب اللہ ۱۴ ار جون ۷۳ء

از حبیب اللہ سلام مسنون و درخواست دعا

﴿70﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

تاریخ روانگی: ۱۹؍جون ۷۳ء [۱۸؍جمادی الاولیٰ ۹۳ھ]

مکرم ومحترم مولانا الحاج ..... صاحب مدفیوضکم بعد سلام مسنون، آج صبح تین بجے مدینہ پاک یوسف کا وفد مجھ سے ملا۔ معلوم ہوا کہ وہ صبح کی نماز کے بعد پہنچا تھا۔ قاری سلیمان صاحب نے اس کو حسبِ عادت اپنے یہاں لے جاکر ناشتہ کرایا ان کا قیام ہوٹل میں تھا انہوں نے اپنے گھر لے جانے پر اصرار [کیا] جو بعد عصر لے گئے ہوں گے۔

تین بجے وہ میرے پاس آئے اور آپ کا بہت مختصر محبت نامہ بھی دیا اور چند کتابیں بھی۔ اس کی تفصیل تو خط کے ختم پر لکھواؤں گا کہ میں یہ خط نہایت عجلت میں مسجد نور میں تبلیغی جلسہ میں جب کہ ان کے یہاں تشکیل شروع ہوگئی لکھوا رہا ہوں۔

اس وقت آپ کا خط بھی میرے پاس نہیں مگر اس کا ایک مبارک فقرہ جس سے مجھے صبح سے امتلاء ہو رہا ہے خوب یاد ہے صلح نامہ کے متعلق تو میں اپنی رائے پہلے لکھوا چکا ہوں وہ خط پہنچ گیا ہوگا کہ اس کو مصر وحجاز اور ہندوستان میں تین جگہ رجسٹری کرانا ہے اور اصل مبارک تحریر جو ایک کی دوسرے کے پاس ہے اس کو کثرت سے اپنے اعزہ احباب میں وصیت کردیں کہ آپ کے کفن میں رکھ دیں۔

آج کے مبارک فقرہ کے متعلق میری بہت غور کے بعد یہ رائے قائم ہوئی کہ [عمدہ] ٹائپ میں بڑے کاغذ پر پمفلٹ کی صورت میں شائع کریں اور دونوں حضرات پچاس ساٹھ ہزار طبع کرا کر دو تین ہزار تو آپ مصر میں رکھ لیں وہ مجامع میں تقسیم کردیں اور پانچ سو کے قریب یوسف متالا کو بھیج دیں کہ وہ بھی آپ کے جہادِ اکبر سے واقف ہے اور ایک ہزار بشیر انگار کی معرفت ۔۔۔ حضرات اور ان کے ملنے والوں کے پاس بھیج دیں کہ سب جگہ

تقسیم ہو جائے اور دس بارہ ہزار میرے پاس بھیج دیں کہ میں ہندو پاک کے مدارس میں بھیج دوں کہ وہ اپنے رجسٹروں میں چسپاں کر دیں اور ترکیسر کے مدرسہ میں جملہ مدرسین وطلبہ پر تقسیم کرا دیں۔ مولوی نصیر پر بھی بھیج دوں کہ وہ اردو ترجمہ سنہرے لیتھو پر شائع کرا کر جملہ دیہات وبلاد میں تقسیم کرادے اور جب وہ صلح نامہ منسوخ ہو جاوے تو اس کی تردید بھی ایسے ہی انداز سے ہونی چاہئے تا کہ تلافی ہو جائے۔

یہاں تک لکھا تھا کہ تکبیر ہوگئی۔ اس صلح اعظم کی خوشی میں نماز تو مجھ سے کیا پڑھی جاتی نماز پڑھتے ہی گاڑی سے اپنے مستقر پر آیا۔ راستہ میں ایک بات اور قلب میں القاء ہوئی کہ پچاس ہزار تو کافی نہیں ہوں گے ایک لاکھ طبع کرائیں۔

میں اس میں سے پچاس ہزار مولوی انعام صاحب کے پاس رکھوا دوں گا ان کی تبلیغی جماعتیں پوری دنیا میں پھیل رہی ہیں ہر جماعت کو دس بارہ دے دیں کہ ساری دنیا کو خبر ہو جائے کہ روس وامریکہ میں صلح ہوگئی اور لڑائی کرانے والوں کا پتہ چل گیا، اب ہفت اقلیم میں کوئی جنگ وجدل نہ ہوگی۔

یہ تو بغیر خط کے صلح نامہ کے مژدہ پر لکھوا دیا تھا اب آپ کا خط سامنے ہے اور آپ کی مرسلہ جلدیں ۶ عدد، ۴ مجلد، ۲ غیر مجلد بھی پہنچ گئیں اور جتنی کلفت صلح نامہ کے مژدہ سے ہوئی وہ کتابوں کو دیکھ کر سب ڈھل گئی۔

میرے دوستو! کام کرنے کا تو یہ تھا تم جانے کن خرافات میں پھنس گئے۔ اس سے بھی بہت مسرت ہوئی کہ کام اچھی طرح ہو رہا ہے تمہارے سابقہ مشترک گرامی نامہ کی بنا پر اندازہ یہ ہے کہ [دو جلدیں] تو قریب الختم ہوں گی [اور دو] دس پندرہ دن میں ہو جائیں گی اس لئے میرا خیال کئی دن سے یہ ہو رہا ہے کہ بذریعہ تارندوہ سے جلد ہفتم آپ کے پاس بھجوا دوں۔ خدا کرے کہ وہ آپ کی موجودگی میں پہنچ جائے اور اگر آپ کی روانگی اس سے پہلے

ہو جائے تب بھی مضائقہ نہیں کہ ندوہ میں تو یہ جلدیں بغیر آپ ہی کے طبع ہو رہی ہیں مگر دل یہی چاہتا ہے کہ یہ جلد بھی آپ کی نگرانی میں طبع ہو جائے تو زیادہ اچھا ہے۔

میرا تو خیال یہ تھا کہ تار دے دوں مگر یہ خیال ہوا کہ علی میاں کی دو تین دن میں پہنچنے کی خبر ہے ان کے مشورہ سے ان ہی کی طرف سے تار دلواؤں مبادا ندوہ والوں کو یہ اشکال پیش آوے کہ علی میاں سے مشورہ کی ضرورت ہے۔

میرا تو کوئی خط اول ہی سے تینوں میں سے کسی سے راز نہیں اور اب تو ماشاء اللہ مؤکد صلح نامہ بھی پہنچ گیا اس لئے آپ کو بھی دکھانے میں کوئی عذر نہ ہوگا اور ویسے بھی میرا یہ خط دونوں کے نام مشترک ہے۔ اگر تمہاری صلح ٹوٹ گئی ہو تو اس خط کو مولوی عبدالرحیم صاحب کو ضرور دکھلا دو۔ مجھے ان کی اہلیہ کا بہت ہی فکر ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی اس مرحلہ کو نہایت خیریت کے ساتھ پورا فرماوے۔

اگر چہ آپ نے بار بار کئی خطوں میں لکھا کہ مصر میں عورتوں سے تعارف ہو گیا اب کسی کے بھیجنے کی یا تیرے فکر کی ضرورت نہیں مگر تم حضرات تو مجاہدین اعظم ہو اور میں نہایت کمزور، ضعیف القلب پیرانہ سالی کا مبتلا اس لئے ہمیشہ فکر رہتا ہے۔

پہلے خطوط میں لکھوا چکا ہوں کہ عزیز عبدالحفیظ مع اہلیہ کے ہر وقت تیار ہے جب بھی مولوی عبدالرحیم بلاویں۔ نیز صوفی اقبال صاحب بھی مع اہلیہ کے آنے کیلئے تیار ہیں اور ان کی اہلیہ چونکہ عربی بھی جانتی ہے اس لئے مولوی عبدالرحیم اگر ضرورت سمجھیں تو بے تکلف لکھ دیں اس لئے کہ اس وقت ان کی اہلیہ کی ضرورت میری ضرورت ہے اور میری اللہ کے فضل سے نہ تو کسی سے لڑائی ہے اور نہ کسی کے سامنے نیچا بن کر ان سے بھیک مانگنے میں انکار ہے۔

میں نے پہلے خط میں لکھا تھا کہ میں نے عزیز یوسف متالا کو پورا حال لکھا ہے اور چونکہ ان کی اہلیہ کا حال معلوم نہیں کہ کیسی طبیعت ہے اس لئے حکمنامہ تو ابھی نہیں بھیجا اگر اس

کی طبیعت اچھی ہوتو مجھے اس کے بلانے میں بھی کوئی انکار نہیں۔ان لندنی دوستوں کے چلنے تک میرا خط جیسا کہ ان سے معلوم ہوا نہیں پہنچا۔

میرے اس خط میں دونوں بادشاہوں کے خلاف طبع کوئی بات پیش آئی ہوتو مجھے معافی مانگنے میں کوئی انکار نہیں۔ فقط والسلام

حضرت اقدس شیخ الحدیث صاحب مدفیوضہم

بقلم حبیب اللہ، ۱۹/ جون ۷۳ء

﴿71﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۲/ جولائی ۷۳ء [۲/ جمادی الثانیہ ۹۳ھ]

مکرم ومحترم مولانا الحاج یوسف متالا صاحب مدفیوضکم ! بعد سلام مسنون، تمہارا وفد آیا اور چونکہ تم نے پہلے سے اطلاع دے رکھی تھی میں نہایت منتظر تھا مگر آنے کے بعد پسند نہیں آیا۔

نمبر ۱: میں نے آتے ہی ان سے پوچھا کہ کیا کیا چیزیں ساتھ لائے ہو۔ معلوم ہوا کہ ان کے ساتھ تمہارے مدرسہ کے تین جگہ کے فوٹو کئی کئی ہیں۔ میں نے تقسیم پوچھی تو انہوں نے کہا کہ حجاز، کویت، افریقہ کے الگ الگ ہیں۔ حجاز کے آٹھ ہیں۔ میں نے کہا ماشاء اللہ بہت ہیں۔ ان میں سے ایک ایک تو مجھے دے دیں۔ ایک ایک سید آفتاب کو، ایک ایک سید حبیب کو، ایک ایک قاری سلیمان کو۔ البتہ چار ان کے پاس امانت رکھوا دیں میں جن کو مناسب سمجھوں گا دلواؤں گا۔

باوجود مکرر یاددہانی کے مجھے تو وہ حضرات نہیں دے کر گئے۔ یا تو انہوں نے مجھے اس قابل نہیں سمجھا اور اگر تقسیم ہو گئے تھے تو میرے مکرر مانگنے پر انہیں معذرت کر دینی چاہئے تھی۔ سید آفتاب سے بھی تحقیق سے معلوم ہوا کہ ان کو بھی نہیں دیئے۔ سید حبیب صاحب کو بھی سید آفتاب صاحب کے کہنے سے صرف تین عدد دیئے۔ سید آفتاب صاحب نے کہا کہ سب میں سے ایک ایک دے دو انہوں نے کہا کہ میرے پاس زیادہ نہیں ہیں۔ سید آفتاب کے اصرار پر تین عدد دیئے۔

نمبر۲: یہ مبارک وفد جمعہ کی نماز پڑھ کر قاری سلیمان کے ساتھ مکہ چلا گیا اور شام کو مجھے مکی ٹیلیفون سے معلوم ہوا کہ علی میاں مکہ پہنچ گئے۔ علی میاں کی آمد بجائے پیر کے منگل کو ہوئی اور میں نے مصافحہ میں سب سے پہلے اپنے لندنی وفد کا حال پوچھا۔ انہوں نے بتایا کہ چند منٹ کو قاری سلیمان کے ساتھ ملاقات تو ہوئی تھی لیکن میں اس وقت حکومت کا ایک بہت ضروری خط لکھوا رہا تھا میں نے ان دوستوں سے معذرت کر دی تھی کہ اس وقت تو میں بہت ہی مشغول ہوں, انشاءاللہ کسی دوسرے وقت میں ملوں گا مگر علی میاں نے بتایا کہ میری روانگی تک دوبارہ ان کی زیارت نہ ہوسکی۔

اس کا بھی میری حماقت سے مجھ پر بہت زیادہ اثر ہے ان لوگوں کو بہت غنیمت سمجھنا چاہئے کہ جب ان کو علی میاں کی اہمیت جو آپ کے یہاں ہے معلوم تھی تو انہوں نے بھی علی میاں کو زکریا[کی طرح] خودغرض کیوں سمجھا؟ میں نے علی میاں سے دریافت کیا کہ وہ اپنے مدرسہ کے فوٹو سب ایک عدد آپ کی خدمت میں پیش کر گئے یا نہیں؟ علی میاں نے کہا کہ نہیں, اسی مختصر مجلس میں انہوں نے دکھائے تو ضرور تھے مگر مجھے کوئی تحفہ دیا نہیں ؎

آپ ہی ذرا اپنے جور و جفا کو دیکھیں
ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی

تمہارے وفد سے تو واقفیت نہیں اس لئے ان کا تو جتنا احترام میں کرسکتا تھا میں نے کسر نہیں چھوڑی، مگر یوسف پیارے!

ہے یہی شرط وفاداری کہ بے چون وچراں
وہ مجھے چاہے نہ چاہے میں اسے چاہا کروں

مجھے تو تمہارے دارالعلوم نے ایسا پاگل بنا رکھا ہے کہ ہر وقت اسی کا خیال اور سوچ و بچار رہتا ہے۔ اور تم تو ماشاءاللہ متی ما تلق من تهوى دع الدنيا وأمهلها کے مرتبہ پر فائز ہوا اور تمہارے خدام تم سے بھی ۲۰ گز آگے۔ یہ تو پیارے! **جو اپنے بڑوں کے ساتھ جیسا کرے چھوٹے اس کے ساتھ یہی کرتے ہیں، منتظر رہو۔**

یہاں تک خط لکھنے کے بعد معلوم ہوا کہ عزیز عبدالحفیظ کے پاس دو چار نقشے موجود ہیں۔ میں نے اس کو کہہ دیا کہ سب کو ایک لفافہ میں بند کر کے علی میاں کو پیش کر دیں۔ اس وقت سید آفتاب میرے پاس ہیں معلوم ہوا کہ کوئی عربی مضمون بھی ان کے ساتھ تھا جو سید حبیب کو دکھلا کر انہوں نے واپس لے لیا اور مجھ دکھلایا بھی نہیں۔

نمبر۳: میں نے تمہارے وفد کو بڑے اہتمام سے عزیز آفتاب، مولوی عبدالحفیظ اور قاری سلیمان کے ساتھ سید حبیب کی خدمت میں بھیجا تھا وہ آج کل خصوصیت سے بہت زیادہ مشغول ہوگئے کہ بڑے زیادہ ہوگئے۔ میں نے عزیز آفتاب سے کہا تھا کہ ٹیلیفون پر پہلے ان سے وقت لے لو۔ چنانچہ سید آفتاب نے ٹیلیفون پر ان سے وقت لے لیا۔ انہوں نے کہا کہ پرسوں تو مجھے جدہ جانا ہے کل صبح کو تین بجے یہ حضرات آجائیں۔ میں آج کل بہت مشغول ہوں۔

چنانچہ میں نے دوسرے دن ڈھائی بجے سے لوگوں کو جمع کرنا شروع کر دیا اور تین بجے سے پہلے سید صاحب کی خدمت میں بھیج دیا۔ تمہارے وفد نے تو سید حبیب کے یہاں سے واپسی میں مجھ سے ملاقات کی ضرورت نہیں سمجھی مگر سید آفتاب اور عزیز عبدالحفیظ یکے بعد

دیگرے آئے۔

انہوں نے یہ بیان کیا کہ سید حبیب صاحب نے یہ مشورہ دیا ہے کہ ایک درخواست جلالۃ الملک کے نام اور ایک وزیر اوقاف کے نام علیحدہ علیحدہ براہ راست بذریعہ رجسٹری بھیجیں اور مجھے اس کی اطلاع کر دیں تو پھر انشاء اللہ کسی چندہ وغیرہ کی ضرورت نہیں پڑے گی۔

ابتدائی وہلہ میں تو مجھے بہت ہی خوش ہوئی اور میں نے آپ کے وفد سے کہا کہ آپ کو خط لکھیں براہ راست اور اس کا مضمون مشورہ سے جلد طے کریں دیر نہ کریں۔ اور آفتاب بھی موجود تھے انہوں نے کہا کہ بادشاہوں کے خطوط خاص طور سے ہوا کریں۔ میں نے کہا کہ پھر ایک مسودہ تم لکھ کر دے دو۔ میں بھیج دوں گا۔

مگر اس کے بعد دوسرے دن مجھے ایک اشکال پیش آ گیا وہ یہ کہ ہماری تبلیغی جماعت پر اہل بدعت کی طرف سے بہت زور وشور سے یہ اعتراضات اخبارات میں رسائل میں شائع کئے جاتے ہیں کہ یہ نجدیوں کی جماعت ہے اور اس پر بہت زور دیا جاتا ہے مگر یہاں کی کسی اعانت کا کوئی ثبوت نہیں ملتا۔ مبادا تمہارے یہاں کسی فتنہ کا سبب بن جائے۔ اس پر غور کرلو۔

علی میاں سے تمہارا خط جو میری معرفت تھا اپنی سفارش کے ساتھ دے کر میں نے رائے پوچھی۔ انہوں نے کہا کہ قاری یوسف صاحب میرے لئے آپ کے تعلق کی وجہ سے واجب الاحترام ہیں۔ جب آپ تجویز کریں اسی سفر میں یا دوسرے میں جانے کو تیار ہوں اور وہ جو حکم کریں اس کی تعمیل کیلئے بھی۔ میں نے ان سے کہا کہ ایسی فوری طور پر تو شاید مفید نہ ہو اس لئے کہ وہ آپ کے نام کو اچھالیں گے، اشتہار بانٹیں گے۔ اس لئے یہاں سے کوئی لمبی تاریخ تجویز ہو جائے۔

میرا خیال یہ ہے کہ تم اپنے حالات کے اعتبار سے کئی تقریبی تاریخیں تجویز کر کے

علی میاں کو لکھ دو اس کی تعیین وہ خود کرلیں گے۔ میرا خیال یہ ہے کہ اخیر رجب یا شروع شعبان میں رابطہ کے سلسلہ میں شاید ان کا آنا ہو اس وقت میں مناسب سمجھو تو انہیں اطلاع کردو کہ جب رابطہ کیلئے سفر ہو اس وقت کوئی تاریخ تجویز فرما دیں۔ اور اگر اس میں بھی وقت تنگ ہو جیسا کہ تمہارے سفراء نے بتایا تو رجب میں مناسب ہے۔

نمبر۴: بہت تلاش کے بعد ایک ایک سیٹ تمہارے مدرسہ کے نقشوں کا ملا جو میں نے علی میاں کو دے دیئے مگر میری رائے یہ ہے کہ دو دو تین تین سیٹ بذریعہ رجسٹری علی میاں کے پتہ پر ندوہ ضرور بھیج دو اور اگر کوئی اپیل بھی شائع ہو تو وہ بھی ساتھ کر دینا۔

نمبر۵: میں نے آپ کے وفد سے بہت اہتمام سے ایک بات کہی تھی یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ اس پر ان کا عمل ہوا یا نہیں۔ میں نے ان سے کہا تھا کہ سفر میں بڑی رقم اپنے ساتھ ہرگز نہ رکھیں بلکہ دو چار سو پونڈ زائد سے زائد۔ جب پانچ سو ہو جائیں تو ضرور آپ کے پاس بذریعہ چیک بھیجتے رہا کریں۔ سفر میں بڑی رقم اپنے ساتھ رکھنا مناسب نہیں۔

نمبر۶: آپ کا ہدیہ سنیئہ دو عدد کرتے بھی پہنچے۔ میرا ذوق تمہیں معلوم ہے کہ ان چیزوں میں مجھے ذوق پیدا نہیں ہوتا۔ پہلے بھی ایک دو دفعہ میں نے شدت سے اس پر نکیر کی ہے۔ مادی ہدایا میں پیسے تو کارآمد ہوتے ہیں اور چیزیں میرے کام نہیں آتیں۔ ان میں سے ایک کے متعلق تو میرا خیال یہ ہو رہا ہے کہ ایسے شخص کی نذر کردوں کہ تمہارا بھی دل اندر سے باغ باغ ہو مگر ابھی تک استخارہ مکمل نہیں ہوا۔

تم نے پہلے سفر میں پان بھیجے اور تمہیں یاد ہو گا میں نے بہت زیادہ اظہارِ مسرت اس بنا پر کیا تھا کہ کراچی بمبئی سے بھی پان آرہے تھے وہ تیسرے چوتھے دن گل جاویں تھے مگر تمہارے مرسلہ پان ایک مہینے تک رہے مگر خراب نہ ہوئے۔

میں نے تم سے دریافت بھی کیا تھا کہ یہ پانوں کی کوئی خاص قسم ہے یا مصالحہ وغیرہ

ان پر لگایا گیا ہے۔ بہرحال کسی آنے والے کے ہاتھ پان بھیجوتو کوئی مضائقہ نہیں۔ بشرطیکہ ویسے ہی ہوں جیسے پہلے تھے۔ یہاں کراچی سے اکثر آتے تو رہتے ہیں مگر یہاں پہنچتے پہنچتے اکثر گل جاتے ہیں۔

یہ تو ساری فضولیات تھیں اب تمہارے خط کا جواب شروع کراتا ہوں۔ اس سے پہلے خط کا جواب جس میں علی میاں کے نام کا ایک لفافہ بھی تھا بھیج چکا ہوں جس میں لکھوایا تھا کہ علی میاں کے نام کا لفافہ محفوظ ہے۔ آنے پر دے دوں گا۔ تمہیں تبدیلی نام کی وجہ سے محکموں میں کوئی بات پیش نہ آئی ,اللہ کا شکر ہے۔

نمبر ۷: اس وفد کے ساتھ تمہارا ایک خط جو مولوی تقی کے خط کا فوٹو تھا پہنچا تھا اور یہ حضرات چونکہ مصر ٹھہر کر آئے تھے اس لئے براہ راست مولوی تقی کا خط بھی لائے تھے۔ میں نے مولوی تقی کے خط کا جواب ان ہی میں سے ایک صاحب مولوی یوسف کے ہاتھ بھیج دیا تھا اور ان سے یہ بھی کہہ دیا تھا کہ مولوی تقی کے نام کے خط کی نقل تمہارے پاس بھیج دیں۔ میں تو ان مصریوں کے خطوں سے دق آ گیا۔ بچوں کی طرح سے لڑتے رہتے ہیں اور صلح کرتے رہتے ہیں۔

نمبر ۸: خدا کرے کہ حکام نے تعمیر کی اجازت دے دی ہو اس کو تو تم ہی لوگ زیادہ اچھی طرح سمجھ سکتے ہو کہ تعمیر کی اجازت [کے] بغیر خریدنا مناسب ہے یا نہیں۔ یہ ناکارہ اتنی دور سے کیا مشورہ دے سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ جلد از جلد تمہارے دارالعلوم کی مشکلات کو دور فرما کر اس کے تعمیری اور تدریسی مدارج کو پورا فرمائے۔

نمبر ۹: تمہاری خالہ کی بیماری کی خبر سے قلق ہے اللہ تعالیٰ صحت عطا فرمائے۔

نمبر ۱۰: میں نے متعدد خطوط میں مولوی عبدالرحیم کی اہلیہ کی ولادت کے سلسلہ میں مشکلات لکھیں۔ میں نے ان کو لکھا تھا کہ براہ راست بھی تم سے اس سلسلہ میں مشورہ کریں۔ امید ہے کہ انہوں نے خود بھی لکھا ہو گا یہاں سے مولوی عبدالحفیظ اور صوفی اقبال دونوں اپنی زوجات کو

لے کر وقت پر وہاں جانے کو تیار ہیں مگر مولوی تقی عبدالحفیظ کے بلانے پر بالکل تیار نہیں۔ اور آخری خط میں عبدالرحیم نے بھی معلوم نہیں اپنی رائے سے یا مولوی تقی کے اثر سے لکھ دیا تھا کہ کہ ان دونوں میں سے کسی کی ضرورت نہیں مقامی عورتوں سے تعلقات ہو گئے ہیں۔

مگر عبدالرحیم کی مصیبت یہ ہے کہ وہ ایک خط لکھتا ہے اور بعد میں لکھ دیتا ہے کہ وہ تو میں نے مولانا کے مجبور کرنے سے لکھ دیا تھا۔ اسی لئے میں نے تمہیں لکھا تھا کہ تم بطور خود گجراتی میں معلوم کرو کہ اس کا اصل عندیہ کیا ہے۔ فقط والسلام

حضرت اقدس شیخ الحدیث صاحب مدفیوضہم

بقلم حبیب اللہ، ۲؍ جولائی ۷۳ء

تمہارے رفقاء سے جو تمہارے عزائم معلوم ہوئے وہ تو بہت اونچے ہیں۔ میرے خیال میں تو ابتداء سے چلنا چاہئے، نہ بھاگ کے چلنا نہ اکھڑ کے گرنا۔ یہ خط بہت عجلت میں لکھوا رہا ہوں کہ تمہارے خط کو کئی دن ہو گئے۔

تمہاری ڈاک میں حفیظہ بی بی زوجہ حاجی یوسف کواڈیا کا اپنے شوہر کی بیماری کے سلسلہ میں بھی پرچہ پہنچا۔ قاری یوسف صاحب! ایک تعویذ یامثبت القلوب کا لکھ کر ان کو دے دیں کہ گلے میں ڈال دیں کہ تعویذ سینہ پر پڑا رہے۔ اس خط میں تم نے آپریشن کے متعلق مشورہ کیا مگر حاجی احمد ناخدا نے بیان کیا کہ اللہ کے فضل و کرم سے آپریشن کامیاب ہو گیا۔

فقط والسلام

﴿72﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: [جولائی ۷۳ء جمادی الثانی ۹۳ھ]

مکرم ومحترم جناب الحاج قاری یوسف صاحب مدفیوضکم! بعد سلام مسنون، ۲؍ جولائی کو ایک مفصل رجسٹری آپ کی خدمت میں ارسال کی تھی جس میں آپ کے وفد کی شکایت لکھی تھی اور عزیز آفتاب کا ایک پرچہ بھی اس لفافہ میں رکھا تھا۔ تمہارے مشاغل کا ہجوم اتنا ہے کہ جواب کا انتظار بھی مشکل ہے۔

میں نے تمہارے مدرسہ کی کتابوں کیلئے قاضی صاحب کے ذریعہ پاکی احباب کو بھی کچھ خطوط لکھوائے۔ معلوم ہوا کہ بھائی غلام دستگیر لاہور اور بھائی یوسف رنگ والے کراچی کچھ کتابیں تمہارے مدرسہ کیلئے بھیجنے کا ارادہ کررہے ہیں۔ مگر آج کل مصیبت یہ ہے کہ محصول اتنا بڑھ گیا ہے کہ کتابوں کو ایک جگہ سے دوسری جگہ بھیجنا مشکل ہوگیا ہے۔

میرے سابقہ خط میں بہت اہم چیزیں تھیں اور سید حبیب کے مشورہ پر دو درخواستوں کا التواء تھا خدا کرے کہ وہ خط پہنچ گیا ہو۔ اس لفافہ میں دو پرچے تو پہلے سے رکھے ہوئے ہیں دو مزید لکھواتا ہوں۔

محمد صادق: [پتہ درج ہے] لندن:

بعد سلام مسنون، تمہارا رجسٹری لفافہ جس میں ۲۰ پینی تھے پہنچا تھا مگر یہاں کے ڈاک خانہ یا صراف نے تو اس کو لینے سے انکار کردیا۔ میرے ایک محترم مخلص دوست مکی نے لے لیا کہ میں کہیں نہ کہیں وصول کرلوں گا آپ اس کے پیسے لے لیجئے۔ آئندہ اس کا خیال رکھیں کہ یہ سکہ یہاں نہیں چلتا۔ میرا خیال تو یہ تھا کہ اس کو واپس کردوں مگر اس میں بھی بہت

سا محصول خرچ ہوتا۔

تم نے لکھا کہ شادی کو ۲۰ سال ہو چکے مگر اولاد سے محرومی ہے اس کیلئے قاری یوسف صاحب کی خدمت میں درخواست کر رہا ہوں کہ وہ اس خط کے ساتھ انڈوں والا عمل لکھ کر بھیج دیں۔ یہ ناکارہ بھی دعا کرتا ہے اللہ تعالیٰ اولاد صالح عطا فرمائے۔

اس سے بہت مسرت ہوئی کہ آپ اور آپ کی اہلیہ نماز کے پابند ہیں، اللہ تعالیٰ مبارک فرمائے۔ اس سے بھی مسرت ہوئی کہ آپ تبلیغی جماعت سے [کئی] سال سے منسلک ہیں۔ بہت مبارک کام ہے اور صدقہ جاریہ ہے۔ ضرور شرکت فرماتے رہیں۔ تمہاری اور تمہاری اہلیہ کی بیعت بھی قبول کرتا ہوں۔

زیادہ اچھا تو یہ ہے کہ قاری یوسف صاحب نمبر ۱۴ مائی بینک اسٹریٹ بولٹن سے جا کر درخواست کریں کہ وہ میری طرف سے نیابۃً تم دونوں کو بیعت کر لیں اور معمولات کا پرچہ تمہیں دے دیں۔ اگر اس میں کوئی دقت ہو تو غسل کر کے دو رکعت نفل پڑھ کر اپنے سارے گناہوں سے توبہ کریں اور آئندہ کو عہد کریں کہ کوئی گناہ نہیں کریں گے اور اگر ہو جائے گا تو توبہ کریں گے۔ اس کے بعد اس ناکارہ سے بیعت کا عہد کریں۔

معمولات کا پرچہ بھی قاری صاحب ہی سے مانگنا پڑے گا۔ یہاں سے بھیجنا دشوار ہے۔ ان کی ملاقات میری ملاقات کا بدل ہے ان سے ضرور ملتے رہا کریں۔ اس سے بہت مسرت ہوئی کہ آپ کی اہلیہ تلاوت کی پابند ہیں۔ اللہ تعالیٰ مبارک فرمائے ترقیات سے نوازے۔ میری طرف سے ان کو مبارک باد دے دیں۔ فقط

[دوسرا پرچہ اس وقت نہیں مل سکا]

﴿73﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۱۸/جولائی ۷۳ء [۱۸/جمادی الثانیہ ۹۳ھ]

عزیز گرامی قدر و منزلت الحاج یوسف متالا سلمہ! بعد سلام مسنون، تمہارا ائر لیٹر مؤرخہ ۹ جولائی کل ۱۷ کو مجھے ملا۔ اور اسی وقت قاری سلیمان سے جو مکہ سے اسی وقت آئے تھے معلوم ہوا کہ تمہارا وفد کویت سے مکہ واپس آگیا اور دو دن مکہ قیام کے بعد یہاں آئے گا اور دو دن یہاں قیام کرے گا۔

مگر یہ حضرات آج ۱۸/جولائی بدھ کے دن صبح کو عربی تین بجے مجھے ملے اور معلوم ہوا کہ ایک صاحب کل صبح کو علی الصباح واپس جانے والے ہیں۔ میں تو مطمئن تھا کہ ان کی آمد پر اطمینان سے دو دن ملیں گے خط لکھوں گا۔ اب ظہر کا وقت بہت قریب ہے اب یہاں کے اوقات کے اعتبار سے کل تک خط لکھنے کا کوئی وقت نہیں ملے گا۔ اس لئے نہایت عجلت میں یہ جواب لکھوا رہا ہوں۔

تمہارے محبت ناموں سے تمہارے لندن کے دورے کا حال معلوم ہوا۔ اللہ تعالیٰ مدرسہ کیلئے بھی اور اللہ کا نام سیکھنے والوں کیلئے بھی موجبِ خیر بنائے۔ مجھے تو بڑا تعجب ہو رہا تھا کہ میرے خط کا تم نے جواب بھی نہ دیا، مگر تمہارے دورے کا حال معلوم ہو کر وجہ تاخیر معلوم ہوئی۔

میرے گرنے کی خبر کچھ تو صحیح ہے کچھ مبالغہ۔ اس میں میرے ضعف کو زیادہ دخل ہے۔ میرے خیال میں تو گرا نہیں البتہ دورانِ سر کی وجہ سے قدمچہ پر بیٹھے ہوئے برابر کی دیوار میں بہت زور سے سر لگا تھا مگر یہاں کے احباب یوں کہتے ہیں کہ تو گرا تھا۔ جس کا مجھے تو احساس ہے نہیں۔ اب طبیعت بحمد اللہ اچھی ہے البتہ ضعف روز افزوں ہے جس کی وجہ یہ بتائی

جاتی ہے کہ بھوک بالکل نہیں لگتی جس کی وجہ سے غذا نہیں ہے۔

حکومتوں کی رقوم میں کچھ تو ان کے جذبات کے احترام کا فکر ہوتا ہے اور خاص طور سے تمہارے دارالعلوم کے سلسلہ میں تمہارے مدرسہ کے خلاف وھابیت کا پروپیگنڈہ کرنے والے وہاں بہت ہیں۔ اس لئے کسی خصوصی چندہ کی رائے میری نہیں رہی جو ان سے کی جائے کہ اس میں مضرت کا زیادہ اندیشہ ہے۔ انشاء اللہ تمہارے مدرسہ کی ضروریات اللہ کی ذات سے قوی امید ہے کہ جلد پوری ہو جائیں گی۔

اہلیہ عبدالرحیم کا سفر تو ڈاکٹرنیوں کے منع کرنے کی وجہ سے بالکل ملتوی ہو گیا۔ البتہ تمہاری اہلیہ کے پہچانے کے متعلق میرا خیال ہوا تھا مگر اول تو اس کی مسلسل بیماریوں کی خبر سنتا رہا دوسرے یہ خیال ہوا کہ نہ معلوم تمہاری اور خود عزیز عبدالرحیم کی کیا رائے ہوگی۔ اس لئے پیشکش نہیں کی تھی۔

نیز عبدالرحیم کے خطوط سے یہ بھی اندازہ ہوا کہ انشاء اللہ اس کو بھی احتیاج کا درجہ تو ہے نہیں پھر بھی میرا خیال یہ ہے کہ تم براہ راست بشرطیکہ تمہیں دقت اور حرج نہ ہو عبدالرحیم کی تواضع ضرور ضرور کرو مگر شرط یہ ہے کہ تمہارا یا تمہاری اہلیہ کا کوئی حرج یا دقت نہ ہو۔ تم نے بہت اچھا کیا کہ اپنی خالہ کا ٹکٹ بھیج دیا۔ یقیناً یہ ان کے احسانات کا بہترین بدلہ ہے۔

احباب سے بھی سلام مسنون کہہ دیں۔ تمہارے لئے، تمہاری اہلیہ کیلئے دعا اور تمہاری طرف سے صلوۃ وسلام پیش کرنے کیلئے تو تمہارے لکھنے کی ضرورت نہیں۔ بہت اہتمام سے تمہارے لئے ترقی درجات کی دعا کرتا ہوں کہ تم دوستوں کی ترقی کو اپنے لئے موجبِ فلاح سمجھتا ہوں۔

فقط والسلام

حضرت اقدس شیخ الحدیث مدفیوضہم،

بقلم یکے از خدام ۱۸؍جولائی ۷۳ء

﴿74﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۲۶/جولائی ۷۳ء [۲۶/جمادی الثانیہ ۹۳ھ]

مکرم محترم جناب الحاج قاری یوسف متالا صاحب سلمہ! بعد سلام مسنون، پرسوں گرامی نامہ ائر لیٹر مؤرخہ ۱۷/جولائی پہنچا۔ میں تو اسی وقت اس کا جواب لکھوانے کا ارادہ کررہا تھا مگر اسی وقت ڈاکٹر شبیر کو اللہ جزائے خیر دے ان کا پیام پہنچا کہ میں جمعہ کو لندن جارہا ہوں کوئی خط وغیرہ یا کوئی چیز بھیجنی ہو مجھے دے دیں۔

میں نے ان سے پوچھا کہ آپ کی جان پہچان ہے؟ تو کہا کہ وہ تو میرے بڑے گہرے دوست ہیں۔ میرا بہت جی خوش ہوا۔ میں نے ارادہ کیا تھا کہ رطب ان کے ہاتھ بھیجوں مگر انہوں نے کہا کہ پہلے مجھے اپنی جائے امتحان جانا ہے اس کے بعد وہاں جاؤں گا۔ اس لئے مجھے بتایا کہ رطب خراب ہونے کا اندیشہ ہے۔ اس لئے تازہ کھجوریں جو اسی وقت تیار ہوئی ہیں منگائیں۔

میرا تو ارادہ دو کیلو کا تھا اس لئے کہ ڈاکٹر صاحب نے کہا تھا کہ میرے ساتھ سامان نہیں مگر انہوں نے بسہولت ایک کیلو لے جانے کا وعدہ کیا جو ارسال خدمت ہے اور ساتھ ہی یہ مژدہ بھی لکھواتا ہوں کہ جن کی مزعومہ ناراضی کے خیال سے آپ نے میری منت خوشامد اصرار حکم ڈانٹ سب کو فٹ بال کی گیند کی طرح سے ایک ٹھوکر مار کر اڑا دیا تھا ان سے بھی میں نے اجازت لے لی کہ آپ کی ناراضی کا تو کوئی احتمال نہیں؟ انہوں نے بڑے زور سے لاحول پڑھی کہ آپ کے اصرار کے بعد میری ناراضی کا کیا احتمال ہو سکے۔

یہاں ایک ضروری بات لکھنے کا ارادہ کر رہا ہوں کہ کئی سال سے میں اس مسئلہ پر

آپ کو برابر دق کررہا ہوں یہ کسی ناراضی یا تکدر سے نہیں بلکہ تم سے محبت ہی بہت تھی اور ہے کہ میرے خیال میں تم نے اپنی اس حرکت سے اپنی سلوک کی لائن کو بہت ہی نقصان پہنچایا۔ ورنہ میں التفات بھی نہیں کرتا۔

لندن کے متعلق چونکہ تمنا یہ تھی کہ یہ لائن تمہارے سپرد ہو جائے اس لئے جو چیز اس کے منافی ہو اس پر قلق بھی ہوا اور تعلق کی وجہ سے بار بار ٹوکنا بھی پڑا۔ کوئی دوسرا آدمی ابھی تک سمجھ میں نہیں آیا جس کے متعلق یہ لائن حوالہ کی جائے۔ اس کے متعلق تم نے مضامین حضرت تھانوی کے رسائل میں تو بہت کثرت سے پڑھے ہوں گے اور مختصر آپ بیتی نمبر ۵ میں بھی آ گئے اور ۶ بھی زیرِ طبع ہے۔ اس میں بھی غالباً اس کے متعلق بہت کچھ لکھا ہوا ہے اجازت کا مدار پختگی پر نہیں پختگی تو پیدا کرنے سے ہوگی۔

طویل انتظار کے بعد تمہارا مکتوب پہنچا۔ اس کا اندازہ تو پہلے خط سے ہو گیا تھا کہ تم بولٹن [میں] نہیں ہو بلکہ مدرسہ کے اور احباب کے تقاضا پر جولائی کے نصف اول میں سفر پر ہو چنانچہ اس خط میں بھی تم نے لکھا کہ واپسی پر خط لکھا۔ میرے خط میں گرنے اور چوٹ لگنے کی خبر اس واسطے نہیں تھیں کہ میری نگاہ میں اس کی اہمیت نہیں تھی۔ دوستوں ہی نے اس کو اہمیت دے کر خواہ مخواہ بڑھایا۔

تم نے مولوی یوسف کے افریقہ کے انتخاب کی جو وجہ بتائی وہ صحیح ہوگی۔ میرا مقصد انتخاب پر تنقید نہیں تھی کہ میں تو حالات سے ناواقف ہوں البتہ تحصیل چندہ کے طریقہ پر تنقید تھی کہ یہ دوست چندہ وصول کرنے کے طریقہ سے واقف نہیں تھے۔ وصولی چندہ تو بڑا اہم فن ہے اس میں دست سوال تو نہ ہو مگر مدرسہ کی اہمیت اتنی دوسروں کے دل میں ڈال دی جائے کہ وہ خود بخود مجبور ہو جائیں۔

تم نے اچھا کیا کہ تبلیغی لوگوں کو نہیں بھیجا کہ تبلیغی لوگوں کو بھی چندہ نہیں آتا اور اس

میں بدنامی زیادہ ہوتی ہے۔ میری صحبت تو ان حضرات کو میری خواہش کے باوجود نہ حاصل ہوسکی صرف شام کے کھانے میں ملاقات ہوتی۔ اوراوقات میں ان کا قیام بھی یہاں کم رہااور میری مشغولیت بھی مانع رہی۔

میرا ڈر کوئی مانع نہیں تھا جب کہ میری طرف سے بار بار استفسارات اور طریق چندہ پر تحقیق اور تنقید ہوتی رہی مگر مجھے بھی مدرسہ کے فوٹو بہت مختصران کی واپسی کے بعد قاری سلمان صاحب سے ملے۔ حالانکہ ان کے آتے ہی جب میں نے ان کے ابتدائی فوٹو دیکھے تھے تو ان سے درخواست کی تھی کہ حجاز کیلئے کتنے ہیں؟ انہوں نے ۸ بتائے تو میں نے ایک سیٹ اپنے واسطے اور ایک سیٹ آفتاب اور علی میاں وغیرہ کے واسطے تجویز کیا تھا۔

علی میاں کی مکہ مکرمہ سے آمد پر میں نے علی میاں سے دریافت کیا تو انہوں نے کہا کہ سرسری دکھلائے تو تھے مگر دیا نہیں۔ حالانکہ میں نے بہت زور دیا تھا کہ ان کو ضرور دیا جائے۔ آپ کے یہاں سید آفتاب نے جو کمیٹی کے متعلق ذکر کیا وہ صحیح ہے تاکہ تم پر ڈکٹیٹری کا الزام نہ آوے جیسا کہ تم خود وہاں کے لوگوں کی طرف سے یہ الزام نقل کر چکے ہو۔ البتہ یہ ضروری ہے کہ کمیٹی کے افراد متفق الخیال، دارالعلوم سے بھی تعلق رکھنے والے ہوں اور تم سے بھی تعلق رکھنے والے ہوں ورنہ اختلاف وانتشار کا اندیشہ ہے۔

تم نے بہت اچھا کیا کہ مبتدعین کے ریڈیو پر اعتراض کے نشر پر مقدمہ قائم نہیں کیا۔ **مقدمات سے حتی الوسع احتراز ہی رکھیں۔ بلا مجبوری اس قصہ میں نہ پھنسیں کہ اس میں نفع سے نقصان زیادہ ہے۔** تم نے لکھا کہ ریڈیو پر یہ نشر کرادیں گے کہ یہ گمنام خط مبتدعین کی طرف سے تھا یہ مضمون بجائے تمہارے یا تمہاری جماعت کے انہی لوگوں میں سے کسی کی طرف سے ہو چاہے دیر سے ہو۔

تم نے لکھا کہ اپنوں کی طرف سے بھی اسی قسم کے اعتراض کہ یوسف تنہا کام کررہا

ہے کثرت سے پہنچ رہے ہیں یہ تو ضرور پہنچیں گے اسی وجہ سے میں نے بھی اوپر سید آفتاب کی تائید کی کہ ضابطہ میں ضرور ایک کمیٹی ہونی چاہیئے مگر اس کے افراد زیادہ نہیں ہونے چاہئیں۔کم سے کم تین اور زیادہ سے زیادہ پانچ ہوں۔

تم نے لکھا کہ باوجود مخالفتوں کے دارالعلوم کا استقبال ہر طرف سے ہورہا ہے اس سے بہت مسرت ہوئی۔اس سے بہت قلق ہوا کہ کویت میں چندہ اندازہ سے بہت کم ہوا۔ میں تو یہی کہوں گا کہ چندہ کرنے والوں کی ناتجربہ کاری تھی ورنہ کویت سے غیر معروف مدارس بہت کچھ لے آتے ہیں اگرچہ ہمارا مدرسہ بھی اپنی ناتجربہ کاری اور وسائل کی کمی کی وجہ سے اب تک وہاں کی بڑی مقدار سے محروم ہے۔

تم نے لکھا کہ کہ ایک اشکال واقعی ہے کہ یوسف تنہا سب کچھ کرتا ہے کوئی فعال جماعت اس کے ساتھ نہیں۔اس کے متعلق تو میں اپنی رائے اوپر لکھ چکا ہوں کہ معتمد لوگوں کی کمیٹی ضروری ہے۔تم نے لکھا کہ فعال لوگوں کے متعلق تو اپنی رائے لکھ، میں تو وہاں کے لوگوں سے واقف نہیں اس کا انتخاب تو آپ ہی کریں گے یا دوستوں سے۔

اس سے بہت قلق ہوا کہ اہلیہ کی طبیعت برابر کمزور چل رہی ہے۔میں نے تو اس کی کمزوری اور بیماری کی وجہ سے مصر جانے کی پیشکش نہیں تھی مگر جب پہلے خط میں تم نے لکھا تھا کہ اس کی طبیعت اچھی ہے اس پر میں نے لکھا تھا کہ اپنی طرف سے پیشکش کردو بشرطیکہ تمہارے مشاغل کے خلاف نہ ہو مگر تمہاری اہلیہ کی طبیعت خودخراب ہے ایسی صورت میں تو بھیجنا مناسب نہیں۔

عبدالرحیم کا خط آیا تھا اس نے تقریباً ایک ماہ میں اپنی اہلیہ کی فراغت کا مژدہ لکھا ہے اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے اس کو نہایت خیریت کے ساتھ فراغ نصیب فرمائے۔تم نے اپنے لئے دعا بعد صلوۃ وسلام کی فرمائش کی۔اس میں تو تمہارے کہنے کی ضرورت نہیں

دونوں امر کی تعمیل کثرت سے کرتا رہتا ہوں۔

تم نے پہلے خط میں اپنی۔۔۔اپنی خالہ کی آمد کیلئے ٹکٹ بھیجنے کا حال لکھا تھا معلوم نہیں اس کا کیا ہوا اور کب تک آنے کی امید ہے۔اگر تمہاری اہلیہ کی بجائے تمہاری خالہ ہی ایک ڈیڑھ ماہ مصر ٹھہرتے ہوئے آئیں بشرطیکہ اس میں مانع نہ ہو تو اس میں سہولت رہے گی کہ ان کو تو آنا ہی ہے اور تمہاری اہلیہ کو مستقل جانا نہیں پڑے گا۔

علی میاں نے اپنے خط میں بھی اور تمہارے وفد سے بھی زبانی کہا تھا کہ میں اخیر جولائی تک لکھنؤ پہنچ جاؤں گا اس وقت مجھے یاددہانی کرائیں۔میں اہل کویت کے نام کچھ خطوط لکھوں گا۔مگر ابھی تک تو علی میاں مکہ ہی [میں] ہیں ان کے شام کے سفر کے مراحل ابھی طے نہیں ہوئے۔اب اگر روانگی ہوئی تو غالباً اخیر اگست تک لکھنؤ پہنچنا ہوگا۔

اگر ان کے خطوط تم تک پہنچ جائیں تو ڈاک سے بھیجنا ان کا مناسب نہ ہوگا کہ ڈاک کے خطوط کا اگر فوری اثر ہوتا بھی ہے تو دیرپا نہیں ہوتا۔اس لئے میرا خیال ہے کہ جب وہ خطوط آجائیں تو جو صاحب پہلے کویت جاچکے ہیں وہ یا ان کا نعم البدل دوچار روز کیلئے خطوط لے کر خود جائے۔

میں نے تمہارے وفود کو ایک اہم مشورہ دیا تھا کہ جتنا چندہ جہاں سے ہوتا رہے اس کو اپنے ساتھ نہ رکھیں بلکہ مناسب مقدار ہونے کے بعد بذریعہ ڈرافٹ آپ کے پاس بھیجتے رہیں ,بشرطیکہ کوئی قانونی مانع نہ ہو۔جیسا کہ انہوں نے کہا تھا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔اور اگر اس میں کوئی قانونی مانع ہو تو پھر وہ مقامی معتمد لوگوں کے پاس جمع کرتے رہیں۔اور اس میں بھی کسی ایک شخص کے پاس بڑی رقم جمع نہ کریں بلکہ مختلف لوگوں کے پاس تھوڑی تھوڑی جمع کرادیں جو وقتاً فوقتاً آپ کے پاس پہنچتی رہے۔

یہ اپنے مدرسہ کے تجربات ہیں۔بڑے بڑے معتمد لوگوں سے رقم وصول ہونے

میں دقت اٹھانی پڑی۔اور سفراء کے پاس جو رقمیں رہیں اس میں جیب کٹنے کے اور دوسرے ہنگامے پیش آتے رہتے ہیں۔ فقط والسلام

حضرت اقدس شیخ الحدیث صاحب مدفیوضہم

بقلم اسماعیل بدات۔۲۶/جولائی ۷۳ء

میں نے محبوبِ عالم سے کہا تھا کہ کچھ لکھنا چاہو تو جگہ چھوڑ دوں اس نے کہا کہ دو تین سطریں لکھوں گا لہذا آئندہ کی جگہ ان کیلئے چھوڑ دی۔ میں خشک پودینہ آپ کو بھیجنا چاہتا تھا کہ تر کے بھیجنے میں خراب ہونے کا اندیشہ تھا۔صوفی اقبال صاحب نے کہا کہ انہوں نے آپ کیلئے خاص طور سے سایہ میں خشک کیا ہے جو ارسال ہے۔

'مخدومی برادرم مولانا یوسف صاحب زیدمجدکم! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ امید ہے کہ مزاج شریف بعافیت ہوں گے۔عرصہ گذرا جناب کی خیریت معلوم نہ ہوسکی۔ میری طرف سے چھوٹی بڑی شیخ کی ہدایا بالواسطہ، بلاواسطہ قبول کرنے کی اجازت ہے مجھے کوئی گرانی نہیں ہوگی اور نہ میرا جی برا ہوگا۔

جب تک جناب کا مدینہ میں قیام رہا ایسا معلوم ہوتا تھا کہ عاشق معشوق ہیں جب سے جناب تشریف لے گئے ہیں کوئی سلام نہ کلام۔ابھی سے آپ نے طلاق دے دی ابھی تو بہت دن باقی ہیں زندگی کے، باقی آئندہ۔فقط والسلام۔خادم محمد عبدالقدیر'

ازاحقر اسماعیل عفی عنہ، بعد سلام مسنون، آپ نے ہندی وغیرہ اہم حضرات کے پتوں کے متعلق لکھا تھا مگر وہ زبانی یہاں کسی کو یاد نہیں اور کاپی میں بھی درج نہیں۔اس کے متعلق حضرت اقدس سے بھی عرض کیا تھا۔شاید مولوی نصیر صاحب سے کچھ پتہ لگ سکے۔ اللہ تعالیٰ مدد فرماوے۔پرسانانِ حال سے سلام مسنون کے بعد دعا کی درخواست۔

فقط والسلام

﴿75﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۶/اگست ۷۳ء [۷/رجب ۹۳ھ]

مکرم ومحترم قاری صاحب مدفیوضکم ! بعد سلام مسنون، کئی دن ہوئے گرامی نامہ آیا مگر آج کل میری طبیعت خراب ہے اور برمحل بھی ہے اس لئے کہ سید حبیب صاحب نے اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے میرے آنے سے پہلے اس کمرہ میں ائر کنڈیشن لگوادیا تھا جس سے بہت ہی راحت پہنچ رہی ہے اور منصوری کا لطف آرہا ہے۔

مگر ایک مصیبت ساتھ میں یہ ہے کہ ظہر عصر میں گرمی بھی خوب ہوتی ہے۔ دھوپ بھی بہت تیز ہوتی ہے لو بھی بہت تیز ہوتی ہے۔ مکی مدنی احباب کا شدید اصرار ہے کہ ظہر عصر حجرہ میں پڑھا کروں۔ مولانا انعام صاحب نے لکھ کر بھیجا ہے ائر کنڈیشن میں سے ایک دم دھوپ میں جانا اور دھوپ سے اس میں جانا بڑا مضر ہے۔ انہوں نے لکھا ہے کہ میں تو اسی واسطے باوجود کولر ہونے کے اس کو نہیں چلاتا۔

مگر میری غیرت اس کو تقاضا نہیں کرتی کہ مسجد نبوی کی دیوار کے نیچے رہ کر مسجد میں نماز نہ پڑھوں اور دماغ پر چونکہ کئی سال سے گرمی کا اثر ہے اس لئے اس کو بند کرنے کی بھی ہمت نہیں ہوتی۔ بجلی کے پنکھے میں [سے] اس قدر ہوا گرم نکلتی ہے اس لئے کبھی چکر کبھی بخار اور کبھی کچھ ہوتا ہی رہتا ہے۔

اس پر ڈاک کی بھرمار بھی باجود اس کے کہ میں سب کو منع کر کے آیا تھا کہ خط نہ لکھیں اور اجنبی لوگوں کو پتہ بتانے کی ممانعت بھی کردی تھی مگر پتہ نہ بتانے کا ثمرہ تو یہ ہے کہ ہر چوتھے پانچویں دن ایک پلندہ مکہ سے مدرسہ صولتیہ کی معرفت کا آجاوے۔ اور یہاں مسجد نور

مدرسہ شرعیہ باب جبریل اور مختلف لوگوں کے واسطے سے خطوط ٹپکتے ہی رہتے ہیں۔

بہت مخصوص دوستوں کے خطوط کا تو اہتمام کرتا ہوں وہ بھی پورا نہیں ہوتا اور عوامی ڈاک کا ڈھیر تو بغیر سنے رکھا ہے تمہاری رجسٹری مؤرخہ ۲۰ جولائی پہنچا۔ آپ نے جو اس سے پہلے ائر لیٹر بھیجا تھا اس کا جواب جا چکا۔

اس رجسٹری میں فوٹو پہنچ گئے مگر تمہارے وفد نے جو ابتدائی فوٹو دکھایا تھا ایک کاغذ پر پورا چسپاں شدہ ان کا ایک کاغذ میرے پاس ہوتا تو زیادہ اچھا تھا۔ ان میں مجھے جوڑ لگانے پڑتے ہیں اور احباب اناپ شناپ بتاتے ہیں کوئی اسے مقدم بتاوے کوئی اسے۔

تم نے لکھا کہ سرکاری محکموں میں تین کام شروع کر رکھے ہیں جو اللہ کے فضل سے دو پورے ہو گئے اللہ تعالیٰ تیسرے کو بھی جلد تکمیل کو پہنچائے۔ اس سے بھی مسرت ہوئی کہ مفتی اسماعیل کا خط تمہارے تار کے جواب میں آ گیا۔ اللہ تعالیٰ ان کی آمد کو اگر تمہارے لئے موجبِ خیر ہے تو جلد تکمیل کو پہنچائے۔

جبری تعلیم کے متعلق جو تم نے مشکلات لکھیں یہ تو کم و بیش سبھی جگہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی ہم مسلمانوں کی مدد فرمائے۔ اس سے بہت مسرت ہوئی کہ جبری تعلیم کے سلسلہ میں تمہاری مساعی مثمر ثمرات بن رہی ہیں اللہ تعالیٰ بہت ہی مدد فرمائے اور اس سب کو تمہارے لئے صدقہ جاریہ بنائے۔ اللہ تعالیٰ تمہاری سعی کو مشکور فرمائے۔ بارہ سال تک کے بچے تمہیں مل جائیں۔

تم نے لکھا کہ دار العلوم کے نام سے کنجی (ا) نہیں ملی اس کا مطلب سمجھ میں نہیں آیا۔ یہ زمین تو تم نے مدرسہ ہی کے نام [سے] خریدی تھی بہر حال اس سلسلہ میں بھی دعا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ تمہاری بہت مدد فرمائے۔ علی میاں ایک ہفتہ ہوا یہاں سے لیبیا وغیرہ روانہ ہو گئے وہ یہ امید بتا گئے تھے کہ ۲۰/اگست تک لکھنو پہنچ جاؤں گا۔ ممکن ہے ایک دو دن زائد لگ جاویں تم ان کو اگر خط لکھو تو ۲۰/اگست کے بعد لکھنا۔

عزیز عبدالرحیم کے دو خط میرے پاس بھی آچکے کہ میں نے اپنا ٹکٹ عزیز یوسف کے پاس بھیجا تھا مگر اس نے کوئی جواب نہیں دیا۔ ٹکٹ کے سلسلہ میں جو کاروائی ہورہی ہے اس سے عزیز عبدالرحیم کو ضرور مطلع کر دو تا کہ اطمینان رہے امید ہے کہ اس خط کے پہنچنے تک تمہاری خالہ صاحبہ بھی تمہاری تحریر کے مطابق آگئی ہوں گی ان کیلئے بھی یہ ناکارہ دعا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نہایت سہولت اور راحت کے ساتھ پہنچاوے۔ تمہاری ہرنوع کی مدد فرمائے جملہ مکروہات سے محفوظ فرماوے۔ اور مساعی جمیلہ میں تمہاری ہرنوع کی مدد فرماوے۔

تمہارا عربی خط بھی پہنچ گیا۔ میرا دماغ تو آج کل بہت ہی منتشر رہتا ہے۔ میرا کاتب کہتا ہے کہ وہ تو آتے ہی تو نے مولوی عبدالحفیظ سے سن لیا تھا۔ اللہ تعالیٰ بدعتیوں کے مرحلہ میں بھی تمہاری ہرنوع سے مدد کرے۔ ان کا تو پیچھا چھوٹنا بڑا ہی مشکل ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی ہم سب کو ان کے شرور سے محفوظ فرمائے۔ مگر ان پر غلبہ سے کسی وقت میں عجب نہ پیدا ہونے دیجئو یہ بڑی خطرناک چیز ہے۔

میں نے ایک دستی خط ۲۶ / جولائی کو تمہارے پاس ڈاکٹر شبیر صاحب کی معرفت بھیجا۔ انہوں نے مجھ سے خود ہی فرمائش کی تھی کہ میں لندن جارہا ہوں مولوی یوسف کو کچھ بھیجنا ہو؟ انہوں نے کہا کہ وہ تو میرے بڑے گہرے دوست ہیں اس لئے کچھ کھجوریں ان کے ساتھ بھیجیں میرا ارادہ تو کچھ زائد کا تھا مگر انہوں نے ہوائی جہاز کا عذر کر کے اس سے زائد سے انکار کر دیا۔

میرا ارادہ پودینہ بھیجنے کا تھا مگر صوفی اقبال صاحب نے کہا کہ انہوں نے خاص طور سے آپ کیلئے سایہ میں پودینہ خشک کرایا ہے وہ بھی انشاءاللہ پہنچ گیا ہوگا۔ اس دستی خط میں کچھ تکلیف دہ مضمون بھی لکھا تھا اور کئی سال سے اس کو میں رگید رہا ہوں اور یہ بھی میں خوب سمجھ رہا

---

(۱) دارالعلوم کے نام سے permission نہ ملنے کی پریشانی کا ذکر کیا گیا تھا۔

ہوں کہ تمہیں گرانی ہوتی ہوگی مگر بلاتوریہ کہتا ہوں کہ نہ کوئی گرانی ہے نہ غصہ ہے نہ تکدر۔

چونکہ تم سے تعلق ہی بہت زیادہ ہے اس واسطے میرے نزدیک اس سے تمہیں نقصان بہت زیادہ پہنچ گیا۔اس لئے میں تمہارے سر رہا۔مگر تم نے اس کو کچھ زیادہ اہمیت نہیں دی یونہی اڑایا یہ بھی اچھا نہیں کیا اب مزید تمہیں خبر سناؤں ،خبر نہیں اس کو رنجیدہ لکھوں یا مژدہ؟ کہ جس چیز کا تمہیں خوف تھا میں آج کل بھگت رہا ہوں۔

تین دن سے مجھ پر عتاب ہے۔میری تو زبان قابو میں کبھی ہوئی نہیں تین دن ہوئے ایک ڈانٹ پلائی تھی اس کے بعد سے وہ گدھا نہیں آیا۔اگر تم ہوتے تو نہ معلوم کتنے جتن کرتے اوراس نا کارہ پر تو مالک کے احسانات بچپن ہی سے لاتعدولاتحصی ہیں کئی کام اس کے سپرد تھے جس پر انہیں فخر بھی تھا۔

ایک پانوں کا انتظام جو منگا تا تو تھا عبدالحفیظ اللہ تعالیٰ اس کو بہت جزائے خیر دے کہ وہ جدہ سے منگا تا رہتا تھا مگراس کی خبر گیری اور بنانا ان ذات شریف کے ذمہ تھا جس دن سے انہوں نے آنا چھوڑا ،اللہ تمہیں بہت ہی جزائے خیر دے تمہارے کسی مرید محمد اعظم نے ملک عبدالحق کے ہاتھ تقریباً ڈھائی ہزار پان بھیج دیئے۔

ملک صاحب نے یہ کہا کہ ان کے دینے والے اور بھیجنے والے کا نام تو مجھے معلوم نہیں مگر یہ معلوم ہے کہ وہ مولوی یوسف متالا کے مرید تھے۔یہ تو میں نے ایک جزء لکھوائی باقی جو کام انہوں نے اپنے ذمہ لے رکھے تھے اللہ نے ہر کام میں ایسی مدد فرمائی کہ لا احصی ثناء علیہ ،صبح کی چائے کے انڈے بھی وہی خرید کرلاتے تھے مگر مالک نے اس دن سے مفت کے دینے شروع کر دیئے۔

میں یہ چیزیں لکھواتا نہ ،نہ لکھوانے کی تھیں مگر تمہیں یہ چکر سوار ہوگیا تھا کہ وہ فنا ہوگئے تو صبح کی چائے کون بنائے گا۔اس لئے لکھوادیا۔مجھ سے کسی معافی مانگنے کی ضرورت

نہیں مگر استغناء کی ضرورت ہے کہ تم نے اپنے آپ کو بہت نقصان پہنچایا۔ اہلیہ سے سلام مسنون۔عزیزہ خدیجہ کو دعوات۔ فقط والسلام۔

حضرت اقدس شیخ الحدیث صاحب مدفیوضہم

بقلم حبیب اللہ، ۶/اگست ۷۳ء

محمد اعظم صاحب کا پتہ مجھے معلوم نہیں ان کے پانوں کا شکریہ خاص طور ادا کردیں ملک صاحب کو بھی پتہ معلوم نہیں۔

حبیب اللہ خدمت بابرکت میں سلام پیش کرتا ہے۔

﴿76﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۸/اگست ۷۳ء [۹/رجب ۹۳ھ]

عزیزم الحاج قاری یوسف متالا سلمہ! بعد سلام مسنون، آج تمہاری رجسٹری کا جواب لکھوا کر ڈاکخانہ بھیجا تھا جو صاحب لے کر گئے وہ اس کو تو ڈال آئے اور تمہارا دوسرا محبت نامہ لے آئے۔تم نے لکھا کہ آخری خط ملک صاحب کے ہاتھ بھیجا تھا اور پان بھی بھیجے تھے ملک صاحب نے آپ کا کوئی گرامی نامہ مجھے نہیں دیا۔ پانوں کی ایک ٹوکری ضرور دی تھی یہ کہہ کر کہ یہ تو مجھے معلوم نہیں کس نے دیئے باقی وہ مولانا یوسف صاحب کے کوئی ملنے والے تھے اسی عنوان سے صبح کے خط میں میں رسید ان کی لکھوا چکا ہوں۔

ہمارے قاضی صاحب نے بہت مطالعہ سے ان کا نام محمد اعظم تجویز کیا۔ اس لئے میں نے صبح والے خط میں ان کا شکریہ بھی لکھوا دیا تھا۔ اگر وہ آپ کا عطیہ ہے تو تمہارے

احسانات سے تو میں اتنا دبا ہوا ہوں کہ عمر بھر بھی ادائے شکر پر قادر نہیں ہوسکتا۔

آج کے خط سے تمہاری سخت پریشانی یعنی سرپنچ یعقوب کی موت کا حال معلوم ہوا جس سے بہت ہی کلفت اور قلق ہوا۔ اور اتفاق سے آج ہی مولوی عبدالرحیم متالا صاحب کا بھی خط آیا انہوں نے بھی مختصر طور سے اس حادثہ کا ذکر کیا ہے۔ انہوں نے لکھا ہے کہ ہمارے یہاں آپس کے بہت سے اختلافات اس کی وجہ سے دبے ہوئے تھے۔ اللہ تعالیٰ ہی رحم فرمائے، فضل فرمائے۔ یہ ناکارہ بہت اہتمام سے خود بھی دعا کرتا ہے دوستوں سے بھی کہہ دیا۔

بہت اہتمام سے اپنے سب گھر والوں کو یہ لکھ دیں کہ جتنے پڑھے ہوئے ہوں وہ روزانہ سورہ کہف پڑھا کریں۔ تم نے اپنے گاؤں کی جو حالت لکھی ہے اور بھی فکر ہوگیا۔ اللہ تعالیٰ ہی رحم فرمائے۔ سرپنچ یعقوب کی جو آخری حالت تم نے لکھی اس سے بہت مسرت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ ہی اس کی مغفرت فرمائے۔ تم نے تو لکھا ایک شخص نے اپنے باپ کے بدلہ میں یعقوب کو ریوالور سے قتل کردیا لیکن عبدالرحیم کا بھی خط کل ہی آیا اس نے لکھا کہ ۴ آدمیوں نے مل کر قتل کیا۔ جو کچھ بھی ہوا اللہ تعالیٰ ہی رحم فرمائے۔

یہاں تک لکھنے کے بعد میں نے ملک صاحب سے خط کے متعلق دریافت کیا انہوں نے بیان کیا کہ مجھے خط وغیرہ کچھ نہیں دیا گیا یہ پانوں کی ٹوکری تو مطار پر آئی تھی۔ لانے والے نے کہا تھا کہ یہ مولوی یوسف متالا کے ایک مرید نے دیئے ہیں۔ جس کے متعلق قاضی صاحب نے محمد اعظم تجویز کیا تھا اس لئے میں نے پہلے خط میں محمد اعظم کا شکریہ لکھا تھا۔

تمہارے خط سے مولانا مسیح اللہ صاحب کے حادثہ کا حال معلوم ہوا۔ ۴، ۵ دن ہوئے حاجی یعقوب صاحب نے بھی کسی شخص کی روایت سے اس واقعہ کو نقل کیا تھا اس کو تو میں نے غلط سمجھا تھا اس لئے کہ مولانا مسیح اللہ کے مدرسہ کے ناظم مولوی عابد حسین کا انتقال اسی ماہ میں ہوا تھا میں نے سمجھا تھا کہ حاجی یعقوب صاحب کو نام لکھنے میں غلطی ہوئی یا ان کو

راوی نے غلط نام بتلایا ہے۔مگر تمہارے خط سے اس کی مزید تائید ہوئی۔

مگراس پر تعجب ہے کہ گذشتہ ہفتہ قاری مظفر،مولوی عبدالمالک،ابوالحسن کے خطوط آئے اورانھوں نے بھی اس حادثہ کونہیں لکھا۔کل کی ڈاک سے مولوی منظورنعمانی صاحب کا بھی خط آیااورانھوں نے بھی اس حادثہ کا کوئی ذکرنہیں کیا,حالانکہ مولانا منظورصاحب کومولانا مرحوم سے بہت تعلق تھا۔

مولوی عبدالرحیم کے خط میں یہ بھی تھا کہ ۱۶اگست کوتمہاری خالہ وہاں سے روانہ ہوجاویں گی۔اس نے یہ بھی لکھا تھا کہ تمہارا خط ان کے پاس پہنچا جس میں تم نے لکھا تھا کہ اس سے پہلے مفصل خط لکھ چکا ہوں وہ اب تک نہیں پہنچا۔ڈاک کا قصہ بہت ہی گڑ بڑ ہورہا ہے۔میرے بھی سہارنپور کے متعدد خطوط نہیں پہنچے حالانکہ ان کو چلے ہوئے ڈیڑھ ماہ کے قریب ہوگیا۔اس کے بعد کے خطوط سے معلوم ہوا کہ تیرے خط کا جواب نصیراورابوالحسن الگ الگ لکھ چکے۔

عبدالرحیم کا عرصہ ہوا خط آیا تھا جس میں اس نے اپنی اہلیہ کی ولادت کے وقت تنہائی کی پریشانی لکھی تھی۔اسی وقت میں نے تمہیں بھی اس کے متعلق لکھا تھا مگر تمہاری اہلیہ کی بیماری کی وجہ سے میں نے اس کولکھ دیا تھا کہ عزیز عبدالحفیظ مع اپنی اہلیہ کے آنے کو تیار ہے۔ ڈاکٹرنی سے تحقیق کے بعد جب وقت قریب ہواطلاع کردینا۔

کل کے خط میں اس نے پھر بلایا ہے اس لئے عبدالحفیظ کا مع اپنی اہلیہ کے ۱۵/اگست کومدینہ سے اور ۲۰اگست کو مصر پہنچ جانا تجویز ہوا ہے۔آج ہی اس کو بھی لکھوارہا ہوں۔اپنی اہلیہ سے سلام مسنون کہہ دیں۔خدا کرے ڈاکٹر شبیر کی معرفت کھجوریں اور پودینہ پہنچ گیا ہو۔

فقط والسلام

حضرت اقدس شیخ الحدیث صاحب مدفیوضہم بقلم حبیب اللہ،۸/اگست ۷۳ء

مولوی نصیر نے لندن کے دو صاحبوں کے دو خط بھیجے۔ ایک محمد سعید میاں سورتی مانچسٹر [پتہ درج ہے] دوسرے عبدالعلیم محمد حسن لندن [پتہ درج ہے]۔ دونوں میں دس دس شلنگ بھی تھے جن میں سے ہر ایک کے ۴ روپے ۲۵ پیسے وصول ہوئے۔ نصیر نے لکھا تھا کہ ان دونوں کو رسید [بھیج دی] اور یہ کہ تمہارے خطوط مدینہ بھیج دیئے گئے۔ ہر دو سے میری طرف سے شکریہ بھی کہہ دیں۔

اول الذکر نے یہ بھی لکھا ہے کہ معمولات کی پابندی کرتا ہوں ایک فکر ہے کہ میری ایک بہن کی شادی لندن میں ہوئی تھی مگر اس کا خاوند لاپرواہی کرتا ہے۔ ایک تعویذ زوجین میں محبت کا بھیج دیں۔ ان کو ایک تعویذ یاودود یاجامع کا لکھ کر دے دیں۔ یہ بھی کہہ دیں کہ تمہاری مع والدہ کے حج پر آنے سے مسرت ہے یہ ناکارہ دل سے دعا کرتا ہے۔

ثانی الذکر نے اپنی نہایت پریشانی [لکھی] اور [یہ کہ] لوگوں کے عملیات کی وجہ سے گھر والوں سے جھگڑا رہتا ہے۔ ان کو آیۃ الکرسی کا عمل بھی لکھ دیں کہ یہ بھی پڑھیں اور ان کی بیوی بھی پڑھے۔ اور والدین کو پانچ تسبیحیں درود شریف باوضو قبلہ رخ بیٹھ کر پڑھنے کو لکھ دیں۔ یہ خود بھی درود شریف کی تسبیحیں پڑھا کریں۔

دونوں کو میری طرف سے تاکید لکھ دیں کہ تم سے ملتے رہا کریں اور اپنے حالات اور پریشانیاں تم سے کہتے رہا کریں کہ یہاں سے خط وکتابت دشوار ہے۔ فقط

77

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۱۴/اگست ۷۳ء [۱۵/رجب ۹۳ھ]

...[ابتدائی حصہ مفقود ہے]...

قاری یوسف صاحب کی خدمت میں سلام مسنون، آپ تو مشغول بہت ہیں مجھے اپنے خطوط کے جواب کا تو انتظار نہیں رہتا مگر آپ کے مشاغل کی وجہ سے اس کا انتظار رہتا ہے کہ پہنچ گیا یا نہیں۔ اب تک یہ پتہ نہ چلا کہ ڈاکٹر شبیر صاحب کی معرفت جو خط بھیجا تو وہ پہنچ گیا یا نہیں۔ اس کے بعد بھی دو تین خط لکھوا چکا ہوں معلوم نہیں کوئی پہنچا یا نہیں۔

آپ کے مدرسہ کیلئے دعا میں اور سعی میں دریغ نہیں علی میاں کے متعلق پہلے لکھوایا تھا کہ ۱۵ اگست تک وہ لکھنو پہنچ جائیں گے مگر اول تو آپ کے یہاں کے لندن ہی کے ریڈیو سے اجمالاً معلوم ہوا تھا کہ سوریا والوں نے ان کو اپنے یہاں نہیں ٹھہرنے دیا اور کل کی ڈاک سے ان کا خود مفصل خط لبنان سے آ گیا جس میں اس حادثہ کی تفصیل لکھی تھی

[اس میں] یہ بھی لکھا تھا کہ وہاں کا ویزا ابھی موجود تھا اور وہاں سے بہت سے مدارس کی تقریبات بھی ہمارے آنے پر متعین ہوگئی تھیں مگر رات کو ۱۱ بجے پولیس نے کواڑ کھلوا کر ہم سب کا سامان بندھوا کر حدود سے باہر پہنچا دیا۔ ان سے یہ بھی کہا گیا کہ سعودی سفیر سے ٹیلیفون پر بات کرنے دیں انہوں نے اس کی بھی مہلت نہیں دی اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ وہ وقت سے پہلے بمبئی پہنچ گئے ہوں گے۔

انہوں نے لکھا تھا کہ دوسرا خط بمبئی سے لکھوں گا جو ابھی تک نہیں آیا مگر سنا ہے کہ شامی اخبارات میں اس کی کچھ تفصیلات آئی ہیں۔ مجھے تو بالکل فرصت نہیں کہ اخبارات سے تحقیق کروں تمہارا جی چاہے تو تحقیق کرلو۔ معلوم نہیں تمہارے اسکول کی کنجی مل گئی یا نہیں۔

۱۴/اگست ۷۳ء

﴿78﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۲۹/اگست ۷۳ء [یکم شعبان ۹۳ھ]

مکرم ومحترم جناب الحاج قاری یوسف متالا صاحب! بعد سلام مسنون، اس ناکارہ پر رائے ونڈ کے سالانہ اجتماع میں شرکت کے لئے احباب کا اصرار تھا اور میرا خود بھی دل چاہ رہا تھا۔ تقریباً ایک ماہ ہوا میں نے اس کا وعدہ بھی کرلیا تھا اور مجھے یہ بتایا گیا تھا کہ اس میں کوئی قانونی دقت نہیں ہے وہاں کا ویزا اور یہاں سے اجازت بسہولت حاصل ہوجائے گی اور باوجودیکہ وہاں سے تار ٹیلیفون اور خطوط کثرت سے مدینہ پہنچے کہ ویزا آج روانہ ہو رہا ہے مگر اس کے باوجود آج ۲۹/اگست تک تو پہنچا نہیں۔

میں مجوزہ نظام کے ماتحت ۲۷ رجب کو مدینہ پاک سے روانہ ہوگیا تھا اس لئے کہ یکم تا تین شعبان مکہ مکرمہ کا ماہانہ اجتماع تھا میں نے اس میں شرکت کا وعدہ کرلیا تھا اور تجویز یہ تھی کہ ۵ شعبان کو یہاں سے کراچی اور ۱۵ دن قیام کی اجازت اور تجویز تھی اس بنا پر ۲۰/ شعبان کو وہاں سے واپسی کی تجویز تھی۔ اب بھی تجویز یہی ہے کہ اگر ۵ تک بھی ویزا آ گیا تو انشاء اللہ ۵ یا ٦ کو روانگی کے بعد ۱۵ دن قیام کے بعد ۲۰ یا ۲۱ شعبان کو انشاء اللہ وہاں سے جدہ واپسی ہے۔

آج جو مدینہ سے میری دستی ڈاک پہنچی اس میں تمہارے دو محبت نامے مؤرخہ ۲۱ اور ۲۳/اگست پہنچے۔ اور دوسرے میں دو اشتہار بھی تھے۔ میں اول ہی سے بار بار لکھ رہا ہوں کہ مناظرانہ روش سے جہاں تک ہوسکے احتیاط رکھنا کہ آج کل یہ دور فساد کی وجہ سے نفع سے زیادہ نقصان دہ ہے۔ لوگوں کی طبیعتیں خیر کی طرف کم چلتی ہیں شر کی طرف بہت زیادہ چلتی

ہیں۔اور ایسے لوگوں کی بہت کثرت ہورہی ہے جو دونوں طرف خلوص ظاہر کر کے طرفین کی باتیں مع حواشی دوسروں کو پہنچاتے ہیں۔جن کو لڑوانے میں مزہ آتا ہے جو حالات تم نے لکھے ہیں وہ تو واقعی مجبوری کے تھے۔اللہ تعالیٰ نے تمہاری اور تمہارے دوستوں کی مدد فرمائے یہ تو مالک کا احسان ہے ,کرم ہے۔

اللہ تعالیٰ آئندہ بھی اپنے فضل وکرم سے تمہاری ہر نوع سے مدد فرمائے۔ یہ ناکارہ تمہارے لئے رسمی نہیں دل سے ہر وقت مکارہ سے حفاظت مقاصد میں کامیابی کی بہت اہتمام سے دعائیں کرتا ہے۔اللہ تعالیٰ تمہیں ،تمہارے دوستوں کو،تمہارے دارالعلوم کو شرور سے محفوظ رکھے۔ خدا کرے کہ 16 اگست کو دارالعلوم کی کنجی کے سلسلہ میں جو کاغذات صوبائی اسمبلی میں گئے ہیں اللہ کرے ان میں کامیابی حاصل ہوگئی ہو اور تمہیں کنجی مل گئی ہو۔

تمہاری خالہ کے ساتھ جو مطار پر ہوا اس سے بھی قلق ہوا اور اس سے زائد جو تم نے اپنے کسی عزیز کا حادثہ لکھا۔اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے ، پسماندگان کو صبر جمیل ، اجر جزیل عطا فرمائے۔ مجھے خبر نہیں تھی کہ تمہاری خالہ کا سفر مصر کے راستہ سے ہوگا ورنہ تم سے اور عبدالرحیم سے درخواست کرتا کہ ان کو چند روز کیلئے مصر روک لے اگر چہ یہاں سے اہلیہ عبدالحفیظ گئی ہوئی ہے مگر جو سہولت اور راحت خالہ سے ہوتی وہ دوسرے سے کہاں ہوسکتی ہے۔

یہ رنج دہ خبر معلوم نہیں تم نے سنی یا نہیں کہ مولوی....صاحب عبدالرحیم اور.....سے ناراض ہوکر دوسری جگہ منتقل ہوگئے ہیں اور ان کو یہ بھی نہیں بتایا کہ میں کہاں جاؤں گا بلکہ انکار کردیا کہ میں تمہیں اپنا ٹھکانہ نہیں بتاؤں گا۔ میرے پاس بھی ....کے دو خط آئے مگر جواب کا پتہ نہیں لکھا۔کتاب قریب الختم تھی صلح صفائی سے نمٹ جاتی تو اچھا تھا۔اللہ کرے کہ آپس میں صلح ہوکر میری کتاب جلد پوری ہوجائے۔

آج مفتی اسماعیل کا خط مولوی اسماعیل کے نام آیا اس میں یہ مژدہ لکھا ہے بولٹن

جانے کے لئے بحمد اللہ ارادہ کرلیا ہے اب میں خود ویزا اور ٹکٹ کا منتظر ہوں۔ مدینہ پاک میں حضرت اقدس کی زبان مبارک سے نکلی ہوئی یہ دعا ہی مجھے کافی ہے کہ اللہ جل شانہ دارین کے اعتبار سے تمہارے لئے جو خیر ہو اس کے اسباب پیدا فرمائے۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔

فقط۔

انہوں نے مجھ سے یہ بھی مشورہ پوچھا ہے کہ رمضان ڈابھیل گذاریں یا بولٹن یا سہارنپور یا دیوبند یا مدینہ اور مدینہ قیام کی اس ناکارہ کی وجہ سے بہت ترجیح دے رکھی ہے۔ اس پر بھی بندہ یہی لکھے گا کہ اللہ کے نزدیک جو خیر ہو اس کے اسباب پیدا فرمائے۔

مولوی ہاشم صاحب سے بھی سلام مسنون کہہ دیں اور اپنی اہلیہ، خالہ خالو سے بھی سلام مسنون۔ عزیزہ خدیجہ سے دعوات۔ اب تک معلوم نہ ہوا کہ ڈاکٹر شبیر کے ساتھ جو چیزیں بھیجی گئی تھیں وہ پہنچیں یا نہیں۔ فقط والسلام

حضرت اقدس شیخ الحدیث صاحب

بقلم حبیب اللہ۔ ۲۹/اگست ۷۳ء

آئندہ مجھے کوئی خط اگر شعبان تک لکھیں تو مکہ مکرمہ صولتیہ کے پتہ سے لکھیں۔ اس لئے کہ جانا ہو نہ ہو۔ اب خیال یہ ہے کہ ۱۵ رمضان تک مکہ میں قیام میں کروں اس لئے کہ اخیر شعبان میں عزیزان عاقل سلمان ابوالحسن اپنی زوجات کے ساتھ آرہے ہیں۔ حج میں تو آنے کی ہمت [کرنے میں تردد] ہو رہا ہے۔ اور ہجوم بہت زیادہ ہو رہا ہے جس کا تحمل نہیں۔

﴿79﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۳۰ / اگست ۷۳ء [۲ / شعبان ۹۳ھ]

مکرم ومحترم جناب الحاج قاری یوسف متالا صاحب مدفیوضکم ! بعد سلام مسنون، امید ہے کہ مزاج گرامی بعافیت ہوں گے۔ حضرت اقدس کی طبیعت شروع شروع میں تو یہاں بہت اچھی رہی اور ایسی اچھی رہی کہ ویسی سہارنپور میں بھی نہیں تھی۔ مگر [چوٹ] لگنے کے بعد سے جس کی تفصیل پہلے خطوط میں آپ کو معلوم ہو چکی ہوگی مختلف ومسلسل امراض کا سلسلہ شروع ہوا جواب تک بھی ہے۔

بھوک نہ لگنا اشتہاء کا نہ ہونا تو پرانا مرض ہوگیا اسی طرح قبض بھی ہے اور یہ کوئی خلاف امید بھی نہیں اس لئے کہ جب کچھ کھاویں جب ہی تو استنجا ہو۔ اور یہاں تو ہفتوں ایسی چیز کھانے کی نوبت نہیں آتی جس سے استنجا ہو سکے۔ عرق یا پانی وغیرہ تو پیشاب بن کر فارغ ہو جاتے ہیں مگر پرسوں ترسوں سے اک نیا مرض شروع ہوا تھا کہ پیشاب تقاضے کے باوجود یا تو ہوتا نہیں تھا اور اگر ہوتا بھی تھا تو بہت تھوڑا, بہت گرم جلن کے ساتھ۔

حضرت کو تو شروع ہی سے انگریزی دواؤں سے مناسبت نہیں اگر کبھی کھاتے بھی ہیں تو محض دلجوئی کیلئے۔ اور یہاں انگریزی ڈاکٹر تو خوب ہیں مگر یونانی طبیب کوئی نہیں اور اگر اکے دکے ہیں بھی تو وہ یونانی طب کی کساد بازاری کی وجہ سے خاموش ہیں۔

مدینہ منورہ میں حضرت ہی کے متعلقین میں ایک حکیم صاحب ہیں۔ حضرت ان سے کبھی کبھار کچھ دریافت کیا کرتے ہیں۔ ان حکیم صاحب کے یہاں لوگوں کا بہت زور ہے اور حضرت کے دماغ میں چونکہ گرمی پہلے ہی سے بہت زیادہ ہے اس لئے اس کا تحمل نہیں

ہوتا۔ نیند اڑ جاتی ہے بہر حال ان سے اس صورت حال کا ذکر کیا گیا تو وہ از راہ محبت اپنے گھر سے کچھ طبی قواعد کے موافق ککڑی وغیرہ کی یخنی بنا کر لائے۔

چنانچہ حضرت کو کل دو پہر کو ککڑی کی یخنی دی گئی جس سے پیشاب بہت آنے لگا چنانچہ کل عصر میں نماز پڑھتے ہی بھاگے بھاگے آئے اور چار پائی تک پہنچتے پہنچتے پیشاب خطا ہو گیا جس سے کرتا لنگی بستر ہ سب خراب ہو گئے۔ حکیم صاحب کا کہنا ہے کہ اس یخنی کے ساتھ ایک سفوف بھی تھا جو وہ بھول گئے جس کی وجہ سے گردہ میں ٹھنڈ کا اثر ہو گیا۔ جس کی وجہ سے پیشاب کی کثرت ہو گئی۔

بہر حال مغرب میں خلافِ معمول دیر سے تشریف لے گئے کہ معمول ۱۱ بجے عربی تشریف لے جانے کا تھا۔ مغرب سے لے کر عشاء کی اذان سے آدھ گھنٹہ پہلے تک مسجد میں بیٹھنے کا معمول تھا اور قرآن سننے سنانے کا مگر کل ضعف کی وجہ سے بیٹھا نہیں گیا تو نماز مغرب کے بعد ہی تشریف لے آئے اور اذان عشاء سے ۵ منٹ قبل تشریف لے گئے۔

رات میں بھی پیشاب کی بہت کثرت رہی ہر ۱۵ منٹ پر بے اختیار پیشاب آجاتا تھا اور چند قطرے صرف ہوتا تھا۔ اور اسی کثرت پیشاب کی وجہ سے فجر کی نماز حضرت نے حجرہ ہی میں پڑھی کہ کہیں مسجد خراب نہ ہو جائے، اور لونگوں کا عرق پینے کی وجہ سے نیند بھی نہیں آئی۔

اب مفتی زین العابدین صاحب آئے کوئی حکیم صاحب جان پہچان کے ہیں انہوں نے قارورہ منگوایا اور دیکھ کر بتایا کہ معدہ ہضم کا کام نہیں کر رہا ہے اور پیشاب میں اجزاء غیر منہضمہ بہت ہیں۔ انہوں نے تین گولیاں دی ہیں ایک آج دو پہر کیلئے ایک شام اور ایک کل صبح کیلئے۔ اور ٹھنڈے پانی کی بھی حضرت کی طبیعت کے خلاف ممانعت کر دی ہے کہ تازہ پانی ہلکا ٹھنڈا پیا کریں۔

اب حضرت پر ضعف بہت ہو رہا ہے, دیسی مرغی کا شوربہ پینے کو بتایا ہے چائے سے بھی تقریباً منع کر دیا ہے اور انڈے کی زردی کھانے کو بتایا ہے۔ صبح چند خطوط جواب لکھوانے کیلئے نکلوائے تھے مگر صرف ایک مختصر لندن کا خط لکھوا کر فرمایا کہ اب ضعف کی وجہ سے بیٹھا نہیں جا رہا ہے مجھے لٹا دو اور حضرت نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں ان کے جواب لکھ کر حضرت کو سنا دوں ان ہی میں آپ کا بھی خط ہے۔

ایک کا جواب تو لکھ چکا ہوں اور حضرت لیٹ چکے ہیں۔ اب آپ کے خط کا مختصر جواب لکھ رہا ہوں, پھر حضرت کو سناؤں گا۔ سب سے پہلے تو سنئے کہ حضرت کو دو اجتماعوں میں بھوپال اور رائے ونڈ شرکت کی ہمیشہ تمنا اور خواہش رہی۔ بھوپال کی تو اب ٹھنڈی پڑ گئی مگر رائے ونڈ کی بدستور باقی تھی مگر اب تک اس کی کوئی صورت نہیں بن رہی تھی۔

یہاں آمد پر اقامہ بھی دو سال کا بن گیا تو اب کچھ صورت ہو گئی تھی اور حضرت قاضی عبدالقادر صاحب شروع ہی سے حضرت کے ساتھ ہیں۔ حضرت نے قاضی صاحب سے اپنی خواہش کا اظہار کیا کہ کوئی قانونی صورت ہو جائے تو تمنا شرکت کی بہت ہے۔ بس کیا تھا قاضی صاحب نے حکم نامے جاری کر دیئے اور احباب مطہرہ [پاکستان] نے کوششیں بھی شروع کر دیں مگر ہماری حکومت سے اجازت کا مسئلہ [بنا] ہوا تھا۔

حضرت تو فرما رہے تھے کہ جب تک ہماری حکومت سے اجازت نہ ہو جائے اس وقت تک میں نہیں جاؤں گا اور حضرت قاضی صاحب فرماتے تھے کہ سفارت ہندیہ سے اجازت کی کوئی ضرورت نہیں لیکن آخر میں وہ بھی اس کو مان گئے۔ چنانچہ بھائی سعدی کی کوشش سے ۱۵ دن کی اجازت سفارت ہندیہ کی طرف سے ان لوگوں کو ملی ہے جن کے پاس اقامہ ہو اور اس شرط پر کہ جدہ سے ہوائی جہاز کا واپسی ٹکٹ لیا جائے اور پھر یہیں واپسی ہو۔

چنانچہ اب تجویز یہ ہے کہ ۲۷ ر رجب کو مدینہ منورہ سے مکہ اور مکہ میں یکم تا ۳ شعبان ماہانہ اجتماع ہے۔ اس میں شرکت کے بعد ۵ ر شعبان کو مطہرہ اور ۲۰ ر شعبان تک واپسی مکہ مکرمہ۔ لہذا اب اگر کوئی خط لکھیں تو مکہ مکرمہ بھائی سعدی کے واسطہ سے لکھیں۔

اب اپنے خط کا جواب سنئے۔ آپ کے دو لفافے پہنچے ایک تو وہ لفافہ جو آپ نے دستی ملک عبدالحق صاحب کے ذریعہ بھیجنے کے لئے اپنے کسی مرید محمد اعظم صاحب کو دیا تھا اور وہ پان کی ٹوکری ملک صاحب کو دے کر خط دینا بھول گئے۔ الحمدللہ انہوں نے اپنے خط کے ساتھ لفافہ میں بند کر کے بھیجا ہے جو ۱۴ اگست کو پہنچا۔ دوسرا لفافہ براہ راست آپ کا مؤرخہ ۱۱ ر اگست کل ۱۹ کو پہنچا۔

پہلے خط میں جناب ابراہیم سعید صاحب کے ذریعہ مرسلہ خط اور کھجور کی رسید تھی جس سے مسرت ہوئی۔ نیز دارالعلوم کے سلسلہ میں تھا کہ ابھی تک چابی نہیں ملی, اللہ کرے کہ اب چابی مل گئی ہو اور کام شروع کر دیا ہو۔ امید ہے کہ آپ کی خالہ محترمہ پہنچ گئی ہوں گی۔

مولوی عبدالرحیم اور مولوی تقی صاحب کے بار بار کی طلب پر مولوی عبدالحفیظ صاحب مع اپنی اہلیہ کے ۱۴ اگست کو مدینہ منورہ سے اور ۱۶ اگست جمعرات کی شام کو مکہ مکرمہ سے مصر روانہ ہو گئے۔ اللہ کرے کہ مولوی عبدالرحیم کی اہلیہ بسہولت جلد فارغ ہو جائیں اب آپ کی اہلیہ کو بھیجنے کی ضرورت نہیں۔

مفتی اسماعیل صاحب کے بارے میں مفتی محمود صاحب اور خود مفتی اسماعیل صاحب کو خط لکھا جا چکا ہے کہ اللہ کے نزدیک جو خیر ہو اس کے اسباب پیدا فرمائے۔ دوسرے خط مؤرخہ ۱۱ اگست میں مولانا مسیح اللہ خان صاحب کے حادثہ کی تردید تھی اس کے متعلق مفصل پہلے خط میں لکھا جا چکا۔

ڈاکٹر شبیر صاحب کے پہنچنے کی رسید سے مسرت ہے۔ خدا کرے کہ ان کے ہاتھ

مرسلہ اشیاء بخیریت پہنچ جائیں۔ان کی رسید کا انتظار رہے گا۔فقط والسلام

بحکم حضرت اقدس شیخ الحدیث صاحب مدفیوضہم

بقلم حبیب اللہ، ۳۰ر اگست ۷۳ء

از حبیب اللہ پراز شکوہ پرچہ پہنچا۔ بعد میں جواب لکھوں گا۔

ابھی حضرت اٹھے اور خط سنایا تو فرمایا کہ جزاک اللہ تعالیٰ۔ بہت اچھا لکھا ہے

از احقر اسماعیل عفی عنہ، بعد سلام مسنون، جناب کا پرچہ مدت طویل کے بعد پہنچا حسب الحکم مفتی اسماعیل کو زور سے لکھ دیا ہے۔اصل میں ان کو شرح صدر نہیں ہورہا ہے۔ مفتی محمود صاحب کے ایک خط سے تمہارے خط پر انہوں نے مفتی صاحب کو مشورہ کے طور پر لکھا تھا تو مفتی صاحب نے جواب دیا کہ ابھی تو لیٹ ہے کسی وقت لعل بن جاوے اور قصر کا درجہ تو بہت بعد کا ہے۔

حضرت کو بھی انہوں نے میرے ہی واسطے سے خط لکھا اس میں احقر نے اپنی طرف سے بھی خط لکھ دیا تھا, آگے جو مقدر ہو۔رقم کے متعلق جو حضرت نے لکھا تھا وہ اس وجہ سے کہ متعدد مرتبہ احقر آپ کو یاد ہو تو لکھ چکا تھا مگر آپ کی طرف سے کوئی جواب نہیں ہوتا تھا اس لئے احقر نے سمجھا کہ میں خود ہی خاموشی اختیار کرلوں۔

بہرحال اب احقر کی طرف سے تو اصرار نہیں جناب کے لئے گنجائش ہو اور مناسب سمجھیں تو بھیج کر مجھے اطلاع کردیں ورنہ کوئی ضروری نہیں۔درخواست کے متعلق عرض ہے کہ احقر نے بھی اس کی طرف توجہ نہیں دی ورنہ ہونے کی امید تھی لیکن چونکہ اس صورت میں دارالحدیث میں حاضری دینی پڑتی اور حضرت اقدس کی خدمت سے محرومی رہتی اس لئے میں نے توجہ نہیں کی۔اب حج کے بعد تک تو انشاء اللہ ہے ہی, آگے جو مقدر ہو اللہ جل شانہ خیر فرماوے۔اس کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

معلوم ہوا کہ احقر کے سالے اپنی والدہ کو لندن بلا رہے ہیں۔ان سے فرماویں کہ اس طرح نظام بناویں کہ حج کرتی ہوئی یہاں سے لندن چلی جاویں۔احقر کا بھی اپنی اہلیہ کو بلانے کا ارادہ ہے۔اللہ تعالیٰ اسباب پیدا فرماوے۔سب سے سلام مسنون۔

﴿80﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۴ر ستمبر ۷۳ء [۷ر شعبان ۹۳ھ]

عزیزم الحاج قاری یوسف متالا سلمہ! بعد سلام مسنون، ۲۹ اگست کو یعقوب لندنی کے خط کے اوپر تمہارے نام بھی ایک مضمون لکھا تھا امید ہے کہ پہنچ گیا ہوگا۔جس میں مولوی .... کی لڑائی اور ان کے علیحدہ ہونے کی غالباً تفصیل لکھوائی تھی۔ جمعہ کے دن ....، ..... کا مشترکہ برقیہ پہنچا جس میں لکھا ہے کہ باتفاق تام کتاب کا کام ہو رہا ہے اور ہفتہ عشرہ میں پورا ہو جائے گا۔ان عقلمندوں کی بچوں والی لڑائی نے مصر میں بھی اپنے آپ کو بدنام کیا۔

عزیز عبدالرحیم کی اہلیہ کے ہاں ولادت کے متعلق تقریباً ۲۰ دن ہوئے معلوم ہوا تھا کہ دو چار دن میں ہونے والی ہے۔اس لئے عزیز عبدالحفیظ اپنی اہلیہ کو لے کر فوراً مصر پہنچ گیا تھا مگر آج ۴ ستمبر تک تو کوئی اطلاع نہیں آئی بلکہ جو کل خط پہنچا ہے اس میں ڈاکٹروں نے معائنہ کا ثمرہ یہ لکھا ہے ۱۰، ۱۲ دن اور لگیں گے۔جس سے بہت قلق ہوا کہ بہت پہلے بلا لیا۔

عزیز عبدالرحیم کے خط سے یہ معلوم ہو کر کہ تمہاری ہمشیرہ کا بہترین رشتہ ایک عالم کا آیا تھا مگر ان کو عجلت تھی اور تمہاری والدہ کی نگاہ میں تمہاری اور عبدالرحیم کی شرکت بہترین جگہ پر مقدم تھی اس لئے وہ رشتہ ہاتھ سے چلا گیا۔ مجھے تو بہت قلق ہوا۔میری نگاہ میں تو تمہاری

اورعبدالرحیم کی شرکت کی کوئی بھی وقعت نہیں تھی۔

میرا مطہرہ[پاکستان] کا سفرتو بظاہر ملتوی ہوگیا۔اس لئے کہ ہمارے یہاں کے سفیر نے تو کہہ دیا کہ میں تو اجازت نہیں دے سکتا میں مرکز کولکھوں گا،وہ یوپی حکومت کولکھیں گے پھر انشاء اللہ ۳،۴ ماہ میں اجازت آجائے گی۔اپنی خالہ اور اہلیہ سے سلام مسنون کہہ دیں۔عزیزہ خدیجہ کودعا۔ فقط والسلام

حضرت اقدس شیخ الحدیث صاحب مدفیوضہم
بقلم حبیب اللہ،۴ ستمبر۷۳ء

﴿81﴾

از:حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام:حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۱۵ستمبر۷۳ء[۱۸شعبان۹۳ھ]

جناب الحاج قاری یوسف متالاسلمہ!بعدسلام مسنون،عرصہ سے تمہارا کوئی خط نہ مل سکا۔یہ بھی معلوم نہ ہوسکا کہ تمہارے دارالعلوم کے مکان کی کنجی جو۱۵اگست کو ملنے والی تھی وہ مل گئی یا نہیں۔لندن سے آنے والوں سے دریافت بھی کرتا رہتا ہوں مگر باوجوداس کے کہ تم سے متعارف کئی آدمی ملے اوردارالعلوم کے سلسلہ میں تمہاری جدوجہد کا حال بتایا مگر کنجی کے سلسلہ میں کچھ معلوم نہ ہوسکا۔

اللہ جل شانہ کا شکر ہے کہ بذل پوری ہوگئی اورمولوی تقی الدین صاحب فائزالمرامی کے ساتھ پرسوں مکہ مکرمہ پہنچ گئے لیکن اہلیہ عبدالرحیم کی ولادت سے ابھی تک فراغت نہیں ہوئی جس کی وجہ سے عزیز عبدالحفیظ اوراس کی اہلیہ ابھی تک مصرہی میں ہیں۔تعجب ہے

کہ مصر کی ڈاکٹرنیاں دو مہینے سے ایک ہفتہ ولادت میں بتلا رہی ہیں دیکھئے وہ ہفتہ کب پورا ہوتا ہے۔

یہ معلوم ہوکر کہ تمہاری خالہ مصر کے راستہ گئیں قلق ہوا اگر پہلے سے معلوم ہوتا تو میں تم سے اور مولوی عبدالرحیم متالا سے درخواست کرتا کہ وہ اپنی خالہ کو مہینہ بیس دن کیلئے مصر روک لیں کہ ان کی اہلیہ تمہاری خالہ سے مانوس بھی ہیں، راحت بھی زیادہ رہتی اور عزیز عبدالحفیظ کی اہلیہ اس کی وجہ سے مقید نہیں ہوگی۔ وہ مولوی عبدالرحیم کے بار بار کے تقاضے سے اس اندازہ سے گئے تھے کہ وسط رجب میں نہیں تو آخر رجب میں ضرور واپسی ہوجائے گی اور وسطِ شعبان ہوگیا۔

میرا مشورہ اور رائے تو اب بھی یہی ہے کہ اگر تمہاری خالہ کو دقت نہ ہو اور ویزا بھی مل جائے تو اپنی خالہ کو ۱۵، ۲۰ دن کیلئے مصر بھیج دیں۔ اللہ تعالیٰ ہی جلد از جلد نہایت سہولت اور راحت کے ساتھ اس کو فراغ نصیب فرمائے۔ اپنی اہلیہ سے سلام مسنون کہہ دیں۔ عزیزہ خدیجہ سے دعوات۔

فقط والسلام

حضرت اقدس شیخ الحدیث صاحب مدفیوضہم

بقلم حبیب اللہ، ۱۵ر ستمبر ۷۳ء

از: جناب مولانا حبیب اللہ صاحب چمپارنی:

مکرمی مولانا یوسف متالا صاحب مہتمم دارالعلوم یوسفی بولٹن!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، امید ہے کہ مزاج گرامی بخیر ہوں گے۔ میرے کھجور کے ڈبہ کی رسید میں جناب کا ایک چھوٹا پریچہ (تصغیر پرچہ) پہنچا تھا جس میں جناب نے شاہد ونجم الحسن کے حساب کے سلسلہ میں مجھے مخاطب فرمایا تھا۔

ایجنٹ کا لفظ تو جناب نے میرے واسطے غلط استعمال کیا میں جناب اور شاہد کے درمیان کبھی ایجنٹ نہیں بنا اور اگر بنا بھی تھا تو اس سے استعفاء دے چکا۔ جناب کو یاد نہیں کہ جناب نے شاہد ہی سے تعلق پیدا کرنے کیلئے مجھ سے رمضان میں لڑائی کی تھی اور آخر کار شاہد سے جناب کا براہ راست تعلق ہو گیا تھا۔ اب آپ جانیں اور آپ کے شاہد سلمہ ,حسابِ دوستاں دردل۔ میں کباب میں ہڈی کیوں بنوں۔

اور رہ گئی بات نجم الحسن کی ،تو جب تک میں سہارنپور رہا اس کو تقاضا کرتا رہا اور وہ بھی برابر مجھے بنڈل دکھاتا رہا کہ یہ دیکھو بولٹن کے واسطے بنڈل بندھا رکھا ہے اور اسے ابھی بھیج رہا ہوں۔ اور جب سے حجاز آیا مجھے معلوم نہیں کہ کیا ہوا۔ میں نے اپنے نام کا پرچہ شاہد کو دکھا دیا تھا اور کہہ دیا تھا کہ اپنے چاہنے والے کو براہ راست جواب لکھو شاید انہوں نے لکھا ہو اور آپ نے آنکھوں سے ان کی تحریر کو لگایا ہو۔ مجھے کیا پتہ کہ آپ کے آپس کے معاملات کیسے ہیں۔

سن رہا ہوں آپ سے میری رمضان میں یا بعد رمضان پھر لڑائی ہونے والی ہے یعنی جب آپ تشریف لے آویں گے!

فقط

منتظر جواب دور افتادہ

حبیب اللہ، مدرسہ صولتیہ

مکۃ المکرّمۃ، ۱۵/ستمبر ۷۳ء

﴿82﴾

ٹیلی گرام:

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام: (حضرت مولانا) یوسف متالا (صاحب مدظلہ العالی)

14 May Bank St. Bolton

Inform Abdur Rahim's welfare telegraphically immidiately.
Zakaria۔(عبدالرحیم کی خیریت کے بارے میں تار سے فوراً مطلع کریں۔زکریا)

﴿83﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۱۷ر ستمبر ۷۳ء [۲۰ر شعبان ۹۳ھ]

عزیزم الحاج قاری یوسف متالا سلمہ! بعد سلام مسنون، تمہیں اس ماہ میں بواسطہ بلاواسطہ متعدد خطوط لکھوائے۔ تاریخیں تو سب کی اندراج میں مل جائیں گی مگر اس میں دیر لگے گی۔ اسی وقت مولوی یحییٰ نے کہا کہ صبح کو ایک صاحب لندن جانے والے ہیں کوئی پرچہ یا مختصر سی چیز دینی ہو؟ اس لئے عزیزہ خدیجہ سلمہا کیلئے مختصر سی ڈبیہ ارسال ہے۔

مولانا تقی صاحب مجاہدات عظیمہ کے بعد خیریت کے ساتھ کامیابی کے ساتھ پہنچ گئے ہیں اور بذل اللہ کے فضل سے پوری ہوگئی۔ بیسویں جلد بھی ساتھ لائے۔ مگر عزیز عبدالحفیظ اہلیہ عبدالرحیم کی وجہ سے اب تک نہیں آسکے کہ اس کے یہاں کی ولادت گذشتہ جمعرات تک تو ہوئی نہیں تقریباً دو ماہ سے مصر کی ڈاکٹرنیاں ایک ہفتہ بتائے جارہی ہیں، اللہ

تعالیٰ ہی رحم فرمائے اور خیریت سے ولد صالح عطا فرمائے۔

مجھے تو جب سے یہ معلوم ہوا کہ تمہاری خالہ مصر ہو کر آئی ہیں بہت ہی قلق ہوا۔ مجھے پہلے سے معلوم ہوتا تو میں تم سے اور عبدالرحیم سے دونوں سے درخواست کرتا کہ ان کو مصر میں روک لیں۔ اب بھی اگر بسہولت ممکن ہو ان کو مصر بھیج دو تا کہ عبدالحفیظ اور اس کی اہلیہ کو خلاصی ملے۔ حج کے موقعہ پر چاہے تم اپنے ساتھ لیتے آنا یا عبدالرحیم اپنی اہلیہ کے ساتھ فراغت کے بعد لے آوے۔ عبدالحفیظ کی طویل غیبت سے اس کا بھی بہت حرج ہو رہا ہے اور میرا بھی۔

اس وقت تو عبدالرحیم نے ایسے گھبرا کر لکھا جیسے ولادت دو تین دن میں ہو جاوے گی۔ اس پر عبدالحفیظ اپنی اہلیہ کو اس کی بیماری کے باوجود اور اپنے ابا جان کی بیماری کے باوجود کہ اس کے والد کی طبیعت بھی مدینہ میں زیادہ خراب تھی نہایت عجلت سے لے کر مصر چلا گیا۔ تمہاری خالہ کے حج تک وہاں رہنے میں کوئی اشکال تو ہے نہیں بشرطیکہ تم ان کو راضی کر لو اس میں بڑی سہولت ہے۔

میں مدینہ منورہ سے ۲۷ رجب کو مکہ مکرمہ آ گیا تھا اس لئے کہ رائے ونڈ کے اجتماع میں شرکت کی امید تھی وہاں کے لوگوں کا بھی اصرار تھا مگر یہاں آنے کے بعد قانونی مشکلات پیدا ہو گئیں اس لئے میں نہیں جا سکا۔ اور حضرات تشریف لے گئے۔ میرا ارادہ حسبِ تجویز سابق نصف اول مکہ مکرمہ اور نصفِ ثانی مدینہ منورہ ماہ مبارک گذارنے کا ہے۔

عزیزان سلمان، عاقل، ابوالحسن، مفتی محمود صاحب بھی پہلے جہاز سے آ رہے ہیں۔ آج ہی بمبئی سے حاجی یعقوب کا تار ملا کہ کل وہ لوگ بمبئی سے روانہ ہو چکے ہیں۔ ۲۴ ستمبر کو جدہ پہنچنے کی خبر ہے۔ اپنی ہر دو خالہ اور اہلیہ سے سلام مسنون کہہ دو، اور عزیزہ خدیجہ کو دعوات۔

فقط والسلام

حضرت اقدس شیخ الحدیث صاحب مدفیوضہم بقلم حبیب اللہ۔ ۱۷ ستمبر ۷۳ء

﴿84﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۱۹/ستمبر۷۳ء[۲۲/شعبان۹۳ھ]

مکرم ومحترم جناب الحاج قاری یوسف صاحب زادت معالیکم! بعد سلام مسنون، ۱۷ستمبر کوعصر کے بعد آپ کے سابق سفیر محمد یحییٰ نے بعد عصر یہ بیان کیا کہ علی الصباح ایک شخص لندن جانے والا ہے کوئی خط یا کچھ بھیجنا ہو؟ میں نے اسی وقت ایک ڈبہ عزیزہ خدیجہ کیلئے اور ایک بہت مفصل خط اہم تمہارے نام لکھا جس میں لکھا تھا کہ بذل ختم ہوگئی مولوی تقی فارغ ہوکر یہاں پہنچ گئے مگر عبدالحفیظ عبدالرحیم کی اہلیہ کے فراغ کے انتظار میں وہاں ٹھہرا ہوا ہے اور مجھے اپنے لئے، کہ مکہ کا قیام نصف رمضان میں صرف عمروں کی لالچ میں ہوتا ہے اور اپنے سے زیادہ بچیوں کیلئے جو۲۴ستمبر کو پہلے جہاز سے یہاں پہنچ رہی ہیں، عبدالحفیظ کی سخت ضرورت ہے۔

اہلیہ عبدالرحیم کا حال معلوم نہیں کہ کب تک فراغت ہوگی اس لئے تم اپنی خالہ کو رخصت کر کے جس طرح ہو مہینہ بیس دن کیلئے راضی کر کے مصر بھیج دو تو مجھ پر بہت احسان ہوگا۔ یہ خط عصر کے بعد نہایت عجلت میں بہت اہتمام سے لکھ کر یحییٰ کو دیا۔ اسی دن شام کو عشاء کے بعد کھانے سے فراغ پر عربی۴ بجے جب کہ میں طواف کیلئے جارہا تھا۔ عزیز عبدالرحیم کا برقیہ کہ رزقنی اللہ ولدا بعملية جراحية و كلاهما بخير پہنچا۔ جس سے بہت ہی مسرت ہوئی۔ البتہ عمل جراحت سے فکر ہوا۔

میں نے اپنے رفقاء سے کہا کہ طواف میں یحییٰ کا خیال رکھیں بلکہ تلاش بھی کیا کہ اس سے پہلے ایک دو دفعہ وہ میرے طواف کے ساتھ طواف میں ملے تھے مگر وہ نہیں ملے تو

طواف کے بعد عزیز سعدی کی تجویز پر ان کے مستقر خو قیر ہوٹل میں گئے اور مولوی اسماعیل نے تو مخالفت بھی کی کہ معلوم نہیں ملیں گے یا نہیں ملیں گے مگر ہم لوگوں کا خیال ہوا کہ سوا پانچ ہو چکے اگر کہیں تفریح میں گئے ہوں گے تو آ چکے ہوں گے۔

اس لئے میں نے تو مولوی حبیب اللہ سے گاڑی میں بیٹھے بیٹھے تمہارے نام ایک پرچہ لکھوایا کہ عزیز مولوی اسماعیل مولوی تقی اور ایک درجن رفقاء ان کی تلاش میں ہوٹل میں گئے اور چونکہ ہوٹل بہت ہی خوشنما خوبصورت تھا پہلے تو ان لوگوں نے دیکھا نہیں تھا اس لئے یحییٰ کی تلاش میں خوب ہوٹل کی سیر کی اور میں گاڑی میں بیٹھا تاؤ کھا تا رہا۔ پون گھنٹے کے بعد یہ جواب لائے کہ مینیجر نے کہا کہ آج وہ مغرب کے بعد سے کہیں گئے ہوئے ہیں اب تک نہیں آئے۔ بہت قلق ہوا کہ میرے سابقہ خط کا ناسخ بھی ساتھ ہی مل جا تا۔

غالبًا برقیہ تو تمہارے پاس بھی پہنچ گیا ہوگا۔ اب ضرورت کا درجہ تو باقی نہیں رہا مگر مشورہ کا درجہ اب بھی وہی ہے کہ اگر تمہاری خالہ ۱۵، ۲۰ دن کو وہاں جا سکیں اور اس کے بعد عبدالرحیم اور اس کی اہلیہ کے ساتھ حج کو آجائیں تو زیادہ اچھا ہے۔ بندہ کے نزدیک اہلیہ عبدالرحیم کا سفر جراحت کی وجہ سے جلدی مناسب نہیں۔

مولوی ہاشم کے خط سے معلوم ہو کر کہ اب تک بھی دارالعلوم کی کنجی نہیں ملی بہت ہی فکر اور قلق ہے اللہ کرے کہ جلد مل جائے۔ میرے خیال میں اگر تمہاری خالہ عبدالرحیم کے ساتھ حج کر لیں تو میرے خیال میں تمہارے لئے بھی سہولت رہے اس لئے کہ تم کو اپنے دار العلوم کے ابتدائی مراحل کی وجہ سے امسال حج پر آنا دشوار ہوگا البتہ ان کے اخراجات کا تحمل تو تمہیں ہی کرنا ہوگا اس لئے کہ عبدالرحیم کے پاس تو اس کا اور اس کی اہلیہ کا ہی خرچ مشکل ہے۔

تاہم ان امور میں تو تمہارا اور عبدالرحیم کا جیسا مشورہ ہوگا وہی مناسب ہے میں تو اندرونی حالات سے زیادہ واقف نہیں۔ البتہ رمضان کے نصف اول میں مجھے عبدالحفیظ کی

ضرورت بیشک ہے۔ مجھے اپنے سے زیادہ بچیوں کا خیال ہے کہ ان کی پہلی آمد ہے میرے عمرے تو اگر ہوئے بھی تو نہ ہونے کے حکم میں ہیں۔

تمہارے دار العلوم کی طرف ہر وقت فکر لگا رہتا ہے اور دل سے دعائیں بھی کرتا رہتا ہوں

فقط والسلام

حضرت اقدس شیخ الحدیث صاحب مدفیوضہم

بقلم حبیب اللہ، چمپارنی۔ ۱۹ر ستمبر ۷۳ء

حبیب اللہ بعد سلام مسنون، بغیر درخواست دعا کے کہتا ہے کہ اس نے کسی صاحب کے خط میں آپ کے نام اپنے نام کے پرچہ کا چبھتا ہوا جواب لکھا ہے شاید پہنچ گیا ہوگا۔ رسید کی امید نہیں۔

﴿85﴾

از: مولانا تقی الدین ندوی صاحب مدظلہ، مکہ مکرمہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۲۳ر ستمبر ۷۳ء [۲۶ر شعبان ۹۳ھ]

برادر گرامی قدر و منزلت مولوی یوسف متالا صاحب مدفیوضکم!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، امید ہے کہ آپ مع متعلقین خیریت سے ہوں گے۔ یہ ناچیز بذل کے اختتام کے بعد ۱۶ شعبان کو مکہ مکرمہ حاضر ہوا۔ میری عین خواہش تھی کہ آپ سے مکہ مکرمہ میں ملاقات ہوتی مگر یہ معلوم کر کے اس ناکارہ کو رنج ہوا کہ آپ نہیں آ رہے ہیں۔ پہلے تو قاہرہ سے لندن کا ایک ہفتہ کے لئے ارادہ تھا مگر واپسی کی عجلت تھی اس لئے یہاں حاضر ہوا۔

میری خواہش تھی کہ عبدالحلیم سلمہ کی ولادت کے وقت وہاں رہتا مگر مقدر کی بات کہ روانگی کے بعد تار سے اس مژدۂ جانفزا کو سنا۔ اس کی اہلیہ کا بے حد ممنون ہوں اور برادرم مولانا عبدالرحیم صاحب کے فراق کا طبیعت پر شدید تأثر ہے۔ ہمارے رفیق ثالث پھر آ گئے تھے۔ بہر حال طرز عمل وہی رہا اس میں معافی تلافی کے باوجود کوئی تبدیلی نہیں ہوسکی۔

الحمدللہ بذل المجہود بیس جلدوں میں پوری ہوگئی۔ ماہ مبارک سے متصلا ہندوستان واپسی ہے۔ قیام انشاء اللہ ندوۃ العلماء میں رہے گا۔ امید ہے کہ خیر و عافیت سے ضرور مطلع فرمائیں گے۔

ایک غلطی اور کر لی ہے, وہ یہ کہ جامعہ الازہر میں دکتورۃ فی علم الحدیث میں اپنے نام کی تسجیل کرالی ہے۔ جملہ مراحل طے ہو چکے تھے ابھی نمبر باقی ہے۔ دعا فرمائیں کہ وہ آ جائے۔ یہاں پر حضرت اقدس مدظلہ کے سامنے بھی عرض کیا۔ حضرت نے بھی موافقت فرمادی۔ دو سال کے اندر مجھے کتاب الزهد الكبير للامام البيهقي تحقيقه و التعليق عليه کو پیش کرنا ہے۔ ابھی تک وہ طبع نہیں ہوئی ہے اس کیلئے بھی دعا فرمائیں۔

اس کا فائدہ یہ ہے کہ عالم عربی میں کسی جامعہ میں علم حدیث کی خدمت انجام دے سکتا ہوں۔ وہاں کے سب احباب کو مولانا ہاشم صاحب، مولانا عبدالحق صاحب کو سلام مسنون فرمادیں۔ مفتی اسماعیل صاحب کے جانے سے مسرت ہوئی۔ اللہ کرے کہ آپ کو پوری مدد ملے۔ ہر طرح دعا گو ہوں, اور اسی کا طالب ہوں۔

فقط والسلام، آپ کا مخلص

تقی الدین ندوی مظاہری، مدرسہ صولتیہ

﴿86﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: [غالبًا ۲۴] ستمبر ۷۳ء [۲۷ / شعبان ۹۳ھ]

مکرم محترم مولانا الحاج محمد یوسف متالا صاحب مدفیوضکم! بعد سلام مسنون، تمہیں بار بار خط لکھنے کی نوبت آوے ہے اگرچہ تمہارے مشاغل میں حرج کا سبب ہوتا ہے **مگر تمہارا خیال تو لگا ہی رہے** اگرچہ آج کل تمہارے دار العلوم کے مشاغل ایسے ہیں کہ تمہیں خط لکھنا نامناسب ہے اور جواب کا انتظار اس سے نامناسب ہے۔

۷ ستمبر کو بھائی یحییٰ کی معرفت خط بھی لکھا تھا اور خدیجہ کو ڈبیہ بھی بھیجی تھی اس کے بعد ۱۹ ستمبر کو مولوی ہاشم کے ائر لیٹر کے جواب میں عزیز مولوی عبد الرحیم کے گھر میں آپریشن سے لڑکا پیدا ہونے کی اطلاع کی تھی امید ہے کہ دونوں پہنچ گئے ہوں گے۔

یہ تو میں پہلے لکھوا چکا ہوں کہ میرا مطہرہ [پاکستان] کا سفر ملتوی ہو گیا مگر مدینہ جا کر واپس آنا میرے لئے بہت دشوار تھا اس لئے اب ۱۵ رمضان تک تو یہیں قیام ہے۔ معلوم نہیں تمہارے دار العلوم کی کنجی ملی یا نہیں اس کا بھی شدت سے انتظار ہے۔

عزیز عبد الرحیم نے ۱۰ رمضان کو مع اہلیہ کے آنے کو لکھا ہے اگرچہ میں نے تو شدت سے منع کر دیا کہ تاوقتیکہ اہلیہ کی طبیعت بالکل اچھی نہ ہو سفر کا ارادہ نہ کریں۔ یہ بھی غالبًا پہلے لکھ چکا ہوں کہ مولوی تقی صاحب کا ارادہ ۱۰ رمضان تک یہاں قیام کا تھا مگر اب پورے رمضان کا ارادہ کر رہے ہیں۔ میری رائے تو ان کے متعلق طویل غیبت عن الوطن کی وجہ سے جلد از جلد جانے کی ہے۔

دو ڈبیہ بھی ارسال ہیں۔ ایک عزیزہ خدیجہ کو دے دیں ایک مولوی ہاشم کو۔ عزیز

عبدالحفیظ میری مجبوری کی وجہ سے کہ میرا یہاں قیام عمرہ کی لالچ میں ہے اور بچیاں بھی آ رہی ہیں آج اسی وقت آنے کی خبر ہے جس میں عزیز مولوی عاقل، مولوی سلمان، ابوالحسن مع اپنی زوجات کے اور مفتی صاحب وغیرہ کے آنے کی خبر ہے۔ شاہد وغیرہ سب جدہ گئے ہوئے ہیں۔ عزیز عبدالحفیظ نے لکھا ہے کہ کوشش تو میں نے بہت کی کہ رمضان سے پہلے پہنچ جاؤں مگر جمعہ سے پہلے ٹکٹ نہیں ملا۔ اس لئے جمعہ کو پہنچ جاؤں گا۔ یکم رمضان ہو یا ۲۔

اپنی اہلیہ اور خالہ سے سلام مسنون کہہ دیں۔ عزیزہ خدیجہ کو دعوات۔ لندن کے احباب کے خطوط کثرت سے آ رہے ہیں ان سے کہہ دیں کہ رمضان میں خط سننے کا بھی وقت نہیں ملنے کا جواب تو درکنار۔ جن کے لفافہ میں جواب کیلئے کچھ ہوتا ہے ان کے جواب کا تو اہتمام کرتا ہوں مگر غیر جوابی کیلئے ہمیشہ تمہیں ہی دق کیا مگر اب تمہارے مشاغل کی وجہ سے تمہیں بھی دق نہیں کرنا چاہتا۔ فقط والسلام

حضرت اقدس شیخ الحدیث صاحب، بقلم حبیب اللہ، ۔ستمبر ۷۳ء

ڈاکٹر شبیر کا مدینہ سے پیام پہنچا کہ مجھے تیرا مکہ جانا معلوم نہیں تھا۔ میں ایسے وقت میں مدینہ پہنچا کہ چھٹی میں گنجائش نہیں تھی انشاء اللہ وقت نکال کر مکہ آنے کی کوشش کروں گا۔ ان سے ملاقات ہی پر معلوم ہوگا کہ ان کے ہاتھ جو اہم خط بھیجا تھا اور کچھ پودینہ وغیرہ بھی وہ پہنچ گیا یا نہیں۔ تم نے تو مشاغل کی وجہ سے رسید لکھی نہیں۔

ان کی روانگی کے بعد جو [آپ] کا خط پہنچا تھا اس میں لکھا تھا کہ فون سے معلوم ہوا کہ وہ آ گئے ہیں۔ اس کے بعد معلوم نہ ہو سکا کہ ملاقات ہو سکی یا نہیں، میرا خط اور میری کنڈی پہنچ سکی یا نہیں؟ خدا کرے کہ ان کی معرفت کا خط نہ ہی پہنچا ہو تو اچھا ہے کہ اس نوع کے خطوط تو غیر مفید بلکہ مضر سمجھتے ہوئے بند کر دیئے۔ آئندہ بھی انشاء اللہ ارادہ نہیں ہے۔ خدا کرے میں اپنے ارادہ پر قائم رہوں۔ تمہارے سے تعلق کی کثرت نے ہمیشہ مجبور کیا۔

﴿87﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ ، مدینہ منورہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۷۳ء [۲/شوال ۹۳ھ]

خوشی کے ترانے خبر دے رہے ہیں — سحر جلوہ گاہ ہے جہاں عید ہوگی

مگر جن کے دل مر چکے ہوں انہیں کیا — جہاں عید ہوگی وہاں عید ہوگی

عزیزانم سلمہم ! بعد سلام مسنون، آج دوشنبہ ۲۹ رمضان کی صبح کی نماز کے بعد عزیز مولوی احسان وغیرہ بقیع بھاگتے ہوئے گئے اور خبر لائے کہ چاند خوب صاف، واضح اور اونچا ہے۔ سب مطمئن ہوگئے کہ ایک دن اور مل گیا۔

مگر عزیز مولوی آفتاب نے جب سنا تو انہوں نے اسی وقت کہا تھا کہ ہندوپاک کے قواعد یہاں نہیں چلتے ہیں۔ میں تو یہاں غالباً ۲۸ یا ۳۰ سال سے ہوں، ایک مرتبہ ۲۸ کی عید کی تھی اور ایک ۳۰ کی، بقیہ سب ۲۹ کی۔ یہ شہرت تو عام سننے میں آرہی تھی کہ رمضان یہاں ۲۹ کا ہی ہوتا ہے لیکن ہندی قاعدے کے موافق فی الجملہ اطمینان تھا۔ البتہ مغرب کے بعد کے نفلوں میں کچھ اجنبیت سی محسوس ہوئی۔

عشاء کی نماز رمضان کے معمول سے ۱۰ منٹ دیر سے کھڑی ہوئی۔ فرض نماز کے بعد میں نے تو فوراً حسبِ معمول سنتوں کی نیت باندھ لی اس لئے کہ یہاں فرضوں میں اور تراویح میں اتنی گنجائش نہیں ہوتی تھی کہ تسبیحات فاطمہ اور سنتیں اطمینان سے ہوسکیں اس لئے سارے رمضان معمول یہ رہا کہ فرض کے بعد مختصر سنتیں پہلے پڑھ کر اور بہت ہی مختصر تسبیحات شروع کرتا تھا، مگر وہ بھی پوری نہیں ہوتی تھیں۔

اس لئے میں نے فوراً سنتوں کی نیت باندھ لی لیکن پہلی رکعت میں بڑے امام

صاحب نے جو یہاں کے قاضی القضاہ بھی ہیں السلام علیکم کا نعرہ زور سے لگایا۔ اور کچھ عبارت بھی کہی جو میری سمجھ میں نہیں آئی اور اس کے بعد فوراً مسجد میں من من شروع ہوئی کہ سنتیں پڑھنی مشکل ہوگئیں۔ اس سے اندازہ تو ہوگیا تھا کہ یہاں کا قانون غالب آ گیا۔

سنتوں کے بعد مختلف لوگوں سے پوچھا کہ اعلان کیا تھا، اتنا سب نے کہا کہ عید ہو گئی۔ یہاں کمرے میں پہنچ کر مولانا یوسف صاحب بنوری نے بتلایا کہ 'ایھا الاخوان السلام علیکم لقد ثبت شرعا انتھاء رمضان وغدا دخل شهر شوال۔ اھنئکم بالعید' ۔مولوی انعام کریم صاحب نے بتلایا کہ اعلان تو بڑے قاضی نے کیا لیکن نائب قاضی اور نائب کے نائب پانچ عدد موجود تھے۔

بڑی مشکل سے ساتھیوں کو جلدی سے بھیج دیا کہ معتکف سے سب سامان فوراً اٹھاویں کہ یہاں فوراً سامان آدھ گھنٹہ کے اندر اٹھانا ضروری ہے اعلان کے بعد جس وقت بھی ہو، آدھ گھنٹہ میں مسجد خالی کرنا ضروری ہے۔ میں تو اپنی جگہ بیٹھا رہا۔ جی چاہتا تھا کہ اپنی محرومی پر دو آنسو بہائیں مگر مبارک باد اور مصافحہ کرنے والوں نے ایسا دق کیا کہ بیٹھنا مشکل کر دیا۔

ایک خوش قسمت تو ایسا ملا جو نظر تو آیا نہیں مگر سامنے ہی بیٹھا تھا ایسی بے دردی سے ہچکیاں لگا کر رو رہا تھا ورنہ وہ تہنیتیں شروع ہوئیں کہ دل گھبرا گیا۔ ساتھیوں میں سے کوئی پاس نہیں تھا احمد ناخدا اتفاق سے ایک افریقی کو مصافحہ کیلئے لے کر پہنچ گیا۔ اس کو بھیج کر جلدی سے ساتھیوں کو بلایا، گاڑی منگائی ، یہاں پہنچا، تو عزیزم الحاج ابو الحسن نے میرے مخلص دوستوں سے حجرہ بدلنے کو [کہہ] دیا کہ تیرے بیٹھنے کی یہاں جگہ نہیں۔ میرا سامان بہت پھیلا رہا۔ مجھ لاوارث کیلئے تو اللہ کی زمین بہت وسیع ہے۔

مولانا انعام کریم صاحب کے حجرہ میں پہنچ گیا۔ مولانا یوسف صاحب بنوری کا معتکف میرے اور دروازے کے بیچ میں تھا اور میں جب تراویح کے بعد مدرسہ شرعیہ سے

فراغ پر اپنے معتکف میں جاتا تھا تو ان کے یہاں سبز چائے کا دور چلتا ہوا ہوتا تھا اور ان کا اصرار بھی، اور مولانا انعام کریم صاحب بھی روزانہ چائے پر اصرار کیا کرتے تھے۔ مگر میں نے پیشاب کے ڈر کے مارے اس عشرہ میں کسی قسم کی چائے نہیں چکھی۔

جاتے ہی دونوں سے چائے کی فرمائش کی, بہت خوش ہوئے اور مولانا انعام کریم صاحب نے سبز چائے بنائی, تو وہ بھی مولانا یوسف صاحب کی تھی۔ اور بہت لطیف, اول اس کی دو پیالیاں ضرور پیں اور سارے مجمع نے بھی۔ اس کے بعد مولانا یوسف صاحب کا مرید جو معتکف میں ان کی چائے لایا کرتا تھا وہ چائے لے آیا۔ دو پیالیاں ان میں سے پیں, جو پہلے سے زیادہ لطیف تھی۔

اس دوران میں فتوحات خوب زوروں پر آتی رہیں۔ جو تراویح کے بعد باجود میرے منع کرنے کے اور لڑنے کے بہت سلسلہ لمبا ہو جاتا تھا۔ چنے کی تو میری خود فرمائش ہوتی تھی اس لئے کہ افطاری ذرا سی کھجور اور زمزم کے سوا کچھ نہیں ہوتا تھا اور تراویح تک کسی اور چیز کے چکھنے کی نوبت نہیں آتی تھی۔ لیکن کئی طرح کی پھلکیاں، شامی کباب، سموسے اور آج تو مطنجن بھی بہت مقدار میں آ گئے۔

اسے تو میں نے بھی کھایا, اور قاضی جی کو بھی بہت پسند آیا۔ سب کو مزہ لگا، حالانکہ یہ سب مغرب کے بعد کھانا کھا چکے تھے۔ ابوالحسن، اسماعیل، یوسف تو مغرب کے بعد نہیں کھایا کرتے مگر وہ ہندوستانی خمیرے کی طرح نان نہیں بلکہ گھریلو خمیری قلچے تقریباً پچاس تھے۔ سارے ہی تھوڑی دیر میں ختم ہو گئے۔ ان کا سلسلہ بھی چائے کے درمیان چلتا رہا۔ ان سے نمٹ کر اب اپنے کمرے میں آ کر تمہیں یہ خط لکھوانا شروع کیا۔

اللہ کا بہت ہی انعام و احسان ہے، اس کے کس کس انعام کا شکریہ ادا ہو سکتا ہے۔ بہت ہی راحت سے اعتکاف کا زمانہ گذرا۔ پیشاب کا بہت ہی فکر تھا لیکن اللہ نے بہت ہی

احسان فرمایا اتنا تو ضرور ہوا کہ تقاضہ سے پہلے جانا ہوتا تھا۔ نظام یہ رہا کہ صبح کی نماز اپنے معتکف میں پڑھ کراور مدرسہ شرعیہ آ کر پیشاب وغیرہ سے فارغ ہوکر معتکف چلا جاتا تھا۔

عربی ساڑھے چار بجے اٹھ کر پھر مدرسہ شرعیہ آ کر پیشاب اور وضو وغیرہ کر کے معتکف جاتا تھا۔ جو باب عمر سے قریب تھا۔ کہ معتکفین سب اسی دروازے کے قریب ہوتے تھے, باب عمر سے لے کر باب سعود تک اور باب عمر سے لے کر باب مجیدی تک۔

معتکف میں ساڑھے چھ تک چاشت میں آٹھ نو پارے ہوجاتے تھے۔ وہیں ظہر کے بعد عصر تک مولوی اسماعیل کوقرآن پاک سناتا تھا۔ ۹ بجے سے ساڑھے نو بجے تک لیٹ کر دوستوں میں سے کوئی تیل کی مالش اور حاجی عبدالسبحان میواتی بدن کی تھوڑی سی مرمت کرتے۔ اللہ تعالیٰ دوستوں کو بہت ہی جزائے خیر دے۔

سوانو بجے اپنی گاڑی میں مدرسہ شرعیہ آ کر پیشاب وضوکر کے باب جبرائیل پہنچ جاتا تھا۔ تین نمازیں اور تراویح اپنی قدیم جگہ اقدام عالیہ میں ادا ہوتی تھیں۔ مغرب کے بعد پون بجے وہیں باب جبریل سے مدرسہ شرعیہ آ کر پیشاب وضوکر کے چلا جاتا تھا۔

عشاء کی اذان ۲ بجے، دو بج کر دس منٹ پر فرض نماز مع دس رکعت تراویح بڑے امام صاحب پڑھاتے تھے۔ ترویحہ کا یہاں بالکل دستور نہیں، نہ یہاں نہ مکہ میں۔ دس رکعت کے بعد تقریباً ۲:۵۰ پر وہ تو مقتدی اور نائب امام بقیہ دس سے وتر ۳:۳۵ پر ختم کرتے تھے۔ وتر چونکہ دو سلاموں سے ہوتے تھے اس لئے ہم نے نہیں پڑھے۔

اخیر عشرہ میں نائب امام نے بھی وتر نہیں پڑھائے۔ تیسرے نے پڑھائے جو آواز سے بہت بوڑھے معلوم ہوتے تھے۔ ان کے بعد کوئی حنفی امام وترِ حنفی پڑھاتا تھا جس کی جماعت بہت لمبی چوڑی ہوتی تھی۔ اعتکاف میں تو ہم نے بھی وتر حنفی امام کے ساتھ پڑھے۔ مگر اس میں بہت دقت ہوتی تھی۔ نہ جگہ ملتی تھی نہ آواز آتی تھی۔

اعتکاف کے زمانے میں تراویح کے بعد میرے وضو وغیرہ سے فراغ پر معتکف میں پہنچ کر میں اور میرے سب رفقاء جو تقریباً چالیس کے قریب تھے قاضی جی کی اقتداء میں وتر ہوتے تھے۔اس کے بعد میری افطاری کا (جس کا اوپر ذکر آیا) نمبر آتا۔اس سے فراغ پر چھ بجے کے قریب یہ کم ہمت تو لیٹ جاتا تھا اور سارے ساتھی ابوالحسن [کے علاوہ، کہ اس] کو اللہ بہت جزائے خیر دے کہ وہ مجھ پر اپنا سب کچھ قربان کر دیتا تھا۔ بقیہ سب ریاض الجنۃ میں مواجہہ پر اور مختلف لوگوں کا قرآن سننے چلے جاتے تھے جو بہت کثرت سے مسجد نبوی میں ساری رات پڑھے جاتے تھے۔

اخیری عشرہ میں دونوں امام بھی مسجد میں آجاتے تھے اور نمبروار دو دو رکعت آلہ مکبر الصوت پر مصلائے نبوی پر پڑھتے تھے۔ پڑا پڑا یہ ناکارہ بھی دونوں کا سنتا رہتا تھا۔ نیند تو ایسے میں کیا آتی کہ بڑے زور سے قرأت ہوتی تھی۔ساڑھے نو بجے وہ ختم کرتے تھے اور اسکے بعد اپنا وتر جماعت سے پڑھتے تھے۔اس کے بعد تہجد کی اذان ہوتی تھی۔

یہ ناکارہ بھی اس وقت اٹھ کر باب عمر کی سیڑھیوں کے پاس (پیشاب وضو کر کے) نفلوں میں صورۃً بیٹھ جاتا تھا۔ دس بارہ پارے اس وقت ہو جاتے تھے۔البتہ عزیز ابوالحسن کے جبر سے تین بیضے ضرور کھاتا تھا۔ یہ سحری تھی۔اور تراویح کے بعد پھلکیاں اور چنے افطار تھا۔اسی جگہ صبح کی نماز یعنی معتکف میں پڑھتا تھا جس کا اوپر ذکر آچکا۔

مولانا انعام الحسن صاحب کو بھی نظام کی نقل بھیج دیں اور عزیز عبدالرحیم کو بھی کہ اس نے عزیز یوسف سے تفصیل منگائی ہے۔مگر عزیز یوسف تو مشاغل کی بہت کثرت سے مجھے امید نہیں کہ وہ لکھ سکے گا۔علی میاں کو بھی ایک نقل بھیج دیں تو اچھا ہے۔

یہاں تک تو عید کی شب میں لکھوایا۔اس کے بعد معلوم ہوا کہ حرم کے دروازے ایک دو کھلے رہیں گے اس لئے میں نے سب کو ابوالحسن کے علاوہ حرم بھیج دیا۔اور ابوالحسن نہ

معلوم اپنی کس تتر بتر میں لگ گیا۔ ساڑھے نو تک کروٹیں بدلتا رہا۔ ایک منٹ کو نیند نہیں آئی۔ شاید سبز چائے کی چار پیالیوں کا اثر ہو۔ ساڑھے نو بجے اٹھ کر عزیز ابوالحسن نے چائے پلائی۔ پھر پیشاب وضو وغیرہ سے فارغ ہو کر دس بجے حرم شریف چلا گیا کہ جگہ ملنی مشکل تھی۔

عزیز احسان ساڑھے نو بجے ہی میری جگہ جا کر بیٹھ گیا تھا۔ میرے جانے پر اٹھ آیا۔ بارہ میں دس باقی تھے کہ اذان ہوئی۔ سنتوں کے بعد مکبروں نے تکبیر تشریق کہنی شروع کی مگر ایک دو دفعہ ہی کہنے پر آئے تھے کہ امام صاحب نے نماز شروع کردی۔ ۱۲:۱۰ پر نماز کھڑی ہوئی۔ نماز کے بعد امام صاحب نے اعلان کیا کہ مراکش اور مصر کے لوگ پوچھتے ہیں کہ ہم نے منگل کو روزہ رکھا تھا، شرعی حکم یہ ہے کہ ان کو عید کرنی چاہیئے۔ اپنے روزہ کی قضا کرنی چاہیئے۔

اس کے بعد تکبیرات شروع ہوئیں۔ رئیس المکبرین کی ایک جماعت پہلے تکبیر تشریق اللہ اکبر، اللہ اکبر، لا الہ الا اللہ واللہ اکبر، وللہ الحمد آواز ملا کر ایک جماعت لاؤڈ اسپیکر پر پڑھتی تھی اس کے بعد پھر متفرق مکبرین اور مؤذنین سارے حرم میں اس کو دہراتے تھے۔ اس طرح پر کہ پہلے اللہ اکبر کو تین مرتبہ اور بقیہ اوپر کے موافق۔

اس کے بعد پھر اللہ اکبر کبیرا والحمدللہ کثیرا وسبحان اللہ بکرۃ واصیلا، لاالہ اللہ وحدہ، صدق وعدہ، ونصر عبدہ، وأعز جندہ، وھزم الاحزاب وحدہ، لا الہ الا اللہ ولانعبد الا ایاہ مخلصین لہ الدین ولو کرہ الکافرون۔ اللھم صل علی سیدنا محمد وعلی آل سیدنا محمد وعلی اصحاب سیدنا محمد وعلیٰ انصار سیدنا محمد وعلیٰ ازواج سیدنا محمد وعلیٰ ذریۃ سیدنا محمد وسلم تسلیما کثیرا۔

جب سارے مل کر اس جملہ کو پورا کرلیتے تو پھر رئیس المکبرین کی جماعت اپنی تکبیر

کا ایک دفعہ اعادہ کرتی اور اس کے بعد پھر مکبرین اپنی تکبیرات کا اعادہ کرتے۔ ڈیڑھ بجے تک یہی ہوتا رہا۔ پورے ڈیڑھ بجے نماز شروع ہوگئی۔

پہلی میں سبح اسم دوسری میں سورۃ غاشیۃ، بسبع تکبیرات زائدہ فی الاولیٰ وخمس فی الثانیۃ کلتاھما قبل القرأۃ ۔صبح کی نماز میں امام صاحب نے اس دن سورۃ رحمٰن پوری پڑھی تھی۔ نو منٹ میں نماز عید پوری ہوئی پھر خطبہ شروع ہوا۔

اس میں پوری تکبیر تشریق ایک دفعہ شروع میں، صرف اللہ مرتبہ گیارہ مرتبہ اس کے بعد تقریبا بیس دفعہ اللہ اکبر عدد کذا وعدد کذا۔ جس میں لبیک کہنے والے، حج وعمرہ کو آنے والے، طواف وسعی کرنے والے، ملتزم پر چمٹنے والے، اس کے بعد بہت ہی۔۔۔ دل ہلا دینے والا خطبہ دیا۔

اس میں توحید اور رد شرک کے بعد امر بالمعروف اور نہی عن المنکر، اس کے بعد نماز کی اہمیت، زنا، ربوا اور منکرات کی وعیدیں ذکر کیں، توبہ استغفار کی اہمیت [بیان کی]۔ دوسرے خطبہ میں تکبیرات سے ابتداء ہوئی اس طرح پر کہ اول پوری تکبیر تشریق، بقیہ پانچ مرتبہ صرف اللہ اکبر، اس کے بعد خطبہ شروع ہوا جس میں درود شریف کی کثرت اور اہمیت بہت زیادہ بیان کی۔

حضور ﷺ کے فضائل خاص طور سے بیان کیا۔ اور یہ کہ سوچو کہ پچھلی عید میں کون کون سے احباب میں تھے جو مر گئے۔ ابلیس سے بچنے کی خاص تاکید کی کہ وہ رمضان کا تھکا ہارا اس وقت زوروں پر آتا ہے اور پردہ کی اہمیت تفصیل سے بیان فرمائی۔ ۲:۱۰ پر خطبہ ختم ہوا۔ بعد میں معلوم ہوا کہ ریاض میں دو گاؤں سے ایک ریاض کے جنوب، ایک شمال میں ایک ایک دیکھنے والوں کی شہادت ہوئی۔

یہاں رمضان عید اور عید الاضحیٰ کا قانون یہ ہے کہ جہاں کہیں بھی رؤیت ہو وہ ریاض بھیجی جاتی ہے۔ وہاں کے قاضی صاحب کی منظوری کے بعد پھر ملک فیصل کے پاس منظوری کیلئے کاغذ پیش ہوتے ہیں۔ ان کے دستخط کے بعد سارے ملک میں ریڈیو، لاسلکی وغیرہ سے حکم جاری ہوتا ہے۔

معلوم ہوا کہ رات دو بجے کے بعد وہاں یہ شہادتیں پہنچیں۔ اور سوا دو بجے وہاں سے سب جگہ اعلانات جاری ہوئے۔ مکہ کا حال تو کل کو معلوم ہوگا کہ وہاں کس وقت اعلان ہوا، کیا صورت ہوئی۔ یہاں کے لوگوں کا ایک فقرہ مجھے بہت ہی پسند آیا 'العید عند الحبیب ﷺ'۔ اس لئے مکہ، جدہ، طائف، ریاض تک کے لوگ عید کرنے آئے۔

یہاں کے ہوٹلوں کے اور کرایے کے مکانات کے کرایے بھی خوب المضاعف پر المضاعف ہو جاتا ہے۔ ۲۰ تاریخ سے کچھ اضافہ ہوتا ہے، ۲۵ سے المضاعف۔ بھائی شجاع صاحب مع اہل وعیال ۲۵ رمضان کو آگئے تھے۔ ان کا کمرہ ۴ آدمیوں کا ۶۰/ ریال روزانہ میں۔ معلوم ہوا کہ ۲۷ کو ۸۰ ریال ہوگئے اور پھر اس پر بھی اضافہ۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ ۲۷، ۲۸ کو ۵۰۰ ریال روزانہ پر بھی ہو جاتا ہے۔

اب وقت تھوڑا رہ گیا، اس لئے اس کو تو ختم کرتا ہوں۔ یہاں سے روانگی تو بہت جلد ہو جانی چاہئے تھی اس لئے کہ مکہ والے اپنے یہاں طویل قیام پر اصرار کر رہے ہیں مگر میں ہی پاؤں مل رہا ہوں۔ آج سے یہاں کا اجتماع شروع ہے اور پرسوں جمعہ تک رہے گا۔ شنبہ کو یہاں سے روانگی طے تھی مگر میں نے دو دن سرکا کر دوشنبہ یہاں کی چھ شوال تجویز کر دی۔

جدہ سے ۲۲ دسمبر دوشنبہ کی صبح کو کراچی کے جہاز کے ٹکٹ آچکے ہیں۔ ایک مختصر ایرلیٹر آئندہ ہفتہ مکہ سے بھی روانہ کرنے کی کوشش کروں گا۔

فقط والسلام

﴿88﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۳۱/ اکتوبر ۷۳ء [۵/ شوال ۹۳ھ]

مکرم محترم جناب الحاج قاری صاحب مدفیوضکم! بعد سلام مسنون، باوجود رمضان المبارک ہونے کے اور باوجودیکہ میں نے خصوصی خطوط کے علاوہ یعنی سہارنپور نظام الدین کے اور کسی کا خط سنا بھی نہیں مگر تمہارے مدرسہ کی وجہ سے تمہارے خط کا انتظار رہا۔ معلوم نہیں کہ دارالعلوم کی کنجی مل گئی یا نہیں اور اس کے مراحل طے ہو گئے یا نہیں۔

تمہارے یحییٰ سے تو اکثر ملاقات ہوتی رہتی ہے ان سے بھی ہمیشہ پوچھتا رہتا ہوں کہ دارالعلوم کا کوئی حال معلوم ہوا یا نہیں؟ اس سال مدینہ پاک میں معتکفین کی کثرت رہی جن میں علماء بھی کثرت سے آئے۔ دوسو سے زائد علماء بتاتے ہیں۔ اسی بنا پر مولانا بنوری نے اسرائیل اور مصر کی جنگ کی بنا پر اعتکاف کے زمانہ میں بخاری شریف کا ختم کرایا۔ مجھے تو بہت دشوار معلوم ہو رہا تھا مگر بحمد اللہ دو گھنٹے میں بہت سہولت سے ختم ہو گیا۔ ۶۰ علماء کو آدھا آدھا پارہ دے دیا تھا۔

تمہیں شعبان میں میں نے تمر باللوز کے کئی پیکٹ بھیجے معلوم نہیں کوئی پہنچی یا نہیں؟ اس وقت تو اس خط کا مقصد عزیزم عبدالرحیم کے متعلق کچھ تفاصیل لکھنی ہیں۔

یہ تو تمہیں معلوم ہو گیا ہو گا کہ بذل سے الحمد للہ اخیر شعبان میں فراغت ہو گئی اور مجھ پر یہ تقاضا تھا کہ مولوی۔۔۔ جس طرح ہو جلد از جلد واپس چلے جائیں, چنانچہ میں نے ان کو کئی خط لکھے کہ تمہارے مکہ آنے کی ضرورت نہیں مصر سے سیدھے بمبئی چلے جاؤ مگر انہوں نے نہیں مانا اور رمضان سے ۳، ۴ دن پہلے مکہ آ گئے۔

انہوں نے لکھا تھا کہ مجھے کچھ ضروری مشورے کرنے ہیں اس واسطے آ گیا۔ یہاں آنے کے بعد ۳، ۴ دن تو وہ منتظر رہے کہ میں ان سے دریافت کروں مگر جب میں نے کچھ نہ پوچھا تو انہوں نے ازخود ہی کہا کہ مجھے کچھ کہنا ہے میں نے کہا کہ آپس کی جنگ وجدل کے متعلق تو کچھ سننا نہیں ہے اس کے علاوہ کچھ کہنا ہے تو کہو۔ یہ لغویات تو میں خطوط میں بہت سن چکا ہوں۔

اس پر ایک دن سنا کہ ان پر بہت گھمیر رہی سارے دن غصہ میں رہے کہ شیخ نے میری بات نہ سنی۔ میں نے کہا کہ الحمدللہ بذل ختم ہوگئی، مجھ سے تو تمہارا کوئی واسطہ نہیں۔ آپس میں تم معافی تلافی کرلو۔ ان کا وعدہ ۱۰ رمضان کو چلے جانے کا تھا مگر یہاں آ کر انہوں نے رابطہ میں اپنی ملازمت کی کوشش شروع کردی اور اللہ تعالیٰ کا شکر ہے ان کو اس میں کامیابی بھی ہوگئی۔

اس [بھاگ دوڑ] میں وہ پورے رمضان رہے، پرسوں وہ مکہ چلے گئے اور وہاں سے جمعہ کے دن ہندوستان کا ارادہ کر کے گئے ہیں, اور مکہ سے ارادہ کر کے گئے ہیں کہ رابطہ سے واپسی کا ویزا اور ٹکٹ لے کر جائیں۔

عزیز عبدالحفیظ کو میں نے شعبان میں کئی خط لکھے کہ تم تکمیل کا انتظار کئے بغیر فوراً چلے آؤ کہ آخر شعبان میں عاقل، سلمان مع اپنی اہل وعیال حج کیلئے آرہے ہیں مجھے تمہاری ضرورت ہے۔ مگر اس کو اپنے کسی تجارتی کام کیلئے دمشق جانا تھا اس لئے وہ ۲ رمضان کو پہنچا۔

عبدالرحیم کے متعلق اطمینان تھا کہ ۱۰ رمضان کو اس نے آنے کا ارادہ لکھا تھا مگر ڈاکٹرنی نے اس کی اہلیہ کو اجازت نہ دی کہ ابھی آپریشن کے ٹانکے اچھے نہیں ہوئے اس لئے اس نے دوبارہ ۱۸ رمضان تک آنے کو لکھا مگر جنگ شروع ہوگئی۔

ڈاک اور راستے بند ہوگئے یہاں سے کئی خطوط رجسٹریاں تار بھیجے گئے اب تک بھی

معلوم نہیں ہوا کہ ہمارا کوئی خط اس تک پہنچا یا نہیں۔ تین دکانوں سے ٹیلیفون ملایا گیا مگر نہ مل سکا اور تعجب اس پر ہے کہ مصر سے ایک عورت کا ٹیلیفون اس کے باپ کے نام آ گیا کہ ہم سب خیریت سے ہیں۔ اسی بنا پر تمہیں تار دلوایا تھا کہ شاید وہاں سے ٹیلیفون اچھی طرح مل سکے۔

جس دن تمہیں تار دلوایا اسی دن شام کو عبدالرحیم کا برقیہ ملا ''کلنا بخیر والطرق مسدودة ''اس سے اطمینان تو ہوا مگر تفصیل معلوم نہ ہوسکی۔ یہاں روز جنگ کے متعلق خبریں سنتے رہے کہ بند ہوگئی ہے۔ ایک دن خبر سنی کہ حجاز مصر کا راستہ مطار کا کھل گیا۔ بہت ہی مسرت ہوئی۔ بعد میں معلوم ہوا کہ وہ تو صرف یہاں کی فوجوں اور یہاں کے مجروحین کیلئے کھلا ہے۔

کئی دن ہوئے تمہارا برقیہ بھی پہنچ گیا تھا جس میں عبدالرحیم کی مجمل خیریت تھی۔ اتنا مضمون تو خود عبدالرحیم کے برقیہ سے بھی کئی دن پہلے معلوم ہوگیا تھا اگر تمہارے یہاں سے کوئی ٹیلیفون مل سکتا ہو تو اس کی بیوی بچوں کی خبر منگا کر، تار سے نہیں، بلکہ خط سے مفصل مطلع کریں۔ وہ بھی اپنی خالہ کی وجہ سے ان کے ساتھ حج کرنے کا بہت متمنی ہے اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے آسانی کی صورتیں پیدا فرمائے۔ اس کا بہت ہی فکر رہتا ہے۔

تمہارا رمضان میں مختصر پرچہ آیا تھا جس میں تم نے اپنی خالہ کے ساتھ حج کو آنے کو لکھا تھا مگر یہ نہیں لکھا تھا کہ کب تک آنے کا ارادہ ہے۔ میری طبیعت تو دن بدن ضعیف تر ہوتی جارہی ہے رمضان کے بعد سے مسلسل بخار کا سلسلہ چل رہا ہے۔

حج پر جانے کی بالکل ہمت نہیں ہے مگر اشکال یہ ہے کہ میرے اٹھانے کے واسطے چار آدمی تو ہر وقت چاہئیں اگرچہ مقامی احباب اور آفاقی لوگوں میں سے جو پہلے حج کر چکے ہیں ان کا اصرار یہ ہے کہ ہم بھی تیرے ساتھ حج کے زمانہ میں مدینہ منورہ میں قیام کریں گے چنانچہ عبدالحفیظ کا بھی یہی اصرار ہے کہ میں مع اپنی اہلیہ کے قیام کروں گا۔ اس کو تو میں نے شدت سے انکار کر دیا کہ ان کے یہاں تو حج کے موقعہ پر بڑا ہنگامہ ہوتا ہے۔ ملک صاحب کو

اس کے بغیر دقت ہوگی۔

البتہ صوفی اقبال، ڈاکٹر اسماعیل اور آفاقیوں میں سے مولوی اسماعیل بدات، مولوی سلیمان افریقی، اور بھی بعض ملکی احباب اصرار کررہے ہیں کہ ہم تیرے ساتھ مدینہ قیام کریں گے مگر ابھی تک کوئی شرح صدر پختہ نہیں ہوا۔ چونکہ ہر سال ہجوم بہت ہی بڑھتا چلا جارہا ہے اس لئے مجھ جیسے بیمار ضعیف مصروف کا جانا بہت مشکل ہے۔

تمہیں یاد ہوگا کہ علی میاں نے تمہاری درخواست اور میری سفارش پر اس کی منظوری دے دی تھی کہ وہ تمہارے دار العلوم کے سلسلہ میں لندن آنے کو تیار ہیں جب تم بلاؤ۔ رابطہ کے اجتماع کے سلسلہ میں اوائل ذیقعدہ میں ان کا آنا تجویز ہے اس لئے کہ ۱۵ سے سنا ہے کہ اجتماع کی تجویز ہے اور حج کے بعد ان کی واپسی ہے۔ ان دونوں وقتوں میں سے [کسی میں] اگر تمہارے دار العلوم کے افتتاح کی کوئی صورت بن جائے تو میں بھی سفارش کرسکتا ہوں۔ اور علی میاں کو بھی سہولت رہے گی۔

اپنی خالہ اور اہلیہ سے سلام مسنون کہہ دیں۔ عزیزہ خدیجہ کو دعوات۔ مولوی ہاشم سے بعد سلام مسنون، تم نے شعبان میں لکھا تھا کہ مفتی اسماعیل کا اعتکاف میری مسجد میں تجویز ہوا ہے اور اسماعیل کا بھی خط آیا تھا کہ میں تیار ہوں۔ صرف ویزا اور ٹکٹ کا انتظار ہے معلوم نہیں پھر کیا ہوا۔

ان کے جو خطوط رمضان کی کارگذاری کے آئے وہ تو بہت موجب مسرت ہیں۔ بڑا مجمع معتکفین کا رہا اور سہارنپور کا پورا چربہ انہوں نے اتار دیا۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔

فقط والسلام

حضرت اقدس شیخ الحدیث صاحب

بقلم حبیب اللہ، ۳۱/اکتوبر ۷۳ء

﴿89﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۱۲/نومبر۷۳ء[۱۷/شوال۹۳ھ]

مکرم ومحترم قاری صاحب مدفیوضکم! بعد سلام مسنون، رمضان کے بعد سے تمہارے خط کا انتظار ہی رہا۔ پرسوں ڈیوز بری کے ایک صاحب کا خط آیا تھا اور میں نے اپنی عادت کے موافق ان کو مشورہ لکھا تھا کہ وہ تم سے ملتے رہا کریں اور اسی بنا پر دوسرا ورق اس نیت سے چھوڑ دیا تھا کہ آپ کو لکھواؤں لیکن طویل انتظار کے بعد ۱۱نومبر کے بعد تمہارا ائر لیٹر مؤرخہ 27اکتوبر پہنچا اور اس میں کئی چیزیں جواب طلب تھیں اسلئے میرا خیال ہوا کہ آپ کا خط تو مستقل ہی لکھوا ہی دوں۔

میں نے ۳۱/اکتوبر کو بہت مفصل خط آپ کو لکھا تھا جس میں اس وقت تک کی سرگذشت لکھ دی تھی۔ اس کے بعد ۷/شوال پنجشنبہ کو حافظ عبدالستار کا ٹیلیفون پہنچا کہ عبدالرحیم مع بچہ بیوی کے مکہ پہنچ گیا۔ مایوسی کی حالت میں بجائے تار یا خط کے خود اس کے آجانے کی مسرت جتنی مجھے ہوئی ہوگی میرا خیال ہے کہ کوئی اندازہ نہیں کرسکتا۔ میں نے مٹھائی منگائی، عبدالحفیظ سے بھی تقاضے سے منگائی۔

اس پر مولانا.....صاحب کو جتنا غصہ آنا چاہئے تھا قرین قیاس تھا کہ ان کی آمد پر اس کا عشر عشیر بھی نہ ہوا۔ مگر دونوں کی آمد میں بڑا فرق تھا اور اس کے بعد عزیز عبدالرحیم مع اہلیہ اور فرزند ارجمند کے یہاں پہنچ گیا۔ میری مسرت کو دیکھ کر بالخصوص اس وجہ سے بھی کہ اس کی آمد پر سب سے زوردار دعوت تقریباً 150 نفر کی میں نے کی تھی۔ جب دعوتوں کا سلسلہ بندھا تو کوئی دن ایسا نہیں گذرا کہ کوئی نہ کوئی دعوت مدرسہ شرعیہ نہ آجاتی ہو۔

مگر یہاں آنے کے بعد اکثر اوقات بذل کے لانے میں اوراوجز کی طباعت کے سلسلہ میں گذرتے رہے۔ مصر والوں کی عبدالرحیم بہت شکایت کرتا رہا کہ وہ نہ تو کام کرتے ہیں نہ سیدھے منہ بات کرتے ہیں۔ بذل جو شعبان سے مصر پڑی ہے اس کے یہاں آنے کی کوئی صورت نہیں ہے۔

دو مہینے ہوئے مصری بذل کے ٦ حصے فی سو عدد بمبئی بھجوائے تھے ان کا بھی کچھ پتہ نہیں۔ میں نے مشورتاً کہا کہ آج کل تو راستہ کھلا ہوا ہے جنگ بند ہے دو تین دن کیلئے تم ہی احباب ہو آؤ تو ان دونوں نے متفق اللسان ہوکر کہا کہ ہمارا تو کئی دن سے یہی مشورہ ہو رہا ہے کہ بغیر اس کے بذل کے حج تک آنے کی کوئی صورت نہیں, مگر ڈر کے مارے تیرے سے کہنے کی ہمت نہیں پڑی, اگر تو اجازت دے تو ہم کل ہی چلے جائیں؟

ان دونوں کا اصرار ہوا کہ آج کل راستہ کھلا ہوا ہے تین چار دن کو جانا ہے۔ اس لئے وہ پرسوں جمعہ اور شنبہ کی درمیانی شب میں احرام باندھ کر مکہ چلے گئے تھے۔ مگر شنبہ کی شام کو ایک دوست کا ٹیلی فون ملا کہ ان دونوں کو مصری ویزا نہیں مل سکا جس سے بہت قلق ہوا۔ مگر رات دوسرا ٹیلی فون اسی دوست کا ملا کہ ان دونوں کو مصری ویزہ مل گیا۔ کل کو جارہے ہیں۔ یہ صرف ٹیلی فون سے معلوم ہوا۔ کوئی آدمی آوے یا خط آوے تو مفصل حال معلوم ہو۔

خدا کرے کہ یہ دونوں عزیز جلد از جلد بذل کی بلٹی کرا کر دو تین دن میں واپس آجائیں تو اللہ جل شانہ کا احسان ہو۔ دعائیں تو بڑی کرائی جارہی ہیں۔ یہاں تک تو تمہید تھی اب تمہارے خط کا جواب لکھوا رہا ہوں۔

عزیز عبدالرحیم کے یہاں پہنچنے پر میں نے اس کی طرف سے تار دلوایا تھا کہ ’’ہم سب خیریت سے پہنچ گئے‘‘۔ خدا کرے کہ یہ تار بھی پہنچ گیا ہو۔ اس کے بعد تمہارا تار پہنچا کہ عبدالرحیم خیریت سے ہے مگر چونکہ پہلے اس کے یہاں پہنچنے کا تار دیا جاچکا تھا اس لئے اس

کے جواب کی ضرورت نہ سمجھی گئی۔

تمہیں میں نے ایک بہت مفصل خط مکہ سے شروع رمضان میں دوسرا مدینہ سے لکھوایا تھا تمہارے خط سے معلوم ہوا کہ کوئی نہیں پہنچا۔اس جنگ کی خبروں نے ایسا پریشان کیا کہ یہ ناکارہ بھی اعتکاف کے زمانہ میں بہت اہتمام سے روزانہ خبریں سنتا تھا۔مولانا یوسف بنوری اور مولوی اسعد مدنی دونوں کے معتکف میرے دائیں بائیں تھے وہ دونوں دن بھر کی خبریں رات کو مجھے بہت تفصیل سے سناتے تھے۔

مولانا بنوری نے یوں کہا کہ ختم بخاری کا خیال ہو رہا ہے۔ میں نے کہا کہ بھلا اعتکاف میں اتنا بڑا مجمع کہاں ملے گا۔انہوں نے کہا کہ تم سے تعلق رکھنے والے دوسو سے زیادہ علماء ہیں، چنانچہ ختم بخاری ہوا اور اللہ جل شانہ کے فضل وکرم سے ظہر کے بعد فراغت ہوگئی صرف دو گھنٹے میں ,اور مولانا بنوری نے مجھے بہت زوردار مبارک باد دی۔ یہ وہ دن تھا جس دن جنگ بندی کا اعلان ہوا۔ انہوں نے کہا کہ شام کے ریڈیو پر جنگ بندی کے اعلانات آرہے ہیں۔

اس کے بعد سے بھی یہاں دعاؤں کا اہتمام،اعتکاف کے زمانہ میں تو ختم یسین تراویح کے بعد اور اس کے بعد سے عصر کے بعد مدرسہ شرعیہ میں میرے حجرے میں ہو رہا ہے۔اللہ تعالیٰ ہی مدد فرمائے۔تم نے اپنے اوپر جتنا اثر لکھا وہ تو تمہارے دینی اور ایمانی جذبہ کا اثر ہے۔اللہ تعالیٰ مبارک کرے مگر تم نے جو ضعف قلب کی شکایت لکھی وہ بڑی خطرناک ہے۔ اس کیلئے کسی طبیب کے مشورہ سے خمیرہ مروارید وغیرہ کا استعمال ضروری ہے۔ ڈاکٹروں کے یہاں اس کی دوا نہیں۔

تمہارے دوست کا خواب ظاہر ہے کہ کسی تعبیر کا محتاج نہیں۔اعتکاف کے زمانہ میں بھی متعدد خواب حضور اقدس ﷺ کے متعلق سننے میں آئے۔ایک شخص نے خواب لکھا تھا

کہ سید الکونین ﷺ وضو فرما کر گھوڑے پر سوار ہو کر میدان جنگ میں تشریف لے گئے۔ حضور ﷺ ہی کی برکات سے امید افزا خبریں سنی جا رہی ہیں۔ جلالۃ الملک نے امریکہ کا پٹرول بند کر رکھا ہے جس کی وجہ سے ان کا وزیر خارجہ یہاں بھی آیا تھا، روس بھی اور مصر بھی گیا تھا۔

خبریں تو اپنی عادت کے خلاف میں نے بھی خوب سنیں اور دعاؤں میں بھی کسر نہیں چھوڑی۔ تمہارے دار العلوم کا بھی بہت ہی فکر رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی جلد از جلد اس کو تکمیل تک پہنچائے۔

اس سے قلق ہو رہا ہے کہ کہ میرے دو خط رمضان کے تمہیں نہیں ملے۔ ان میں سے دوسرے میں میں نے علی میاں کا شروع ذیقعدہ میں رابطہ کے اجتماع میں آنا لکھا تھا اب تو تم خود ہی آ رہے ہو، انشاء اللہ زبانی بات ہو جائے گی۔

ہمارے یہاں مکہ میں تو عید جمعہ کی ہوئی اور ہندوستان دہلی وغیرہ میں اتوار کو اور کہیں کہیں پیر کو بھی۔ خدیجہ سلمہا کے متعلق میں تو تمہاری اہلیہ کے ساتھ ہوں وہ بے چاری اکیلی گھبراوے گی۔ میرے تو دو داماد عاقل، سلمان اپنے اہل وعیال سمیت ۲۸؍شعبان کو مکہ پہنچ گئے تھے۔ ان دونوں کے سات بچے سب سے چھوٹی دو برس کی اور سب سے بڑا جعفر ۸؍سال کا۔

اس کے متعلق میری رائے بالکل آنے کی نہیں تھی مگر اس کے والدین کی وجہ سے کہ ان کا خیال بٹا رہے گا اجازت دینی پڑی۔ ان بچوں کے اخراجات بہت ہو گئے۔ معلوم ہوا کہ بچوں پر کوئی ٹیکس بھی اب کے خصوصی لگا اور کرنسی کسی کو نہیں ملی۔ مگر میں نے اس لئے گوارا کیا کہ ان کے والدین کا خیال بٹا رہے گا۔

تم نے لکھا کہ جو ہند سے آتے ہیں وہ طویل عرصہ کیلئے چھوڑ کر آتے ہیں، یہ تو غلط ہے البتہ افریقہ والوں کو اللہ نے یہ ہمت دی ہے۔ مولوی سلیمان پانڈور تو پہلے سے آئے

ہوئے تھے اب ان کی بیوی یکسالہ بچی کو چھوڑ کر آ گئی۔

تمہاری طرف سے تمہاری اہلیہ کی طرف سے بغیر کہے روضۂ اقدس پر صلوۃ وسلام پیش کرتا رہتا ہوں مگر اس کے باوجود میرا اپنے دوستوں کو یہی مشورہ ہوا کرتا ہے کہ وہ بھی اپنے خطوط میں درخواست ضرور لکھا کریں۔ اس لئے کہ میرا کسی کی طرف سے پیش کرنا اور اس کا پیام پہنچانا دونوں میں بہت فرق ہے۔ اپنی اہلیہ سے بشرطِ سہولت خالہ اور خالو سے سلام مسنون کہہ دیں۔ عزیزہ خدیجہ کو دعوات۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب مدفیوضہم

بقلم حبیب اللہ، ۱۲؍نومبر ۷۳ء

تمہاری آمد کا اشتیاق تو کئی مہینے سے ہے۔ جب سے سنا تھا کہ تمہاری خالہ لندن پہنچ جائیں ان سے بھی سلام مسنون کہہ دیں۔

تمہارے خط میں ہارون ابن مولانا یوسف مرحوم کا کوئی ذکر نہیں غالباً تمہیں علم نہیں ہوا کہ وہ عزیز بھی دل کی بیماری میں ۱۴ دن دہلی کے ہسپتال میں رہ کر ہندوستان کی ۳۰؍ شعبان اور ہماری ۲ رمضان جمعہ کے دن قبیل جمعہ ساڑھے گیارہ بجے انتقال کر گیا۔ دعائے مغفرت اور ایصالِ ثواب کی تم سے بھی درخواست ہے اور تمہارے دوستوں سے بھی۔

مولوی ہاشم صاحب کی خدمت میں سلام مسنون۔ یہ ناکارہ ان کیلئے اور ان کے اہل وعیال کے لئے دل سے دعا کرتا رہتا ہے۔

ازاحقر ڈاکٹر اسماعیل بعد سلام مسنون گذارش دعا۔

﴿90﴾

از: حضرت مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: نومبر۷۳ء/شوال۹۳ھ

عزیز گرامی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعد سلام مسنون، خیریت طرفین بدل مطلوب ہے۔اس سے قبل دو تین خط لکھ چکا لیکن آج آپ کے خط سے معلوم ہوا کہ ابدال والے خط کے علاوہ کوئی خط نہیں پہنچا,اس سے تعجب ہوا,خیر آج کل میرا قیام تقریباً مہینہ بھر سے زیادہ ہوا حضرت شیخ مدفیوضہم کے ساتھ ہی ہے۔تین ہفتہ سے ابوالحسن سہارنپور والدہ صاحبہ اور بھائی طلحہ کو لینے کیلئے گیا ہوا ہے,اس جمعہ کو وہ سب آرہے ہیں,اطلاعاً عرض ہے۔

حضرت کی طبیعت اچھی نہیں ہے۔ ماہ مبارک کے بعد تو بہت خراب تھی۔غنودگی خوب رہی,کئی کئی دن تک رہی,اب اس سے تو الحمدللہ کافی اچھی ہے پھر بھی کبھی کبھی بے خیالی ہوجاتی ہے۔آج صبح سے یہی کیفیت تھی اب عصر کے بعد سے ٹھیک ہے۔صبح ۳ بجے سے سو رہے تھے,بیچ میں ظہر پڑھ کر پھر سوئے تھے,اب عصر کی اذان پر اٹھے ہیں۔کھانا پینا بھی کافی کم ہے شکر کی زیادتی بہت ہے۔

نیند بہت کم ہے۔ یہاں خشخاش نہیں ملتی کسی آنے والے کے ہمراہ اگر خشخاش کا حلوا بنا کر بھجوائیں تو بہت اچھا ہو,لیکن ساتھ ہی پرچہ ضرور لکھیں کہ یہ خشخاش کا حلوہ نیند کیلئے ہے۔اس کو بجائے شکر کے شہد میں بنائیں تو اچھا ہے کہ شہد کا پرہیز[نہیں] ہے۔اگر ایسا ہو تو یہ بھی لکھ دیں کہ یہ شہد میں بنایا گیا ہے۔

میرا ارادہ جنوری کے آخر تک یہاں رہنے کا تھا کہ موسم حج کا ویزہ ہے لیکن حضرت

نے فرمایا کہ مصر جاکر اوجز کی تکمیل کرلو میں زندگی میں اس کو دیکھ لوں, اس لئے مولانا عبدالحفیظ صاحب کے ساتھ آئندہ ہفتہ میں مصر جارہے ہیں وہ وہاں سے عبدالرحمٰن کو لے کر لندن آئیں گے, اطلاعاً عرض ہے۔آج عبدالحفیظ آرہے ہیں ان کوعبدالرحمٰن والا پیام پہنچا دوں گا۔

بظاہر انشاءاللہ جنوری کے آخر میں زامبیا جانا ہوگا, وہاں سے انشاءاللہ ٹکٹ کا انتظام کروں گا, اللہ تعالیٰ عافیت کے ساتھ کرادے۔ اس وقت بھی میں نے ہی تمہارے ٹکٹ کا انتظام کیا تھا۔عزیزہ خدیجہ کی وجہ سے مجھے بھی بہت دلچسپی رہی, اللہ تعالیٰ اس کو دارین کی ترقیات سےنوازے۔

اور کیالکھوں زامبیا سے جب سے میں آیا ہوں کوئی خط ان لوگوں کانہیں آیا۔صرف چند دن ہوئے ایک تار خیریت طلبی [کا] آیا تھا, میں نے ہمروزہ تار سے جواب دے دیا تھا۔ خط میں نے کئی لکھے لیکن کسی کا جواب نہیں آیا۔انہوں نے بھی لکھے ہوں گے لیکن مجھے کوئی نہیں ملا۔

دعاؤں میں یادرکھیں۔تمہاری طرف سے اہتمام سے صلوۃ وسلام اور مدرسہ کیلئے دعاؤں کی درخواست کرتا رہتا ہوں۔

فقط والسلام

عبدالرحیم

﴿91﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۱۳/نومبر ۷۳ء [۱۸/شوال ۹۳ھ]

مکرم ومحترم جناب الحاج قاری یوسف متالا صاحب نمبر۱۴ مائی بینک سٹریٹ بولٹن! آپ کے دوگرامی ناموں کا جواب ایک ائر لیٹر مستقل کل صبح لکھا تھا, شام کو آپ کا ایک اور ائر لیٹر مؤرخہ ٦ نومبر کل ۱۱ نومبر کی شام کو پہنچا اور چونکہ اسی وقت یہ ائر لیٹر میں جناب سلیمان پٹیل کے نام لکھ رہا تھا اور انہوں نے اپنا تبلیغ میں کثرت سے جانا لکھا تھا اور میں نے اپنی حسبِ عادت ان کو مشورہ بھی دیا تھا کہ آپ سے ملتے رہیں, ورنہ ایک لفافہ میں ڈال کر یہ پرچہ آپ کو بھیج دیں اسی لئے اوپر آپ کا پتہ لکھا۔

عزیزان عبدالحفیظ عبدالرحیم کے متعلق کل کے خط میں لکھوا چکا ہوں کہ ان کو مصر کا ویزا یہاں نہیں ملا مگر سفارت والوں نے بہت اطمینان دلایا کہ بے تکلف چلے جاؤ، لوگ اسی طرح جارہے ہیں مصر کے مطار پر مل جائے گا۔ اس لئے وہ آج صبح انگریزی ۸ بجے روانہ تو ہوگئے۔ اللہ تعالیٰ خیریت سے پہنچاوے اور خیریت سے کامیابی کے ساتھ جلد واپس لاوے۔

تم نے مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے جن خطوط کا ذکر لکھا ان کی رسید کل لکھوا چکا ہوں۔ تمہارے دارالعلوم کا خیال بھی لگا رہتا ہے اور فکر بھی۔ اور تعویق سے کلفت بھی ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ جلد تکمیل کو پہنچائے۔ کارپوریشن کے صدر کی گفتگو تو بہت ہی تسلی بخش ہے خدا کرے کہ یہ ظاہرداری نہ ہو۔

رابطہ کی تاریخیں تو ۱۴ ذیقعدہ مقرر ہوگئی ہیں علی میاں نے لکھا ہے کہ میرا تو بالکل ارادہ نہیں مگر تیری وجہ سے ارادہ کر رہا ہوں۔ ہم نے تو عبدالرحیم کو ٹیلیفون کرنے کے واسطے

تین دو کانوں پر ٹیلیفون کیا مگر ملا نہیں۔ تم نے اچھا کیا کہ دارالعلوم کی ضرورت سے کچھ حکام سے تعلقات پیدا کر لئے۔ مجبوراً سبھی کو کرنے پڑتے ہیں۔

مفتی اسماعیل نے مجھے جو خط لکھا اس میں تو صرف یہ لکھا تھا کہ کوشش کر رہا ہوں کہ تجھ سے حج پر ملاقات ہو جائے۔ دعا کر کہ کوئی صورت ہو جائے۔ خدا کرے کہ ۲۰/نومبر کے اجتماع میں تمہارے دارالعلوم کا مسئلہ حل ہو جائے۔

تمہارے گھر فروخت کرنے کی تو رائے میری بالکل نہیں اس لئے کہ وہاں مکانات بڑی مشکل سے ملتے ہیں اس کی فروختگی کو تو اس وقت تک مؤخر کرو جب تک اس سے بہتر مکان نہ ملے کہ اس کو فروخت کر کے اس کو خرید لو۔

یہ تم نے صحیح سنا کہ گرانی یہاں بہت زیادہ بڑھ گئی۔ گوشت ۱۰/ریال کیلو ہے یعنی ہندوستانی ۲۵/روپے کلو۔ لیکن جب بہت سے احباب قرض کی پیشکش کر رہے ہیں تو بندہ کے نزدیک کچھ مضائقہ نہیں۔ اس ناکارہ کا تو تقریباً ہر سفر قرض ہی سے ہوا مگر مالک نے جلدی ادا بھی کرا دیا۔

ابھی سے بقیع کی امیدیں نہ باندھو۔ اتنے بڑے دارالعلوم کا تو بیڑا اٹھا رکھا ہے۔ بقیع کی تمنا تو مجھ جیسا باندھے جو دین و دنیا دونوں سے نمٹ چکا ہو اور زمین پر بوجھ ہی ہو۔ اس ناکارہ کو تو اپنے امراض کی کثرت اور ضعف کی وجہ سے حج پر جانے کی بالکل ہمت نہیں ہو رہی ہے۔

فقط والسلام

حضرت اقدس شیخ الحدیث صاحب

بقلم حبیب اللہ، ۱۳/نومبر ۷۳ء

عبدالرحیم نے اپنے خالہ زاد بھائی کے متعلق متعدد خطوط لکھے کہ کئی ماہ ہوئے انہوں نے میرے لئے تمہارے پاس کچھ کتابیں بھیجیں مگر تمہارے کسی خط میں اس کا ذکر نہیں۔ اس

وقت تو عبدالرحیم ہے نہیں جو اس سے تفصیل سے لکھواؤں البتہ اس کے وہ بھائی یہاں آئے ہوئے ہیں۔ اگر وہ کتابیں تمہارے پاس پہنچ گئی ہوں تو ان کو اپنے سفر حج کے خرچ میں لے آؤ۔ باقی عندالتلاقی۔ عبدالرحیم بھی یہاں موجود ہوگا۔

از حبیب اللہ بعد سلام مسنون، سوچ سمجھ کر آیئے گا۔ احمد لولات تو ہے نہیں حجرے اندر آپ کی ہی ٹانگ پکڑ کھینچی جائیگی۔

﴿92﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۲۱؍نومبر ۷۳ء [۲۶؍شوال ۹۳ھ]

مکرم ومحترم جناب الحاج قاری یوسف صاحب زادت معالیکم! بعد سلام مسنون، آج ۲۱ نومبر کو ظہر کی اذان کے قریب تمہارا دستی محبت نامہ پہنچا جو لفافہ تو عبدالرحیم کے نام تھا اور خط اس ناکارہ کے نام۔ چونکہ اس میں بعض چیزیں فوری جواب طلب تھیں اس لئے فوراً جواب لکھوا رہا ہوں۔

عزیزان عبدالحفیظ اور عبدالرحیم ایک عشرہ ہوا باصرار مجھ سے اجازت لے کر تین چار دن کے ارادہ سے مصر گئے تھے اس لئے کہ راستے کھل گئے تھے اور مصر میں جو بذل شعبان سے طبع شدہ پڑی تھی اس کے آنے کی کوئی صورت نہیں ہو رہی تھی وہاں کے اہل مطابع نہ خطوط کا جواب دیتے تھے نہ تار اور ٹیلیفون کا پتہ چلتا تھا کہ پہنچا یا نہیں۔

[چونکہ] مصر کا راستہ طیارہ کا چالو ہو گیا تھا اس لئے دوستوں کے اصرار پر میرا بھی یہ خیال ہوا حج کا زمانہ قریب ہے اگر یہ آ گئیں تو اچھا ہے مگر جانے کے بعد ان عزیزوں کا بھی

چوتھے دن ایک برقیہ [جس میں] بخیر رسی کا اور بذل کے عنقریب بھیجنے کا ذکر تھا آیا تھا لیکن نہ تو آج تقریباً دس دن ہو گئے ان کی واپسی ہوئی نہ مفصل خط آیا جس کا شدت سے انتظار ہے۔ ان کے آتے ہی تمہارا خط ان کو دے دوں گا۔

معلم اور قیام وغیرہ کے متعلق تو وہی خط سے یا ٹیلیفون سے تمہیں کچھ جواب دیں گے۔ میرے اعزہ عزیز عاقل، سلمان مع مستورات کے مکی مرزوقی کے یہاں ہیں اور افریقی سارے خو قیر کے یہاں ہوتے ہیں خدا کرے عبدالرحیم آج کل میں آجائے تو آپ کے خط کا صحیح جواب تو وہی لکھے گا تمہارے رفعِ انتظار کے واسطے یہ سطور لکھوا رہا ہوں۔

میرا خیال تو رجسٹری بھجوانے کا تھا مگر میرے دوستوں کی رائے یہ ہوئی کہ ائرلیٹر جلدی پہنچے گا۔ اسی لئے اسی پر قناعت کر رہا ہوں۔ ۵ کو بمبئی سے دبئی اور ۹/ دسمبر کو دبئی سے انشاء اللہ جدہ پہنچیں گے۔ اس ناکارہ کی طبیعت تو ماہ مبارک میں مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ تو ایسی اچھی رہی کہ سہارنپور میں کبھی ایسی اچھی نہیں تھی مگر عید کے چاند کے بعد سے بخار کا سلسلہ اور عوارض کا ایسا بڑھا اور ضعف اتنا ہوا کہ اب تو حج پر جانے کی ہمت بھی نہیں کر رہا ہوں۔ زندگی ہے تو تم سے حج کے بعد مدینہ پاک ہی میں ملاقات ہو سکے گی۔

میں نے تو تمہیں کئی خط لکھوائے اور اس وقت اتنی گنجائش نہیں کہ ان کی تاریخیں تلاش کراؤں۔ طبیعت کے خراب ہونے کے علاوہ نماز کا وقت بھی قریب ہے اور میرا جی چاہتا ہے کہ آج کی ڈاک سے یہ خط چلا جائے۔

تمہارے دارالعلوم کا فکر بہت مسلط رہتا ہے اور دعائیں بھی کرتا اور کراتا رہتا ہوں اللہ تعالیٰ ہی جلد از جلد کامیابی کے ساتھ تکمیل کو پہنچائے۔ تار کرنے کی بالکل ضرورت نہیں خط ہی کافی ہے۔

علی میاں کے متعلق شاید پہلے خط میں لکھوا چکا ہوں کہ ۱۴/ ذیقعدہ سے رابطہ کا

اجتماع ہے انہوں نے لکھا تھا کہ آنے کی ہمت تو بالکل نہیں مگر تیری وجہ سے آنے کا ارادہ پختہ ہے مگر ان کے ساتھ نقرس کی بیماری کا ایسا قصہ شروع ہوگیا کہ عید کے بعد ہارون کی تعزیت میں دہلی گئے تھے اور وہاں سے مولوی انعام کے ساتھ بذریعہ کار سہارنپور جانا طے ہوگیا اطلاع بھی ہوگئی لیکن گیارہ بجے پاؤں میں اتنی سخت تکلیف ہوئی کہ جا نہیں سکے۔ خدا کرے کہ خیریت سے آجائیں۔

تم نے اپنی آمد کا ارادہ ۱۷ دسمبر کا لکھا۔ اللہ تعالیٰ نہایت خیریت اور راحت کے ساتھ پہنچائے۔ عزیزان عبدالحفیظ، عبدالرحیم کی زوجات تو مدینہ پاک ہی میں صوفی اقبال کے گھر میری بچیوں کے ساتھ مقیم ہیں۔ تمہارے لئے بھی دعا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ خیر وعافیت کے ساتھ پہنچاوے، رکھے اور لے جاوے۔

تم نے خدیجہ کا فکر لکھا وہ تو ماشاء اللہ جوان ہوگئی ہوگی۔ عاقل کی سب سے چھوٹی بچی تو دو سال کی بھی نہیں اور ۱۵ دسمبر کو سن رہا ہوں کہ زبیر کی اہلیہ اور بہن جو شاہد کی بھی اہلیہ اور بہن بھی ہیں اور سنا ہے کہ دونوں کے ساتھ ایک ایک سال سے بھی کم کے بچے ہیں اور زبیر کے ساتھ تو سنا ہے کہ ایک بچی دو ماہ سے بھی کم کی ہے۔

تمہارا رمضان والا وہ خط جس میں تم نے مولوی ہارون کے متعلق تفصیل سے لکھا تھا ابھی تک تو پہنچا نہیں اور اب تو کیا پہنچے گا اگرچہ ہندوستان کے خطوط تو دو ماہ بعد بھی پہنچتے ہیں۔ روضہ اطہر پر تمہاری طرف سے بغیر تمہارے کہے بھی صلوۃ وسلام پیش کرتا رہتا ہوں۔ تمہیں تو خدیجہ کے آنے کا بار ہو رہا ہے اور مجھے خدیجہ کے آنے کا اشتیاق ہو رہا ہے۔ اپنی اہلیہ اور خالہ سے سلام مسنون کہہ دیں۔

تمہارے قاصد نے تمہارے خط کا بہت ہی اہتمام کیا، اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔ وہ مدینہ پہنچتے ہی اپنا سامان وغیرہ چھوڑ کر تلاش کر کے مدرسہ شرعیہ پہنچے۔ اول تو انہوں

نے عبدالرحیم کو پوچھا اور جب ان سے کہا کہ وہ تو نہیں ہے تو انہوں نے کہا کہ ان کے نام کا خط لایا ہوں۔ میں نے کہا کہ آپ رکھ جایئے ان کے آنے پر دے دوں گا۔

مگر مولوی اسمٰعیل نے کہا کہ یہ تو اردو میں ہے اور تیرے نام ہے اور میں نے سننے کے ساتھ جواب لکھوانا شروع کر دیا اور انہوں نے یہ کہہ کر کہ میرا سامان وغیرہ باہر ہے خط کے اہتمام کی وجہ سے آ گیا تھا، چلے گئے۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم حبیب اللہ، ۲۱؍نومبر ۷۳ء

یوم الاربعاء، مدینہ منورہ

ازاحقر ڈاکٹر اسماعیل سلام مسنون وگذارش دعا۔

﴿93﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۲۳؍نومبر ۷۳ء [۲۸؍شوال ۹۳ھ]

مکرم محترم جناب الحاج قاری یوسف صاحب مدفیوضکم! بعد سلام مسنون، کئی دن [ہوئے] تمہارا دستی محبت نامہ پہنچا تھا جس میں عزیز عبدالرحیم سلمہ کے نام بھی مضمون تھا میں نے اسی وقت تمہیں جواب لکھ دیا تھا کہ وہ مصر گئے ہوئے ہیں اور اسی وقت تمہارا مضمون نقل کر کے ان کو مصر بھیج دیا تھا۔ اس وقت ان کا کوئی خط نہیں آیا تھا البتہ تار آیا تھا جس کی نقل آپ کو بھیج دی تھی۔

آج کی ڈاک سے ان کا خط جو کسی طیارہ کے مسافر کے ذریعہ سے جدہ سے ڈلوایا

تھا پہنچا۔ جس میں انہوں نے اپنے کام کی تفصیل اور بہت امید افزا باتیں لکھی ہیں اور ہفتہ عشرہ میں واپسی کو بھی لکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ نہایت کامیابی راحت وآرام کے ساتھ جلد واپس لاوے۔

فقط والسلام

حضرت اقدس شیخ الحدیث صاحب

بقلم حبیب اللہ ۲۳/نومبر ۷۳ء

یہ میں پہلے خط میں لکھ چکا ہوں کہ میری طبیعت رمضان کے بعد سے گر رہی ہے حج پر جانے کی بھی ہمت نہیں۔

﴿94﴾

از: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

بنام: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ

تاریخ روانگی: ذیقعدہ ۹۳ھ/ دسمبر ۷۳ء

روضہ اقدس پر دست بستہ صلوٰۃ وسلام

مکرم ومحترم حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب مد فیوضکم! بعد سلام مسنون، حضرت کے گرامی نامہ سے پروگرام معلوم ہوا۔ عافیت سے پہنچنے کی دعا فرماویں۔ اس وقت نہایت عجلت میں یہ سطور لکھی ہیں معاف فرماویں۔

عرض یہ ہے کہ کہ لندن سے بمبئی جانے والوں کا ہمارے ساتھ ایک جہاز میں نہ ہوسکا۔ اس لئے چھوٹی خالہ کے [سفر کا نظم] ۱۸/دسمبر کے جہاز سے ہوا ہے اس کے لئے بھی دعا فرماویں۔ اسماعیل بھائی ان کی اہلیہ والدہ ساتھ ہیں اس لئے اچھا ہے ورنہ مشکل ہو جاتا, اور ہمارا اس جہاز سے نہیں ہوسکتا تھا۔ ہمارے متعلق اگر آپ فون سے یا خط سے یحییٰ بھائی کو مکہ

معظّمہ مطلع فرمادیں تو ہمیں لینے کیلئے وہ جدہ آجاویں گے اور معلم کے یہاں قیام بھی سہولت سے ہوجاوے گا۔ ہمارا شامی جہاز انشاءاللہ پیر کو دس گیارہ بجے پہنچے گا۔ پتہ نہیں والدہ وغیرہ کا آنا ہوگا یا نہیں۔ خدا کرے وہ بھی آجاویں۔ بہت عجلت میں یہ سطور لکھی ہیں۔ معاف فرماویں۔

فقط والسلام

احقر یوسف

﴿95﴾

از: مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

بنام: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

تاریخ روانگی: ۱۰؍دسمبر ۷۳ء [۱۵؍ذیقعدہ ۹۳ھ]

ابی سیدی ومولائی حضرت اقدس مدظلکم العالی علینا الی ابد الآباد

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، بعد سلام مسنون، امید ہے کہ مزاج اقدس بخیر ہوں گے۔ مولوی محمد انور صاحب ترکیسری کے خط میں حضرت والا کا گرامی نامہ موصول ہوا۔ اس سے قبل حضرت کا مستقل ائر لیٹر بھی پہنچا۔ مولانا عبدالرحیم صاحب اب تو مدینہ منورہ واپس پہنچ چکے ہوں گے۔

حضرت والا کی دعوات توجہات کی برکت سے بحمداللہ مکان فروخت کئے بغیر ہی قرض سے سفر کا انتظام مکمل ہوگیا اور جو ٹکٹ ایک ہی قیمت پر سارے ہی سینکڑوں حجاج کو آٹھ یا دس اور زیادہ سے زیادہ بارہ ہفتہ کی مدت کا ملا وہ مجھے انہوں نے ہمارے ملک افتخار صاحب کی کوشش سے ایک سال کا دے دیا۔

اب سولہ دسمبر اتوار کی دوپہر کو ڈیڑھ بجے یہاں لندن ائر پورٹ سے شامی (سیرین

ائر لائن) جہاز سے انشاء اللہ روانگی ہوگی, اور پیر ۱۷ دسمبر کو صبح گیارہ بجے انشاء اللہ جدہ پہنچے گا۔ چونکہ اندازہ ہے کہ اگر حضرت کا حج کا ارادہ ہوا تو حج سے ایک ہفتہ قبل مکہ معظّمہ تشریف آوری ہوگی اس لئے جدہ سے سیدھے مکہ معظّمہ حاضری کا ارادہ ہے۔ دعا وتوجہ فرماویں کہ حق تعالیٰ شانہ عافیت کے ساتھ سفر پورا فرماوے۔

خصوصاً انگریزی اخبارات کا پروپیگنڈہ ہے کہ اس ہفتہ جنگ شروع ہوجانے کا بڑا زبردست خطرہ ہے۔ ان خبروں سے بھی تشویش ہے اس کے لئے بھی دعاء وتوجہ فرماویں۔ حق تعالیٰ شانہ عافیت کے ساتھ پہنچادے۔

دارالعلوم کے متعلق اب تک کئی ایک میٹنگیں ہوئیں مگر ہاں یا نہ کوئی فیصلہ نہیں ہوا۔ آئندہ کل منگل کو پھر میٹنگ ہے خدا کرے اس میں خیر کا فیصلہ ہوجاوے۔ ہمارے پھوپھی زاد بھائی کا امریکہ سے مجھے خط ملا کہ عنقریب تجھے انگریزی چار ہزار کتابیں ملیں گی مگر اب تک اس کا کچھ پتہ نہیں, کہیں سے کوئی خبر نہیں ملی۔ خدا کرے روانگی سے قبل مل جاوے۔

اخیر میں صلوۃ وسلام کی عاجزانہ درخواست ہے۔ فقط والسلام

گدائے آستانہ عالی

محمد یوسف شب شنبہ ۱۰ر دسمبر ۷۳ء

﴿96﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ

تاریخ روانگی: دسمبر ۷۳ء ر ذیقعدہ ۹۳ھ

عزیزم مولوی عبدالرحیم سلمہ! ایسے گئے کہ خط بھی نہ بھیجا رسید کا اسی وقت عصر کے

بعد ایک صاحب آئے کہ میں بولٹن سے آیا ہوں بس میرے واسطے کیا تھا سب کو ہٹا کر ان کو بلایا پوچھا کوئی ہے انہوں نے کہا تین ہیں ایک آپ کے نام۔ وہ مجھے دے دیئے میں نے بقیہ کو پوچھا ان کو تأمل ہوا میرے اصرار پر انہوں نے تمہارا نام لیا میں نے کہا کہ وہ بھی مجھے دو۔ تیسرا لفافہ احمد نا خدا کے نام تھا وہ ان کو دلوا دیا۔

عصر کے بعد سے برابر تلاش کرا رہا ہوں کہ کوئی جانے والا ملے۔ یہ صاحب کل سے مدینہ آئے ہوئے ہیں اگر کل دے دیتے تو مولوی انعام کے ذریعہ بھیج دیتا۔ میرے نام کا پرچہ بھی تمہارے ملاحظہ کے لئے ارسال ہے۔ ان سے ان کی اہلیہ خالہ نیز [خالو سے] سلام مسنون کہہ دیں۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب بقلم حبیب اللہ،

اگر قاری یوسف کی آمد کی تفصیل تم یا وہ لکھ کر [بھیج دو تو باعث اطمینان ہو۔ کسی] آنے والے کی تلاش تو مشکل ہے بقول سعدی سلمہ کے ۴ قرش کا لفافہ لیٹر بکس میں ڈالنا آسان ہے۔ اگر چہ ہماری ڈاک تو آج کل بہت گڑ بڑ ہے مگر انشاء اللہ پہنچ ہی جائے گا۔

قاری صاحب کو مژدہ سنا دیجئو کہ آپ کے دوست جن کو ہم سے۔۔۔ اور تفصیل تم کو زیادہ معلوم ہے ڈاک کا واسطہ ان سے ہی رہا اس لئے زیادہ گڑ بڑ ہے۔ صندوق البرید نمبر ۲۵۱ زیادہ آسان ہے۔

﴿97﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۲۱/دسمبر ۷۳ء [۲۶/ذیقعدہ ۹۳ھ]

باسمہ سبحانہ

عنایت فرمائم جناب الحاج مولانا قاری یوسف متالا صاحب مدفیوضکم ! بعد سلام مسنون، آج تمہارے ایک ساتھی دستی پرچہ تمہارا لائے۔ میں نے یہ خبر تو سن لی تھی کہ تم فلاں تاریخ کو آرہے ہو مگر چونکہ آج کل جہازوں کا قصہ ایسا ہی ہے اس لئے میں تمہارے مکہ پہنچنے کا بہت منتظر تھا۔

آپ نے جو اپنے ساتھی کا تعارف کرایا اس سے اس وجہ سے مجھے ہنسی آئی کہ ان کے تعلقات تو اس وقت سے ہیں جب یہ علی گڑھ میں شاید پڑھتے تھے یا فارغ ہوئے تھے۔ پھر سارے مراحل ملازمت کے پشاور کے کراچی کے بہت لمبے گذرتے رہے۔ آخر میں میں نے ان کو احسان کے حوالہ کر دیا تھا۔ مجھے خبر ہوتی کہ تمہارے ساتھی ہیں تو تمہارے ہی حوالہ نہ کرتا؟

میرا ارادہ بہت ہی پختہ تھا ۱۵؍رمضان کو اہل مکہ سے وعدہ کر کے آیا تھا کہ مولانا انعام صاحب کی آمد پر آجاؤں گا اور حج کے بعد تک ان کے ساتھ رہوں [گا] مگر چاندرات سے طبیعت خراب ہوگئی اور خوب ہے۔ یہ عوارض تو میرے ساتھ سالہا سال سے ہیں مگر میری ٹانگوں کی تکلیف جو سہارنپور میں تو میرے لئے موجب راحت رہی مگر حجاز آنے کے بعد سے موجب کلفت بن گئی۔ اس لئے کہ اس کی وجہ سے حرمین شریفین میں حاضری کی دقت ہوگئی۔

پہلے سفر میں اپنی گاڑی میں پیشاب دانی میں پیشاب کر سکتا تھا مگر چونکہ یا تو کرسی پر پیشاب ہو سکتا ہے یا ٹانگ پھیلا کر اور ہجوم چونکہ بہت بڑھ گیا اس لئے باوجود احباب کے اصرار کے اور خود اس کی خواہش کے کہ احباب سب جمع ہیں پھر بھی ابھی تک تو ہمت ہوئی نہیں۔ اتنے زور سے دعائیں یہ لوگ کر رہے تھے کہ مجھے بھی ان کی دعاؤں سے یقین ہوگیا تھا کہ اچھی ہو ہی جائے گی۔

ہمارے دوست شیخ عالم جو تمہیں بھی یاد ہوگا بہت بری طرح پاؤں پر مسلط رہتا

ہے۔تم نے لکھا کہ عبدالرحیم کل دن بھر ہمارے ساتھ تھا آج نہیں آیا یہ کلام مجمل رہا۔معلوم نہیں تمہارا قیام کہاں ہے اور عبدالرحیم کا کہاں ہے۔تجویز تو یہ تھی کہ ایک مشترک مکان وہ لے گا جس میں تم سب اکٹھے رہو گے۔

اس سے بھی مسرت ہوئی کہ تمہاری والدہ بھی آگئیں کہ وہ اپنے دونوں لاڈلوں کے ساتھ حج کریں گی۔میری طرف سے مبارک باد کہہ دیں عزیز محمد کی دادی کے حادثہ انتقال کی خبر سے قلق ہوا۔اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرما کر پسماندگان کو صبر جمیل اجر جزیل عطا فرمائے۔

تمہارے پہلے خط سے یہ معلوم ہوکر کہ مکان بیچنے کی نوبت نہیں آئی بہت مسرت ہوئی۔ مجھے اس کا بہت فکر تھا۔تمہارا ایک خط میرے نام اور دوسرا الفافہ عبدالرحیم کے نام بند تھا۔ میں نے دونوں خط عبدالرحیم کے پاس بھیج دیئے تھے خدا کرے پہنچ گئے ہوں۔ وہ تو جانے کے بعد مکہ کی عبادات میں ایسے مشغول ہوئے ہیں کہ اب تک بخیر رسی کی بھی اطلاع نہیں کی۔ان سے ملاقات ہوتو کہہ دیجئو کہ خط تو کم از کم لکھنا چاہئے تھا۔

میری طبیعت دو تین دن سے خراب چل رہی ہے۔اپنی والدہ، خالہ، اہلیہ سے سلام مسنون کہہ دیں۔عزیزہ خدیجہ کو دعوات۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب بقلم حبیب اللہ۔۲۱ر دسمبر ۷۳ء

﴿98﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب و مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہما

تاریخ روانگی: ۱۳ر جنوری ۷۴ء/ ۲۰ر ذی الحجہ ۹۳ھ

عزیزم قاری یوسف متالا و عزیزم مولوی عبدالرحیم سلمہما! بعد سلام مسنون، تم

دونوں کے خطوط کا شدت سے انتظار رہتا ہے۔کل ایک خط ڈاکٹر شہیر الدین کے ذریعہ بھیجا تھا۔اس میں مولانا انعام صاحب کے نام بھی پرچہ تھا ان کی رسید تو آ گئی مگر آپ نے نہیں لکھی۔

کل صبح مدرسہ صولتیہ کے مدرس کی معرفت ایک لفافہ بھائی شمیم کے نام بھیجا اس میں بھی تم دونوں کے نام خطوط تھے۔اسی وقت جناب فضل احمد صاحب لندنی مقیم شیفیلڈ آئے انہوں نے تمہاری اور عزیز عبدالحفیظ کی دونوں کی بہت سخت شکایت مجھ سے کی۔انہوں نے کہا کہ میں نے تجھ سے بیعت کی درخواست کی تھی تو نے مولوی عبدالحفیظ صاحب کے حوالہ کر دیا تھا میں نے تعمیل حکم میں ان سے بیعت کر لی۔

اس کے بعد ان سے ذکر پوچھنے کو دو دفعہ درخواست کی انہوں نے کہہ دیا کہ تم چونکہ لندن میں رہتے ہو اس لئے قاری یوسف متالا سے پوچھ لینا۔میں قاری صاحب کے پاس کئی دفعہ گیا وہ اپنے مدرسہ کی تعمیر میں اس قدر مشغول اور منہمک تھے کہ کئی دفعہ تو ان سے ملاقات نہ ہوئی اور میری اس درخواست پر کہ کوئی وقت متعین کر دیجئے انہوں نے صبح کے وقت بلایا اور جب میں صبح کے بعد گیا تو وہ رات ہی میں کسی جگہ چندہ کیلئے جا چکے تھے۔

یہ کفرانِ نعمت ہے مجھے نہیں دیکھتے کہ امراض کثیرہ اور سینکڑوں قسم کی مشغولیوں کے باوجود پہلے تو مغرب سے عشاء تک کا وقت اس لائن کے لئے متعین تھا مگر چند سال سے امراض کی کثرت کی وجہ سے دن میں تو کچھ پڑھنے کا وقت نہیں ملتا۔مغرب کے بعد مل جاتا ہے اس لئے صبح کو چائے کے بعد ذکر و شغل اور بیعت کے لئے متعین کر رکھا ہے۔

پہلے تو مولوی نصیر کی دوکان میں تھوڑی دیر کیلئے بیٹھ جاتا تھا لیکن جب سے امراض کی کثرت ہو گئی تو چائے کے بعد بڑے سے بڑے اہم احباب کو بھی یہ کہہ کر کہ مجھے آدھ گھنٹہ کی ضرورت ہے سب کو چلتا کر دیتا۔اگر اس لائن کو باقی رکھنا ہے تو کوئی وقت آپ کو دن میں ایسا مقرر کرنا بہت ضروری ہے جس میں آپ کے مدرسہ کے سارے مشاغل ایک طرف اور

آدھ گھنٹہ کم سے کم اس کام کیلئے ضرور نکالیں۔ لئن شکرتم لأزیدنکم ولئن کفرتم إن عذابی لشدید۔

حضرت مدنی قدس سرہ کے یہاں اتنا ہنگامہ سیاست اور مہمانوں کا رہتا تھا لیکن مغرب سے عشاء کی اذان تک حضرت کے یہاں نہ سیاسی گفتگو ہوتی تھی نہ غیر متعلق آدمی کو آنے کی اجازت تھی۔

میرے حضرت قدس سرہ کے یہاں تو بیعت کا ایسا عمومی سلسلہ نہیں تھا اس لئے حضرت فرمایا کرتے تھے کہ مغرب کے بعد میرے پاس بیٹھ جانا اور میں جب نفلوں سے سلام پھیروں تو میرے قریب آجانا۔ البتہ جب کسی کو لمبی چوڑی چیز بتانی ہوتی تو فرماتے کہ صبح کو آجانا۔ یہ دستور میرا بھی ہے۔

البتہ میرے یہاں تھوڑا سا تغیر ہوا کہ عمومی بیعت اور ذکر و شغل تو صبح کی چائے کے بعد ہوگئی اور ہندی ۱۱ بجے تک رہتی ہے اور کسی سے خصوصی یا لمبی بات کہنی ہو تو مغرب کے بعد یا عشاء کے بعد کا وقت دیتا ہوں۔

عزیز عبدالرحیم کی اہلیہ کی طرف سے بہت فکر رہتا ہے اور اس کے نظام سفر کا بھی انتظار رہتا ہے۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب مدفیوضہم

بقلم حبیب اللہ، ۱۳؍جنوری ۷۴ء

رفتہ رفتہ راہ ورسم و دوستی کم ہو تو خوب
ترک کرنا خط و کتابت یک قلم اچھا نہیں

☆...... 8 ......☆

1394 ھجری

/

1974 عیسوی

’’میرے پیارے! جذبات اپنی جگہ پر اور مجھے خوب یقین ہے کہ تمہاری طبیعت پر بیروت کا کتنا تقاضا ہو رہا ہوگا, مگر حق اللہ اور حق الناس دونوں جذبات پر مقدم ہیں اور بندگی کا تقاضا شرعی احکام کی پیروی ہے۔‘‘

(مولانا عبدالرحیم متالا صاحب کے نام, ان کے اہلیہ کی علالت کی وجہ سے اوجز المسالک کی طباعت میں شرکت کی اجازت نہ ملنے پر قلق واضطراب کے جواب میں)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ذیل کی تحریر حضرت شیخ رحمہ اللہ نے اپنے مکتوب گرامی [جو یہاں درج ہے] کے ساتھ اوجز کی قاہرہ میں طباعت کی تکمیل پر ارسال فرمائی تھی, اس ہدایت کے ساتھ کہ اسے آخری جلد میں شامل کیا جائے۔ چنانچہ ذیل میں [مکتوب گرامی کے بعد] عربی اور اردو دونوں قارئین کی خدمت میں پیش ہیں۔

افسوس کہ حال میں اوجز کی بیروت سے دار البشائر نامی مطبع میں ملون طباعت ہوئی۔ اس میں نہ معلوم کس طرح یہ تحریر طباعت سے رہ گئی, فانا لله وانا اليه راجعون

﴿99﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ، مدینہ منورہ

بنام: مولانا عبد الحفیظ مکی صاحب، قاہرہ، مصر

تاریخ روانگی: ربیع الثانی ۹۴ھ/ اپریل ۷۴ء

عزیزم مولوی عبد الحفیظ!

یہ خاتمۃ البذل کی عبارت نقل کرا کر بھیج رہا ہوں کہ بذل کی آخری جلد معلوم نہیں وہاں ہوگی یا نہیں۔ اس کو یہاں واپس کرنے کی ضرورت نہیں کہ یہاں تو اصل کتاب موجود ہے۔ اس کو بعد فراغ قاری یوسف متالا کے حوالہ کر دیں۔ البتہ اوجز کا خاتمۃ الطبع جو میں نے اردو میں لکھا ہے اس کو [عربی] کے ساتھ ضرور واپس کر دیں کہ اس کی نقل یہاں موجود نہیں۔

[نقل خاتمة الطبع للبذل المجهود یہاں درج ہے]

﴿شکر وتقدیر من المؤلف﴾

ألـلهـم لک الحمد کله ولک الشکر کله, أللهم لاأحصی ثناء علیک أنـت کـما أثنیت علی نفسک. أللهم صل علی سیدنا ومولانا محمد النبی الأمی وعلی آله وأصحابه وأتباعه وبارک وسلم تسلیما کثیرا.

وبعد: فـنـحـمـد الله الکریم ونشکره بعدد ورق الأشجار وقطر الأنهار وأنـفـاس الـعباد حمدا یلیق بجلال شأنه وعظم سلطانه الذی تواترت نعماؤه علی عبـاده فـی کـل حیـن وحـال عـلـی مـامـن بـه عـلیـنا من اتمام طبع کتاب (أوجز الـمسـالک شـرح مؤطـا الامـام مـالک) وکـان ذلک بـفـضله تعالیٰ واحسانه بـاشـراف الـمکتبة الامدادیه ودار الفکر وکانت الاجزاء الثلاثة الاولیٰ منه قد تم طبـعهـا فـی شـعبان عام ١٣٩٣ الهجری بالقاهرة . ثم بسبب ’حرب اسرائیل‘ فی رمـضـان عـام ١٣٩٣ الهـجـری توقفت الطباعة هناک ولم یتمکن من الاستمرار فیها رغبا بذل کل جهد لذلک وکان أمر الله قدرا مقدورا.

وجـزی الـلـه الـکـریـم عـنی صدیقی المخلص المحسن الکبیر الحاج الشیـخ عبـد الـحـفیـظ الـمـکـی خیر الجزاء واکرمه بقربه ومحبته ورزقه بفضله الـدرجـات الـعـلـیٰ اذ بـجهـده وسـعیه تمت طباعته بیروت وقد ساعده فی اتمام طباعة هذه الاجزاء کل من:

١: الشیـخ یـوسف متـالا مـدیـر الـمـدرسة الـعـربیة الاسـلامیة ببـولتـن ”لنکاشائر“ بانجلترا

٢: الشیـخ الـمـفتـی اسـمـاعیل حسین المظاهری مفتی الجامعة الاسلامیة بدابهیل, سورت, الهند

٣: الشیـخ اقبـال احـمد الندوی خریج الجامعة الاسلامیة بالمدینة المنورة

والاستاذ بدار العلوم ندوة العلماء , لكنائو, الهند(سابقا)

ارجو الله الكريم هؤلاء وكذا من شارك ماديا او معنويا واهتم عمليا أوفكريا دعاء أو توجها روحيا فى طبع هذا الكتاب ونشره وتقديمه للعالم الاسلامى فى أبهى الحلل وأبهجها ثمارا دانية قطوفها أن يجزيهم جميعا من عنده خير الجزاء وأحسن العطاء فى الدنيا والاخرة بماهو أهله سبحانه وتعالىٰ. ومايملك هذه الفقير سوى الدعاء لهؤلا المحسنين اليه.

ويحزننى أن صديقى المخلص المحسن الكبير الشيخ عبد الرحيم متالا الذى كان الساعد الأيمن و المساعد الخاص لعزيز عبد الحفيظ سلمه الله تعالىٰ فى طبع جميع كتبى على 'الحروف الحديدية' لم يتمكن من المشاركة فى تكميل طبع هذا الكتاب لأسباب قاسرة وقد كان سلمه الله تعالىٰ حريصا فى وطنه وقد تكرر اصراره للرحيل الى بيروت وأصررت على المنع لما ذكر داعيا البارى الكريم أن يجعله شريكا مساويا فى أجر طبع هذ الكتاب وسيكون ان شاء الله له الحظ الوافر من الأجر لأن النبى ﷺ قال: من هم بحسنة فلم يعملها كتبها الله تبارک وتعالىٰ عنده حسنة كاملة' (الحديث المتفق عليه – رياض الصالحين, ص ٨ –) وقد ثبت أنه ﷺ قال: 'ان أقواما خلفنا بالمدينة ماسلكنا واديا الا وهم معنا حبسهم العذر' (الحديث رواه البخارى –رياض الصالحين, ص ٦ –) ولغيرها من الأ حاديث الشريفة أرجو من فضل الله وكرمه أن يكون العزيز عبد الرحيم شريكا فى أجر الطباعة, من الله عليه بالعافية فى بدنه وأهله وذويه وأكرمه برقي الدارين باحسانه وأعلىٰ مراتبه بكرمه, فان كتبى هذه 'كتب الحديث الشريف' لم يكن اخواننا العرب يستطيعون الاستفادة منها مع شوقهم ورغبتهم فى ذلک لطباعتها الحجرية فحل العزيز عبد الحفيظ جزاه الله خيرا

هـذه الـعـقـدـة واسـتـمر العزيز عبد الرحيم مساعدا دائما له في ذلک, أكرمهما البـاری بـرفـع الـدرجـات وسهـل بـجهـودهما الطيبة وسعيهما الجميل طبع بقية كتـب الـحديث بالحروف الحديدية وماذلک على الله الكريم بعزيز وصلى الله تـعـالـىٰ عـلىٰ خير خلقه سيدنا ومولينا محمد وآله وصحبه أجمعين وسلم تسليما كثيرا كثيرا.

محمد زكريا كاندهلوی

نزيل المدينة المنورة

ربيع الثانی ۱۳۹۴ هجرية

ترجمہ:

﴿مؤلف کی طرف سے قدر شناسی اور شکریہ﴾

اے اللہ ساری تعریفیں آپ ہی کیلئے ہیں، اور صرف آپ ہی شکریہ کے مستحق ہیں۔اے اللہ میں آپ کی حمد وثنا کا احاطہ کرسکنے سے عاجز ہوں۔آپ نے جو اپنی تعریف فرمائی وہی آپ کے شایانِ شان ہے۔اے اللہ! ہمارے آقا ومولا، نبی امّی حضرت محمد ﷺ پر اور آپ کی آل اور اصحاب پر، اور آپ کی پیروی کرنے والوں پر خوب خوب درود وسلام بھیجئے اور برکتیں نازل فرمایئے۔

حمد وثنا کے بعد:

ہم اللہ پاک کی حمد کرتے ہیں جو کریم ہے، اور اس کا شکر ادا کرتے ہیں، اتنا جتنے درختوں کے پتے ہیں، اتنا جتنے دریاؤں کے قطرے ہیں, اور اتنا جتنے انسان سانس لیتے ہیں،

ایسی حمد وشکر جو اللہ پاک کی عظمت وجلال اور اس کی بادشاہی کے شایانِ شان ہو, اس رب کی جس کی نعمتیں اس کے بندوں پر ہر زمانے اور ہر حال میں ہر آن برسا کرتی ہیں, اس احسان پر جو اس مالک نے ہم پر کیا کہ ہمیں اس کتاب اوجز المسالك شرح مؤطا الامام مالك کی طباعت کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔

یہ کام اللہ تعالیٰ کے فضل واحسان سے مکتبہ امدادیہ اور دار الفکر کی زیرِ نگرانی ہوا۔ اس کے پہلے تین اجزاء کی طباعت تو شعبان ۱۳۹۳ھ میں قاہرہ میں پوری ہوگئی تھی, پھر رمضان ۱۳۹۳ھ میں ہونے والی اسرائیلی جنگ کے باعث وہاں طباعت کا سلسلہ موقوف ہوگیا, اور باوجود پوری جدوجہد اور سعی بلیغ کے وہ سلسلہ جاری نہ رہ سکا, مالک نے جو طے کر رکھا تھا وہ ہو کر رہا۔

اللہ پاک میرے مخلص دوست جن کے مجھ پر بڑے احسانات ہیں الحاج شیخ عبد الحفیظ مکی کو جزائے خیر عطا فرمائے، اپنے قرب سے اور اپنی محبت سے ان کو عزت بخشے، اپنے فضل سے ان کو بلند درجات تک پہنچائے کہ ان کی کدو کاوش سے ہی اس کی طباعت بیروت میں مکمل ہوئی۔ اس کام کی تکمیل میں ان کے دست وبازو بننے والے یہ تین حضرات تھے:

☆ الشیخ یوسف متالا، مہتمم مدرسہ العربیۃ الاسلامیۃ، بولٹن، لنکا شائر، انگلینڈ

☆ الشیخ مفتی اسماعیل حسین المظاہری، مفتی جامعہ اسلامیہ ڈابھیل، سورت، انڈیا

☆ الشیخ اقبال احمد ندوی، فاضل جامعہ اسلامیۃ مدینہ منورہ، سابقہ استاذ دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ، انڈیا

جودوسخا کے سرچشمہ اپنے رب سے میری دعا ہے کہ وہ انہیں اور ان کی طرح ہر اس شخص کو جس نے اس طباعت کے عمل میں حصہ لیا ...... مادی طور پر یا معنوی طور پر, اور عملاً یا رائے سے

اس کی فکر کی, جس نے دعاء سے یا قلبی توجہات سے اس کتاب کی طباعت اور نشر و اشاعت میں شرکت کی تا آنکہ اسے خوبصورت جاذب نظر لباس میں عالم اسلام کے سامنے پیش کر دیا گیا، پھلوں سے لدی اس ٹہنی کی طرح جو چننے والوں کیلئے جھکی ہوئی ہو...... ان سب کو اپنی طرف سے بہترین جزائے خیر عطا فرمائے، دنیا و آخرت میں عمدہ نعمتیں بخشے، جو اس کی شان کے لائق ہوں، اس کی ذات ہر عیب سے پاک اور بلند و برتر ہے۔ یہ فقیر بندہ اپنے ان محسنین کیلئے دعاء کے سوا کر بھی کیا سکتا ہے۔

مجھے اس کا قلق ہے کہ میرے ایک مخلص اور بڑے محسن دوست الشیخ عبدالرحیم متالا جو میری ساری کتابوں کو ٹائپ پر طبع کرنے میں ہمیشہ عزیز عبدالحفیظ سلمہ اللہ تعالیٰ کے دست راست اور خصوصی معاون رہے ہیں چند رکاوٹوں اور موانع کی بنا پر اس کتاب کی طباعت کی تکمیل میں شریک نہ ہو سکے, حالانکہ انہیں (اللہ تعالیٰ ان کو اپنے حفظ وامان میں رکھے) اس کام میں بھی حصہ لینے کی بہت تمنا تھی, لیکن میں نے انہیں بیروت جانے سے سختی سے منع کر دیا تھا اس لئے کہ ان کیلئے گھر پہ رہنا بہت ضروری تھا۔ وہ پھر بھی بیروت کے سفر پر بار بار اصرار کرتے رہے اور میں مذکورہ وجوہ کی بنا پر منع کرنے پر ہی مصر رہا۔

اپنے خالق سے جس کی سخاوت لامحدود ہے دعا گو ہوں کہ وہ انہیں اس کتاب کی طباعت کے اجر میں برابر کا حصہ عطا فرمائے, اور انشاء اللہ ان کیلئے اس اجر میں سے بہت بڑا حصہ ہوگا اس لئے کہ حضرت نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے 'جس نے کسی نیکی کا ارادہ کیا پھر اسے نہ کر سکا تو اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے پاس اسے کامل نیکی کے طور پر لکھ لیتے ہیں' (متفق علیہ) اور یہ بھی کہ 'مدینہ میں ہم کچھ ایسے لوگوں کو چھوڑ آئے ہیں کہ ہم کسی وادی میں نہیں چلے مگر وہ [اس کے اجر میں] ہمارے ساتھ تھے۔ انہیں عذر نے روک لیا تھا' (بخاری) اور اس

مضمون کی مؤیداور بھی بہت ساری احادیث ہیں۔ مجھے اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے امید ہے کہ عزیز عبدالرحیم بھی اس کتاب کی طباعت کے اجر میں شریک ہوگا, اللہ تعالیٰ اسے بدنی اور اہل وعیال کے معاملے میں عافیت سے نوازے، اوراپنے فضل واحسان سے دونوں جہانوں میں ترقیات اور بلند مراتب سے عزت بخشے۔

میری حدیث کی ان کتابوں سے باوجود شوق اور رغبت کے اہل عرب استفادہ نہیں کر سکتے تھے اس لئے کہ وہ لیتھو پر چھپی ہوئی تھیں۔ چنانچہ عبدالحفیظ نے، اللہ تعالیٰ اسے بہترین صلہ بخشے، ان کی اس الجھن کو حل کر دیا اور عزیز عبدالرحیم مسلسل اس کی مدد میں لگا رہا۔ حق تعالیٰ ان دونوں کی عزت ووقار میں رفع درجات کے ساتھ اضافہ فرمائے اور ان کی پاکیزہ جدوجہد اور عمدہ کوششوں کی برکت سے حدیث پاک کی دیگر کتابوں کی بھی ٹائپ پر طباعت کو آسان فرمادے اور یہ اللہ تعالیٰ کیلئے کچھ دشوار نہیں۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقه سیدنا ومولانا محمد وآله وصحبه اجمعین وسلم تسلیما کثیرا کثیرا

محمد زکریا کاندھلوی

وارد مدینہ منورہ

ربیع الثانی، ۱۳۹۴ھ

﴿100﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ، مدینہ منورہ

بنام: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب، ورٹھی، انڈیا

تاریخ روانگی: ۲؍مارچ ۷۴ء/ ۹؍صفر۱۳۹۴ھ

ایں کہ می بینم بہ بیداریست یارب یا بخواب

عزیز گرامی قدر الحاج مولوی عبدالرحیم متالا سلمہ!

بعد سلام مسنون، میری ڈاک کا تعلق ایک عرصہ سے ڈاکٹر اسماعیل سے ہے مگر وہ دو ہفتے سے ریاض اپنی ملازمت کی تلاش میں گئے ہوئے ہیں۔ اس وقت سے قاری یوسف متالا سے ہے۔ وہ قبیل مغرب ڈاک خانے جاتے ہیں اور میرے صندوق البرید میں جو ہوتا ہے لے آتے ہیں مگر مجھے عشاء کے بعد اطلاع ہوتی ہے۔

تمہارے خط کا روزانہ انتظار واشتیاق اور تقاضا رہا۔ اس لئے کہ تمہاری اہلیہ کی بیماری کی وجہ سے ہمیشہ فکر لگا رہتا ہے بار بار تحقیق کرتا رہتا ہوں۔ رات قاری یوسف نے کہا کہ مولوی عبدالرحیم کی رجسٹری ہے۔ میں نے کہا کہ کوئی متشابہ تو نہیں لگا۔ بہت اہتمام سے اس کو سنا۔ عزیز عبدالحفیظ بھی پاس ہی تھے۔ وہ دونوں اس پر کچھ لکھنا چاہیں گے تو ضرور لکھیں گے۔

میری طرف سے تو فوری یہ ہے کہ تمہاری بڑی سخت ضرورت ہو رہی ہے اور اوجز تین جلدیں چھپ کر رک گئی ہے اور مجھے اس کا اہتمام زیادہ تر ابوظبی کی وجہ سے ہے کہ ان سے قیمت آچکی، جو میری شدت کی وجہ سے ابھی تک وصول نہیں ہوئی۔ مصر کے کام میں تو کچھ گڑبڑ ہے لیکن مولوی عبدالحفیظ نے جو صورت تجویز کی بہت آسان ہے اور بہت امید

افزاء،اوراگرتم یہاں ہوتے توشایداب تک معظم حصہ اس کاطبع ہوگیا ہوتا۔

لیکن سب کے باوجودتمہاری اہلیہ کی صحت سب پر مقدم ہے۔اتنے صحت کلی نہ ہوجاوے ڈاکٹر اورحکیم اجمیری صاحب بالکل اطمینان نہ دلادیں اس وقت تک ان کوتو سفر کی بالکل اجازت نہیں بلکہ اگرتم نے سفر[کرا]دیاتو مجھے گرانی ہوگی۔

البتہ تمہارے متعلق یہ ہے کہ جب تک تمہارے وہاں قیام کی ضرورت ہوضرورقیام کریں لیکن اگرتمہارا[اہلیہ کے]پاس رہنا ضروری نہ ہوتو پھرآنے میں مضائقہ نہیں۔اپنی اہلیہ سے میرا اسلام بھی کہہ دیں اور یہ بھی کہ تمہاری صحت کی طرف سے فکر بھی لگارہتا ہے اور دعابھی کرتا ہوں۔اپنی خالہ اورخالو سے بھی سلام مسنون کہہ دیں۔

یہ تو معلوم ہوگیا ہوگا کہ مولوی انعام صاحب اورعلی میاں وغیرہ نے بعض ضرورتوں کی وجہ سے میرا ہندوستان جانا طے کررکھا ہے اورساتھ ہی آنے والا رمضان بھی طے کررکھا ہے،اور میں اقامہ کی مجبوری کوجلدازجلد آسکتا ہوں تو یکم جمادی الثانیہ کو جدہ سے چل سکتا ہوں،یہی اب تک تجویز ہے۔

اس کے بعد پھر جب تمہاری آمد حکیم جی اورڈاکٹر دونوں کے نزدیک اور دونوں سے زیادہ تمہاری اہلیہ کے نزدیک ممکن ہوسکتی ہواس وقت کوئی مشورہ دیا جاسکتا ہے۔اس سے پہلے ہرگزنہ آویں۔تمہارا یہ لکھنا کہ اہلیہ کومدینہ چھوڑ کرمصر چلا جاؤں ہرگز مناسب نہیں۔اس سے زیادہ اہون تو یہ ہے کہ وہ تمہارے سفر کے زمانے میں اپنے گھر رہے کہ یہاں کے علاج کے متعلق توتم خود تجربہ کرچکے ہو۔البتہ صحت کاملہ ہوجائے تو پھرتمہارے ساتھ مصر یا بیروت رہنا ممکن ہوسکتا ہے۔

مجھے اخیر ربیع الثانی تک تو مدینہ پاک خط لکھنے میں مضائقہ نہیں اس کے بعد پندرہ

جمادی الاولیٰ تک مکہ میں بھی حرج نہیں، بوساطت سعدی۔اس کے بعد خط میر انظام معلوم ہونے تک نہ لکھیں۔میر انظام وقتاً فوقتاً طلحہ یا نصیر سے معلوم ہوسکتا ہے۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم حبیب اللہ،۲/ مارچ ۷۴ء

از: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ

محترم المقام قبلہ مکرم بھائی صاحب مدفیوضکم! بعد سلام مسنون، امید ہے کہ مزاج بخیر ہوں گے۔گرامی نامہ مفصل پہنچا۔ بھابھی صاحبہ کی حالت سے مسرت ہوئی۔حق تعالیٰ شانہ جلد صحت عطا فرماوے۔ بظاہر حضرت والا کی رائے یہی ہے کہ ابھی کچھ عرصہ بھابھی صاحبہ کو آپ وہاں چھوڑ کر تنہا آ جائیں اور طبیعت ٹھیک ہونے کے بعد پھر کسی سفر میں مثلاً رمضان کے سفر میں ان کو واپس لے آویں کہ وہاں تک ان کا علاج بھی مکمل ہو جاوے گا۔

اور حضرت نے پھر مجھے بھی پوچھا کہ کیا رائے ہے؟ تو میں نے بھی کہا کہ میری بھی یہی رائے ہے۔ کیونکہ جیسا کہ حضرت والا نے اپنے خط میں تحریر فرمایا ہے کہ میرے انکار پر اگر آپ اہلیہ کو لے کر آئے تو مجھے گرانی ہوگی۔تو پھر تو آپ کے نزدیک جو مناسب ہو۔امید ہے کہ عزیز عبد الحلیم کی صحت اب ٹھیک ہوگی۔

خدیجہ دن میں کئی بار پوچھتی ہے۔وہ تین دن سے بہت بیمار ہے، شدید بخار ہے۔ کان میں درد ہے۔ ویسے ٹونسل بھی زیادہ ابھرے ہوئے نہیں۔ڈاکٹری علاج جاری ہے۔دوا انجکشن جاری ہے ورنہ یہاں پہنچنے کے بعد اس کی صحت بہت اچھی ہوگئی تھی سارے امراض دور ہوگئے تھے۔اہلیہ کو حکیم عبد القدوس صاحب کے علاج سے آہستہ آہستہ نفع ہو رہا ہے۔

والدہ کا ابھی تک کوئی خط نہیں آیا، بڑی سخت پریشانی ہے۔ نامعلوم کیا ہوا کیوں کوئی خط نہیں حالانکہ چھوٹی بائی کولیا کے ساتھ میں نے خط اور کچھ چیزیں بھیجی تھیں۔ اس کی بھی رسید نہیں آئی۔

آپ کا خمیرہ جو بھائی صغیر نے بھیجا تھا اس کو بی بی کو استعمال کروارہا ہوں۔ حکیم صاحب نے گاؤ زبان عنبری اور مروارید مخلوط تجویز کیا تھا، مروارید تو حضرت نے مرحمت فرمادیا۔ اس کیلئے بھی دعا فرماویں۔ باقی خیریت ہے آپ کی آمد کا انتظار ہے۔ مولانا عبد الحفیظ صاحب کو ویزا کی تاکید کردی، چھوٹی خالہ اور سب خالاؤں سے سلام مسنون اور دعوات

فقط والسلام

محتاجِ دعا یوسف

﴿101﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ، مدینہ منورہ

بنام: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ، ورٹھی، انڈیا

تاریخ روانگی: غالباً ۲۰ / مارچ ۷۴ء / ۲۷ / صفر ۹۴ھ

عزیزم الحاج مولوی عبدالرحیم سلمہ! بعد سلام مسنون، جتنا مجھے تمہارے خط کا شدت سے تمہاری اہلیہ کی علالت کی وجہ سے انتظار رہتا ہے اتنا ہی تم اپنے متعلق مولوی یوسف متالا کے بڑے بھائی ہونے کا ثبوت دیتے ہو۔ کچھ معلوم نہیں کہ ان کا علاج کس مرحلہ پر ہے، طبیعت کا کیا حال ہے۔ مولوی یوسف حج کے بعد سے یہاں آئے ہوئے ہیں اور میں ان کے دارالعلوم کی وجہ سے بہت شدت سے ان کے جلد واپس جانے کا تقاضا کرتا رہتا ہوں مگر وہ پاؤں ملتے رہتے ہیں۔

اوجز کی مصر میں تین جلدیں چھپ کر کام رک گیا, اوراندازہ نہیں کہ وہاں کام کب تک چل سکے گا اوراگر چلا بھی تو بہت تاخیر سے۔عزیز عبدالحفیظ سے بیروت والوں نے یہ وعدہ کیا ہے کہ اگر پروف پڑھنے کا تو انتظام کردے تو وہ ۱۰۰ صفحے اوجز کے روزانہ طباعت کر کے دے سکتے ہیں, اوراس صورت میں دو ماہ میں انشاءاللہ پوری کتاب طبع ہوسکتی ہے۔

مولوی یوسف مجھ سے اصرار کررہے ہیں کہ میری دو ماہ کی تاخیر سے دارالعلوم میں کوئی حرج نہیں[ہوگا] میں بھی عبدالحفیظ کے ساتھ بیروت جاؤں؟ جس کو میں نے ابھی تک قبول نہیں کیا اورتمہارے بار بار کے اصرار پر کہ علاج کے واسطے تمہارے قیام کی ضرورت نہیں میں یہ لکھواتا رہا کہ اتنے علاج مکمل نہ ہوا تنے آنے کا ارادہ نہ کریں۔

مگرکل مفتی اسماعیل کچھولوی کا خط آیا کہ ان کے مدرسہ میں ہنگامہ ہوگیا۔انہوں نے لکھا کہ میں نے جتنی اصلاح کی کوشش کی اتنا ہی مورِدالزام بنا۔وہ بہت ہی بددل ہورہے ہیں اورانہوں نے مجھ سے فوری جواب مانگا۔میں یہ سمجھا کہ بذل کی تکمیل کی طرح سے اب منجانب اللہ اوجز کا بھی نمبرآ گیا اور مولوی تقی کوترکیسر والوں نے جو کچھ کیا وہی مفتی اسماعیل کو پیش آرہا ہے۔اس لئے آج میں نے ان کے خط کے جواب میں لکھ دیا ہے کہ اپنے مدرسہ سے دو ماہ کی چھٹی لے کر فوراً آجائیں, اگر چھٹی منظور نہ ہوتو استعفاء دے کر آجائیں۔

اوراب سب کے اصرار سے تمہیں بھی لکھواتا ہوں کہ اہلیہ کے علاج کی طرف سے اطمینان ہوتو اپنی غیبت کا دو ماہ کے علاج کا انتظام کر کے بمبئی آجاؤ۔مفتی اسمعیل سے ملاقات کر کے ان سے بات طے کرلو, اور دونوں ساتھ آجاؤ تو دونوں کوراحت اورسہولت رہے گی۔میں بمبئی حاجی یعقوب صاحب کوبھی خط لکھوارہا ہوں کہ وہ تم دونوں کیلئے بمبئی تا جدہ تا بیروت کے ٹکٹ کا انتظام کردیں۔

مولوی یوسف سے معلوم ہوا کہ تم رمضان سہارنپور گذارنے کا ارادہ کر رہے ہو۔ میرا بھی جی چاہ رہا ہے۔ اگر بیروت سے تمہاری دو ماہ میں واپسی ہوگئی تو حجاز سے ہندوستان جانے میں میرا ساتھ ہو جائے گا کہ مجھے بھی ابھی دو تین مہینے لگیں گے۔

میرا یہ خط مفتی اسماعیل صاحب کو دکھلا دینا اور ان کے نام کا خط تم پڑھ لینا اور اس کے بعد مفتی صاحب سے کہہ دینا کہ جلد مجھے مدینہ منورہ **ص ب رقم ۱۰۱** پر اطلاع دیں کہ کیا قرار پایا۔ *اس لئے کہ تمہیں تو خط لکھنے کا وقت نہیں ملے گا، ایک عرصہ کے بعد ایک ندامت نامہ لکھ دو گے کہ بہت ہی ندامت ہے کہ جواب میں بہت دیر ہوگئی۔* میں تمہارے خط کا شدت سے انتظار کروں گا۔ یہ ائر لیٹر قاری یوسف اور مولوی عبدالحفیظ کو دے رہا ہوں کہ وہ کچھ لکھنا چاہیں گے تو لکھ دیں گے۔

میری رائے پہلے تو یہ تھی کہ تمہارا ٹکٹ بمبئی جدہ بیروت ہونا چاہئے مگر یہ حضرات تو ہفتہ عشرہ میں جانے کو تیار ہیں۔ اس صورت میں تمہارے یہاں ہو کر جانے میں مزید تاخیر ہوگی اس لئے اب میری رائے یہ ہے کہ ٹکٹ تمہارا تو بمبئی بیروت جدہ بمبئی ہونا چاہئے اور مفتی اسماعیل اگر تمہارے ساتھ آ رہے ہوں تو اگر ان کی واپسی جدہ سے لندن کو ہے جیسا کہ قاری یوسف کی ان کی آپس کی گفتگوؤں سے معلوم ہو رہا ہے تو واپسی بیروت، جدہ، لندن ہونی چاہئے۔ اور اگر ان کی واپسی لندن کی نہیں ہے تو ان کا ٹکٹ بھی تمہاری طرح ہونا چاہئے۔

از: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ:

محترم المقام بھائی صاحب مدفیوضکم!

بعد سلام مسنون، امید ہے کہ مزاج بخیر ہوں گے۔ اس سے قبل دو عریضے ارسالِ خدمت کر چکا ہوں وصول ہوئے ہوں گے۔ ہمارا ابھی لندن واپسی کا کوئی پروگرام نہیں بنا تھا کہ بیروت کے متعلق مشورے شروع ہوئے اور یہ معلوم ہوکر کہ وہاں دو ماہ کا صرف کام ہے میں نے بھی حضرت سے عرض کیا کہ وہاں ابھی کنجی نہیں ملی اور ملنے کے بعد دو ماہ کم از کم ضروری اصلاح و مرمت میں لگ جاویں گے وہاں تک میں فارغ ہوکر لنڈن چلا جاؤں گا۔ چنانچہ حضرت نے قبول فرمالیا۔

اب اہلیہ، عزیز محمد خدیجہ ہفتہ میں لندن جارہے ہیں اور میں مولوی عبد الحفیظ صاحب کے ہمراہ بیروت جاؤں گا۔ امید ہے کہ آپ دونوں حضرات بھی دو ہفتہ میں انشاء اللہ پہنچ جائیں گے تو وہیں ملاقات ہوگی۔

اگر آتے وقت یاد رہے تو حکیم صاحب سے میرے لئے خمیرہ ابریشم ضرور لیتے آویں اس لئے کہ یہاں ایک ہفتہ سے ٹانسل ابھر آئے تھے حتیٰ کہ آپریشن کے لئے بھی تیاری کر لی تھی اور ڈاکٹر نے بھی بلایا تھا مگر اب بیروت کا طے ہو جانے کے بعد میں دوبارہ نہیں گیا, ویسے اب دوا وانجکشن سے کافی کم ہو گئے ہیں, اس لئے خمیرہ حکیم صاحب سے ضرور لیتے آویں۔

باقی خیریت ہے۔ اہلیہ کو مختلف اطباء کے علاج سے بحمد اللہ خاصا فائدہ ہوا ہے۔ خدیجہ کی طبیعت ماشاء اللہ بہت اچھی ہے اس کا بھی پیچش اور دانوں کا علاج حکیم صاحب سے کروایا تھا اب بالکل ٹھیک ہے۔ سب خالاؤں، بھائی بہنوں سے سلام مسنون۔ والدہ محترمہ کا جانے کے بعد سے [کوئی خط نہیں آیا]۔

﴿102﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ، مدینہ منورہ

بنام: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ، ورتھی، انڈیا

تاریخ روانگی: ۲۳/ مارچ ۷۴ء [۳۰/ صفر ۹۴ھ]

عزیزم الحاج مولوی عبد الرحیم متالا سلمہ! بعد سلام مسنون، آج ۲۳/ مارچ کو تمہارے سابقہ خط کے جواب میں جس میں تمہیں جلد از جلد بہ نیت بیروت جدہ آنے کو لکھا۔ جس کا مبنیٰ یہ تھا کہ تم نے اپنے سابقہ خط میں لکھا تھا کہ اہلیہ کی طبیعت بہت اچھی ہے اور ایک ماہ میں ڈاکٹر کو دکھلانا ہوتا ہے۔ تو اس خط میں لکھا تھا کہ اپنی غیبت میں کسی دکھلانے والے کا انتظام کر کے تم فوراً جدہ آجاؤ اور حاجی یعقوب صاحب سے ملک صاحب کے حساب میں بمبئی، تا جدہ، تا بیروت، تا جدہ، تا بمبئی ٹکٹ لے لیں۔ مگر جو شخص رجسٹری کرنے گیا تھا وہ میری رجسٹری کر کے آیا اور تمہاری رجسٹری لے کر آیا۔

اس میں تم نے شدت مرض کا حال لکھا اور یہ بھی لکھا کہ [اہلیہ کو] ساتھ لاؤں تا کہ مصر میں اطمینان سے علاج ہو جائے۔ مگر میں اس سے پہلے خط میں لکھ چکا ہوں اور آج کی رجسٹری میں مکرر لکھوایا تھا کہ مصر کی طباعت میں تو کوئی اطمینان نہیں اس لئے کہ کاغذ بھی نہیں ملتا اور جنگ کی وجہ سے طباعت بھی بند ہے۔ اس لئے عزیز عبد الحفیظ کی رائے یہ ہو رہی ہے کہ وہ بقیہ جلدیں بیروت چھپوا دے اور بیروت والوں نے اس سے یہ وعدہ کر رکھا ہے کہ اگر ان کو روزانہ وقت پر پروف ملتے رہیں تو وہ سو صفحے روزانہ مطبوعہ کے دینے کا وعدہ کرتے ہیں

عزیز مولوی یوسف متالا بھی حج کے بعد سے ابھی تک یہیں ہے۔ ان کا یہ اصرار ہوا رہا ہے کہ مجھے دو ماہ کی تاخیر میں کوئی حرج نہ ہوگا۔ ان کی اہلیہ محمد کے ساتھ لندن چلی جائے گی اور وہ دو ماہ کیلئے بیروت جائیں گے۔

اس کے علاوہ مفتی اسماعیل ڈابھیل کا اصرار سال بھر سے یہ ہو رہا ہے کہ وہ میری کتابوں میں کسی طرح سے شرکت کر سکے اور میں ان کے اور مدرسہ کے حرج کی وجہ سے انکار کرتا رہا مگر دو تین دن ہوئے ان کا خط آیا کہ ان کے مدرسہ میں طلبہ نے اسٹرائک کر دی اور سر دست مدرسہ میں تعطیل ہو گئی۔ اس کے بعد کا حال معلوم نہیں اور اپنی پریشانی بہت لکھی تھی۔ اس کے جواب میں میں نے ان کو لکھوا دیا تھا کہ اپنے مدرسہ سے دو ماہ کی چھٹی لے کر اور حاجی یعقوب صاحب سے بمبئی تا جدہ، تا بیروت تا جدہ تا بمبئی کا ٹکٹ لے کر جلدی پہنچ جاؤ۔

عبدالحفیظ آج کل مکہ گیا ہوا ہے اس لئے میں نے اپنی طرف سے حاجی صاحب کو بھی خط لکھوا دیا کہ ملک صاحب کے حساب میں دونوں ٹکٹ خرید لیں مگر آج کے تمہارے خط سے تمہاری اہلیہ کی شدت علالت اور مرض کے عود کا حال معلوم ہو کر میری اور مولوی یوسف متالا کی دونوں کی شدت سے رائے یہ ہے کہ تم ابھی سفر کا ارادہ ہرگز نہ کرو۔

اپنی یہ رائے اور تمہارا خط کل کو عبدالحفیظ کے پاس بھی مکہ بھیج رہا ہوں, اس لئے کہ مصر کی تو اب رائے طباعت کی رہی نہیں اور بیروت کا قصہ صرف ۲ ماہ کا ہے اور معلوم نہیں کہ وہاں علاج کی کوئی صورت ہو یا نہیں۔ تمہارا ڈاکٹر سورت کا تو بڑا مشہور و معروف ہے۔ تم نے ہمیشہ اس کی تعریف کی اور وہ اطمینان بھی دلا رہا ہے۔ اور اس نے یہ بھی کہہ دیا تھا کہ مرض کے اتار چڑھاؤ سے گھبرانا نہیں اس لئے مناسب یہی ہے کہ سرِ دست وہیں کا علاج رکھو۔

میں نے تو آج کے خط میں بھی لکھوا دیا تھا کہ جدہ آنے میں تاخیر ہو گی اسلئے کہ یہ لوگ عبدالحفیظ اور یوسف متالا اور ایک صاحب تیسرے بھی مل گئے۔ تیس مارچ شنبہ کے روز بیروت کا ارادہ کر رہے ہیں اسی لئے میں نے آج مولوی اسماعیل کو بھی خط لکھوایا ہے کہ وہ اگر جلد سے جلد آویں تو بمبئی تا بیروت تا جدہ کا ٹکٹ لے کر سیدھے بیروت چلے جائیں۔

بیروت کا پتہ ان کو بمبئی میں حاجی یعقوب سے مل جائے گا۔اور اگر ان کے بھی آنے میں دیر ہوتو وہ بھی ارادہ نہ کریں۔

اوجز کی طباعت کی جلدی مجھے اس لئے ہورہی ہے کہ اس کے کامل کی قیمت ابوظبی والے جدہ کے بینک میں جمع کرا چکے ہیں۔جس کو وصول کرنے سے میں نے انکار کردیا ہے۔جب تک کتاب پوری نہ طبع ہو قیمت نہ لیں۔

مجھے تو تمہارا وہ خط بہت یاد آرہا ہے کہ کئی سال ہوئے چوتھے دن تمہارے گھر سے مدینہ مل گیا تھا۔جس کے متعلق میں نے شور مچادیا تھا کہ یہ خط کیسے پہنچ گیا۔اپنی اہلیہ سے بھی سلام مسنون کہہ دیں۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم حبیب اللہ، ۲۳/مارچ ۷۴ء

از:حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ:

مکرم ومحترم بھائی صاحب مدفیوضکم!

بعد سلام مسنون، امید ہے کہ مزاج بخیر وعافیت ہوں گے۔کل رجسٹری کرنے کے بعد آپ کا خط ملا۔اس کے پڑھنے کے بعد حضرت کی رائے شدت سے نہ آنے کی ہے۔در اصل اس کی وجہ یہ ہے کہ آپ نے جو لکھا کہ میں اہلیہ کو ساتھ لے کر آجاؤں؟ اور آپ نے اہلیہ کو لے کر [یوں] آنا مصر کی لمبی مدت سامنے رکھ کر لکھا ہے۔[طویل قیام کی] صورت میں تو وہی مناسب تھا لیکن اب چونکہ صرف دو ماہ کا مسئلہ ہے اس لئے حضرت کی اہلیہ کو لانے کی رائے بالکل نہیں اور اسی وجہ سے آپ کو اس سے منع فرمادیا۔

اس لئے میری اپنی رائے یہ ہے کہ دو ماہ کے لئے تو بظاہر نہ ان کو ساتھ لانا مناسب

اور نہ ہی اتنا عرصہ [گھر پہ] گذارنے میں ان کو کوئی پریشانی کہ ایک یا دو دفعہ وہاں ڈاکٹر کے پاس جانا ہوگا۔اس لئے اس خط کے ملنے کے بعد اگر آپ کی آنے کی رائے ہو اور ظاہر ہے کہ شدید محنت کا کام مصر کا جب کیا تو یہ چھ آٹھ کی جماعت کے ساتھ صرف دو ماہ کا کام ہے۔اس لئے ضرور آنے کی رائے ہی ہوگی۔

اس لئے حضرت کو تسلی کیلئے خط ملتے ہی خوشی کے ساتھ بیروت جانے کا تار دے دیں کہ میں بیروت جارہا ہوں تاکہ حضرت کو بھی تسلی ہو۔اس لئے کہ حضرت کسی دوسرے دو نفر کی تلاش میں ہیں۔کئی آدمیوں سے حضرت نے بیروت جانے کیلئے پوچھا بھی۔

یہاں تک لکھنے کے بعد حضرت استنجاء کیلئے اٹھ رہے تھے تو حضرت نے میرا خط سنا اور حضرت کے سامنے لکھا تھا اس لئے سنانا پڑا۔اس لئے اب تو حضرت کی مہر بھی میری رائے پر ثبت ہوگئی اور حضرت نے میرا یہ خط بڑی توجہ سے سنا اس لئے میرا خیال ہے کہ آپ بیروت آنے کا ارادہ کر ہی لیں کہ صرف دو ماہ کا قصہ ہے۔خدا نہ کرے کہ کوئی مانع پیش آئے, اور آپ کے ساتھ اتنا عرصہ قیام کا اور کام کرنے کا موقع مل جائے۔باقی خیریت ہے۔

حضرت نے زمین کیلئے فرمایا کہ ضرور خرید لو لیکن زیورات بیچ کر نہیں بلکہ قرض لے کر,اور فرمایا کہ قرض میں دے دوں گا۔گھر کے متعلق جو آپ نے سوچا تھا بہت ہی اچھا تھا لیکن اب تو مقدر۔ خدا کرے اور کوئی صورت بن جائے تو مجھے ضرور لکھیں۔میں نقشہ بنا کر بھیج دوں گا,اسی طرح بنا دیں۔باقی خیریت ہے اور دعاؤں کی درخواست ہے۔فقط والسلام

احقر یوسف۔

ایک ضروری امر یہ ہے کہ میں نے کھجور کی آٹھ چھوٹی ڈبیاں اور متفرق کھجور ۵ کیلو مولوی غلام محمد کے ہمراہ بھیجی ہے۔نیز آپ کے کرتے کا کپڑا جو کپڑوں میں رہ گیا تھا وہ بھی

بھیجا تھا۔ بقیہ کپڑے تو مولوی اسماعیل ممون کے ساتھ ہی بھیجے تھے۔ کھجور خصوصی اساتذہ راندیر، علماء حضرات کے علاوہ چچا پھوپھیوں کو دے دیں جیسا آپ مناسب سمجھیں۔ مولانا شمس الدین صاحب کی کتاب کا ایک نسخہ مولوی عبدالحفیظ کے نام یا کسی اور کے نام پوسٹ کر کے دیکھ لیں۔ اگر وہ نکل گئی تو۔۔۔اپنے کتب خانے کیلئے بہت سے نسخے خرید لے گا۔

﴿103﴾

از: جناب الحاج محمد یعقوب صاحب، بمبئی

بنام: حضرت مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۲۸/مارچ ۷۴ء/ ۶/ربیع الاول ۹۴ھ

مکرم ومحترم مولانا عبدالرحیم صاحب مدظلہ!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، امید ہے کہ آپ خیریت سے ہوں گے۔ گذشتہ کل ایک کارڈ روانہ کیا تھا، امید ہے کہ ملا ہوگا۔ اس میں حضرت شیخ مدظلہ کا ایک پیغام لکھنا بھول گیا تھا۔ میں نے آخری مرتبہ آپ کی بمبئی تشریف آوری اور حجاز مقدس کیلئے ٹکٹ کی تحقیق والا قصہ حضرت کو لکھا تھا۔ اس کے جواب میں جو پیغام آیا ہے وہ نقل کرتا ہوں:

’مولوی عبدالرحیم کے سلسلہ میں آپ کا خط مولوی یوسف کو دکھا دیا اور ان کو یہ بھی کہہ دیا کہ یہاں آنے کا ارادہ نہ کریں۔ رمضان میں سہارنپور آنا ہو تو وہاں آجائیں ورنہ رمضان کے بعد دیکھا جائے گا‘۔

یاد رہے تو بھائی مولوی یوسف سے سلام مسنون کے بعد دعا کی درخواست فرمادیں۔ کل والے کارڈ میں ٹکٹ کی رقم کی وصولی کیلئے لکھ دیا۔ والسلام

حضرت مولانا علی میاں صاحب ۱۷/مارچ کو بمبئی سے حجاز مقدس تشریف لے گئے

ہیں۔سنا ہے کہ وہاں سے لندن بھی تشریف لے جائیں گے۔اور سب طرح خیریت ہے,دعا کی درخواست ہے۔ والسلام

خادم محمد یعقوب غفرلہ،بمبئی

﴿104﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ، مدینہ منورہ

بنام: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ، ورسٹھی، انڈیا

تاریخ روانگی: ۳۱/مارچ ۷۴ء[۸/ربیع الاول ۹۴ھ]

عزیزم الحاج مولوی عبدالرحیم متالا سلمہ!

بعد سلام مسنون، میں نے مارچ کے سارے مہینہ تم پر بواسطہ بلا واسطہ خطوط کی ایسی بھرمار کی کہ شمار بھی دشوار ہے۔مگر آج ۳۱ مارچ تک یہ بھی پتہ نہ چلا کہ کوئی خط پہنچا یا نہیں؟ اوجز کا مجھ پر بہت بار ہے اس لئے کہ اس کی قیمت آچکی ہے اور مصر میں طباعت کی اب کوئی صورت نہیں رہی۔

عزیز مولوی عبدالحفیظ کی رائے یہ ہے کہ بیروت میں جلد چھپ جائے گی اس لئے کہ انہوں نے یہ وعدہ کر رکھا ہے کہ اگر پروف مل سکتے ہوں تو ۱۰۰ صفحے روزانہ دے سکتے ہیں۔اس صورت میں تو مہینہ ڈیڑھ مہینہ میں تیار ہوسکتی ہے۔اس لئے میری اور مولوی عبدالحفیظ کی یہ رائے تو پختہ ہوگئی کہ یہ [اب] بیروت چھپوانی ہے۔

مولوی یوسف متالا حج پر آئے تھے اور میں بار بار ان کے دارالعلوم کی وجہ سے ان پر شدید تقاضا جانے کا کر رہا ہوں مگر ان کی رال بھی ٹپک رہی ہے کہ اس مختصر وقت میں ان کی بھی شرکت اوجز کی طباعت میں ہو جائے۔اس لئے وہ لندن واپسی پر بالکل تیار نہیں اور

مولوی عبدالحفیظ کے ساتھ بیروت جا رہے ہیں۔

مالک نے محض اپنے فضل و کرم سے دو رفیق اور پیدا کر دیئے۔ ایک مولوی اقبال ندوی جن کو تم شاید جانتے ہوگے اور ایک مولوی خالد کلیانوی جن کے والد مظاہر کے فارغ التحصیل ہیں۔ مولوی اقبال رابطہ کی ملازمت کی کوشش میں کئی ماہ سے لگ رہے ہیں۔ رابطہ نے ان کو کہہ دیا کہ دو ماہ کے بعد آویں۔ اور مولوی خالد جامعہ میں ملازمت کی کوشش میں پڑے ہوئے ہیں۔

ان دونوں سے میں نے بات کی تھی یہ دونوں بہت خوشی سے آمادہ ہیں, بلکہ متقاضی۔ میں نے ان سے کہہ دیا کہ معاملہ تو مولوی عبدالحفیظ سے ہے چنانچہ مولوی عبدالحفیظ سے تو ان کی بات ہوگئی۔ اس لئے یہ قافلہ ایک دو دن میں یہاں سے روانہ ہونے والا ہے۔

تم نے ایک خط میں لکھا تھا کہ اہلیہ کو ساتھ لاؤں تا کہ مصر میں علاج ہو جائے۔ میں نے اس کے جواب میں لکھوایا تھا کہ مصر کا تو سفر ملتوی ہوگیا۔ میری رائے تو یہ ہے کہ ایسی حالت میں تمہیں سفر ہرگز نہیں کرنا چاہیئے۔ مگر معلوم ہوا کہ مولوی یوسف متالا نے تمہیں بالا بالا یہ لکھ دیا کہ تم فوراً بیروت آ جاؤ اور دو مہینہ کیلئے اہلیہ کے علاج کا کوئی انتظام کر دو۔

پہلے میں نے حاجی یعقوب کو لکھا تھا کہ تم دونوں میں سے جو بھی آنا چاہے وہ حاجی یعقوب صاحب سے بمبئی، جدہ، تا بیروت تا جدہ تا بمبئی کا ٹکٹ لے لے, مگر یہ حضرات تو ایک دو دن میں جا رہے ہیں اس لئے بمبئی تا جدہ تا بیروت تو بے کار ہوگا اب ٹکٹ لینا ہے تو بمبئی تا بیروت تا جدہ تا بمبئی لیا جائے۔

بیروت کا حال تو تمہیں معلوم ہی ہے تاہم میں بھی دوسرے ورق پر اس کی تفاصیل حاجی یعقوب صاحب کو لکھوا رہا ہوں۔ آپ بھی جب آویں تو اسے ملاحظہ فرمالیں لیکن یہ ضروری ہے کہ اگر بیس اپریل تک بیروت پہنچ سکیں تب تو ارادہ کریں ورنہ نہیں, اس لئے کہ

ان لوگوں کے اندازہ کے موافق ۲ ماہ سے کم میں واپسی ہوجاوے گی۔ مفتی اسماعیل صاحب کو بھی خبر کردیں کہ وہ بھی اگر ۲۰/اپریل تک بیروت پہنچ سکتے ہوں تب تو ارادہ کریں ورنہ نہیں۔

اہلیہ سے سلام مسنون کہہ دیں اور میرے خط کا جواب ضرور مدینہ صندوق البرید ۱۰۱۱ سے دیں۔ اس کا بھی لحاظ رہے کہ ۱۵/ربیع الثانی تک تو مدینہ خط ملے گا اس کے بعد میرے سفر ہندوستان کی شروعات ہوجائیں گی۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم حبیب اللہ، ۳۰/مارچ ۷۴ء

《105》

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ، مدینہ منورہ

بنام: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ، ورتھی، انڈیا

تاریخ روانگی: ۹/اپریل ۷۴ء/ ۱۷/ربیع الاول ۹۴ھ

عزیزم عبدالرحیم سلمہ! بعد سلام مسنون، تمہارے خطوط کا شدت سے انتظار رہتا ہے بالخصوص تمہاری اہلیہ کی بیماری کی وجہ سے۔ اور میں نہ معلوم کتنے خطوط تمہیں لکھ چکا۔ تم نے اس خط میں جو رسید لکھی وہ میرے سب سے پہلے کارڈ کی ہے جس میں تمہیں جلد بلانے کا تقاضا کیا تھا۔ اس کے بعد تو نہ معلوم میں کتنے ممانعت کے خطوط لکھ چکا۔

پہلے خط کا مبنیٰ تو تمہارا وہ خط تھا جس میں تم نے لکھا تھا کہ طبیعت اہلیہ کی اچھی ہے۔ صرف ایک ماہ میں ایک دفعہ دکھلانا ہے, اس پر میں نے لکھا تھا کہ اس کا انتظام کر کے جلد آجاؤ۔ لیکن جب تم نے دوسرے خط میں عود مرض لکھا تو اس کے بعد سے ممانعت شروع کردی تھی۔

عزیزان عبدالحفیظ و یوسف متالا (مع اپنی اہلیہ کے) پرسوں شنبہ اور جمعہ کی درمیانی شب میں یہاں سے روانہ ہوگئے تھے اس لئے کہ اتوار کو ان کا بیروت کا جہاز تھا, اور بڑے ناسخ منسوخ کے بعد آخری رائے یہ ہوئی تھی کہ اہلیہ متالا بھی اس کے ساتھ ہی جائے ورنہ یوسف کا تقاضا تو اہلیہ کو اس کے بھائی محمد کے ساتھ یہیں چھوڑنے کا تھا جس کو میں نے نہیں مانا

البتہ عزیز محمد کا اصرار از خود بھی چونکہ یہاں قیام کا تھا اس لئے عزیز موصوف کو میں نے ٹھہرالیا۔ ملک عبدالحق کا اصرار زیادہ ہوا کہ اہلیہ متالا کا ساتھ جانا بہت ضروری ہے اس لئے کہ اس کی غیبت میں کھانے پینے کی دقت ہوگی اور اس کے ساتھ ہونے میں کھانے کے مرضی کے موافق ہونے کے علاوہ اخراجات میں بھی کمی ہوگی۔ کیونکہ ان سب کا ٹکٹ لندن کا براہ دمشق ہے اس لئے مستقل ٹکٹ کی ضرورت نہیں۔

آج ٹیلی فون سے معلوم ہوا کہ کل اتوار کو تو وہ نہیں جاسکے۔ آج کی خبر تھی لیکن آج دوشنبہ کی شام تک تو معلوم نہ ہوسکا کہ وہ روانہ ہوگئے یا نہیں۔ کل کو غالباً معلوم ہوگا۔ تمہارے خط میں عزیز متالا کے نام بھی مضمون تھا اس لئے یہ معلوم ہوجانے کے بعد کہ وہ بیروت پہنچ گئے ہیں تمہارا خط ان کو بھیج دوں گا۔ ان کا بیروت کا پتہ یہ ہے: ص ب نمبر ۴۶۰۷، بیروت۔

یہ تو تم نے سن ہی لیا ہوگا کہ اس ناکارہ کی واپسی ایسے ناوقت طے ہوئی کہ جو یہاں قیام کا اصل زمانہ تھا۔ اس لئے کہ حج کے زمانہ میں تو حرمین میں ہجوم اتنا ہوتا ہے کہ نہ مکہ میں طواف نہ مدینہ پاک میں سکون۔ لیکن کچھ مجبوریاں اور ہارون مرحوم کے بعد سے حضرات نظام الدین کا اصرار تو تھا ہی، علی میاں، مولانا انعام صاحب اور سب سے بڑھ کر ہمارے قاضی عبدالقادر صاحب نے تو حادثہ کی خبر سن کر رمضان ہی میں حکم دے دیا تھا کہ رمضان ہی میں چلا جا۔ اس وقت تو میں نے ان کی رائے کو بہت عجیب سمجھ کر کہہ دیا تھا کہ 'کیا کہہ رہے

ہیں آپ؟' گھر والوں کا اصرار تو ہونا ہی چاہئے تھا، وہ تو میری نگاہ میں کچھ اہم نہ تھا مگر جب سے علی میاں اور مولوی انعام نے اصرار کیا تو جانا طے کر ہی لیا۔

اور جب جانا ہی ہے تو آئندہ رمضان انشاءاللہ بشرطِ حیات سہارنپور میں ہوگا۔ اور اقامہ کی مجبوری کی وجہ سے جلدی نہیں جا سکتا کہ سنا ہے کہ اقامہ والے ٦ ماہ سے زیادہ باہر نہیں رہ سکتے۔ اور بھی کچھ قانونی مجبوریاں درپیش ہیں اب آپ تو حجاز کا ارادہ نہ کریں اسلئے کہ عبدالحفیظ بھی باوجود میرے شدید انکار کے میرے ساتھ آنے پر مصر ہے۔ ہر چند کہ میں شدت سے روک رہا ہوں مگر آج کل کون کسی کی مانے۔ وہ بیروت جاتے جاتے بھی روک کر کہہ گیا کہ آپ مجھے منع نہ کریں۔ میں انشاءاللہ آپ کی روانگی سے پہلے واپس آجاؤں گا۔

مصر میں طباعت کی تو اب کوئی صورت نہیں ہے۔ نہ کاغذ کی وجہ سے نہ وہاں کے جنگی حالات کی وجہ سے اس وجہ سے [کراچی میں اس کی طباعت] مولانا بنوری کی سرپرستی میں عزیز شاہد کراچوی سلمہ کے زیر اہتمام گذشتہ بدھ کو شروع ہوگئی۔

تم نے لکھا کہ اس سے پہلے سورت ہسپتال سے خط لکھا تھا وہ پہنچ گیا تھا۔ اس کا جواب کل لکھوا چکا ہوں تم نے اس خط میں ہسپتال کی جو تفصیل لکھی اس سے اور بھی قلق ہوا کہ کئی گھنٹے مریضہ کو بے ہوش رہنا پڑا۔ اللہ تعالیٰ ہی صحت عطا فرمائے۔ تم نے لکھا کہ 'ڈاکٹر کے اور حکیم صاحب کے مشورے سے تبدیلی آب وہوا کیلئے سورت کے قریب ایک جگہ ٹھہرا ہوا ہوں' اس لئے یہ خط حاجی صاحب کے پاس بھیج رہا ہوں کہ بمبئی میں تمہارے اعزہ کی آمد و رفت کا سلسلہ رہتا ہے, اگر کوئی معتمد جانے والا ملے تو اس کے ہاتھ [تمہارے پاس] بھیج دیں ورنہ اس خط کو حکیم صاحب کے پاس سورت بھیج دیں کہ وہاں تو ان سے اور ڈاکٹروں سے تمہارا رابطہ قائم ہوگا۔

تم نے لکھا کہ تفصیل محض دعا کیلئے لکھی ہے اس کی صحت کی دعا تو جب سے عودمرض کا حال سنا ہے بہت اہتمام سے کی جارہی ہے۔تم نے لکھا کہ تمہارے کارڈ میں جلد واپسی کا تقاضا تھا یہ تو میں پہلے لکھوا چکا ہوں کہ وہ تو عود مرض سے پہلے کا تھا۔اس کے بعد میں متعدد خطوط بہت شدت سے تمہارے آنے کومنع کے لکھوار ہا ہوں کہ مریضہ کوایسی حالت میں چھوڑ کر ہرگز نہیں آنا۔

اہلیہ سے میرا سلام مسنون کہہ دیں اور یہ بھی کہہ دیں کہ تمہارے لئے بہت اہتمام سے دعائیں کرر ہا ہوں۔ یہ تو میں اوپر لکھوا چکا ہوں کہ عزیز متالا کے بیروت پہنچنے کی اطلاع کے برقیہ پرتمہارا یہ خط اس کے پاس بھیج دوں گا اس لئے کہ اس خط میں اس کے نام بھی مضمون ہے اور مرض کی تفصیل بھی اس کو معلوم ہوجائے گی۔اپنی خالہ سے بھی سلام کہہ دیں۔ تم تینوں کی طرف سے روضہ اقدس پرصلوۃ وسلام پیش کرتا ہوں۔

حضرت حکیم صاحب کی خدمت میں بعد سلام مسنون،عزیز ناصر مرحوم کے حادثہ کے بعد آپ کوجلدی خط تو اس واسطے نہیں لکھا کہ عزیز عامر کے خط سے آپ کا دہلی پہنچنا معلوم ہوا تھا۔لیکن جب اسی کے خط سے واپسی کا حال معلوم ہوا تو حکیم چچی کی معرفت ایک خط لکھوایا تھا۔اس سے پہلے حاجی یعقوب صاحب کی معرفت بھی مختصر مضمون لکھوایا تھا۔عزیز عامر کے خطوط تو کثرت سے آتے رہتے ہیں۔

اللہ جل شانہ کا شکر ہے کہ مرحوم کی والدہ اور اہلیہ پر رنج وقلق کی وہ شدت نہیں رہی جو شروع میں تھی۔اللہ تعالیٰ مزید صبر وسکون عطا فرمائے ان کو بھی اور تم سب دوستوں کو بھی۔حادثہ کی شدت پر جتنا بھی رنج وقلق ہو برمحل ہے۔مگر عامر نے مرض وصال کے حالات لکھے، بہت امید افزاء ہیں۔اللہ تعالیٰ جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔پسماندگان بالخصوص اس کی اہلیہ

اور بچوں کیلئے بہترین تربیت کا انتظام فرمائے کہ وہی رب الناس، رب العالمین ہے۔

اس ناکارہ کی واپسی کے ذکر تذکرے چرچے مشورے تو رمضان ہی سے ہو رہے ہیں لیکن ابھی تعیین نہ ہوسکی۔ حاجی یعقوب صاحب سے بسہولت ایک ماہ بعد معلوم ہو جائیں گے۔ اہلیہ سے سلام مسنون، بچوں کو دعوات۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب
بقلم حبیب اللہ، ۹/اپریل ۷۴ء

﴿106﴾

از: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب، بیروت
بنام: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ، مدینہ منورہ
تاریخ روانگی: غالباً ۱۴/اپریل ۷۴ء/۲۲/ربیع الاول ۹۴ھ

سیدی و مولای حضرت اقدس مدظلکم العالی!

بعد سلام مسنون، امید ہے کہ مزاج اقدس بخیر ہوں گے۔ یہاں پہنچ کر شدید مصروفیات اور کوئی نظام نہ ہو سکنے کی وجہ سے جلد خط نہ لکھ سکے جس کی وجہ سے معافی چاہتے ہیں

پہلے مدینہ منورہ سے جمعہ کو روانگی کے بعد اتوار کو شامی ائر لائن کے جہاز سے ہمارا جانا طے تھا مگر مکہ معظّمہ پہنچ کر جدہ تحقیق کرانے سے معلوم ہوا کہ اتوار کا جہاز کینسل ہو کر اب جمعرات کو جائے گا۔ اس لئے پھر ہم نے پیر کے دن کے سعودی جہاز سے سیٹیں بک کروالیں۔

شام کو چار بجے جہاز تھا۔ اسی وقت قاضی صاحب کا جہاز بھی تھا۔ ان سے ملاقات وغیرہ کر کے حضرت کے نام چند سطور لکھ کر جب ہم کسٹم کے اندر داخل ہونے لگے اور میں نے اہلیہ، خدیجہ ہم تینوں کے دو پاسپورٹ یہ کہہ کر دیئے کہ بچی کا نام اس کی ماں کے

پاسپورٹ میں ہے۔ چنانچہ اسے کھول کر بتایا تو اس نے کہا کہ لنڈن سے آتے وقت جدہ ایر پورٹ پر اس کارڈ پر صرف اس کی ماں کا نام ہے, بچی کا نام نہیں ہے۔

پھر کہنے لگا کہ جوازات والوں کے پاس جا کر ان سے لکھوا کر لاؤ۔ چنانچہ بھاگے ہوئے ساتھ والی عمارت میں جوازات والوں کے پاس گئے۔انہوں نے دیکھا اور کہا کہ کیا ثبوت ہے کہ اس لڑکی کو تم لندن سے ساتھ لائے بھی تھے؟ ممکن ہے کہ وہاں لندن میں پاسپورٹ میں نام لکھوایا ہو لائے نہ ہوں۔ چنانچہ خدیجہ کا ٹکٹ ہم نے بتایا کہ دیکھئے لندن سے جدہ کا یہ ٹکٹ ہے جس پر اس نے سفر کیا ہے۔ چنانچہ اس نے اہلیہ کے کارڈ پر خدیجہ کا نام لکھ دیا۔

پھر اس کے ذہن میں کچھ آیا تو کہنے لگا یہ تو تمہارا اپنا ثبوت ہے لیکن ہمیں تو ہمارے محکمہ جوازات کی شہادت چاہیئے, وہ لکھ دیں کہ اس بچی کا دخول ثابت ہے۔ یہ کہہ کر اس نے کارڈ پر جو لکھ دیا تھا وہ کاٹ دیا۔ پوچھنے پر معلوم ہوا کہ محکمۂ اثبات الدخول کا وقت دو پہر دو بجے تک ہے, چنانچہ پیر کا جہاز تو چلا گیا۔

میں نے پوچھا کہ دخول کس سے ثابت کریں گے تو انہوں نے کہا کہ جس جہاز سے آپ آئے تھے اس کے مسافروں کی ایک فہرست ان کے پاس رہتی ہے اس میں اس کا نام دیکھیں گے۔ یہ سن کر میرے ہوش اڑ گئے کہ معلوم نہیں اب کیا ہوگا؟

اس جہاز میں لندن سے ہمارا اس طرح سفر ہوا تھا جیسا کہ آج کل ہندوستان میں ٹرینوں کا سفر ہوتا ہے کہ طاقت کے زور سے دروازہ پر لٹک گئے, ورنہ رہ گئے۔ ٹھیک اس طرح سے لندن ایر پورٹ پر ہم نے لڑ کر جگہ لی تھی۔ اس لئے کہ اس دن جہاز والوں نے ایک سو کے بجائے دو سو مسافروں کو سیٹیں دی ہوئی تھیں تو آدھے رہ گئے تھے۔ اس لئے جہاز کے چلنے سے تین چار منٹ پہلے ہم جہاز میں سوار ہوئے تھے, اس لئے فہرست کے بننے کا تو کوئی

سوال ہی نہ تھا۔

ٹھیک یہی حال دمشق جہاز بدلنے پر بھی ہوا تھا۔اس لئے مجھے یقین تھا کہ نہ کوئی فہرست ہوگی نہ اندراج۔ چنانچہ دن بھراور رات بھرانتہائی کڑھن اور بے چینی میں گذری کہ کمپنی کی فہرست میں نام تو ہوگا نہیں, اور لنڈن سے اسکا تاریخ پیدائش کا سٹیفکیٹ منگوانا پڑے گا, اور مقدمہ چل کر گواہ اور حلف نامہ اور کیا کیا مراحل کے بعد کئی ماہ اس مصیبت سے نجات میں لگیں گے۔

ان تفکرات میں وہ انقطاع اور تبتل نصیب ہوا کہ ایسا محسوس ہوتا تھا کہ جیسے فقیر کسی مخیّر کے سامنے ہاتھ پھیلا کر خوشامد سے بھیک مانگتا ہے اسی طرح گویا دربارِالٰہی میں بالکل سامنے حاضر ہوکر عرض معروض کر رہا ہوں۔اب بھی جب سوچتا ہوں اس حالت سے ایک عجیب لطف پاتا ہوں۔

دوسرے دن منگل کو علی الصباح آٹھ بجے اثبات الدخول کے دفتر گئے تو متعلقہ افسر نہیں آئے تھے۔تین گھنٹے بے انتہاء انتظار اور شدید کرب واضطراب میں گذارنے کے بعد وہ متعلقہ افسر آئے۔ہم نے جدہ اترنے کی تاریخ بتائی تو فوراً اس دن کے جہازوں کی فہرستیں نکالیں۔فہرست دیکھ کر تو میں بالکل حواس باختہ ہوگیا اور مولانا عبدالحفیظ صاحب تو وہاں [سے] ہٹ کر سامنے کی کرسی پر مایوس ہوکر بیٹھ گئے, اور میں فہرست تکتا رہ گیا کہ معلوم نہیں کہ اب کیا ہوگا۔

اس لئے کہ اس میں خدیجہ کا نام ہی نہیں تھا صرف میرا اور اہلیہ کا نام اس طرح تھا, السید متالا ، السیدہ متالا اور بچوں کے نام کے ساتھ شروع میں السید/ السیدة کی بجائے الطفل لکھا ہوا تھا۔لیکن اس وقت اللہ جل شانہ کی ایسی نصرت ہوئی کہ اس کا لطف بھی

اب تک ہے کہ اس نے دوساتھ ساتھ 'متالا' دیکھ کر ماں اور بچی کو سمجھ کر کہہ دیا 'مـــضبـــو ط، مضبوط' اور فوراً پاسپورٹ اور کارڈ اور سب پر مہر لگا کر دستخط کر کے لکھ دیا کہ اس بچی کا دخول ثابت ہے۔

اگر خدانخواستہ وہ نام کے مقابلہ میں ٹکٹ کے نمبر پڑے ہوئے تھے وہ ملا کر دیکھتا تو معلوم نہیں کیا ہوتا۔ شروع میں اس نے متالا دیکھ کر کہا بھی کہ خدیجہ کا ٹکٹ لاؤ۔ اس کے نمبر ملا کر دیکھیں لیکن فوراً کسی کسی کام کیلئے اٹھ کر گیا اور آتے ہی کہا 'مضبوط، مضبوط'۔ تین گھنٹہ اوراعمال کے علاوہ استمداد من الشیخ کے مراقبہ میں گذرا۔ اللہ جل شانہ نے حضرت کی برکت سے ایک مصیبت عظمیٰ سے نجات دی۔

بارہ ایک بجے فارغ ہو کر ٹکٹ بک کروانے گئے تو منگل کی شام کو جہاز تھا مگر سیٹ نہیں تھی۔ پھر بھی اس نے کہا کہ جہاز پر چار بجے آجاویں اگر کچھ سیٹیں خالی ہوں گی کوئی نہ آیا تو آپ کو دے دیں گے۔ چار بجے تیار ہو کر گئے مگر سیٹ نہ ملی ,واپس آگئے۔ دوسرے دن بدھ کی صبح کی سیٹ مل گئی۔

سامان چونکہ پیر کے جہاز میں چڑھ چکا تھا اس کے بعد وہ قصہ پیش آیا تھا اس لئے جہاز والوں نے کہا تھا کہ اب تو سامان نہیں اتر سکتا اگر آپ چاہیں تو کل کو واپس آجائے گا لیکن ہم نے کہہ دیا تھا کہ کل پرسوں ہم خود ہی وہاں جا کر لے لیں گے۔ اس لئے صرف ہاتھ کا سامان ساتھ تھا۔ اس لئے جہاز کے وقت مقررہ سے پون گھنٹہ پہلے مطار پر گئے۔

پونے آٹھ بجے جدہ سے روانہ ہو کر جہاز دس بجے بیروت پہنچا۔ کسٹم میں صرف چند منٹ لگے ,باہر نکل کر ٹیکسی سے ہوٹل گئے۔ آگے خیال تھا کہ ۲۴ گھنٹہ ہوٹل میں ٹھہر کر مکان تلاش کرلیں گے لیکن تین دن مسلسل مکان کیلئے گھومتے رہے بالکل نہ ملا۔ اس درمیان میں

مطبع والوں سے بھی چونکہ ازسرنو بات چیت کرنی پڑی اس لئے کافی وقت ضائع ہوا۔

مولانا عبدالحفیظ صاحب نے دو جزوں کے بارے میں اس سے پہلے سفر میں بات کی تھی۔ایک یہ کہ ایک صفحہ کی اجرت ۸/ لیرے ہوگی دوسرے یہ کہ ۱۰۰/ صفحات روزانہ تیار ملیں گے۔لیکن اس کے بجائے اس نے اجرت ۱۶/ لیرے بتائی اور صرف دو تین فلزے یعنی تیس چالیس صفحے دینے کیلئے کہا۔

اس لئے پھر ہم نے یہاں دوسرے مطابع میں تحقیق شروع کی تو دوسرے مطابع والے تو ۱۸/ لیرے سے بھی زیادہ مانگ رہے تھے,اور کام اس سے سست بتارہے تھے۔ بالآخر مختلف مجلسوں میں اس مطبع والے سے بات چیت کرکے قیمت ۱۶/ سے کم کرواکے ۱۳/ پرراضی کیا اور عجلت کے بارے میں اس نے پختہ وعدہ کیا اور یقین دلایا ہے کہ ایک ہفتہ عشرہ تک دو تین فلزے اپھر اس کے بعد پابندی سے کم ازکم پانچ ضرور دوں گا ورممکن ہوا تو اس سے بھی زیادہ,لیکن پانچ فلزے روزانہ کا میرا وعدہ ہے۔

دو دن تک مطبع والے سے جو بات چیت ہوتی رہی ,مولانا عبدالحفیظ صاحب مصر, پاکستان وغیرہ مختلف جگہوں کا سوچتے رہے لیکن میں نے کہا کہ اجرت کے لحاظ سے مصر سے اس کی اجرت کچھ تیس فیصد زیادہ ہے اس کے بدلہ میں یہاں سے جلدی کام شاید کہیں بھی نہ ہوسکے,اور دوسرے یہ کہ تیس فیصد جو زائد اجرت ہے اس کے بدلہ میں ہمیں کتاب کی نیگیٹو (فوٹو کی پلاسٹک کی پلیٹیں) ملیں گی جو میرے خیال میں سو دوسو سال تک اسے کچھ نہیں ہوگا, جب ضرورت پڑی نکال کر چھاپ لی,تو آئندہ کیلئے **تجمیع حروف** کا خرچہ بالکل نہیں رہیگا

غرض پھر مشورہ میں یہی طے کرلیا کہ اب یہیں چھپوانی ہے اور بحمداللہ جمعہ سے کام شروع ہوگیا لیکن اس کے بعد تین دن تک عیسائیوں کی کوئی عید ہے اس لئے کام بند ہے۔

اس لئے ہم کتاب کے متن پر قوسین اور اول سطور اور عناوین وغیرہ بنا رہے ہیں کہ بعد میں یہ کام نہ رہے۔

جب صاحبِ مطبع سے معاملہ طے ہوگیا تو ہم نے اس کے ہاں جتنے حروف تھے سارے اکٹھے کر کے دیکھے اس نے ہر ایک کا نمونہ جو کتابیں اس کے ہاں چھپی تھیں وہ بھی بتائیں۔ ان کو دیکھ کر ان میں سے ۱۶/سائز کے حروف طے کئے۔ مصری حروف کی سائز کچھ اچھی نہیں، یہ جو ہم نے طے کئے ہیں شرح کیلئے بہت ہی موزوں ہیں، اور بہت ہی جمیل معلوم ہوتے ہیں۔ وہی حروف گہری سیاہی کے ساتھ اوپر متن کیلئے ہیں۔

جب ہم نے طے کر لئے تو اس نے ایک صفحہ چھاپ کر دیا تو اس کے مقابلہ میں مصری طباعت ایسی معلوم ہوتی ہے جیسے مصری کے مقابلہ میں لیتھو۔ امید ہے کہ انشاء اللہ کتاب بہت ہی خوبصورت چھپے گی۔ وہ مطبوعہ صفحہ مولانا عبدالحفیظ صاحب کی بیگ میں رہ گیا، اور وہ آج اتوار کی شام کو آٹھ بجے کے جہاز سے قاہرہ گئے ہیں۔

مولانا عبدالحفیظ صاحب کو وہاں کچھ ضروری کام [ہیں] اور حساب بھی کچھ صاف کرنا ہے اور نیز وہاں سے اوجز لانی ہے کیونکہ حکیم جی ماموں یامین صاحب کے پاس سے جو نسخہ لائے ہیں اس کی تو تین جلدیں خراب نکلیں، ساری دیمک نے کھالی ہیں۔ اس لئے ان میں جو پانچویں جلد اچھی تھی اس کی طباعت شروع کی ہے۔ جلدوں کی ترتیب تو پہلے سے مولانا عبدالرحیم صاحب سے مل کر انھوں نے بنائی ہوئی ہے۔ دعا فرمادیں کہ حق تعالیٰ شانہ عافیت کے ساتھ تکمیل تک پہنچاوے۔

مکان کے بارے میں جیسا کہ پہلے لکھا کافی دقت رہی۔ آخر میں ایک چھوٹے مکان کی بات چیت کر کے اس مکان میں ہم دو گھنٹہ بعد منتقل ہونے والے تھے کہ دلال مل گیا

پہلے بھی ہم نے اس سے مکان کے متعلق پوچھا تھا اس نے کہا کہ ایک بہت اچھا مکان ہے۔

آ کر دیکھا بہت بڑا شاندار محل جیسا مکان دو دو غسلخانے ، پاخانے اور بہت بڑے بڑے پانچ حجرے دو صحن ، بہت بڑا مطبخ جس میں سارے برتن وغیرہ بھی ہیں، ثلاجہ، گرم پانی کا انتظام بھی ہے۔ چھوٹا سا دو کمروں کا مکان ہم نے چارسو پندرہ میں طے کیا تھا اور یہ تین سو پچیس میں ملا، بہت ہی اچھا مکان ہے۔ ہر قسم کا فرنیچر ہے، صحن میں خدیجہ کے لئے ایک بہت بڑا جھولا بھی لگا ہوا ہے۔

حضرت کی دعاء توجہات کی برکت سے بحمد اللہ ہر مشکل آسان ہوگئی۔ اب دعا وتوجہ فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے ہاتھوں اس کام کو تکمیل تک پہنچا دے۔ مولوی اقبال صاحب بھی خیریت سے ہیں۔ سلام مسنون، دعاؤں کی درخواست کرتے ہیں۔

اہلیہ اور خدیجہ بھی سلام مسنون کے بعد دعاؤں کی درخواست کرتی ہیں۔ اہلیہ نے یہاں پہنچ کر خواب میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی زیارت کی کہ آپؓ نے پاس بلا کر بڑی شفقت کے ساتھ پوچھ پوچھ کر ہر چیز کیلئے دعاء فرمائی ہے۔

خط بہت زیادہ طویل ہوگیا جس کی معافی چاہتا ہوں۔

فقط والسلام

گدائے آستانہ عالی، محمد یوسف

﴿107﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ، مدینہ منورہ

بنام: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب، ورسٹھی، انڈیا

تاریخ روانگی: ۲۱؍اپریل ۷۴ء/ ۲۹ ربیع الاول ۹۴ھ

عزیزم الحاج مولوی عبدالرحیم سلمہ! بعد سلام مسنون، آج ۲۱؍اپریل کو تمہارا لفافہ

مؤرخہ ۹؍اپریل پہنچ کر موجب منت ہوا۔تمہارے خط کا تمہاری اہلیہ کی صحت کا ہر وقت انتظار رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی اپنے فضل وکرم سے اس کو صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرمائے۔

تمہارے بیروت نہ جانے کا قلق تم سے زیادہ مجھے ہے۔مگر

نہ دوری دلیل صبوری بود که بسیار دوری ضروری بود

تمہاری اہلیہ کی بیماری نہ تمہاری اختیاری چیز ہے نہ میری نہ اس کی۔

۹؍اپریل کو تمہارا پہلا برقیہ پہنچا تھا جس میں تم نے اطلاع دی تھی کہ بیروت جارہا ہوں۔ چونکہ اسی دن تمہارا خط جس میں کئی ڈاکٹروں کے مشورے کے بعد اہلیہ کو ہسپتال میں داخل کرنے کے متعلق پہنچا تھا اس لئے میں نے فوراً حاجی یعقوب صاحب کو تار دلوادیا تھا کہ مولوی عبدالرحیم بیروت کا ارادہ نہ کریں اس لئے کہ ایسی حالت میں جب کہ اہلیہ ہسپتال میں ہو تمہارا چھوڑ کر آنا شرعاً، عقلاً، عرفاً کسی طرح بھی مناسب نہیں تھا۔

اس کے بعد تمہارا ۱۵؍اپریل کو دوسرا تار ملا کہ ٹکٹ بک ہوگیا۔مشورہ دیں۔اس پر میں نے دوسرے برقیہ کی ضرورت اس واسطے نہیں سمجھی کہ ۹؍اپریل کو میں نے ایک مفصل خط بھی تمہارے نام لکھ کر حاجی یعقوب کے نام بھیج دیا تھا کہ بہت احتیاط سے آپ کے پاس بھیج دیں۔

تمہارے یہاں سے خط وکتابت بڑی دیر میں ہورہی ہے اور مجھے تمہاری اہلیہ کی صحت کا بڑی شدت سے انتظار رہتا ہے۔ یہ میں پہلے لکھ چکا ہوں کہ یوسف متالا تمہارے بدل میں گیا ہے۔اس کی رائے تو یہ تھی کہ اس کی غیبت میں اس کی اہلیہ محمد کے ساتھ مدینہ رہے۔اس کو تو میں نے پسند نہیں کیا تھا۔

میری رائے یہ تھی کہ محمد کے ساتھ وہ لندن چلی جائے اور یہ طے بھی ہوگیا تھا مگر ملک صاحب عبدالحفیظ کے والد اس وقت تشریف فرما تھے۔ بوڑھا پھر بھی بوڑھا ہوتا ہے۔مثل

مشہور ہے کہ بوڑھے کوڈھول میں مڑھ کر بارات میں لے گئے تھے۔ ملک صاحب نے مشورہ دیا کہ یوسف اپنی اہلیہ کو بیروت ہی لے جائے کہ جانے والوں کے کھانے پینے کا نظم بھی قابو میں رہے گا۔

اور محمد کی [چونکہ] رائے پہلے سے یہاں قیام کی تھی اس لئے وہ تو ٹھہر گیا اور اہلیہ یوسف کے ساتھ چلی گئی۔ مگران کو گئے ہوئے غالباً دو ہفتے سے زیادہ ہوگئے مگر اب تک بخیر رسی کا کوئی خط نہیں آیا۔ البتہ برقیہ آیا تھا کہ کام شروع ہو گیا۔ میں نے تو عبدالحفیظ کو ایک خط میں لکھا ہے کہ بہت ہی قلق ہو رہا ہے کہ مولوی تقی تمہارے ساتھ نہیں، میرا ارادہ یہ ہے کہ ان کو ۲ رماہ کی چھٹی دلوا کر بیروت بھیجوں۔ اس لئے کہ ان کے پہنچنے پر ہر تیسرے دن خط آیا کریں گے۔

تم نے لکھا کہ میں نے اپنے بھائی محمد علی کو ساری باتیں سمجھا دی ہیں مگر پیارے! جو کام آدمی خود کر سکتا ہے وہ دوسرا نہیں کر سکتا۔ اور تم تو مولوی عبدالحفیظ کے دست راست ہو ہی، تمہارا ان کے ساتھ اور ان کا تمہارے ساتھ مستقل جوڑ ہو گیا۔ اب تو نہ معلوم کیا کیا منصوبے مولوی عبدالحفیظ صاحب نے بنا رکھے ہیں۔ میں تو مر ہی جاؤں گا تم دونوں کرتے رہنا۔

تمہارا ایک خط یوسف کے نام آیا تھا وہ میں نے بیروت بھیج دیا تھا اسے بھی بیروت بھیج رہا ہوں۔ اہلیہ اور خالہ سے سلام مسنون کہہ دیں۔ ملک صاحب اور صوفی اقبال صاحب میرے پاس ہیں ان کی طرف سے بھی سلام مسنون۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم حبیب اللہ، ۲۱ر اپریل ۷۴ء

مفتی۔۔۔ صاحب کا بیروت جانا مجھے پسند نہیں آیا۔ اس لئے کہ ان کی تجویز تو اس منصوبے پر تھی کہ وہ لندن جا رہے تھے اور [مولوی یوسف] متالا ان کو لندن بلا رہا تھا۔ میں

نے تو راستہ میں سہولت کا راستہ پیدا کیا تھا۔

از احقر اسماعیل عفی عنہ، بعد سلام مسنون، جناب کا تعویذ بنا پرچہ حضرت اقدس کے ائر لیٹر پر اسرار و رموز اپنے اندر سمیٹے ہوئے [موصول ہوا]۔اس کا جواب تو انشاءاللہ ایک دو دن میں نرولی تحریر کروں گا۔اس وقت صرف دعا و توجہ کی درخواست ہے۔زامبیا کا فی الحال ارادہ نہیں ہے البتہ ممکن ہے کہ ہند کا سفر حضرت کے ساتھ ہو جاوے۔محمد لندنی سلام اور دعا و توجہات عالیہ کی درخواست کرتا ہے۔مولانا عبدالحفیظ صاحب بیروت میں ہیں اور اب تک کچھ پتہ نہیں ہے کہ وہاں پر کام کی کیا نوعیت ہے, بظاہر چکر میں ہیں۔ان کے حبیب کی طرف سے سلام مسنون۔

﴿108﴾

از:حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ، مدینہ منورہ

بنام:مولانا عبدالحفیظ صاحب مدظلہ، بیروت

تاریخ روانگی:اپریل ۷۴ء/ ربیع الاول ۹۴ھ

عزیزم الحاج عبدالحفیظ سلمہ!

بعد سلام مسنون،تم لوگوں کے جانے کے بعد تمہارے چچا تشریف لائے۔میں تو سمجھا کہ رخصتی مصافحہ کرنے آئے ہیں, میں نے مصافحہ کیلئے ہاتھ بڑھا دیا۔ذاکرین کا مجمع شروع ہو گیا تھا وہ میرے جانے تک مراقبہ تک مشغول رہے۔ظہر کے بعد مصافحہ کے واسطے آئے۔میں جب ظہر پڑھ کر آیا تو مدرسہ کے دروازہ پر تو ملک صاحب سے مصافحہ ہوا۔تھوڑی دیر بعد تمہارے چچا جان تشریف لائے۔اس وقت میں نے ان کو بٹھا کر تین باتیں کہیں۔

میں نے ان سے کہا کہ یہاں تین چیزیں الگ الگ ہیں۔ایک دوسرے سے خلط نہ کریں۔ پہلی چیز تو دل کی آواز جس کو اللہ جل شانہ کا ارشاد سمجھ رہے ہیں ہیں۔ اس کے متعلق غور سے سنیں اگر چہ لفظ تو بے ادبی کا ہے مگر علماء نے لکھا ہے کہ اللہ جل شانہ نے شیطان کو یہ قوت نہیں دی ہے کہ حضور اقدس ﷺ کی صورت بنا سکے لیکن یہ قدرت اس کو دے رکھی ہے کہ وہ خواب میں یا کاہے میں اپنے آپ کو اللہ میاں کہے۔جس کی وجہ یہ ہے کہ حضور اقدس ﷺ اور انبیائے کرام علیہم الصلوۃ والسلام صرف ہدایت کیلئے تشریف لاتے ہیں لیکن اللہ جل شانہ کی صفات میں ہادی اور مضل دونوں ہیں۔صفت ہدایت کے مظاہر انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام ہوتے ہیں اور صفت اضلال کے شیاطین۔

دوسرا شرعی مسئلہ نابالغہ پر اجبار کا حق ہے بالغہ پر نہیں۔ جب یہ محقق ہو جائے کہ بالغہ کی کسی جگہ رائے ہے تو ولی کو اس پر اجبار کا حق نہیں۔ چونکہ آپ کا مجھ سے تعلق ہے اس لئے یہ دو باتیں میری ذمہ داری تھی کہ میں سمجھاؤں۔

تیسرا مسئلہ خاص واقعہ کا ہے اس میں آپ اپنی مصالح ، خانگی حالات وغیرہ سے آپ مجھ سے زیادہ واقف ہیں۔ دوسرے کو تو میں جانتا نہیں کہ کون ہے۔اس لئے اس میں آپ استخارہ مسنونہ بہت اہتمام سے بھی کریں اور دینی مصالح کو مقدم سمجھیں۔

امید ہے کہ تمہارے والد صاحب نے حسب وعدہ اپنے یہاں کے مزدوروں کی معرفت ہندوستان کی بذل بھیج دی ہوگی۔ میں تو تمہاری روانگی کے وقت تم سے دور تھا مگر معلوم ہوا تھا کہ شیخ الازہر کے بھائی آپ کو کوئی تحریر دے رہے ہیں جس کی وجہ سے کار کے چلنے میں دیر ہوئی۔معلوم نہیں وہ کیا تھی اور اوجز کی طباعت کے سلسلے میں کچھ کام دے گی یا نہیں؟

آپ کے آنے میں دیر لگے گی اس لئے یہ خط لکھوا رہا ہوں۔عبدالوحید کی واپسی کی

جلدی نہیں ہے اگر چہ اس کی ضرورت ہے۔ جب تک تمہارے والد صاحب اور مولوی انعام دونوں کا وہاں قیام ہے اس وقت تک اس کی واپسی کی ضرورت نہیں۔تمہارے ابا جان بھی کہیں چل دیں تو اسے بھیج دیں۔ مولانا انعام صاحب کے روانہ ہونے کے بعد تو تم بھی ہی آجاؤ گے۔

ایک ضروری امر یہ ہے کہ یحیٰ کے بھیجے ہوئے ۵۰۰؍معمولات کے پرچے جو جدہ میں رکے ہوئے ہیں تم اس کے متعلق طارق سے کہہ کر آئے تھے وہ اگر وصول ہو گئے ہوں [تو بہتر] ورنہ وصول کر کے ساتھ لانے کی کوشش کرو۔ اور میں نے پہلے بھی لکھوایا تھا کہ معمولات کا عربی ترجمہ اگر تمہارے پاس کوئی ہو تو کسٹم والوں کو دے دو کہ یہ اس کا عربی ترجمہ ہے۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب، بقلم حبیب اللہ

از حبیب اللہ بعد سلام مسنون درخواست دعا

﴿109﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ، مدینہ منورہ

بنام: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب، ورسٹھی، انڈیا

تاریخ روانگی: ۲۶؍اپریل ۷۴ء/ ۵؍ربیع الثانی ۹۴ھ

نہ دوری دلیل صبوری بود　　　که بسیار دوری ضروری بود

عزیز گرامی قدر و منزلت مولانا عبدالرحیم متالا سلمہ!

بعد سلام مسنون، تمہارا پہلا خط ۲۱؍اپریل کو پہنچا تھا میں نے اسی وقت جواب بھی لکھوا دیا تھا۔ میں تو اپنے خیال میں اس کو بھیج چکا تھا مگر اب معلوم ہوا کہ نہیں گیا تھا، بہت قلق ہوا۔ آج کل یہاں گرمی بھی شدید ہو رہی ہے جس کا اثر مجھ سے زیادہ میرے کاتبوں پر ہے،

اور میرا سفر بھی سوار ہو گیا, اور آج کل سفر [کرنا] دشوار ہو گیا۔ یہاں بھی گرمی شدید ہو گئی۔ جمعہ کے دن ہیٹر چلا اور بارکو پنکھا۔

میں نے ابتداء میں تمہیں فوراً بیروت پہنچنے کو یقیناً نہیں لکھا تھا, اور ساری تفصیلات بھی حاجی یعقوب صاحب کو لکھوادی تھیں مگر اس کے بعد ۱۵/اپریل کو تمہارے خط میں جس میں ڈاکٹروں کے بورڈ اور یہ کہ مرض ان کو سمجھ میں نہیں آیا اور مرض کے عود کی تفصیل تھی اس پر مجھے التواء کا تار دینا پڑا۔

میرے پیارے! جذبات اپنی جگہ پر اور مجھے خوب یقین ہے کہ تمہاری طبیعت پر بیروت کا کتنا تقاضا ہو رہا ہوگا, مگر حق اللہ اور حق الناس دونوں جذبات پر مقدم ہیں اور بندگی کا تقاضا شرعی احکام کی پیروی [ہے]۔ تم نے اس سے پہلے خط میں بھی اور آج کے خط میں بھی اہلیہ کی طرف سے اطمینان لکھا مگر مجھے یقین نہیں آیا۔

اگر واقعی اس کی طبیعت اچھی ہے اور قابل اطمینان ہے تو تمہارے بیروت جانے کے واسطے نہ زامبیا کی شادیوں کی اہمیت ہے نہ وہاں سے ٹکٹ آنے کی, تمہارے بیروت کیلئے ہر وقت ٹکٹ تیار ہے۔ میں حاجی صاحب کو پہلے بھی لکھ چکا ہوں اور اگر جانا ہو تو میرا یہ خط دکھلا کر ضرور اپنے لئے بیروت کا ٹکٹ لے لو۔ اگر زامبیا کا ٹکٹ آ گیا ہو جیسا کہ مولوی یوسف متالا نے لکھا کہ وہ ٹکٹ بھیج چکے ہیں تو پھر بمبئی سے ٹکٹ لینے کی ضرورت نہیں۔ اگر تمہارے نزدیک زامبیا کا سفر مختصر ہو تو بیروت اس سے واپسی پر رکھو اور اگر طویل ہو تو بیروت کو مقدم رکھو

بیروت والوں نے سو صفحے روز دینے کا وعدہ کیا تھا مگر بجائے سو کے ۸۰/ پر تو وہ پہلے ہی دن آ گئے تھے اور مولوی عبد الحفیظ نے ایک ہفتہ ہوا لکھا تھا کہ پہلا رزمہ بھیج رہا ہوں وہ آج ۲۶/تاریخ تک تو پہنچا نہیں۔ تم نے مطابع کا تجربہ جو مصر کا لکھا وہ بالکل صحیح ہے, اور مجھے تو

ساٹھ سال کے قریب ہوگئے ان اہل مطابع کی بدنظمیاں دیکھتے ہوئے۔ مولوی نصیر کے بھی بار بار خط آرہے ہیں کہ چندرسائل ضروری ختم ہوگئے ان کا کاغذ بھی دیوبند جاچکا، کاپیاں بھی جاچکیں اور اہل مطابع امروز وفردا کرتے ہیں۔

یہ میں پہلے خط میں بھی لکھ چکا ہوں کہ اگر اوجز میں تمہاری شرکت نہ ہو تو قلق نہ کرو۔ **تم اور عبدالحفیظ اللہ تعالیٰ تم دونوں کو بہت جزائے خیر دے میری حدیث کی کتابوں کے ٹائپ پر منتقل کرنے پر تل ہی گئے ہو** اور عبدالحفیظ کے بقول بذل طبع شدہ مصر قریب الختم ہے۔ وہ اس کو دوبارہ بیروت میں طبع کرانے کا ارادہ کررہا ہے مگر میں نے اس کو یہ کہہ کر روک دیا کہ پہلے حواشی پر اطمینان نہیں اس پر نظر ثانی کی ضرورت ہے اور عزیز عاقل کو برابر تقاضا کررہا ہوں کہ تم اور مولوی یونس جلد نظر ثانی کرو۔

تمہارا بار بار یہ لکھنا کہ علاج کا انتظام ہوگیا ابھی تک گلے تلے نہیں اترا۔ تم نے لکھا کہ پریس والوں سے گفتگو میں میں بھی شریک تھا۔ انہوں نے مشکل سے دوڈھائی ماہ کا وعدہ کیا تھا مگر عبدالحفیظ مجھ سے دوماہ سے کم کا ہی وعدہ کرتا رہا۔

تم نے یہ خط تو لکھا ۱۷ر اپریل کو اور اس میں ہمشیرہ کی شادی ۲۴ر مارچ کی تجویز لکھی۔ میں تو تم مشائخ کے کلام سمجھنے سے پہلے ہی قاصر ہوں۔ جب میں نے بیروت کے اہم سفر کو تمہارے لئے تجویز نہیں کیا تو زامبیا اور افریقہ کی شادی میری نگاہ میں کیا ہے۔ بہرحال زامبیا کا سفر تو تم اور یوسف آپس کے مشورے سے طے کرو۔ میں نہ اس میں مانع ہوں نہ آمر۔ تمہاری اہلیہ کی صحت کیلئے بہت اہتمام سے دعا کرتا رہتا ہوں۔ یہ تو معلوم ہوگیا ہوگا کہ میری روانگی مدینہ منورہ سے یکم جمادی الاولی کو اور جدہ سے یکم جمادی الثانیہ کو۔

میرا مشورہ تو یہ ہے کہ اگر زامبیا جانا ضروری نہ ہو تو دوماہ اطمینان سے گھر پر رہ کر اہلیہ کا علاج کراؤ، اور میرے سہارنپور پہنچنے پر وہاں آجاؤ۔ دوتین ماہ ساتھ رہ کر میری واپسی پر

چاہے میرے ساتھ آجانا چاہے وہاں ٹھہر جانا۔عبدالحفیظ کا شدید اصرار ہے کہ وہ میرے ساتھ ہند جائے مگر مجھے امید نہیں کہ وہ اس وقت تک بیروت سے واپس آجائے گا۔لیکن وہ بہت تلا ہوا ہے مجھے اگر آئندہ خط لکھوتو سعدی کی معرفت لکھنا۔ فقط

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم حبیب اللہ۔۲۶/اپریل ۷۴ء

﴿110﴾

از:حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ، مدینہ منورہ

بنام:حضرت مولانا یوسف متالا صاحب، بیروت

تاریخ روانگی:۳۰/اپریل ۷۴ء[۸/ربیع الثانی ۹۴ھ]

باسمہ سبحانہ

ایں کہ می بینیم بہ بیداریست یارب یا بخواب

عزیزم قاری یوسف ورفقاؤہ!بعد سلام مسنون،تمہاری مدینہ سے روانگی کے بعد سے روزانہ چوں گوش روزہ دار براللہ اکبراست۔مولوی حبیب اللہ سے پہلا سوال یہ ہوتا ہے جب وہ ڈاک خانہ سے آتے ہیں کہ بیروت کا کوئی خط ہے یا نہیں؟اور ہمیشہ جواب میں نفی سن کر صوم وصال شروع ہوجاتا ہے۔

آج یکم مئی کوانہوں نے مژدہ سنایا کہ بیروت کا لفافہ ہے میں نے فوراً سننے کا تقاضا کیا تمہارے خط میں تو کوئی تاریخ تھی نہیں مگر مولوی عبدالحفیظ کے پرچہ میں ۱۴/اپریل تھی۔ بہت ہی حیرت ہوئی کہ بیروت سے بھی اتنی تاخیر سے خط پہنچتا ہے کہ ۱۴ کا خط آج یکم مئی کو ملا اور میں تم لوگوں کو نہ معلوم کتنے خطوط لکھوا چکا ہوں۔

میرا سب سے پہلا خط ۱۱/اپریل کو رجسٹری کیا تھا جس میں اپنے ٹکٹ کی تفصیل لکھی تھی جو مولوی عبدالحفیظ توسیع کے لئے لے گئے تھے۔اس کے بعد ۱۴/اپریل کو صوفی اقبال کے لفافہ میں میں نے عبدالرحیم کا خط بھیجا تھا اور اسی پر میں نے اپنا مختصر مضمون بھی لکھا تھا کہ اس کے بار بار تقاضے کے باوجود میری رائے اس کے بیروت جانے کی نہیں ہے۔

اس کے بعد میں نے ۱۹/اپریل کو تیسری رجسٹری بھیجی جس میں تمہارا خط نہ پہنچنے کی شکایت اور انتظار لکھا تھا اور تمہارے برقیہ کی رسید بھی لکھی تھی اور یہ بھی لکھا کہ برقیہ کے موافق اور صاحب مطبع کے وعدہ کے موافق آج ایک جلد سے زیادہ تیار ہوگئی ہوں گی۔اس کے بعد ۲۶/اپریل کو چوتھی رجسٹری بھیجی اس میں تمہارے دستی خط کا جواب تھا۔اس کے بعد ۲۹/اپریل کو ایک پیکٹ جس میں اسباب السعادۃ مطبوعہ بیروت بھیجی۔خدا کرے کہ یہ سب چیزیں پہنچ گئی ہوں۔ان سب کی رسید ضرور لکھیں۔

یہ سب تو تمہید تھی اس کے بعد تمہارے خط کا جواب سنو کہ تمہارا ہی خط مفصل ہے۔ مولوی عبدالحفیظ صاحب کا خط تو بہت مختصر ہے۔تم نے جدہ کی جو مشکلات جہاز کی لکھیں اس سے بہت ہی قلق ہوا۔اللہ تعالیٰ تم سب دوستوں کو **الاجر علی قدر النصب** اس کا بہترین بدلہ عطا فرمائے۔لیکن خط میں **ان مع العسر یسرا** یہ مژدہ سن کر کہ مکان بہت عمدہ مل گیا دل باغ باغ ہوگیا۔

مولوی عبدالحفیظ کے برقیہ سے یہ معلوم ہو کر کہ جمعہ کو کام شروع ہوگیا تھا میں تو یہ امید لگائے بیٹھا تھا کہ آج یکم مئی تک دو جلدیں تیار ہوگئی ہوں گی مگر آج کے مولوی عبدالحفیظ کے خط سے معلوم ہوا کہ تعطیلات کی وجہ سے منگل سے باقاعدہ کام شروع ہوگا۔اس کو بھی آج ۱۵ دن ہوگئے۔اس سے بھی قلق ہوا کہ زبانی قرارداد ۸/لیرے کی تھی اور پہنچنے پر ۱۶/ہوگئے۔

میں نے مولوی عبدالحفیظ کو بیروت جانے سے دو ہفتے پہلے سے کہنا شروع کر دیا تھا

کہ اپنے ارادہ اور آمد سے مطبع والوں کو پہلے اطلاع کر دو۔ کئی دفعہ تقاضا کیا مگر وہ کچھ اس کے وعدہ پر ایسے مطمئن تھے کہ انہوں نے ضرورت نہیں سمجھی اور کہہ دیا کہ اگر وہاں نہیں ہوگا تو بہت مطابع ہیں اور مجھے یہ فکر ہو رہا تھا کہ میری مدینہ سے روانگی تک وہ آ جاویں تو مجھے سہولت ہو۔

تمہارا یہ مشورہ کہ اسی مطبع سے کام لینا ہے بالکل صحیح ہے۔ مولوی عبدالحفیظ کو تو معلوم ہے کہ میں نے مصر میں بھی پہلے مطبع کو چھوڑنے نہیں دیا۔ اب بھی میری رائے یہی ہے کہ ایک ہی مطبع پر مدار نہ رکھیں کئی مطبعوں میں تقسیم کر دو۔ بشرطیکہ طباعت اس سے گھٹیا نہ ہو اجرت چاہے اس سے زائد ہو جائے۔

حروف کے متعلق جو تم دوستوں نے طے کیا ہے اللہ تعالیٰ مبارک فرمائے، برکت کرے۔ تم نے لکھا کہ مطبوعہ صفحہ مولانا عبدالحفیظ صاحب کے بیگ میں مصر چلا گیا۔ ملک خاندان کی یہ خصوصیت تو تم ہمیشہ یاد رکھیو کہ اللہ تعالیٰ نے خاص جوہر اس خاندان کو دیا ہے کہ کوئی فکر اپنے اوپر نہیں رکھتے۔

اہلیہ کا خواب بہت مبارک ہے۔ اللہ تعالیٰ مبارک فرمائے اور انشاء اللہ اس مبارک کام میں شرکت کی قبولیت کی علامت ہے۔ تم نے لکھا کہ دروازہ پر مسلح پہرہ رہتا ہے۔ اس کی وجہ سمجھ میں نہیں آئی۔ تم نے پتہ بہت دیر میں لکھا میں مولوی عبدالحفیظ کے سابقہ پتہ کی اطلاع حاجی یعقوب صاحب، مولوی تقی الدین اور ملک صاحب کے استفسار پر انہیں بھی نوٹ کرا چکا ہوں اور کراچی بھی لکھ چکا ہوں اور عبدالرحیم کو بھی لکھوا چکا ہوں۔

اس لئے اب آپ حضرات کو چند روز تک ایک تکلیف کرنی پڑے گی کہ دوسرے تیسرے دن ٹیلیفون سے سابقہ پتہ پر تحقیق کیا کریں کہ ہمارا کوئی خط تو نہیں آیا۔ عزیز محمد کی والدہ کا خط آیا اس نے لکھا کہ تمہارے والد بہت خفا ہو رہے ہیں کہ چھ ہفتے کی اجازت لے کر گیا تھا اتنی دیر لگا دی۔ وہ تو خط مفصل تھا لیکن اس نے بتایا کہ دوسطریں ابا جان کی بھی ہیں کہ

جہاز کی تاریخ طے کر کے مجھے تار سے اطلاع کرو۔

محمد کا ارادہ تو تاریخ بڑھانے کا تھا اس لئے کہ اس کے جہاز کی تاریخ ۱۲؍مئی ہے مگر میں نے اس کے والد کی ناراضگی کی وجہ سے تاریخ بڑھانے کو منع کر دیا۔ اس لئے وہ ۱۲؍مئی کے جہاز سے حسبِ تجویز سابق روانگی کا ارادہ کر رہا ہے۔ ۸،۹؍مئی کو یہاں سے روانگی ہے۔

عزیز عبدالرحیم کو آپ کے پتہ کی تبدیلی کی اطلاع تو ضرور کروں گا آپ خط لکھیں تو آپ بھی کر دیں۔ اس لئے کہ میں نے سب جگہ سابقہ ہی پتہ کی اطلاع دے رکھی ہے۔ مولوی عبدالحفیظ سے کہہ کر کراچی ضرور اطلاع کرا دیں اگر چہ میں بھی ارادہ کر رہا ہوں مگر اس قدر مشغول اور سفر کا سہم سوار ہو گیا کہ نہ معلوم کتنے دن لگ جائیں۔

ایک ضروری امر یہ ہے کہ میں نے ۲۲؍اپریل کی رجسٹری میں اوجز کا خاتمۃ الطبع اردو میں لکھ کر بھیجا (۱) اور اس میں تاکید کر دی تھی کہ اس کی جلد سے جلد عربی بنا کر اور کچھ اضافہ مناسب سمجھو تو کر کے بواپسی مدینہ کے پتہ سے بھیج دو۔ اس لئے کہ ۳؍مئی کو علی میاں آ رہے ہیں میں ان کو بھی دکھلا دوں کہ اگر وہ کچھ اصلاح کرنا چاہیں تو کر دیں۔ لکھنو بھیجنے میں بہت دیر لگے گی۔

میں تو سمجھ رہا تھا کہ بیروت کا خط چار پانچ دن میں آ جاتا ہو گا مگر تمہارا یہ خط ۱۶؍اپریل والا یکم مئی کو پہنچا جس سے فکر ہو گیا کہ علی میاں کی موجودگی میں تو بظاہر اس کا پہنچنا مشکل ہے بلکہ میری موجودگی میں بھی پہنچنا مشکل ہے اس لئے کہ میری یہاں سے روانگی یکم جمادی الاولیٰ کو طے ہے۔

اب تو مجھے یہ فکر ہو گیا کہ تم دوستوں کی واپسی میرے مکہ کے قیام میں ہو سکے گی یا نہیں۔ اس لئے کہ وہاں سے روانگی یکم جمادی الثانیہ کو طے ہے۔ تم نے خدیجہ کا کوئی حال

---

(۱) یہ تحریر اور مکتوب مذکور اس جلد کے شروع میں ملاحظہ فرمائیں۔

نہیں لکھا، اس کی طبیعت لگ رہی ہے یا نہیں۔ جھولے میں تو خوب مزا آرہا ہوگا۔ عصر کے بعد وہ اکثر یاد آتی ہے۔ اس کی ماں سے بھی سلام مسنون کہہ دو۔ ان دونوں کیلئے بھی دعا کرتا ہوں

فقط والسلام

حضرت اقدس شیخ الحدیث صاحب

بقلم حبیب اللہ۔ ۳۰/اپریل ۷۴ء

﴿111﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ، مدینہ منورہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب، بیروت

تاریخ روانگی: اپریل ۷۴ء/ ربیع الاول ۹۴ھ

از زکریا عفی عنہ، بعد سلام مسنون اپنی اہلیہ سے بھی سلام مسنون کہہ دیں اور خدیجہ کو دعوات۔ عزیز محمد سلمہ کے سر میں تین دن سے خوب درد ہے۔ میں نے تو اس کو مشورہ دیا تھا کہ تو بھی بیروت چلا جا اور ہمشیرہ کو لے کر لندن پہنچ جایئے۔ اس نے کہا کہ ابھی تو نہیں آپ سے بات کروں گا۔ اس نے کہا کہ ڈاکٹری دوا تو مجھے موافق نہیں آتی جس سے تعجب ہوا۔ حکیم نے جو دوائیں تجویز کی تھیں وہ یہاں ملی نہیں۔ مجبوراً کل دو انجکشن لگوائے گئے۔ ڈاکٹر کا پیام پہنچا تھا کہ ان کو آرام کی ضرورت ہے اس لئے میں نے باصرار اس کو قاضی صاحب کی چارپائی پر مسلط کر دیا۔ اللہ تعالیٰ ہی شفا عطا فرمائے۔

﴿112﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ، مدینہ منورہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب، بیروت

تاریخ روانگی: اپریل ۷۴ء/ ربیع الاول ۹۴ھ

بعد سلام مسنون، آپ کے نام کا ایک خط پہلی رجسٹری میں بھیج چکا ہوں دوسرا یہ ارسال ہے عزیز محمد سلمہ کی طبیعت ۵، ۷/دن سے زیادہ خراب ہے۔ دوران سر کی شدت ہے کہتا ہے کہ سر ہلانے میں بڑی دقت ہوتی ہے۔ کہتا ہے کہ ڈاکٹری دوائیں مجھے موافق نہیں آتیں۔ اور یونانی دوائیں یہاں ملتی نہیں۔

ڈاکٹر اسماعیل کی تو بدر میں ملازمت ہوگئی اور وہ چلے گئے۔ ڈاکٹر شبیر کا علاج ہو رہا ہے اللہ تعالیٰ صحت عطا فرمائے میں نے تو اس سے کہا تھا کہ تیرے ٹکٹ میں تو بیروت کی گنجائش ہے تو بھی پہنچ جا! وہاں جا کر ہمشیرہ کو لے کر لندن چلا جائے یا جیسا مشورہ ہو مگر وہ اس پر راضی نہیں کہتا ہے کہ کوئی اہم چیز نہیں, وہاں بھی ہوتا رہتا ہے۔ ڈاکٹری دواؤں سے اس ناکارہ کو بھی مناسبت نہیں, نہ کبھی موافق آئیں مگر اللہ جل شانہ کا شکر ہے کہ مجھے یونانی کی بھی حاجت نہیں ہوئی۔

فقط والسلام

[حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ]

﴿113﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ، مدینہ منورہ

بنام: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب، ورسٹھی، انڈیا

تاریخ روانگی: آخر اپریل ۷۴ء/ ربیع الثانی ۹۴ھ

عزیزم مولوی عبدالرحیم سلمہ!

بیروت سے یوسف متالا کا یہ خط آیا ہے جو تمہارے ملاحظہ کیلئے بھیجتا ہوں۔ اس میں اپنی ابتدائی مشکلات اور تفصیلات لکھی ہیں۔ نیز اس میں یہ بھی لکھا ہے کہ اب صندوق البرید کا نمبر بدل گیا ہے, جو اس میں لکھا ہے۔

عزیز محمد سلمہ میرے قیام تک یہاں رہنے کی خواہش سے ٹھہرا تھا اور میرا بھی جی چاہتا تھا کہ ٹھہرے مگر کل اس کی والدہ کا خط اس کے نام آیا کہ اس کے والد طویل غیبت پر اس سے ناراض ہیں۔ محمد سلمہ کی خواہش یہ تھی کہ وہ والد کو لکھ دے کہ۔۔۔

تمہاری اہلیہ کی صحت کا بہت شدت سے انتظار رہتا ہے۔ ضرور مطلع کرتے رہا کرو۔ مدینہ خط کا تو اب وقت نہیں رہا۔ ۱۵/ جمادی الاولیٰ تک محمد سعید رحمت اللہ کاتب العدل مکہ کے پتہ سے لکھیں۔ اس کے بعد وہاں بھی نہ لکھیں۔ جدہ سے روانگی ہند کو یکم جمادی الاولیٰ کو طے ہے لیکن اگر اجازت مل سکی تو مطہرہ [پاکستان] ٹھہرنا ہوگا ورنہ سیدھے بمبئی۔

حاجی یعقوب صاحب سے آخر جمادی الاولیٰ میں تحقیق کرلیں ان کو تو ہر وقت کی اطلاع ہوتی رہے گی۔ اگر میرے بمبئی آنے کی اطلاع ملے تو بمبئی ضرور آجانا۔ اہلیہ اور خالہ سے سلام۔

فقط

حضرت شیخ الحدیث صاحب مدظلہ

﴿114﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: نامعلوم

تاریخ روانگی: ۹/ مئی ۷۴ء [۱۷/ ربیع الثانی ۹۴ھ]

؎ کچھ نہ سمجھے خدا کرے کوئی

عنایت فرمایم سلمہ! بعد سلام مسنون، آپ کا محبت نامہ جس میں روانگی کی تاریخ تو ہے نہیں، کل ۸/ مئی کو ملا۔ اول تو سوچتا رہا کہ اس کا جواب کہاں لکھواؤں اس لئے کہ آپ نے اس پر مصر کا پتہ لکھا ہے اور عزیز عبد الحفیظ کے خط سے معلوم ہوا تھا کہ آپ اس کی دعوت پر بیروت پہنچ چکے ہیں۔ اگر اس پر تاریخ ہوتی تو میں سمجھ لیتا کہ یہ خط پہلے کا ہے۔

اول تو اس میں متردد ہوں کہ کہاں لکھوں۔ اس کے بعد آپ نے لکھا کہ میں نے تین خط لکھے تو نے ایک کا بھی جواب نہ دیا۔ میرے پاس آپ کا صرف ایک دستی خط پہنچا تھا جو آپ نے کسی شخص کے ہاتھ بھیجا تھا اور اس نے عصر کے بعد مجلس میں جب میرے یہاں کتاب ہو رہی تھی اور میرے کاتبوں میں سے کوئی بھی میرے پاس نہیں تھا مجھے دیا تھا۔

میں نے ان صاحب کو کہہ دیا تھا کہ اس وقت تو میرے پاس کوئی کاتب نہیں اور مجھے نظر نہیں آتا آپ کل صبح کو ۴/ بجے تشریف لاویں اسی وقت سن بھی لوں گا اور جواب بھی لکھوا دوں گا۔ مگر وہ صاحب اس کے بعد نہیں آئے نہ میرے پاس [آپ کا کوئی] خط پہنچا۔

آپ نے لکھا کہ نہ ڈاکٹر نے خط لکھا نہ ملک نے نہ بواب نے۔ اوروں کا تو مجھے حال معلوم نہیں مگر ڈاکٹر صاحب ایک ماہ سے اپنی ملازمت کے سلسلہ میں مکہ اور ریاض کا چکر کاٹتے رہے اور بالآخر تقریباً دو ہفتے سے زیادہ ہوئے کہ وہ بدر میں متعین ہو گئے۔ یہاں نہیں ہیں۔

آپ کا خواب تو ظاہر ہے کسی تعبیر کا محتاج نہیں کہ آپ میرے دوستوں کی گرد جھاڑنے میں ہر وقت مشغول رہتے ہیں اور اس کی ساری گرد مجھ پر ہی پہنچتی ہے۔آپ نے لکھا کہ میرے نزدیک تعبیر واضح ہے۔اگر آپ لکھ دیتے تو میں بھی اس سے مستفید ہوتا۔ محمد ابوزہرہ کے انتقال سے قلق ہوا۔ میں تو ان صاحب سے واقف نہیں اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائے۔مگر علی میاں آج کل آئے ہوئے ہیں آپ کا خط ان کے پاس بھیج رہا ہوں وہ شاید واقف ہوں گے۔

آپ نے لکھا کہ عائلی قوانین کے متعلق مناظرہ ہے۔اس کی تفصیل کا انتظار ہے۔ مناظرین کون تھے اور نتیجہ کیا رہا؟ یہ ناکارہ تو آپ کی طرف سے صلوۃ وسلام پیش کرتا رہتا ہے حاضرین اپنے فعل کے خود ذمہ دار ہیں۔جو موجود ہیں وہ پیام سن ہی رہے ہیں۔آپ نے جو ڈاکٹر صاحب کے نام پیام لکھا اول تو میں سمجھا نہیں کہ میرا ان چیزوں سے کیا تعلق ہے۔

میرے کاتب نے اول تو مسلسل سنا دیا اور جب میں نے سنتے ہوئے پوچھا بھی کہ کیسے دودھ کے دام؟ تو انہوں نے بھی وہی مضمون کہا جو میں خط کے شروع میں لکھوا چکا ہوں۔مگر اب جواب لکھواتے وقت معلوم ہوا کہ یہ پیام تو ڈاکٹر صاحب کے متعلق تھا تو انہوں نے بیان کیا کہ اس وقت تو ہم مسلسل سناتے چلے گئے تھے سمجھ میں نہیں آیا تھا۔بہر حال آپ کا خط احتیاط سے رکھ لیا کہ ڈاکٹر صاحب نے جمعہ کو آنے کو لکھا ہے ان کی آمد پر ان کو دے دوں گا۔

اس میں کوئی توریہ یا مبالغہ نہیں کہ آپ عصر کے بعد کی مجلس میں اکثر یاد آتے ہیں۔ آج کل عصر کے بعد سوانح یوسفی ہو رہی ہے اس میں آپ کی جرح کے قابل کوئی مضمون آتا ہے تو آپ خاص طور سے یاد آتے ہیں۔ بہت غور وخوض کے بعد یہ سمجھ میں آیا کہ یہ لفافہ عزیز عبدالحفیظ کے پاس بھیج دوں اگر آپ وہاں ہوں تو آپ کے حوالہ کر دیں اور مصر واپس چلے گئے

ہوں تو مطبعة السعادة کی معرفت آپ کو بھیج دیں کہ یہی پتہ آپ نے اپنے خط پر لکھا ہے۔

بخدمت مولانا عبدالحفیظ صاحب بعد سلام مسنون، آج ۹ر مئی کی شب میں عشاء کے بعد دو دن کیلئے مولوی تقی صاحب علی میاں سے ملنے آئے ہیں۔کل جمعہ کا دن گذار کر رات کو واپسی کا ارادہ ہے۔رات دیر میں پہنچے تھے اس وقت تو بات چیت کی نوبت نہ آئی۔صبح سے علی میاں کے پاس گئے ہوئے ہیں کہ ان کا قیام نورولی باغ میں ہے۔

اگر آپ [مکتوب الیہ] کہیں اور ہوں تو مولوی عبدالحفیظ صاحب اس پر آپ کا پتہ لکھ کر ڈال دیں گے۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم حبیب اللہ، ۹ر مئی ۹۴ھ

﴿115﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ، مدینہ منورہ

بنام: مولانا عبدالحفیظ صاحب مدظلہ العالی، بیروت

تاریخ روانگی: ۱۲ر مئی ۷۴ء [۲۰ر ربیع الثانی ۹۴ھ]

اس کے خط کی آرزو ہے اس کی آمد کا خیال

کس قدر پھیلا ہوا ہے کاروبارِ انتظار

عزیز گرامی قدر و منزلت الحاج مولوی عبدالحفیظ سلمہ! بعد سلام مسنون، تمہارے خط کا مجھے بہت ہی شدت سے روزانہ انتظار رہتا ہے اور جب میں یوں لکھوں کہ بغیر مولوی.... کے تمہارے خطوں کا نظام نہیں بیٹھنے کا تو تم بڑے زور و شور سے لکھتے ہو کہ ان کی ضرورت نہیں مگر صحیح یہی ہے کہ بغیر ان کے نظام نہیں بیٹھتا۔اور میں نہ معلوم تمہیں کتنے خطوط لکھ چکا ہوں

جن کے جواب کا مجھے انتظار ہے۔

میں نے ۲۸/اپریل کو ایک پیکٹ تمہارے پاس **اسباب السعادۃ** کا بھیجا تھا اس کی ابھی تک رسید نہیں ملی۔ اس کے بعد عزیز عامر رائپوری کا ایک رسالہ تبلیغ کے سلسلہ میں مطبوعہ قدیم اور اس کا دوسرا ایڈیشن جو اس نے ٹائپ کر کے بھیجا تھا وہ بھیجا تھا۔ اس کے متعلق خاص طور سے یہ بات بھی ہے کہ میں نے اس پیکٹ کو جب ڈاک خانہ بھیجا کہ یہ مطبوعہ میں آئے گا یا نہیں تو مدیر صاحب نے کہا کہ یہ مطبوعہ میں تو آجائے گا اور اس کا محصول وہی لگے گا جو مطبوعات کا لگتا ہے مگر میری رائے یہ ہے کہ پہلے اس کی طباعت کی اجازت وزارۃ الاعلام سے لے لی جائے۔ اس لئے کہ اس پر مکتبہ امداد یہ مکہ لکھا ہوا ہے تمہیں طباعت کے بعد یہاں منگانے میں سہولت ہوگی، یہ میرا مشورہ ہے۔ میں نے اس کی ضرورت نہیں سمجھی اس لئے کہ وزارۃ الاعلام کا قصہ تو بہت لمبا ہے۔

میں نے اگلے دن اس کو دوبارہ رجسٹری کرا کر بھیج دیا، اور جب مدیر نے پوچھا کہ وزارۃ الاعلام کی اجازت نہیں لی تو میں نے قاصد سے کہہ دیا کہ میری کتابوں کی اجازت ہے اس پر مدیر صاحب نے اجازت تو لکھ دی مگر کوئی نوٹ بھی وزارۃ الاعلام کے متعلق لکھ دیا، معلوم نہیں کیا لکھا۔ خدا کرے کہ یہ بھی پہنچ گیا ہو۔

یہ رسالہ صرف ایک ہزار تو میں اپنے خرچ سے چاہتا ہوں اور تم اپنے مکتبہ کے واسطے چاہو تو جتنا چاہو اضافہ کر لو۔ بظاہر نکاس کی چیز تو ہے نہیں مگر مجھے بعض وجوہ سے عامر کی خاطر منظور ہے۔ میں نے عامر کو یہ بھی لکھا کہ بہتر تو یہ تھا کہ آپ مولوی انعام سے مشورہ کر کے تبلیغ کی طرف سے طبع کراؤ۔ اب بھی اگر ان کی رائے ہو تو میرے ہزار پر اضافہ کر کے تمہیں براہ راست بیروت کے پتہ سے اطلاع کریں۔

تیسرا رسالہ حجۃ الوداع مطبوعہ بیروت کا فوٹو چھپوانا چاہتا ہوں۔ یہ رسالہ تین ہزار

چھپوانا چاہتا ہوں ,اسباب السعادۃ پانچ ہزار ,عامر کا رسالہ ایک ہزار۔ یہ تو میرے ہوں گے اور پتہ سب پر تمہارے مکتبہ کا ہوگا۔ان تینوں میں سے تم اپنے مکتبہ کا اضافہ کرنا چاہو جتنے کا چاہے کرلیجیو۔ میری مطبوعات کا بار میں تم پر ڈالنا نہیں چاہتا کہ تم آج کل خود ہی پریشان ہورہے ہو۔

میری مطبوعات کا تقریبی انداز بتادو کہ میں اس کی رقم اگر تم کہو تو لیرہ سے تمہارے پاس بھجوادوں یا یہاں جہاں لکھو بھجوادوں۔تمہاری مطلوبہ رقم کے متعلق سعدی تمہیں مفصل لکھ چکا ہے۔آج صبح صالح کا ٹیلیفون آیا تھا کہ عبدالحفیظ کے ۲۳ ر ہزار میرے پاس پہنچ گئے۔اس کی تفصیل تو سعدی نے لکھی ہوگی اس لئے کہ میں نے سعدی کو لکھا تھا کہ سہارنپور میں تو میں ایسے موقعوں پر قرض کا جال پھیلا دیتا تھا یہاں میرا اعتماد تو لوگوں پر ابھی ہے نہیں۔قرض تو میرے نام سے مانگیو مگر اپنی ضمانت پر۔

اسی کے متعلق صالح نے لکھا کہ اتنی رقم پہنچ گئی اس کو کیا کروں۔اس وقت ملک صاحب بھی میرے پاس موجود تھے انہوں نے کہا کہ لیرہ بنوا کر بذریعہ تار عبدالحفیظ کے پاس بھیج دو۔یہی میں نے ان کو لکھ دیا تھا۔

بدھ کے دن سے تمہاری آمد کا شدت سے انتظار رہا اس لئے کہ مجھے معلوم ہوا تھا کہ تمہارے وکیل نے عبدالغنی کے سلسلہ میں تمہیں ایک تار دیا ہے کہ ایک شب کیلئے فوراً آجاؤ۔ملک صاحب جمعہ کی صبح کو آئے تھے میں نے ان سے دریافت کیا تو انہوں نے کہا کہ بدھ کے دن تو مجھے بھی انتظار رہا مگر کل تک وہ آیا نہیں۔

اس سلسلہ میں ضروری امر یہ ہے کہ تمہیں اگر کسی ضرورت سے آنا ہو تو میری وجہ سے ہرگز نہ التواء کیجیو۔اس لئے کہ مجھے معلوم ہے کہ تمہاری ضرورتیں یہاں کثرت سے رہتی ہیں اور اب تو ماشاءاللہ تین کام کرنے والے وہاں موجود ہیں انشاءاللہ تمہاری غیبت میں کام سنبھال

لیں گے۔ مصر کی طرح سے وقتاً فوقتاً تم بھی سفر کرتے رہنا۔ مفتی اسماعیل اور مولوی اقبال دونوں نے الگ الگ لکھا تھا کہ کام خوب سمجھ میں آ گیا۔ میری وجہ سے تم زیادہ حرج نہ کیجیو۔

کئی دن ہوئے مولوی عبدالرزاق کا خط مصر سے آیا تھا اور تمہارے خط سے معلوم ہوا تھا کہ وہ تمہاری طلب پر بیروت آ گئے ہیں اس لئے میں نے ان کا جواب تو لکھوا دیا مگر بجائے مصر بھیجنے کے تمہارے پاس بھیج رہا ہوں اسی واسطے پتہ نہیں لکھا کہ اگر وہاں نہ ہوں تو ان کا پتہ لکھ کر بھیج دو۔

میں تو سمجھ رہا تھا کہ یہ لفافہ کام دے گا مگر مولوی اسماعیل کہتے ہیں کہ یہ لفافہ تو وہاں نہیں کام دے گا۔ انہوں نے اپنا مصر کا پتہ **مطبع السعادة** ہی لکھا تھا۔ اگر یہ لفافہ کار آمد نہ ہو تو تکلیف فرما کر اس کو میرے ہی پاس واپس کر دیں۔ میں مصر بھیج ہی دوں گا چاہے پہنچے یا نہ پہنچے۔ احباب سے سلام مسنون کہہ دیں۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم حبیب اللہ، ۱۲رمئی ۷۴ء

﴿116﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ، مدینہ منورہ

بنام: مولانا عبدالحفیظ مکی صاحب مدظلہ العالی، بیروت

تاریخ روانگی: [مئی ۷۴ء/ ربیع الثانی ۹۴ھ]

عزیزم الحاج مولوی عبدالحفیظ سلمہ! بعد سلام مسنون، آج اتوار کی ظہر کی نماز میں ملک صاحب نے بتایا کہ محمد اور ان کے چھوٹے بھائی عبدالرؤف کار سے آ رہے تھے رابغ کے قریب کار کو حادثہ پیش آیا۔ عبدالرؤف کا تو انتقال ہو گیا اور محمد زخمی ہو گیا۔ میں رابغ جا رہا

ہوں۔ میں نے کہا کہ جلدی جاؤ دیر نہ کرو۔ وہ اسی وقت تمہاری والدہ کو ساتھ لے کر جو جمعہ کے دن سے آئی ہوئی تھیں اور صوفی جی کے یہاں مقیم تھیں روانہ ہو گئے۔

میں نے عصر کے بعد سے مکہ جدہ ٹیلیفونوں کی بھرمار کرادی۔ ابتداء سے یوں تو معلوم ہوا کہ نعش مکہ بھیج دی گئی۔ محمد جدہ کے شفاخانہ میں ہے۔ میں نے تمہیں ٹیلیفون کرانے کا ارادہ کیا تھا کہ عشاء کے وقت بھائی حبیب احمد کے پاس دوسرا ٹیلیفون پہنچا کہ مغرب کے وقت سے عبدالحفیظ کو ٹیلیفون بار بار کیا جارہا ہے وہ تو کوئی اٹھاتا نہیں۔ اس لئے اس کو ارجنٹ تار دیا گیا۔

اس حادثہ عظیمہ سے طبیعت پر بہت ہی چوٹ لگی۔ تم تو غالباً تار پر روانہ ہو چکے ہو گے احتیاطاً لکھوا رہا ہوں۔ یہ بھی معلوم نہ ہوا کہ کار میں کون کون ساتھ تھے۔ عبدالوحید تو تقریباً ۲۰/روز سے ریاض گیا ہوا ہے۔ میں نے ملک صاحب سے دریافت کیا تھا انہوں نے لاعلمی ظاہر کی کہ معلوم نہیں وہاں کیوں ہے اور کیا کر رہا ہے۔ امید تو یہ ہے کہ تم اس خط سے پہلے یہاں آ چکے ہو گے۔ احتیاطاً میں نے لکھوا دیا۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

﴿117﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ، مدینہ منورہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب، بیروت

تاریخ روانگی: [مئی ۷۴ء/ ربیع الثانی ۹۴ھ]

عزیزم قاری یوسف سلمہ!

بعد سلام مسنون، تمہارا پرچہ بھی ملا۔ تم نے لکھا کہ ایک [نسخہ] مطبوعہ بھی پہنچ گیا ہوگا۔ وہ تو پہنچ گیا مگر میں اس کو دیکھ کر تمہارے اس فقرے کو بار بار یاد کر رہا ہوں کہ بیروت

کے مقابلہ میں مصر کی [طباعت] ایسی ہے جیسے مصر کے مقابلہ میں لیتھو۔ میں تو اس کو پروف سمجھ رہا تھا مگر تم نے اپنے خط میں اس کو مطبوعہ [نسخہ] لکھا وہ ابھی تک کسی کی سمجھ میں نہیں آیا۔

تم نے طباعت کے متعلق جو لکھا وہ تقریباً وہی ہے جو مولوی عبدالحفیظ صاحب نے لکھا تھا میں تو ان چیزوں سے واقف نہیں ہوں۔ مجھ پر تو کتاب کی عجلت کے علاوہ تم چاروں کا طویل حرج بار ہو رہا ہے۔ اللہ کرے کہ او جز سے جلد فراغت ہو جائے۔

آئندہ کتب کی طباعت کے سلسلہ میں بھی تم نے مژدہ لکھا اس سے مسرت ہوئی اللہ تعالیٰ مبارک [فرمائے] اور تم دوستوں کی مساعی جمیلہ کا بہترین بدلہ عطا فرمائے۔ عزیز محمد کے متعلق پہلے لکھ چکا ہوں کہ ۱۲/ مئی کے جہاز سے وہ واپس جا رہا ہے۔ یہاں سے جمعرات جمعہ کی درمیانی شب میں یعنی ۹، ۱۰/ کی درمیانی شب میں جدہ کا ارادہ ہے کہ ۱۲/ مئی کو اس کا جہاز ہے۔

فقط والسلام

[حضرت شیخ الحدیث صاحب]

﴿118﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ، مدینہ منورہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب، بیروت

تاریخ روانگی: ۱۵/ مئی ۷۴ء/ ۲۳/ ربیع الثانی ۹۴ھ

عزیزم الحاج قاری یوسف متالا سلمہ!

بعد سلام مسنون، تم دوستوں کا لفافہ ۷/ مئی کا چلا ہوا کل ۱۴/ مئی کو پہنچا، اور عزیز عبدالحفیظ نے کل منگل کو عصر کے بعد بیروت سے چل کر مغرب جدہ میں پڑھی۔ محمد کی طبیعت ابھی تک بہت زیادہ خراب ہے، رات تک اسے ہوش نہیں آیا وہ جدہ ہسپتال میں ہے۔ ابھی

تک وہ خطرہ سے باہر نہیں نکلا۔کل ایک بوتل خون اور تین بوتلیں گلوکوز کی چڑھائی گئیں۔تین دن کے بعد کل اس نے ہاتھ پاؤں بھی ہلائے اور کچھ بولا بھی۔جو کسی کی سمجھ میں نہیں آیا۔

عزیز عبدالحفیظ اگرچہ یہاں پہنچ گیا مگر اس کے خط کے جواب کا تعلق تم ہی دوستوں سے ہے اس لئے اس کا جواب بھی تمہارے خط میں لکھوا رہا ہوں۔امید ہے کہ بھائی صالح نے جو پندرہ ہزار لیرے عبدالحفیظ کی موجودگی میں اس کے نام بھجوائے تھے وہ اس کی موجودگی میں پہنچ گئے ہوں گے۔

اسباب السعادۃ کی رسید سے بہت مسرت ہوئی اس میں کوئی پرچہ اس واسطے نہیں ملا کہ مطبوعات کا محصول بہت کم ہے اور اگر اس میں پرچہ رکھ دیا جاتا ہے تو وہ لفافہ کے حکم میں آکر محصول دوگنے کے حکم میں آجاتا ہے لیکن اس کے دوسرے دن میں رجسٹری خط بھیج چکا ہوں جس میں اس کی تفصیل تھی۔

میں **اسباب السعادۃ** پانچ ہزار اور عزیز عامر کا مضمون جس کا پیکٹ بھی پہنچ گیا ہوگا ایک ہزار اور حجۃ الوداع **بیروت** والی کا فوٹو تین ہزار اپنے لئے چھپوانا چاہتا ہوں میں نے عبدالحفیظ کو لکھ دیا تھا کہ اگر تم اپنے مکتبہ کیلئے کچھ اضافہ کرنا چاہو تو شوق سے کر لینا۔

نیز عامر کے مضمون کے متعلق بھی میں نے لکھا تھا کہ وہ نکاس کی چیز تو ہے نہیں اس کے متعلق میں نے عامر کو لکھا تھا کہ یہ تو تبلیغ سے مولوی انعام کے ذریعہ طبع ہونی چاہئے تھی۔ ان سے دریافت کر کے اگر تبلیغ سے کچھ طبع کرانا چاہیں تو براہ راست بیروت تمہیں مطلع کر دیں۔میرے واسطہ سے خط میں دیر لگے گی۔

تیسرا رسالہ حجۃ الوداع **بیروت** والا باوجود تلاش کے نہ یہاں ملا نہ مکہ میں۔ میں نے مولوی نصیر کو لکھا ہے کہ براہ راست بذریعہ رجسٹری بیروت بھیج دیں۔اس کے متعلق بھی میں نے عبدالحفیظ کو لکھا تھا کہ وہ اپنے مکتبہ کیلئے جتنا اضافہ کرنا چاہے کر لے مگر تین ہزار

میرے ہوں گے۔ یہ ساری تفصیل پہلے خطوط میں لکھوا چکا ہوں۔ احتیاطاً دوبارہ لکھوائی ہے کہ عبدالحفیظ تو وہاں ہے نہیں۔

تم نے لکھا کہ اگر اس رسالہ کو دوبارہ طبع کرانا ہو تو اس میں کچھ اغلاط رہ گئی ہیں ان کو درست کرالیا جائے۔ ضرور، مگر ایسا نہ ہو کہ تصحیح میں نئی غلطی پیدا ہو جائے۔ ان کی طباعت کی مجھے جلدی نہیں۔ اوجز کی جلدی ہے۔ اسی لئے بھیج دی ہے کہ اوجز کی طباعت کے ذیل میں کہیں کچھ وقفہ ملے تو یہ رسائل تو وہاں کے اعتبار سے ایک دو گھنٹہ کا کام ہے۔

یہ مضمون میں پہلے خطوط میں خود ہی لکھوا چکا ہوں کہ ان تینوں رسائل کے ختم پر بذل وغیرہ کے اشتہارات ضروری ہیں اگر جگہ وسیع ہو تو اشتہار مفصل ہوں اور اگر جگہ مختصر ہو تو اشتہارات مختصر ہوں۔

تم نے اپنے اس خط میں بہت سی جلدوں کا لکھا کہ نمٹ گئیں مگر مجھے تو کوئی سی جلد ہو مجلد علی میاں کی موجودگی میں مل جائے تو اچھا ہے۔ اس ناکارہ کی روانگی از مدینہ یکم جمادی الاولیٰ کو ہے اور علی میاں کا قیام بھی اس وقت تک مدینہ ہی میں ہے مکہ تک معیت ہے اور مکہ میں ایک ہفتہ قیام کے بعد ان کی واپسی ہے اور میری روانگی از جدہ یکم جمادی الثانیہ کو۔

تم نے جو تفصیل لکھی اس سے تو امید ہو گئی ہے کہ انشاء اللہ مہینے دو مہینے میں کام نمٹ جائے گا اور میری ہند واپسی سے پہلے تم لوگ فارغ ہو جاؤ گے۔ تمہارے خط سے یہ معلوم ہو کر کہ رفقاء میں جوڑ تام ہے اللہ تعالیٰ آئندہ بھی باقی رکھے۔ یہ ناکارہ تم چاروں کے واسطے بہت اہتمام سے دعا کرتا ہے کہ تم لوگ میری وجہ سے تکلیف اٹھا رہے ہو۔

تبلیغ والوں کے اصرار پر حرج ہرگز نہ کریں کہ اسباب السعادۃ اور عامر کا رسالہ تو تبلیغ والوں ہی کی خاطر میں ہے۔ یحیٰ الذھبی سے میرا بھی سلام کہہ دیں۔ یہ ناکارہ ان کیلئے بھی دعا کرتا ہے۔ اس سے بہت ہی مسرت ہوئی کہ تمہیں مکان بڑی راحت کا مل گیا۔ اللہ

جل شانہ ہی کا احسان ہے اور اسی کا شکر۔

اس سے بھی مسرت ہے کہ مولانا یوسف صاحب کو مع اہلیہ کے الگ کمرہ مل گیا جو دونوں کی دلبستگی کا سبب ہے۔تم نے بہت اچھا کیا کہ چپاتی بند کردی۔ میں اہلیہ قاری یوسف پر زیادہ بوجھ ڈالنا ہرگز گوارا نہیں کرتا۔تقریرابوداؤد مکمل مل گئی ہے اور مولوی تقی یہاں آئے تھے ان کو دے دیا۔

یہاں تک تو مولوی عبدالحفیظ کے خط کا جواب تھا اب تمہارے خط کا جواب ہے۔ عزیز محمد سلمہ کے بخیر رسی کا برقیہ لندن سے پہنچ گیا۔ میں اوپر لکھوا چکا ہوں مکرر آپ کو لکھواتا ہوں کہ والدہ خدیجہ پر زیادہ بوجھ نہ ڈالیں۔اتفاق والا۔۔۔اور کاغذ بھی پہنچ گیا۔ان دونوں کی رسید پہلے لکھوا چکا ہوں۔کتابوں کی تجمیع وغیرہ کی تفصیل تو تمہارے خط میں مکرر ہے یہ سب عبدالحفیظ کے خط میں آچکی۔مگراس سے تعجب ہوا کہ بیروت میں معاونین بہت کم ملتے ہیں۔

مفتی اسماعیل صاحب کے متعلق تم آپس کے مشورہ سے ایک بات آخری طے کرلینا۔عزیز عبدالرحیم کا [خط] میرے پاس بھی بہت دنوں سے نہیں آیا۔اگرچہ میں ان کو دلداری کے خطوط کئی لکھوا چکا ہوں کہ میرے روکنے پر ان کو قلق ہے اور بجا ہے۔اللہ تعالیٰ ہی اس کو بہترین جزائے خیر عطا فرمائے، ترقیات سے نوازے۔اس کیلئے بہت اہتمام سے دعائیں کرتا ہوں اپنی اہلیہ سے سلام مسنون کہہ دیں۔

اس سے بہت مسرت ہوئی کہ خدیجہ کا سب سے جوڑ ہوگیا ورنہ اس کی ضدوں کا اور رونے کا بہت فکر تھا۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم حبیب اللہ، ۱۵ رمئی

ہندوستان سے تو اجازت آگئی۔ پاکستان کا قیام دو ہفتے کا ہے۔

بنام: جناب مفتی اسماعیل کچھولوی صاحب مدظلہ:

مفتی اسماعیل کی خدمت میں بعد سلام مسنون، آپ کا مختصر پرچہ پہنچا۔ تمہارا لندن جانا ہو یا نہ ہو مگر مہتمم صاحب ڈابھیل کو ایک خط فوراً بھیج دو کہ

'اہلِ مطابع کے وعدہ پر کہ انہوں نے ڈیڑھ ماہ میں کتاب پوری کرنے کا وعدہ کیا تھا دو ماہ کی رخصت لی تھی مگر جیسا اہل مطابع کا دستور ہے کہ اس میں تاخیر ہوتی جا رہی ہے۔ شروع کے دو ہفتے تو نظام قائم نہ ہو سکا اب بحمد اللہ قائم ہو گیا مگر دو ماہ کے اندر بظاہر واپسی مشکل ہے۔ اس لئے مزید دو ماہ کی رخصت کی درخواست پیش کرتا ہوں۔ امید ہے کہ اخلاقِ کریمانہ سے قبول فرمائیں گے'۔

مفتی محمود کے خط کا جواب آپ مجھے مکہ کے پتہ سے ۲۰ر جمادی الاولی تک لکھ سکیں تو لکھیں۔

فقط

﴿119﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ، مدینہ منورہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب، بیروت

تاریخ روانگی: مئی ۷۴ء/ ربیع الثانی ۹۴ھ

عزیزم قاری یوسف متالا سلمہ!

بعد سلام مسنون، تمہارا ایک لفافہ جو تم نے لندن سے میرے نام ۲۸ر ستمبر کو بھیجا تھا جس میں عزیز عبد الرحیم کے حالات بھی دریافت کئے تھے اور رمضان کے طلوع وغروب کا نقشہ بھی بھیجا تھا اس پر لندن کی مہر تو ۲۸ر ستمبر کی ہے اور مکہ کی ۵ر مئی کی معلوم نہیں یہ راستہ میں کہاں سوتا رہا۔

ایک ضروری امر یہ ہے کہ آج ایک صاحب نے ایک لفافہ قاسم جی بھائی کی طرف سے دیا کہ یہ انہوں نے آپ کے لئے دیا ہے۔ میں نے جب اس کو دیکھا تو اس میں کوئی پرچہ وغیرہ تو تھا نہیں ایک ڈرافٹ ۳۰ ر پونڈ کا تمہارے نام کا تھا۔ میں نے تو ارادہ کیا تھا کہ اس کو بذریعہ رجسٹری تمہارے نام بھیج دوں کہ جب تمہارے نام کا ہے مگر ملک صاحب نے کہا کہ اس کو تو بھنانے میں دقت ہوگی اس لئے کہ حساب میں درج ہونے کا ہے۔ میں اپنے حساب میں جمع کرا کر لیرہ بنا کر تمہیں بھیج دوں گا۔ مگر قاصد نے یہ کہا کہ میں کل کو واپس جارہا ہوں ان سے دریافت کرکے اطلاع دوں گا، ابھی آپ کچھ نہ کریں۔ لیکن میرا ارادہ اس کے باوجود بھیجنے کا تھا مگر ملک صاحب تو حادثہ کی وجہ سے اسی وقت چلے گئے۔

تمہیں اس لئے لکھا ہے کہ شاید تمہارے پاس اطلاع آئی ہو، اس لئے کہ میں تمہارے نام کے خطوط بذریعہ رجسٹری تمہارے پاس بھیج رہا ہوں۔ اس لفافہ میں بھی ایک خط بھیج رہا ہوں۔ عزیز محمد بہت ہی روتا ہوا جمعہ کی شب میں یہاں سے چلا گیا اور بارہ کی شب میں اس کا جہاز تھا۔ اہلیہ سے سلام مسنون اور عزیزہ خدیجہ کو دعوات۔ فقط

﴿120﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ، مدینہ منورہ

بنام: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب، ورتھی، انڈیا

تاریخ روانگی: ۱۷ر مئی ۷۴ء/ ۲۵ ربیع الثانی ۹۴ھ

رفتہ رفتہ راہ و رسم دوستی کم ہو تو خوب
ترک کرنا خط و کتابت یک قلم اچھا نہیں

عزیزم الحاج مولوی عبدالرحیم متالا سلمہ!

بعد سلام مسنون، تم تو بیروت کے سفر کے التواء پر ایسے خفا ہوئے کہ خط وکتابت بھی چھوڑ دی حالانکہ تمہیں معلوم ہے کہ تمہاری اہلیہ کی بیماری کے حالات کا شدت سے انتظار رہتا ہے۔ تقریباً دو ہفتے سے بیروت میں ابتدائی مراحل کی وجہ سے کام نہیں جم سکا۔ کچھ مختلف تعطیلات مختلف اقوام کی رہیں۔

تقریباً ایک ہفتہ سے کام نہایت اہتمام سے شروع ہو گیا تھا مگر مقدر کہ گذشتہ اتوار کو ملک عبدالحفیظ کے چچا عبدالرؤف اور ان کا چھوٹا بھائی محمد مکہ سے مدینہ آ رہے تھے۔ محمد ہمیشہ کار بہت تیزی سے چلاتا ہے میں تو اس کے ساتھ جانے سے ہمیشہ ڈرتا ہوں۔ ظہر کے قریب رابغ کے قریب کار کا اگلا ٹائر پھٹ گیا، گاڑی الٹ گئی۔ عبدالرؤف مرحوم کا تو وہیں انتقال ہو گیا مگر محمد کو سرکاری گاڑی میں جدہ کے ہسپتال پہنچایا گیا۔

ملک عبدالحق اس وقت مدینہ میں تھے۔ ان کو ٹیلی فون سے اطلاع ہوئی۔ اسی وقت وہ گئے۔ عبدالحفیظ کو ٹیلی فون کرنے کی کوشش کی گئی مگر ٹیلی فون نہ ملا۔ تو ارجنٹ تار دیا گیا جو ان کو دیر میں ملا اور منگل کے دن وہ بھی جدہ پہنچ گیا۔ محمد جدہ کے ہسپتال میں پڑا ہوا ہے، ہاتھ کی ہڈی ٹوٹ گئی، سر میں بہت چوٹ آئی جس کی وجہ سے بے ہوش ہے۔ کل جمعرات کی صبح تک تو ڈاکٹر اس سے مایوس تھے، مگر کل جمعرات کی صبح سے زندگی کی امید شروع ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ جلد صحت عطا فرمائے۔

میں نے سنا تھا کہ میری وجہ سے عبدالحفیظ بیروت واپسی کی عجلت کر رہا ہے مگر میں نے اس کو کل بڑی شدت سے منع کر دیا کہ والدین کی رعایت میرے پر مقدم ہے۔ اتنے محمد کی حالت قابل اطمینان نہ ہو اور کھانا پینا شروع نہ کر دے بیروت کا ارادہ نہ کریں۔

کل کی ڈاک سے جو بیروت کا لفافہ پہنچا وہ حادثہ سے پہلے کا چلا ہوا تھا۔ خود عبدالحفیظ کا بھی اس میں خط تھا اور سب نے بڑی مسرت سے کام کے قابو میں آ جانے کی

اطلاعات اور یہ کہ انشاء اللہ ڈیڑھ مہینہ میں مختلف مطابع میں کام پورا ہو جائے گا لکھا تھا۔ اب دیکھئے کیا ہوتا ہے۔ لکل شی آفة و للعلم آفات۔

مجھ تک تو بظاہر تمہارے خط کے پہنچنے کا وقت نہیں رہا۔ حاجی صاحب کو ایک پرچہ ضرور لکھ دو اگر مجھ تک پہنچ سکا تو وہ بھیج دیں گے، نہ پہنچ سکا تو مقدر۔ نظام سفر حاجی صاحب سے معلوم ہوتا رہے گا۔ اہلیہ سے سلام مسنون۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب
بقلم حبیب اللہ۔ ۱۷ رمئی ۷۴ء

﴿121﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ، مدینہ منورہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب، بیروت

تاریخ روانگی: ۹ رجون ۷۴ء / جمادی الاولیٰ ۹۴ھ

عزیزم الحاج قاری یوسف متالا سلمہ!

بعد سلام مسنون، اس وقت ۹ رجون کو تمہارا مسجل لفافہ پہنچا جس میں متعدد خطوط تھے اس سے پہلے بھی تمہارا لفافہ مکہ مکرمہ کے پتہ سے پہنچا تھا۔ میں [نے] تو اپنے دماغ کی خشکی اور سریع الغضب ہونے کی وجہ سے اسی وقت اس کا جواب لکھ دیا تھا کہ جو جلدیں چل رہی ہیں ان کو ختم کر کے فوراً تم سب حضرات چلے آؤ مگر احتیاطاً عزیز عبد الحفیظ کو دکھلانے کے لئے رکھ دیا تھا وہ ٹھنڈے مزاج کا آدمی بطیٔ الغضب بلکہ فقید الغضب اس نے مجھ سے اصرار کیا کہ ایک دفعہ مجھے بیروت جانے دو پھر جس طرح آپ کا حکم ہوگا تعمیل کروں گا۔

میں نے اپنا حکم نامہ ملتوی کر دیا اور دونوں خط میرے نام کا اور اپنے نام کا عزیز موصوف لے گیا کہ میں اس کا جواب خود ہی لکھ دوں گا مگر یہاں کے حکام نے اس غریب کو

اوراس کے باپ کواس قدر پریشان کیا کہ محمد کا علاج چونکہ بہت ہی لاپرواہی سے ہورہا تھا بلکہ بقول ملک عبدالحق صاحب کے ڈاکٹر کو کچھ مخاصمت پیدا ہوگئی تھی اس لئے کہ محمد سلمہ کا علاج سر کا پاکستانی ڈاکٹر نے کیا تھا اور تین دن میں افاقہ ہوگیا تھا اور ہاتھ کی ہڈی کا علاج مصری ڈاکٹر کررہا تھا اس کو غیرت ہوگی یا تو پاکستانی کو مات دینے کے واسطے زیادہ اہتمام کرتا مگراس نے اس کے مقابلہ محمد کو اتنی اذیت پہنچائی کہ قابلِ ذکر نہیں۔

اس پر ملک صاحب نے محمد کو لندن لے جانے کا فیصلہ کیا۔مگر چونکہ اس حادثہ میں اس کے چچا کا انتقال بھی ہوگیا تھا اس لئے کہا جاتا ہے کہ معاملہ سنگین بن گیا تھا اور ایک ہفتہ تک عزیز عبدالحفیظ کو شدید گرمی کی دھوپ میں روزانہ ایک چکر بلکہ کبھی دو بھی رابغ کے لگانے پڑتے کہ حادثہ وہاں پیش آیا تھا اوپھر جدہ واپس جانا پڑتا کہ مدیر وہاں ہے۔

رابغ کے رئیس الشرطۃ جدہ کے ڈاکٹر اور مدیر صاحب کی بے پایاں شفقتوں نے بلکہ **لاتعد و لاتحصٰی** مظالم نے آٹھ دن تک بہت ہی رابغ جدہ کی صفامروہ کی سعی کرائی، آج یہ کسر رہ گئی کل کو ضرور ہو جائے گا اور اگلے دن آج فلاں کے دستخط رہ گئے۔خدا خدا کر کے ایک ہفتہ کی دوڑ دھوپ کے بعد محض اللہ کے فضل سے ان لوگوں کی نہایت مشکلات پیدا کرنے کے باوجود بدھ کی صبح کو ملک صاحب محمد کو لے کر لندن روانہ ہو ہی گئے۔

اپنی علالت امراض اور گرمی کی شدت کے باوجود یہ ناکارہ بھی منگل کی صبح کو جدہ گیا تھا کہ اس دن کی روانگی طے تھی اور معلوم ہوا تھا کہ سارے مراحل طے ہوگئے وہاں پہنچ کر معلوم ہوا کہ مدیر صاحب نے تحریر نہیں لکھی جس کے متعلق کل کہا تھا کہ صرف دستخط باقی ہیں۔

اس دن کا جہاز ایک گھنٹہ لیٹ تھا مدیر صاحب نے ازراہ کرم بڑی منت سماجت خوشامد کے بعد تحریر تو لکھ دی لیکن بعد میں کہا کہ یہ عسکری کو دی جائے گی۔اگر وہ اتنی بات پہلے ہی فرما دیتے تو اتنے وہ تحریر لکھتے اتنے عبدالحفیظ عسکری کو بلا کر لے آتا۔اتنے عسکری آیا

جہاز روانہ ہو گیا۔

بہر حال بہت کچھ گذرا جس کے تصور سے بھی دل لرزتا ہے مگر اللہ تعالیٰ عزیز عبدالحفیظ کو مزید ترقیات سے نوازے کہ سب کچھ برداشت کرتا رہا مگر کوئی لفظ شکایت کا میں نے اس کے منہ سے نہیں سنا۔ ملک صاحب بھی اللہ تعالیٰ ان کو بلند درجے عطا فرمائے اس ظالم کے پاس جا کر کئی دفعہ روئے۔

اللہ تعالیٰ ہی مجھے معاف کرے اور مجھے غیرت نصیب فرمائے کہ میں ہر دفعہ یہ عہد کر کے آتا ہوں کہ حرمین کے لوگوں کی شان میں کوئی لفظ نہیں کہوں گا مگر مجھ سے صبر نہ ہوا۔ لیکن ان باپ بیٹوں نے میری تمنا کو عملاً پورا کر دکھایا۔ اللہ تعالیٰ دونوں کو بہترین جزا خیر عطا فرمائے۔

بدھ کی صبح کو ملک صاحب محمد کو لے کر لندن روانہ ہوئے۔ عزیز عبدالحفیظ کا ارادہ جمعرات ہی کو ابوظہبی جانے کا تھا مگر وہاں جانے کیلئے بھی ایک خط ضروری تھا جو جمعرات کی شام کو ملا اور وہ جمعہ کی صبح کو روانہ ہوا۔ اس کا ارادہ تو آج اتوار کو واپسی کا تھا مگر وہاں کیا کیا گذری عبدالحفیظ تو بتانے کا نہیں کہ اس کے حلم اور عدیم الغضب ہونے نے مجھ پر تو اس کا سکہ بٹھا دیا اس کا ارادہ سے واپسی پر فوراً بیروت کا ہے۔

ابوظبی کی مجبوری بھی یہ پیش آئی کہ چھ ماہ سے ایک بڑی رقم کوئی ہے جس کی اس وقت بیروت کیلئے ضرورت ہے اور چھ ماہ سے ان کو تار خطوط تقاضے کے لکھے جارہے ہیں۔ چھ ماہ ہوئے وہ رقم بھیجنے کو تیار تھے اور عبدالحفیظ لینے پر مصر مگر اس وقت بھی میری ناتجربہ کاری حائل ہوئی۔ میں نے شدت سے انکار کر دیا کہ موت حیات کا کوئی اعتبار نہیں جب تک کتاب طبع نہ ہو پیشگی لینا مناسب نہیں۔

شیخ نور سیف صاحب نے اس وقت لینے پر اصرار بھی کیا تھا کہ پھر کوئی اشکال نہ پیش آجائے مگر میں موت کے خوف سے ساری عمر سے ہندوستان میں بھی پیشگی قیمت لینے کا

ہمیشہ مخالف رہا۔خدا کرے کہ عبدالحفیظ آج کل میں آجائے تو وہ جلد تمہارے پاس آئے گا۔ مگر میں احتیاطاً رفع انتظار کیلئے مختصر جواب لکھوا رہا ہوں۔

تم نے نیز مولوی اقبال، مفتی اسماعیل نے جو طباعت کی تفصیل لکھی ہے اس سے تو میرا کوئی تعلق نہیں۔میری تمنا یہ تھی کہ علی میاں کی موجودگی میں ایک جلد بالکل مکمل ہو کر یہاں آجاتی تو میں علی میاں کو دکھلا دیتا اور سہارنپور لے جاتا۔اب بھی میری موجودگی میں گو بظاہر امید نہیں، اب بھی کوئی جلد تیار ہو جائے تو بذریعہ رجسٹری سہارنپور بھیج دو۔

تمہاری اہلیہ کے اوپر اسرائیلی بمباری کا جتنا فکر ہو برمحل ہے۔اللہ تعالیٰ ہی اسے ثباتِ قلب عطا فرمائے۔اس سے اور خدیجہ سے سلام مسنون اور دعوات کہہ دیں۔تمہاری اہلیہ کے دونوں خواب بہت مبارک ہیں۔اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔حضور اقدس ﷺ کو مٹھائی کھلانا حضور ﷺ پر کثرت سے درود شریف پڑھنا ہے۔**انشاءاللہ دونوں خوابوں میں تمہاری طرف توجہ تام معلوم ہوتی ہے**۔اللہ تعالیٰ مبارک فرمائے۔

آپ نے یہ ہاتھی خانہ [دارالعلوم] شروع کر دیا اور اب کہتے ہیں کہ میں منقطع عن الدنیا بن جاؤں؟ اب تو آپ اس کام میں ایسے پھنس چکے ہیں کہ آپ کو شرعاً بھی اس کو بیچ میں چھوڑنا جائز نہیں۔آپ کا یہ خیال کہ ساتھی کام کو نبھالیں گے اس وقت تو ہوسکتا ہے جب کام کسی [نہج] پر پہنچ جائے۔

اس وقت تو آپ کی یکسوئی آپ کو بھی خداع بنائے گی اور جن لوگوں نے آپ کے اعتماد پر اپیلیں کی ہیں ان سب کو بھی۔اس وقت تو آپ کو بہت جلد سے جلد اس کام کو چالو کرنا چاہیئے۔میں تو اسی وجہ سے آپ کے بیروت جانے پر بھی راضی نہیں تھا۔بہر حال یکسوئی کا خیال بھی دل میں نہ لاویں۔

حضرت شیخ الحدیث صاحب مدظلہ

﴿122﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ، مدینہ منورہ

بنام: حضرت مولانا عبدالرحیم متالا صاحب، ورسٹھی، انڈیا

تاریخ روانگی: ۱۳/ جون ۷۴ء / ۲۳/ جمادی الاولیٰ ۹۴ھ

عزیزم الحاج عبدالرحیم سلمہ! بعد سلام مسنون، حاجی یعقوب صاحب کے لفافہ میں تمہارا محبت نامہ پہنچا۔ تمہاری اہلیہ کے مژدہ صحت سے، خدا کرے کہ یہ خبر صحیح ہو، بہت ہی مسرت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ اس کو آئندہ بھی صحت وعافیت کے ساتھ رکھے۔

میں جملہ احباب عمومی اور خصوصی کو ایک ماہ سے لکھوا رہا ہوں کہ میری آمد کی خبر پر نہ دہلی آویں نہ سہارنپور۔ حتی کہ سہارنپور میں ابوالحسن کے علاوہ عاقل، سلمان، الیاس، شاہد وغیرہ سب کو ہی منع کر دیا کہ دہلی ہرگز نہ آویں۔ بعضوں نے تو مان لیا کہ تعمیل حکم کریں گے اور بعضوں نے جن میں ابوالحسن بھی ہے دہلی تک آنے کی اجازت مانگی ہے۔ ابوالحسن کو تو دے دی ہے مگر اوروں کو روک دیا ہے۔

تمہارے لئے نہ صرف اجازت بلکہ تلافی مافات میں کہ تمہارے بیروت نہ جاسکنے کا مجھے بھی قلق ہے درخواست ہے کہ اگر واقعی اہلیہ کی طبیعت اچھی ہو تو شوق سے دہلی آنا چاہو تو ۱۲/ جولائی تک پہنچ جاؤ۔ لیکن اچھا یہ ہے کہ ۲۰/ جولائی تک سہارنپور پہنچ جاؤ کہ دہلی کے ہجوم میں تو ملاقات مشکل ہوگی۔

میں اس سلسلہ میں تشدد اس لئے برت رہا ہوں کہ کئی اسفار میں اس ناکارہ کی آمد ورفت میں دہلی اور سہارنپور میں اتنا ہجوم ہو جاتا ہے کہ آنے والوں کو تو شکایت رہتی ہے کہ ہم اتنی دور سے گئے اور تجھ تک پہنچنے نہ دیا اور مجھے ندامت۔ گذشتہ سال حجاز کی آمد پر روانگی سے ایک دن پہلے میرے گھر سے دار الطلبہ تک آدمی ہی آدمی تھے، جو گھر تک پہنچنے کی کوشش

کرر ہے تھے ,اور راستہ نہ ہونے کی وجہ سے ہاتھا پائی بھی ہوئی ,اور مدینہ میں کئی ماہ تک اس قسم کے خطوط کی بھر مار رہی کہ ہم تو اتنی دور سے گئے تھے مگر تجھ سے مصافحہ بھی نہ ہوا,مگر تم ہی بتاؤ کہ میں اس میں کیا کرسکتا تھا۔

عزیز مولوی عبدالحفیظ سلمہ اپنے چچا اور بھائی کے حادثہ کی وجہ سے ۱۵/روز سے آئے ہوئے ہیں۔کل بیروت واپس جارہے ہیں۔ملک صاحب عزیز محمد سلمہ کو علاج کیلئے لندن لے گئے ہیں۔اپنی اہلیہ اور خالہ سے سلام مسنون۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم حبیب اللہ ۱۳/جون ۷۴ء

﴿123﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ، مدینہ منورہ

بنام: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب، ورٹھی، انڈیا

تاریخ روانگی: ۲۰/جون ۷۴ء/ یکم جمادی الثانیہ ۹۴ھ

عزیزم الحاج عبدالرحیم سلمہ!

بعد سلام مسنون، تمہارے محبت نامہ کا جواب تو پہلے خط میں لکھوا چکا ہوں۔تم نے جتنا اشتیاق اس ناکارہ سے ملاقات کا لکھا مجھے اس سے زیادہ ہی ہوگا کم نہیں۔اب تک کے نظام کے موافق پرسوں ۲۲/جون کو جدہ سے روانگی ہے اور ۱۳/جولائی کو لاہور سے دہلی کی۔

میرے خیال میں دہلی کا تو ارادہ ہرگز نہ کریں کہ بڑا ہی ہجوم ہوگا۔معلوم نہیں وہاں ملاقات کا وقت مل سکے یا نہ مل سکے ,اور ایک آدھ دن سہارنپور میں بھی یہی حال رہے گا۔اس لئے میرا خیال یہ ہے کہ اگر اہلیہ محترمہ کی طبیعت بالکل اچھی ہو اور واقعی اچھی ہو تو ۲۰/جولائی

تک سہارنپور براہ راست پہنچ جاؤ۔

عزیز عبدالحفیظ کے متعلق تو پہلے لکھ چکا ہوں کہ میرے تقاضہ پر وہ بیروت چلا گیا۔ اس کا شدید تقاضا تھا کہ وہ میرے ساتھ پاکستان جائے مگر میں نے شدت سے منع کردیا کہ اس میں حرج بھی ہے اور خرچ بھی۔ بیروت سے تو کوئی خط عرصہ سے نہیں آیا۔ اور ان سب کے یہاں خط کا دستور بھی نہیں۔ اگر مولوی تقی ان کے ساتھ ہوتے تو یقیناً تیسرے چوتھے دن دونوں کے خطوط آتے۔

مولوی تقی کی تو بہت ہی تمنا بیروت کی ہے مگر وہ تو رابطہ کی ملازمت میں پھنس گئے البتہ رمضان سہارنپور کرنے کا ارادہ کررہے ہیں, اور بلا وضع تنخواہ، بلکہ کرایہ آمدورفت کی بھی امید رکھ رہے ہیں۔ اس کی تفصیل تو لمبی چوڑی ہے۔ اہلیہ خالہ سے سلام مسنون۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم حبیب اللہ۔ ۲۰/جون ۷۴ء

از حبیب اللہ بعد سلام مسنون، آپ جلدی سے سہارنپور پہنچ جائیں کیونکہ میں تو ایک دو ماہ کیلئے فوراً گھر جاؤں گا ڈاک آپ ہی اچھی طرح رکھ سکیں گے۔

﴿124﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ، سہارنپور

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب، قاہرہ، مصر

تاریخ روانگی: ۲۲/جولائی ۷۴ء/۳/رجب ۹۴ھ

نہیں یاد آتی ان کی تو ہفتوں تک نہیں آتی

اور جو یاد آتے ہیں وہ تو کثرت سے یاد آتے ہیں

حجاز میں تو پہلے مصرعہ کا دور دورہ تھا اور حجاز سے روانگی کے بعد دوسرے مصرعہ کا

عزیز گرامی قدر و منزلت الحاج قاری یوسف صاحب سلمہ!

بعد سلام مسنون، تمہارے دو ائرلیٹر ایک ہی تاریخ کے لکھے ہوئے ایک سہارنپور کے پتے کا وہ تو مجھے ۱۷ جولائی کو سہارنپور پہنچتے ہی مل گیا تھا اور دوسرا رائے ونڈ والا جو مولوی احسان نے دستی نظام الدین اور وہاں سے دستی میرے پاس یہاں پہنچا۔ مضمون تو دونوں کا تقریباً ایک ہی ہے لیکن کہیں کہیں تضاد بھی ہے۔

تمہارے رائے ونڈ والے خط کا پہلے جواب لکھواتا ہوں کہ گو ایک تاریخ کا ہے لیکن صبح کا لکھا ہوا ہے۔ تمہارا تار مکہ والا بھی عزیز شمیم نے میرے پاس بھیج دیا وہ بھی کل پہنچا، مگر مجھے تو یاد پڑتا ہے کہ شاید مکہ میں بھی کوئی تار اس مضمون کا پہنچ گیا تھا کہ تم مع عشیرہ قاہرہ پہنچ گئے تھے اور میں اس کا جواب بھی لکھوا چکا تھا۔

تمہارا بیروت سے مصر منتقل ہونا اور وہاں کی طباعت کی تفصیل دونوں خطوں میں مشترک ہے۔ تم نے دونوں خطوں میں ہفتہ اتوار کی درمیانی شب میں بیروت سے قاہرہ روانگی لکھی مگر تاریخ نہ لکھی۔ ہفتہ اتوار تو ہر ہفتہ آتا رہتا ہے۔

اس سے مسرت ہوئی کہ مکان باوجود وہاں کی کثرت عمل تمہیں مل گیا۔ اللہ کا شکر ہے۔ تم نے دونوں خطوں میں مہینہ ڈیڑھ مہینہ میں فراغت لکھی ہے اور یہ خط جمادی الثانیہ کے وسط کا لکھا ہوا ہے اس حساب سے تو تمہیں آخر رجب میں فارغ ہو جانا چاہئے اور مجھے یاد بھی ہے کہ پہلے کسی خط میں غالباً عبدالحفیظ نے لکھا تھا کہ شعبان میں آپ کے ہاتھ میں مکمل کتاب پہنچ جائے گی جس سے مجھے یہ امید بندھ گئی تھی کہ تمہارا رمضان لندن میں ہوگا یا سہارنپور میں۔ مگر تم نے اس خط میں رمضان میں فراغت لکھی اس سے قلق ہوا کہ رمضان سفر میں ہی گذرے گا۔ اللہ تعالیٰ تم دوستوں کو اس طویل مشقت کا بہتر سے بہتر بدلہ دونوں جہاں

میں عطا فرماوے۔

عزیز عبد الحفیظ کی اہلیہ کے فون پر ان کا مکہ جانا تو مکہ کے خطوط سے معلوم ہو گیا۔ حادثہ کے وقت ان کا جانا بہت ضروری تھا میں نے خود بھی فون کرایا تھا مگر وہ نہ پہنچ سکا۔ البتہ یہ معلوم ہو گیا تھا کہ مکہ سے ارجنٹ تار دیا گیا ہے۔ اس وقت تو واقعی ضرورت تھی اور مجھے بھی ان کے مکہ جانے کی عجلت تھی مگر اس وقت جشنِ صحت کے موقع پر ان کا جانا بالخصوص اہلیہ محترمہ کے ٹیلیفون پر یہ سمجھ میں نہیں آیا۔

اور ان محترمات کے تاروں اور فونوں کو دو سال سے خوب دیکھ رہا ہوں ؎

خوشتر آں باشد کہ سر دلبراں گفتہ آید در حدیث دیگراں

یہ اپنے جذبات کو دوسروں کی طرف منتقل کر کے اللہ واسطے بھی تقاضا کرتی رہتی ہیں۔ اس کے مناظر تو بذل واوجز کی طباعت میں خوب دیکھے تھے اگر چہ یہ لکھا ہے کہ ان کے جانے سے کام کا حرج نہ ہوگا اور یہ مضمون تم نے حادثے پر بھی لکھا تھا مگر اس وقت کے جانے کا حرج تمہیں بھی محسوس ہو گیا تھا اور مجھے بھی، خدا کرے اس مرتبہ جانے پر حرج نہ ہو۔

تم دوستوں کے لئے دعاؤں سے تو میں نے کبھی کسر نہیں چھوڑی اس لئے کہ میری وجہ سے تم چاروں کو جو تکالیف پہنچ رہی ہیں اس کا مجھے بھی دکھ ہے اور اس لئے بہت اہتمام سے دعائیں کرتا ہوں کہ اس کے سوا میرے پاس کیا ہے۔

اس سے بہت قلق ہوا کہ قاہرہ پہنچ کر سب کی صحت پر اثر ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ ہی تم سب کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے۔ امید ہے عزیزہ خدیجہ کی خارش بھی اچھی ہوگئی ہوگی۔ وہ اکثر یاد آتی رہتی ہے۔ اپنے رفقاء اور اہلیہ سے سلام مسنون۔ عزیزہ خدیجہ سے دعوات۔

مولانا عبد الرحیم صاحب کے گرامی نامے بھی واپسی کے بعد سے پہنچتے رہے اور میں بھی اپنی عادت کے موافق جو سب کو لکھواتا رہا انہیں بھی لکھوایا کہ میری آمد پر سہارنپور یا

دلی کا ہرگز ارادہ نہ کریں ۔ وہ کل ۲۳ر جولائی کو دہرہ ایکسپریس سے جو تین گھنٹے لیٹ تھی سہارنپور پہنچ گئے۔

میں نے ان سے کہا تھا کہ اگر کوئی پرچہ لکھو تو لفافہ لکھو ورنہ ائر لیٹر۔ انہوں نے کہا کہ میں نے ابھی ابھی خط لکھا ہے، اس پر ائر لیٹر لکھوا رہا ہوں ۔ ایک مہینہ تو تقریباً سفر میں گذرا۔ اس دوران کراچی، لاہور، ڈھڈیاں، پھر لاہور، کراچی، دہلی، سہارنپور پہنچا۔ دورانِ سفر میں تو تکان نہیں معلوم ہوا مگر سہارنپور پہنچنے کے بعد سے اس قدر روز افزوں تکان ہے کہ تکیہ لگا کر بیٹھنا بھی مشکل ہے، اللہ تعالیٰ ہی رحم فرماوے۔

عزیز مولوی عبدالحفیظ کے رمضان سہارنپور گذارنے کا تو ان کے وعدہ کے موافق اشتیاق بھی بہت تھا مگر اب تو بظاہر نہیں ہوسکتا۔ تمہارے متعلق تو پہلے سے میری رائے یہ تھی کہ تم جلد از جلد لندن پہنچ جاؤ اور سہارنپور کا ارادہ نہ کرو، اس لئے کہ **مجھے تمہارے دارالعلوم کا تم سے زیادہ فکر ہو رہا ہے**۔ *اس لئے کہ ابھی ابتدائی زمانہ ہے اس کی بنیاد کو مستحکم کرنے کی بہت ضرورت ہے۔ کام چالو ہو جائے، تعلیم جاری ہو جائے تب تو غیبت میں کچھ مضائقہ نہیں*

معلوم نہیں کہ مفتی اسماعیل صاحب نے مزید چھٹی کی درخواست بھیجی یا نہیں؟ حالانکہ میں نے کئی دفعہ تقاضا کیا۔ کل کی ڈاک سے حافظ موسیٰ کا بہت طویل خط آیا تھا جس میں وہاں کے حالات بھی لکھے تھے اور یہ بھی لکھا تھا کہ مجبوراً میں استعفاء دے چکا ہوں ۔ اللہ تعالیٰ ہی فضل فرماوے۔

تم نے مولوی اقبال سلمہ کی اہلیہ کا کوئی حال نہ لکھا کہ کیا ہے؟ ان کے بھائی مولوی شبیر دو دن ہوئے آئے تھے وہ تو خیریت بتا رہے تھے البتہ یہ بتا رہے تھے کہ کبھی کبھی دورانِ سر کا حملہ ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی اپنے فضل و کرم سے صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرماوے۔

میرے رفقاء سفر مولوی اسماعیل تو پرسوں اپنے گھر چلے گئے۔ مولوی حبیب اللہ بھی

پرسوں ہی جانے والے تھے مگر پرسوں ہی صبح کو ان کو ایسا شدید دورہ بے ہوشی کا پڑا کہ ایک گھنٹہ تک بے ہوش رہے, اور بقول ان کے انہوں نے کلمہ پڑھ لیا تھا, اور ہم کو فکر میں ڈال دیا تھا۔ اسی وقت حکیم صاحب کو اطلاع کرائی انہوں نے خمیرہ مروارید بھیجا جس کو زمزم میں ملا کر پلایا۔ مگر فوراً قے ہوگئی۔

پرسوں شام سے طبیعت اچھی ہے۔ آج پھر ارادہ جانے کا کر رہے ہیں۔ میری تو رائے تین چار دن قیام کی ہے۔ مگر انہیں تقاضا ہے اور ہونا بھی چاہیئے کہ ڈیڑھ سال غیبت میں گذر گیا۔ معلوم نہیں تمہیں یہ خط قاہرہ میں مل جائے گا یا تم بیروت چلے گئے ہو گے؟

بنام: مولانا عبدالحفیظ صاحب مدظلہ:

مولوی عبدالحفیظ صاحب سے بعد سلام مسنون، کیا صرف جشنِ صحت کیلئے گئے تھے یا واقعی کام تھا؟ ایک ضروری امر یہ ہے کہ اہلیہ مولوی ہارون صاحب کی ایک امانت میں نے تمہیں دی تھی اور کہہ دیا تھا کہ اس کا پرچہ مجھے دے دینا یا حاجی شفیع صاحب کو لکھ دینا۔ لیکن نہ ہی مجھے دیا نہ حاجی شفیع صاحب کو لکھا۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب
بقلم عبدالرحیم، ۲۳ ؍ رجب ۹۴ھ

از: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ:

عزیزم سلمہ! بعد سلام مسنون، خیریت طرفین بدل مطلوب ہے۔ ایک بہت طویل خط لکھا ہے امید ہے ملا ہوگا۔ اس کے جواب کا شدت سے انتظار ہے۔ اہلیہ کے لئے دعائے صحت فرماویں۔ جملہ رفقاء سے سلام، خدیجہ سے پیار۔ فقط والسلام۔ عبدالرحیم

از: مولانا حبیب اللہ صاحب چمپارنی:

از حبیب اللہ بعد سلام مسنون و درخواست دعا، پرسوں گھر جانے والا تھا مگر صبح کو اذان سے پہلے ہلکا سا قلب کا دورہ پڑا اور بے ہوش ہو کر گر گیا۔ ہاتھ پیر میں چوٹ بھی آئی جس کی وجہ سے اس دن گھر جانا ملتوی کر دیا۔ اب آج شام کو انشاء اللہ روانگی ہے۔ مولانا عبدالحفیظ صاحب کو بھی مطلع کر دیں اور دعا کی درخواست بھی کر دیں۔ فقط

﴿125﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۱۹/اگست ۷۴ء/ یکم شعبان ۹۴ھ

عزیز گرامی قدر و منزلت قاری محمد یوسف متالا صاحب سلمہ!

بعد سلام مسنون، یہ ناکارہ ۱۰/اگست کو نظام الدین اور پھر میوات کے ایک مختصر دورے پر گیا تھا کہ میوات کئی سال سے جانا نہ ہوا تھا۔ مدینہ پاک میں مولانا انعام صاحب سے وعدہ ہو گیا تھا۔ میوات کے دورہ سے ۱۶/اگست کو نظام الدین واپس پہنچا تو مولوی نصیر نے ضروری خطوط نظام الدین بھیج دیئے تھے جو رات کو مجھے ملے اور شدت شوق میں رات کو ۱۲ بجے تمہارا خط سنا۔

تم دوستوں کے خطوط کا بہت ہی شدت سے ہر وقت انتظار رہتا ہے۔ اگر یہ لکھوں کہ چوں گوش روزہ دار بر اللہ اکبر است تو مبالغہ نہیں، اور جب تم میں سے کسی کا خط آتا ہے تو فرط شوق و فرطِ مسرت میں اسی وقت سننا شروع کرتا ہوں مگر سننے کے بعد تم میں سے ہر ایک کا خط معشوقانہ تھپکی کے سوا کچھ نہیں ہوتا۔ میری تسلی تو ایسی کرتے ہو کہ اگر بار بار کے تجربات نہ

ہوتے تو تم میں سے ہر ایک کے خط پر ساری بیماریاں بھول جاتا۔

تمہارا ایک مشترک لفظ ' ٦ ر پریسوں میں کام ہو رہا ہے، ایک ماہ میں فراغت ہو جائے گی' شروع جمادی الثانیہ سے سننا شروع کیا تھا اور آج سہارنپور کی یکم شعبان ہوگئی، الآن کما کان۔ کوئی الزام نہیں کہ تم احباب بھی مجبور ہو۔ اہل مطابع کو دو چار سال سے مولوی عبدالحفیظ اور تم نے تو دو چار ماہ ہی سے بھگتنا شروع کیا اور میں ٦٠ ر سال سے تجربہ کر رہا ہوں۔ دعا کے سوا اپنے بس میں بھی کوئی چیز نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہی اپنے فضل و کرم سے جلد از جلد تمہیں اس مبارک کام سے فارغ کرے اور نہایت راحت و خیریت کے ساتھ جلد اپنے اپنے مستقر پر پہونچاوے۔

مولوی حبیب اللہ میرے سہارنپور پہنچنے کے دوسرے ہی دن گھر کا ارادہ کر رہے تھے مگر یہاں پہنچ کر انہیں دورہ پڑ گیا جس کی وجہ سے دو تین دن کی تاخیر کے بعد اپنے گھر چلے گئے۔ بخیر رسی کی انہوں نے اطلاع نہ دی مگر دوسروں کے خطوط سے ان کے استقبال کی خبر معلوم ہوئی۔ ماشاء اللہ بڑا اچھا جشن ہوا۔

تم نے لکھا کہ مولوی عبدالرحیم کے خط میں تفاصیل لکھ چکا ہوں کہ کتاب ٦ ر جگہ تقسیم ہوگئی ہے اور کوئی جلد باقی نہیں رہی اور چناں اور چنیں۔ مولوی عبدالرحیم صاحب ہزار آپ کے بڑے بھائی ہوں اور جو فقرہ آگے لکھوا رہا ہوں وہ شاید انہیں بار بھی ہو، ان کے دل میں تمہارے خط کی کشش اتنی نہیں ہوگی جتنی اس سیہ کار کے دل میں رہتی ہے۔ وہ کہتے ہیں میرے پاس تو ابھی تک خط پہنچا نہیں، میں نے کہہ دیا کہ تمہاری کشش کی کمی ہے۔ بہر حال اب تک ان کے پاس آپ کا کوئی خط نہیں پہنچا۔

مولوی عبدالرحیم کا خط تو نہیں ملا مگر میرے خط میں جو تم نے مضمون کا اعادہ کیا ہے اس کے متعلق میری رائے تو یہی ہے کہ تم جلد از جلد لندن پہنچ جاؤ۔

یا مکن با پیلباناں دوستی   یا بنا کن خانہ برانداز پیل

یا تو آپ کو اس دارالعلوم کی داغ بیل نہیں ڈالنا چاہئے تھی جس پر جامعہ ازھر، دارالعلوم دیو بند رشک کریں یا پھر اسے اب بھگتو۔ مگر مولوی عبدالرحیم مجھے لقمہ دے رہے ہیں کہ ایک مہینہ میں کیا تاخیر ہوگی؟

میرے خط میں تو آپ نے ایسا لا جواب طوق میرے گلے میں ڈالا ہے کہ جب آپ کی اہلیہ یوں فرما رہی ہیں کہ میں تو سہارنپور ہی رمضان گذاروں گی تو میں یہ تو لکھنے سے رہا کہ کہ اسے ہوائی جہاز میں سوار کرا دیجئو اور لندن سے حاجی یعقوب صاحب کو خط لکھ دیجیو۔ اگر چہ آپ حضرات کے یہاں تو بہت آسان ہے اس لئے کہ مدینہ منورہ میں آپ نے یہ لکھا تھا کہ اہلیہ کو گجرات بھیجنا ہے، بمبئی میں کچھ عزیز ہیں وہ اتار لیں گے۔ بہر حال جہاں تک اجازت کا تعلق ہے اور شوق اس سے بھی غالب, لیکن جہاں تک مصالح کا تعلق ہے تمہیں ہر وقت اپنے دارالعلوم کا فکر رکھنا چاہئے۔

میرا اصل ذوق تو تمہیں معلوم ہے کہ میں کسی کتاب کا اشتہار اس وقت تک دینا گوارنہ کبھی کیا نہ کرتا ہوں جب تک کتاب طبع نہ ہو جائے۔ تم اپنے دارالعلوم کو دارالعلوم دیو بند اور مظاہر العلوم سہارنپور کی طرح سے چھپتے اور چوک کی مسجد سے شروع کرتے اور جتنا بڑھتا جاتا اس سے کم کی شہرت کرتے تو موجبِ ترقی تھا اور موجبِ برکت بھی۔ مگر تم نے ایسا شروع میں زور باندھا کہ دنیا بھر کو تو مشتاق بنا دیا اور مخالفین کے کان کھڑے کر دیئے اور اب کہتے ہو کہ میری ضرورت نہیں۔

بہر حال میں نے مولوی عبدالرحیم سے کہہ دیا کہ جو تیرا جی چاہے لکھ دے۔ مجھے تو صرف یہ بتا دو اور اس مژدہ کا شدت سے منتظر ہوں کہ کب تک تم وہاں سے نمٹ چکو گے؟ تمہارے اس خط میں تمہاری والدہ کا خط بنام مولوی عبدالرحیم انہوں نے پہلے ہی لے لیا تھا,

آج کل کاتب وحی وہی ہیں۔ البتہ تم نے اپنی والدہ کا مضمون میرے خط میں لکھا وہ تو رمضان کے بعد کا ہے اس وقت۔۔۔ مدینہ ہی میں ہیں اور دونوں کاتب بھی یہاں نہیں ہیں۔ میں نے مولوی عبدالرحیم سے یادداشت لکھنے کو کہہ دیا ہے۔ البتہ اپنے بہنوئی کی خدمت میں اور والدہ کی خدمت میں ہدیۂ تشکر ضرور پیش کر دیں۔ اللہ تعالیٰ معطی اور جملہ وسائط کو اپنی شایانِ شان بہترین بدلہ عطا فرمائے۔

عزیز مولوی عبدالحفیظ کا اپنے چچا مرحوم کی جائیداد کے سلسلہ میں مکہ جانا تو بہت ضروری تھا اور آئندہ بھی جب ضرورت ہو ضرور جایا کریں مگر تحقیق کر کے جاتے تو زیادہ اچھا تھا۔ پہلے والد صاحب سے خط وکتابت سے وقت مقرر کراتے ان کا پہلا سفر محض جذباتی ٹیلیفون پر پسند نہیں آیا کہ ۱۰/دن محض انتظار میں گذر گئے۔

تمہارے خط سے دوسری دفعہ جانا معلوم ہوا۔ اللہ کرے جملہ امور تکمیل کو پہنچ گئے ہوں، مگر مجھے تو پاکستان کے دستی خط سے یہ معلوم ہوا کہ ملک صاحب اور عزیز محمد پاکستان پہنچ گئے۔ خدا کرے کہ معاملات نمٹ گئے ہوں۔ تم نے لکھا کہ ان کی سابقہ ۲۰/یوم کی غیبت سے کوئی حرج نہیں ہوا۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو مگر تمہارے یہ لفظ بھی ۱۰، ۱۲/دفعہ سن چکا ہوں۔ جب حادثہ کی اطلاع سے وہ بیروت سے مکہ آئے تھے جب بھی تم دوستوں نے یہی لفظ لکھا تھا مگر ان کی واپسی پر معلوم ہوا کہ بالکل کام نہیں ہو سکا، اور ایک ہی رات میں آپ سب مشورہ کر کے قافلہ ایک دم مصر پہنچ گیا۔

عزیزہ خدیجہ کی خبر سے بہت ہی قلق ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرماوے۔ لیکن کھجلی میں میرا نمبر سب سے بڑھ رہا ہے۔ ۸/ماہ بلکہ ایک سال سے زائد ہو گیا سارے بدن میں ہر وقت کھجلی رہتی ہے۔ جہاں تک ہاتھ پہنچے اپنے آپ کھجلاتا رہتا ہوں اور کمر کے جس حصے پر ہاتھ نہیں پہنچتا ہر آدھ گھنٹہ، گھنٹہ کے بعد جو ملے اس کے ناخنوں کو گھسوا دوں۔

اپنی اہلیہ سے خاص طور سے سلام مسنون کہہ دیں۔اس کیلئے بھی بہت اہتمام سے دعا کرتا ہوں کہ میری وجہ سے وہ بھی غریب سال بھر سے پریشان ہے۔گھر سے بے گھر ہوئی پڑی ہے۔اللہ تعالیٰ ہی تم سب دوستوں کو ان مشقتوں کا دونوں جہان میں بہترین بدلہ عطا فرماوے۔

بنام: مولانا عبد الحفیظ مکی صاحب:

عزیزم مولوی عبد الحفیظ سلمہ! بعد سلام مسنون، تمہارا محبت نامہ پرچہ مؤرخہ ۸/جولائی رائے ونڈ ۹/اگست کو پہنچا تھا۔ جو عزیز مولوی احسان نے اپنے خط میں میرے پاس بھیجا اور ۹ اگست کو مجھے ملا۔اس میں جو لکھا تھا وہ تو بہت پرانا ہو گیا۔اس کے بعد تو تمہارے اور میرے متعدد خطوط کی آمد و رفت ہو گئی ہے۔

البتہ عزیز شاہد کا کراچی سے خط پہنچا کہ مولوی عبد الحفیظ کو کئی خط لکھ چکا ہوں مگر وہ جواب نہیں دیتے۔ان کو تو میں نے لکھ دیا کہ عبد الحفیظ ایک انار صد بیمار ہے اس کے ذمے اپنے چچا کے حادثہ اور بھائی کی بیماری کی وجہ سے اشغال بہت بڑھ گئے ہیں۔اس نے لکھا تھا کہ یہاں ایک دکان پر کاغذ بہت اچھا مل رہا ہے۔میں نے لکھ دیا تھا کہ ضرور لے لو اور دام قاضی جی سے لے لو۔قاضی جی کو خط لکھ دیا کہ عزیز شاہد کو جو ضرورت ہو آپ تکلیف فرما کر پوری کرتے رہیں۔

میری کراچی سے روانگی تک صفحہ ۲۰۸/تک چھپ چکے تھے۔یہاں والے تو اس کی طباعت کو بہت ہی پسند کر رہے ہیں مجھے اپنے **حجۃ الوداع** اور **اسباب السعادۃ** کی تو جلدی نہیں البتہ عامر کے مضمون کے متعلق میرا دل چاہتا ہے کہ جلد طبع کرا کر دلی بھیج دو تو زیادہ اچھا ہے۔

تم نے مفتی اسماعیل کے جس مفصل خط کا حوالہ دیا وہ تو اب تک نہیں پہنچا۔البتہ ان سے:

بنام: مفتی اسماعیل صاحب کچھولوی:

بعد سلام مسنون، آپ کے مہتمم صاحب کا ایک خط میرے پاس آیا تھا جس میں آپ کی مزید دو ماہ کی چھٹی کی منظوری کے ساتھ آپ کی وفاداری، نیازمندی، مہتمم صاحب کی معاونت کی بڑی تعریف لکھی تھی, ھنیئا لکم۔ وہ خط میں نے تو بہت محفوظ رکھوادیا۔ خدا کرے مل جائے کہ میں تو بے کار اور میرے کاتب روزانہ بدلتے رہیں۔

مہتمم صاحب کی طرف سے ایک پمفلٹ بھی ہنگامے کی تفصیل کا شائع ہوا ہے اور طلباء کی طرف سے ان کا جواب, مہتمم صاحب کی کذب بیانی، افتراء پردازی اور جو الفاظ آج کل کے چھوٹوں کو بڑوں کو لکھنا چاہئیں سارے ہی تھے۔ غالباً دونوں تمہارے پاس پہنچ گئے ہوں گے۔ کچھ اپنا تو دل تو ان چیزوں سے خوش ہوتا نہیں اور تفصیلاً دونوں کے سننے کا اب تک وقت نہیں ملا۔ اجمالاً دونوں کو سنا تھا۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم عبدالرحیم۔ یکم شعبان ۹۴ھ

﴿126﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۷ر ستمبر ۷۴ء/ ۱۹ر شعبان ۹۴ھ

نہ دوری دلیل صبوری بود   کہ بسیار دوری ضروری بود

مکرم ومحترم قاری صاحب زادت معالیکم! بعد سلام مسنون، تمہارا محبت نامہ مورخہ ۳۰ر اگست ۶ر ستمبر کو بہت جلد پہنچا۔ جو تم نے بمبئی سے ڈلوایا۔ میں حجاز سے واپسی کے

بعد سے اب تک اس قدر مشغول، منہمک اور پریشان ہوں جس کا اثر تعب کی وجہ سے بہت سے امراض کا موجب بن گیا۔

اول دو ہفتے تو میری آمد کا ہجوم رہا۔ اس کے بعد چونکہ میں دو مہینے سے یہ لکھواتا رہا کہ میری آمد پر کوئی نہ آوے۔ اجتماع کے موقع پر آوے کہ اجتماع میں شرکت بھی ہو جائے اور مجھ سے ملاقات بھی۔ یہ تحریر راس نہ آئی۔ میری آمد پر تو ہجوم کم نہ ہوا البتہ اجتماع کا ہجوم اضعافاً مضاعفۃ ہو گیا اور اس کی آمد اتنی زیادہ ہوئی کہ گویا میرے لئے اجتماع میں شرکت بھی نہ ہو سکی

میں تو اجتماع ہی میں رہا مگر کوٹھڑی میں بند۔ اس لئے کہ میرے کمرہ کا محاصرہ چاروں طرف سے سینکڑوں آدمیوں کا ہر وقت رہا۔ ہر اجتماع میں الوداعی مصافحہ میرا ہوا کرتا تھا اور اس مرتبہ ملاقاتیوں سے بھی یہی کہہ دیا تھا کہ اجتماع کے ختم پر ہوگا۔ مگر اجتماع کے ختم پر اس قدر ہلڑ بازی اور افراتفری ہوئی کہ ۱۵، ۲۰ / آدمیوں کے ۱۵، ۲۰ / منٹ تک کوشش کے [باوجود] ہنگامہ نہ رک سکا، تو مولانا انعام صاحب وغیرہ نے کہا کہ اس کو ہی لے جاؤ۔ اس کی وجہ سے ہماری جماعتوں کی روانگی بھی مشکل ہو گئی۔

وہاں سے ظہر کے وقت ہٹو بچو کے ہجوم میں کار میں بیٹھ کر مدرسہ پہنچ گیا۔ اس میں بھی کئی آدمی کار کے نیچے آنے سے مشکل سے بچے۔ حالانکہ میں بار بار کہتا رہا کہ جو کار کے قریب آوے اس کو ٹکر ماردو۔

تمہاری اہلیہ کا یہاں رمضان گذارنے کا اشتیاق مجھے زیادہ تھا اور ہے مگر تمہارے دارالعلوم کا فکر مجھے دونوں سے زیادہ غالب ہے۔ اسی وجہ سے تمہیں یاد ہوگا کہ شروع میں میں نے تمہارے بیروت جانے کی شدت سے مخالفت کی مگر جب تم نے مجھ سے یوں کہا کہ اتنے کنجی نہ ملے میرا جانا بے کار ہے اور دو تین ماہ سے کم میں نہیں ملنے کی اور بیروت والوں نے اللہ ہدایت کرے کہ انہوں نے دو ماہ کا بہت ہی حتمی وعدہ کیا اس لئے میں نے سکوت اختیار کیا

اگر تم اپنے دار العلوم کی ابتداء دیو بند کے چھتے کی مسجد یا مظاہر کے چوک سے کرتے اور آہستہ آہستہ جتنا بڑھتا رہتا اتنی ہی اشاعت ہوتی۔ مظاہر علوم ۱۲۸۲ھ میں شروع ہوا تھا اور ۱۳۳۰ھ میں یعنی تقریباً ۴۸ رسال بعد پہلی مرتبہ اس کے دار الطلبہ کی تعمیر کے وقت میں اس کے نقشوں کی اشاعت کی ابتدا ہوئی تھی۔

مگر تم نے دنیا میں کہرام تو پہلے ہی مچا دیا اور عوام سے زیادہ خواص میں شہرت دی اب اس میں ہمہ تن متوجہ ہو کر اس کو اس کے نقشوں کے موافق چالو کرنے کی کوشش کریں, ورنہ بڑوں کی نگاہ میں تو چاہے دینی حیثیت سے ہو یا دنیوی تمہاری بات گرے گی اور عوام میں ذلت اور مخالفین میں خوشیاں اور یہ کہ ان کی مخالفت نے تمہارے دار العلوم کو روک دیا اور اس سے ان کے حوصلے بہت بڑھیں گے, اور آئندہ زیادہ مزاحمت کریں گے۔

اس وقت تو تم اپنے جتنے بھی اعوان کو جمع کر سکتے ہو جمع کر و اور اس کام کو کسی نہج پر پہنچادو۔ مجھے اندیشہ ہے خدا نہ کرے ایسا ہو کہ تاخیر سے مزاحمت بڑھے۔ تمہاری مخالفت پہلے سے بھی بہت زیادہ ہے اور جہاں تک مجھے معلوم ہوا تمہاری طویل غیبت نے اس میں اضافہ کیا۔ **مجھے تمہیں یقین آوے نہ آوے تمہارے دار العلوم کا تم سے زیادہ فکر ہے۔**

تم نے لکھا کہ تیری ناراضگی کی وجہ سے سفر ملتوی کر دیا۔ یہ تو تمہارا ہی دل جانے کہ میری ناراضگی کی حقیقت کیا ہے۔ میں تو بہتیرا دل سے نکالنا چاہوں مگر وہ نکلتی ہی نہیں۔ اس سے مسرت ہوئی کہ تمہاری ۱۱ رستمبر کو سیٹ بک ہو گئی, اور امید ہے کہ اس خط کے پہنچنے تک تم بخیریت لندن پہنچ گئے ہو گے۔ وہاں پہنچ کر بلا کم و کاست دار العلوم کے حالات سے مطلع کریں۔ اس میں توریہ سے کام نہ لیں۔ اللہ تعالیٰ بہت ہی کامیاب فرماوے۔

تم نے رمضان کی دعوات میں مدرسہ کو اور اپنے کو یاد رکھنے کو لکھا تم ایسی چیز نہیں ہو کہ جس کو یاد دلانے کے واسطے کہنے کی ضرورت پیش آوے۔ میری خارش تو بہت روز افزوں ہے

اور مسلسل ایک سال سے زائد ہو گیا اس میں اضافہ ہی ہے۔ اب مزید یہ ہوا کہ جہاں کھجایا جاوے اول پانی پھر خون بھی نکل آتا ہے۔ ڈاکٹری دوا سے تو مجھے کبھی عمر بھر مناسبت نہ ہوئی اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے حجاز میں بھی اور ہند میں بھی بہت مسلط رہتے ہیں۔ اب یونانی دواؤں میں ایسی کوئی دوا نہیں جو تیل سے خالی ہو اس سے کپڑے ہر وقت چکنے رہتے ہیں۔

تم نے سر کی کھجلی کا جو بہترین علاج لکھا ہے اس میں اشکال ہے کہ میں تیل کا اس قدر عادی ہوں کہ بغیر اس کے تو نیند نہیں آتی، حجاز میں تو تین مرتبہ روزانہ اور ہند میں دو مرتبہ روزانہ کا ہمیشہ سے عادی ہوں۔

تم نے لکھا کہ مولانا...... صاحب بہت مسرور ہیں، بہت ہی حیرت ہوئی۔ اس لئے کہ میرے پاس جو خطوط ان کے براہ راست آئے وہ تو رابطہ سے بڑی ناراضی کے آئے اور دوسروں کے خطوط سے اور بھی المضاعف ناراضگی معلوم ہوئی، اور ناراضگی برحق ہے کہ انہوں نے ۶ رمہینے کی چھٹی مانگی تھی رابطہ والوں نے مستقل دے دی اور مزید برآں شیخ صالح نے مجھے اور علی میاں کو یہ پیام بھجوایا کہ تم دونوں میں سے کوئی سفارش نہ کرے کہ مجھے بڑی مشکل ہو جائے گی کہ اس کا قبول کرنا مشکل اور رد کرنا اور زیادہ مشکل۔

تمہاری اہلیہ کی کمزوری بے محل تو ہے نہیں اس غریب سے مشقتیں تو لو پانچ قسم کی اور دوائیں کھلاؤ ڈاکٹری۔ قوت کی دوائیں ڈاکٹروں کے پاس بالکل نہیں ان میں [سے] اگر جان ہے تو صرف یونانی میں ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی اس کو صحت و قوت عطا فرماوے۔

میرے کام کا خط تو ختم ہو گیا مگر تم نے عزیز مولوی عبد الرحیم کے خط میں اپنے مولوی یعقوب کے متعلق بھی کچھ لکھا۔ ابتداء تو میں سمجھا نہیں کہ یہ مولوی یعقوب کون ہیں مگر میرے کاتبوں نے شرح کی۔ ان دونوں بھائیوں نے تو بہت دق کیا ان کے والد کا اصرار تھا کہ یہ میرے ساتھ آویں اور طے بھی ہو گیا تھا مگر عطاء الرحمٰن نے عین چلتے وقت یہ کہا کہ

میرے اقامہ میں بے وجہ تاخیر ہوگئی، دو تین دن میں کراچی مل جاؤں گا۔ میرا بیس دن مطہرہ میں قیام رہا وہاں سے روانگی کے وقت یہ دونوں بھائی کراچی میں ملے اور معلوم ہوا کہ ایک ہفتہ سے آئے ہوئے ہیں اور اعزہ کے یہاں قیام ہے۔

میں نے ساتھ چلنے کے لئے کہا تو انہوں نے یہ عذر کیا کہ ہمارا ٹکٹ واپسی کا کراچی تا بمبئی تا دہلی ہے۔۵،۶/دن میں پہنچ جائیں گے۔ میں نے حاجی یعقوب صاحب کو پرچہ لکھ دیا کہ یہ میرے خصوصی مہمان ہیں۔ بمبئی پہنچ کر اپنی سیٹیں کرا کر دلی تار دیں گے۔

دلی پہنچ کر ان کے اعزہ سے کہہ دیا کہ ان کو فوراً سہارنپور پہنچا دیں کہ یہاں کئی مناظر اہم تھے۔ نمبر ۱: ختم بخاری میرے انتظار میں رکی ہوئی تھی۔ نمبر ۲: مسلسلات، نمبر ۳: میرا میوات کا دورہ جس میں میں ان کو بہت اہتمام کے ساتھ اپنے ساتھ شریک رکھنا چاہتا تھا۔ نمبر ۴: سہارنپور کا تبلیغی اجتماع جو کئی وجہ سے اس سال بہت اہم بن گیا تھا۔

یہ سارے مراحل نمٹ گئے مگر آج سات ستمبر تک نہ تو ان کا کوئی پتہ چلا کہ وہ کہاں ہیں۔ بھائی یوسف آ کر جا بھی لئے۔ اور ان کی والدہ ۱۵/دن سے دلی آئی ہوئی ہیں وہ خود پوچھ رہی ہیں کہ بچوں کا پتہ نہیں۔ افواہاً سنا گیا کہ بچے تو آپ کے زیر تربیت پاکستان کی تفریح کرتے پھرتے ہیں اس سے زیادہ کیا لکھوں؟ تم پہلے ہی خفا ہو۔ اس پر ایک دن [تپ] اور چڑھ جائے گا۔

مولوی عبد الرحیم اپنے خط کا تو خود ہی جواب لکھیں گے۔ چونکہ مولانا یعقوب صاحب کے متعلق انہیں معلومات نہیں تھیں اس لئے جواب لکھوا دیا۔ مجھ سے ۱۲ تا ۱۴/ جولائی بار بار مکرر سہ کرر لکھا تھا۔ یہ کہا تھا کہ ہم ۱۰/دن کے اندر اندر دلی پہنچ جائیں گے، اور مجھے بھی ان دونوں کی آمد کا بڑا اشتیاق اس وجہ سے تھا کہ کراچی ہو، لاہور ہو، کلکتہ ہو، دلی ہو مکہ کے بازار کا تو مقابلہ نہیں کر سکتے۔ یہاں کے دیکھنے کے مناظر تو اس کے رمضان کے سوا سب ختم

ہو گئے۔کاش ان سب میں شریک ہو جاتے تو میرا بہت ہی جی خوش ہو جاتا۔

مولانا عبدالرحیم صاحب مجھ پر ڈنڈا برسا رہے ہیں کہ تو حکماً یوسف کو بلا لے۔تم ہی بتاؤ بھلا میں حکم دے سکوں؟ البتہ اوجز کے سلسلے میں تمہاری مساعئ جمیلہ میرے لئے تمہاری محبت میں اضعافاً مضاعفۃ میں بڑی دخیل ہیں۔اللہ تعالیٰ تم دوستوں کو دارین میں اس کا بہترین بدلہ عطا فرماوے۔دین و دنیا کے مکارہ سے محفوظ فرماوے۔دونوں جہاں کی ترقیات سے نوازے

تم دوستوں کو میری وجہ سے جو تکلیف ہوئی اس کے لئے یہ ناکارہ بجز مالک سے دعا کے اور کیا کر سکتا ہے۔تمہارے خط سے جلد نمبر ۱۰ رکا اشتیاق مجھے بھی بڑھ گیا۔اللہ تعالیٰ تم سب دوستوں کو اپنے پاک رسول کے کلام کی [اشاعت کی] مستقل توفیق عطا فرماوے۔اہلیہ سے سلام مسنون اور خدیجہ سے دعوات۔خالہ صاحبہ اور خالو صاحب سے سلام کہہ دیں۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم عبدالرحیم۔۱۹ رشعبان ۹۴ھ، ۷ ر ستمبر شنبہ

تمہارا خط تو اسی دن جس دن تمہارا خط آیا تھا لکھوا دیا تھا مگر یہ معلوم ہوا کہ تمہارا مکان فروخت ہونے والا تھا اس لئے مولوی ہاشم صاحب کی آمد کا انتظار کرتا رہا کہ وہ آجاویں تو ان سے معلوم کر کے بھیجوں مگر وہ آج ۱۰ ر ستمبر تک نہیں آئے اس لئے آج زکریا مسجد کے پتے پر ارسال کر رہا ہوں۔۲۲ رشعبان۔تمہاری مرسلہ شیشی عطر کی پہنچ گئی مگر مولوی تقی نے بتایا کہ راستے میں عطر گر گیا شیشی البتہ پہونچ گئی۔

حفاظت کیلئے ایک عمل:

حروف سریانی (دیکھئے مکتوب نمبر 199 جلد 1)

اس کے بعد کھیعص کفایتنا، حم عسق حمایتنا ، فسیکفیکھم اللہ و ھو السمیع العلیم۔اس کے بعد درود شریف ,یہ تو تعویذ ہوا۔لکھ کر داہنے بازو پر [باندھیں]۔

ہر نماز کے بعد اول درود شریف سات مرتبہ اس کے بعد بسم اللہ سمیت لایلاف سات مرتبہ،اس کے بعد یہ دعا سات مرتبہ اللھم احرسنی بعینک التی لاتنام واکنفنی بکنفک الذی لایرام. واغفرلی بقدرتک علی فلا أھلک وأنت رجائی. رب کم من نعمۃ انعمتھا علی قل لک عندھا شکری وکم من بلیۃ ابتلیتنی بھا قل لک عندھا صبری، فیامن قل عند نعمتہ شکری فلم یحرمنی ویامن قل عند بلیتہ صبری فلم یخذلنی ویامن راٰ نی علی الخطایا فلم یفضحنی، یا ذالمعروف الذی لاینقضی أبدا ویا ذا النعماء التی لا تحصیٰ ابدا ، اسئلک أن تصلی علی سیدنا محمد وعلیٰ آل سیدنا محمد وبک ادرأ فی نحورا لأعداء والجبابرۃ. سات مرتبہ۔اس کے بعد درود شریف سات مرتبہ، ہر نماز کے بعد اہتمام سے پڑھا کریں، بہت مفید ہوگا،مگر طمانینت سے،جلدی جلدی نہیں۔ چلتے پھرتے کثرت سے یاغیاثی عند کل کربۃ ، ومعاذی عند کل شدۃ ومونسی عند کل وحشۃ و موجبی عند کل دعوۃ ورجائی حین تنقطع حیلتی پڑھا کریں۔نیز اگر کسی موقعہ پر مخالفین میں پھنس جائیں تو اللھم انا نجعلک فی نحورھم ونعوذبک من شرورھم کثرت سے پڑھا کریں۔

﴿127﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۱۹؍ستمبر ۷۴ء/۳؍رمضان ۹۴ھ

مدت سے لگ رہی تھی لب بام ٹکٹکی تھک تھک کے گر گئی نگہ انتظار آج

عزیزم قاری صاحب زادت معالیکم!

بعد سلام مسنون، ہر چند کہ میں تمہارے سہارنپور آنے کا سختی سے مخالف تھا مگر عزیز مولوی عبدالرحیم کے مخفی تار سے جس میں انہوں نے مجھ سے زبردستی اجازت لے کر تمہیں فوراً آجانے کا تار دیا تھا تمہارے سے زیادہ تمہاری اہلیہ کی آمد کا اشتیاق بڑھ گیا تھا اور عزیز عبدالرحیم تو چوں گوش روزہ دار بر اللہ اکبر ست۔ جب میں اس سے پوچھتا کہ تمہارے تار کا پتہ ہی نہ چلا کہ کیا ہوا؟ تو وہ اپنے کشف سے یہ کہتا کہ کل کو وہ خود ہی آجائیں گے۔

لیکن آج ۲؍رمضان ۱۹؍ستمبر کے خط سے آمد سے مایوسی کے ساتھ ساتھ تمہاری طویل غیبت سے جو بیروت کے سفر میں ہوئی اور اس کی وجہ سے جو وصولی چندہ میں تاخیر ہوئی اور بھی زیادہ قلق ہوا۔ میں تو تمہیں یاد ہوگا کہ بار بار اپنی ضرورت کے باوجود بیروت جانے کو منع کرتا رہا کہ تم نے ۔۔۔ کی فراہمی کا اعلان کر دیا اس کے واسطے تم ہی سوچو کتنے ساتھی چاہئیں؟ مگر تم مجھے تسلی دیتے رہے اتنے کنجی نہ مل جائے میرا جانا بے کار ہے اور چندہ کا کام تو اپنی موجودگی میں بھی میں نہیں کرتا تھا دوسرے ہی کرتے تھے وہ اب بھی کر رہے ہیں۔ یہ تم نے صحیح کہا کہ کام تو دوسرے ہی کیا کرتے ہیں مگر اتنے ایک کھونٹا نہ قائم ہوا اتنے کام منتشر رہتا ہے

تمہارے خط بھیجنے میں تاخیر اس وجہ سے ہوئی کہ عزیز عبدالرحیم نے بتایا کہ عزیز یوسف نے سابقہ مکان بیچ دیا نئے مکان کا پتہ معلوم نہیں۔ وہ خط مولوی ہاشم کی آمد کے

انتظار میں رکھا رہا۔ان کی آمد میں کافی تاخیر ہوئی۔اللہ کا شکر ہے وہ خط مل گیا۔

تم نے ۱۱رمضان سے اعتکاف کا ارادہ لکھا وہ تو اس خط سے پہلے شروع ہو چکا ہوگا ورنہ میں تو یہ لکھتا کہ اگر اعتکاف سے دار العلوم کے کام میں حرج ہو تو نہ کریں۔تم نے دار العلوم کی وسیع عمارت کی جو قانونی مجبوریاں لکھیں وہ امید ہے کہ صحیح ہوں گی۔اس لئے کہ میں یہاں کے قوانین سے بھی واقف نہیں چہ جائیکہ لندن کے۔مگر اب تک کا تجربہ یہ ہے اور اپنی ذات پر بھی ہے اور دوسرے مراکز پر بھی ہے کہ جو کام چھوٹے پیمانے پر اخلاص سے شروع ہوتا ہے وہ تقویت پکڑتا رہتا ہے اور جو شروع ہی سے شور وشغب کے ساتھ شروع ہو وہ زیادہ مستحکم نہیں ہوتا۔

ساری تحریکوں کا انداز یہی دیکھا۔دار العلوم دیوبند چھتے کی مسجد میں ایک استاذ ایک شاگرد سے شروع ہوا اور مظاہر علوم چوک کی مسجد میں ایک استاذ دو شاگردوں سے شروع ہوا۔نظام الدین کی تبلیغ ۲۰ر برس تک نظام الدین میں پڑی رہی۔اب جو اس نے برسات کے گھاس کی طرح سارے میدان میں رطب ویابس کو جمع کرلیا اس کے بالمقابل جتنی تحریکات حاضرہ بڑے قواعد اور تنظیموں سے چلی ہیں وہ اگر ماند شبے ماند سے آگے نہیں چلیں

تمہارے خط سے افریقہ وغیرہ کے چندہ کے لئے آدمیوں کی تجویز کا حال معلوم ہوا۔تم ہی بتلاؤ کہ یہ کام جب تمہارے اوپر ہی موقوف تھا اور تمہاری غیبت میں نہیں ہوسکتا تھا اور اگر ہوسکتا تھا تو اب تک کیوں نہیں ہوا؟ تو تمہاری بیروت کی غیبت موجب نقصان ہوئی یا نہ ہوئی؟اگر چہ میرا کام ہونے کی وجہ سے میرے لئے تو جتنی مسرت اور جتنی راحت تمہارے وہاں قیام کی وجہ سے ہوئی تم مانو یا نہ مانو اس کو تو میرا ہی دل جانتا ہے۔

لیکن یہ سب تمہیں معلوم ہے کہ تمہارے دار العلوم کا مسئلہ شروع ہی سے میرے لئے سوہانِ روح بن رہا ہے۔اتنے بڑے کام کے لئے کم سے چار پانچ آدمی ہم نفس،

ہم زبان، ہم خیال ہونے ضروری ہیں۔ان کو ضرور جمع کرو کہ ہر ایک اسی کام کو اپنا کام سمجھے۔ اب تک جو لوگ تمہارے یہاں کام کر رہے ہیں اور جن کے متعلق تم یہ کہتے ہو کہ اصل کام کرنے والے یہی ہیں میرا تجربہ اور میری رائے ان کے متعلق یہ ہے کہ وہ صرف تمہاری تعمیل ارشاد کے لئے تو تیار اور اپنے کو کسی کام کے اصل ذمہ دار نہیں سمجھتے اور اہل بھی نہیں۔

تمہارا جو سب سے پہلا وفد چندہ کے سلسلے میں مدینہ گیا تھا اس کے متعلق تو میں نے بہت کچھ تبصرہ لکھا تھا باوجود اشتیاق کے انہیں ۸؍دن تک ملنے کا وقت نہ ملا اور باوجود میرے اصرار کے علی میاں سے مکہ میں ملنے کا وقت نہ ملا حالانکہ میرے پرچے پر علی میاں نے خاص طور سے ان کے لئے وقت تجویز کر دیا تھا۔

تم دو سال تک مجھ پر زور دیتے رہے کہ مفتی اسماعیل سے معاملہ ہو گیا ان کا پاسپورٹ چلا گیا ان کا یہ ہو گیا وہ ہو گیا اور مفتی اسماعیل کے بھی سخت ترین خطوط آتے رہے کہ آپ کے یہاں جانے کو بالکل تیار ہیں آپ کی طرف سے پاسپورٹ اور ٹکٹ پہنچنے میں دیر ہو رہی ہے۔ میں بار بار تمہیں بھی لکھتا رہا کہ تمہارے یہاں کوئی علمی کام نہیں ہے جب کسی مرحلہ پر پہنچ جائے تو بلائیو مگر تم نے ہمیشہ لکھا کہ ہمیں مفتی کی زیادہ ضرورت ہے ان کو بھی بار بار لکھتا رہا کہ مفتی محمود سے بات اچھی طرح پکی کر لو، مشورہ کر لو۔

میں نے ان کے یہاں کے ہنگامہ کے موقع کو غنیمت سمجھ کر ان کو بیروت بھجوایا تو نہ ان کو شرح صدر رہا نہ آپ کو ضرورت رہی، نہ مفتی محمود صاحب کی سمجھ میں آیا۔ حالانکہ ان کا بھیجنا سابقہ منصوبہ پر تھا ورنہ اتنا طویل خرچ اوجز پر ڈالنا مشکل تھا۔ ان کو تو خبر نہیں مگر تمہیں معلوم ہے کہ مدینہ میں کئی آدمی جو ملازمت کی امیدواری میں مدینہ پڑے ہوئے تھے بیروت جانے پر نہ صرف مصر بلکہ خالد تو غریب اپنے خرچ پر جانے پر اصرار کر رہا تھا۔ صرف تمہارے دارالعلوم کی بدولت یہ بار اٹھایا تھا۔ معلوم نہیں پہلے بھی دو سال سے سارے مشورے کا ہے

کے ہو رہے تھے۔ بہر حال جہاں تک دعا کا تعلق ہے

؎ تجھے داغ دل جانتا ہے کسی کا بظاہر نہ جانے نہ جانے نہ جانے

دعا سے تو پہلے بھی دریغ نہیں تھا اور تمہارے دار العلوم نے تو اور بھی زیادہ مجھے کھینچ رکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی تمہاری مدد فرماوے، تمہارے مبارک ارادوں کو کامیاب فرماوے۔ تمہارے لئے صدقۂ جاریہ دار الکفر میں بہترین عمل مثمر ثمرات و برکات ہو۔

خدیجہ نے تو مجھے اپنے باپ کی طرح سے مدینہ میں منہ نہیں لگایا کیا یاد کرتی؟ مگر آج کل اعتکاف کے زمانے میں میری ساری ذریات بچہ پارٹی عصر کے آدھ گھنٹہ قبل آیا کرے۔ اس میں کئی خدیجہ کے ہمنوا بھی ہوں کہ وہ بولتی نہیں۔ مگر جب میں یوں کہوں کہ وہ تو بولتی نہیں اس کی چیز کسی اور کو دے دو تو وہ بھی ایسا ہاتھ مارے ہے کہ مجھے بھی اس وقت خدیجہ یاد آ جاوے۔

مفتی اسماعیل کا بیروت کا خط تو بعد میں پہنچا اور مکہ کا پہلے جو بعد کا لکھا ہوا تھا۔ اس میں تھا کہ جدہ تا بمبئی کی سیٹ ۲۷ر ستمبر کی ہو چکی ہے دو چار دن گھر رہ کر سہارنپور آ جاؤں گا۔ مولوی یوسف تتلی بھی دفعۃً پرسوں پہنچ گئے۔ ان کے والد صاحب کے حادثہ انتقال کا حال تو تمہیں معلوم ہو گیا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ مغفرت فرماوے۔

فقط والسلام

حضرت شیخ مدظلہ

بقلم عبد الرحیم، ۳۰ر رمضان ۹۴ھ

﴿128﴾

از: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب

بنام مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۱۹رستمبر ۴ے۷ء/۳ر رمضان ۹۴ھ

عزیزم سلمہ! بعد سلام مسنون، تمہارا مرسلہ خط معرفت حضرت اقدس پہنچا۔ تمہاری آمد کا شدت سے اشتیاق تھا۔ اس لئے کہ کئی سال سے ہند میں ملاقات کا موقعہ نہیں ملا تھا۔ اس مرتبہ بہت پر امید تھا اور خاص طور سے عزیزہ حاجہ خدیجہ سلمہا کی وجہ سے بہت اشتیاق تھا نہ معلوم وہ اب کب آوے گی۔ خیر اللہ تعالیٰ واپسی کو بخیر فرماوے۔

تمہارے لئے خمیرہ اور بی بی کیلئے گولیاں حکیم صاحب نے مجھے دے دی ہیں۔ ڈاک سے بھیجنے میں ضائع ہونے کا اندیشہ ہے اس لئے میں نے محفوظ رکھا ہے انشاء اللہ بعد عید مولوی ہاشم کے بدست ارسال کردوں گا۔ ترکیب استعمال کا پرچہ اس سے قبل عزیز ہاشم کے لفافے میں ارسال کر چکا ہوں اسے محفوظ رکھیں اور اگر تم لکھو گے تو ڈاک سے ہی بھیج دوں گا۔

میرا ارادہ انشاء اللہ عید کے بعد ہی گھر کے لئے واپسی کا ہے اسلئے کہ اہلیہ کی طبیعت ابھی تک صاف نہیں اور عید تک مجھے تین ماہ یہاں پورے ہو جائیں گے۔ اب تو بچوں کی وجہ سے طویل قیام بھی مشکل ہے حالات بھی ہر جگہ کے دن بدن خراب ہی ہوتے جارہے ہیں۔ امسال بھی فصل قلت بارش کی وجہ سے فیل ہورہی ہے، اس لئے واپسی ہی کا ارادہ ہے۔

اگر حضرت کو راضی کرنے کی کوئی صورت ہوگئی تو انشاء اللہ اب زامبیا ہی کا ارادہ چند سالوں کے لئے ہورہا ہے یہ والدہ کا اصرار ہے۔ مولوی یوسف تتلی آئے ان کے ہمراہ والدہ کا خط آیا۔ سب خیریت سے ہیں۔ کچھ وٹامن کی دوائیں اور ٹارچ وغیرہ بعض چیزیں بھیجی ہیں۔ تمہیں بھی سلام لکھنے کو لکھا ہے۔

بہت ہی جی چاہ رہا ہے کہ پھر کچھ دنوں کے لئے افریقہ والدہ کے پاس چلا جاؤں ہمشیرگان کا بھی بہت اصرار ہورہا ہے۔ ابھی ابھی محمد علی کا خط آیا، خیریت لکھی ہے اور تین چار دن ہوئے بہت ہی زوردار بارش ہوئی ہے اللہ کا شکر ہے۔ اور کیا لکھوں؟

تم ایک خط مولوی تقی کو لکھو کہ اطاعت رسول کی جو رقم ان کے پاس ہو وہ منشی انیس کے پاس بھیج دیں۔ ان کی ۵۰۰/ کے قریب تمہارے حساب میں باقی ہے۔ ۲۰۰/ نسخے اطاعت رسول کے ان کے پاس تھے اس میں سے ۵۰/ فروخت ہوگئے اور ۵۰/ میں نے ان کے پاس باقی رکھے ہیں۔ اور ۱۰۰/ لندن بھیجنے کیلئے بمبئی بھیج دیئے ہیں۔ اگر دلی سے کتابوں وغیرہ کی کچھ ضرورت ہو تو لکھ دیجئے، ایک شب دلی کا پروگرام ہے، بی بی سے سلام مسنون، خدیجہ کو دعوات

فقط والسلام

عبدالرحیم، ۳/ رمضان

﴿129﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۱۵/ اکتوبر ۷۴ء/ ۲۹/ رمضان ۹۴ھ

عزیزم گرامی قدر ومنزلت قاری یوسف سلمہ! بعد سلام مسنون، تم بھی میری حماقت کی داد دوگے کہ آج ۲۹/ رمضان ہے جو بات کرے اس کو پھاڑ کھانے کو جی چاہے دو تین سے لڑائی ہو چکی مگر اسی میں تمہارا ائرلیٹر بلا تاریخ ہماری ۲۹/ رمضان چہار شنبہ کو پہنچا۔ چونکہ کل کو عید کا احتمال ہے اور پرسوں کو جمعہ ہو جاوے گا اور میرے شدید اصرار پر عزیز عبدالرحیم مع حکیم اجمیری اپنی سیٹ ریزور کرا چکا ہے اس لئے بہت ہی مختصر جواب لکھوا رہا ہوں کہ ایک تو رمضان

ختم ہونے کے بعد شدید ہنگامہ شروع ہوگا اس سے معلوم نہیں کب چھٹکارا ملے۔ دوسرے مولوی عبدالرحیم کے سامنے اس کا جواب چلا جاوے تا کہ وہ اپنے خط کا جواب بھی لکھ دیں۔

مفتی اسماعیل کے مسئلہ میں اب تو یہ کہوں گا کہ مجھ سے ہی غلط فہمی ہوگئی۔ چونکہ میرے پاس بار بار تمہارے خطوط اس مضمون کے پہنچتے رہے کہ مفتی صاحب کا جواب نہیں آیا ویزہ بھیجا جا چکا، یہ بھیجا جا چکا وہ بھیجا جا چکا اور مفتی اسماعیل کے بھی دو سال تک یہ خطوط پہنچتے رہے کہ قاری یوسف صاحب کے پاس سے خط کا جواب نہیں آتا۔ میں نے فلاں تاریخ کو لکھا یہ لکھا وہ لکھا۔ اس لئے میں نے موقعہ کو بہت غنیمت سمجھا کہ براہ راست اوجز کے نام سے آمد ہوگی تو ترکیسر کی طرح سے مدرسہ والوں کا الزام ہوگا اور یہاں بھی شور ہوگا۔ ورنہ مستقل آدمی یہاں سے بھیجنے کی میری رائے نہ تھی۔ بہرحال الخیر فیما وقع۔ جو ہوا ہے انشاءاللہ اس میں خیر ہی ہوگی۔

مفتی اسماعیل صاحب بمبئی رمضان میں پہنچ گئے تھے تین چار دن اپنے گھر رہ کر عشرہ وسطیٰ میں یہاں پہنچ گئے تھے، معتکف ہیں۔ عزیز عبدالحفیظ بھی جس کی آمد کی خبریں تو وسط شعبان سے برابر سنتا رہا ۲۱ ؍رمضان کو سیدھا پہنچ گیا۔ نہ بمبئی ٹھہرا نہ دلی آج کل معتکف ہیں۔

اس کی تجویز تو یہ تھی کہ اب مجھے ساتھ لے کر جاوے مگر اس کو تو میں نے شروع ہی سے رد کر دیا تھا کہ وہ یک انار صد بیمار۔ اس کے بھائی محمد کی بیکاری کی وجہ سے اپنے کاروبار اور میرے بھی بہت سے اس کے ذمے ہوگئے۔ دوسری تجویز یہ تھی کہ وہ عید کے بعد فوراً چلا جائے اور ذیقعدہ میں آجاوے اس کو میں نے پہلے سے بھی شدت سے منع کر دیا۔ اب چونکہ ابوظہبی کی رقم کا مجھے بھی تقاضا ہو رہا ہے اس لئے سردست یہ طے ہے کہ وہ ۵ ؍شوال کو یہاں سے واپس چلے جاویں گے۔

دوسرا اہم مسئلہ اب مولانا عبدالرحیم متالا کا ہے تم دونوں بھائیوں کے پاس کچھ ایسا

جادو آوے ہے کہ 'انہیں جو دیکھ لیتا ہے وہ شیدا ہو ہی جاتا ہے'۔ مجھ غریب سے زیادہ عبدالحفیظ کو تم دونوں نے جکڑ رکھا ہے۔ وہ ایک ہفتہ سے مستقل رمضان کے اوقات میں اس پر مسلط ہیں کہ عبدالرحیم کو ساتھ لے چل۔ اور میں ان سے بھی آگے مگر ان کی اہلیہ کی بیماری کا مسئلہ بہت ہی سدراہ بن رہا ہے سمجھ میں نہیں آتا۔

عبدالحفیظ کی رائے یہ ہے کہ سورت میں علاج اچھا نہیں ہوتا مصر میں ہو جاوے اور اگر علاج ہو جاوے تو مجھے بھی انکار نہیں مگر مجھے اس میں اشکال یہ ہے کہ وہ اکیلی کیسے رہے گی۔ اگر چہ پہلے رہ چکی۔ اس مسئلہ میں غالباً مولوی عبدالرحیم نے براہ راست تمہیں لکھا ہوگا یا غالباً لکھیں گے۔ تمہاری کوئی رائے ہو تو دے دو۔

اس ناکارہ کی واپسی کا مرحلہ بھی سامنے آ گیا۔ ۱۵/ ذیقعدہ کو سہارنپور چھوڑ دینے کا [ارادہ] ہے اگر چہ مکہ والے بالخصوص مولانا سعید خان صاحب بہت اصرار کر گئے ہیں کہ حالات اور قوانین اور طیاروں کی گڑبڑ کی وجہ سے تجھے یکم ذیقعدہ کو روانہ ہونا ضروری ہے مگر ابھی تک تو ۱۵/ ذیقعدہ ہی کا ارادہ ہے اور ۱۹/ کو دہلی سے بمبئی اور بمبئی والوں کو میں نے لکھ دیا ہے کہ ۱۹/ ذیقعدہ کے بعد جو بھی جہاز ملے بمبئی تا جدہ میری تین سیٹیں ریزرو کروا دیں۔ ان کا بھی تقاضا آیا تھا کہ حج کے موقعہ پر ہجوم بہت ہوتا ہے اس لئے پہلے سے ریزرو کرالیں۔

تمہارے خط پر تاریخ نہ ملی۔ تمہاری خدیجہ بہت یاد آئی اس سے بہت تعجب ہوا کہ عزیز عبدالرحیم کا تار نہ ملا، یہاں تو ان کے تار دینے سے لب بام ٹکٹکی بندھ رہی تھی۔ تمہارے زامبیا اور جنوبی افریقہ کے وفد کے لئے دل سے دعا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کامیاب فرماوے۔

تم نے جو تفصیل دارالعلوم کے سلسلے میں لکھی اس سے مسرت ہوئی مگر کچھ تجربات اس طرح کے ہیں کہ ابتداء گمنامی میں ہو تو ترقی زیادہ ہوتی ہے اور ابتداء شہرت سے ہو تو ترقی کم ہوتی ہے۔ اس سے مسرت ہوئی کہ موجودہ اسپتال میں ساری ضروریات آ گئیں اللہ تعالیٰ

مادی اور روحانی ترقیات سے نوازے۔

تمہاری اہلیہ کے نہ آنے کا قلق تو مجھے بھی ہے معلوم نہیں آئندہ سال یہاں آنا ہوتا ہے یا نہیں ضروری کاموں کی وجہ سے اعتکاف میں حرج ہونے میں مضائقہ نہیں۔ اگر ملتوی بھی ہو جاتا تب بھی مضائقہ نہ تھا۔ ماشاءاللہ آپ کے یہاں کے جماعت اسلامی والے بہت آگے ہیں اور جہاں تم جیسا چاند ہوگا وہاں اگر تین دن عید ہوئی تو کچھ زیادہ نہیں۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم عبدالرحیم، ۲۹؍رمضان ۷۴ھ

130

از: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب

بنام: مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۱۵؍اکتوبر ۷۴ء/ ۲۹؍رمضان ۹۴ھ

عزیز گرامی سلمک اللہ، بعد سلام مسنون، خیریت طرفین بدل مطلوب ہے۔ اس وقت محبت نامہ نے خوش کیا شدت سے انتظار و اشتیاق تھا۔ مولوی ہاشم صاحب کی اہلیہ کے خط سے یہ معلوم ہوکر رنج و قلق ہوا کہ تم نے مدرسہ سے استعفاء دے دیا۔ فانا للہ وانا الیہ راجعون۔ اگر یہ روایت صحیح ہے تو دل سے دعا گو ہوں اللہ جل شانہ نعم البدل عطا فرماوے۔ اس سلسلے میں طبیعت کو خیال رہے گا بواپسی ورتھی کے پتے پر مطلع کریں۔

منشی انیس کے ۴۵؍ کے قریب ہیں۔ ۶۱۶؍ پہلے تھے اس کے بعد اطاعت رسول کے کوئی ۵۰؍ نسخے فروخت ہو گئے۔ اس کی رقم وضع کرائی اور ۱۰۰؍ نسخے میں نے ورتھی بھجوا دیئے

اور ۵۰/انہی کے حوالے کردیئے کہ فروختگی کے بعد قیمت ادا کردیں گے۔

ندوہ کے ۲۰۰/نسخوں کا اب تک کوئی پتہ نہ چلا کہ کیا ہوا؟ مولانا۔۔۔صاحب کو اللہ ہدایت کرے میں تو تقاضا کرتے کرتے تھک گیا اب تک انہوں نے نہ کچھ دیا نہ بتایا۔اس کو تو تم ہی سمجھو اور طے کرو میں عاجز ہوں۔اس مرتبہ میرے شدید تقاضے پر وہ کہہ رہے تھے کہ مجھے یوسف نے یہ رقم اپنے ہی پاس جمع رکھنے کیلئے کہا ہے۔اطلاعاً عرض ہے۔عید کے بعد ایک شب نظام الدین میں قیام ہے تمہاری مطلوبہ کتب ارسال کرنے کی پوری سعی کروں گا انشاء اللہ۔

ایک ضروری امر یہ ہے کہ حفصہ خالہ لندن والوں کا خط افریقہ سے مع ۲۰/ پونڈ بدست مولوی تتلی تمہارے نام آیا تھا۔اس کو میں نے کھول کر پڑھ لیا تھا۔اس میں دس پونڈ عزیزہ خدیجہ کے تھے جو اسی وقت مولوی ہاشم صاحب کے حوالہ کردیئے تھے کہ واپسی پر تمہیں دے دیں۔ نیز دوسرے دس پونڈ تقسیم کے لئے تھے جو میں نے مولوی یوسف ہی سے کیش کرا کر تقسیم کردیئے۔

محمد علی پر اس میں سے ۱۳۰/بھیج دیئے تھے اور ۶۰/تمہاری طرف سے مولانا یوسف صاحب کو مع تمہارے بھیجے ہوئے قلم اور عطر کے دیدئے تھے۔ وہ بہت خوش ہو گئے۔ حافظ صدیق وغیرہ احباب کو تھوڑے تھوڑے تمہاری طرف سے تقسیم کردیئے۔اطلاعاً عرض ہے۔ اب تم حفصہ خالہ کو اس کی رسید کا اور تمہارے حسبِ منشاء کارِ خیر میں خرچ دینے کا خط ضرور لکھ دینا۔عزیز عبدالحلیم کے لئے بھی ۵/ پونڈ بھیجے تھے۔اطلاعاً عرض ہے۔

حضرت کا مسلسل اصرار حجاز پاک مستقل قیام کے لئے ہو رہا تھا مع اہلیہ کے۔لیکن اپنی بعض مجبوریوں کی وجہ سے وہ تو مشکل ہے بالخصوص اہلیہ کے علاج کی تکمیل تک تو مشکل ہے۔اس لئے مولانا عبدالحفیظ صاحب سے مشورہ کر کے بمد لامع قاہرہ کا عید کے بعد طے کردیا۔ بظاہر تو حضرت کی روانگی کے بعد ہماری روانگی ہوگی۔ میرے پاس تو ٹکٹ بمبئی

بیروت، جدہ، ۔۔۔، نیروبی، بمبئی ہے ہی۔

اہلیہ کا ٹکٹ بھی زامبیا سے منگوانے کا خیال ہے۔تم حضرت کو اس سلسلے میں ضرور یہ لکھ دینا کہ قاہرہ جانے میں زیادہ اشکال نہیں کہ وہاں علاج کا انتظام عمدہ ہے اور اہلیہ عبدالرحیم کے معائنہ کے سارے مراحل ختم ہو چکے ہیں۔اور مایوسی کے بعد اس علاج سے ۔۔۔نے منع کر دیا ہے۔ اب تو نہ ہی اخراجات ہیں نہ معائنے۔میری معلومات کے مطابق چند دوائیں ہیں جن کو سال بھر تک استعمال کرنا ضروری ہے ,لیکن ڈاکٹر کا بار بار کا مشورہ اس میں ضروری ہے۔اس لئے قاہرہ ہی مناسب ہے۔

یہ اس لئے میں لکھ رہا ہوں کہ کہیں حضرت کے ذہن میں یہ نہ آ جائے کہ یہ لامع کیلئے نہیں بلکہ اپنی اہلیہ کے علاج کیلئے قاہرہ جا رہا ہے۔اس لئے [یہ تفصیل] اس کی پوری وضاحت کے ساتھ لکھ دیں۔ساتھ یہ بھی ضرور لکھ دیں کہ چونکہ عبدالرحیم اور اسکی اہلیہ کے پاس واپسی کے ٹکٹ بھی ہیں اس لئے کئی ہزار کا بوجھ بھی کتاب پر نہ پڑے گا,اور قاہرہ میں کام بھی انشاءاللہ جلد نمٹ جائے گا وغیرہ وغیرہ۔

جب تک مولوی سرکار صاحب کے چندہ کی رقم کیش نہ آ جاوے اپنے تخمینہ سے اس میں کوئی مقدار خدا کے واسطے کسی کو نہ لکھیں,اس کو ہمیں بہت بھگتنا پڑتا ہے۔صرف وصول شدہ رقم کے متعلق ہی لکھیں۔عزیزہ خدیجہ کو بہت بہت پیار۔بی بی سے سلام مسنون۔ہاشم ۲۰/روزے یہاں گذار کر گھر چلا گیا۔مولوی ہاشم کے ساتھ دوائیں ارسال کروں گا۔ایک اور دوا طاقت کی حکیم عبدالرشید سے میں نے تمہارے لئے لی ہے وہ بھی بھیج دوں گا۔

فقط والسلام

عبدالرحیم، ۲۹/رمضان ۹۴ھ

﴿131﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۲۵/اکتوبر ۷۴ء/ ۹/شوال ۹۴ھ

عزیزم سلمہ! بعد سلام مسنون، شدید انتظار میں تمہارا محبت نامہ پہنچا۔ حکیم اجمیری کو اللہ تعالیٰ بہت ہی جزائے خیر دے کہ انہوں نے تمہاری محمد علی کی کار میں بخیر رسی کی اطلاع تو ہمروزہ دے دی تھی، جی چاہتا تھا کہ تمہارا خط بھی مل جاتا۔ بحمداللہ آج ۹/شوال کو مل گیا لیکن پاؤں کی تکلیف کے بڑھ جانے سے قلق ہوا۔ اللہ تعالیٰ جلد از جلد صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرمائے۔

عزیز عبدالحفیظ کو تمہارا خط مل گیا تھا، معلوم نہیں اس میں کیا تھا۔ عزیز عبدالحفیظ اور محمد رات فرنٹیر سے مطہرہ کیلئے روانہ ہوگئے۔ اہلیہ کی خیریت کا بہت ہی شدت سے انتظار ہے۔ آپ نے لکھا کہ تو چونکہ مشغول بہت ہے اس لئے قصداً جوابی نہیں لکھا، یہ تو تمہارا ہی جی جانے کہ تمہارے بارے میں میری مشغولی کس مرحلہ پر ہے، البتہ اس کا قلق ضرور ہے کہ جمعہ کے دن میں نے تمہیں ایک اہم کام کیلئے بہت ڈھونڈ اگر تمہارا استنجاء اتنا طویل ہوگیا کہ میں نے اپنی صلوۃ التسبیح کو بھی ۲۰/منٹ تک تمہارے انتظار میں مؤخر کیا۔ وہ وقتی بات تھی نہ تو اب اس کا وقت رہا اور نہ خط میں لکھنے کی تھی مگر چاہتا تھا کہ جانے سے پہلے ایک فقرہ تمہارے کان میں ضرور ڈال دوں۔

اپنی اہلیہ کی خیریت اور اپنے ارادہ سفر سے ضرور مطلع کریں۔ تم نے اور عزیز عبدالحفیظ نے ملک عزیز حبیب اللہ کا سفر طے کر ہی دیا جو میری رائے کے بالکل خلاف تھا۔ اب معلوم نہیں آپ کا نظام کیا بنے گا۔ اہلیہ سے سلام مسنون کہہ دیں اور خالہ سے بھی۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب بقلم حبیب اللہ۔ ۹/شوال ۹۴ھ

از حبیب اللہ بعد سلام مسنون و درخواست دعا۔ مولانا تقی صاحب ابھی تشریف نہیں لائے اور نہ معلوم ہے کہ کب تک تشریف لائیں گے

ہمیں تو ناخدا ایسے ملے ہیں کہ شاید لے کے ڈوبیں یہ سبھی کو

﴿132﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۳۱/ اکتوبر ۷۴ء/ ۱۵/ شوال ۹۴ھ

مکرم ومحترم الحاج قاری یوسف متالا صاحب مد فیوضکم!

بعد سلام مسنون، آخر رمضان المبارک میں ایک مشترک خط میرے اور عزیز عبد الرحیم کے نام پہنچا تھا۔ میں نے نہایت ہی مشغولی اور انتہائی عجلت میں اپنے متعلقہ مضمون کا جواب ائر لیٹر پر لکھوا کر عزیز عبد الرحیم کو دے دیا تھا کہ وہ اپنے متعلقہ مضمون کا جواب لکھ کر تمہارے پاس بھیج دے۔ اگرچہ تم میرے حکم اور اصرار سے بولٹن میں رہے مگر تم اور تم سے زیادہ تمہاری اہلیہ رمضان میں بہت یاد آتی رہی۔

عزیز عبد الرحیم کی اہلیہ کی طرف سے بہت فکر لگا رہتا ہے۔ میرے ہی تقاضے پر وہ ۲/ شوال کو حکیم اجمیری کے ساتھ سورت روانہ ہو گیا تھا۔ اس کا خط بخیر رسی کا تو بہت تاخیر سے پہنچا مگر حکیم اجمیری کا خط چوتھے دن مل گیا تھا جس میں اپنی اور اس کی بخیر رسی کے ساتھ یہ بھی لکھا تھا کہ محمد علی منیار نے اس کو اپنی کار میں نرولی بھیج دیا تھا اور وہ خیریت سے پہنچ گیا۔

عبد الرحیم کے کارڈ میں یہ معلوم ہو کر کہ وہاں پہنچنے کے بعد بھی مختلف عوارض کی وجہ سے اہلیہ کو ڈاکٹر کو دکھلانے کی نوبت نہیں آئی، بہت ہی قلق ہوا۔ دراصل کسی جگہ پھنس جانے

میں مضرتیں تو بہت ہیں مگر ایک نفع ضرور ہے کہ آدمی کو خوشامد کرنی ، منت کرنی خوب آجاوے۔عبدالرحیم کو میں نے پہلے بھی کئی دفعہ سمجھایا کہ استغناء سے کام ہر جگہ نہیں چلتا ، خوشامد کرنا بھی سیکھو۔

کچھ اس کا استغناء ، کچھ ڈاکٹر کی لاپرواہی کیوجہ سے علاج میں تاخیر ہوتی چلی جارہی ہے جس کا مجھے بہت ہی فکر وقلق ہے۔ مجھے تو ہر وقت انتظار رہتا ہے مگر دیکھئے ان کا کوئی دوسرا خط میرے قیام میں پہنچتا ہے یا نہیں جس سے تفصیلی حال معلوم ہو۔ میں نے اخیر شعبان میں بہت ہی اصرار کیا کہ ہفتہ عشرہ کو جا کر گھر کی خبر لے آؤ کرایہ نہ ہو تو میں دینے کو تیار ہوں مگر تم دونوں بھائی اس قدر ضدی ہو کہ تمہارے یہاں کسی کی شنوائی نہیں۔

معلوم نہیں اس نے اپنے متعلق کوئی تفصیل تمہیں لکھی یا نہیں؟ عزیز عبدالحفیظ نے بھی اخیر عشرہ سہارنپور گذارا تھا اور اس کے اصرار اور دونوں کے آپس کے مشورہ سے یہ طے ہوا تھا کہ وہ اہلیہ کو اگر سفر کے قابل ہو تو اپنے ساتھ مصر لے جائے۔ اور جس ڈاکٹرنی کا علاج ابتداء ولادت میں ہوا اسی کا علاج کچھ مستقل قیام کے ساتھ کیا جائے۔ میں تو ان چیزوں سے بہت نابلد ہوں اس لئے کچھ مشورہ تو سمجھ میں آیا نہیں لیکن جب وہ بھی جانے پر تیار [لے جانے والا بھی تیار] میں بھی راضی تو بھی راضی کیا کرے گا بیچارہ قاضی۔

میں نے تو کہا تھا کہ جب تمہارے سورت کے ڈاکٹر جو بہت مشہور و معروف ہے اس کے علاج سے کچھ نفع بھی معلوم ہوا تھا تو تم وہاں جم کر قیام کرو اور علاج کراؤ مگر وہ اپنے ڈاکٹر کی جتنی تعریف کریں عمل اس کے موافق نہیں کرتے۔ کوئی خط آوے تو آئندہ کا صحیح نظام معلوم ہو۔ اللہ تعالیٰ ہی اس کی اہلیہ کو صحت عطا فرمائے۔

یہ ناکارہ اس سال آکر بہت ہی امراض اور اشخاص کے ہجوم میں گھرا رہا۔ یہاں آنے پر اول تو ایک میوات کا سفر ہوا اس میں ایک عشرہ نکل گیا۔ پھر سہارنپور کا تبلیغی اجتماع ہوا

ایک عشرہ اس میں لگ گیا۔ پھر رمضان کی آمد شروع ہوگئی۔ اور رمضان کا ہجوم اس سال اندازہ اور خیال سے کہیں زائد **لاتعد و لاتحصٰی** ,دو ہزار تک پہنچ گیا۔ اب رمضان کے بعد سے واپسی کا سہم سوار ہو گیا۔

میرا ارادہ تو اخیر ذیقعدہ تک واپسی کا تھا مگر مولانا سعید خان صاحب آئے تھے وہ بہت ہی اصرار شدید کر گئے کہ حج کے زمانہ میں جہازوں کی گڑبڑ رہتی ہے وسط ذیقعدہ تک پہنچنا بہت ضروری ہے۔ اس کو تو میں نے اب تک نہیں مانا کہ سہارنپور قیام کا یا گھر والوں سے ملنے کا اب تک موقعہ نہیں ملا۔ البتہ حاجی یعقوب کو یہ لکھ دیا کہ ۲۱/ذیقعدہ کے جہاز سے میری اور میرے رفقاء کی سیٹیں محفوظ کرا دیں۔

چونکہ حجاز میں بدھ کی عید ہوئی اور ہمارے یہاں جمعہ کی اس لئے دو دن کا تاریخوں میں فرق تو ویسے ہی ہو گیا۔ تمہارا اگر کوئی خط خدانخواستہ آیا بھی تو وسط ذیقعدہ تک تو مجھے سہارنپور میں مل سکتا ہے اس کے بعد مکہ کے پتہ سے بوساطت سعدی لکھیں تو اچھا ہے اگرچہ میرا انظام سفر ابھی تک پختہ نہیں ہوا۔ اسلئے کہ کراچی کے احباب نے آتے وقت میرا ٹکٹ بجائے بمبئی کراچی جدہ کے بمبئی کراچی مدینہ کر دیا۔

ان کی تو اس میں خودغرضی تھی کہ واپسی پر کراچی ضرور ہو جائے مگر مجھے یہ بتایا کہ حج کے زمانہ میں مکہ جانے میں بڑی دقت ہوگی ، بڑا ہجوم ہوگا ، چند ماہ سے کراچی سے ایک سعودی جہاز سیدھا مدینہ جاتا ہے اس سے مدینہ منورہ چلا جا۔ سہولت اور راحت تو اس میں مجھے بھی بہت زیادہ ہے مگر میرے لئے چار جنازہ بردار چاہئیں۔ کراچی سے سیدھا مدینہ جانے میں ایک آدھ رفیق تو ساتھ مل سکتا ہے چار آدمیوں کے لے جانے کیلئے مستقل کرایہ چاہئے اور بمبئی سے جدہ جانے والے بہت سے رفیق ساتھ ہیں۔

یہ تو تمہیں معلوم ہے کہ یہ ناکارہ پارسال بھی حج نہ کرسکا اور ہجوم ہر سال پہلے سے

زیادہ ہی بڑھتا ہے مگر جدہ حج کے موقعہ پر پہنچ کر بغیر حج کئے جانے کو بھی طبیعت گوارا نہیں کرتی۔ اسلئے یہ تو ابھی تک طے نہیں کہ بمبئی کے بعد کراچی اتر جاؤں اور مدینہ چلا جاؤں یا جدہ جاؤں۔ بظاہر تو جدہ ہے، البتہ جدہ کے بارے میں تردد ہے کہ سیدھا مدینہ چلا جاؤں یا مکہ۔ اہل مکہ کا اصرار یہ ہے کہ اگر حج نہ کرے تب بھی جدہ آ اور ہم تجھے کار میں وہیں سے مدینہ پہنچا دیں گے۔ دیکھئے کیا ہو اللہ ہی کو معلوم ہے۔

تمہارے دارالعلوم کا فکر مستقل ایک میرے اوپر بوجھ مسلط ہے اللہ تعالیٰ اس کو ہر نوع کے مکارہ سے محفوظ فرماوے۔ تمہارے مفتی اسماعیل تو تمہاری وجہ سے مفت کا کرایہ وصول کر کے عمرہ اور بیروت کی سیر کر کے واپس پہنچ گئے اور اخیر عشرہ یہاں گذار کر اب غالباً اپنے مدرسہ میں پہنچ گئے۔ اہلیہ کو سلام مسنون کہہ دیں۔ خدیجہ کو دعوات۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب مدفیوضہم

بقلم حبیب اللہ۔ ۳۱؍اکتوبر ۷۴ء

از حبیب اللہ بعد سلام مسنون، درخواست دعا

بر دوستاں نوشت بسے نامۂ وفا ؎ بر حاشیہ سلام ہم از ما دریغ داشت

﴿133﴾

از: جناب قاری اسماعیل صاحب سمنی مدظلہ

بنام: مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۱۲؍نومبر ۷۴ء / ۲۷؍شوال ۹۴ھ

محترم المقام عالی مقام مولانا یوسف صاحب زید مجدکم والطافکم! السلام علیکم ورحمۃ اللہ

بعد سلام مسنون، خدا کرے مزاج گرامی بخیر ہوگا۔ بندہ مع والدہ بخیر ہے۔ عرصۂ دراز کے بعد چند کلمات سپرد کر کے یاد دہانی کرا رہا ہوں۔ ۱۲/نومبر بروز منگل گرامی قدر برادر معظم مولانا عبدالرحیم صاحب غریب خانہ پر تشریف فرما کر باعث تشکر ہوئے۔ ساتھ ساتھ آنجناب کی یاد تازہ ہوئی۔

سورت سے حافظ ۔۔۔ والے اپنی کار سے بھائی صاحب کو سمنی میرے گھر چھوڑ گئے۔ پیر کو تین بجے پہنچے، منگل کو شام کے وقت عصر کی نماز بعد ہنگلوٹ روانگی ہوئی۔ الحمد للہ خوشی مسرت کے ساتھ وقت گذرا۔ موصوف کے خلاف گمان پر لطف محفلیں رہیں۔ میرے رشتہ دار اور گاؤں کے سربرآوردہ لوگ معیت میں رہے اور ان کے یہاں بھی چائے پانی اور دعوت کا دور رہا۔ بڑے تاثرات لے کر روانہ ہوئے۔ ٹھہرنے کی کمی کا احساس ہم کو بھی رہا۔ موصوف کو بھی رہا۔ بے تکلف نمکین محفلیں طبیعتوں میں انبساط پیدا کرتی رہیں۔ **فالحمدلله علی کل حال**۔

رمضان المبارک کے اثرات ابھی تک دل پر حاوی ہیں۔ خدا حضرت شیخؒ کی معیت میں بار بار رمضان گذارنے کا موقع عنایت فرمائے۔ رمضان سے ایک روز قبل امام وقت کے آستانۂ بابرکت میں حاضری ہوئی۔ مطلع ابر آلود ہونے اور معتبر شہادت وقت پر نہ ملنے کی بنا پر ایک روزہ تاخیر سے رمضان شروع ہوا۔ اگر چہ شہادت ملنے پر بعد میں روزہ کی قضا کرنی پڑی۔

شروع رمضان میں چار سو معتکفین سے ابتداء ہوئی۔ ہر معتکف آخری رمضان سمجھ کر تازہ دم تھا۔ ہر گل را رنگ و بوئے دیگر است والا معاملہ تھا۔ کچھ اللہ والے بھی کچھ خدا رسیدہ بھی۔ مفتی صاحبان بھی تھے تو کثرت سے شیخ الحدیث بھی۔ کتنے صوفیائے کرام بھی تھے تو کتنے تبلیغی مجاہد بھی، اور میرے جیسے انگلی کٹا کر شہیدوں میں نام لکھوانے والے بھی تو مولوی

ہاشم جیسے مجذوب بھی اور بقول میرے شیخ دستر خوان کے کتنے گرویدہ بھی تھے۔

غرض یہ رنگ رنگ کی پھلواری میرے شفیق باغبان کی کرم نوازی کے تحت تھی۔

دوسری طرف پورے رمضان میں میرے شیخ کی مدنی کھجوراور زم زم کے پانی سے نوازش تھی۔شیخ اپنی آغوش رحمت جو ماں کی آغوش سے زیادہ پرشفقت وا کئے ہوئے اور اپنے بابرکت رحمت بھرے پر پھیلائے ہوئے ایک گوشے میں گوشہ نشین تھے۔بہت چمکتے ستارے اس آفتاب بے مثل کے سامنے ماند تھے۔

اک روشن چراغ تھا جس پر پروانے بے تابانہ منڈلا رہے تھے،منڈلاتے رہے، پروانہ وار گرتے رہے، بڑھتے رہے۔مسجد سے گذر کر حجروں میں پھیلتے رہے،مکی بھی تھے تو مقدس مدنی بھی تھے۔کچھ افریقی بھی تھے اور لندنی بھی تھے۔ہندوستانی گوشے گوشے سے تھے تو گجراتی بھی کچھ کم نہ تھے,بلکہ چٹورے گجراتی کچن پر حاوی ہی تھے,اور اہل یوپی کی نظر میں کھٹکتے بھی تھے کیونکہ وہ میرے شیخ کے پیارے تھے۔

دستر خوان پر تین تین قسم کے کھانے بھی تھے۔شیخ کی دریا دلی بھی تھی تو بڑھتے ہوئے ہجوم پر حاوی مکمل انتظام میں میرے بزرگ کی بزرگی کی نشاندہی بھی تھی۔تراویح میں پرسکون قرآن خوانی بھی تھی تو شب بیداروں کی شب بیداری بھی۔تراویح بعد چائے نوشی کے بعد حافظوں کی نقل میں طبع آزمائی بھی تھی تو شب وروز میں قرآن خوانوں کی کثرت بھی۔ ظہر کے بعد ذکر جہر کی گرما گرمی بھی تھی تو عصر بعد کتابی تعلیم بھی اور ختم خواجگان اور ختم یس بعد دعاؤں میں آہ وزاری بھی۔

شروع میں رحمت تھی،درمیان میں مغفرت تھی اور اواخر میں آگ سے آزادی بھی, اور خدا سے درخواست یہی تھی۔آستانے پر حاضری تھی تو حاضری کوغنیمت سمجھنے کی شیخ کی ہر روز لاؤڈ سپیکر پر پکار بھی تھی۔نہ سونے پر پابندی تھی نہ کھانے پر۔مگر سخت ممانعت تھی کلام

دنیوی کی۔اور سخت ضرورت اسی کی تھی۔شیخ کی ہرروز تاکید پر تاکید تھی اور حقیقت میں اسی مرض کی رونمائی تھی۔

حقیت میں میرے شیخ کی اسی مرض پر قاتل نظر بھی تھی جو بالیقین شیخ کی چشم بصیرت پر اور نباض ہونے پر دلالت تھی۔ہرروز لاؤڈ اسپیکر پر شیخ کی ایک ہی نصیحت تھی کہ نہ کھانے پر پابندی نہ سونے پر۔پابندی اگر پابندی تھی تو جائز ناجائز باتوں پر پابندی تھی۔اسی ایک نصیحت کی تکرار پر میرے ناچیز ذہن میں الجھن [سی] تھی لیکن قدرت کی طرف سے عقدہ کشائی بھی تھی کہ معتکف کی بظاہر دنیا سے قطع تعلقی اور ساتھ ساتھ دل ودماغ کی کلام دنیوی کی شکل میں دلچسپی شان معتکف کے منافی تھی۔لہذا شیخ کی پکار بڑی معنی خیز پکار تھی کہ

دورنگی چھوڑ دے یک رنگ ہوجا☆ سراسر موم ہو یا سنگ ہوجا

دس بجے مولانا عبیداللہ کی پر جوش تصوفانہ تقریر بھی تھی جس میں ساڑھے نو بجے نیند سے اٹھنے والوں کیلیئے حرارت تھی تو سستی کیلیئے کافور بھی,اور حقیقت میں میرے شیخ کے حسنِ انتظام پر دلالت بھی تھی۔آپ کی یاد بھی تھی،دارالعلوم کیلیئے رقعہ رسانی بھی تھی اور حقیقت میں آنکھیں آپ کی متلاشی تھیں کیونکہ کمی اسی کی تھی۔سعید وٹیلر وموگرا,یوسف وحافظ کی آستانے پر غیر حاضری پر دل کورنجش بھی تھی کیونکہ میرے شیخ کی رمضان انوکھی اور مثالی تھی۔و آخر دعوانا الخ

یہ سمع خراشی اور پرانی کارگزاری ہے۔لیکن

تازہ خواہی داشتن گر داغہائے سینہ را

گاہے گاہے باز خواں این دفترِ پارینہ را

کی نہج پر ہے۔آپ کے احوال سے آگاہی ہوئی۔قدرت کی کوئی نہاں کارکردگی ہوئی اور اچھی معنیٰ خیز ہوئی۔پاک پروردگار ہم کو ایک پلیٹ فارم پر ہمیشہ ساتھ رکھے۔

دوستوں کو سلام خاص کر ابراہیم سعید کو۔ اسماعیل کی آمد پر مبارک بادی۔ خدا ابراہیم و اسماعیل کو اسم بامسمیٰ بنائے۔ مولانا ہاشم صاحب بولٹن پہنچ گئے لیکن میرے خط کا جواب دے نہ پائے۔ اور حقیقت میں رفیق کی رفاقت کا حق ادا کر نہ پائے۔ انا اللہ ثم انا اللہ۔ بےادبی معاف، دعا کی درخواست۔ قبلہ مرحوم والد سے بچھڑا ہوا ہوں اور قابل رحم ہوں،

والسلام

احقر اسماعیل حافظ علی سمنی

ضلع بھروچ

از احقر الوریٰ بندہ عبدالرحیم، خیریت طرفین بدل مطلوب ہے۔ کل سے جناب محترم قاری صاحب کے یہاں آمد ہوئی تھی اس وقت واپسی ہے۔ بہت قلق ہے کہ بہت جلد واپسی ہو رہی ہے۔ قاری صاحب کی مہمان نوازی ان کی والدہ کی تکلیف برائے مہمان قابل رشک ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر مرحمت فرماوے۔

اس وقت تو صرف تم سے اپنے لئے دعا کی درخواست کرنا ہے۔ امید ہے مولوی ہاشم کے ہاتھ تمہاری اور اہلیہ کی دوائیں اور خدیجہ کیلئے حلوہ پہنچ گیا ہوگا۔ تمہاری شیروانی ۱۵؍نومبر کو سل کر تیار ہو جائے گی۔ شیروانی اور پاجامہ اور سلائی سب مل کر ۴۰۰؍روپے ہوں گے۔ اطلاعاً عرض ہے۔ ۱۲؍نومبر

﴿134﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۲۶؍نومبر ۷۴ء/ ۱۲؍ذوالقعدہ ۹۴ھ

عنایت فرمایم الحاج قاری یوسف متالا سلمہ!

بعد سلام مسنون، تمہارا محبت نامہ مؤرخہ ۱۵رنومبر آج ۲۱رنومبر کو ایسے وقت ملا کہ یہ ناکارہ ایک جانب تو اب تک سفر حجاز کا ارادہ کرہی رہا ہے اگرچہ نہ ہمت ہے اور کچھ اندیشہ بھی ہے کہ سفر کرسکوں گا یا نہیں۔اس لئے کہ ایک ماہ سے امراض قدیمہ کے علاوہ امراض جدیدہ، بخار سردی کے ساتھ، کھانسی وغیرہ نے ایسا گھیر رکھا ہے کہ عام مہمانوں سے بھی ملاقات کی نوبت نہیں آتی۔

باوجود میرے منع کرنے کے ایک دن کو مولوی انعام بھی عیادت کیلئے آہی گئے ,وہ تو کچے گھر میں پڑے رہے اور میں مولوی نصیر کی ٹال میں پڑا رہا,اس لئے کہ ان سے دھوپ میں نہیں لیٹا جاتا۔رات سے علی میاں آئے ہوئے ہیں ان کی چارپائی ٹال میں میرے برابر ہی بچھ رہی ہے اور میں دھوپ میں پڑا ہوا ہوں اس لئے کہ سردی لگ گئی ہے۔

صرف تمہارے رفع انتظار کیلئے یہ چند سطور لکھوا رہا ہوں کہ اس کے بعد اگر حجاز کی حاضری مقدر ہے تو مکہ مکرمہ میں پہنچنے کے بعد اور مقدر نہیں ہے تو ایک ماہ سے قبل شاید خط نہ لکھ سکوں۔تمہارے دارالعلوم کا فکر ہر وقت مسلط رہتا ہے۔میں تمہارے بے کہے بھی اس کیلئے اہتمام سے دعا کرتا رہتا ہوں۔اللہ تعالیٰ تمہاری مدد فرمائے۔

تم نے لکھا کہ اس سے پہلے سخت پریشانی میں خط لکھا تھا۔میرے تو اوسان خراب ہیں مجھے تو بالکل یاد نہیں کہ تمہارا خط آیا ہو۔البتہ رمضان میں تمہارا خط آیا تھا اور اس کا جواب لکھوا کر عزیز عبدالرحیم کے دیدیا تھا۔دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ زامبیا کے چندہ کو بسہولت پہنچا دے۔جنوبی افریقہ سے کوئی خط تمہارے ساتھیوں کا نہیں ملا۔

میرے پیارے! میں نے تو تمہیں بیروت جاتے وقت کتنا منع کیا کہ بیروت کی بہ نسبت دارالعلوم کا مسئلہ اہم ہے مگر تم نے ماشاءاللہ تعالیٰ اپنے استقلالِ طبیعت کی بنا پر یہی جواب دیا کہ میری غیبت سے نقصان نہیں ہوگا۔اگر تم بجائے بیروت کے وہ زمانہ لندن گذار

دیتے تو امید تھی کہ تمہاری موجودگی سے جو سہولت رقوم میں ہو سکتی تھی تمہاری غیبت میں نہیں۔ اللہ تعالیٰ دارالعلوم کی قسطیں جلد از جلد ادا کرادے۔ بہت اہتمام سے دعا کرتا ہوں۔

ابراہیم باوانی صاحب کے مکان کے متعلق میرے جواب کے انتظار کی بالکل ضرورت نہ تھی۔ تم وہاں کے حالات سے زیادہ واقف ہو البتہ استخارہ مسنونہ میرے یہاں ہر اہم چیز میں بہت ضروری ہے وہ بہت اہتمام سے کرتے رہیں اور اہل الرائے کا جو مشورہ ہو اس پر عمل کرتے رہیں۔ جو خطرہ تم نے لکھا ہے اس کا تقاضا تو یہی ہے کہ جلد از جلد اس کو لے لیا جائے مگر وہ اس کو فروخت کر کے دارالعلوم میں دینا چاہیں تو شوق سے اور اگر چلانے کی ذمہ داری تمہارے اوپر ڈالیں تو ہرگز نہیں۔ کہ ایک ہی کی ذمہ داری بہت ہے۔

اس سے بہت مسرت ہوئی کہ تعمیر کے کام میں احباب معاونت فرما رہے ہیں ان سب سے میری طرف سے شکریہ ادا کر دیں اور یہ بھی کہہ دیں کہ یہ ناکارہ تم دوستوں کیلئے دل سے دعا کرتا ہے اللہ تعالیٰ بہترین بدلہ عطا فرمائے۔ ڈاکٹر شہیر الدین اور جو لوگ اس میں اعانت کر رہے ہیں ان سب کیلئے دل سے دعا کر رہا ہوں۔

نہایت ہی بخار کی شدت میں یہ سطور لکھوا رہا ہوں۔ میرا تو خیال تھا کہ یہ لفافہ بمبئی لیتا جاؤں وہاں عبدالرحیم کو دے دوں گا مگر تمہیں ایک ہفتہ انتظار کرنا پڑتا اس لئے اسے تو آج ہی ڈلوا رہا ہوں۔ البتہ تمہارے خط کو رکھوا لیا ہے اگر عبدالرحیم مل گیا تو اس کو دے دوں گا۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب مدفیوضہم

بقلم حبیب اللہ، ۲۶ر نومبر ۷۴ء

از حبیب اللہ بعد سلام مسنون

ے

بر دوستاں نوشت بسے نامۂ وفا　　　　بر حاشیہ سلام ہم از ما دریغ داشت

﴿135﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۱۱/دسمبر ۷۴ء/ ۲۷/ذیقعدہ ۹۴ھ

عزیز گرامی قدر ومنزلت قاری یوسف متالا سلمہ!

بعد سلام مسنون، اس وقت ۱۱/دسمبر کو تمہارا دستی محبت نامہ مع ہدایا عطایا زعفران اور حلوہ میٹھی تمہاری طرف سے اور ۲۴/ پاؤنڈ مختلف احباب کی طرف سے اور پان خود قاصد کی طرف سے [پہنچا] نیز اس میں میرے خط کی رسید اور جواب بھی ہے۔

مگر ایک مصیبت تم میں ہمیشہ سے ہے جس پر میں بار بار نکیر اور تنبیہ بھی کر چکا ہوں وہ یہ ہے کہ جس خط کا جواب لکھو اس [کی] تاریخ نہیں لکھتے۔ تم نے لکھا کہ گرامی نامہ پرسوں ملا، میں نہیں سمجھا کہ یہ میرے کون سے خط کا جواب ہوا۔

میں نے اخیر رمضان میں ایک خط تمہیں لکھا تھا اور لکھ کر عزیز عبدالرحیم کے حوالہ کر دیا تھا۔ اس کے بعد تمہارا ایک خط شوال میں پہنچا تھا اس کا جواب میں ہمروزہ لکھوا کر بھیج چکا تھا۔ اس کے بعد شروع ذیقعدہ میں دوسرا خط پہنچا نہایت شدت بخار اور انتہائی ہجوم کی مشغولی میں میں نے تمہارے رفع انتظار کی خاطر اوائل ذیقعدہ میں اس کا جواب لکھوایا اور اس میں یہ بھی لکھوایا تھا کہ میں بمبئی جا رہا ہوں وہاں عزیز عبدالرحیم سے ملاقات ضروری ہے اسلئے تمہارا یہ خط اس کو دے دوں گا اس میں اپنا نظام سفر بھی لکھا تھا۔

[اس کے] دو تین دن بعد میں بمبئی ۳/دسمبر کو پہنچا اور تمہارا خط اور جواب کیلئے ہندی ائر لیٹر میں نے عبدالرحیم کو دیدیا تھا کہ وہ جواب مفصل لکھ کر بھیج دے۔ اسلئے کہ میری طبیعت شوال کے بعد سے مسلسل خراب چل رہی ہے اور سہارنپور کا آخری ہفتہ اور دہلی اور

بمبئی کا قیام اس قدر ہجوم کا گذرا کہ خط لکھنا تو درکنار جو خطوط وہاں ملے ان کے سننے کی بھی نوبت نہیں آئی۔ تم نے اس سیہ کار کے متعلق جو کچھ لکھا وہ تو تمہاری محبت کی علامت ہے کاش یہ ناپاک اس قابل ہوتا جیسا کہ احباب گمان رکھتے ہیں۔

تمہارے خط کے مضمون سے معلوم ہوا کہ یہ میرے کون سے خط کا جواب ہے جس میں ابراہیم باوانی کے متعلق تھا۔ تم نے شدت پریشانی کی تفصیل اس خط میں لکھی اس سے بھی قلق ہوا فکر بھی ہوا۔ اس کیلئے آیۃ الکرسی کا عمل بہت مفید اور مجرب ہے۔ نیز گھر میں کثرت سے اذانیں دلوانا، مستورات تو نہ دیں لیکن تم یا دوسرا کوئی وقتاً فوقتاً ایسی طرح دیں کہ آواز باہر نہ جاوے کہ جس سے لوگوں میں تشویش پیدا ہو تو مفید ہوگا، میرا خیال تو یہ تھا اور ہے کہ آیۃ الکرسی کا عمل تمہارے پاس ضرور ہوگا اور نہ معلوم کتنوں کو بتلایا ہوگا اسلئے کہ میں دوستوں کو تمہارا ہی حوالہ دیا کرتا ہوں مگر احتیاطاً پھر بھی نقل کراتا ہوں۔

جو تم نے دو واقعے لکھے ایک گتے کا دیوار پر سے اٹھا کر منہ پر رکھ دینا، دوسرا چھت پر چلنے کی آواز، یہ دونوں تو کچھ زیادہ اہم نہیں اور دونوں میں جنات کا تصرف یقینی نہیں۔ اہلیہ سے کہہ دیں کہ ایسی چیزوں سے جلدی خوفزدہ نہ ہوا کریں ان دونوں میں ملکی اثر بھی ہوسکتا ہے تاہم احتیاطاً آیۃ الکرسی کا عمل بہتر ہے۔ نیز اس قسم کے امور کا چرچا نہ کیا کریں تم سے کہنے میں مضائقہ نہیں کہ تدبیر اور تسلی کیلئے ضروری ہے مگر عام طور سے نہ کہا کریں۔

اس سے بہت مسرت ہوئی کہ افریقہ میں چندہ کافی جمع ہے، **اللھم زد فزد**۔ اللہ تعالیٰ اس کے پہنچانے کی بھی بہترین صورت پیدا فرماوے **وماذلک علی اللہ بعزیز**۔ معلوم نہیں کہ دیوبندیوں کی دوعیدیں کیوں ہوئیں؟ بظاہر رؤیت کے ثبوت اور عدم ثبوت کی وجہ سے ہوئی ہوں گی، اگر اتنی ہی سی بات ہے تو زیادہ قابل فکر نہیں۔ کراچی، لاہور، ملتان میں تو کئی مرتبہ اور دہلی میں بھی۔ حتیٰ کہ پارسال تو کاندھلہ میں بھی دوعیدیں ہوئیں، چھوٹا سا

قصبہ مگر بڑوں کے بعد جب ہر شخص اپنے آپ کو بڑا سمجھنے لگے تو یہ مصیبتیں ہوا کرتی ہیں۔

۵۰ر برس کی بات ہے دیو بند میں بہت اختلافات ہو رہے تھے اور مظاہر میں بڑا سکون تھا تو مولانا شبیر احمد عثمانی مرحوم نے کہا تھا کہ ہمارا بڑا اٹھ گیا اور مظاہر کا بڑا موجود ہے (یعنی حضرت سہارنپوریؒ) جب تک وہ ہے جبھی تک سکون ہے پھر وہاں یہاں سے بھی بڑا انتشار ہوگا۔ اگر چہ محض مالک کے فضل سے اس کی نوبت تو نہیں آئی مگر بات صحیح کہی تھی۔ اسی

لئے بڑوں کے وجود کی اہمیت اور قدر ہوتی ہے چاہے وہ دینی حیثیت سے بڑے ہوں یا دنیوی حیثیت سے۔

جن احباب نے ہدایا عطایا بھیجے ہیں بندہ کی طرف سے ان کا شکریہ ادا کر دیں۔ اللہ تعالیٰ ہی میرے محسنوں کے احسان کا بدلہ اپنی اور ان کی شایان شان دے۔ یہ ناکارہ بجز دعا کے اور کیا کر سکتا ہے۔ تمہارا مرسلہ میتھی کا حلوہ تو پہنچا مگر بقول حکیم ایوب کے، اس ناکارہ کا علاج بہت ہی مشکل ہے، اسی واسطے سارے ڈاکٹر اور اطباء عاجز ہیں۔ متضاد امراض کا شکار ہوں تقریباً چالیس برس سے تو دو متضاد مرض اوپر کے حصے میں سخت گرمی اور نیچے کے حصے میں سخت سردی کا، حکیم اگر گرم دوائیں استعمال کرائیں تو سر کو چکر آنے لگیں اور سرد استعمال کرائیں تو ٹانگوں میں درد بڑھ جائے۔

اس مرتبہ تو ہندوستان کا سفر بہت ہی ناموافق ہوا۔ اول تو ہجوم نے اس قدر گھیرا کہ بہت ہی پریشان رکھا اس کے بعد رمضان میں خارش نے اتنا زور کیا کہ کئی کئی آدمی کھجاتے اور لنگیاں اور کمریاں خون میں خراب ہو جاتیں اور رمضان کے بعد سے شوال میں ظہر کے وقت سردی سے بخار چڑھتا تھا اور ۱۲ر بجے رات کو اترتا تھا لیکن یکم ذیقعدہ سے جو تسلسل ہوا تو اب تک نہیں اترا۔

یہاں آ تو گیا ہوں مگر اس کے بعد یہ معرکہ بن رہا ہے میں تو مدینہ جانا چاہ رہا ہوں

کہ حج کے ہجوم کا تحمل مجھ میں نہیں اسی لئے گذشتہ سال حج کو نہیں آسکا مگر یہاں کے احباب کا اصرار یہ ہے کہ حج کر کے مدینہ پاک جاؤں وہ بے چارے بہت ہی اطمینان دلا رہے ہیں کہ تیرے لئے بہت سہولت کے اسباب پیدا کریں گے۔ مولانا سعید خان صاحب بھی میرے لئے نئے نئے فتاویٰ جاری کر رہے ہیں۔

یہ تو اب تک طے نہ ہوا کہ مدینہ پاک حج سے پہلے روانگی ہو جائے گی یا نہیں مگر غلبہ جماعت ہی کو ہو گا۔ گذشتہ سال بھی دوستوں کا بہت ہی اصرار میرے جانے پر رہا مگر چونکہ میں مدینہ مقیم تھا اس لئے نہ چل سکی۔ اب بھی میں چلا تو جاتا مگر بڑی مصیبت ٹانگوں کی ہے کہ چار آدمی بغیر سفر نہیں کر سکتا اور میری وجہ سے چار دوستوں کا چاہے وہ آفاقی ہوں یا حجازی حج کھونا مجھے بھی بار ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ٹانگوں کو صحت عطا فرماوے تو بہت سے لوگ مصیبت سے نکل جاویں۔

تمہارے دارالعلوم کا بہت ہی فکر سوار رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے تمہاری ہر نوع کی مدد فرمائے اور دارالعلوم کو روحانی اور مادی ہر نوع کی ترقیات سے نوازے۔ رابطہ کے اجتماع میں علی میاں تو اس سال نہیں آرہے ہیں بلکہ میرے ہی مشورہ سے انہوں نے التواء کیا تھا اس لئے کہ ہر سال ایک مصیبت یہ ہے کہ ان کے کاغذات بہت دیر میں پہنچتے ہیں جس کی وجہ سے بہت دقت اٹھانی پڑتی ہے۔

وہ بہت ہی متردد تھے اور حکماً مجھے مجبور کیا کہ تو ایک فیصلہ کر، اور میں ان کی تشویش، امراض کی کثرت دیکھ کر یہی طے کر کے آیا تھا کہ اس سال ملتوی کر دیں۔ مگر یہاں آنے کے بعد شیخ صالح قزاز نے بہت لمبا چوڑا ارجنٹ تار ان کو دیا کہ تمہارا آنا بہت ضروری ہے چاہے حج کے بعد ہی پہنچو۔ انہوں نے تار میں یہ بھی لکھا کہ یہاں سے کاغذات اخیر شوال میں جا چکے ہیں اس تار کا جواب ابھی نہیں آیا۔ اگر آمد ہو جائے تو میری خواہش یہ ہے کہ حسب تجویز

سابق اپنے دارالعلوم کا افتتاح ان سے کرالو۔

خدیجہ اکثر یاد آتی ہے, اس کو دعوات اور اس کی والدہ سے سلام مسنون۔ چونکہ خدیجہ کے ہم عمر میرے نواسے نواسیاں کئی ہیں اس لئے سہارنپور میں اس کی یاد اکثر آتی رہی

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم حبیب اللہ۔ ۱۱ر دسمبر ۷۴ء

﴿136﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۱۷ر دسمبر ۷۴ء/ ۳ر ذی الحجہ ۹۴ھ

عزیز گرامی قدر و منزلت الحاج مولوی یوسف متالا سلمہ!

بعد سلام مسنون، تمہارے دستی خط جس میں مختلف ہدایا بھی تھے کی رسید ۱۱ر دسمبر کو مفصل لکھ چکا ہوں اس میں اپنے سفر کی تفصیل بھی لکھ دی تھی۔ طبیعت ابھی تک صاف تو ہوئی نہیں افاقہ ضرور ہے۔ میرے حج کا مسئلہ اس سال بھی معرکۃ الآراء بن رہا ہے, میری خواہش اور تمنا تو یہ ہے کہ یہ حضرات مجھے جلد از جلد مدینہ پہنچا دیں مگر یہ حضرات پارسال بھی اخیر تک میرے لانے پر اصرار کرتے رہے۔ ان میں سب سے زیادہ اہم مسئلہ قاضی صاحب کا ہے اوروں سے تو نمٹنا آسان ہے مگر قاضی صاحب کے احسانات اتنے زیادہ ہیں کہ میں ان کا جی برا نہیں کرنا چاہتا۔

[اسی طرح] پارسال میرے نہ آنے کے جو اسباب مخفیہ پیدا ہوئے تھے اسی نوع

کے اس سال بھی پیدا ہورہے ہیں, جس کی وجہ سے میری طبیعت پر [مدینہ] جانے کا بہت ہی تقاضا ہے مگر ان لوگوں میں سے ہر شخص کے نزدیک یہ طے ہے کہ میں حج کو جاؤں مگر میرے مطوف مکی مرزوقی کی رائے یہ ہے کہ میں اس سال نہ جاؤں اس لئے کہ اس سال ہجوم گذشتہ سالوں سے بھی المضاعف ہے, مطوفوں کے پاس جتنی جگہ تھی ہر ایک کے پاس آدمی اس سے زیادہ ہیں۔ چنانچہ مکی نے بھی اپنے یہاں کی جگہ بہت تنگ دیکھ کر مزدلفہ کے قریب ایک جگہ لی, وہاں سے حاجیوں کا رمی کیلئے آنا کارے دارد ہے۔

تمہارے دار العلوم کا فکر تم سے زائد مجھ پر رہتا ہے اللہ تعالیٰ ہی تمہاری ہر نوع کی مدد فرمائے۔ تمہاری پریشانی سے بھی کلفت ہے اور دار العلوم کیلئے بھی فکر مستقل ہے۔ اللہ تعالیٰ مدد فرمائے۔ کل اسمٰعیل محمد علی کی معرفت کہ وہ خود تو ہندوستان جانے والے تھے اور ان کے بھائی لندن جانے والے تھے ۴/ڈبیہ تمر باللوز خدیجہ، امھا، ابوھا اور مولوی ہاشم کیلئے بھیجی ہیں, خدا کرے کہ پہنچ جائیں۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب مدفیوضہم

بقلم حبیب اللہ، ۱۷/دسمبر ۷۴ء

﴿137﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ، مدینہ منورہ

بنام: مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۱۱/جنوری ۷۵ء/ ۲۸ ذی الحجہ ۹۴ھ

عزیز گرامی قدر و منزلت الحاج قاری یوسف متالا سلمہ!

بعد سلام مسنون, کل تمہارا محبت نامہ مؤرخہ ۷/جنوری ۱۸/کو پہنچا۔ **تمہاری خیریت**

اوراس سے بڑھ کر دارالعلوم کے حالات کا شدت سے انتظار رہتا ہے۔ تم نے اپنے بچپن کی وجہ سے شروع ہی سے بہت اونچا معیار کرلیا۔ آہستہ آہستہ ترقی کرتے تو تمہیں دقت نہ ہوتی اور کام قابو میں رہتا۔

میں نے پہلے بھی یہ مضمون لکھا تھا جس کے جواب میں تم نے لکھا تھا کہ یہاں کے ماحول اور قوانین کی وجہ سے پہلے ہی پوری تعمیر کا نقشہ داخل کرنا پڑتا ہے۔ تم وہاں کے حالات سے زیادہ واقف ہو اور میں تو تمہاری تردید بھی نہیں کرسکتا۔ مگر جہاں تک میری معلومات ہیں اپنے ذہن میں یا عدالت میں داخل کرنے کے واسطے اگر پورا نقشہ دیا جانا ضروری تھا تو کچھ مضائقہ نہیں تھا مگر تعمیر آہستہ آہستہ جتنی گنجائش ہوتی کرتے رہتے۔

ہمیں اپنے ہی یہاں کے تجربات ہیں۔ بہرحال اب تو بجز اس کے کہ بہت اہتمام سے تمہاری مدد کیلئے دعا کروں اور کراؤں کچھ سمجھ میں نہیں آتا۔ تکوینی طور پر ایک نفع تو مجھے بھی محسوس ہورہا ہے کہ تمہارا علوشان کچھ گھٹ رہا ہے۔ تم اپنے مقابلہ میں کسی دوسرے کو سمجھتے ہی نہ تھے۔

میری علالت کا سلسلہ تو خوب چل رہا ہے اور میری طرح سے جو مرض آتا ہے ایسا کاہل اور احدی ہو کر آتا ہے کہ اٹھا نہیں جاتا, آج کل خارش نے زور کر رکھا ہے۔ یہاں کوئی حکیم بھی ایسا نہیں جس سے میں اپنی عادت کے موافق مناظرہ بھی کرلوں اور وہ ماہر بھی ہو۔ اب تک دو سال ہوگئے یہ محقق نہ ہوا کہ یہ جلدی مرض ہے یا دموی؟ ڈاکٹروں کی یہاں بہت افراط ہے مگر مجھے ڈاکٹری دواؤں سے مناسبت نہیں اور ڈاکٹروں کے یہاں پہ ہندی کی چندی ہے بھی نہیں۔

تمہیں یاد ہوگا کہ تیسرے سال میری نکسیر پر یہاں کے ڈاکٹروں سے میری لڑائی ہوگئی۔ انہوں نے دمادم دوائیں دینی شروع کردیں اور میں نے کہا کہ پہلے یہ بتاؤ کہ یہ خون کہاں سے آیا؟ دماغ سے یا معدے سے یا سینہ سے؟ تو انہوں نے کہا کہ ہمارے یہاں یہ

تفصیل نہیں۔ میں نے ہندوستان سے اس کی تفاصیل منگائیں تو یہاں کے عمومی ڈاکٹر ہنس پڑے اور کہہ دیا کہ یہ تفاصیل ہمارے یہاں نہیں۔ مگر جب میں نے ڈاکٹر وحید الزماں سے معلوم کیا کہ آپ کے یہاں یہ تفصیل نہیں؟ تو انہوں نے کہا کیوں نہیں۔ گذشتہ سال کھجلی کی ایک دوا لگائی تھی اس سے قریب کے حصہ پر ورم ہوگیا اس سے اور بھی ڈر گیا۔

آپ نے یہاں آنے کا ارادہ ظاہر کیا ہرگز ایسا نہ کریں تاوقتیکہ اپنے مدرسہ کی بنیاد مستحکم کرلیں۔ میں تو تمہارے بیروت جانے کی اسی واسطے مخالفت کرتا رہا کہ میرے نزدیک تمہاری طویل غیبت موجب مشکلات ہوگی۔ مگر تم نے ایسا اطمینان دلایا کہ چار ماہ تک تو کنجی نہیں آتی وغیرہ وغیرہ۔ تمہیں یاد ہوگا کہ گذشتہ سال میں نے لکھا تھا کہ تمہارے محصل چندہ مجھے پسند نہیں آئے جن پر تم نے بہت اعتماد کا اظہار کیا تھا۔ ان پر تبصرہ تو میں کرنا نہیں چاہتا مگر تمہاری ناتجربہ کاری پر قلق اور تمہاری پریشانی پر اس سے بھی زیادہ رنج وقلق ہوا۔ اللہ تعالیٰ ہی تمہاری مدد فرمائے۔ ابھی سے کوس تو چلی نہیں بابا۔۔۔ ابھی تو پیارے! الف بے تے ہی ہے ابھی سے موت کو یاد کروگے تو پھر کہاں کا دارالعلوم۔

علی میاں ۲۴ ؍جنوری کو پھر آرہے ہیں۔ میں تو اس سوچ میں تھا کہ تم کو خط لکھوں گا کہ اگر واپسی پر حسبِ تجویز سابق ان سے افتتاح کراؤ تو میں پیش کش کروں۔ میرے خدام تو علو درجات سے معلوم نہیں کہاں پہنچتے ہوں گے مگر میں تو نیچے ہی کی طرف جارہا ہوں۔ **تمہارے لئے فلاح دارین اور حسن خاتمہ اور تمہارے دارالعلوم کیلئے دعا سے تو کسی وقت بھی غافل نہیں۔**

تم نے لکھا کہ ان مصائب میں جو تعلق مع اللہ پیدا ہوا وہ اس سے پہلے کبھی نہیں ہوا تھا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے ؎ ’رنگ لاتی ہے حنا پتھر سے پس جانے کے بعد‘۔ لوگوں کی تعریف اور واہ واہ سے تو ہمیشہ اپنے آپ کو بچائے رکھیو، یہ شیطان کا بہت بڑا حربہ ہے۔

صوفیہ کا بھی مقولہ ہے: **آخر مایخرج من قلب السالک حب الجاہ۔**

مجھے تو تمہارا یہ مفصل خط یاد نہیں مگر میرے کاتب یوں کہتے ہیں کہ یہ خط سہارنپور سے بمبئی پہنچا تھا اور تو نے مختصر جواب لکھوا کر عبدالرحیم کو دے دیا تھا اور زبانی بتادیا تھا کہ مفصل جواب تم لکھ دیجیو۔ اس سے بہت قلق ہوا کہ افریقہ سے کچھ نہ پہنچا۔ اس کی خاص طور سے کوشش کرتے رہو۔ کمپنی کی طرف سے جو نئی مشکل پیش آئی اس کا بھی فکر ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ ہی مدد کرے۔ *مقدمہ سے بچنے کی حتی الوسع کوشش کیجیو چاہے کچھ نقصان اٹھانا پڑے کہ آج کل مقدمات میں بجز نقصان مایہ اور شماتت ہمسایہ کے اور کچھ نہیں۔*

ڈاکٹر شہیر الدین صاحب سے بعد سلام مسنون کہہ دیں کہ آپ کی درخواست کیلئے دعا کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ ہی مدد فرمائے۔ میں نے جنی عمل سے اس لئے منع کیا تھا کہ تا وقتیکہ مہارت کاملہ نہ ہو ان کی مدافعت مشکل ہو جاتی ہے۔ محض کتابوں سے دیکھ کر یا دوسروں کے تعویذوں سے عملیات کے نقصانات میں ہندوستان میں بہت دیکھ چکا ہوں۔ البتہ قرآن و حدیث کی جو دعائیں اس سلسلہ کی ہیں وہ بے ضرر ہیں۔ بہشتی زیور حصہ نہم اور قول جمیل وغیرہ میں ۳۳ آیات کا عمل بہت مفید ہیں۔ آیۃ الکرسی کا عمل تو بہت آسان ہے اس کو ضرور کرتے رہیں۔

تم نے اچھا کیا کہ اپنی غیبت میں اہلیہ کو اس کے گھر پہنچا دیا۔ وہ اکیلی پریشان ہوتی تنخواہ نہ لینے کا عزم تو بہت مبارک ہے مگر ضروریات اس سے مقدم ہیں۔ اگر وقت ضرورت لو تو کچھ مضائقہ نہیں اور جب اللہ تعالیٰ سہولت عطا فرمائے تو واپس کر دینا، میں نے ایسا ہی کیا

مولوی عبدالرحیم صاحب آپ کے بڑے بھائی ہیں بمبئی میری مشایعت کو آئے تھے اور اس وقت تو بڑے زوروں پر تھے کہ میں تیرے ساتھ ہی چلوں۔ اس وقت تو میں نے اہلیہ کی وجہ سے شدت سے روک دیا تھا مگر ان کی اور ان کی اہلیہ کی رقم حاجی یعقوب کے حوالہ کر دی تھی کہ معاملہ بعد میں نمٹتا رہے گا اس لئے کہ مجھے معلوم ہوا تھا کہ ان کے سابقہ ٹکٹ

کالعدم نہیں تو مخدوش ہو گئے, مگر یہاں آنے کے بعد سے کوئی خط نہیں پہنچا۔عزیز عبدالحفیظ نے کئی خط لکھے اسکا بھی جواب نہیں آیا۔

تمہاری خدیجہ کیلئے مٹھائی کے جھنڈے بہت تلاش کرائے مگر کہیں نہیں ملے تمر باللوز کی ڈبیاں البتہ متعدد احباب کے ہاتھ بھیجی ہیں۔اہلیہ اوراس کے والدین سے سلام مسنون, عزیز محمد اور خدیجہ کو دعوات۔

فقط والسلام
حضرت شیخ الحدیث صاحب
بقلم حبیب اللہ ۱۱/ جنوری ۷۵ء

﴿138﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ، مدینہ منورہ
بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب
تاریخ روانگی: ۱۴/ جنوری ۷۵ء / ۲/ محرم ۹۵ھ

عزیزم جناب الحاج قاری یوسف متالا سلمہ!

بعد سلام مسنون، میں نے تو نہ معلوم تمہیں کتنے خط لکھ دیئے مگر تمہارا کوئی خط نہیں آیا عزیزہ خدیجہ کیلئے مٹھائی کے جھنڈے بہت تلاش کئے مگر اس سال نہ [ہی حج میں دیکھنے میں] آئے نہ ہی کہیں اور۔تمر باللوز کے تین ڈبے پہلے بھی بھیج چکا ہوں مکرر ارسال ہیں۔اس وقت حامل ہذا ملے اور کہا کہ تم سے بیعت کا تعلق ہے تو میں نے سمجھا کہ زیادہ خوشی سے لے جائیں گے۔

عزیز عبدالرحیم کا بھی کوئی خط نہیں آیا۔میں بمبئی سے چلتے وقت ۷/ ہزار حاجی یعقوب کو دے آیا تھا کہ عبدالرحیم کو روانگی کے وقت جتنے کی ضرورت ہو وہ دے دیں۔اس

لئے کہ عبدالرحیم جب مجھے رخصت کرنے بمبئی آیا اس وقت تو اس کا اندازہ یہ تھا کہ وہ ہفتہ عشرہ ہی میں آجائے گا مگر اس کی تو کوئی اطلاع نہیں آئی حاجی یعقوب کے خط سے معلوم ہوا کہ سابقہ ٹکٹ کی تو مدت ختم ہو رہی ہے اور عبدالحفیظ نے جو ٹکٹ بھیجے ہیں وہ بجائے قاہرہ کے بیروت کے بھیجے ہیں۔ میں نے حاجی صاحب کو لکھوا دیا تھا کہ اگر اس کیلئے مستقل ٹکٹ لینا پڑے تو جدہ تا مصر لیں اور اگر مستقل نہ لیں تو سابقہ ٹکٹ تو اپنی ترتیب پر باقی رکھیں مگر ابھی تک کچھ حال معلوم نہیں ہوا۔

تمہارے دارالعلوم کا بھی ہر وقت فکر لگا رہتا ہے معلوم نہیں وہ کس مرحلہ پر ہے، قسطیں ادا ہوگئیں یا نہیں؟ اللہ تعالیٰ ہی تمہاری مدد کرے۔ تم نے ابتداء ہی میں بہت اونچا معیار اختیار کر لیا آہستہ آہستہ پرواز کرتے تو زیادہ سہولت رہتی۔

عبدالحفیظ کا قیام مدینہ میں تھا اور وہ عبدالرحیم کے آنے تک مدینہ ہی قیام کا ارادہ کر رہا تھا مگر چونکہ بیروت سے اب تک اوجز نہیں آئی نہ خطوں کا جواب آیا اس لئے میں نے کہا تھا کہ عبدالرحیم کے آنے سے پہلے تم بیروت سے نمٹ لو مگر مقدر کی بات کہ مکہ جانے کے بعد اس کے دوسرے چچا ملک عبدالغنی کے ساتھ موٹر کا حادثہ پیش آگیا کہ وہ مع اہلیہ کے مدینہ آرہے تھے، تنعیم کے قریب گاڑی الٹ گئی اور ان کو اور ان کی اہلیہ کو چوٹیں آئیں، ہسپتال میں ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہی صحت عطا فرمائے۔

اس پریشانی میں وہ بیروت بھی نہ جاسکا اس سے پہلے اس کے دوسرے چچا عبدالرؤف کے حادثۂ انتقال اور اس کے بھائی محمد کے حادثہ کا حال معلوم ہو چکا ہوگا۔ اہلیہ سے سلام مسنون کہہ دیں، خدیجہ کو دعوات۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب مدظلہ ۱۴ر جنوری ۷۵ء۔

ازحبیب اللہ [سلام مسنون و درخواست دعاء]

139

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب ، مدینہ منورہ

تاریخ روانگی: یکم فروری ۷۵ء [۲۰/محرم ۹۵ھ]

عزیزم الحاج قاری یوسف متالا سلمہ!

بعد سلام مسنون، اسی وقت تمہارا ائر لیٹر مؤرخہ ۱۵/جنوری آج یکم فروری کو پہنچا۔ تم نے لکھا کہ اس سے پہلے ایک ائر لیٹر اسی پتہ پر ارسال کر چکا ہوں، وہ پہنچ گیا تھا اس کا بھی ہمروزہ جواب لکھوا چکا ہوں۔ باوجود بیماری اور ہجوم کے تمہارے خط کے جواب کا اہتمام تمہاری پریشانی کی وجہ سے بہت کرتا ہوں، حتی الوسع پہنچتے ہی جواب لکھواتا ہوں۔

میں مدنی کھجوروں کے کئی ڈبے بھیج چکا ہوں، خدا کرے سب پہنچ گئے ہوں۔ چونکہ عزیزہ خدیجہ کے جھنڈے باوجود تلاش کے نہ مکہ میں ملے نہ جدہ میں اس لئے اس کے نام مستقل ڈبیہ بھیج رہا ہوں۔ خدا کرے کہ جنوبی افریقہ کی رقم جلدی آجائے اس کیلئے بھی فکر رہتا ہے اور دعا بھی کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ بہت جلد سے جلد آسانی کی صورت پیدا فرمائے۔

علی میاں کیلئے مستقل سفر کرنا تو شاید مشکل ہو امراض نے ان کو بھی گھیر رکھا ہے۔ حرمین کی کشش ہی ایسی ہے کہ یہاں کے واسطے تو خود ہی طبعی تقاضا ہر شخص کو رہتا ہے اور ساتھ میں کوئی جگہ اور شریک ہو جائے تو آسان ہے۔ سہارنپور کے قیام کے دوران میں کئی جگہ سے ان کو دعوت دی گئی مگر انہوں نے سب جگہ انکار کر دیا۔

اکابر کی کتابوں کے انگریزی ترجموں کا خیال تو بہت مبارک ہے مگر جیسے کہ میں پہلے سے بار بار لکھ رہا ہوں آہستہ آہستہ زینہ پر کو چڑھو، ایک دم پھلانگ لگا کر چھت پر مت جاؤ کہ اس میں دقت ہوتی ہے اور تم لکھو گے کہ سب کو چھوڑ کر میں تو جنگل میں جاؤں۔ تم نے

میری کتابوں سے شمائل کی ابتداء کوسوچا بہت مبارک ہے۔انشاء اللہ تعالیٰ حضور اقدس ﷺ کے حالات وارشادات موجب برکت ہوں گے۔ترجمہ میں احتیاط کی بڑی ضرورت ہے۔ میرے سب رسائل کے تراجم کئی زبانوں میں ہو چکے مگر لوگ بہت غلطیاں بتاتے ہیں۔

میرے رسائل کے تراجم تو بہت کثرت سے ہو چکے ہیں ان سب کی تفاصیل تو مجھے بھی معلوم نہیں ۔منشی انیس نے نظام الدین میں کئی رسالوں کے تراجم چھاپے ہیں اور افریقہ مولوی ابراہیم میاں،مولوی احمد میاں نے کئی رسالے چھاپے ہیں۔مولوی یوسف تتلی اس وقت میرے پاس ہیں,میں نے ان سے پوچھا تھا کہ تمہیں جتنے معلوم ہوں ایک پرچہ میں لکھ دو۔انہوں نے یہ لکھے ہیں:

☆ فضائل نماز ☆ فضائل قرآن

☆ فضائل تبلیغ ☆ حکایات صحابہ

☆ فضائل رمضان [ان سب کے] ملنے کا پتہ منشی انیس دہلی ہے۔

☆ فضائل حج :المعہد الاسلامی پوسٹ بکس نمبرا، جوہانسبرگ,اور یہ فضائل صدقات کا بھی ترجمہ کر رہے ہیں۔

☆ فضائل درود: ملک برادران لائلپور

☆ اعتدال نمبر۴،مولوی عامر انصاری نظام الدین دہلی۔

پریس کا افتتاح تعلیم کے افتتاح کے ساتھ تم لکھ رہے ہومگر یہ سوچو کہ دونوں کے اخراجات قابل برداشت ہوں گے؟ ترجمہ ہونے میں بہت دیر لگتی ہے اگر تراجم کرا کر رکھ لو اور جب گنجائش ہو طباعت کا مسئلہ تو آسان ہے۔

تم نے انگریزی پر کام کرنے کی جو ضرورت بتائی وہ تو ظاہر ہے۔یہاں حجاز میں غیر ملکی لوگ ایسے آتے ہیں جو صرف انگریزی جانتے ہیں میں اپنے امراض کی وجہ سے نہ اس

ذخیرہ کو جمع کرسکتا ہوں نہ یادرہتا ہے۔علی میاں کی کتابوں کا تو قریب قریب سب کا ترجمہ ہوا ہوا ہے۔عبدالحفیظ کے کتب خانہ سے ملتی ہیں۔اس سے خط ڈال کر پوچھ لو,آج کل تو وہ بیروت گیا ہوا ہے چار دن کو کہہ کر گیا تھا مگر ۱۴؍دن ہوگئے۔

تم نے چچا جان کے متعلق مودودی کے سلسلہ میں جو نقل کیا میرے کان میں اب تک نہیں پڑا۔عزیز مولوی اظہار بھی مدینہ آئے ہوئے ہیں انہوں نے بھی لاعلمی ظاہر کی,یہ جاہل معتقدین غلط روایات نقل کردیتے ہیں۔مودودی تو شروع شروع میں نظام الدین کئی مرتبہ حاضر ہوئے,میوات کے سفر میں بھی گئے اور شروع میں تبلیغ کی حمایت میں تائیدی مضامین لکھے بعد میں تنقیدیں شروع کردیں۔

آپ اللہ کے واسطے لامع میں معاونت کی فکر نہ کریں **لاتعد و لا تحصٰی** جو کام آپ نے شروع کر رکھے ہیں ان پر قابو پالیں۔سب سے بڑی اعانت دعا ہے,وہ ضرور کرتے رہیں۔باقی اس کے متعلق اصل جواب تو عبدالحفیظ ہی دے گا وہ بیروت سے آجاوے تو بہت سے خطوط اس کو دکھلانے کے رکھے ہیں,اسی میں آپ کا خط بھی رکھ دوں گا۔ تم نے لکھا کہ اگر تیری رائے ہو تو وہ جلد کسی حاجی کے ذریعہ بھیج دیں۔تعجب ہے کہ تمہارے پاس لامع کیوں نہیں۔

تم اپنی وحشت کو پہلے خطوط میں بھی لکھ چکے ہو اور میں بڑی شدت سے بار بار نکیر لکھتا ہوں

یامکن با پیل باناں دوستی ☆ یابنا کن خانہ برانداز پیل

دارالعلوم دیوبند کا مقابلہ کرنا ہے تو قاری طیب صاحب زادمجدہم کی طرح مٹرگشت کیلئے تیار رہو۔تم یوں چاہو کہ تمہاری قوت نسبیہ سے افریقہ سے اپنے آپ ہی رقم کھینچ کر آجاوے اور تم کن فیکون،کے درجہ پر رہو یہ نہیں ہوسکتا۔

تمہاری اہلیہ کی علالت سے بہت فکر رہتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی اسے صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرمائے۔ سیلانِ رحم کیلئے قول جمیل اور بہشتی زیور میں سے کوئی عمل ضرور دیکھ لو۔ تمہارے گلے کی علالت سے بھی بہت فکر وقلق ہوا۔ مجھے تو یاد نہیں کہ اس سے پہلے تم نے لکھا ہو۔ تم تینوں کیلئے دعائے صحت اور روضہ اقدس پر صلوۃ وسلام سے کبھی دریغ نہیں۔

کل کی ڈاک سے عزیز عبدالرحیم کا بھی خط آیا ہے اس نے تمہارے خطوط کی کمی کی بہت شکایت لکھی ہے۔ اس نے لکھا ہے کہ بمبئی سے براہ راست مصر کے ٹکٹ میں تو تخفیف بھی بہت ہے اور پی فارم کا جھگڑا بھی نہیں مگر اپنے آنے میں کچھ مشکلات لکھی تھیں۔ میں نے لکھ دیا کہ میں تو ان چیزوں کو جانتا نہیں عزیز عبدالحفیظ ہی آکر جواب لکھے گا۔ اس نے یہ بھی لکھا کہ اہلیہ کی طبیعت بہت ٹھیک ہے۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم حبیب اللہ، یکم فروری ۵۷ء

حضرت شیخ الہندؒ کے ترجمہ قرآن کو مولانا یوسف بنوری صاحب انگریزی کروا رہے ہیں۔

از حبیب اللہ سلام مسنون، مولوی اسمعیل بھی مخصوص سلام لکھواتے ہیں۔

﴿140﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: نامعلوم

تاریخ روانگی: درج نہیں۔

عنایت فرمایم سلمہ!

بعد سلام مسنون، تمہارا خط گجراتی میں پہنچا۔ یہ ناکارہ گجراتی سے واقف نہیں اور

اس نا کارہ کو اپنے امراض کی وجہ سے خط و کتابت بھی دشوار ہے, نیز آپ نے غیر جوابی خط لکھا کہ اگر جواب مطلوب تھا تو اس کیلئے کچھ شلنگ ہونا چاہئے تھے ورنہ آپ لکھ دیتے کہ جواب مطلوب نہیں۔

قاری یوسف صاحب نے جو بتایا اس پر عمل کرتے رہیں اور اس کا بتایا ہوا میرا ہی بتایا ہوا سمجھیں۔ دعا سے دریغ نہیں اللہ تعالیٰ تمہیں اپنی رضا و محبت نصیب فرماوے مرضیات پر عمل کی زیادہ سے زیادہ توفیق عطا فرماوے, نا مرضیات سے حفاظت فرماوے۔ ہماری طرف سے روضہ اقدس پر صلوۃ وسلام پیش کردیں۔

اس سے بہت مسرت ہوئی کہ تم تبلیغی جماعت میں وقت دیا کرتے ہو اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ تمہارے والد صاحب کی مغفرت کے لئے بھی دعا کرتا ہوں اور ان کے قرضہ کی ادائیگی کے لئے بھی تمہارے پاؤں کی صحت کیلئے بھی دعا کرتا ہوں اور تمہارے اہل وعیال کے لئے بھی دعا کرتا ہوں۔

فقط والسلام
حضرت شیخ الحدیث صاحب مدظلہ
بقلم حبیب اللہ، نقل، بقلم یوسف

﴿141﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ
بنام: نامعلوم
تاریخ روانگی: درج نہیں۔

عنایت فرمایم سلمہ!

بعد سلام مسنون، عنایت نامہ پہنچا, جس کے ساتھ دو پونڈ بھی پہنچے, اس سے بہت

ہی مسرت ہوئی کہ آپ تین چلے لگا کر واپس آئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مبارک فرمائے, قبول فرمائے, مثمر ثمرات و برکات بنائے۔ اس سے بہت مسرت ہوئی کہ احباب نے آپ کو امیر بنا رکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی ہر نوع سے مدد فرمائے, امارت کے فرائض باحسن وجوہ پورا کرائے

آپ کا خواب بہت مبارک ہے, آپ کیلئے بھی، مولوی یوسف متالا کیلئے بھی۔ تعبیر تو ظاہر ہے کہ کامیابی ساری حضور اقدس ﷺ کی اتباع میں ہے۔ سنتوں پر جتنا اہتمام کریں گے، حضور اقدس ﷺ کے اخلاق و عادات کی جتنی پیروی ہوگی اتنی ہی کامیابی ہے۔ البتہ یہ شرط ہے کہ ہم لوگ ضعیف ہیں لہذا اتباع میں اپنی صحت وقوت کی رعایت بہت ضروری ہے۔ ایسی کوئی چیز اختیار نہ کی جائے جس کا تحمل نہ ہو, اور صحت پر اس کا اثر پڑے

مولوی یوسف متالا سے بھی ملنے کی ترغیب ہے۔ آپ نے گرانقدر ہدیہ بھیجا اس تکلیف فرمانے کی ہرگز ضرورت نہیں, ڈاک کا خرچ تو بھیجنا ضروری تھا اس سے زائد کی ضرورت نہ تھی۔ اللہ تعالیٰ دونوں جہان میں بہترین بدلہ عطا فرمائے۔

آپ کے معمولات سے مسرت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے، ترقیات سے نوازے، اس سے بہت قلق ہوا کہ پاسپورٹ کی رکاوٹ کی وجہ سے سات سال سے آپ اہل وعیال سے نہیں مل سکے, حج کو نہیں آسکے۔ اللہ تعالیٰ ہی اپنے فضل وکرم سے اس رکاوٹ کو دور فرمائے۔

آپ نے لکھا کہ مشورہ والوں نے اجازت نہیں دی۔ اس کا مطلب سمجھ میں نہیں آیا

پاسپورٹ تو مجبوری ہے لیکن مشورہ والوں کی اجازت نہ دینے کا مطلب سمجھ میں نہیں آیا کہ انہوں نے اگر حج کی اجازت نہیں دی تو حج فرض میں تو مشورہ کی ضرورت ہی نہیں, اور حج نفل میں بھی یہاں کے تبلیغی فوائد اور تبلیغی احباب سے ملاقات مفید ہوتی۔ آنے والے حج میں تو غالبًا مولانا انعام الحسن صاحب بھی حسب قاعدہ آویں گے۔ اگر کوئی قانونی رکاوٹ نہ ہو تو ضرور آویں۔

اس سے بہت مسرت ہوئی کہ مولوی عبدالجبار صاحب آپ کے گھر والوں کی خیر خبر رکھتے ہیں, اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ اگر آپ خط لکھیں تو بندہ کی طرف سے بھی سلام مسنون لکھ دیں۔ آپ کے اہل وعیال کیلئے بھی دعا کرتا ہوں, اللہ تعالیٰ ان کی ہر نوع کی مدد فرمائے, دارین کی ترقیات سے نوازے۔

دار العلوم کیلئے اور تبلیغی مرکز کیلئے بھی دعا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ دونوں کی با حسن وجوہ سہولت کے ساتھ تکمیل فرمائے۔ روضۂ اقدس پر صلوۃ وسلام پیش کر دیا۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم حبیب اللہ۔ ۱۹؍فروری ۷۵ء

﴿142﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۳؍مارچ ۷۵ء [۲۰؍صفر ۹۵ھ]

عزیز گرامی قدر ومنزلت الحاج یوسف متالا سلمہ!

بعد سلام مسنون، شدید انتظار میں تمہارا محبت نامہ مؤرخہ ۱۲؍فروری آج ۲۱ کو تاخیر سے ملا۔ تمہارے دار العلوم اور تمہاری پریشانی کی وجہ سے ہر وقت خیال لگا رہتا ہے اللہ تعالیٰ بہت ہی مدد فرمائے۔ خط سے یہ معلوم ہو کر کہ افریقہ سے آمد شروع ہو گئی بہت ہی مسرت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ جلد از جلد ضروریات کی تکمیل فرمائے۔

تمہارا اشتہار اور نیا منصوبہ بھی پہنچا۔ یقیناً اس کے اہم اور مفید ہونے میں تو کوئی

تامل نہیں لیکن تجربہ اور عقلاً بھی اصولی بات یہ ہے کہ جب تک ایک دو آدمی کسی کام کے پیچھے پاگل بن کر نہ پڑیں کام نہیں ہوتا۔ اگر تم نے آپ بیتی پڑھی ہوگی تو اس میں حضرت میرٹھی اور چچا جان کا مناظرہ میری اور حضرت رائپوری کی موجودگی میں پڑھا ہوگا۔

پہلے تو ایک دو آدمی سمجھدار کام کے ایسے پیدا کرو جن کو اس کی دھن لگ جائے۔ محض کمیٹی بنا لینے یا اشتہار شائع کر دینے سے تو کام نہیں ہوتا۔ کمیٹی اور اشتہارات بھی جبھی کارگر ہوتے ہیں جب کوئی کام چلانے والا مستقل ہو۔ چاہے اس کا نام نہ آوے، عہدہ بھی کوئی نہ ہو۔ گاندھی کا یہ مقولہ مجھے تو بہت پسند آیا کہ جو کام کرنا نہیں ہوتا تھا اس کے بارے میں کہہ دیتا تھا کہ "اس کو کمیٹی کے سامنے پیش کردوں گا میں تو کانگریس کا چار آنے کا ممبر بھی نہیں"۔

اس سے بہت مسرت ہوئی کہ تمہارے دونوں کارکنوں نے کام بہت اچھا کیا۔ مدینہ میں تو کیا نہیں تھا، خدا کرے کہ ان کا نعم البدل جلد اور اچھا مل جائے۔ مولانا عبدالحق صاحب کے سفر کی کامیابی کیلئے بھی دل سے دعا کرتا ہوں۔ تم نے شمائل کا ترجمہ شروع کرا دیا اللہ تعالیٰ برکت فرمائے، مثمر ثمرات و برکات بنائے۔ تمہارے لئے، مترجم اور اس ناکارہ کیلئے صدقہ جاریہ بنائے۔

آپ نے تحریر فرمایا کہ 'میری طبیعت بھی اب ایسی ہوگئی کہ مسلسل بوجھ بغیر اچھا نہیں لگتا' جب کام کی عادت پڑ جاتی ہے تو ایسا ہوا کرتا ہے۔ مگر [اس وقت زیادہ کام اپنے ذمہ نہ لیں] ابھی تو دارالعلوم ہی کو آپ چلا لیں تو غنیمت ہے۔ یہ بھی تجربہ کی بات ہے کہ کئی کام اپنے ذمہ لینے سے ایک بھی نہیں ہوا کرتا۔

تجویز پیش کرنے میں جو تم نے الفاظ لکھے کہ 'جب یہ کام ہو جائے تو ہمارے طبقہ کے علماء کے نامہ اعمال میں ایک عظیم کارنامہ ہوگا'۔ یہ لفظ اگر اخروی اعمال نامہ مراد ہے تب تو مبارک ہے اور اگر دنیوی کارنامہ مراد ہے کہ لوگوں کی نگاہ میں ہوگا تو بہت ہی گرا ہوا خیال

ہے, اس کو دل سے نکالیں۔ کسی کام میں بھی کبھی نمود کا خیال نہ آنے دیں۔ اللہ تعالیٰ تم دوستوں کو مکارہ سے محفوظ رکھتے ہوئے کامیابی نصیب فرمائے۔

مکرر کہوں گا کہ اپنے اوپر کوئی ذمہ داری نہ لیں, جہاں تک مشوروں کا تعلق ہو اس میں ضرور شرکت بھی کریں، اہتمام بھی کریں دینی وجہ کے علاوہ سیاسی تقاضا بھی یہی ہے کہ دارالعلوم کے ساتھ اس کو اپنے اوپر نمایاں نہ کریں ورنہ دارالعلوم کو نقصان پہنچے گا۔ ہمارے مدارس ہمیشہ سیاسیات سے اسی لئے الگ رہے کہ مدارس کیلئے وہ لائن نقصان دہ ہوتی ہے۔

مولوی عبدالرحیم کا تو براہ راست کوئی خط نہیں آیا مگر حاجی یعقوب کے ۵، ۶/ دمادم آئے جن میں ۱۱/ فروری کو قاہرہ کی روانگی طے شدہ لکھی تھی مگر ساتھ ہی یہ بھی لکھا کہ روانگی پر برقیہ سے تمہیں اطلاع کروں گا۔ مگر آج یکم مارچ کی شب تک برقیہ نہیں پہنچا۔

تمہاری اہلیہ اور خدیجہ کی طرف سے صلوۃ وسلام پیش کرتا رہتا ہوں مگر تم بھی ضرور لکھ دیا کرو۔ تمہاری اہلیہ کا خواب مبارک ہے اللہ تعالیٰ مبارک کرے اور مدینہ پاک رہنے کی تمنا جب خیر ہو پورا کرے۔ الحاج شہیر الدین سلمہ سے بھی سلام مسنون کہہ دیں۔ یہ ناکارہ بھی ان کیلئے دعا کرتا رہتا ہے۔

چند خطوط آئے ہوئے رکھے ہیں جو میں نے یہ کہہ کر رکھوا دیئے تھے کہ جب تمہارا کوئی خط آئے گا تمہیں تکلیف دوں گا۔ تمہیں دقت تو ضرور ہوگی مگر یہاں سے ہر ایک کو لکھنا مشکل ہے تم ایک ایک کارڈ کسی سے لکھوا دو۔ ایک مضمون مشترک تو سب میں حسبِ سابق ہوگا کہ تمہارا خط پہنچا اس میں جواب کیلئے کچھ نہیں تھا اس لئے اپنے مخلص دوست قاری یوسف متالا کو تکلیف دے رہا ہوں کہ خط کا جواب آپ تک پہنچا دیں۔ اگر جواب مطلوب تھا تو جواب کیلئے شلنگ وغیرہ ہونا ضروری تھا۔

نمبرا: شوکت علی، بریڈفورڈ:

’تمہارا خط پہنچا۔تم نے لکھا کہ ۴؍دن میں قاری یوسف صاحب سے بہت گہری دوستی ہوگئی اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ان سے ضرور ملتے جلتے رہا کریں اوران ہی سے مشورہ کرتے رہا کریں۔انہیں جس چیز میں مجھ سے مراجعت کی ضرورت ہوگی کرلیں گےاس لئے کہ اس ناکارہ کوامراض کی کثرت کی وجہ سے تفصیلی خط وکتابت دشوار ہوتی ہے۔اس سے مسرت ہوئی کہ آپ تبلیغ میں حصہ لے رہے ہیں بہت مبارک ہے۔جتنی اوقات میں گنجائش ہوضرور حصہ لیں۔

تمہارا خواب بہت مبارک ہے لیکن **یہ بات کہ تبلیغ اورذکر دونوں اکٹھے نہیں ہوسکتے یہ شیطانی وسوسہ ہے۔تبلیغ کے چھ نمبروں میں تو ایک نمبر مستقل ذکر کا ہے**۔تبلیغ تو ضرور کرتے رہیں لیکن ذکر کے متعلق آپ کے تفصیلی حالات معلوم ہونے کی ضرورت ہے۔کیا مشغلہ ہے؟صحت کیسی ہے؟ فراغت کتنی ہے؟کسی سے اب تک بیعت ہوئے یانہیں؟ ان سب امور کے متعلق قاری یوسف سے مشورہ کرلیں اوراگر وہ تمہارے حالات کے مناسب سمجھیں تو مختصر ذکر بتادیں۔نفی اثبات تین تسبیحیں،اسم ذات پانچ تسبیحیں۔‘

نمبر۲: دلاور حسین،لندن:

’میری صحت کا حال قاری یوسف متالا سے ہر وقت معلوم ہوسکتا ہےاس سے بہت مسرت ہوئی کہ حافظ پٹیل کے مشورہ سے آپ نے پانچ ماہ تبلیغ میں لگائے,بہت مبارک ہے، قانونی مجبوریوں کی وجہ سے اگر باہر نہیں جاسکے تو مضائقہ نہیں،مقامی کام بھی بہت اہم ہے

آپ نے اپنے یہاں کے جوکام کی تفاصیل لکھی اس سے بہت مسرت ہوئی۔اللہ تعالیٰ قبول فرمائے،مکارہ سے محفوظ فرما کر دارین کی ترقیات سے نوازے۔خواب انشاءاللہ تعالیٰ آپ کا مبارک ہے اس میں انشاء اللہ تعالیٰ آپ کی تبلیغی مساعی سے عیسائیوں کے

مسلمان ہونے کی بشارت ہے۔

دوسرا خواب تو سیاسی ہے آپ کے حق میں انشاءاللہ تعالیٰ یہ بھی مبارک ہے اور تعبیر ظاہر ہے کہ پاکستان میں آپ کی مساعی جمیلہ سے جو براہ راست آپ [سرانجام دے رہے] ہوں یا آپ کے تبلیغی دوروں سے فائدہ ہوگا۔اس ناکارہ کو کثرت سے خواب میں دیکھنا تو آپ کی محبت کی علامت ہے, اوراجتماعات میں کثرت سے دیکھنا[میری] دلی شرکت ہے کہ یہ ناکارہ اپنے امراض کی وجہ سے تبلیغی اجتماعات میں اگرچہ بظاہر شریک نہیں لیکن دل و دعا سے شریک رہتا ہوں۔

آپ کی پریشانیوں سے کلفت ہوئی اللہ تعالیٰ ہی آپ کی مدد فرمائے۔*ان پریشانیوں کیلئے آیت کریمہ کی کثرت مفید ہے۔کم سے کم پانچ تسبیحیں ہوجایا کریں*۔آپ کی شادی کیلئے بھی دل سے دعا کرتا ہوں۔پاسپورٹ وغیرہ کے قصہ میں تو یہ ناکارہ اتنی دور سے کیا مشورہ دے سکتا ہے اس میں تو حافظ پٹیل صاحب سے مشورہ مناسب ہے کہ وہ وہاں کے حالات سے بھی واقف ہیں اور آپ کے حالات سے بھی اور ذکر و شغل نیز اوراد و وظائف کیلئے قاری یوسف متالا سے ملتے رہا کریں۔

حافظ پٹیل صاحب اور مولانا یعقوب صاحب سے بندہ کی طرف سے بھی سلام مسنون کہہ دیں اور یہ کہ یہ ناکارہ آپ کے لئے اور آپ کے کام کیلئے دل سے دعا کرتا ہے۔ قاضی صاحب کی طرف سے بھی سلام مسنون کہہ دیں۔

نمبر۳:عبدالحمید، گلاسگو:

میرے حالات قاری یوسف سے معلوم ہوتے رہتے ہیں نیز جو پوچھنا ہو ان ہی سے پوچھ لیا کریں۔اس سے بہت مسرت ہوئی کہ آپ دو ماہ سے جماعت کے ساتھ ہیں اور اس سے اور بھی زیادہ مسرت ہوئی کہ آپ کا تعلق قاری یوسف متالا سے ہے, بہت اچھا ہے۔

ان سے ضرور ملتے رہا کریں۔

اس سے بہت مسرت ہوئی کہ آپ کو مستقل قیام کی اجازت مل گئی اللہ تعالیٰ مبارک فرمائے اور وہاں کے شرور سے آپ کی حفاظت فرمائے۔ اللہ تعالیٰ آپ کیلئے شہریت کے حقوق اور کاروبار کی سہولت عطا فرمائے۔ آپ کی شادی کے سلسلہ میں جو آپ نے تفصیل لکھی اس سے بھی قلق ہوا۔

قاری یوسف صاحب نے اگر دعا کی غرض سے مجھے لکھنے کا مشورہ دیا ہے تو مضائقہ نہیں لیکن اگر مجھ سے مشورہ پوچھنے کو کہا تو غلط کہا۔ یہ ناکارہ اتنی دور، حالات سے ناواقف اور مشورہ تو حالات ہی پر موقوف ہوا کرتا ہے۔ البتہ ان حالات میں استخارہ مسنونہ بہت ہی اہتمام سے کرتے رہیں، اگر نہ آتا ہو تو قاری یوسف سے معلوم کرلیں۔ ملک عبدالحق صاحب آج کل پاکستان گئے ہوئے ہیں۔'

نمبر۴: اپنے خالو حاجی یعقوب لمباڈا صاحب کے نام:

'گرامی نامہ پہنچا۔ مژدہ عافیت سے مسرت ہوئی۔ آپ نے خط کی تاخیر کی معذرت کی یہ ناکارہ تو خود خط و کتابت سے بہت معذور ہے۔ آپ نے اچھا کیا کہ مکہ مکرمہ خط نہیں لکھا وہاں ڈاک بہت کم پہنچی۔ ایک دن سنا تھا کہ ڈاکخانہ میں آٹھ دس بورے ڈاک کے بکھرے پڑے ہیں جن کے چھانٹنے کا وقت نہیں ملا۔

اس سے بہت ہی مسرت ہوئی کہ آپ ۴؍ ماہ کیلئے تبلیغ میں نکلے ہوئے ہیں۔ بہت مبارک ہے، صدقہ جاریہ ہے، اللہ تعالیٰ بہت مبارک فرمائے اور آپ کے اس نکلنے کو مثمر ثمرات و برکات بنائے۔ آپ نے بہت اچھا کیا کہ اظہار الحق انگریزی کی طباعت کا ارادہ فرمایا، اللہ تعالیٰ ہی آپ کی مدد فرمائے اور اس مبارک کام کو آپ کے ہاتھوں سے پایہ تکمیل کو پہنچائے۔ آپ کیلئے بھی صدقہ جاریہ ہے۔

آپ نے آئندہ ماہ مبارک حرمین گذارنے کا ارادہ کیا بہت مبارک ہے۔ اللہ تعالیٰ سہولت کے اسباب پیدا فرمائے اور یہاں کی حاضری کو قبول فرمائے۔'

نمبر۵: غالبًا میں اوپر لکھوا چکا ہوں کہ حاجی یعقوب صاحب کے خطوط سے عبدالرحیم کا ۱۱رفروری کو قاہرہ جانا معلوم ہوا تھا اور میں برقیہ کا منتظر تھا اسی وقت دورانِ خط میں قاہرہ سے برقیہ پہنچا جو کل کا دیا ہوا تھا۔ میں تو سمجھ رہا تھا کہ عزیز عبدالرحیم کی بخیر رسی کا ہوگا مگر تار میں لکھا تھا کہ عبدالرحیم اب تک نہیں پہنچا جس سے تعجب اور فکر ہے۔ حاجی یعقوب کا خط آوے تو تاخیر کی وجہ معلوم ہو۔

نمبر۶: ابراہیم ہاشم بسم اللہ، ہڈرزفیلڈ:

'مژدۂ عافیت سے مسرت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ آئندہ بھی مع اہل وعیال صحت وعافیت کے ساتھ رکھے۔ یہ ناکارہ دل سے دعا کرتا ہے۔ اللہ جل شانہ مسجد کیلئے زمین نہایت سہولت سے عطا فرمائے۔ مسجد کی تعمیر کی تکمیل کیلئے بھی دعا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نہایت سہولت کے ساتھ تکمیل فرما کر اس کو مسجد کے اعمال میں مشغول فرمائے۔

اس سے بہت مسرت ہوئی کہ آپ بچوں کو دینی تعلیم دے رہے ہیں، بہت مبارک ہے، صدقہ جاریہ ہے۔ میرے مخلص دوست قاری یوسف متالا وہاں موجود ہیں ان سے ملتے رہا کریں۔ ان کی ملاقات میری ملاقات کا بدل ہے۔'

نمبر۷: یعقوب بن قاسم، بلیک برن:

'اس سے بہت مسرت ہوئی کہ تم مسجد اور مدرسے کی خدمت انجام دے رہے ہو۔ اللہ تعالیٰ مبارک فرمائے۔ ویزا کے حاصل ہونے سے بھی مسرت ہے۔'

نمبر۸: ایضاً:

'تمہارے پہلے خط کے جواب کو بھیجنے کی نوبت نہیں آئی تھی کہ دوسرا خط بھی مورخہ

۵ رصفر پہنچ گیا تم تو معلوم ہوتا ہے کہ بہت فارغ ہو۔ یہ ناکارہ تو بہت مشغول بھی ہے اور امراض کا شکار بھی۔ آپ کے ویزے کی منظوری کیلئے دل سے دعا کرتا ہوں۔ اور کوئی نئی بات اس خط میں نہیں جو پہلے میں نہ ہو۔ ویزا کے بڑھنے کیلئے انشاءاللہ دل سے دعا کروں گا۔'

نمبر۹: احمد بن محمد حسین، حافظ احمد، دارالعلوم ہولکمب بری:

'اس سے بہت مسرت ہوئی کہ آپ قاری یوسف صاحب کے قریب ہیں۔ جو پوچھنا ہوان ہی سے پوچھتے رہا کریں کہ اس ناکارہ سے خط وکتابت دشوار ہے۔ اس سے بہت قلق ہوا کہ امراض کی وجہ سے آپ کو اپنی تعلیم بیچ میں چھوڑنی پڑی۔ اللہ تعالیٰ صحت عطا فرمائے، علوم کی تکمیل فرمائے۔ *تاوقتیکہ صحت کاملہ نہ ہو علوم کی تکمیل کا ارادہ نہ کریں البتہ قرآن پاک بقدر ہمت ضرور پڑھتے رہیں*، خدا کرے کہ محفوظ ہو جائے۔ اس کیلئے میرے رسالہ فضائل قرآن کے ختم پر ایک بہت مجرب عمل لکھا ہے اس پر عمل کریں۔
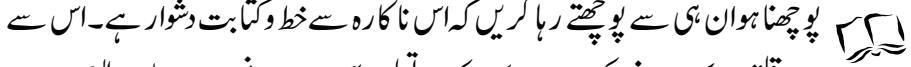
تجرید بخاری وغیرہ دوسری کتابوں کا بھی اہتمام نہ کریں، مولانا مدنی کے ملفوظات مطالعہ میں رکھنے میں مضائقہ نہیں۔ مولوی یوسف نے میری طرف رجوع کا مشورہ دیا مگر میں تو خود لب گور ہوں بہرحال آپ کے رجوع کو قبول کرتا ہوں۔ حضرت قدس سرہ نے جو معمولات بتا رکھے ہیں ان کو اہتمام سے کرتے رہیں، اور اگر حضرت نے کچھ نہ بتایا ہو تو میرے معمولات کا پرچہ قاری یوسف سے لے کر اس پر عمل کریں۔

اس سے بہت مسرت ہوئی کہ اللہ جل شانہ نے ارتکاب کبائر سے آپ کو بچایا۔ اگر آپ حضرت مدنی سے بیعت نہیں ہیں تو آپ کی بیعت قبول کرتا ہوں۔ اپنے معمولات میں مولوی یوسف سے مراجعت کرتے رہا کریں وہ جو کچھ پوچھنا ہو گا مجھ سے پوچھ لیں گے۔'

نمبر۱۰: ابراہیم احمد بسم اللہ، ڈیوزبری:

'مژدہ عافیت سے مسرت ہوئی، اللہ تعالیٰ آپ کو آئندہ بھی خوش وخرم رکھے۔ آپ

کالڑکا محمد عباس جوڈابھیل میں قرآن حفظ کررہاہےاس کیلئے بھی دعا کرتا ہوں اس کولکھ دیں کہ فضائل قرآن کے ختم پر جو مجرب عمل حفظ قرآن کا لکھاہے وہ مفتی اسمعیل سے تحقیق کر کے اس پر عمل کرے۔آپ کے دوسرے بچہ کیلئے بھی دعا کرتا ہوں۔

اس سے بہت قلق ہوا کہ آپ کی اہلیہ نے نماز چھوڑ دی, بچے سب کے ہوتے ہیں اورگھر کے کاروبار بھی ساری عورتیں کرتی ہیں۔اس کے تنہا تو بچے نہیں ہیں, یہ تو کفرانِ نعمت ہے۔بچوں کے ہونے کا تو شکر یہ تھا کہ اورزیادہ عبادت کا اہتمام ہوتا۔اس سے کہہ دیں کہ مرنے کے بعد سب سے پہلے نماز ہی کا سوال ہوگا۔تمہارے سب گھر والوں اورعزیزوں کیلئے بھی دعا کرتا ہوں'۔

۱۱: جناب ڈاکٹرشہیرالدین صاحب سلمہ:

'بعد سلام مسنون, تمہارا خط مؤرخہ ۱۷رفروری آج ۲۶رکو پہنچا۔آپ نے پانچ پونڈ اور دو پونڈ کے جو ہدیئے لکھے وہ تو بہت پرانی بات سہارنپور کے قیام کی لکھی مجھے تو یاد نہیں ہے۔امید ہے کہ پہنچ گئے ہوں گے۔میری عادت ہدایا کی رسید لکھنے کی تو بہت ہے بظاہر تو مولوی یوسف کے خطوط میں لکھا ہوگا۔سہارنپور ہوتا تو تحقیق بھی آسان تھی بہرحال اجر تو آپ کو مل ہی گیا اور غالباً یہ ہے کہ پہنچ ہی گئے ہوں گے۔

تمہارے شمائل ترمذی کے ترجمہ کا مژدہ بھی مولانا یوسف صاحب نے لکھا تھا دعا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ یہ مبارک کام تم سے لے لے, مگر ترجمہ کا کام بہت مشکل ہے۔خاص طور سے حدیث پاک کا کہ کوئی غلط چیز ترجمہ کی غلطی سے حضور اقدس ﷺ کی طرف منسوب نہ ہو جائے۔ترجمہ کے بعد ایک دو ماہروں کو ضرور دکھلا دیں۔یہ ناکارہ دعا کرتا ہے اللہ جل شانہ اپنے فضل وکرم سے آپ کو دارالعلوم کی ملازمت مبارک فرمائے, ایک کو دوسرے سے نفع پہنچائے, شرور سے محفوظ رکھے۔

تعجب ہے آپ کے کاغذ کی رسید تو پہنچ گئی اور پونڈوں کی رسید نہیں پہنچی۔ آپ نے کاغذ کے ساتھ مسودہ کی غرض نہیں لکھی ورنہ میں شاید گرانی کا اظہار نہ کرتا۔ بہرحال آپ کا کاغذ مسودوں ہی کے کام آرہا ہے۔ آپ کو مولانا احسان کے متعلق اس وجہ سے کہا تھا کہ اس وقت ان کے قریب تھے۔ مگر اب مولوی یوسف کے قریب ہیں لہذا ان ہی سے پوچھتے رہیں۔ میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ جل شانہ پاکستانی تدابیر کو مثمر ثمرات و برکات بنائے۔

برطانیہ کے ویزہ کی تکمیل کیلئے بھی دعا کرتا ہوں۔ یقیناً اہل وعیال کراچی میں بغیر آپ کے پریشان ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ہی ان کی مدد کرے۔ اہلیہ کو میری طرف سے بھی سلام مسنون کے بعد لکھ دیں کہ میں تمہارے لئے بھی دعا کرتا ہوں۔

اہلیہ کے گردے اور پتہ کی صحت کیلئے بھی خاص طور سے دعا کرتا ہوں۔ ایک بوتل میں پانی بھر کر رکھ لیں اور ہر نماز کے بعد بسم اللہ سمیت الحمد شریف سات مرتبہ اول آخر درود شریف سات سات مرتبہ پڑھ کر پتے اور گردے پر بھی ہاتھ پھیرا کریں اور بوتل پر بھی دم کیا کریں, اور اس بوتل میں سے نہار منہ ایک گھونٹ پیا کریں۔ اور جب بوتل آدھی رہ جائے تو نئے پانی سے بھر دیا کریں۔

تمہاری لڑکیوں کی شادی کیلئے بھی دل سے دعا کرتا ہوں۔ درود شریف کی تسبیحیں جاری رکھیں۔ میرے لئے ایصال ثواب مادی ہدایا سے زیادہ اہم ہے۔ اب مولوی احسان کو تفاصیل لکھنے کی ضرورت نہیں, قاری یوسف صاحب سے رجوع کر لیا کریں۔ فقط

رات عشاء کے بعد جب میں مسجد سے اٹھا تو ایک صاحب نے مصافحہ کیا اور ایک پلاسٹک یہ کہہ کر دیا کہ یہ مولوی یوسف متالا نے دیا ہے۔ میں نے ان سے مدرسہ ساتھ چلنے کی درخواست کی کہ کھانا بھی ساتھ ہی کھاویں انہوں نے کہا کہ اس وقت تو مجھے کام ہے کل عشاء کے بعد کھاؤں گا۔

یہاں آ کر پلاسٹک کھولا تو اس میں ایک ڈبیہ زعفران تمہارے خالو صاحب کی طرف سے اور چار چھوٹی شیشیاں ایک ربڑ میں پیوست نکلیں۔ ان کا پتہ نہیں چلا کہ یہ کیا چیز ہے اور کوئی پرچہ نہیں ملا کم سے کم ان کا نام لکھ دیتے تو اچھا تھا۔ نیز پان بھی پہنچے جو بالکل گل گئے تھے جس سے بڑا تعجب ہوا کہ کئی سال ہوئے تمہارے مرسلہ پان ۲۰/ دن تک یہاں رہے اور ایک بھی نہیں گلا۔ جس پر میں نے اس وقت بھی استعجاب لکھا تھا اور اس مرتبہ سارے ہی گل گئے۔ بہرحال تمہارے مرسلہ ہیں اس لئے جتنے وصول ہوسکیں گے اس میں کسر نہیں چھوڑوں گا۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب،

بقلم حبیب اللہ، ۳/ مارچ ۷۵ء

﴿143﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۷/ مارچ ۷۵ء/ ۲۴/ صفر ۹۵ھ

عزیزم الحاج قاری یوسف متالا سلمہ!

بعد سلام مسنون، یکم مارچ کو ایک رجسٹری تمہارے خط کے جواب میں لکھی تھی جس میں تمہارے ذمہ بہت سی بیگاریں کردی تھیں کہ لندن کے خطوط بہت سے غیر جوابی ملے تھے اور قریب قریب سب تمہارے ہی ملنے والوں میں تھے اس لئے میں نے تمہیں سب کو کارڈ لکھوانے کو بھیج دیا تھا۔

کل صبح مصر سے ایک تار پہنچا کہ عزیز عبد الرحیم مصر پہنچ گئے اور کل شام کو حاجی

یعقوب صاحب کا برقیہ پہنچا کہ مولوی عبدالرحیم مع اہلیہ اور بچہ کے خیریت سے روانہ ہوگئے۔ میرا تو جی چاہتا تھا کہ عزیز عبدالحفیظ کو فوراً مصر بھیج دوں مگر عبدالحفیظ آج کل بہت ہی جالوں میں پھنس رہا ہے کہ اس کے ابا جان تو افریقہ کے اجتماع میں جا رہے ہیں اور عبدالوحید کو اس سال لائل پور پڑھنے کیلئے بھیج رکھا ہے اور محمد کے ہاتھ کٹنے کا حال تمہیں معلوم ہی ہوگا۔ تنہا عبدالحفیظ ہی موجود ہے اور مجھے آئندہ ہفتہ مکہ جانا پڑ گیا۔

تقریباً ایک ماہ ہوا میرے عزیز عزیز سعدی کے خسر مولوی مصباح کا انتقال ہوگیا، اس کی بیوی تنہا ہے اس لئے میرے ہی ذمہ تعزیت عائد ہوتی ہے۔ مگر میں اپنے امراض بالخصوص سردی کی شدت اور ٹانگوں کے درد کی وجہ سے اب تک نہ جا سکا تھا۔ دو تین دن سے سردی کم ہے، ۱۱/ مارچ کو مکہ جانے کی اطلاع بھی کر چکا ہوں۔ ایک عشرہ وہاں ضرور لگ جائے گا اس لئے کہ ۱۸/ مارچ کو عزیزان عاقل سلمان آرہے ہیں۔

انہوں نے میرے سامنے ایک لقمہ ڈال دیا جس سے میں بھی بے قابو ہوگیا وہ یہ کہ میرے بخاری کے ابواب وتراجم کی وہ تبییض کر رہے ہیں مگر وہاں خانگی اور مدرسہ کی مشغولی کی وجہ سے وقت نہیں ملتا تھا۔ انہوں نے مجھے یہ پٹی پڑھائی کہ مدینہ پاک کی برکات کے علاوہ یکسوئی ہوگی کام جلدی ہو جائے گا۔ دعا بھی ضرور کریں اللہ تعالیٰ پورا فرمائے، ورنہ ان کا حرج اور میرا خرچ دونوں ضائع ہوں گے۔

اہلیہ سے سلام مسنون کہہ دیں خدیجہ کو دعوات۔ اس کی مٹھائی کے جھنڈے اس سال نہیں آ کے دیئے، مکہ بھی تلاش کرایا، جدہ بھی تلاش کرایا مگر کہیں نہیں ملے، البتہ تمہارے پاس تمر باللوز کی کئی ڈبیہ بھیج چکا ہوں۔ ان میں بھی اب کے بادام کی جگہ پستہ آ گیا کہ اس سال مدینہ پاک میں بادام بہت گراں ہے۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب بقلم حبیب اللہ، ۷/ مارچ ۷۵ء

بیروت میں اوجز اب تک بھی طبع نہیں ہوئی۔شعبان میں اس مجمع کو اس وجہ سے منتشر کیا تھا کہ تم لوگوں نے لکھا تھا کہ طباعت صرف باقی ہے جو ہفتہ عشرہ میں وہ کرلیں گے۔ تمہارے دارالعلوم کی وجہ سے تمہاری غیبت بہت گراں رہی۔انہوں نے عبدالحفیظ کے خطوں اور تاروں کا تو جواب نہیں دیا مگر جب وہ خود گیا تو معلوم ہوا کہ کام وہیں ہے جہاں چھوڑ کر گئے تھے۔

﴿144﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ، مدینہ منورہ

بنام: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب، مصر

تاریخ روانگی: مارچ ۷۵ء/صفر ۹۵ھ

خط لکھ رہا ہوں ان کو حماقت تو دیکھئے

معیوب جانتے ہوں جو لکھنا جواب کا

عزیزم الحاج عبدالرحیم متالا سلمہ!

بعد سلام مسنون، تمہارے مصر آنے کے بعد نہ معلوم میں نے تمہیں کتنے خط لکھوائے تمہارے ہر برقیہ پر جو عبدالحفیظ کے نام آیا ہے میں نے ایک خط لکھوایا۔مگر اب تک یہ معلوم نہ ہوا کہ کوئی خط پہنچا یا نہیں۔تمہیں مصر پہنچنے کے بعد از خود مجھے ایک خط لکھنا چاہئے تھا جس میں اپنے مشاغل حالات اہلیہ کی صحت وغیرہ لکھتے، مگر اب تک تمہارا کوئی خط نہیں پہنچا۔

عزیز عبدالحفیظ کو میں اول ہی سے مصر جانے کا شدید تقاضا کررہا ہوں مگر وہ ایک انار سو بیمار، اور اس کے بھائی کا ہاتھ کٹ جانے کے بعد سے وہ اور بھی زیادہ مشغول ہو گیا۔ اور میرا مستقل قیام اس پر مستقل بیگار۔اس وقت بھی کئی دن سے تقاضا کررہا ہوں مگر وہ کبھی

مکہ، کبھی ریاض اور عذر یہ کر دیتا ہے کہ مولوی عبدالرحیم کو تو ابھی میری ضرورت نہیں۔ انہیں حروف ڈھالنے میں، کام میں چالو کرنے میں دیر لگے گی وغیرہ، وغیرہ۔

ہمارے قاضی صاحب کے شدید اور بے جا اصرار کی وجہ سے میری دوسری آنکھ کا آپریشن بھی طے ہو گیا۔ پہلا تو تمہاری سرپرستی میں علی گڑھ میں ہوا تھا۔ دوسرے کے واسطے قاضی صاحب نے ڈاکٹر منیر کو بلایا ہے ان کو چھٹی ملنے میں دیر ہوئی اور وہ کل آرہے ہیں۔ عزیز عبدالحفیظ کی خواہش تو یہ تھی کہ اس سے نمٹ کر جاوے کہ جلدی واپسی نہ ہو مگر میرا خیال یہ ہے کہ اس میں تمہارا بڑا حرج ہو جائے گا۔

اس لئے میں نے عزیز موصوف سے کہہ دیا کہ اگر کام کی اہمیت کے پیشِ نظر ضرورت ہو تو واپس ہرگز نہ آویں۔ آپریشن انشاء اللہ تعالیٰ بغیر عبدالحفیظ کے بھی ہو جائے گا۔ اس کی ضرورت تو زیادہ تر مکہ آمدورفت میں پڑتی ہے۔ مگر تجویز مدینہ میں آپریشن کی ہے۔ اللہ تعالیٰ تم دوستوں کو بہت ہی جزائے خیر عطا فرمائے کہ میری وجہ سے سبھی مشقتیں اٹھا رہے ہیں۔ مگر انشاء اللہ تعالیٰ اشاعتِ حدیث اور شروحِ حدیث کا اجر بھی بے پایاں ہے۔

عاقل سلمان میرے تراجم کی تبییض دو سال سے کر رہے ہیں، مگر مدرسہ اور خانگی مشاغل کی وجہ سے ان کا اصرار ہوا کہ ایک سال کی چھٹی لے کر آجاویں۔ میں نے بھی یہ سمجھ کر کہ میری غیبت میں وہاں کام میں اور تساہل ہو گا منظور کر لیا، اور ۱۸؍ مارچ کو یہ لوگ پہنچ گئے۔ اللہ تعالیٰ میری زندگی میں اس کی تکمیل کرا دے۔ لامع کی طباعت بھی پوری ہو جائے۔

ایک رومال بچہ کیلئے، تمر باللوز اہلیہ کیلئے اور حلاوہ عینیہ مشترک ارسال ہے۔ خدا کرے خیریت سے پہنچ جائے۔ فرصت مل جائے تو چند سطور بھی لکھ دو تو اچھا ہے۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

145

ٹیلی گرام:

از: مولانا حبیب اللہ صاحب چمپارنی، مدینہ منورہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب، بولٹن

تاریخ روانگی:: ۳۰؍ مارچ ۱۹۷۵ء / ۱۸؍ ربیع الاول ۹۵ھ

To: (Molana) Yusuf Motala, 14 May Bank Street,

Bolton:

"Uncle seriously ill, come soon". Habibullah

(مولانا یوسف متالا صاحب کے نام: چچا جان شدید بیمار ہیں۔ جلد آیئے۔ حبیب اللہ)

146

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۸؍ مئی ۷۵ء [۲۷؍ ربیع الثانی ۹۵ھ]

عنایت فرمایم قاری یوسف متالا سلمہ!

بعد سلام مسنون، تمہاری آمد و رفت ایسی ہوئی کہ کئی دفعہ میں واقعی یہ سوچ چکا ہوں کہ تم واقعی آئے تھے یا میں نے خواب دیکھا۔ پہلے سے چونکہ تم نے ویزا میں اضافہ کا ارادہ ظاہر کر رکھا تھا اس لئے میرا خیال تھا کہ ہفتہ عشرہ تو ابھی قیام رہے ہی گا۔

لیکن جب تم نے جمعرات کے بعد یہ کہا کہ کل کو مولوی عبد الحفیظ کے ساتھ میرا بھی جانے کا خیال ہے تو دو وجہ سے میں تمہارے مزید قیام کو نہ کہہ سکا۔ اول تو تمہاری وہاں کی

غیبت مجھے بہت ہی چبھ رہی تھی ۔ دارالعلوم کے علاوہ تمہارے اپنے ذہانت کے مشاغل جن کے متعلق میں نے پہلے بھی بار ہا کہا کہ پیارے بہت سے منتشر کاموں میں کام نہیں ہوا کرتا۔ یکسوئی کے ساتھ ایک کام میں لگے رہو۔

میری تمنا تو سلوک کی تھی لیکن دارالعلوم کا کام بھی اس سے کم نہیں بلکہ اس سے اہم ہے۔اس میں ذرا تصنع تو ریہ نہیں کہ تمہارا خیال ہر وقت لگا رہتا ہے اللہ جل شانہ اپنے فضل وکرم سے تم سے اپنے دین کی کوئی مستقل اور ٹھوس خدمت لے لے۔عزیز یعقوب کی واپسی کا بہت شدت سے انتظار رہا تا کہ تمہاری بخیر رسی کا حال معلوم ہو جائے۔ چونکہ عطاء الرحمٰن سے میں کئی دفعہ پوچھ چکا تھا کہ 'یعقوب واپس تو نہیں آیا؟' اس لئے وہ واپسی پر جلد ہی لے آیا۔ جس سے روانگی کی تفصیلات معلوم ہوئیں ۔اس کو بھی سوچتا رہا کہ یہ خواب ہے یا واقعہ۔

تمہاری خیریت کا بہت شدت سے انتظار رہے گا اور حالات کا بھی ۔ مولوی یعقوب کے ہاتھ مولوی ہاشم اور قاری اسمٰعیل کے خطوط بھی پہنچے بہت ہی قلق ہوا کہ میری بیماری کی وجہ سے ان خطوط کے جواب تمہارے ساتھ نہیں جا سکے۔ میں نے اہمیت کی وجہ سے یہ کہہ دیا تھا کہ میں ہی لکھواؤں گا مگر اس سال قدح چشم کا ضعف اتنا ہوا کہ مجھے بھی تعجب ہے۔ آج تمہاری روانگی کو ساتواں دن ہو گیا مگر مسجد میں جانے کی اب تک بھی اجازت نہیں ہوئی۔ ڈاکٹر بھی بار بار میرے ضعف کی وجہ سے تیز دواؤں سے احتراز کرتا ہے۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم حبیب اللہ، ۸؍ مئی ۷۵ء

﴿147﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہٗ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۱۳؍مئی ۷۵ء[۳؍جمادی الاولیٰ ۹۵ھ]

عزیزم قاری یوسف متالا سلمہ!

بعد سلام مسنون، یہ تو تم نے سنا ہوگا کہ اس نا کارہ نے بے کاری میں جہاں اور بہت سا وقت ضائع کیا ایک بڑا وقت رسالہ مقدر میں بھی خرچ کیا۔ اس کا مسودہ بہت زیادہ ہو چکا تھا اور حیرت ہے کہ اس کا مسودہ ملا ہی نہیں، نہ معلوم کس گٹھڑی میں بندھ گیا ہوگا۔ اس سلسلہ میں میں نے لوگوں کے بغیر نام کے بہت ہی حالات لکھے۔

جب کوئی تعویذ لینے کے واسطے آیا کرتا تھا بشرطیکہ بڈھا خرانٹ نہ ہو بات کرنے کے قابل ہو تو میں اس سے اس کے خانگی حالات پوچھا کرتا تھا اور یہ تعویذ گنڈا اور پیری مریدی ایسی اندھیری کوٹھڑیاں ہیں کہ آدمی اس میں جس کا جو چاہے تحقیق کرلے۔

میرے چند سوال ہوتے تھے کہ تمہارے گھر کی آمدنی کیا ہے؟ آمدنی کا ذریعہ کیا ہے؟ تجارت ہے؟ زراعت ہے؟ ملازمت ہے؟ اگر ہے تو کیا اور کیا آمدنی؟ تمہارے گھر میں پکے کیا؟ لوگ بے چارے سیدھے وہ سمجھتے کہ اس کو بھی تعویذ میں دخل ہوتا ہوگا۔ بڑے اخبار کے تراشے میری تپائی پر رہا کرتے تھے۔

ایک لڑکا بڑا ہونہار نوجوان ۱۴، ۱۵ سال کی عمر، اس کا باپ سہارنپور کا منصف تھا۔ سولہ سو تنخواہ تھی مگر ڈاکٹروں کے پھندہ میں پھنس گئے۔ ماں بہت بیمار تھی اور ڈاکٹروں نے چنے کا پانی بغیر نمک کے تجویز کر رکھا تھا۔ میں نے پوچھا کہ تمہاری [باپ کی] تنخواہ کہاں جاتی ہے؟ اس نے بتایا کہ ماں باپ کی دواؤں میں خرچ ہو جاوے۔

ہماری چھوٹی لائن کا مینیجر اعلیٰ جو [کوئی بھی] تھا اب تو مجھے اچھی طرح یاد بھی نہیں رہا، اس کا دعویٰ تھا کہ اتنے میں ایک سگریٹ پیتا ہوں اتنے کئی ہزار پونڈ کا اس کو نفع ہوتا ہے۔ اور ڈاکٹروں نے اس کو بتا رکھا تھا کہ اگر چنے کی دال کے پانی کے سوا جس میں نہ نمک ہو نہ مرچ کوئی چیز بھی کھاؤ گے تو مر جاؤ گے۔ مالک کی قوت کو سوچا کرتا تھا۔

اس کے بالمقابل میرے مکان کے برابر جو گاڑا بلڈنگ کے نام سے مشہور ہے ہمیشہ جب سے میں سہارنپور آیا اور تقسیم ہند سے تقریباً دو سال پہلے تک ایک ڈپٹی نہر رہا کرتا تھا۔ ڈپٹی تو بدلتے رہتے تھے پارسی بھی آئے، آفتاب پرست بھی آئے جو صبح کی نماز پڑھ کر اس کی چھت پر جا کر سورج کا سامنا کیا کرتے تھے مگر مقدر سے ان سب کا خانساماں ایک ہی تھا وہ ہمارا دوست تھا۔

وہ کبھی کبھی ایک رکابی مرغ مسلم کا سالن بھی لاتا تھا۔ میں اسے ڈانٹتا کہ تجھے کیا ہوا؟ مسلمان سے تو مجھے زیادہ تعجب نہیں تھا مگر وہ پارسی اور آفتاب پرست کے یہاں سے بھی لاتا تھا۔ میں کہتا کہ 'وہ تو غیر مسلم ہے!' تو وہ قسم کھا کر کہتا کہ میں نہیں لاتا میرے افسر کا حکم ہے کہ ان مولوی صاحب کے یہاں کوئی چیز دے آیا کر, میں نے اس کی بڑی برکت دیکھ لی۔ مسلمان افسر پر تو مجھے زیادہ تعجب نہیں ہوتا تھا کہ اس سے براہ راست بھی جان پہچان ہو جاتی تھی اور بڑی لمبی چوڑی داستانیں ہیں۔

میں نے اس میں لکھا تھا کہ جس کے مقدر میں کار کی سواری ہے وہ اتنا کماوے ہے کہ اس کے دروازہ پر ہر وقت کار کھڑی رہے گی اور نہیں تو حضرت رائپوری بن جائے گا۔ جب بھی حضرت دہلی تشریف لے گئے مجھے خوب یاد ہے کہ صبح کی نماز سے لے کر عشاء کی نماز تک تین چار کاریں ہر وقت دروازہ پر رہتیں کہ 'تین چار منٹ کو میرے گھر، میرا گھر راستہ میں ہے'۔ اور اگر دونوں نہیں بنے گا تو باوجود بی اے ہونے کے ڈرائیوری کرے گا, مالک تو کار

میں پیچھے بیٹھے گا وہ آگے بیٹھے گا۔

اکھاڑ ا تعزیہ وغیرہ کبھی عمر بھر دیکھنے کی نوبت نہیں آئی مگر اپنے حضرت قدس سرہ کے ساتھ ایک دفعہ میرٹھ گئے اور ایسے پھنسے کہ میرٹھ کی عید گاہ پر رات کے چھ گھنٹے تعزیے میں نے بھی دیکھے اور حضرت نے بھی دیکھے۔ حضرت نے بھی دیکھا یہ تو میں نے غلط کہا اس لئے کہ حضرت تو مراقبہ کر کے بیٹھ گئے ,میں نے خوب دیکھے۔

اور بھی اس قسم کے قصے تو تمہیں زبانی سنے ہوئے یاد ہوں گے۔ چھ مہینے ناول پڑھے اور اتنے اطمینان سے کہ فراغت پر کبھی کوئی اتنے نہیں پڑھے ہوں گے۔ شوقین مزاجوں کے یہاں میرے حضرت کی طرف سے پیام جاتا کہ کوئی ناول تمہارے پاس ہو تو بھیج دو۔ انہیں بھی تعجب ہوتا کہ حضرت ناول منگاویں اور میں ان کے پڑھنے پر مامور تھا۔

کہاں ابوداؤد کا مطالعہ، کہاں بخاری کی تقریر۔ سبق اور ضروریات کے علاوہ ۱۵، ۱۶ گھنٹے ناول پڑھنے میں گذرتے اس لئے کہ ایک مقدمہ طلاق میں لفظ جواب کے اردو محاورہ کی ضرورت تھی اور سنا تھا کہ اردو محاورات میں ناولوں کی زبان زیادہ معتبر ہے۔ میرا کام صرف اتنا تھا کہ لفظ جواب کے حاشیہ پر سرخ نشان لگادوں۔ آگے تو بیرسٹر صاحب خود نقل کرتے پھرتے۔

یہ ساری فضولیات تمہید کے بعد جو شخص کل تک تمہیں بار بار اس کی تاکید کرتا تھا کہ کسی جھگڑے میں سامنے نہ آنا وہ آج تم سے اس کی درخواست کر رہا ہے کہ لندن اور نواح لندن میں اخبارات اور رسالوں میں جتنا بھی مسلمانوں کی طرف سے ہنگامے اور بے چینی کا اظہار کرسکو خود بھی کرنا اور دوسروں سے بھی کرانا۔

منشاء اس کا یہ ہوا کہ بخار تو کئی دن سے ہے، کھانسی، نزلہ کی وجہ سے آواز بھی نہیں نکل رہی ہے مولوی انعام کریم نے کل ایک اشتہار پاکستان کا آیا ہوا بھیجا اور یہ کہہ کر بھیجا کہ اس کو

سن کر واپس کر دو۔ میں نے بخار میں اس کو ڈانٹ دیا کہ یہ کوئی اخباری چیز تھوڑی ہی ہے کہ صرف سن کر واپس کر دوں۔اس پر تو آپ کو بھی کچھ کرنا چاہئے اور مجھے بھی اور میں نے عزیز عطاء الرحمٰن کو وہ اشتہار دیا کہ اس کے دس عدد فوٹو چاہئیں۔ وہ دس فوٹو چالیس ریال میں کرالایا

ایک تو کل ہی مولانا بنوری کے پاس بذریعہ رجسٹری اپنے خط کے ساتھ بھیج دیا اور تین آج مولوی نصیر کی معرفت علی میاں، قاری طیب اور مولوی اسعد کو بھیج رہا ہوں۔ اخیر میں کوئی بچ گیا تو مولانا منت اللہ صاحب امیر شریعت بہار اور ایک تمہارے نام بھیج رہا ہوں۔ پرسوں ایک ائر لیٹر تمہارے خط کے جواب میں لکھ چکا ہوں اور ایک پیکٹ اور ایک خط کا جواب تھا اور تمہارے ایک مرید کے مرسلہ پیکٹ کا امید ہے کہ پہنچ گیا ہوگا۔

تمہارے خطوط کا آج کل مجھے بہت شدت سے انتظار رہتا ہے۔اول تو خوئے بدرا بہانہ بسیار دوسرے تم ماشاء اللہ قوی القلب، نوجوان، حوادث سے غیر متأثر ہونے والے اور میں ضعیف، نصف دروں نصف بیرونِ قبر، ذرا سے کھڑکے پر ڈرنے والا، اس لئے کل کے خط کا اور آج کی اس رجسٹری کا کہ اس میں تم نے کیا کیا، انتظار رہے گا۔ نیز اطہر کے سلسلہ میں جو کاروائی کرسکو محفوظ رکھیو۔ اخبارات کے تراشے بھیجنے کی ضرورت نہیں۔ اخبارات کی رائے دو لفظوں میں لکھ دینا۔ خدیجہ اور اس کی والدہ سے سلام و دعوات۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم حبیب اللہ، ۱۳ مئی ۷۵ء

﴿148﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۲۱رمئی ۷۵ء/ ۱۱رجمادی الاولیٰ ۹۵ھ

عزیزم الحاج قاری یوسف متالاسلمہ!

بعد سلام مسنون، تمہاری جدہ تک اور جدہ سے روانگی تو عزیز یعقوب سے تیسرے دن معلوم ہوگئی تھی چونکہ مجھ سے یعقوب نے یہ کہا تھا کہ صبح کو ان کا جہاز روانہ ہوگا اور اسی وقت میرا بھی جہاز ہے عصر تک پہنچ جاؤں گا اس لئے میں نے دوسرے ہی دن عصر کے بعد سے تمہاری تحقیقات شروع کردی تھیں اور مجھے جس چیز کا زیادہ فکر تھا اس کا حال اب تک بھی معلوم نہیں ہوا۔ خدا کرے کہ اس مخمصہ سے تم بالکل علیحدہ ہو چکے ہو۔

تین چار دن ہوئے ایک پیکٹ اشتہار کا پہنچا تھا اس میں لکھا تھا کہ تفاصیل مولانا یوسف متالا سے پوچھ لیں۔ کل کی ڈاک سے تمہارا ائر لیٹر عین انتظار میں پہنچا اور آج کی ڈاک سے تمہارا مرسلہ اشتہاروں کا پیکٹ بھی پہنچا جس میں ....کو بات کرنے کی دعوت دی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ تمہیں اور تمہارے کام کرنے والوں میں اخلاص پیدا فرمائے۔

اپنا تجربہ تو یہ ہے کہ آدمی ان سوالات جوابات میں پھنس جاتا ہے تو کوئی ٹھوس کام نہیں کر پاتا، اس واسطے کہ ان سب کے جوابات وہ بھی شائع کریں گے اور تمہیں بھی جواب الجواب کی فکر ہوگی ورنہ قوم سر ہو جائے گی کہ ہمیں بیچ میں چھوڑ کر خود الگ ہوگئے۔ میں تو اسی وجہ سے اپنے یہاں والوں کو ان قصوں میں پھنسنے سے خاص طور سے روکتا رہتا ہوں اور نظام الدین والوں کے یہاں تو مستقل اصول ہے کہ جواب نہ دیا جائے۔

اللہ تعالیٰ تمہیں تمہارے اخلاص کی برکت سے اور دینی جدو جہد کی وجہ سے اس

میں کامیاب فرمائے۔ اگر تم کسی چیز میں نہ پھنسو تو مضائقہ نہیں اور خیر میں مشورہ اور دینی امور میں مدد کرنے کو کون روک دے گا۔ مگر حالات دنیا کے آج کل ایسے ہیں کہ ہر ایک دوسرے کے کندھے پر [رکھ کر] بندوق چلانا چاہتا ہے۔

تمہاری روانگی کے بعد سے اسی دن سردی سے بخار ہوا اور اب اس کا سلسلہ بڑھتے بڑھتے کھانسی، زکام، بخار بہت سے عوارض اپنے اندر لپیٹ لئے, اللہ تعالیٰ ہی مدد فرمائے۔ ایسی حالت میں میرے رمضان کا مسئلہ معرض بحث میں خوب آرہا ہے اب تک تو سب کے ذہن میں یہ تھا کہ مولوی انعام صاحب کی آمد پر سہارنپور کا فیصلہ ضرور کردیں گے مگر مولانا انعام صاحب نے کوئی فیصلہ کرنے سے انکار کردیا۔

ان کا بیان ہے کہ رمضان تیرا وہاں کرنا بہت اہم ہے, نہ صرف ذاکرین کیلئے بلکہ تبلیغ اور مدرسہ کو بھی ضرورت ہے مگر دو سال ہوگئے اس کا تجربہ کرتے ہوئے وہاں کے قیام میں طبیعت اس قدر خراب رہتی ہے کہ ڈر لگنے لگتا ہے اس لئے زور سے کہنے کی ہمت نہیں پڑتی۔

عزیز عبدالحفیظ تو اول سے پختہ رائے رکھے ہوئے ہے کہ رمضان سہارنپور کرنا ہے اس نے کوئی لمبا چوڑا خواب دیکھا ہے میں نے تو سنا نہیں کہ اپنی نااہلیت سے اس کے خواب پر آنسو نکلنے لگے جس کو ڈاکٹر نے سخت مضر بتایا ہے۔ خدیجہ اور اس کی والدہ سے سلام مسنون کہہ دیں۔ امید ہے کہ اس [کی] امانتیں سب پہنچا دی ہوں گی۔ ابوالحسن کا ڈبہ اور میرا تمر باللوز کا ڈبہ بھی۔

اللہ تعالیٰ تمہارے دارالعلوم کی اعانت کیلئے سعودی سفارت خانہ کو اور دوسرے احباب کو متوجہ کردے, اس کیلئے تو اول ہی سے دعا گو ہوں, مگر پیارے! ذکر شغل ہو، تعلیم و تدریس ہو، تبلیغ یا کوئی دینی شعبہ ہو، انہماک سے تو ایک ہی کام ہوسکتا ہے۔ اگر کئی کاموں میں لگ جائے تو جب تک جامعیت کاملہ نہ پیدا ہوجائے اس کے بغیر سب کاموں میں

انتشار رہتا ہے۔اس قسم کے مضامین پہلے خطوط میں بھی لکھوا چکا ہوں۔

میری باتیں اس وقت تو شاید پسند نہ آویں مگر میرے مرنے کے بعد ضرور یاد کروگے۔تم نے اچھا کیا کہ شاہ فیصل کے انتقال پر تعزیتی تار بھیج دیا ؎

یا مکن با پیل باناں دوستی　　　یا بنا کن خانہ برانداز پیل

تمہارے پہلے خط میں کتابوں کے سلسلہ میں جو مفید مشورے تھے وہ عزیز عبدالحفیظ کے حوالہ کردوں گا۔میں تو اس سے ہمیشہ یکسور ہا۔　　　فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم حبیب اللہ، ۲۱؍ مئی ۷۵ء

ازمولانا حبیب اللہ صاحب: بخدمت شاہ یوسف صاحب بعد سلام مسنون، میری کتاب آپ نے مصر سے نہیں بھیجی اور نہ اس عبارت کو حل کرا کر اطلاع دی۔

﴿149﴾

از: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

بنام: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

تاریخ روانگی: ۲۴؍ مئی ۷۵ء [۱۴؍ جمادی الاولیٰ ۹۵ھ]

ابی وسیدی وسندی ومولائی حضرت اقدس مدظلکم العالی!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، بعد سلام مسنون، امید ہے کہ مزاج بخیر ہوں گے۔ واپسی کے بعد چوتھا عریضہ ہے لیکن بدقسمتی سے تینوں عریضوں میں ایک مضمون لکھنا بالکل یاد نہ رہا۔ وہ یہ کہ حضرت والا موجودہ اس حالت میں ان عریضوں کے جواب کی زحمت نہ فرمائیں کہ حضرت والا کو تکلیف ہے اور میں نے بھی خلاف عادت حضرت والا کے انتظار

شدید کی تکلیف کے احساس اور اپنی محتاجی اور دعاؤں کی ضرورت کے پیش نظر یہ عریضے لکھے۔ خدا کرے خدمت عالی میں پہنچ چکے ہوں۔

آج ہسپتال میں میرا ساتواں دن ہے۔ کل جمعہ کیلئے وہ ڈاکٹر صاحب جنہوں نے آپریشن کیا تھا وہ یہاں کے بڑے سرجن ہیں تقریباً سارے آپریشن وہی کرتے ہیں ان بے چاروں کو اس قدر محبت عقیدت ہوگئی کہ جب میں نے ان سے جمعہ کی نماز کی اجازت کے لئے پوچھا کہ آپ آدھ گھنٹہ کیلئے جمعہ کی نماز کیلئے مسجد جانے کی اجازت دے دیں, کوئی ساتھی کار لے کر آئے گا وہ لے جائے گا۔ مگر وہ مجھے خود ہی نماز کے لئے لے گئے اور واپسی میں پھل اور اخبار وغیرہ بھی میرے لئے لے آئے۔ ان کیلئے دعا فرماویں حق تعالیٰ انہیں اپنی محبت نصیب فرماوے۔ کل میں نے ان سے عرض کیا تھا کہ اب میں گھر جانا چاہتا ہوں تو انہوں نے آج دوپہر ڈھائی بجے میرا اچھی طرح طبی معائنہ کر کے فیصلہ کرنے کا وعدہ کیا ہے

اگرچہ اب تک زخم بالکل ہرا ہے، بالکل بولا نہیں جاتا ایک جملہ بولنے سے ایک گھنٹہ کیلئے تکلیف شدید ہو جاتی ہے مگر چونکہ یہاں ہسپتال کا سارا ہی خدمت گذار عملہ عورتوں کا ہے بلکہ لڑکیوں کا ہے اور مزید برآں میرا قیام مستقل الگ خصوصی کمرہ میں ہے اس وجہ سے ایک لمحہ کیلئے طبیعت رہنے کو گوارا نہیں کرتی۔ اس مجبوری کو میں نے ان سے درخواست کی اگرچہ انہوں نے ادب کے مارے وجہ نہیں پوچھی۔ اچھا ہوا دعا فرماویں حق تعالیٰ جلد آرام نصیب فرماوے۔

حضرت والا! یہاں کے اس ہفتہ کے قیام کے دوران خود مجھے اپنی ذات کے متعلق سوچنے کا بہت بہترین موقع ملا, خدا ہی راہ عمل پہ ڈال دے۔ میں نے اپنی موجودہ زندگی کا پچھلی زندگی سے موازنہ کیا تو خدا کی قسم کھا کر لکھتا ہوں کہ آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے کہ خدا نے مجھ میں کتنی اچھی صفات ودیعت کی تھیں جن کو میں نے کس طرح برباد کیا۔

بہترین علمی استعداد تھی وہ تو ضائع ہو ہی گئی مگر اس مالک نے اپنی ذات کے ساتھ

جو تعلق بخشا تھا اس کی ناقدری کی تو مبتلائے سیآت ہو کر تباہ و برباد ہوا۔ راندیر اور پھر سہارنپور دونوں جگہوں دل کی کیفیت وہ تھی اگر اسی کیفیت پر موت آئے تو نجات یقینی کہی جاسکتی ہے۔ کئی کئی گھنٹے تنہائی میں بیٹھ کر میں اپنے پر رویا کرتا تھا جب کسی کے دیکھنے کا خطرہ ہوتا تو اس بیت الخلاء میں چلا جاتا جہاں بیٹھ کر بہت سوں کو پاخانہ بھی نہیں آتا تھا۔

اسی کو جب کبھی مولانا عبدالرحیم صاحب دیکھ لیتے تو دو تین دفعہ سمجھانے کو حضرت کے پاس لائے کہ کہیں یأس کی کیفیت نہ پیدا ہو جائے۔ انہیں دنوں میں حضرت نے عصر کے بعد چارپائی پر جب میں حضرت کو چائے پلا رہا تھا تو حضرت نے مجھے ارشاد فرمایا کہ زیادہ فکر نہ کر تجھے نسبت عبدیت حاصل ہے جو ساری نسبتوں میں سب سے اونچی نسبت ہے۔ اور بھی بارہا حضرت نے اس طرح کے حوصلہ افزا جملے ارشاد فرمائے تھے مگر ہائے افسوس کہ حضرت میں نے اپنا سب کچھ گنوا دیا۔

دراصل ناقدری سے ساری نعمتیں چھن جاتی ہیں جس کے لئے شومئ قسمت نے انگلینڈ کا بہانہ بنا دیا اور سفر کے ساتھ ہی اولاً تو علمی شغل گیا پھر یہاں کے قیام کے بعد دوسری جو سب سے بڑی نعمت تھی تعلق مع اللہ وہ بھی گیا۔ عمر کے تقاضے کے سبب جو کچھ سوجھ بوجھ بڑھی اس کو بدقسمتی سے علم سمجھا، حالانکہ وہ تو کب سے ہوا ہو چکا اور تقویٰ اور تعلق مع اللہ کے بدلہ شیطان نے دنیا بھر کے مسلمانوں کے فکر کا ہَوّا دل پر مسلط کیا جس کو میں پہلے کا بدل بلکہ اس سے افضل سمجھ کر اس میں پھنس گیا۔

حالانکہ وہ تو پس پردہ اس عظیم نعمت کا زوال تھا جو خدا نے بچپن سے میرے دل میں ودیعت کی تھی جس کے متعلق میں نے بہت مفصل کئی صفحوں پر مشتمل ایک عریضہ غالباً مشکوۃ کے سال میں حضرت کی خدمت میں پیش کیا تھا جس میں میرے ابتدائی اچھے حالات کا ذکر تھا۔

میرے حضرت! میں نے اپنے پر بڑا ظلم کیا ہے، میں بڑا مجرم ہوں، میری بداعمالیوں

کے سبب خدا نے علم اور تقویٰ اور تعلق مع اللہ اور صحت جیسی عظیم نعمتیں چھین لیں۔ خدارا میرے حال پر رحم فرما کر توجہ فرمائیں۔ کبھی میرا نفس اور شیطان اصلاح الناس اور خدمت خلق اور ردفرق باطلہ کو افضل و اعظم اعمال قرار دے کر منحوس لیڈری کے بھنور میں پھنساتا ہے۔ خدا کے واسطے میرے حال پر رحم فرماویں۔

حضرت والا! یہ مضمون نہ تو میں نے تصنع تکلف کے طور پر بنا کر لکھا ہے اور نہ کسی فوری جدید نئی معصیت میں ابتلاء سے متاثر ہو کر لکھا ہے، بلکہ ایک ہفتہ جو مجھے فرصت اور تنہائی میں تخلیہ نصیب ہوا اس میں صرف اپنی ذات کو سامنے رکھ کر سوچتا رہا۔ موت اور آخرت کو سوچتا رہا کہ اب میرا کیا بنے گا؟ اس ہفتہ بھر سوچ کے بعد آج فیصلہ کیا کہ حضرت کے در کے سوا کونسا در ہے جہاں جاؤں اور اپنی تباہی سناؤں۔

اصل تو حضرت کا فیصلہ ہے کہ حضرت حکیم ہیں۔ میری اپنی ناقص سمجھ کے مطابق دو چھنی ہوئی نعمتوں علم اور تعلق مع اللہ کی واپسی اور لیڈری کا زعم اور دوسروں کی اصلاح کی بے جا فکر سے خلاصی کی خصوصیت کے ساتھ عاجزانہ لجاجت کے ساتھ دعا اور توجہات کی درخواست ہے۔ امید ہے کہ حضرت والا کو اس سیاہ قلب کلب کے ساتھ جو محبت اور شفقت ہے اس کی بنا پر مجھے محروم نہیں فرمائیں گے۔ نیز یہی ساری درخواست روضۂ اقدس پر بھی عرض کرنے کی درخواست ہے۔

فقط والسلام

گدائے آستانہ عالی

یوسف متالا۔ شنبہ ۲۴ رمئی ۷۵ء

﴾150﴿

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: یکم جون ۷۵ء/۲۲ر جمادی الاولیٰ ۹۵ھ

عزیزم الحاج قاری یوسف متالا سلمہ!

بعد سلام مسنون، شدید انتظار میں تمہارا محبت نامہ مؤرخہ ۲۰ر مئی ۳۱ر کو ملا۔ میری طبیعت تمہارے جانے کے بعد سے بہت ہی خراب رہی، بخار ضعف روز افزوں رہا، بیٹھنا بھی مشکل رہا، ابھی تک عینک تو ملی نہیں جو بینائی کا حال معلوم ہو۔ تمہارے اس سے پہلے بھی خط پہنچ گئے تھے ان کا جواب بھی ہمروزہ لکھوا چکا ہوں خدا کرے پہنچ گیا ہو۔

تمہارے آپریشن کی کامیابی سے بہت ہی مسرت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے اسی کا احسان ہے اللہ تعالیٰ آئندہ بھی تمہیں صحت وعافیت اور قوت کے ساتھ تادیر زندہ سلامت رکھے اور تمہارے فیوض ظاہریہ اور باطنیہ سے لوگوں کو زیادہ سے زیادہ مالا مال کرے۔ اس کی تو واقعی مجھے بھی تمنا ہے اور روز افزوں کہ تم کچھ کرلو تو میری تمنائیں جو تمہارے سے وابستہ ہیں وہ پوری ہو جائیں۔

میں اپنے دوستوں کو تفریحی فقروں میں متنبہ کرنا چاہتا ہوں منہ چڑھا کر ڈانٹنے کی عادت نہیں۔ جو اس سے فائدہ اٹھا لیتے ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کو بہت فائدہ ہوتا ہے اور جو لاپروائی کر کے نقصان اٹھاتے ہیں اس سے بہت قلق ہوتا ہے۔ معلوم نہیں تمہارے قصہ میں کیا ہو رہا ہے اس کا بھی فکر لگا رہتا ہے۔

نیز جو اجتماع تم نے تجویز کیا تھا اس کی کارگذاری کا بھی انتظار ہے۔ میرا تو جی چاہتا ہے کہ تم ان جھگڑوں سے الگ رہو مگر تمہاری جوانی کا جوش الگ نہیں رہنے دیتا۔ تمہارے

دارالعلوم کا بھی بڑا فکر ہے اللہ تعالیٰ اس کو باحسن وجوہ ترقیات سے نوازے۔

اپنی اہلیہ سے سلام مسنون، عزیزہ خدیجہ کو دعوات۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم حبیب اللہ، یکم جون ۷۵ء

﴿151﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۵/جون ۷۵ء [۲۶/جمادی الاولیٰ ۹۵ھ]

عزیزم الحاج قاری یوسف متالا سلمہ!

بعد سلام مسنون، اسی وقت تمہارا محبت نامہ مؤرخہ ۲۴/مئی ۵/جون کو ملا۔ تم نے لکھا کہ میں نے اس سے پہلے متعدد خطوط لکھے تمہارا کوئی خط ایسا نہیں آیا جس کا میں نے فوراً جواب نہ لکھوایا ہو۔ میں تو اس سے پہلے خط میں یہ خبر دیکھ کر یا سن کر کہ تمہارے آپریشن کا مرحلہ نمٹ گیا بہت مسرور ہوا تھا اور فرط مسرت میں تمہارا وہ خط فوراً عزیز یعقوب کو بھی دکھلا دیا تھا مگر تمہارے اس خط نے فکر میں ڈال دیا۔ اس لئے کہ تمہارے اس محبت نامہ سے تو مرض کا بہت اثر باقی رہنا معلوم ہوا۔ اللہ تعالیٰ ہی تمہیں صحت عطا فرمائے۔

تم نے میری بیماری کی رعایت سے خط نہ لکھنے کی خواہش ظاہر کی مگر تمہارے خطوط تو میرے لئے موجب مسرت و راحت ہیں۔ تم نے اس خط میں اپنے علمی اور سلوکی احوال کا جو نقصان لکھا وہ مجھے تو خوب پہلے سے محسوس ہے۔ اسی لئے تمہیں یاد ہوگا کہ میں دو تین برس سے تمہاری لیڈری کے خلاف خطوط بھی لکھتا رہا ہوں اور اس پر بھی زور دیتا رہا ہوں کہ ہر چیز میں اپنے کو نہ پھانسو۔

علمی حرج جو تم نے لکھا وہ بھی قابل لحاظ اور اہم ہے اور اس سے بڑھ کر سلوکی کہ میں اب تک لندن والوں کو تمہاری طرف متوجہ کرتا رہا ہوں اور کر رہا ہوں اور اسی وجہ سے تمہارے چائے والے قصہ کو باوجود تمہاری گرانی طبع کے بہت زیادہ اچھالتا رہا ہوں کہ میرے نزدیک اس سے بہت زیادہ نقصان پہنچا۔ یہ ناکارہ اوکہ خود گم است کرا رہبری کند کا سچا مصداق ہے لیکن دوستوں کو اپنی نااہلیت کے باوجود ان کے متعلق محبت اور اعتقاد کے بقدر نفع ہوتا ہے۔ پیر من خس است اعتقاد من بس است سچا مقولہ ہے۔

تم نے لکھا کہ آج ہسپتال کا ساتواں دن ہے میں تو پہلے خط سے سمجھا تھا کہ تم نکل چکے ہو گے۔ معلوم نہیں تمہارے سرجن مسلمان ہیں یا غیر مسلم؟ اگر مسلمان ہیں تو رفع درجات کی دعا کرتا ہوں, غیر مسلم ہوں تو ہدایت کی۔ اس میں تو شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے تم میں بہت سی خوبیاں ودیعت کر رکھی ہیں مگر نظر بد سے بچانے کے واسطے ایک ضد کی عادت بھی رکھ دی۔ اللہ تعالیٰ تمہاری خوبیوں سے لوگوں کو زیادہ سے زیادہ متمتع فرمائے۔

یہ تو میں تمہیں بار بار لکھ چکا کہ اپنے کو بہت زیادہ مشہور نہ بناؤ۔ کلمۃ الخیر اور مفید مشوروں سے تو انکار نہیں اور ۲۴ گھنٹے میں کم سے کم ایک گھنٹہ اپنے معمولات اور اکابر کے حالات، مکتوبات اور ملفوظات کیلئے ضرور نکال رکھو۔

تمہارے دار العلوم کا مسئلہ چونکہ بہت زیادہ پھیل گیا اور اس کو درمیان میں نہیں چھوڑا جا سکتا اس لئے اس کی تکمیل تو بہت ضروری ہے لیکن اس کیلئے بھی اپنی نگرانی اور سرپرستی میں دو تین کام کرنے والے ضرور پیدا کرو۔ اللہ تعالیٰ تمہیں اپنی رضا و محبت عطا فرمائے۔ مرضیات پر عمل کی زیادہ سے زیادہ توفیق اور نامرضیات سے حفاظت فرمائے۔

تم نے جن چار چیزوں کیلئے دعا کو لکھا ان کیلئے تو میں بار بار لکھتا بھی رہا ہوں اور متوجہ بھی کرتا رہا ہوں اور دعا بھی کرتا ہوں کہ اپنے پاس تو کچھ ہے نہیں تم ہی دوستوں کے

حسن ظن اور کوششوں کو اپنا سرمایہ سمجھتا ہوں۔

عزیزہ خدیجہ اور اس کی والدہ کو سلام ودعوات۔ان دونوں کیلئے دعا کرتا ہوں۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم حبیب اللہ، ۵/ جون ۷۵ء

تمہارا خط میں نے اپنی عادت کے خلاف جواب لکھوا کر پھاڑ دیا۔

﴿152﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۱۰/ جون ۷۵ء / یکم جمادی الثانیہ ۹۵ھ

مکرم ومحترم الحاج قاری یوسف متالا صاحب مدفیوضکم!

بعد سلام مسنون، آپ کے جانے کے بعد سے دو گرامی نامے آپ کے آئے۔ پہلے میں تو آپریشن کی کامیابی لکھی تھی جس سے بہت مسرت ہوئی تھی اور میں سمجھا تھا کہ بالکل نمٹ گئے مگر دوسرے میں پھر تکلیف لکھی جس سے بہت رنج وقلق ہوا۔ خدا کرے کہ اب صحت کاملہ ہوگئی ہو۔ یہ ناکارہ بجز دعا کے اور کیا کرے۔

تم نے اس خط میں فراغت کے زمانہ میں اپنی زندگی پر تبصرہ بھی لکھا تھا مگر میں تو ان سب چیزوں کو بار بار لکھتا رہا ہوں معلوم نہیں میرے خطوط موجود ہیں یا ضائع ہوگئے۔ اگر موجود ہوں تو سب امور میرے خط میں ضرور ملیں گے۔ میں تو دل وجان سے تمہارے ترقی علم وعمل کیلئے دعا کرتا رہتا ہوں کہ تم دوستوں کی ترقیات ہی پر اپنی مغفرت کی امیدیں لگائے

بیٹھا ہوں ۔اس لئے تمہارے لئے دعا تو اپنے لئے دعا ہے۔

میرے رمضان کا مسئلہ اب تک معرکۃ الآراء بنا ہوا ہے ,خیال تھا کہ مولوی انعام کی افریقہ سے واپسی پر طے ہو جائے گا۔وہ بھی یہاں ۲۰/دن قیام کے بعد ہندوستان چلے گئے۔کئی مرتبہ مسئلہ ان کے سامنے آیا مگر وہ ہر دفعہ یہی کہتے گئے کہ وہاں کی ضرورت تو بہت ہے مگر تیرے ضعف کی وجہ سے کہنے کی ہمت نہیں پڑتی ۔خدیجہ اور اس کی والدہ سے سلام ودعوات ۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب ،بقلم حبیب اللہ

﴿153﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۲۴/جون ۷۵ء / ۱۵/جمادی الثانیہ ۹۵ھ

عزیزم الحاج مولانا قاری یوسف متالا سلمہ! بعد سلام مسنون، میری آنکھ کا آپریشن تو تمہارے سامنے ہو گیا تھا مگر اس کے بعد سے تقریباً ۱۵/دن بعد سے بہت ہی ضعف میں اضافہ ہو گیا اور وہ بجائے گھٹنے کے بڑھتا ہی جارہا ہے۔اللہ تعالیٰ ہی رحم فرماوے۔

میرے رمضان کا مسئلہ بہت دنوں سے معرض بحث میں تھا,اور خیال تھا کہ مولوی انعام کی افریقہ سے واپسی پر طے ہو جائے گا مگر وہ بھی بغیر کچھ طے کئے واپس چلے گئے ,اور ہر دفعہ میں یہ کہتے رہے کہ وہاں جانے کی ضرورت تو ذکر کے علاوہ اور بھی کئی ہیں مگر میری ہمت تیرے ضعف کو دیکھ کر جانے کو کہنے کی نہیں پڑتی۔

مگر ہمارے قاضی عبدالقادر صاحب تو اس قدر زوروں پر ہیں کہ اس کے سوا کوئی

لفظ سننا نہیں چاہتے کہ رمضان سہارنپور ہی ہوگا۔ ادھر حاجی یعقوب کے خطوط ایک ماہ سے بہت کثرت سے آرہے تھے کہ لوگ تیرے رمضان کو بہت کثرت سے پوچھ رہے ہیں کوئی چیز متعین ہوگئی ہوتو اطلاع کردیں۔ ساتھ ہی مولوی نصیر کے خطوط میں بھی تقاضے تھے کہ اگر رمضان یہاں طے ہوجائے تو مجھے جلد مطلع کرنے کی ضرورت ہے کہ آج کل گرانی بھی بڑھتی جارہی ہے، چاول جو پہلے ڈھائی روپے کا تھا اب ۶ ر تک پہنچ گئے اسی طرح اور چیزیں بھی، اس لئے میں نے چندروز ہوئے سہارنپور کا رمضان طے کردیا اور دوستوں کو اطلاع بھی کردی۔

چار ماہ کا واپسی کا ٹکٹ لے کر جانے کا ارادہ ہے۔ ۱۶ ر اگست/ ۲۸ ر رجب کو جدہ سے روانگی کا ارادہ ہے، اور آخر ذیقعدہ میں واپسی کا۔ تمہارے دوست یعقوب کو بھی اطلاع کردی تھی کہ اگر خط لکھو تو مولوی یوسف کو بھی مطلع کردینا اس لئے کہ اس کے متعلق معلوم ہوا تھا کہ رمضان لندن میں گذارنے کا ارادہ کررہا ہے۔ عزیز عبدالرحیم کا خط بہت دنوں سے نہیں آیا اگر تم خط لکھو تو میرا انظام ضرور لکھ دینا۔

تمہارا خط مجھے مدینہ منورہ کے پتہ سے نہیں مل سکتا اس لئے کہ روانگی سے ۱۵، ۲۰ ر دن پہلے مکہ جانا پڑے گا۔ البتہ مکہ مکرمہ کے پتہ سے مل سکتا ہے۔ تمہارے متعلق میرا مشورہ تو یہی ہے کہ تم لندن ہی قیام کرو کہ تمہارے دارالعلوم کا مسئلہ میرے نزدیک سب سے زیادہ اہم ہے، اور تمہاری غیبت سے بہت نقصان ہوتا ہے۔ اس کے باوجود ممانعت آنے کی نہیں ہے، بالخصوص جب کہ تمہاری اہلیہ کا شدید اصرار ہے۔ جواب سے اگر مکہ اطلاع کردو تو طمانینت ہو۔

مکہ تک تو عطاء الرحمٰن بھی میرے ساتھ جانے کو کہہ رہا ہے ان کے امتحان ختم ہوگئے اور دونوں بھائی ممتاز نمبروں سے کامیاب ہوئے۔ ایک کی مبارک باد تم کو پیش کردوں اور دوسرے کی اپنے کو۔ اہلیہ سے سلام مسنون، خدیجہ کو دعوات۔ مولوی ہاشم وغیرہ احباب کو بھی

میرے سفر کی اطلاع کر دیں۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم حبیب اللہ، ۲۴ ؍جون ۷۵ء

﴿154﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۲۹ ؍جون ۷۵ء / ۲۰ ؍جمادی الثانیہ ۹۵ھ

عنایت فرمایم الحاج قاری یوسف صاحب سلمہ!

بعد سلام مسنون، یہ تو میں متعدد خطوط میں لکھوا چکا ہوں کہ باوجود ضعف اور انتہائی بے ہمتی کے ۶ ؍اگست کو روانگی جدہ سے طے ہو ہی گئی۔ بخار سے تو تقریباً عافیت ہے مگر ضعف روز افزوں ہے۔ تم نے اس خط میں میرے تین خطوں کی رسید لکھی مجھے اسی کی حیرت ہو رہی تھی۔

تم نے لکھا کہ دار العلوم کے سلسلہ میں پریشانی بہت ہے اور مجھے تم سے زیادہ فکر رہا۔ اسی وجہ سے میں شروع میں تمہارے بیروت جانے کی مخالفت کرتا رہا مگر تم نے اس وقت ایسا اطمینان دلایا کہ گویا رقم گھر میں رکھی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے جلد از جلد اس بار سے سبکدوش فرمائے۔

علی میاں تو غالباً آج کل لکھنو شاید ہی ہوں ان کا خط آیا تھا جس میں لکھا تھا کہ افریقہ کا تقاضا ہے اور واپسی میں تیرے سے مل کر آنے کا ارادہ ہے۔ اس وقت تک میرا سفر طے نہیں ہوا تھا، میں نے علی میاں کو بھی سفر کی اطلاع کر دی ہے۔

جواب آنے پر اس کو سہارنپور ہی بھیجیں اس لئے کہ یہاں مدینہ سے روانگی تو ہفتہ

عشرہ میں ہو ہی جائے گی۔ یہاں خط کا ملنا مشکل ہوگا البتہ اس خط پر پتہ پر خصوصی کا لفظ لکھ دیجیو تا کہ میں مجمع میں نہ سنوں۔

تم نے جو ترکیب قانونی لکھی ہے خدا کرے کہ مثمر ہو جائے۔ میرے خیال میں لیبیا کے صدر اور وزیر کو اظہار نفرت کے خطوط تو ضرور مختلف لکھوانے چاہئیں، اپنی کاروائی بھی کرتے رہیں اور نہایت نفرت کے خطوط بھی لکھواتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہی رحم فرمائے۔

اس سے بہت مسرت ہوئی کہ تم نے اپنا مکان بیچ کر سارا قرضہ ادا کر دیا۔ اللہ تعالیٰ جلد از جلد کوئی بہترین مکان میسر فرمائے۔ تم اصل میں کچھ بگڑے ہوئے رئیس بھی ہو۔ مجھ بخیل کے پاس کچھ دنوں رہتے تو کچھ فیاضیوں میں کمی ہوتی۔ عزیز عبدالرحیم کا خط بہت دنوں سے میرے پاس نہیں آیا۔

جناب الحاج بھائی شہیر الدین صاحب سے:

بعد سلام مسنون، آپ کا ائر لیٹر مورخہ ۱۳ / جون پہنچا۔ آپ کا تار اور خط پہنچ گیا تھا۔ تار کی رسید تو یاد نہیں مگر خط کا جواب لکھوا دیا تھا۔ خط سے آپ کی مجمل پریشانی سے قلق ہوا۔ یہ نا کارہ دل سے دعا کرتا ہے۔ اللہ جل شانہ آپ کی پریشانی کو دور فرمائے۔ ان کے بلانے کی کوشش کی کامیابی کیلئے بھی دعا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہی مدد فرمائے۔

اگر یہ نا کارہ رمضان میں سہارنپور پہنچ جائے اور آپ کی آمد میں کوئی رکاوٹ پیدا نہ ہو اور دار العلوم کا بھی حرج نہ ہو تو ماہ مبارک میں سہارنپور آ جائیں اور بھی جو حضرات سہارنپور آئے ہوں قاری یوسف اور مولوی ہاشم سے مشورہ کر کے انہیں اطلاع کر دیں۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم حبیب اللہ، ۲۹ / جون ۷۵ء

﴿155﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: جولائی ۷۵ء/ جمادی الثانیہ ۹۵ھ

عنایت فرمایم الحاج قاری یوسف متالا سلمہ!

بعد سلام مسنون، ایک صاحب کا خط آیا ہے اس میں تمہارا بھی ذکر ہے کہ تم نے کوئی تصنیف آداب رمضان میں لکھی تھی اس میں افطار کے بعد نماز میں تاخیر کے بارے میں کچھ لکھا تھا جس پر چہ میگوئیاں بھی کچھ ہوئی تھیں۔ اس نے اکابر کے معمولات حضرت گنگوہی وغیرہ کے پوچھے ہیں۔

تمہارے پاس اکابر کا رمضان ہے یا نہیں؟ اگر نہ ہو اور تم خود آرہے ہو تب تو مجھے یاد دلائیو اور اگر کوئی تمہارا مرید آرہا ہو تو اس کے ذریعہ ایک پرچہ دے دیجئو۔ میرا خیال ہے کہ میرے رسائل دو دو چار چار ضرور تمہارے پاس رہنے چاہئیں تاکہ لوگوں کو دکھانے میں سہولت رہے۔

پہلے بھی میں نے اس پر بہت زور دیا تھا کہ میرے اردو کے رسائل تبلیغی کم سے کم پانچ پانچ تمہارے پاس ضرور رہنے چاہئیں, صورت جو چاہے ہو, وقف ہو اور یہ بھی معلوم ہونا چاہئے کہ کیا کیا کتابیں تمہارے پاس ہیں, اور کس مقدار میں ہیں۔

جن صاحب کا خط آیا ہے ان کا پتہ یہ ہے:

:A H Khulwadia, Manchester 17

بعد سلام مسنون، تمہارا خط پہنچا۔ تم نے جواب کیلئے اپنے پتہ کا لفافہ تو رکھا مگر محصول کیلئے کچھ نہیں رکھا۔ تقریباً سوا روپے کے قریب خرچ ہوتا ہے اس کیلئے شلنگ وغیرہ

کچھ ہونے چاہئیں تھے۔آئندہ اس کا خیال رکھیں کہ اگر جواب منگانا ہوتو محصول کیلئے کچھ ہونا چاہئے یا حاجیوں کے ساتھ حجازی ائر لیٹر منگا کرر کھ لیں ہر خط کے ساتھ اپنے پتہ کا ائر لیٹر بھیج دیا کریں۔

اس وقت تو یہ نا کارہ ہندوستان کا ارادہ کرر ہا ہے,ذیقعدہ میں واپسی کا ارادہ ہے اس سے پہلے کوئی خط نہ لکھیں۔آپ نے روزہ کے افطار کے بارے میں اکابر حضرت گنگوہی، مدنی، رائپوری، تھانوی کے معمولات پوچھے۔ان سب حضرات کے معمولات بہت تفصیل سے میرے رسالہ اکابر کے رمضان میں ہیں۔اگر قاری یوسف متالا کے پاس ہوتو لے کر مطالعہ کرلیں۔ ان میں سب کے معمولات علیحدہ علیحدہ لکھے ہیں لیکن اتنی بات میں یہ سب شریک ہیں کہ رمضان میں مغرب کی اذان اور نماز میں کہیں کم اور کہیں زیادہ فصل ضرور ہوتا تھا۔عموماً آٹھ دس منٹ تو سبھی کے یہاں ہوتا تھا۔

﴿156﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۳/ جولائی ۷۵ء/ ۲۵/ جمادی الثانیہ ۹۵ھ

عزیزم عبدالرحیم سلمہ!

بعد سلام مسنون، اسی وقت ۳/ جولائی کی شب میں بعد عشاء تمہارا محبت نامہ ملا اور کل کی ڈاک سے لامع کی چوتھی جلد مل گئی تھی۔ میں کل ہی اس کی رسید لکھنے کا ارادہ کرر ہا تھا مگر یہ سوچ رہا تھا کہ میں کئی دن ہوئے ایک خط لکھ چکا ہوں۔اس کا بھی جواب آجائے گا تو اچھا ہے عزیزم مولوی عبدالحفیظ کا قیام تو آج کل ایک جگہ نہیں ہے۔ مکہ، جدہ، ریاض،

مدینہ چار جگہ گشت رہتا ہے۔مگر اتفاق سے جس وقت تمہاری کتاب پہنچی اس وقت وہ یہاں موجود تھے, اور فوراً ہی مکہ روانہ ہو گئے۔ وہاں سے ملک صاحب آج لندن جانے والے ہیں کہ محمد کا ہاتھ جڑوانا ہے۔ان کو روانہ کرنے کے بعد پھر عبدالحفیظ جدہ ہی سے بذریعہ طیارہ ریاض جانے کو کہہ رہا تھا اور وہاں سے تین چار دن بعد یہاں آ کر فوراً مصر جانے کو کہتا تھا۔ میں نے کہہ دیا کہ تھا کہ مصر سیدھے چلے جاؤ ایک دو دن کی دیر لگے گی یہاں آنے میں مگر اس نے کہا کہ ممکن ہے اس وقت تک کوئی نئی بات پیش آ جائے جس کے متعلق مشورہ کرنا ہو۔

تم حضرات مولوی تقی کے بغیر کہیں خط لکھ سکتے ہو؟ وہ ابوظبی تک تو پہنچ گئے ان کے آج کل دمادم خطوط آ رہے ہیں۔اس ہفتہ میں تین آئے۔ پہلا لکھنؤ سے، اس میں لکھا تھا کہ کہ دوسرے خط میں جواب کیلئے پتہ لکھوں گا۔ دوسرا شارقہ سے اور آج ابوظبی سے۔آج ہی جواب کا ارادہ کر رہا ہوں۔ان کو ملازمت تو مل گئی ہے مگر ابھی کام سپرد نہیں ہوا۔

مولوی عبدالحفیظ کو تمہارا پرچہ بھیج دیا تھا۔ میں نے جو پرسوں تمہیں خط لکھا تھا اس پر بھی انہوں نے کچھ لکھا تھا مجھے دیکھنے کی نوبت نہیں آئی۔ یہاں ابھی تک چوتھی آئی ہے تیسری ابھی تک نہیں آئی۔اس سلسلہ میں تو مولوی عبدالحفیظ ہی کوئی رائے قائم کریں گے مگر یہ سمجھ میں نہیں آیا کہ تم نے لکھا کہ آپ کے پاس بھیج دوں؟ وہاں سے کوئی لے جانے والا مل جائے گا, مگر ڈاک میں تو سب برابر ہے۔مگر تم یہیں بھیج دو۔ یہاں سے جانے والے تو ملتے ہیں مگر کوئی متعین نہیں۔کبھی دیر بھی لگ جاتی ہے۔

تمہاری اہلیہ کا ہر وقت فکر رہتا ہے۔تم نے یہ نہ لکھا کہ اندازہ کب تک فراغ کا ہے۔ یہ تو لکھا کہ تیرے ساتھ رمضان گذارنے کو جی چاہے۔ میں پہلے خط میں لکھوا چکا ہوں کہ اپنی طبیعت کے خلاف ۶ ر اگست کو جدہ سے ہند کی روانگی طے کر دی اور سب کو اطلاع بھی کر دی۔

یوسف کا خط تو آیا مگر پہلے خط میں تو انہوں نے آپریشن کے بعد طبیعت بہت ہی

اچھی لکھی تھی جس سے میں سمجھا کہ نمٹ گیا مگر دوسرے خط میں لکھا کہ لیٹے لیٹے لکھ رہا ہوں اس سے بہت قلق ہوا۔ اور اب کل پرسوں بھی آیا تھا اس میں بیماری کا تو ذکر نہیں البتہ یہ ہے کہ اپنا مکان بیچ کر قرضہ سب ادا کر دیا۔

لامع کے سلسلہ میں ابھی تک یہاں کوئی رقم نہیں پہنچی۔ تمہارے لئے اور تمہاری اہلیہ کیلئے بھی دعا کرتا ہوں۔ آج کل کچھ پریشانیوں کا چاروں طرف سے کچھ ایسا زور ہے۔ تمہاری اہلیہ کا مستقل فکر، عزیز یوسف کی بیماری کا الگ، اپنے سفر کا الگ فکر، اللہ تعالیٰ ہی رحم فرمائے۔ شیخ عبدالرحمٰن صاحب کو میری طرف سے بہت بہت سلام کہہ دیں۔ تمہاری اور ان کی طرف سے روضۂ اقدس پر صلوٰۃ وسلام بھی پیش کر دیا۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب مدظلہ

بقلم حبیب اللہ، ۳/ جولائی ۷۵ء

ازاحقر اسماعیل عفی عنہ

بعد سلام مسنون، ایک لفافہ جناب کے نام روانہ کیا ہے امید ہے کہ پہنچ گیا ہوگا۔ اس میں جناب کے الزامات کا جواب ہے اس سے ناگواری ہوئی ہو تو معافی کی درخواست ہے۔ لندن سے یوسف کا خط آیا تھا اس میں لکھا تھا کہ قاہرہ سے جناب کا خط ان کے نام آیا جس میں آپ نے اپنی بہت سی پریشانیاں لکھی تھیں۔ جس کا انہوں نے مجملاً ذکر کیا۔۔۔

خدا کرے کہ خیریت سے ہوں۔ معلوم نہیں رمضان کیلئے کیا ارادہ ہے۔ سہارنپور یا زامبیا؟ احقر انشاء اللہ مدینہ منورہ ہی رہے گا۔ دعاؤں کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ یہاں کے قیام کو باعث خیر و برکت بنائے، ہر قسم کی ابتلاء و آزمائش سے حفاظت فرماوے۔ اہلیہ اور ۔۔۔ سے بھی دعاء کی درخواست ہے۔

معلوم نہیں محترمہ کا کون سا مہینہ ہے۔ اگر یہاں آجاویں تو بہت سہولت رہے گی۔ احقر جناب کیلئے دعا گو ہے اور جناب کی طرف سے روضۂ اقدس پر صلوۃ وسلام عرض کرتا رہتا ہے۔ معلوم ہوا کہ ۔۔۔ عبدالقدیر صاحب آپ پر شفقت فرمارہے ہیں۔ ان کو خط لکھنے میں احتیاط کریں۔ فقط والسلام

157

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۸؍جولائی ۷۵ء/۳۰؍جمادی الثانیہ ۹۵ھ

عزیز گرامی قدر و منزلت عبدالرحیم سلمہ!

بعد سلام مسنون، اسی وقت پیر اور منگل کی درمیانی شب میں تمہاری رجسٹری مسجل مستعجل پہنچی اور کل تمہارا تار بھی پہنچ گیا تھا۔ عزیز مولوی ۔۔۔ سلمہ میں بہت سی خوبیاں ہیں اللہ تعالیٰ مزید اضافہ فرمائے۔ ان کی لاتعد ولاتحصیٰ خوبیاں گنوانی مشکل ہیں۔ یہ فقرہ نہیں بلکہ واقعہ ہے۔ منجملہ ان خوبیوں کے ایک یہ بھی ہے ؎

دل تو میرا نہ توڑو وعدہ تو ذرا کرلو چاہے تو وفا کرنا چاہو نہ وفا کرنا

اس لئے وہ ماشاء اللہ تعالیٰ سب کو تھپکیوں پر رکھے، اور تقریباً میری ہر بات میں ضد ہے۔

میرا دستور یہ ہے کہ اگر وعدہ پورا کرنے کا ارادہ ہو تب بھی ڈھیلا پیلا جواب دینا چاہیئے تا کہ دوسرے کو اپنے وعدہ کی وجہ سے کوئی دقت نہ اٹھانی پڑے جس میں اس کا حرج ہو۔ بہت سی چیزوں کے متعلق میرا ارادہ پختہ ہوتا ہے کہ کروں گا مگر وعدہ ان الفاظ سے کرتا ہوں ''کوشش کروں گا اگر وقت پر کوئی مانع نہ ہو''۔

ان کی اس وعدہ خلافیوں کے شکار بہت ملیں گےتم اکیلے ہی نہیں ہو۔مجھ سے بھی وہ ہر دفعہ میں ایک دو دن کا تخلف کر کے جایا کرتے ہیں۔ پرسوں کو وعدہ تھا پختہ آنے کا,اس کے بعد معلوم ہوا کہ بہت ضروری کام کی وجہ سے پرسوں تو نہیں آسکے کل گذشتہ آویں گے۔ ان کا بھائی سہیل چار دن سے مدینہ آیا پڑا ہے۔آج بھی پختہ خبر تھی لیکن اسی وقت عشاء کے بعد معلوم ہوا کہ کل ضرور آجائیں گے۔

تمہارے رفع انتظار کیلئے میں خط تو اسی وقت لکھوا رہا ہوں اور اگر ڈاک کے وقت تک وہ نہ آئے تو ڈلوادوں گا۔ان کی بہت سی ڈاک ہندوستان کی،بمبئی کی،کراچی کی آئی رکھی ہے اور چونکہ ہر وقت ان کی آمد کا انتظار رہا اسلئے کہیں نہیں بھیجا۔سہارنپور کا ارادہ تو بہت موانع کے باوجود کر ہی لیا دیکھئے مقدر میں جانا ہے یا نہیں۔

تم نے لکھا کہ اس خط میں دو مسجل عریضوں کے متعلق کچھ نہیں لکھا۔اس سے تعجب ہے میں تو تمہارے خطوں کا بہت اہتمام کرتا ہوں۔ایک کا آنا یاد ہے اور اس کا میں جواب بھی لکھوا چکا ہوں۔اور اسی پر عبدالحفیظ نے کچھ لکھا تھا جس کا تم نے اس خط میں بھی ذکر کیا۔ اس کے علاوہ مجھے یاد نہیں۔اگر تم تاریخ یا کچھ مضمون لکھ دیتے تو یاد آجاتا۔اگر تاریخ ہوتی تو اندراج میں ملتا۔اس کے بالمقابل میں دو تین خط لکھ چکا۔

تمہاری چوتھی جلد تو کئی دن ہوئے پہنچ گئی تھی اور اس کی رسید بھی میں لکھ چکا ہوں بعد میں پہنچ گئی ہوگی مگر تیسری اب تک نہیں پہنچی۔دسویں جلد کے متعلق تو اگر مولوی عبدالحفیظ کل آگئے تو وہی کچھ لکھیں گے۔خدا کرے کہ کل کو آجائیں۔مجھ سے تو انہوں نے کہا تھا کہ پاکستان کی دوسری جلد ختم ہوگئی دسویں بھی ان ہی کو دے دوں تاکہ ابتداء اور انتہاء خوشنما ہو جاوے؟ میں نے کہہ دیا تھا کہ دے دو۔

تم نے لکھا کہ اگر تیری دعائیں رہیں تو ڈیڑھ ماہ میں کام پورا ہو جائے گا۔خدا

کرے کہ یہ ڈیڑھ ماہ بیروت کے ڈیڑھ ماہ نہ ہوں۔ دو سال ہوئے کہ بیروت والوں نے بھی ڈیڑھ ماہ کا وعدہ کیا تھا۔ دو سال کے قریب تو ہو گئے ہیں بجز اس کے کہ غریب عبدالحفیظ کو ڈانٹ دوں اور وہ سوکھا سا منہ بنا کر کوئی عذر کر دے اور تو کچھ سمجھ میں آتا نہیں۔

تمہارے رمضان سہارنپور کرنے کو بشرطیکہ میرا بھی ہو جائے بہت جی چاہتا ہے۔ مگر تمہاری اہلیہ کا مسئلہ تو اس قدر نازک ہے کہ اس کا کوئی حل سمجھ میں نہیں آتا۔ میں دو خطوں میں لکھ چکا ہوں مگر مجھے اس کا کوئی جواب نہیں ملا۔ حرمین کی آمد بھی اہم ہے مگر اہلیہ کا مسئلہ تو دونوں سے زیادہ اہم ہے، معلوم نہیں کب فراغت ہوگی۔ اگر اس کے جانے کی کوئی صورت ہو سکے تو ضرور۔

تم اور عبدالحفیظ دونوں زندہ سلامت رہو تو حرمین معلوم نہیں کتنی دفعہ آنا ہوگا اور اب تو سنا ہے کہ عنقریب مکہ میں پریس آپ کا اور ان کا اور نہ معلوم کس کس کی شرکت سے قائم ہو رہا ہے۔ میرا ارادہ اب کسی کتاب کے چھپوانے کا نہیں۔ میں تو بہت اکتا گیا ؎

دنیا کی محفلوں سے اکتا گیا ہوں یارب
کیا لطف زندگی کا جب دل ہی بجھ گیا ہو

میری امنگیں تو ختم ہو گئیں اور اگر ہیں تو بہت دیرپا۔

جی چاہتا ہے کہ والد صاحب کی تقریر ابوداؤد بھی الدر المنضود کے نام سے شائع ہو جاوے، مگر اس پر ابھی کام نہ ہو سکا۔ عاقل سلمان پر امید لگائے بیٹھا ہوں کہ وہ تراجم بخاری سے فارغ ہو جاویں تو اسکو شروع کریں۔ مولوی.....امید لگائے بیٹھے ہیں کہ وہ کریں اور مجھے بھی انکار نہیں تھا مگر وہ ذرا اونچے زیادہ ہو گئے، گذارا اور معیارِ زندگی کچھ اونچا ہو گیا۔

معلوم نہیں تم سے خط و کتابت ہے یا نہیں؟ آج کل وہ ابوظبی ہیں۔ وہاں کے قاضی صاحب نے اور وزیر صاحب نے بھی امید دلا رکھی ہے۔ ہفتہ عشرہ میں تنخواہ کام کی

نوعیت وغیرہ وغیرہ امور طے ہو جائیں گے۔ بیچارے کئی ماہ سے یہاں بھی آنے کی کوشش کر رہے ہیں مگر موانع ختم نہیں ہوتے۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم حبیب اللہ ۸/جولائی ۷۵ء

از: مولانا عبدالحفیظ مکی صاحب:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از عبدالحفیظ، مدینہ منورہ، بدھ، ۳۰/جمادی الثانیہ ۹۵ھ

مکرم محترم ادام اللہ لکم کل خیر بفضلہٖ!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

وبعد: میں نے ۴/رجب بروز اتوار جدہ سے بیروت کی سیٹ بک کروالی ہے۔ ارادہ ہے کہ انشاء اللہ بیروت تین چار دن ٹھہر کر، اللہ کرے کہ او جز کا کام اس دوران مکمل ہو جائے، تو پھر وہاں سے قاہرہ آؤں گا۔ البتہ چونکہ یہاں جلد واپس پہنچنا لازم تھا اس لئے یہیں سے قاہرہ سے جدہ کیلئے ۱۳/رجب کی سیٹ بک کروانے کیلئے کہہ دیا ہے۔ امید ہے چلنے سے پہلے قاہرہ سے ٹیلیکس کا جواب آ جائے گا۔ بقیہ ملاقات پہ انشاء اللہ۔

فقط۔ والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

دسویں جلد جب آپ نے شروع کر دی ہے تو اسے جاری رکھیں۔ پاکستان مولوی شاہد صاحب کو ابھی اس کی تفصیل نہیں لکھی تھی، بے فکر رہیں۔ فقط

☆...... 9 ......☆

1395ھجری

/

1975عیسوی

’’آپ کا خواب بہت مبارک ہے، آپ کیلئے بھی، مولوی یوسف متالا کیلئے بھی۔ تعبیر تو ظاہر ہے کہ کامیابی ساری حضوراقدس ﷺ کی اتباع میں ہے۔ سنتوں پر جتنا اہتمام کریں گے، حضوراقدس ﷺ کے اخلاق و عادات کی جتنی پیروی ہوگی اتنی ہی کامیابی ہے۔ البتہ یہ شرط ہے کہ ہم لوگ ضعیف ہیں لہذا اتباع میں اپنی صحت وقوت کی رعایت بہت ضروری ہے۔ ایسی کوئی چیز اختیار نہ کی جائے جس کا تحمل نہ ہو، اور صحت پر اس کا اثر پڑے۔ مولوی یوسف متالا سے بھی ملنے کی ترغیب ہے۔‘‘

(۱۹ر فروری ۷۵ء/ ۸رصفر ۹۵ھ)

﴿158﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۱۶/ جولائی ۷۵ء/ ۸/ رجب ۹۵ھ

عزیزم مولوی عبدالرحیم سلمہ!

بعد سلام مسنون، اسی وقت شب چہار شنبہ میں عشاء کے قریب سولہ جولائی کی شب میں تمہارا محبت نامہ مؤرخہ ۱۰/ جولائی پہنچا اور اسی وقت اور ڈاک سننے سے پہلے جواب شروع کر دیا۔ اس خیال سے کہ مبادا صبح کو کوئی عارض پیش آ جائے۔ تمہارے خط کا مجھے بہت انتظار ہے خاص طور سے تمہاری اہلیہ کے سلسلے میں۔ تم نے میرا خط نہ پہنچنے کا ذکر کیا حالانکہ یہ اسی کا جواب ہے۔ میرے سمجھنے کے واسطے تاریخیں تلاش کرنا پڑیں گی۔

یہ تو صحیح ہے کہ تم ایک ہی مضمون ہر خط میں لکھتے ہو۔ یہاں یہ اشکال ہو جاتا ہے کہ یہ تم نے کسی جدید کی اطلاع دی یا پہلی ہی کتاب کی۔ بہرحال یہاں اب تک تمہاری صرف ایک جلد پہنچی ہے۔ اور تیسری جلد کے بارے میں تم کئی خطوں میں لکھ چکے ہو مگر وہ اس وقت تک تو پہنچی نہیں۔ اس سے بہت مسرت ہوئی کہ کام قریب الختم ہے۔

مولوی عبدالحفیظ بھی پہنچ چکے ہوں گے وہ یہاں سے کئی دن کے گئے ہوئے ہیں اور اندازہ یہ ہے کہ آج پہنچ چکے ہوں گے۔ میرے کاتبوں نے یاد دلایا کہ وہ پہلے بیروت ہو کر تمہارے یہاں جائیں گے۔ بہرحال یہاں سے کئی دن ہوئے روانہ ہو چکے ہیں۔ اور اس سفر میں پہلے بیروت پھر مصر۔

اس سے بھی مسرت ہوئی کہ اہلیہ کی طبیعت اچھی ہے۔ میرے خیال میں تو اہلیہ یوسف کو تو ضرور بلا لو ممکن ہے کہ ضرورت پیش آ جائے۔ میرا بھی بہت جی چاہتا ہے کہ خدا

کرے تم رمضان میں سہارنپور پہنچ جاؤ اور اگر وقت تنگ ہو تو میرے خیال میں سہارنپور چلے آؤ واپسی میں حرمین میں حاضری ہو ہی جائے گی۔

میرا ارادہ سردست کسی اور کتاب کے چھپوانے کا نہیں ہے۔ **لیکن اس میں اصل رائے مولوی عبدالحفیظ کی ہے** ان کے منصوبوں کا پتا نہیں چلتا۔ بظاہر تو ان کا بھی ارادہ نہیں اس لئے کہ وہ بہت جلد اپنا پریس مکہ یا مدینہ میں لگانے والے ہیں۔ بہت دنوں سے وہ اس پر مصر تھے۔ میں ہی مانع ہو رہا تھا اب میں نے بھی ہتھیار ڈال دیئے اور جو سہولتیں وہ بتا رہے ہیں ان پر تو میں بھی ڈھیلا ہو گیا۔

میری روانگی ہند کیلئے جدہ سے ۶/اگست کی طے ہوگئی ہے اور ذیقعدہ میں بشرطِ زندگی و مساعدتِ اسباب پھر واپسی کا ارادہ ہے۔ مولوی عبدالحفیظ بھی بہت زور سے ہند رمضان کا ارادہ کر رہے ہیں۔ خدا کرے تمہاری اہلیہ بھی بالکل نمٹ جائے۔ استخارہ بہت اہتمام سے ضرور کرتے رہو۔ میں تو ہندوستان کیلئے دو ماہ سے دو دفعہ روز کرتا ہوں اور آنکھ بننے سے پہلے تین دفعہ کیا کرتا تھا۔

یوسف کے دارالعلوم کا بہت فکر رہتا ہے۔ اس نے ابتداء میں بہت تساہل کیا۔ علی میاں کی بھی اخیر جولائی میں مکہ پہنچنے کی خبر ہے، امریکہ کا وعدہ ہے وہاں سے یہاں پہنچیں گے۔ تمہارے عزیز کا ابھی تک تو کچھ آیا نہیں۔ اہلیہ سے اور شیخ عبدالرحمٰن سے سلام مسنون کہہ دیں۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم حبیب اللہ ۱۶/جولائی ۷۵ء

خط لکھنے کے بعد تمہاری ساتویں جلد پہنچ گئی۔

﴿159﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب

تاریخ روانگی ۱۷ر جولائی ۷۵ء/ ۹ر رجب ۹۵ھ

عزیزم الحاج مولوی عبدالرحیم سلمہ!

بعد سلام مسنون، رات تمہارا مسجل مستعجل پہنچا تھا اور اس کے بعد ساتویں جلد بھی پہنچ گئی تھی۔ اس کی رسید بھی لکھ دی۔ آج شب پنج شنبہ میں ۱۶ر جولائی میں تمہارے دو خط پہنچے اور ایک پیکٹ بھی۔ بہت تعجب ہوا۔ پیکٹ تو معلوم ہوا کہ تیسری جلد کا ہے جسے تم کئی خطوں میں لکھ چکے تھے۔ دو خطوں میں سے پہلا خط تو ۹ر اپریل کا ہے جو ۴ر ماہ میں پہنچا۔ اس میں تو کوئی بات نئی نہیں اس میں تو ابتدائی مراحل حروف نہ ملنے اور ابتدائی معاملہ کی گفتگو ہے۔ اب تو کتاب ختم ہو ہوا چکی۔

مولوی عبدالرزاق دو تین دن سے براجمان ہیں۔ ان کے کلام کے سمجھنے کی کوشش ہی تم فضول کرو۔ اس خط میں تم نے یوسف کے دارالعلوم کے سلسلہ میں مقدمہ کا حال لکھا۔ اس کا مجھے بھی پتہ نہیں چلا۔ تم نے عبدالمنان کے قصیدہ کو لکھا۔ مجھے تو یوں یاد پڑے کہ میں لکھ چکا تھا کہ سب حذف کردو۔ اب تو نئے نئے مصر کے مشاہیر کے لکھواؤ۔ عبدالمنان کو کون جانے۔ یہ تو پہلے خط کا جواب ہے۔

میرے کاتب کہتے ہیں کہ تم صندوق البرید ہمیشہ گڑبڑ لکھتے ہو کہ تم ایک ہزار گیارہ لکھتے ہو حالانکہ وہ گیارہ سو ایک ہے۔ تمہارا تار دسویں کے شروع ہونے کا پہنچ چکا تھا اس کا جواب بھی جا چکا۔ تمہارے ہر خط کا جواب فوراً لکھا جاتا ہے۔ تیسری جلد بھی آج پہنچ گئی۔

میں اپنا ایماء کل کی رجسٹری میں لکھ چکا ہوں۔میری رائے یہ ہے کہ اہلیہ کو سفر حمل کے زمانہ میں نہ کرایا جائے۔اس لئے کہ یہ مرحلہ بہت سخت ہوتا ہے۔فراغت کے بعد سفر کریں اللہ تعالیٰ تمہیں بہت ہی جزائے خیر عطا فرمائے۔

میں نے پہلے سہارنپور آنے کو جو لکھا تھا میں یہ سمجھ رہا تھا کہ تم اس وقت تک فارغ ہو جاؤ گے لیکن اس خط سے اندازہ ہوا کہ فراغت میں تو ابھی دیر ہے۔تمہارے رمضان سہارنپور کا تو میرا ابھی جی چاہتا ہے مگر اہلیہ کا مسئلہ اس سے اہم ہے۔یہ ناکارہ ذیقعدہ میں واپس آجائے گا اور اب بظاہر تمہیں خط لکھنے کا وقت نہیں ملے گا کہ یہاں سے چندروز میں مکہ روانگی ہے اور وہاں سے چار پانچ روز میں بمبئی۔

مولوی عبدالحفیظ پہنچ چکے ہوں گے کہ یہاں سے تو کئی دن ہوئے روانہ ہو چکے۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم حبیب اللہ، ۱۷ر جولائی ۷۵ء

تمہارے ۹ر اپریل والے خط پر مدینہ کی مہر ۸ر ربیع الثانی کی ہے۔مگر چونکہ صندوق البرید غلط تھا اس لئے ڈاک خانہ میں پڑا رہا۔مگر یہ بھی سمجھ میں نہیں آیا کہ آج کیسے آیا کل مکہ میں علی میاں کا تار پہنچا کہ لندن جانا ہوا تو اخیر جولائی میں مکہ پہنچوں گا۔

ازاحقر اسماعیل عفی عنہ

بعد سلام مسنون، ۹ر اپریل کے لفافہ میں احقر کے نام مختصر پرچہ پہنچا۔اب ثالث آپ کے پاس پہنچ گئے ہیں اور سیف قاطع التقی عنقریب پہنچیں گے۔

160

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۲۷ر جولائی ۷۵ء/ ۱۹ر رجب ۹۵ھ

عزیزم الحاج عبدالرحیم سلمہ!

تمہاری خیریت کا شدت سے انتظار رہتا ہے معلوم نہیں اہلیہ محترمہ کا کیا حال ہے اور کس منزل پر ہے؟ کتاب کے متعلق تو عبدالحفیظ یہاں موجود ہے آج ہی ریاض سے آیا ہے اور صبح ہی کو مکہ جانے والا ہے۔ لامع کے متعلق تو وہ خود لکھے گا۔ مجھے تو صرف اتنا لکھنا ضروری تھا اور ہے کہ کئی مہینے کے ردوقدح، بحث ومباحثہ کے بعد رمضان سہارنپور کا طے ہو ہی گیا۔ آنکھوں کے قدح کے بعد سے میری طبعیت زیادہ گر رہی ہے۔ پھر بھی طے ہو ہی گیا۔ ۶ر اگست کو انشاء اللہ تعالیٰ جدہ سے بمبئی روانگی ہے اور آخر ذیقعدہ میں حجاز واپسی ہے۔ امید تو یہ ہے کہ حج کے موقع سے پہلے آ ہی جاؤں گا, **و الأمر بید اللہ تعالیٰ**۔

صرف اس کی اطلاع کرنا مقصود تھا۔ تمہارے آنے کی بظاہر تو کوئی صورت نہیں, اس لئے کہ اہلیہ کا مسئلہ معلوم نہیں کس مرحلہ پر ہے۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم حبیب اللہ۔ ۲۷ر جولائی ۷۵ء

از: مولانا عبدالحفیظ مکی صاحب مدظلہ:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از طالبِ دعا عبدالحفیظ، مدینہ منورہ

محبّ مکرم ومحترم مولانا عبدالرحیم صاحب ادام اللہ برکاتکم وأدام لکم الخیرات

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، وبعدہ ایک عریضہ بالبرید اور ایک مصطفی الشیتی کے نام ارسال کرچکا ہوں مگر مع الأسف الشدید کسی کی رسید بھی آنجناب کی طرف سے موصول نہیں ہوئی۔ میرا پاکستان جانا قطعی طور پر منسوخ کر دیا گیا جس کا واہمہ بھی نہ تھا مگر الحمد للہ علیٰ کل حال، جب سے آپ کی فکر لگی ہوئی ہے۔ اللہ کرے کہ کام بخیر چل رہا ہو

حضرت والا کے نام جو جناب کا گرامی نامہ کچھ مدت قبل ملا تھا اس میں آپ نے جو کام کے حالات تحریر فرمائے تھے وہ تو ماشاء اللہ بہت پر امید تھے۔ آپ نے جو لکھا تھا کہ آٹھویں جلد کے ساتھ ساتھ چھپائی بھی کرلی جائے میرے خیال میں اس میں بہت انتشار رہے گا۔ اب تو تجمیع قاہرہ اور طباعت کراچی ہی چلنے دیجئے۔

چونکہ بھائی شاہد صاحب کراچوی کا خط آیا ہے کہ دوسری جلد لامع کے صرف چند صفحات رہ گئے ہیں اس لئے یہ تجویز ہوا ہے کہ دسویں جلد وہ شروع کرادیں اس لئے آپ اپنے ہاں دسویں جلد نہ شروع کراویں۔ باقی میرا ایک ہفتہ عشرہ تک ان شاء اللہ مصر آنے کا پروگرام بن رہا ہے۔ وہاں پہنچ کر انشاء اللہ سارے مشورے فیصل ہو جاویں گے۔

فقط

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

از: جناب مولانا اسماعیل صاحب:

محترم المقام حضرت مخدوم جناب الحاج مولانا عبدالرحیم صاحب متالا مدفیوضہم!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، وفقنا اللہ وایاکم لمایحب ویرضی

امید ہے کہ آنجناب مع اہل وعیال کے بفضلہٖ تعالیٰ بعافیت ہوں گے۔ اس سے قبل ایک عریضہ ارسال کیا تھا جواب سے محروم رہا۔ اتنی اونچی پرواز اچھی نہیں ہوا کرتی۔ اگر آپ کو تکلیف ہوتی ہو تو آئندہ عریضہ لکھنے سے احتیاط کی جائے۔ آپ سے ایسی امید تو تھی نہیں کہ لاپروائی برتیں گے۔ خیر آنجناب کی جانب سے روضۂ اقدس ﷺ پر صلوۃ وسلام پیش کرتا رہتا ہوں۔ اہلیہ بھی آپ کے مکان ۔۔۔ بندہ کا ارادہ بھی سہارنپور رمضان شریف گذارنے کا ہورہا ہے۔ خصوصی دعاؤں کا محتاج ہوں۔ فقط

عزیز عبدالحلیم سلمہ سے سلام ودعا

﴿161﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۲۹؍جولائی ۷۵ء / ۲۰؍رجب ۹۵ھ

عزیزم الحاج قاری یوسف متالا سلمہ! بعد سلام مسنون، یہ ناکارہ پرسوں شنبہ کے دن عشاء کی نماز مسجد نبوی میں پڑھتے ہی بذریعہ کار بدر ساڑھے چار بجے رات کو پہنچ گیا۔ ڈاکٹر اسمعیل سے یہ طے ہوگیا تھا کہ نماز پڑھ کر چلیں گے، مگر کھانا تمہارے یہاں کھائیں گے۔ صوفی اقبال وغیرہ ایک کار بدر تک مشایعت کیلئے آئی تھی۔

وہاں شب گذار کر علی الصباح وہاں سے چل کر جدہ ہوتے ہوئے ۴؍بجے مکہ مکرمہ

پہنچ گئے۔ ۶؍اگست کو جدہ سے بمبئی کا جہاز ہے۔ عزیزم مولوی عبدالحفیظ بھی مصر گئے تھے اور واپسی پر یہ خبر لائے کہ عزیزم مولوی عبدالرحیم سلمہ اس کوشش میں ہے کہ ۶؍اگست کے قریب جدہ پہنچ جائیں اور ہفتہ عشرہ حرمین میں رہ کر ہندوستان مع اہلیہ کے واپس چلے جائیں۔

میں نے تو ان کو منع لکھ دیا تھا کہ جب ولادت کا زمانہ قریب ہے تو پھر حرمین کا اس وقت ارادہ نہ کرو، پہلے کئی دفعہ حاضری بھی ہو چکی ہے اور قیام بھی ہو چکا۔ فراغ کے بعد پھر اطمینان سے تشریف لے آویں، جب تک چاہیں قیام کریں۔

علی میاں کے متعلق بھی زبانی تو مدینہ میں سن لیا تھا کہ وہ تمہارے یہاں سے ہو کر یہاں اخیر جولائی تک پہنچ جائیں گے۔ یہاں پہنچ کر مولوی عبداللہ عباس سے معلوم ہوا کہ علی میاں نے کاغذات ٹکٹ وغیرہ منگوائے تھے جو بھیج دیئے گئے، اور جمعرات تک یہاں پہنچنے کی خبر سنی جارہی ہے۔ اگر جمعرات یا ایک دو روز بعد پہنچ گئے تو ملاقات ہو جائے گی۔

تمہارے مولوی یعقوب تو بھائی یونس کے ساتھ تقریباً ۱۵، ۲۰؍روز ہوئے کراچی ہوتے ہوئے دہلی پہنچ چکے ہیں۔ عطاء الرحمٰن کچھ مشاغل کی وجہ سے ٹھہر گیا تھا اس کا ارادہ ۶؍اگست کو میرے ساتھ جانے کا ہے کہ وہ کراچی اتر جائے گا، میں سیدھا چلا جاؤں گا۔ رمضان دونوں سہارنپور گذارنے کا ارادہ کر رہے ہیں۔ پہلے تو یہ سنا تھا کہ رمضان اس سال یعقوب بولٹن گذارے گا بعد میں سنا کہ سہارنپور گذارے گا، **والغیب عندا للہ تعالیٰ**۔

بدر میں مولوی یوسف تتلی سے بھی ملاقات ہوگئی وہ افریقہ کا گشت کر کے دو چار دن کیلئے یہاں آئے تھے یہاں پہنچ کر معلوم ہوا کہ میں اس شب میں بدر میں ہوں تو وہ بدر پہنچ گئے۔ میں تو مکہ آ گیا اور وہ مدینہ چلے گئے، تین چار دن بعد واپسی کا ارادہ ہے۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب بقلم حبیب اللہ، ۲۹؍جولائی ۵ ۷ء

﴿162﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: ڈاکٹر شہیر الدین صاحب

تاریخ روانگی: ۳۰/ جولائی ۷۵ء/ ۲۱/ رجب ۹۵ھ

عنایت فرمایم حاجی شہیر الدین سلمہ!

بعد سلام مسنون، مولوی یوسف تتلی کی معرفت ہدیہ سنیہ پہنچ کر موجب منت ہوا۔ آپ نے لکھا کہ آپ کے بچوں کے متعلق بھائی یوسف رنگ والے اور مولوی زبیر کو کچھ لکھ دوں مگر یہ نہ لکھا کہ کیا لکھ دوں۔ اگر تفصیل سے لکھ دیتے کہ یہ مضمون لکھنا ہے تو میں بڑے زور سے لکھ دیتا۔

بھائی یحییٰ تو مدینہ پہنچ گئے بھائی یوسف اور مولوی زبیر کراچی میں ہیں اور دونوں سہارنپور کا ارادہ کر رہے ہیں۔ آپ سہارنپور کے پتہ سے ضرور لکھیں میں زبانی کہہ دوں گا۔ اور نہ آئے تو خط لکھ دوں گا۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب، بقلم حبیب اللہ، ۳۰/ جولائی ۷۵ء

﴿163﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۱۸/ اگست ۷۵ء/ ۱۱/ شعبان ۹۵ھ

عزیزم سلمہ!

بعد سلام مسنون، اس وقت تمہارا محبت نامہ عین انتظار میں پہنچا۔ اگرچہ میں نے لکھ

دیا کہ جدہ نہیں آویں پھر بھی تمہارے لکھنے کے مطابق جدہ ہی میں خیال لگا رہا اور جب سے یہاں آیا ہوں برابر تمہارے خط کا شدت سے انتظار تھا۔

اس سے بہت ہی مسرت ہوئی کہ تمہاری اہلیہ بخیریت پہنچ گئی۔ خدا کرے اس سفر سے کچھ معمولی سی تکلیف بھی نہ ہوئی ہو۔ تمہاری خالہ کی شدت بیماری کا حال مولوی احمد لولات کے ذریعہ سے معلوم ہوا تھا جو پرسوں آئے تھے۔ ان کی وجہ سے تمہارا یہاں پہنچنا بہت ضروری تھا۔ اللہ تعالیٰ ان کو شفائے کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرمائے۔ ان کی کم سے کم افاقہ کے حالات کا ضرور انتظار کرنا۔ فرطِ شوق میں بھاگ نہ آنا اگرچہ مجھے بس تمہارا خیال لگا رہتا ہے

عزیز یوسف کی میرے پاس اطلاع نہیں، بلکہ ان کے دار العلوم کی وجہ سے میں نے منع بھی لکھا تھا کہ وہ رمضان یہاں نہ کریں مگر انہوں نے اپنی بیوی کی بیماری کا حیلہ بنایا تھا۔ علاج کے واسطے تو یہاں والے لنڈن جاویں۔

اس سے بہت قلق ہوا کہ تمہاری اہلیہ کی طبیعت جہاز میں اور ریل میں خراب ہوتی رہی، اس کا مجھے بہت فکر تھا۔ تم جو جلدیں اپنے ساتھ لائے ہو مجھ سے تو بیکار ہیں۔ عزیز عبد الحفیظ بھی آنے والا ہے۔ سفر کا تکان دور نہیں ہوا۔ آنے والوں کا ہجوم علی التبادل بدستور ہے مگر کمی ضرور ہے۔ خالہ صاحبہ سے سلام مسنون کے بعد عیادت کر دیں۔ یکم ستمبر کو یوسف کے دار العلوم کا افتتاح ہے۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب مدظلہ

بقلم احمد گجراتی۔ ۱۱ر شعبان ۹۵ھ

﴿164﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۲۳/اگست ۷۵ء / ۱۶/شعبان ۹۵ھ

عزیز گرامی قدر و منزلت قاری یوسف متالا سلمہ!

بعد سلام مسنون، اسی وقت عزیز شاہد نے تمہارا پرچہ دیا۔ میں ۶/اگست کو جدہ سے چل کر بمبئی، دہلی، کاندھلہ ایک ایک شب ٹھہرتا ہوا دس اگست کو سہارنپور پہنچا، میرا معمول دیوبند کو آنے کا تھا مگر اس مرتبہ عزیز مصباح کے حادثہ کی وجہ سے اس کی اہلیہ کی تعزیت ضروری تھی۔

تمہارا کوئی خط ایسا نہیں آیا جس کا میں نے جواب نہ لکھا ہو تمہارے مدرسہ کے افتتاح کا اشتہار تمہارا مرسلہ تو پہنچا نہیں البتہ مولوی ہاشم سلمہ کے مرسلہ تین اشتہار پہنچے۔ علی میاں کے خطوط لندن جانے کے مدینہ میں ملے تھے میں یہ سمجھا تھا کہ تمہارے افتتاح میں شریک ہوں گے مگر ان کا [سفر] ملتوی ہو گیا، البتہ قاری طیب صاحب وہاں پہنچ چکے ہیں ان کو دعوت دے دیں۔

مولوی یعقوب مدنی ایک ماہ تبلیغ میں اور ایک ہفتہ میرے یہاں گذار کر کراچی چلا گیا اور ۲۵/شعبان کو عطاء الرحمٰن کے ساتھ آنے کو کہہ گیا یہاں آکر اس قدر ہجوم ہے کہ وقت بالکل نہیں ملتا۔ اللہ کرے تمہاری پریشانی کے ختم ہونے کا وقت آ گیا ہو۔ دعاؤں سے ہرگز دریغ نہیں مگر یہاں آنے کے متعلق میری رائے نہیں ہے، کیونکہ تمہارے مدرسہ کی ابتداء ہے [۲] اگر ابتداء میں کوئی خرابی ہو تو دقت ہوگی۔ اللہ تعالیٰ کام کرنے والوں میں اخلاص پیدا فرمائے

تم نے اچھا کیا کہ میری جو کتب تمہارے پاس دو، دو تھیں وہ دار العلوم میں داخل کر دیں۔ تمہارے یہاں سے اگر کوئی رمضان میں آئے تو اس کو راضی کر کے ایک پرچہ پر

اپنی مطلوبہ کتب لکھ دینا انشاءاللہ بھیج دوں گا ,اور اگر تم خود آؤ تو تم خود لیتے جانا۔

قاری سلیمان میری روانگی سے دو دن پہلے پہنچ گئے وہ مجھے تقاضا کر گئے تھے کہ میں حکماً تمہیں منع کر دوں کہ تم رمضان میں نہ آؤ۔ میں نے کہہ دیا کہ حکم کی مجھے عادت نہیں البتہ مشورہ دے دوں گا۔ تمہیں معلوم ہے کہ تمہارے سلسلہ میں مجھے کتنی امیدیں ہیں اور تمہاری اس سلسلہ کی غفلت پر کتنی لے دے کی مگر تم نے اس کو کوئی اہمیت نہ دی۔

مولوی عبدالرحیم نے لکھا تھا کہ میں ۶ ر اگست کو مکہ پہنچ جاؤں گا ,تا کہ مجھ سے مل لیں اور عمرہ بھی کر لیں۔ میں نے کہہ دیا تھا کہ مکہ آنے کی ضرورت نہیں ،فراغت پر فوراً بمبئی چلے جاؤ کیونکہ ان کی اہلیہ کے حمل کی وجہ سے مجھے فکر زیادہ ہے اور تمہاری خالہ کی طبیعت بھی ناساز ہے۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ اس نے کئی خط عبدالرحیم کو لکھے مگر عبدالرحیم نے کوئی جواب نہیں دیا۔

از: مولانا محمد شاہد صاحب مدظلہ

تاریخ روانگی: ۲۴ ر اگست ۱۹۷۵ء / ۱۷ ر شعبان ۹۵ ھ

بگرامی خدمت مکرم محترم مخدوم معظم جناب قاری محمد یوسف صاحب زادمجدہ!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمدللہ ہم سب بخیر و عافیت ہیں۔ خدا کرے جناب والا بھی بعافیت ہوں۔ گرامی نامہ شیخ ابا جی کی تشریف آوری سے قبل مجھے مل گیا تھا اور اس نیت سے اس کو دہلی لے گیا تھا کہ وہاں ابا جی کو پیش کر دوں گا مگر ہجوم کی وجہ سے موقع نہ مل سکا اور میں اس کو اپنے ساتھ لے آیا۔ یہاں آ کر ایک ہفتہ سخت بخار اور نزلہ زکام میں گذرا۔ جب کچھ ہوش درست ہوئے تو آپ کا خط ابا جی کی خدمت میں پیش کر کے جواب لکھوایا۔

جناب کا مرسلہ منی آرڈر آج ۲۴ ر اگست تک مجھے نہیں ملا۔ معلوم نہیں کیا صورت پیش آئی لیکن آپ کی کتابیں اس پر موقوف نہیں کہ پہلے پیسے وصول ہوں تو بعد میں کتابیں

بھیجوں بلکہ تعمیل ارشاد میں آپ کے آرڈر کی کتب جمع کر لی گئیں، بہت سی جمع ہو گئیں چند ہی باقی رہ گئیں، وہ بھی انشاءاللہ آ جائیں گی۔ مگر آپ نے یہ نہیں لکھا کہ یہ ساری کتابیں دستی بھیجنی ہیں یا بذریعہ بحری یا بذریعہ ہوائی۔

آپ کا جواب آنے تک آپ کی کتابیں میرے پاس محفوظ رہیں گی اور جواب آنے پر حسب تحریر ان کی ترسیل شروع ہو جائے گی۔ فتاویٰ عالمگیری جلد اول اور ہدایہ آخرین خدا معلوم کس وجہ سے نہ جا سکی ہوں گی۔ ہدایہ آخرین تو مل ہی جائے گی فتاویٰ کے متعلق جو معلومات ہوں گی اس سے اگلے خط میں مطلع کروں گا (جو آپ کے اگلے خط کے جواب میں ہوگا۔

اگر منی آرڈر جناب نے خود ہی مشاغل کی وجہ سے اب تک نہ بھیجا ہو تو اب نہ بھیجئے گا۔ میری انشاءاللہ العزیز ماہ ذیقعدہ میں اباجی کے ساتھ مدینہ منورہ روانگی طے ہو گئی یہ معاملہ وہیں بیباق ہوگا۔

مولانا عبدالرحیم تین چار روز پیشتر بخیر و عافیت گجرات پہنچ گئے۔ ان کا خط اباجی کے نام آیا تھا جس میں تحریر تھا کہ آنے کو طبیعت بے قرار ہے مگر خالہ کی وجہ سے فوری نہیں آ سکتا۔ آج ہی مولانا منور حسین صاحب بخیر و عافیت پہنچ گئے۔

عزیز محترم مولوی یعقوب سلمہ مدنی آج کل کراچی گئے ہوئے ہیں۔ رمضان سے ایک دو یوم قبل آ جائیں گے۔ آپ چونکہ میرے خط میں ان کو سلام لکھنا بھول گئے تھے (ورنہ ذہن میں تو تھا ہی) اس لئے آپ کی جانب سے میں ان کو آنے پر سلام پہنچا دوں گا۔

فقط والسلام

محتاج دعوات، محمد شاہد غفرلہ

۲۴/اگست ۱۹۷۵ء، شنبہ سہارنپور

﴿165﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا عبدالرحیم متالا صاحب

تاریخ روانگی: اگست ۷۵ء/ شعبان ۹۵ھ

عزیزم سلمہ! بعد سلام مسنون، اسی وقت تمہارا محبت نامہ پہنچا۔ مجھے تمہاری آمد کے بعد سے خط کا شدت سے انتظار تھا اور ہے۔ تمہاری خالہ کی شدت بیماری سے بہت قلق ہوا۔ اللہ تعالیٰ ان کو جلد از جلد شفائے کاملہ عطا فرمائے۔ ان کی صحت کیلئے اپنی غرض سے بہت اہتمام سے دعا کرتا ہوں تا کہ تم جلد آسکو۔ اس کا بہت قلق ہوا کہ اہلیہ کو بھی ہسپتال میں داخل کرنا پڑے گا۔ اگر یہ تھا تو مصر ہی مناسب تھا کہ وہاں پہلے تجربہ ہو چکا تھا۔ لڑکے کا نام عبدالرشید اور لڑکی کا فاطمہ رکھیں۔

تم نے پہلے خط میں لکھا تھا کہ عزیز یوسف کا تار آیا تھا۔ جس پر میں نے لکھا تھا کہ یہاں تو اطلاع ہے نہیں۔ اپنی خالہ اور اہلیہ دونوں سے سلام مسنون کے بعد عیادت کر دیں اور یہ بھی کہہ دیں کہ میں تم دونوں کی صحت کیلئے دل سے دعا کرتا ہوں۔ عزیزان طلحہ، نصیر، مولوی احمد سلمہ کی طرف سے سلام مسنون۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب مدظلہ

بقلم احمد گجراتی

﴿166﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۷/ستمبر ۷۵ء/ یکم رمضان ۹۵ھ

عزیز گرامی قدر ومنزلت عافاکم اللہ وسلم !

بعد سلام مسنون، اسی وقت مولوی ہاشم کی معرفت تمہارا محبت نامہ بہت ہی برے وقت پہنچا کہ آج یکم رمضان ہے۔تم ہی بتلاؤ کہ رمضان کی اور وہ بھی پہلی تاریخ کس طرح خط کا وقت مل سکتا ہے؟ مگر تمہارا تعلق بھی ایسا [ہے] کہ اگر نہ لکھوں تو طبیعت لگی رہے گی خیال بٹا رہے گا ,اس لئے میں نے آسان یہی سمجھا کہ لکھوا ہی دوں۔

عزیز مولوی عبد الرحیم بھی رات آ گئے ,انہی سے تمہارا خط سنا بھی اور لکھوا بھی رہا ہوں۔تمہارے نہ آنے کا قلق تو تم بھی جانو کہ مجھے تم سے زیادہ ہوگا بالخصوص جب تمہارے یعقوب کا رمضان بھی یہاں ہو رہا ہے تو ایسے وقت میں تمہارا جی بھی زیادہ خوش ہوتا۔میرا تو رات ہی جی چاہ رہا تھا کہ تمہارا یہ رمضان یہاں ہو جاتا کہ نہ معلوم آئندہ زندگی ہے یا نہیں؟ مگر تمہارے دار العلوم کا مسئلہ اس سے بہت اہم ہے۔تم نے شروع میں لا پروائی برتی ورنہ آسان ہو جاتا دعاؤں کے لکھنے اور کہنے کی ضرورت نہیں دل سے دعا کرتا ہوں۔اللہ تعالیٰ بہت ہی مدد فرماوے۔

تمہارا بیروت کا قیام ذرا مضر رہا ,میں بار بار کہتا رہا کہ تم اپنے دار العلوم کی خبر لے لو تم نے یہ کہہ دیا کہ وہاں ۶/ ماہ کسی کی ضرورت نہیں۔اس میں ذرا تصنع نہیں ہے کہ تمہارے دار العلوم اور تمہارے لئے دل سے دعا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ ترقیات سے نوازے اور دار العلوم کو تمہارے لئے ذخیرہ آخرت بناوے۔

اللہ کرے کہ سعودی والی رقم جلد مل جاوے ,تمہارے مکان کیلئے بھی دعا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ بہترین مکان میسر فرماوے۔**تم نے ۱۲/ ستمبر کو جن طلباء کو بلایا (۱) معلوم نہیں ان کی کیا مقدار ہوئی؟ اور کن کن درجوں میں؟**

---

(۱) یہ ہمارے دار العلوم کی ابتدا ہے۔

قرآن پاک کے حفظ کا زیادہ اہتمام رکھنا۔اللہ جل شانہ تمہارے ہر کام میں ترقی عطا فرماوے اپنی رضا عطا فرماوے۔تمہیں ہدیہ دینے کی ضرورت نہ تھی،آئندہ اس کا لحاظ رکھیو کہ اتنے بہت زیادہ ثروت میسر نہ ہو ہدیہ نہ دیجیو اور اگر میں مر جاؤں تو ایصال ثواب کر دیجیو۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم عبدالرحیم،یکم رمضان

ازاحقر عبدالرحیم بعد سلام مسنون،خیریت طرفین بدل مطلوب ہے۔رات آدھی تراویح کے قریب پہنچا۔

﴿167﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۲۴؍ستمبر ۷۵ء/ ۱۷؍رمضان ۹۵ھ

عزیز گرامی قدر و منزلت عافاکم اللہ وسلم!

بعد سلام مسنون،بعض خطوط ایسے ہوں کہ رمضان اس میں مانع نہیں۔تمہارا محبت نامہ مؤرخہ ۱۸؍ستمبر کل ۲۳؍ستمبر کو پہنچا۔میرا مبارک سایہ تو بہت طویل ہوگیا اب مزید گنجائش نہیں ہے,اب تو تم سب دوست مل کر حسن خاتمہ کی دعا کرو۔اس سے قلق ہوا کہ تمہارا اعتکاف نہ ہوسکا,خدا کرے اخیری عشرہ کا ہوجائے۔اعتکاف مدرسہ کے امور میں مانع نہیں ہوتا، دو تین آدمی تمہارے پاس رہیں اور کام میں مشغول رہیں۔

تمہاری سعودی رقم کے لئے پہلے بھی دعا کرتا رہا اور اب بھی کر رہا ہوں اللہ تعالیٰ جلد اس کے اسباب پیدا فرماوے۔تمہارے قرضہ کی وجہ سے مجھے اس کا بڑا فکر رہتا ہے مگر رقم

وصول ہونے نہ ہونے کو اعتکاف سے کیا تعلق ۔ اگر تمہارا خود جانا آنا ضروری ہو تب تو مجبوری ورنہ بظاہر تو تمہارے جانے کی ضرورت نہیں ۔ کوئی شخص تم سے اونچا ان کی خدمت میں جا سکتا ہے تاہم دل سے دعا کرتا ہوں ۔ اللہ تعالیٰ آخری عشرہ کا اعتکاف نصیب فرماوے ۔

اللہ جل شانہ تمہاری اور مولوی عبدالرحیم کی زوجات محترمات کو صحت عطا فرماوے ۔ میں نے تو مولوی عبدالرحیم کو ان کی اہلیہ کی وجہ سے اور ولادت کے قرب کی وجہ سے یہاں آنے سے منع کر دیا تھا مگر اس خیال سے کہ ابھی تاخیر ہے وہ یہاں آ گئے تھے ۔ اب وہ پرسوں میرے ہی اصرار پر گھر جا رہے ہیں ۔ دعاؤں سے نہ پہلے انکار ہوا نہ اب ہے نہ آئندہ ہوگا ۔

شفقت تو جتنا تم لکھتے ہو واقعی اس سے زیادہ ہی تھی مگر تم نے کچھ زیادہ قدر نہیں کی ۔ جس کا مجھے اپنی وجہ سے قلق نہیں بلکہ تمہارے ساتھ غایت محبت کی وجہ سے قلق ہے کہ میرے خیال میں نقصان پہنچا ۔ *اللہ تعالیٰ مجھے بھی اور تمہیں بھی اس راستے کی نزاکتوں سے اپنے فضل سے پناہ میں رکھے ۔*

قاری یعقوب صاحب کا خواب تو بالکل صحیح ہے اس میں کوئی تامل نہیں ہے مگر کاش تمہیں اس سے آدھی بھی ہوتی ۔ تمہارے لئے اور دارالعلوم کیلئے اہلیہ اور صاحبزادی کے لئے بہت اہتمام سے دعا کرتا ہوں ۔ کوئی جواب طلب بات تو تمہارے خط میں تھی نہیں مگر مجھ سے جواب لکھے بغیر اس لئے نہیں رہا گیا کہ مجھے بار بار خیال آتا رہے گا اس لئے میں نے زیادہ آسان اسی کو سمجھا کہ فوراً جواب لکھوا دوں ۔

یہ خط مولوی عبدالرحیم کو دے رہا ہوں ، وہ کچھ لکھنا چاہیں تو لکھ دیں ۔ عزیز عبدالحفیظ بھی یہیں موجود ہیں ۔ عزیزان عطاء الرحمٰن و یعقوب کے متعلق پہلے لکھوا چکا ہوں کہ وہ رمضان سے دو روز قبل کراچی سے آئے تھے مگر پرسوں شب میں دہلی اپنے ٹکٹ کا انتظام کرنے گئے تھے ۔ ابھی دوران خط میں معلوم ہوا کہ وہ آ تو گئے مگر مجھ سے ابھی تک نہیں ملے ۔

مولانا انعام صاحب کل آئے تھے آج واپس چلے گئے۔ اور کل علی میاں وغیرہ ۱۴؍نفر آئے ہیں جو جمعہ کی شام تک رہیں گے۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب بقلم عبدالرحیم، ۱۷؍رمضان ۹۵ھ

مولوی عبدالحفیظ بھی سہارنپور ہی مقیم ہیں۔

﴿168﴾

از: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۲۴؍ستمبر ۷۵ء/ ۱۷؍رمضان ۹۵ھ

عزیز گرامی سلمکم اللہ! بعد سلام مسنون، احقر الحمدللہ بعافیت ہے امید ہے کہ تم بھی خیریت سے ہو گے۔ اس سے قبل عرض کر چکا ہوں کہ مولوی ہاشم کی معرفت امانت وصول ہوگئی ہے جزاکم اللہ۔ آج اسماعیل موٹا کا خط آیا کہ چھوٹی خالہ کی طبیعت بہت خراب پھر ہوگئی ہے۔ میں اترسوں شب یکشنبہ میں فرنٹیئر سے گھر کے لئے انشاءاللہ روانہ ہوں گا۔ اہلیہ سورت اسپتال میں آگئی ہیں ابھی تک کوئی اطلاع ولادت کی نہیں آئی ہے۔

وقت نکال کر چھوٹی خالہ کو معافی تلافی کا ضرور لکھ دینا موت وحیات کا اعتبار نہیں ہے۔ افریقہ سے ۱۵۰۰؍کی رقم بھی ان کے علاج کے سلسلے میں آئی ہے۔ حضرت اقدس کے مزاج الحمدللہ اچھے ہیں، آخر شوال میں یہاں سے واپسی ہے۔ بی بی سے سلام مسنون، خدیجہ سے دعوات۔ دعاؤں کی درخواست، آپ کیلئے میں بھی دعا گو اہتمام سے رہتا ہوں۔۔ اس کا جواب ضرور دیں۔ بی بی کو وہ تاکید ضرور کر دیں۔ فقط والسلام

احقر الوریٰ بندہ عبدالرحیم

۱۷؍رمضان المبارک ۹۵ھ

شیخ انعام اللہ سلام مسنون عرض کرتے ہیں۔ نیز مولانا ہاشم بخاری اور بھائی عبدالحفیظ سب سلام مسنون عرض کررہے ہیں۔ عطاء الرحمٰن، اور یعقوب بھی سلام مسنون کہتے ہیں۔ دعوت تو بہت زور سے کئی مرتبہ دی تمہارا خط بھی پڑھا دیا لیکن انہوں نے عذر کردیا ہے، وہ عید کے روز ہی پاک جارہے ہیں۔

﴿169﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا عبدالرحیم متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۷/اکتوبر ۷۵ء/۲/شوال ۹۵ھ

عزیز گرامی قدرومنزلت عافاکم اللہ وسلّم!

۴/اکتوبر کو جب کہ ماہ مبارک قریب الختم تھا، برقیہ پہنچا۔ جس میں تم نے ولادت کی خبر دی جس سے بہت مسرت ہوئی، مگر ایک اناڑی پن بھی کیا۔ تم نے لکھا کہ گذشتہ رات آپریشن سے ولادت ہوگئی۔ اگر بجائے ولادت کے لڑکا یا لڑکی پیدا ہوئی لکھ دیتے تو مزید اطمینان ہوتا۔ خدا کرے ولد صالح ہوا ہو۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے والدہ اور مولود کو نہایت ہی راحت سے رکھے، مگر ہر دفعہ میں آپریشن کا قصہ بڑا جھگڑے کا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی اس سے محفوظ فرمائے۔

مسرت کا اظہار تو بہت کرنے کو جی چاہ رہا ہے مگر بڑے ہجوم میں بیٹھا ہوں اور اب تک کی تاخیر پر بہت متأثر۔ اہلیہ کو بھی مبارکباد دے دیں اور خالہ صاحبہ کو بھی سلام مسنون ومبارکباد کے بعد آپ کی صحت کیلئے دل سے دعا کرتا ہوں۔

فقط والسلام

حضرت اقدس شیخ الحدیث صاحب مدفیوضہم بقلم مظہر عالم عفی عنہ۔ ۲/شوال ۹۵ھ

ازراقم سلام مسنون ومبارکباد۔[آپ کے] جانے کے بعد سونا سونا لگنے لگا۔

از: مولانا احمد صاحب گجراتی:

ازاحمد بعد سلام مسنون، مبارک باد۔ نیز امسال ۳ر آدمیوں کو اجازت ماہ مبارک میں ملی:

ا: مولانا عبدالعلیم صاحب مرادآبادی

۲: مولانا عبدالعزیز صاحب

۳: مولانا محمد ثانی صاحب لکھنوی

فقط والسلام۔ دعا کی درخواست

﴿170﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۱۰را کتوبر ۷۵ء/ ۵رشوال المکرّم ۹۵ھ

عزیز گرامی قدر و منزلت مولوی یوسف متالا سلمہ!

بعد سلام مسنون، کل ۴رشوال کو تمہارا محبت نامہ مؤرخہ ۲۹ررمضان پہنچا۔ یہاں الحمدللہ بلا اختلاف منگل کی عید ہوئی اور تعجب اس پر ہے کہ ابر بھی تھا مگر رؤیت ایسی عامہ ہوئی کہ مغرب سے پہلے ہی شور مچ گیا تھا۔ تمہیں رمضان یا عید خط لکھوانے میں مانع نہیں ہوا۔ بعض خطوط ایسے ہوں کہ ان کیلئے سارے قوانین جاتے رہیں اور ان کا معیار یہ ہے کہ جن خطوط کے متعلق جواب لکھنے تک مجھے خیال آتا رہے میں چاہا کروں کہ انہیں جلد نمٹا دوں تا کہ یکسوئی ہوجائے۔

اس سے بہت ہی قلق ہوا کہ سعودی رقم کا مسئلہ اب تک بھی نہیں نمٹا اللہ تعالیٰ وصولی کرادے تو تمہیں یکسوئی اور فراغت ہو۔ **تم نے بہت ہی اچھا کیا کہ دارالعلوم کی مسجد میں اعتکاف کیا۔ وہاں اعتکاف کی ابتداء ہوگئی, اللہ جل شانہ ہمیشہ جاری رکھے۔** یہاں بھی رمضان ۲۹/ ہی دن کا ہوا اور منگل کی عید ہوئی۔

میں نے تمہارا خط بڑے اہتمام سے اپنی تاکید کے ساتھ مولوی نصیر کے پاس بھیج دیا مگر وہ مشغول بھی زیادہ ہیں اور مجھ سے بوڑھے بھی زیادہ ہو گئے ہیں اس لئے براہ راست انہیں بھی تاکید کر دیں۔ تمہارا خط دیر سے پہنچا ورنہ رمضان میں ہی کچھ رسائل چلے جاتے۔

تمہارے دارالعلوم میں تو میرا بھی جی چاہتا ہے کہ میرے رسائل پہنچ جائیں تا کہ میں خطوط میں لکھ سکوں کہ فلاں کتاب دارالعلوم میں جا کر دیکھ لو یا کوئی خاص مضمون ہو جیسے فضائل قرآن کا عمل اور ایسے ہی اور بھی بعض چیزیں, جن کا مجھے خطوط میں حوالہ دینا پڑتا ہے کہ فلاں کتاب سے نقل کر لیجیو۔

تم نے اچھا کیا کہ دارالعلوم کا مستقل پتہ لکھ دیا لیکن جب مدینہ پہلا خط لکھنا تو اس پر ضرور پتہ لکھ دینا اس لئے کہ تمہارا خط تو میں مولوی نصیر کے حوالہ کر جاؤں گا۔ اللہ تعالیٰ ڈاکٹر علوی صاحب کی مدد فرماوے، ان کے ویزہ کا مسئلہ جلد حل کر دے۔ ان ویزاؤں نے تو ہر جگہ پریشانیاں پیدا کر دی ہیں۔

تمہاری اہلیہ کی آمد آمد کی خبریں تو بہت دنوں سے سن رہا ہوں اور اس کی بیماری سے فکر و قلق بھی رہتا ہے اللہ جل شانہ صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرمائے۔ دوسرے نکاح میں تو واقعی عذاب غالب ہے۔ تم جیسوں کو یا مجھ جیسوں کو تو ایک کا بھی نبھانا مشکل ہے, بہت مشکل ہے۔ تمہاری اہلیہ کیلئے بہت ہی اہتمام سے دعا کرتا ہوں۔ اس کیلئے تمہاری اہلیہ ہونے سے زیادہ خدیجہ کی ماں ہونا میرے لئے موجب دعا ہے۔

عزیز عبدالرحیم ابتداء رمضان میں آ گیا تھا اگر چہ میں نے منع کیا تھا نہ آوے مگر تم محبین کے یہاں کہنا نہ ماننا زیادہ موجب ترقیات ہے اور جتنا زور سے کہوا اتنا ہی زور سے مخالفت زیادہ مؤثر ہے۔ اس کے بعد میں نے جبراً، حکماً ۲۰/رکوان کو بھیج دیا ورنہ ان کا اصرار عید کر کے جانے کا تھا۔

۲۷/رمضان مطابق ۴/اکتوبر کو ان کا مضمون تار میں پہنچا کہ کل رات ولادت آپریشن کے ذریعہ ہوگئی۔ دونوں بخیر ہیں۔ مگر عقل کے [کند یگر] بجائے ولادت کے بچہ یا بچی لکھ دیتا تو اطمینان ہو جاتا، کسی کی زبانی سنا [ہے] کہ لڑکا پیدا ہوا۔ اللہ کرے کہ دونوں خیریت سے ہوں مگر ولادت میں آپریشن کا جھگڑا تو بہت دشوار ہے۔ اللہ ہی رحم فرماوے۔

اوائل ذیقعدہ میں روانگی کا ارادہ ہے مگر مطہرہ والے کئی سال سے کوشش کر رہے ہیں کہ میں ان کے اجتماع میں جو ۸/ذیقعدہ کو ہونے والا ہے شرکت کروں مگر ویزہ کی مشکلات کی وجہ سے اب تک نوبت نہیں آئی۔ اس سال وہ پھر کوشش کر رہے ہیں اگر ویزے آ گئے تو اخیر شوال میں جانا ہوگا۔ ڈاکٹر علوی کو بھی سلام مسنون کہہ دیں۔ مولوی ہاشم صاحب ۲/شوال کی صبح کو یہاں سے روانہ ہو گئے۔ شاید اس خط سے پہلے پہنچ جاویں۔

فقط والسلام

حضرت اقدس شیخ الحدیث صاحب مدفیوضہم

بقلم مظہر عالم عفی عنہ

۵/شوال المکرّم ۹۵ھ

از راقم بعد سلام مسنون، بڑا ہی قلق ہے کہ پورا ورقہ خالی جا رہا ہے۔ وقت ہوتا تو کچھ ماہ مبارک کے مناظر سپرد قلم کر دیتا مگر افسوس کہ یہ سطریں بھی بھاگتے دوڑتے لکھ رہا ہوں۔ قاضی صاحب اخیر رمضان میں آ گئے تھے اور کل ہی واپس ہو گئے۔ حکیم سعد وسعود

گنگوہ وغیرہ گئے ہیں اس ہفتہ میں ان کی بھی سورت رسید ہو جائے گی۔

مولوی عبدالرحیم ۱۰رشوال تک آنے کو کہہ گئے تھے, معلوم نہیں آرہے ہیں یا نہیں, حضرت نے تو سختی سے منع فرمادیا ہے۔ صوفی اقبال صاحب پیر کو یعنی پرسوں روانہ ہو رہے ہیں۔ مولوی یوسف تتلی انشاء اللہ گجرات وغیرہ کے دورہ کے بعد ہمسفر حضرت ہوں گے۔ مولوی شاہد کیلئے ویزہ وغیرہ کی سعی ہو رہی ہے خدا کرے آسانی سے مل جائے تاکہ سفر میں حضرت اقدس کو راحت پہنچے کہ ابوالحسن تو کراچی سے واپس ہو جائیں گے۔ اس کے بعد سفر خدام سے خالی نظر آتا ہے۔

منجانب ۔۔۔ احمد حیدر آباد، سلام مسنون۔ عید سعید کی تبریک اور تہنیت قبول فرمایئے۔ دعا گو و دعا جو ہوں۔

کبھی ہم بھی تم بھی تھے آشنا...الخ۔ مولوی عبدالرحیم کے دوسرے بچے کی ولادت پر مبارک باد قبول فرماویں۔ محمد طلحہ کاندھلوی

﴿171﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۱۸راکتوبر ۷۵ء/۱۳رشوال ۹۵ھ

عزیزم سلمہ!

بعد سلام مسنون، تمہارا برقیہ پہنچا تھا۔ جس میں لکھا تھا کہ آپریشن سے ولادت ہوگئی۔ فراغ سے تو بہت مسرت ہوئی مگر تمہارے گاؤدی پن سے قلق اور تعجب بھی ہوا جس کی شکایت میں نے یوسف کو لکھی, اس میں تمہارے برقیہ کی بھی اطلاع کردی۔ بجائے ولادت

ہوئی کے لڑکا یا لڑکی ہوئی لکھ دیتے تو لفظ تو کوئی بڑھتا نہیں مگر تعیین ہو جاتی۔

کل شام کی ڈاک سے سنا ہے کہ تمہارا کوئی جوابی کارڈ آیا تھا۔ وہ تو میرے کاتبوں کی نذر ہو گیا۔ آدھ گھنٹہ تلاش میں لگا، مگر ملا نہیں۔ البتہ یہ مژدہ معلوم ہوا کہ لڑکا پیدا ہوا، اس سے مسرت میں اضافہ ہوا۔ اللہ تعالیٰ مبارک فرمائے، اس کو علم وعمل وسعت رزق کے ساتھ اپنے والدین کے ظل عطوفت میں عمر طبعی کو پہنچائے۔

میرے کاتب نے یہ بھی بتایا کہ اس میں تم نے اپنی آمد کا لکھا تھا اسی وجہ سے یہ کارڈ فوری لکھوار ہا ہوں کہ آج کی ڈاک سے چلا جائے، تمہارا کارڈ جانے ملے نہ ملے۔ یہاں تشریف آوری کی بالکل تکلیف نہ فرماویں۔ میری روانگی کی تاریخ ابھی مقرر نہیں ہوئی اور نہ رستہ متعین ہوا ہے۔

اس مرتبہ مولوی انعام، مولوی اسعد اور پاکستانی احباب کے خطوط تقاضہ کے آرہے ہیں کہ بجائے ہوائی جہاز کے بارڈر سے جاؤں۔ میرے لئے کار کا اتنا طویل سفر بہت مشکل ہے اور قاضی صاحب نے بھی لکھا ہے کہ تو ہرگز بارڈر کا ارادہ نہ کیجیو، بڑی تکلیف ہوگی، مگر پاکستانی احباب نے بھی بڑے زور سے لکھا ہے اور ان دونوں دوستوں کی بھی یہی رائے ہے کہ کراچی کا سفر بہت لمبا ہے۔

ایک دو دن دہلی میں ضرور لگے گا، پھر کراچی میں دو دن ضرور لگیں گے اور پھر لاہور اور جہاز کا کرایہ تقریباً ڈیڑھ ہزار فی نفر اور بارڈر سے جانے میں صبح کی چائے پی کر ظہر [وہاں] پڑھیں گے ورنہ عصر تو ضرور، اور کرایہ کا کوئی پیسہ خرچ نہیں ہوگا۔ بارڈر تک تو دہلی کی کاریں اور بارڈر پر پاکستانی ۲۵/ ۳۰ / کاریں کھڑی ہوں گی۔ پیسہ تو کوئی خرچ نہیں ہوگا اور وقت بھی خرچ نہیں ہوگا۔ عصر کے بعد رائیونڈ پہنچ جاؤں گا انشاء اللہ۔ اس لئے ابھی تک طے

نہیں کر سکا کہ کس راستے سے جاؤں۔

یہ خط عجلت میں تو اس واسطے لکھوایا کہ آپ تکلیف نہ فرماویں, نہ میں مل سکوں گا۔ اہلیہ محترمہ سے مبارک باد کہہ دیں۔اور خالہ سے سلام۔معلوم نہیں یوسف کی اہلیہ آ گئی یا نہیں؟ مولوی ہاشم نے لکھا تھا کہ میں اپنی اہلیہ کو بھی چھوڑ جاؤں کہ دونوں کا علاج ہو جائے گا۔

فقط والسلام

حضرت اقدس شیخ الحدیث صاحب مد فیوضہم

بقلم مظہر عالم عفی عنہ۔۱۳؍شوال ۹۵ھ

﴿172﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۱۸؍اکتوبر ۷۵ء/۱۳؍شوال ۹۵ھ

عزیز گرامی قدر و منزلت الحاج مولانا یوسف متالا سلمہ!

بعد سلام مسنون، تمہارے ایک مخلص کا خط آیا۔اس کا جواب بجائے ان کے تمہارے نام لکھوا رہا ہوں, حالانکہ پونڈ ہونے کی وجہ سے انہیں کے نام لکھنا چاہئے تھا, میری طرف سے ان سے تم ہی معذرت کر دینا۔ مجھے تو ان کے نام کے خط میں متعدد خطوط رکھنا موجب ندامت تھا اور تمہارے لئے موجب گرانی نہیں ہے۔

عزیزم عبدالرحیم کا برقیہ رمضان میں آیا تھا کہ رات آپریشن سے ولادت ہوگئی۔ میں نے تو ان کو اسی وقت خط لکھا مبارک باد کے ساتھ ان کے گاؤدی پن پر نکیر بھی کی اگر ولادت کی جگہ لڑکا یا لڑکی ہوئی لکھ دیتے تو مضمون تو بڑھتا نہ تفصیل معلوم ہو جاتی۔رات ان کا جوابی کارڈ

آیا تھا جس میں انہوں نے تولد فرزند اور عبد الرشید نام لکھا تھا وہ کارڈ تو ہجوم میں کھو گیا۔

ہجوم ڈاک کا بہت ہے اور آدمیوں کا اس سے زیادہ مگر چونکہ معلوم ہوا کہ اس کارڈ میں انہوں نے اپنی آمد بھی لکھی تھی اس لئے صبح علی الصباح ایک کارڈ لکھوا دیا کہ آنے کا ارادہ ہرگز نہ کیجیو, میں آج کل ہی میں روانہ ہونے والا ہوں۔ اگر چہ یہاں سے روانگی کی تاریخ تو مقرر ہوئی نہیں مگر ہفتہ عشرہ کے اندر ہو جائے گی۔

چونکہ رائے ونڈ کے حضرات کئی سال سے اپنے سالانہ اجتماع میں مدعو کر رہے ہیں اور ویزہ کی کوشش بھی کرتے ہیں مگر اب تک ویزہ منظور نہیں ہوا تھا اس سال سنا ہے کہ ویزہ منظور ہو گیا مگر میرے رفقاء کا اب تک نہیں ہوا۔ عزیز شاہد اس سال ساتھ جانے پر اصرار کر رہا ہے۔ میں تو اسے سختی سے روک رہا ہوں کہ اہل وعیال، ماں باپ، سب کی گرانی اور بوڑھا باپ بیمار بھی ہے مگر وہ رونے لگتا ہے۔

اس نے ایک خواب بھی دیکھا اور ایک ہی رات میں دو دفعہ دیکھا کہ حضور اقدس ﷺ کا والا نامہ انعام کے پاس آیا کہ زکریا کے رفقاء میں کوئی کاہل نہ جاوے۔ میں نے اس کو تسلی دی کہ تجھے تو صرف تنبیہ ہے اور کاہل سے مراد حبیب اللہ چمپارنی ہے کہ وہ دو سال سے اس قدر کاہل ہو گیا ہے کہ ڈاک اس سے نہیں لکھی جاتی۔ اسی لئے پار سال اسے میں اپنے ساتھ نہیں لے گیا تھا, مگر وہ کسی حج بدل میں چلا گیا تھا اور وہاں پھر میرے اوپر مسلط ہو گیا, اسی لئے اس سال نہیں آیا کہ میں نے اس کے کرایہ کا انکار کر دیا۔

تمہارے دار العلوم کے ایک سفیر جو افریقہ وغیرہ ہو کر کئی دن ہوئے آئے ہیں نام تو مجھے یاد نہیں ان سے بھی کچھ تفصیلی حالات معلوم ہوئے۔ تمہارے پہلے خط میں کتابوں کی فرمائش تھی وہ تو میں نے اسی وقت مولوی نصیر کے حوالہ کر دی تھیں اور بار بار یاد دہانی اور تقاضا بھی کر رہا ہوں مگر وہ بھی اتنے میرا یہاں قیام ہے اتنے سر کھجانے کی فرصت نہیں۔ میرے

سارے مہمانوں کی ذمہ داری اسی غریب کے سر ہے۔

آج بھی آدمی بھیجا تھا تو انہوں نے جواب بھیجا کہ میں مولوی یوسف تتلی کے کئی پتے منگا چکا۔ میں نے فوراً آدمی بھیج کر بلایا اور کہا کہ تتلی سے اس کا کیا واسطہ, خط تو پڑھ لو۔ اسی لئے میرے اس خط پہنچنے کے بعد مفصل خط ان کے پاس لکھو۔ اتنے تمہارا خط آوے گا اتنے میرا پتہ کٹ ہی چکا ہوگا۔ اوراس کے بعد بھی مہینہ دو مہینہ میں ایک خط تقاضا کا لکھتے رہیو۔ آج کل ان پر بڑھاپا بہت غالب ہوگیا ہے۔

انہوں نے مجھ سے بیان کیا کہ 'ایک آدمی کے نام بہت سے پیکٹ نہیں جاسکتے اس لئے میں نے رات جو مولوی یوسف تتلی کے آدمی آئے ہوئے ہیں ان سے بہت سے پتے لے لئے', میں نے سختی سے روکا۔ یہ صورت تحقیق کر کے لکھ دیجیو۔ میرے علم میں تو یہ ہے کہ دس کیلو سے زائد ایک پیکٹ میں نہیں جاسکتا۔ اگر یہ نصیر کی روایت صحیح ہے کہ ایک آدمی کے نام کئی نہیں جاسکتے جو میرے نزدیک بالکل غلط ہے تو تم مختلف پتے لکھو۔

مجھے اگر خط لکھنا ہوتو مکہ سعدی کے پتہ پر اور مدینہ لکھنا ہوتو میرے صندوق البرید پر لکھیں

فقط والسلام

حضرت اقدس شیخ الحدیث صاحب مدفیوضہم بقلم مظہر عالم عفی عنہ، ۱۳رشوال

میں نے عزیز عبد الرحیم کا کارڈ تمہارے پاس بھیجنے کیلئے اہتمام سے رکھوایا تھا مگر میرے کاتبوں نے اس کو پھاڑ دیا۔

﴿173﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: مولانا عبد الرحیم متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۱۹را کتوبر ۷۵ء/۱۴رشوال ۹۵ھ

عزیزم سلمہ!

بعد سلام مسنون، تمہارا محبت نامہ پرسوں پہنچا تھا مگر آج کل مجھ پر اس قدر کاموں کا ہجوم ہے کہ ذرا فرصت کہیں کی نہیں رہی۔ تمہارا برقیہ پہنچا تھا اور اس کے متعلق میں اسی وقت لکھ چکا ہوں، معلوم نہیں پہنچا یا نہیں۔ اس میں لکھا تھا کہ برقیہ میں اگر یہ ہوتا کہ لڑکا ہوا یا لڑکی تو وضاحت ہو جاتی, جو آج کے خط سے ہوئی۔ آپریشن سے بہت قلق ہوا, یہ مصیبت تو بہت بری لگ گئی۔

تمہاری ڈاکٹرنی کو بھی اللہ ہدایت دے کہ اس نے تمہاری ساری فرمائشیں پوری کردیں, یہ توجہات عالیہ کی برکت تھی۔ تمہاری اہلیہ کے پختہ پن سے بھی مسرت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ اس کو جزائے خیر دے اور مزید پختگی عطا فرمائے۔ اگرچہ میں تو ڈاکٹرنی کے کہنے سے یہی کہتا کہ روزہ توڑ دے مگر یہ اس کی ایمانی قوت اور میرے ضعف ایمانی کی بات ہے۔

عزیز موصوف کا ستائیسویں شب میں تولد بھی بہت مبارک ہے۔ اللہ تعالیٰ اس رات کی برکات سے نوازے۔ اللہ تعالیٰ والدہ کو بہت زیادہ قوت تامہ عطا فرمائے۔ بہت اہتمام سے مولود اور اس کی والدہ کیلئے دعا کرتا ہوں۔ میں نے اگرچہ اس وقت آنے کو منع نہیں کیا تھا مگر اب منع کرتا ہوں۔ کیونکہ شاید ابوالحسن کا پاکی ویزا تو آ گیا مگر شاہد کا کفالت نامہ نہیں آیا۔ جس دن وہ آ گیا اسی دن ورنہ ایک دو روز بعد چلا جاؤں گا۔

آج مولوی انعام جب آئے تھے تو ان کو بھی کفالت نامہ کا تقاضہ ہے۔ اللہ تعالیٰ تمہیں سہولت کے ساتھ مدینہ پاک پہنچاوے تو وہیں ملاقات ہوگی۔ عزیز یوسف کیلئے دعاؤں سے دریغ نہیں۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم محمد شاہد غفرلہ، ۱۴؍شوال ۹۵ھ

از راقم سلام مسنون، درخواست دعوات وشوق ملاقات۔

بندہ نجیب اللہ عفی عنہ بعد آداب تکریم وسلام مسنون درخواست دعا کرتا ہے۔ امید ہے کہ یہ ناکارہ مع اپنی درخواست کے یاد ہوگا۔ امید ہے کہ کاپی رجسٹری پہنچ گئی ہوگی۔ حضور ایک ہی کارڈ کا جواب تو دیجئے۔ میں آپ سے ایک بات لکھنا چاہ رہا تھا مگر آپ تو جواب دیتے ہی نہیں۔

از مظہر بعد سلام مسنون، صاحبزادہ مبارک ہو۔ آپ کے پہلے خطوط مجھ تک پہنچے ہی نہیں۔ اس خط کو بڑے اہتمام سے سب سے پہلے جواب لکھنے کو رکھا تو ایک عقلمند صاحب نے اسے خطوط کے لفافہ کو حجاز لے جانے والے اٹیچی میں ڈال دیا۔ دوپہر کو عقل کل کی آمد پر اٹیچی کھلوا کر نکلوایا تو رات بندہ کی غیر موجودگی میں یہ کارڈ لکھا گیا۔ نظام سفر اب تک متعین نہ ہوسکا۔ ۶؍نومبر کی سیٹیں تو بک ہوچکی ہیں مگر بعض اکابرین کی رائے اب تک براہ امرتسر ہے اور وہ اس پر مصر بھی ہیں۔ دیکھئے قرعۂ فال کیا نکلتا ہے۔ اندازہ ہے کہ دوتین دن میں کوئی رخ متعین ہوجائے گا۔

﴿174﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۲۹؍اکتوبر ۷۵ء/۲۳؍شوال ۹۵ھ

عزیزم سلمہ!

بعد سلام مسنون، تمہارا محبت نامہ پہنچا۔ مجھے بہت ہی شدت سے تمہارے خط کا

انتظار تھا اس لئے منع کیا تھا کہ تم خالہ کی علالت چھوڑ کر آ ؤ اور مجھ سے ملاقات نہ ہو مگر مقدر کی بات ہے میں اپنے سفر کا جتنا اخفاء کرتا ہوں مالک کی طرف سے میری امداد ہوتی ہے۔ اللہ کے کس کس احسان کا شکر ادا کر سکتا ہوں۔ آج تک بھی یہ طے نہ ہو سکا کہ کب کو جانا ہے کہاں جانا ہے

مولوی انعام آئے تھے اور آج واپس گئے۔ رات بھر بحث ہوئی۔ شاہد کا ٹکٹ مکہ سے اب تک نہیں پہنچا لیکن اس مضمون کے کئی تار آ چکے کہ ٹکٹ روانہ ہو چکا ہے۔ اگر آج تار آ گیا کہ ٹکٹ سفارت میں پہنچ گیا تو کل کو انشاء اللہ روانگی ہے اور اگر آٹھ دن تک بھی نہ پہنچا تو آٹھ دن بعد جاؤں گا۔ جب میں یہ کہتا ہوں تو لوگ تعجب سے دیکھتے ہیں، انہیں حقیقت حال معلوم نہیں۔

مزید برآں یہ کہ بار کے دن سے بہت ہی زیادہ بخار میں مبتلا ہوں۔ نہایت شدت سے سردی سے بخار ہوتا ہے اور کھانسی کی شدت مزید برآں۔ کھانسی کی وجہ سے ایک سانس بھی لینا مشکل ہوتا ہے ہے کہ ۵۰/ دفعہ کھانسنا پڑتا ہے۔ دعاء کرو اللہ تعالیٰ صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرمائے اور باحسن وجوہ مدینہ منورہ پہنچائے۔ خالہ محترمہ سے سلام مسنون کہہ دیں میں ان کی صحت کیلئے بھی دل سے دعا کرتا ہوں۔ فقط والسلام

زچہ اور بچگان کی خیریت سے مسرت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ انہیں خیریت سے رکھے۔

حضرت اقدس شیخ الحدیث صاحب مدفیوضہم

بقلم مظہر عالم عفی عنہ

۲۳/ شوال المکرّم ۹۵ھ

﴿175﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا محمد یوسف بنوری صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ

تاریخ روانگی: ۳۰/نومبر ۷۵ء/ ۲۶/ذیقعدہ ۹۵ھ......اشاعت محرم ۹۶ھ

[حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کا مدارس میں ذکر کے اہتمام کی بابت یہ اہم مکتوب، جو رسالہ بینات (محرم ۱۳۹۶ھ) کے علاوہ متعدد رسائل کی زینت بن چکا ہے مگر اس کی اہمیت اور افادیت جوں کی توں ہے:]:

مدارس میں روز افزوں فتن، طلبہ کی دین سے بے رغبتی و بے توجہی اور لغویات میں اشتغال کے متعلق کئی سال سے میرے ذہن میں یہ ہے کہ مدارس میں ذکر اللہ کی بہت کمی ہوتی جا رہی ہے، بلکہ قریباً یہ سلسلہ معدوم ہی ہو چکا ہے اور اس سے بڑھ کر یہ کہ بعض میں اس لائن سے تنفر کی صورت دیکھتا ہوں، جو میرے نزدیک بہت خطرناک ہے۔

ہندوستان کے مشہور مدارس دار العلوم، مظاہر العلوم، شاہی مسجد مراد آباد وغیرہ کی ابتداء جن اکابر نے کی تھی وہ سلوک کے بھی امام الائمہ تھے۔ انہی کی برکات سے یہ مدارس ساری مخالف ہواؤں کے باوجود اب تک چل رہے ہیں۔

اس مضمون کو کئی سال سے اہل مدارس منتظمین اور اکابرین کی خدمت میں تقریراً اور تحریراً کہتا اور لکھتا رہا ہوں۔ میرا خیال یہ ہے کہ آپ جیسے حضرات اس کی طرف توجہ فرماویں تو زیادہ مؤثر اور مفید ہوگا۔ مظاہر العلوم میں تو کسی درجہ میں اپنے ارادہ میں کامیاب ہوں اور دار العلوم کے متعلق جناب الحاج مولانا قاری محمد طیب صاحب سے عرض کر چکا ہوں اور بھی اپنے سے تعلق رکھنے والے اہل مدارس سے عرض کرتا رہتا ہوں۔

روز افزوں فتنوں سے مدارس کے بچاؤ کیلئے ضروری ہے کہ مدارس میں ذکر اللہ کی

فضا قائم کی جائے۔شرور وفتن اور تباہی و بربادی سے حفاظت کی تدبیر ذکر اللہ کی کثرت ہے۔
جب اللہ تعالیٰ کا نام لینے والا کوئی نہ رہے گا تو دنیا ختم ہو جائے گی۔جب اللہ تعالیٰ کے پاک
نام میں اتنی قوت ہے کہ ساری دنیا کا وجود اس سے قائم ہے تو مدارس کا وجود تو ساری دنیا کے
مقابلہ میں دریا کے مقابلہ میں ایک قطرہ بھی نہیں۔اللہ تعالیٰ کے پاک نام کو ان کی بقاء وتحفظ
میں جتنا دخل ہوگا ظاہر ہے۔

اکابر کے زمانہ میں ہمارے ان جملہ مدارس میں اصحاب نسبت اور ذاکرین کی جتنی
کثرت رہی ہے وہ آپ سے بھی مخفی نہیں اور اب اس میں جتنی کمی ہوگئی ہے وہ بھی ظاہر ہے۔
بلکہ اگر یوں کہوں کہ اس پاک نام کے مخالف حیلوں اور بہانوں سے مدارس میں داخل ہوتے
جارہے ہیں تو میرے تجربہ میں تو غلط نہیں۔اس لئے میری تمنا ہے کہ ہر مدرسہ میں کچھ
ذاکرین کی تعداد ضرور رہا کرے۔

طلبہ کے ذکر کرنے کے تو ہمارے اکابر بھی خلاف رہے ہیں اور میں بھی موافق
نہیں۔لیکن منتہی طلبہ یا فارغ التحصیل یا اپنے سے یا اپنے اکابرین سے تعلق رکھنے والے
ذاکرین کی کچھ مقدار مدرسہ میں رہا کرے,اور[اربابِ]مدارس ان کے قیام کا انتظام کردیا
کریں کہ مدرسہ پر طعام کا بار ڈالنا تو مجھے بھی گوارا نہیں۔

طعام کا انتظام تو مدرسہ کے اکابر میں سے کوئی شخص ایک یا دو اپنے ذمہ لے لے یا
باہر سے مخلص دوستوں میں سے کسی کو متوجہ کر کے ایک ایک ذکر کرنے والے کا کھانا کسی کے
حوالہ کردیا جائے جیسا کہ ابتداء میں مدارس کے طلبہ کا انتظام اسی طرح ہوتا تھا۔البتہ اہل
مدارس ان کے قیام کی کوئی صورت اپنے ذمہ لے لیں جو مدرسہ ہی میں ہو اور ذکر کرنے کیلئے
کوئی ایسی مناسب جگہ تشکیل کرلیں کہ دوسرے طلبہ کا حرج نہ ہو,نہ سونے والوں کا نہ مطالعہ
کرنے والوں کا۔

جب تک اس ناکارہ کا قیام سہارنپور میں رہا تو ایسے لوگ بکثرت رہتے تھے جو میرے مہمان ہوکر کہ ان کے کھانے پینے کا انتظام تو میرے ذمہ تھا لیکن قیام اہل مدرسہ کی جانب سے مدرسہ کے مہمان خانہ میں ہوتا تھا اور وہ بدلتے رہتے تھے۔ صبح کی نماز کے بعد میرے مکان پر ان کے ذکر کرنے کا سلسلہ ایک گھنٹہ تک تو ضرور رہتا تھا اور میری غیبت کے زمانہ میں بھی سنتا ہوں کہ عزیز طلحہ کی کوشش سے ذاکرین کی وہ مقدار اگرچہ نہ ہو مگر ۲۰، ۲۵ کی مقدار روزانہ ہو جاتی ہے۔

میرے زمانہ میں تو [یہ تعداد] سو سوا سو تک پہنچ جاتی تھی اور جمعہ کے دن عصر کے بعد مدرسہ کی مسجد میں تو دو سو سے زیادہ مقدار ہو جاتی تھی اور غیبت کے زمانہ میں بھی سنتا ہوں کہ ۴۰، ۵۰ کی مقدار عصر کے بعد ہو جاتی ہے۔ ان میں باہر کے مہمان بھی ہوتے ہیں وہ دس بارہ تک تو اکثر ہو ہی جاتے ہیں۔ عزیز مولوی نصیر الدین سلمہ اللہ تعالیٰ اللہ تعالیٰ اس کو بہت ہی جزائے خیر دے ان لوگوں کے کھانے کا انتظام میرے کتب خانہ سے کرتے ہیں۔

اسی طرح میری تمنا ہے کہ ہر مدرسہ میں دو چار ذاکرین ضرور مسلسل رہیں کہ داخلی اور خارجی فتنوں سے بہت امن کی امید ہے۔ ورنہ مدارس میں تو داخلی اور خارجی فتنے بڑھتے جا رہے ہیں۔ اکابر کے زمانہ سے جتنا بعد ہوتا جائے گا اس میں اضافہ ہی ہوگا۔

اس ناکارہ کو نہ تحریر کی عادت نہ تقریر کی، آپ جیسا یا مفتی محمد شفیع صاحب جیسا کوئی شخص میرے اس مافی الضمیر کو زیادہ وضاحت سے لکھتا تو شاید اہل مدارس پر اس مضمون کی اہمیت زیادہ واضح ہو جاتی۔ اس ناکارہ کے رسالہ فضائل ذکر میں حافظ ابن قیم کی 'الوابل الصیب' سے ذکر کے سو کے قریب فوائد نقل کئے ہیں۔ جن میں شیطان سے حفاظت کی بہت سی وجوہ ذکر کی گئی ہیں۔ شیاطینی اثرات ہی سارے فتنوں اور فساد کی جڑ ہے۔ فضائل ذکر سے یہ مضمون اگر جناب سن لیں تو میرے مضمون بالا کی تقویت ہوگی۔

اس کے بعد میرا مضمون تو اس قابل نہیں کہ جو اہل مدارس پر کچھ اثر انداز ہو سکے آپ میری درخواست کو زور دار الفاظ میں نقل کرا کر اپنی یا میری طرف سے بھیج دیں تو شاید کسی پر اثر ہو جائے۔ دار العلوم مظاہر العلوم اور شاہی مسجد مراد آباد کے ابتدائی حالات آپ کو مجھ سے زیادہ معلوم ہیں کہ کن صاحب نسبت اصحاب ذکر کے ہاتھوں ہوئی ہے، انہی کی برکات سے یہ مدارس اب تک چل رہے ہیں۔ یہ ناکارہ دعاؤں کا بہت محتاج ہے۔ بالخصوص حسن خاتمہ کا کہ گور میں پاؤں لٹکائے بیٹھا ہے۔ والسلام

حضرت شیخ الحدیث مدظلہ

بقلم حبیب اللہ ۳۰/نومبر ۷۵ء، مکۃ المکرّمہ

﴿176﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۷/دسمبر ۷۵ء/ ۱۵/ذی الحجہ ۹۵ھ

عزیزم الحاج قاری یوسف متالا سلمہ!

بعد سلام مسنون، یہ خبر سن کر کہ تم نے یعقوب سے ویزا منگایا اور اس نے بھیج بھی دیا تمہاری آمد کا اخیر تک انتظار رہا مگر آنے والوں سے یہ معلوم ہو کر کہ دار العلوم کی مشغولیت مانع ہوئی نہ آنے سے زیادہ خوشی ہوئی۔ اللہ جل شانہ تمہاری اور تمہارے مدرسہ کی ہر نوع کی مدد فرمائے۔ خدا کرے افریقہ کی رقم پوری وصول ہو گئی ہو۔

جس حادثہ کی وجہ سے تم شروع سال میں آئے تھے اس کا برابر فکر لگا رہتا ہے۔ خدا کرے کہ وہ مرحلہ بھی خیریت سے نمٹ گیا ہو اور سعودی رقم بھی وصول ہو گئی ہو۔ میرا ارادہ حج

کے بعد فوراً مدینہ طیبہ جانے کا تھا مگر مولانا انعام صاحب ساتھ ہیں اور آئندہ پیر کو مکی جماعت تبلیغ کی روانگی ہے ان کو روانہ کرنے کے بعد انشاء اللہ تعالیٰ مدینہ منورہ روانگی ہوگی۔

تمہاری اہلیہ کی صحت کیلئے بھی دل سے دعا کرتا ہوں۔ جب خط لکھو تو میری طرف سے بھی سلام مسنون کے بعد عیادت کر دیجیو اور عزیزہ خدیجہ کو دعوات۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم حبیب اللہ

۱۵/ذی الحجہ، ۱۷/دسمبر ۷۵ء

﴿177﴾

از: مولانا عبدالحفیظ مکی صاحب مدظلہ، مکہ مکرمہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۲۰/دسمبر ۷۵ء/ ۱۸/ذی الحجہ ۹۵ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ازعبدالحفیظ، مدینہ منورہ، بدھ ۱۸/ذی الحجہ ۹۵ھ

برادرم محترم مولانا یوسف صاحب! ادام اللہ الکریم لکم الخیرات و بارک فی اعمالکم بفضلہ آمین السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

وبعدہ تقریباً ایک ماہ قبل جب یہ عاجز بیروت سے واپسی جدہ آرہا تھا تو آپ کے ایک نوجوان مرید سے ملاقات ہوئی تھی جس نے بتایا تھا کہ وہ عطاء الرحمٰن، یعقوب وغیرہ کے لئے کچھ خطوط وغیرہ لایا ہے۔ اس وقت تو بہت رقابت کا غلبہ ہوا کہ دیکھو وہ یاد رہے اور خطوط و ہدایا وغیرہ بھی اور ادھر ایک رقعہ بھی نہیں۔ مگر آپ کی کرامت و بزرگی سے اس کے چند

لمحے بعد ہی اسی جہاز میں بھائی ناخدا صاحب سے ملاقات ہوئی اورانہوں نے ملتے ہی یہ کہا کہ تمہارا خط بھی ہےاورابھی لاتا ہوں۔ پہلے وہ خط لائے پھر کوئی اور بات کی۔

میں نے جہاز میں ہی اس کا جواب لکھنا شروع کر دیا تھا جس میں مذکورہ بالا پوری تفصیل کے ساتھ تھا مگر وہ خط اب یادنہیں آرہا کہ میں نے آپ کوارسال کر دیا ہے یا کہ کہیں گم ہوگیا ہے۔ بہرحال کئی دفعہ ڈھونڈ ھنے پر بھی وہ حج سے قبل نہ مل سکا، نیا خط لکھنے کیلئے وقت چاہئے تھا مگر یہاں حضرت والا کا حج کرنا طے ہوگیا اسلئے ہر وقت اسی کی فکر وتیاری میں رہے۔

الحمدللہ حضرت والا نے حج کیا مگراس طرح کہ ۸؍ذی الحجہ کومنیٰ نہیں گئے بلکہ ۸؍کو ہی بھائی سعدی کے ہاں چلے گئے تھےاور ۹؍ذی الحجہ کوصبح صبح عرفات روانہ ہوگئے۔گاڑی والد صاحب کی چھوٹی کارتھی جس کو یہ عاجز چلارہا تھا۔حضرت آگے کی سیٹ میں تنہا تھےاور پیچھے کی سیٹ میں بھائی سعدی،مولوی اسماعیل بدات اورڈاکٹر اسماعیل صاحب اورمولوی احمد پانڈور افریقی تھے۔یعنی چارعدد مولوی حبیب اللہ صاحب ومولوی یوسف تتلا ومولوی فضل الرحمٰن صاحب کوقاضی صاحب کے قافلہ کےساتھ رکھا تھامختلف وجوہات کی بناپر, وكلها مرضية

غروب کےتقریباً دو گھنٹے بعد عرفات سے چل کرمزدلفہ آئے۔عرفات میں قاضی صاحب،مفتی زین العابدین صاحب،مولانا سعید صاحب اوران کےتقریباً چالیس رفقاء کے ساتھ ہی حضرت نے بھی قیام فرمایا اورمزدلفہ تک بھی یہ حضرات ساتھ رہے کہ یہ سب ایک بڑی بس میں تھےاورہم کاروالے کارمیں مزدلفہ میں مغرب وعشاء پڑھ کر بہت تھوڑی دیربیٹھ کرحضرت والا اپنے رفقاء کی کار کےساتھ کار پرسیدھے مکہ معظّمہ تشریف لےآئے۔

رات کوفجر سے کافی پہلے اٹھ گئے۔حضرت نے تہجد بھائی سعدی کے گھر پر ہی پڑھی اورفجر سے کچھ دیرقبل حرم شریف روانہ ہوگئے۔فجر وہیں پڑھی اورعید کی نمازتک بیٹھے رہے۔عید

پڑھ کے خطبہ سن کر وہاں سے واپسی ہوئی۔ پھر گھر پہ ہی حضرت کی رمی کیلئے بھی وکالت کی گئی۔

پہلے دن قربانی کے تیقن کیلئے اس عاجز کے ذمے وکالت کی گئی اور دوسرے دن حضرت قاضی صاحب نے وکالت فرمائی اور تیسرے روز مفتی زین العابدین صاحب نے اور چوتھے روز مولانا سعید خان صاحب کے ذمے تھی اگر ٹھہرتے, مگر چونکہ ۱۳ر کو جمعہ ہونے کی وجہ سے یہ سب لوگ ۱۲ر کو ہی واپس آ گئے اس لئے یہ رمی نہ ہوئی۔

الحمدللہ بہت آرام سے حج نمٹ گیا۔ ۱۵ر ذی الحجہ کی رات کو عشاء کے بعد عربی چار بجے تقریباً طواف وداع کے لئے حرم شریف گئے تھے مگر بھیڑ کی وجہ سے اپنی گاڑی پہ طواف نہ کر سکے اس لئے اخیر مجبوراً (شبری) یعنی چارپائی پر دو آدمیوں نے اٹھا کر حضرت کو طواف کرایا, انہیں دو سو ریال دیئے گئے۔

سعی حج چونکہ ۸ر ذی الحجہ کو کر لی تھی بہت آسانی سے جو ہو گئی تھی اور طواف زیارت بھی الحمدللہ ۱۱ر ذی الحجہ کو رات کو اپنی گاڑی پہ ہی بہت آسانی سے ہو گیا تھا۔ الحمدللہ سب ہی جگہ باوجود بھیڑ کے بہت ہی آسانی بفضل اللہ رہی۔ والحمدللہ کثیرا طیبا

محمود کے قاہرہ سے کئی خط آ چکے ہیں کہ مختلف قانونی مراحل سے بہت مشکل سے سب کچھ آپ کا سامان بھجوا دیا ہے, پمفلٹ بھی اور پیڈ وغیرہ بھی۔ امید ہے کہ سب کچھ مل گیا ہوگا۔ میں نے آخری دفعہ میں اسے بہت تاکید کر دی تھی کہ آپ کے حکم کے مطابق بحری سے ہرگز نہ بھیجے بلکہ ہوائی سے بھیجے کہ جلدی پہنچیں گے۔

غالباً ۶ر یا ۷ر ذی الحجہ کو ایک صاحب نے احرام کی حالت میں حضرت والا سے ملاقات کی۔ میں کسی کام سے پاس ہی مشغول تھا۔ حضرت نے ان سے پرتپاک ملاقات کی اور اس میں یہ لفظ بھی یاد ہیں کہ حضرت نے ان سے پوچھا کہ مقدمے کا کیا ہوا؟ انہوں نے

یہ بھی یاد ہے کہ بتایا کہ حضرت الحمدللہ برأت ہوگئی,اور بھی کچھ باتیں ہوئیں مگر مجھے یاد نہیں۔

ان صاحب کے جانے کے بعد پتہ چلا کہ یہ تو ہمارے علامہ خالد محمود صاحب ہی تھے (بقول مولوی اسماعیل صاحب بدات) ۔ اگر وہی ہیں تو امید ہے کہ مدینہ منورہ بھی تشریف لائیں گے۔ یہ عاجز بھی ان کی ٹوہ میں ہے۔ان شاءاللہ مفصل ملاقات کی پوری سعی کروں گا,مگر آپ کی جمعیۃ کا پرچہ وہ بھی حضرت کے ہاں نہ چھوڑ کر گئے اور نہ ہی کسی اور ذریعہ سے اس کی زیارت ہوئی۔ آپ سے گذارش ہے کہ میرا ایک سال کا چندہ اس میں داخل کرادیں کہ بذریعہ ہوائی ڈاک ارسال کریں اور میرے حساب میں درج فرمالیں۔

مولانا عبدالرحیم صاحب کے قاہرہ آنے میں مختلف رکاوٹیں پیش آرہی ہیں خصوصاً مصر کے ویزے میں وہاں بہت ہی سختی ہے۔ اس لئے یہی تجویز ہوا ہے کہ وہ پہلے عمرہ کے ویزے پر حجاز آجائیں اور دو چار روز ٹھہر کر یہیں سے مصر کا ویزہ لے کر مصر روانہ ہوجائیں,اور مولوی حبیب اللہ صاحب بھی ان کے ساتھ ہی، دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ خیر مقدر فرمائیں,آمین

آپ نے عزیز عبدالرؤف کو مسٹر کا لقب عنایت فرمایا۔اللہ نہ کرے ایسا ہو بلکہ آپ کا لقب استفہام انکاری ہی ہو۔ہم نے تو اسے بازار کے سلے ہوئے سوٹ میں سے بورشٹ بھی نہیں پہنائی بلکہ گھر کرتے سلے اور اسی لئے آپ کے بھیجے ہوئے تحائف میں ایک سوٹ جو کہ بورشٹ و پاجامہ تھا اس سے بورشٹ نکال لی ہے۔

پہلے تو خیال تھا کہ انکاراً واحتجاجاً جناب عالی کو واپس بولٹن ارسال کروں مگر پھر گستاخی کے خیال سے روک لیا۔اب ارادہ ہے کہ اس کی کالر کاٹ کر اچھی طرح اس فرنگیت کو مسخ کر کے کرتہ بنا کر آپ کا بہرحال تبرک تصور کر کے اسے پاکستان بھیجوں گا کہ وہ اور اس کی والدہ، دادی اور خالائیں مع میری دادی و دادا کے سب شوال سے لائلپور گئے ہوئے

ہیں۔اس سال حج میں بھی نہیں تھے ,اور تقریباً ابھی دو چار ماہ قیام رہے گا۔

آپ کا سامان انشاء اللہ حسبِ ارشاد صوفی صاحب یعقوب سے لے کر ارسال کرا دوں گا۔مولوی حبیب اللہ کا فی الحال لامع کیلئے مولانا عبدالرحیم صاحب کے ساتھ قاہرہ طے ہوا ہے۔آئندہ جو مقدر ہو۔اہلیہ محترمہ کی خدمت میں سلام مسنون، وتکلیفوں کا شکریہ۔عزیزہ خدیجہ آپا کو دعوات و پیار۔آپ سے دعاؤں کی گذارشات۔ والسلام

عبدالحفیظ

☆......☆☆☆......☆

دار العلوم العربیہ الاسلامیہ ہولکمب بری

کا

مجوزہ نصاب

السنة الاولیٰ:	علم النحو:	عربی زبان کے دس سبق:
	معلم الصرف (۱،۲،۳):	قصص النبیین ۱:
	تمرین الدروس (۱،۲):	تاریخ الاسلام (۱،۲،۳):
	رحمت عالم ﷺ:	تاریخ وجغرافیہ:
	آمدن سی لفظی:	چہل سبق:
	حکایاتِ لطیف:	تجوید مبتدی:
السنة الثانية:	ہدایۃ النحو:	علم الصیغہ:
	شرح مائۃ عامل:	قصص النبیین (۲،۳):

القرأة الراشدة: القرأة الرشيدة (١):

نور الایضاح: تاریخ وجغرافیہ:

جمال القرآن:

السنة الثالثة: کافیہ: القرأة الراشدة ٣:

القرأة الرشيدة ٢، ٣، ٤: دروس التاریخ الاسلامی (١، ٢):

قدوری (من البیوع): ھدیۃ الوحید:

ترجمۂ قرآن (من سورۃ ھود الی سورۃ الروم):

السنة الرابعة: مرقاۃ: شرح تہذیب: مختصر المعانی:

مقامات حریری (١٠ مقامات): مختارات:

ہدایۃ (١، ٢) اصول الشاشی: فوائد مکیہ:

ترجمۂ قرآن (من سورۃ الروم الی سورۃ الناس):

السنة الخامسة: مشکوٰۃ: نخبۃ الفکر: شرح عقائد نسفی:

الحماسۃ والنسیب: ہدایۃ (٣، ٤): نور الانوار:

ترجمہ (من سورۃ الفاتحہ الی سورۃ ھود):

جزری:

السنة السادسة: صحیح البخاری: صحیح لمسلم: الجامع للترمذی:

سنن لأبی داوٗد: سنن للنسائی: موٗطین:

سنن لأبی ماجۃ: شرح معانی الآثار للطحاوی

﴿178﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: دسمبر ۷۵ء/ غالباً ذوالحجہ ۹۵ھ

عزیز گرامی قدر و منزلت مولانا الحاج قاری یوسف متالا سلمہ!

بعد سلام مسنون کئی دن ہوئے تمہارا نصاب پہنچا تھا۔ تمہیں معلوم ہے کہ مجھ سے جو کوئی مشورہ لے چاہے کتنا ہی ضروری ہو مجھے کچھ نہ کچھ کہے بغیر تو چین ہی نہیں پڑتا اور اتفاق سے آج کل مولانا معین الدین ندوی جو علی میاں کے روح رواں اور ندوہ کے سب کچھ ہیں میں نے ان کے حوالے بھی کیا اور مولانا عاشق الٰہی بلند شہری جو کراچی مفتی شفیع صاحب کے مدرسہ کے روح رواں اور اب انقطاع عن الدنیا کر کے حضرت کی خدمت میں رہنے آئے اور میں نے بہت زور سے نکیر کر دی کہ مدینہ کا رہنا سر آنکھوں پر مگر جب تک کوئی علمی کام ہو سکے ہرگز مناسب نہیں۔ میرے اس نکیر پر وہ کچھ ڈھیلے تو پڑے مگر ابھی جانے کا پختہ وعدہ نہیں کیا۔

میں نے آپ کے نصاب کو ان تینوں کے حوالے کیا اور کہا کہ 'بہت آزادی سے رائے دیجیو'۔ اس واسطے کہ مشورہ کا خلاصہ یہ نہیں ہوتا کہ آپ ہمارے مشورہ کو مانیں بلکہ غور کے واسطے ہوا کرتا ہے۔ بہت آزادی سے اب غور کریں اور ہماری اصلاحات میں سے لینا چاہیں ضرور لے لیں اور نہ لینا چاہیں تو کم از کم میرے اکرام میں ہرگز نہ لیں۔ ان دونوں بزرگوں کے استدراک پر کوئی اعتراض ہو تو بلا تکلف لکھ دیجیو۔

استدراک از [حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد] زکریا [نوراللہ مرقدہ]:

نمبر۱: کنز کا ہونا بہت ضروری ہے۔ قدوری چاہے حذف کر دی جائے میرے والد صاحب کے یہاں نصاب میں قدوری اور کنز دونوں مل کر ایک سبق تھے۔ کنز کی ترتیب کے

موافق اس طرز پر کہ صبح کو قدوری اور شام کو اس کی کنز۔قدوری بمنزلہ مطالعہ کے ہوتی تھی اور چونکہ دونوں کے ترتیب میں فرق ہے اس لئے ترتیب کنز کی ہوتی تھی۔ میرے خیال میں دونوں ہونی ضروری ہیں۔

نمبر۲: جلالین بہت ضروری ہے, ترجمہ میں وہ بات نہیں جو جلالین میں ہے۔مگر میرے والد صاحب کی رائے یہ تھی کہ جلالین جس طرح پڑھانی چاہئے اس طرح یہ لوگ پڑھاتے نہیں اس لئے کہ صاحب جلالین کا دعویٰ یہ ہے کہ میں ارجح الاقوال کو لیتا ہوں اور والد صاحب کی رائے یہ تھی اس پر عمل کسی مدرسہ میں نہیں ہوتا۔ان کی رائے یہ تھی کہ مدرس مختلف تفاسیر دیکھے،مختلف اقوال دیکھے پھر جلالین کے قول کی راجحیت بیان کرے اس کے مذہب کے موافق، پھر مدرس کی رائے کے خلاف ہو تو اس پر تنقید کرے۔

نمبر۳: ترجمہ میں جو ترتیب تم نے رکھی ہے وہ صحیح ہے۔اور میرے والد صاحب کے یہاں ادب میں ترجمۃ القرآن اہم تھا۔ وہ فرمایا کرتے تھے کہ مسلمان بچوں کو الفاظ تو یاد ہوتے ہی ہیں صرف ترجمہ یاد کرانا پڑتا تھا لیکن نصاب میں پارہ عم مقدم تھا۔اوراس میں بھی نصف ثانی مقدم، نصف اول بعد میں, پھر تبارک الذی، پھر شروع سے۔تمہارے نصاب میں مدائح صحابہ میں کچھ نہیں آیا,کوئی ایسی چیز ضرور ہونی چاہئے جس میں صحابہ کرام کے اشعار ہوں۔ حضرت تھانویؒ کی کلام الملوک اور عزیز یوسف مرحوم کی حیاۃ الصحابہ رضی اللہ عنہ کا کوئی حصہ ہونا ضروری ہے۔

نمبر۴: میرا خیال یہ ہے کہ میرے دو رسالے ضرور داخل نصاب کریں, جوڑ تمہارا جہاں [جی] چاہے لگاؤ۔ایک موت کی یاد، دوسری حکایات صحابہؓ۔موت کی یاد تو میرے پاس ہے اگر تم منظور کروگے اور داخل کرنا چاہو گے تو ۵۰، ۶۰/ نسخے میں نذر کردوں گا۔حکایات صحابہؓ میرے پاس ہے نہیں تمہیں جتنی منگانی ہوں سہارنپور سے منگاؤ,اور مولوی اسماعیل کی رائے

یہ ہے کہ سہارنپور سے منگانے میں جتنا خرچ ہوگا اس سے کم میں تم فوٹو سے چھاپ سکتے ہو۔

نمبر۵: حکایات صحابہؓ انگریزی کی تمہارے عبدالقدیر کے پاس برائے فروخت ہے دو نسخے اس سے خرید کر نمونے کیلئے بھیج رہا ہوں۔ اگر تم خریدنا چاہو تو براہ راست ان سے معاملہ کرو تو انشاء اللہ زیادہ سستی پڑیں گی۔ اس کی عام قیمت پانچ ریال ہے، وہ یوں کہتا ہے کہ مدرسہ کیلئے میں رعایت کر دوں گا۔

ہمارے غریب عبدالقدیر کے مسئلہ میں میں دخل دینا نہیں چاہتا آپ ان سے براہ راست معاملہ کریں۔ مکتبہ امدادیہ، باب المجیدی، ص,ب ۱۰۳۳، مدینہ منورہ۔ جو بات کریں براہ راست معاملہ کریں۔ کچھ ان دونوں کتابوں کا رکھنا ضروری نہیں مگر میری رائے میں دونوں ضروری ہیں۔ تم نے جو شرح جامی کو اڑا دیا، ہمارے مدارس میں اس کی بہت اہمیت ہے۔

اپنے یہاں کے مصالح کو آپ جانتے ہیں، اور میرے نزدیک کافیہ کی بجائے متن متین زیادہ مناسب ہے۔ یہ کافیہ سے زیادہ آسان بھی ہے اور کافیہ سے مسائل بھی زیادہ ہیں۔ اور الفیہ ابن مالک حفظ میں نے سنایا تھا شاید آپ بیتی میں اس کی کچھ تفصیل آ گئی ہے، جی چاہے تو دیکھ لو۔

استدراک از مولانا عاشق الٰہی صاحب بلند شہریؒ:

نحمده و نصلي على رسوله الكريم

احقر نے حضرت اقدس شیخنا المعظم دامت برکاتہم العالیہ [کے ارشاد پر] دارالعلوم العربیہ الاسلامیہ کا نصاب دیکھا۔ احقر کی سمجھ میں جو باتیں آتی ہیں درج ذیل ہیں۔

نمبر۱: پورے نصاب کو ۶/سال پر پھیلایا گیا ہے حالانکہ ٹھکانہ کا عالم ۸/سال سے کم میں نہیں بن سکتا، اگرچہ دور حاضر کے قوی کا تقاضا ہے کہ دس سال میں نصاب ختم کیا جائے۔

نمبر۲: نصاب میں قدوری اور ہدایہ کے درمیان کوئی کتاب نہیں رکھی گئی۔صرف قدوری پڑھ کر ہدایہ نہیں پڑھی جاسکتی۔اور کنز الدقائق جیسے جامع متن کے پڑھے بغیر ہدایہ پڑھ لینا عادتاً مشکل ہے۔

نمبر۳: القراة الراشده اور القراة الرشيده دونوں جمع کرنے سے بوجھ بڑھ گیا ہے۔ صرف علی میاں مدظلہ کی کتاب کافی ہے۔

نمبر۴: کافیہ کے بعد میں مختصر المعانی رکھ دی گئی ہے۔حالانکہ درمیان میں کافیہ کی کوئی شرح یادروس البلاغة ہونا ضروری ہے۔

نمبر۵: منطق کی ابتداء مرقاۃ سے کی گئی ہے، یہ محل نظر ہے۔اس سے پہلے تیسیر المنطق اور میزان المنطق پڑھانا ضروری ہےاور شرح تہذیب کے بعد کم از کم قطبی ضرور پڑھائی جائے۔

نمبر۶: صرف میں فصول اکبری کی فصل خاصیات ابواب کا اضافہ ضروری ہے۔

نمبر۷: صرف ترجمہ پڑھ کر عالم بنادینا صحیح نہیں ہے، اور یہ بات کہ جلالین صرف ترجمہ [ہے] غلط ہے، اگر جلالین مناسب نہ جانیں تو تفسیر مدارک رکھی جائے۔

نمبر۸: شرح عقائد سمجھنے کیلئے اس سے پہلے یا اس کے ساتھ میبذی نہیں تو هديه سعيديه يا بداية الحكمة پڑھانا ضروری ہے، خصوصاً جب کہ سلم العلوم کے بغیر کام چلانے کی کوشش کی جارہی ہے۔

نمبر۹: هدايه مکمل پڑھنے کے بعد شرح وقاية پڑھنے کی ضرورت ختم ہوجاتی ہے۔ درجہ تخصص فی الفقہ میں درمختار، بحر، بدائع ، تنقيح الحامدية، فتاویٰ خیریہ، امداد الفتاویٰ، فتاویٰ دارالعلوم دیوبند رکھا جائے۔وبا الله التوفيق۔

احقر بلندشہری

استدراک ازمولانا معین اللہ صاحب ندوی:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خادم کے خیال میں نصاب چھ سالوں میں کرنے کی وجہ سے بہت بھرپور ہوگیا ہے, خصوصاً آخری تین سالوں میں۔ اگر مجموعی حیثیت سے ایک سال کا اضافہ ہوسکے تو مناسب معلوم ہوتا ہے۔ عام طور پر نصاب زیادہ ہونے کی وجہ سے کتابیں ناقص رہ جاتی ہیں اور استعداد میں کوئی خاص فائدہ نہیں ہوتا۔ ابتدائی مراحل میں اردو کی استعداد مناسب دینی کتابوں کے مطالعہ سے بڑھانے کا لحاظ رکھا جانا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے۔

السنة الاولیٰ: معلم الانشاء حصہ اول (دارالعلوم ندوۃ العلماء) اگر استاذ سامنے رکھیں بہتر ہے۔ گنجائش ہو تو باقاعدہ نصاب میں داخل کرلیا جائے۔

السنة الثانية: معلم الانشاء حصہ دوم۔ (دارالعلوم ندوۃ العلماء)۔ اگر استاذ سامنے رکھیں بہتر ہے۔ گنجائش ہو تو باقاعدہ نصاب میں داخل کرلیا جائے۔

السنة الثالثة: کافیہ کی بجائے شرح ابن عقیل یا شرح شذوذ الذهب (اضافہ) تهذيب الاخلاق (لمولينا عبد الحی الحسنیؒ) یا انتخاب ریاض الصالحین۔ ترجمہ قرآن پاک کے سلسلہ میں قصار مفصل اگر پہلے ہوجائیں بہتر ہے۔

السنة الرابعة: منطق میں اگر کمی ہوسکے تو بہتر ہے۔ مقامات کی بجائے نهج البلاغة کا کچھ انتخاب یا مجموعة من النظم والنثر (مصر)۔

السنة الخامسة: ادب میں اگر مختارات حصہ دوم کا اضافہ ہوسکے تو انشاء اللہ مفید ہوگا اور طلبہ عربی مضامین لکھنے کی مشق کریں۔ شرح عقائد نسفی کی بجائے شرح العقيده الطحاوية تجربہ کار حضرات کا خیال ہے کہ زیادہ آسان اور زیادہ مفید ہے۔

احقر معین اللہ ندوی، مدینہ منورہ

استدراک از مولانا محمد یعقوب صاحب، مدینہ منورہ:

بسم الله الرحمن الرحيم

١ : عدم افتتاح نبذة التعرفة بالبسملة والحمد

٢ : مجئ كلمة اردية وكان من الحكمة الاستغناء عنها بالعربية ـ وهى (دس سبق)

وبالنسبة للمنهج الدراسى:

☆ من المستحسن اضافة قسم لقراء ة القرآن نظراً لوجود طلاب صغار لايقــــ على الحفظ وكبار يريدون تصحيح قراء تهم۔

☆ ارى ان وجود مادة التجويد فى الخمس السنوات زيادة عن الحاجة الماسة والاكتفاء بتدريس التجويد فى السنتين الاوليين۔ وذلك لمن لم يتخرجوا من قسم التجويد۔

☆ تبصير الطلاب بفقه المذاهب الثلاثة الاخرىٰ لوجود اجناس مختلفة من البلدان الاسلامية المتبعون لغير المذهب الحنفى فى المملكة المتحدة۔

☆ وجود نية موفقة ان شاء الله بإفتتاح قسم التخصص فى العلوم مستقبلا

☆ تخصيب احد المشائخ للرد على الاسئلة الدينية والافتاء ودحض بعض الشبه التى قد [القاها] اعداء الله فى ارضه۔

محمد يعقوب محمد يوسف

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ:

عزیزم سلمہ!

بعد سلام مسنون، تمہارے نصاب تعلیم کو میں نے تمہارے دوست یعقوب کے بھی حوالہ کیا تھا کہ تمہارے نزدیک کوئی بات قابل اصلاح ہو تو ضرور لکھ دو۔ انہوں نے یہ پرچہ دیا تھا جو آپ کے ملاحظہ کیلئے ارسال ہے۔

میرے بھیجنے کا مطلب یہ نہ سمجھیں کہ میں اس سے متفق ہوں یا حامی۔ میرا مذہب یہ ہے کہ مشورہ عام ہونا چاہئے اور جب مختلف آراء آجائیں تو اس کی روشنی میں کام کرے۔ **وشاورهم فی الامر** ... الآیۃ میں نے ایک نسخہ سہارنپور بھی بھیجا تھا وہاں سے کوئی جواب نہیں آیا، میں اپنی آراء پہلے بھیج چکا ہوں۔

﴿179﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: دسمبر ۷۵ء / ذوالحجہ ۹۵ھ

عزیز گرامی قدر و منزلت قاری یوسف متالا سلمہ!

بعد سلام مسنون، دو ہفتے سے تمہیں ایک مفصل خط لکھنے کا ارادہ کر رہا تھا تو ایک شعر بھی ساتھ ساتھ ذہن میں آوے تھا ؎

نامہ بر تو ہی بتا تو نے تو دیکھے ہوں گے
کیسے ہوتے ہیں وہ خط جن کا جواب آتا ہے

اس لئے کہ میں نے ڈبیوں کے ساتھ تمہیں مختصر پرچے بھی لکھے مگر کسی کی رسید نہیں

آئی ,تو تقریباً دس روز ہوئے میں نے تمہارے مخلص یعقوب سے درخواست کی تھی کہ تو میری طرف سے خط لکھ دے اوران کولفافہ کے دام بھی دے دیئے تھےاوراسی دن انہوں نے کہا تھا کہ میں نے زوردار خط بھی لکھ دیئے مگر کل تمہارے دوخط ایک ڈاک سےاورایک دستی بیک وقت پہنچ گئے ,لہذا یہ شعرتو غلط ہوگیا تھا۔

تمہارارسالہ جوتم نے برائے مشورہ بھیجا تھا پہلے تو میں نے عزیز حبیب اللہ کودیا تھا کہ غور سے دیکھ لےعزیز عبدالحفیظ ریاض گیا ہوا تھااس سے میں نے کہا کہ عبدالحفیظ کےآنے پرتمہارے[اس رسالہ کو]اس کے سامنے سنوں گا۔انہوں نے بڑے غور سے دیکھااورایک اشکال تو انہوں نے کیا۔

وہ[اشکال] یہ ہے کہ تمہارے نصاب میں قصیدہ بردہ بھی ہے جوحجاز میں سعودیوں کے یہاں خاص طور سے شرک سمجھا جاتا ہے ,اورسعودی اعانت تمہارے ساتھ زیادہ ہےاس لئے اس کا بدل کوئی مناسب تجویز کرلوتو اچھا ہے۔میرے نزدیک تو حضرت تھانویؒ کا رسالہ کلام الملوک ذہن میں آیا تھا کہ اس میں حضرت تھانویؒ نے صحابہؓ کے اشعار جمع کئے ہیں مگر عرصہ ہوا چھپا تھا معلوم نہیں کہیں ملتا ہے یانہیں۔میرے کتب خانہ میں تو ہے مگرایک نسخہ سے کیا ہوتا ہے۔

میرے والدصاحبؒ تو مفیدالطالبین کی جگہ عم کے پارہ کا آخری پاؤ پڑھایا کرتے تھےاوریوں فرمایا کرتے تھے کہ مسلمان کے بچہ کوالفاظ تو یاد ہوتے ہی ہیں صرف معنی یادکرنے ہوتے ہیں۔ان کے نصاب میں چہل حدیث کاایک مجموعہ تھا جواس زمانہ میں تو بہت ملتا تھا اورہمارے درس میں وہی داخل تھا,اب میں دوسال سےاس کوتلاش کرارہا ہوں ,میراارادہ اس کوچھپوانے کا ہے اگروہ مل جائے۔اس کا نام’مجموعہ چہل حدیث خمسہ‘ تھا۔جس میں چہل حدیث شاہ ولی اللہ، قاضی ثناءاللہ، ملاجامی تین تو مجھے یاد ہیں دویادنہیں۔اگروہ مل گئی تو اس کو

تو چھاپنے کا میرا خود ارادہ ہے۔

میرے والد صاحب **نفحة اليمن** کے بھی بہت مخالف تھے۔ یوں فرمایا کرتے تھے کہ رافضی کی کتاب انگریز کی تعریف میں لکھی ہوئی، ہمارے بڑوں نے اس کو جانے کیوں داخل نصاب کر دیا۔ اس کے علاوہ تمہارے نصاب کے کاغذ میں کچھ اور بھی نشانات ہیں۔ اسلئے اس کو بھیج رہا ہوں اس پہ غور کر لو۔ یہ ضروری نہیں کہ ہمارے نشانات سب قبول ہی کرو۔

مولوی عبدالرحیم نے [آپ کو] خواب میں حضور اقدس ﷺ کی طرف سے دو پیسے دیئے ہیں (۱) اور تم نے خزانہ میں رکھنا لکھا ہے اگر عبدالرحیم نے دو قرش نہ دیئے ہوں تو اس سے کہو کہ وہ دو قرش تمہارے مدرسہ میں ضرور پیش کر دے اور اس کو اپنے خزانہ میں محفوظ کر دو۔ مجھے اس سے تعجب ہوا کہ سالانہ جلسہ کے سلسلہ میں کوئی چیز چھپی نہیں۔ جلسہ کی روداد تو ضرور چھاپنی چاہئے تھی۔

تمہارے مرسلہ حافظ پٹیل اور دوسروں کے ہاتھ جو مشروبات بھیجے پہنچ گئے, میں نے ہر ایک کی رسید بھی لکھوائی۔ موت کا استحضار تو مبارک ہے مگر اتنا نہیں ہونا چاہئے جو دینی کام یا حقوق میں مانع ہو۔ تمہارے حج پر نہ آنے کا تو مجھے بھی قلق ہے اور چونکہ تم نے رمضان میں بہت پختہ وعدہ کیا تھا اس لئے مجھے بھی انتظار تھا۔ تم نے جلد از جلد شعبان آنے کی دعا لکھی اور میں ہر دن کو آخری سمجھ رہا ہوں، یہ تمہارے پہلے خط کا جواب تھا جو جلسہ کے اشتہار کے ساتھ آیا تھا۔

تم نے دوسرے پرچہ میں عربی کے مضمون کا ذکر کیا بہت اچھا ہے، اس کا میں اوپر ذکر کر چکا ہوں کہ ہم نے بھی کچھ نشانات لگائے ہیں اسکو تم اور تمہارے ندوی صاحب ضرور ملاحظہ

---

(۱) حضرت مدظلہ نے یہ خواب حضرت شیخ رحمہ اللہ کو لکھا تھا کہ مولانا عبدالرحیم صاحب نے دو پرانے سکے یہ کہتے ہوئے دیئے کہ یہ حضور اقدس ﷺ نے عنایت فرمایے ہیں، اس ارشاد کے ساتھ کہ اسے دارالعلوم کے خزانے میں رکھ دیا جائے۔ چنانچہ اس کی تعمیل میں حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب نے دو پرانے سکے حضور ﷺ کی طرف سے عطیہ کئے تھے۔

کرلیں۔تم نے لکھا کہ تصور میں تمہارے ساتھ رہتا ہوں۔ یہ تمہاری محبت ہے,اللہ تعالیٰ تمہاری اس محبت کوطرفین کیلئے دینی ترقیات کا ذریعہ بنائے۔میری طبیعت بہت خراب چل رہی ہے۔

آپ نے لکھا کہ سوتک عمر عادی ہوتی ہے۔ہم نے تو سنا تھا کہ **اعــمــار امتی مـابیـن ستین الی سبعین** حضوراقدس ﷺ کا ارشاد ہے,میرا ضعف ونقاہت اس کا متحمل نہیں,میں تو اسی میں اتنا ضعیف ہوگیا کہ بیٹھنا بھی مشکل ہے۔

میرے پیارے! میری بیماری کی خبروں پر گریہ ہرگز مناسب نہیں۔ یہ تو کفارہ سیآت ہے,ساری عمر معاصی میں گذاردی,اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے سب کو معاف کردے۔تم نے لکھا کہ مفتی صاحب کا جہاز آج رات کو آنے والا ہے مگر قاصد نے زبانی بتلایا تھا کہ وہ پہنچ گئے,اللہ کا شکر ہے۔

اس سلسلہ میں ایک خط پہلے بھی لکھوا چکا ہوں کہ ملک عبدالحق صاحب نے مفتی صاحب کے سلسلہ میں دو دن تک تم سے ٹیلی فون ملانے کی کوشش کی,پہلے دن تو ملا نہیں دوسرے دن ملا۔اس سلسلہ میں میں نے پہلے بھی لکھا کہ جانی کا تو کوئی بدلہ نہیں ہوسکتا مگر ان کا جو مالی خرچ ہوا وہ ضرور اصرار سے دے دینا۔ میں خود دے دیتا مگر وہ مجھ سے نہیں لیں گے

میں صرف عصر کی نماز باب جبریل پر پڑھتا ہوں اور وہاں بھی ہجوم کی وجہ سے دیر تک بیٹھنا پڑتا ہے۔آج عصر بعد تم تو میرے اوپر ہر وقت مسلط رہو ہی، میں عصر کی نماز پڑھ کر تم میں پہنچ گیا اور دفعۃً یہ خیال آیا کہ تمہارے نصاب میں ایک اضافہ میں کراؤں۔میرے رسائل میں سے فضائل قرآن کی چہل حدیث ضرور کہیں داخل کرنی ہے چاہے بردہ کی جگہ کردو چاہے اور جہاں مناسب سمجھو۔قرآن پاک کا رواج بہت ہی کم ہوتا جارہا ہے اور لندن میں تو اور بھی نہیں ہوگا,اس لئے اس کے اہتمام کی ضرورت ہے۔

اس کے بعد دو ضروری باتیں اور بھی ہیں۔اول یہ کہ یہاں شوریٰ میں یہ بات آئی

ہے کہ تبلیغ کا مرکز تمہارے دارالعلوم میں قائم کیا جائے ,اس لئے کہ تمہاری زمین بہت وسیع ہے اورتم سے زائد,لہذا مرکز تبلیغ وہاں منتقل کر دینا چاہئے۔ میں نے ابھی سے اس کی تردید کردی اورتم سے بھی کہتا ہوں کہ میری رائے ہرگز نہیں ,اتنے اتصال میں تمہیں بھی دقت ہوگی اورانہیں بھی ،انہوں نے تو میری بات مان لی تم سے بھی کہے دوں کہ میں اس رائے کے موافق نہیں ہوں

دوسری بات یہ ہے کہ تم نے رمضان میں یوں کہا تھا کہ میں بلگرامی کا قصہ اخبار میں چھاپوں گا, مجھے تو اس کا خیال بھی نہیں آیا مگر مولوی اسعد نے کہا کہ انہوں نے لندن کے کسی اخبار میں بلگرامی کا قصہ سنا۔مگر مجھے معلوم نہیں ہوا کہ وہ کس اخبار میں چھپا,تم نے چھپوایا یا کسی اور نے چھپوایا۔اگر تم نے یا کسی اور نے چھپوایا ہو تو وہ اخبار ڈھونڈھ کر کم سے کم ایک تو بھیج ہی دو,اورایک سے زائد بھیجو تو اور بھی اچھا۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم حبیب اللہ

مولانا انعام الحسن صاحب پرسوں مکہ جارہے ہیں۔تجویز تو میری بھی ساتھ جانے کی تھی مگر دو وجہ سے ملتوی کرنا اور بجائے پرسوں کے شنبہ کا جانا طے کررکھا ہے۔ایک تو اس وجہ سے کہ میرے داہنے بازو میں درد ہورہا ہے ,دوسرے آج علی میاں کی آمد کی خبر ہے اوران سے ملنا ضروری ہے۔شنبہ کو میں مکہ جاؤں گا اور ایک عشرہ قیام رہے گا۔

ازحسان بہاری، بعد سلام مسنون، بہار کے اخبارات میں میں نے یہ مضمون چھپوایا تھا اور اب میں مدینہ آ گیا۔معلوم نہیں یہ واقعہ تمہیں یاد ہے یا بھول گئے ,مولوی اسماعیل تو کہتے ہیں کہ تم اخبار لے گئے تھے۔اس کا ایک فوٹو بھیجتا ہوں ,لندن کے کسی اخبار میں اس کو سامنے رکھ کر مضمون ضرور لکھوا کر دو تین عدد مدینہ ضرور بھیج دو تا کہ پاکستان بھیج سکیں۔

فقط والسلام۔حسان احمد

﴿180﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: دسمبر ۷۵ء / ذوالحجہ ۹۵ھ

میں نے تمہارے اشکالات کے متعلق شروع ہی میں اپنی معذرت لکھ دی تھی اور میری طبیعت خراب تو بہت دنوں سے چل رہی ہے مگر بعض دنوں میں اس کا غلبہ کچھ زیادہ ہی ہوجاتا ہے۔ آج کل ہفتہ عشرہ سے بہت خراب ہے۔ تفصیل تو بے کار ہے مگر اللہ تعالیٰ کے انعام واحسان سے آج کل مولانا عاشق الٰہی صاحب بلند شہری دو سال سے یہاں آئے ہوئے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل وکرم سے میری علمی بے گاروں کیلئے ان کو شفیق بنا رکھا ہے۔

دن میں تو ملنا نہیں ہوتا وہ بھی اپنے کام میں مشغول رہتے ہیں ایک مدرسہ بھی انہوں نے چلانا شروع کر دیا ہے البتہ رات کو کھانے میں ضرور شریک ہوتے ہیں۔ میں نے تمہارا خط اشکالات کا ان کو دیا اور یہ کہا کہ دو رات اس کو غور سے دیکھو اور یہ دیکھو کہ حضرت گنگوہیؒ کے کلام سے کیا مخالفت ہے؟

انہوں نے دو دن کے بعد کہا کہ مجھے تو کوئی تعارض سمجھ میں نہیں آیا تو میرا بہت ہی جی خوش ہوا، اور میں نے ان سے یوں کہا کہ مولانا یوسف صاحب کے اشکال کا جواب تم لکھو انہوں نے لکھ کر رات دیا جو اس پرچہ کے ساتھ بھیج رہا ہوں۔ تم بھی ان کے جواب کو غور سے دیکھیو اور جو کچھ تمہیں اشکالات پیش آئے اس کو صفائی سے لکھیو، اس میں محجوب ہونے کی ضرورت نہیں

پہلے تو میرا خیال ہوا تھا کہ تمہارا اشکال..... ہی کے پاس بھیج دوں مگر اس میں تردد تھا کہ کہیں ان کو گرانی نہ ہو۔ اگر تمہیں مولوی عاشق الٰہی صاحب کے جواب سے تشفی ہو جائے تب تو بہت ہی اچھا۔

﴿181﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۳۱/دسمبر ۷۵ء/ ۲۸/ذوالحجہ ۹۵ھ]

عزیزم الحاج مولوی یوسف متالا سلمہ!

بعد سلام مسنون، عزیز یعقوب کی اس اطلاع پر کہ اس نے تمہارا ویزا بھیج دیا ہے۔ تمہارا اچھا خاصا انتظار رہا مگر آنے والوں سے یہ معلوم ہوکر کہ دار العلوم کی مشغولی کی وجہ سے نہ آسکے میرا تو جی بہت خوش ہوا اگر چہ بعض وجوہ سے تمہاری ملاقات ضروری تھی، جو خط سے نہیں ہوسکتی۔

عزیز عبد الرحیم کا تو خط بہت دنوں سے نہیں آیا مگر حاجی یعقوب کے خط سے تمہاری اہلیہ اور عزیزہ خدیجہ کا بمبئی پہنچنا اور وہاں سے مکان روانہ ہوجانے کا حال معلوم ہوگیا تھا۔ تمہارے مرسلہ پان بھی حامل عریضہ کے ہاتھ پہنچ گئے جزاکم اللہ تعالیٰ۔ معلوم نہیں تمہارے یہاں پان ہندو پاک سے آتے ہیں یا کہیں اور سے؟ تمہارے گذشتہ سال کے پان تو بہت اچھے رہے اور تقریباً ایک ماہ تک چلتے رہے مگر اس سال کے پان زیادہ دیر نہیں رہ سکے۔ معلوم نہیں یہ فرق کیوں ہوا۔

خدا کرے تمہاری سعودی امداد اور افریقی امداد پہنچ گئی ہو۔ میں نے پہلے بھی کئی دفعہ لکھا کہ کام آہستہ آہستہ شروع کرو جو انشاء اللہ تعالیٰ موجب برکت اور ترقی ہوا کرتا ہے۔ نیچے سے آہستہ آہستہ ترقی اوپر کو بہت ٹھوس ہوتی ہے اور اوپر سے نیچے کو ترقی پائیدار نہیں ہوتی۔ علی میاں رابطہ کے جلسہ میں تو نہیں آسکے مگر انہوں نے لکھا ہے کہ جامعہ اسلامیہ کا کوئی اجتماع اخیر محرم میں ہونے والا ہے، اس میں ان کی آمد کا ارادہ ہے اگر ابھی سے ان سے خط

وکتابت کرلو کہ واپسی میں تمہارے یہاں ہوتے جائیں تو اچھا ہے۔

تمہارے لئے تمہارے اہل وعیال کیلئے ،تمہارے دار العلوم کیلئے دل سے دعا گو ہوں۔ پہلے بھی چند ڈبے مختلف لوگوں کے ہاتھ بھیج چکا ہوں۔ خدا کرے پہنچ گئے ہوں۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم حبیب اللہ، ۳۱ ر دسمبر ۷۵ء

حامل عریضہ سے کہہ دیا کہ تم سے کثرت سے ملتے رہیں، میری تو تمنا تھی کہ اسی لائن میں تم خوب آگے بڑھو، اللہ تعالیٰ میری اس خواہش کو پورا کرے۔

☆...... 10 ......☆

1396-97 ھجری

/

1976-77 عیسوی

''اسی طرح میری تمنا ہے کہ ہر مدرسہ میں دو چار ذاکرین ضرور مسلسل رہیں کہ داخلی اور خارجی فتنوں سے بہت امن کی امید ہے۔ ورنہ مدارس میں تو داخلی اور خارجی فتنے بڑھتے جا رہے ہیں۔ اکابر کے زمانہ سے جتنا بعد ہوتا جائے گا اس میں اضافہ ہی ہوگا۔''

ماہنامہ بینات کراچی: محرم ۱۳۹۶ھ/ جنوری ۷۶ء

﴿182﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۱۹؍جنوری ۷۶ء / ۱۷؍محرم ۹۶ھ

مکرم و محترم جناب الحاج قاری یوسف صاحب زادت معالیکم!

بعد سلام مسنون، پرسوں تمہارا محبت نامہ پہنچا تھا اسی وقت سے برابر خط لکھنے کا ارادہ کرتا رہا۔ آج کی ڈاک سے تمہارے مدرس۔۔۔۔تجویز کا لفافہ پہنچ گیا۔ اس کا مضمون مختصر تھا اس لئے اسی پر تمہارے خط کا جواب لکھوا رہا ہوں۔

حج پر تو تمہارے یعقوب نے تمہارا بڑا انتظار کرایا یہ کہہ کر کہ ویزا بھیج چکا ہوں اور اس کے بعد ویزے کا تار بھی بھیج چکا ہوں اگر چہ تمہارے دار العلوم کی وجہ سے وہاں کی غیبت عقلاً تو گراں ہے مگر جذبات بسا اوقات عقل پر غالب آجاتے ہیں۔ تمہارے سے بعض باتیں تو زبانی ہی کرنے کی تھیں۔

میرا سایہ تو بہت طویل ہو چکا میرے لئے اب حسن خاتمہ اور مغفرت کی دعا کیا کرو۔ تم نے دشمنان اسلام کے جو منصوبے لکھے ان سے بہت قلق ہے اللہ تعالیٰ رحم فرمائے۔ مولانا انعام صاحب سے بھی دعا کی خاص طور سے درخواست کر دی تھی، ان کے پاس تو معلومات مجھ سے کچھ زیادہ ہی تھیں جو مجھے سنائیں، جس پر مجھے تعجب بھی ہوا۔

مجھے اس پر تعجب ہوا کہ ڈیڑھ ماہ سے میرا کوئی خط نہیں پہنچا، مجھے تو یاد پڑتا ہے کہ مکہ آکر بھی ایک خط لکھوا چکا ہوں۔ تمہاری اہلیہ اور خدیجہ کا حصہ تو جدہ بھجوا چکا ہوں۔ آج کل ایک ہفتہ سے تمہارے مولوی یعقوب جدہ گئے ہیں، سنا ہے کہ نئی کار خریدنے گئے ہیں۔ عطاء الرحمٰن نے بتایا کہ ایک دن کو کہہ کر گیا تھا مگر سیر و تفریح میں ایک ہفتہ لگا دیا۔

اگر تم حج پر آسکتے تھے جیسا کہ تم نے لکھا تو حج کے ویزے سے تو مدینہ منورہ آسانی سے آنا ہوسکتا ہے۔ میرا تو اصرار اور خواہش کئی سال سے یہی ہے کہ حج کے زمانہ میں مدینہ رہوں مگر اس سال مولانا انعام وغیرہ تبلیغی احباب کی آمد کی وجہ سے اور حج کے بعد جماعتوں کی روانگی کی وجہ سے ٹھہرنا پڑ گیا اور ۲۷/دسمبر کو چل کر ایک شب بدر ٹھہر کر ۲۸/کو یہاں پہنچ گیا

میرے رمضان کا مسئلہ بھی ہر سال معرکہ بن جاتا ہے۔ امراض کی کثرت، سفر سے وحشت مگر ہندو پاک بلکہ حرمین والے بھی اس پر اصرار کرتے ہیں کہ رمضان سہارنپور کرنا ضروری ہے۔ تمہارے دارالعلوم کا قرضہ بہت سا ادا ہوگیا اس سے بہت مسرت ہوئی اللہ تعالیٰ بقیہ کو بھی ادا کرادے، تمہاری وجہ سے مجھے بھی اس کا بڑا فکر ہے۔ معلوم نہیں ملاوی سے تمہارے خط کا جواب موصول ہوگیا یا نہیں؟

تمہارے لئے خواب بہت مبارک ہے۔ عزیز عبدالرحیم کا خط میرے پاس تو بہت دنوں سے نہیں آیا البتہ کل حاجی یعقوب صاحب کا خط آیا تھا کہ مولوی عبدالرحیم بمبئی آئے ہوئے ہیں، تمہاری خالہ کی شدت بیماری کا حال بھی تمہارے خط سے معلوم ہوا، عرصہ ہوا عبدالرحیم نے بھی لکھا تھا اللہ تعالیٰ ہی صحت وقوت عطا فرمائے اور اپنے وقت پر حسن خاتمہ کی دولت سے نوازے، اس سے بہت مسرت ہوئی کہ اسباق اطمینان بخش ہورہے ہیں **اللھم زد فزد۔**

تم نے تو لکھا کہ تیرا ڈیڑھ ماہ سے خط نہیں آیا مجھے تو یاد ہے کہ میں نے کسی خط میں تمہیں لکھا تھا کہ ۲۰/فروری کو علی میاں کی مدینہ منورہ آمد ہے۔ تم لکھنؤ جلد خط لکھو کہ اس سفر میں اگر لندن کا جوڑ بیٹھ سکے تو مدرسہ میں ایک آدھ روز قیام فرماویں۔ **تمہارے اور تمہارے دارالعلوم کیلئے تو میں دعا سے کسی وقت بھی غافل نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ علم وعمل میں برکت فرمائے**

مولوی نصیر کے خط سے معلوم ہوا تھا کہ تم نے کچھ کتابیں منگائی تھیں جو طیارہ سے بھیج دی تھیں خدا کرے پہنچ گئی ہوں۔ میرے خیال میں ڈاک سے تو بڑا محصول خرچ ہوتا

ہے۔اگر طیارہ سے ساتھ لانے میں محصول خرچ [کم] ہوتا ہوتو کسی جانے آنے والے کے ہاتھ منگالوتو شاید تخفیف رہے۔

تمہارے یہاں کے حاجی تو بہت آئے اگر کچھ کتابوں کو یہاں عبدالحفیظ کو دے دیتے تو سہولت سے لے جاتے۔خط لکھو تو عزیزہ خدیجہ اور اس کی والدہ کو بھی سلام اور دعا لکھ دینا۔ ان دونوں کیلئے کچھ ڈبے تو میں نے کھجور اور حلوہ کے بھیجے ہیں،خدا کرے پہنچ گئے ہوں۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم حبیب اللہ

۱۹ر جنوری ۷٦ء،مدینہ طیبہ

تمہارے حاجی عبدالقدیر صاحب اس وقت میرے پاس تشریف فرما ہیں انہوں نے تو کہا نہیں مگر میں ان کی طرف سے سلام لکھوا رہا ہوں۔

﴿183﴾

از:حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام:مولانا عبدالرحیم متالا صاحب

تاریخ روانگی:۲۱ر جنوری ۷٦ء/ ۱۹ر محرم ۹٦ھ

عزیزم سلمہ!

بعد سلام مسنون،آج ۲۰ر جنوری کو تمہارا برقیہ جس میں خالہ مرحومہ کے حادثہ کی خبر تھی پہنچا۔بہت ہی صدمہ ہوا کہ تم دونوں بھائیوں پر مرحومہ کے بہت ہی احسانات تھے۔ان ہی کی وجہ سے یہ ناکارہ بھی مرحومہ کیلئے دعائے مغفرت اور ایصالِ ثواب کرر ہا ہے۔دوستوں

کو بھی تاکید کر دی، جو آیا ہے جانے ہی کے واسطے آیا ہے۔

پسماندگان بالخصوص جن پر حقوق زیادہ ہوں ان کی طرف سے احسان کا بدلہ دعائے مغفرت اور ایصالِ ثواب ہی ہوسکتا ہے۔ تمہارے اہتمام کی وجہ سے میرا بھی جی چاہ رہا ہے کہ تار دوں مگر تاروں کا حشر بہت ہی خراب ہے۔ پندرہ بیس دن بھی لگ جاتے ہیں اور پہنچتے بھی نہیں۔ تمہاری کرامت سے چوتھے دن پہنچ گیا۔

یہ خبر تو تم نے سن لی ہوگی کہ تمہارے مولوی احمد گودھروی کی اہلیہ بھی روانہ ہوگئی۔ مولوی احمد نے جلد نعم البدل کیلئے دعا کو لکھا ہے اگر چہ بچے کئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی بھی تربیت کا بہتر سے بہتر انتظام کرے۔

اپنی اہلیہ نیز عزیزہ خدیجہ اور اس کی ماں سے بھی سلام کہہ دیں۔ تم چاروں کیلئے کھجور اور حلاوہ کے ڈبے بھیجے ہیں۔ حاجی یعقوب کے خط سے تمہارا بمبئی جانا معلوم ہوا تھا۔ معلوم نہیں کیوں گئے تھے۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم حبیب اللہ ۲۱ / جنوری ۷۶ء۔ مدینہ منورہ

از خادم محمد یعقوب غفرلہ، بمبئی۔ سلام مسنون، آج صبح حضرت جی صاحب مدظلہ العالی خیریت سے تشریف لے آئے۔ خادم تو بیمار ہے جس وجہ سے ہوائی اڈہ پہنچ نہ سکا۔ کیونکہ تین روز سے گھر میں ہوں۔ ابھی شام کو قاضی صاحب کے اصرار سے حضرت جی صاحب مدظلہ کی قیام گاہ پر ملاقات کیلئے حاضر ہوا تھا۔ آپ سے ملاقات نہ ہوسکی۔ کوئی عذر پیش آیا ہوگا۔ دعا کی خاص طور سے درخواست ہے۔ والسلام

﴿184﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۲۲/جنوری ۷۶ء / ۲۰/محرم ۹۶ھ

عزیزم الحاج مولوی یوسف متالا سلمہ!

بعد سلام مسنون، دو تین دن ہوئے ایک خط تمہارے نام تمہارے مدرسہ کے مدرس قاری اسمٰعیل کے ائر لیٹر پر لکھوا چکا ہوں پہنچ گیا ہوگا۔ اس وقت ایک ضروری خط لکھنا پڑ گیا وہ یہ کہ تمہارے خسر حاجی یعقوب نے کئی سال ہوئے میرے ساتھ کاندھلہ جاتے وقت حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب کے مزار پر ایک چہار دیواری بنوانے کی خواہش ظاہر کی تھی بشرطیکہ میں بنواؤں، میں نے صرف چار دیواری قد آدم بنوانے کی اجازت دی تھی جیسا کہ حضرت حافظ ضامن صاحب کے مزار پر ہے۔ اس پر بھی میں نے کہہ دیا تھا کہ میرے بس کا تو ہے نہیں اگر قاری طیب صاحب خود اس کا ذمہ لیں کہ وہ خود بنوادیں گے تو مضایقہ نہیں۔

اس وقت اس کا اندازہ ہزار ڈیڑھ ہزار روپیہ کا تھا اس کے بعد اس کے متعلق تمہارے خالو صاحب نے بھی کچھ نہیں لکھا اور قاری صاحب نے بھی کچھ نہیں لکھا۔ کل کی ڈاک سے قاری طیب صاحب کا میرے پاس خط آیا کہ حافظ مکن اس کو بنوانے کا ارادہ کر رہے ہیں، دس بارہ ہزار روپئے کا اندازہ بتاتے ہیں۔ جن صاحب نے تجھ سے کئی برس ہوئے وعدہ کیا تھا ان سے یاد دہانی کرا کر وہ رقم بھجوادے۔

میں نے قاری صاحب کو فوراً جواب معذرت کا لکھوادیا کہ اول تو میرا وعدہ صرف چار دیواری قد آدم کا تھا اس کیلئے اتنی بڑی رقم کی ضرورت سمجھ میں نہیں آئی۔ دوسرے یہ کہ اس میں شرط یہ تھی کہ آپ اپنی نگرانی میں صرف چار دیواری بنوادیں۔ حافظ مکن کے پاس رقم

بھیجنے کا نہ میں نے وعدہ کیا اور نہ اس کا ارادہ ہے, اور چونکہ کئی سال کی بات ہو چکی اس لئے میں ان صاحب سے جو اس وقت ارادہ کر رہے تھے کوئی یاد دہانی بھی نہیں کر سکتا۔

غالبًا وہ اس پر قبہ وغیرہ بنانے کی تجویز میں ہیں جس کا میں بہت مخالف اور ناجائز سمجھتا ہوں اس لئے تمہارے ذریعہ سے تمہارے خالو صاحب کو یہ مضمون اچھی طرح سمجھا دینا ہے کہ اگر میرے واسطہ سے یا میرے حوالہ سے قاری صاحب یا نانوتہ سے کوئی مطالبہ ہو تو بے تکلف لکھ دیں کہ زکریا سے جو وعدہ تھا وہ اسی کے ذریعہ ہو سکتا ہے البتہ براہ راست اگر قاری صاحب اپنی طرف سے تحریک کریں یا کوئی اور تو آپ کو اختیار ہے البتہ میری طرف سے نہ سمجھا جائے۔

مجھ سے اس مرتبہ ہندوستان سے آتے وقت حافظ مکن نے براہ راست بھی کہا تھا میں نے ان کو یہی جواب دیا تھا کہ صرف چاردیواری کیلئے تو میں اب بھی تیار ہوں چاہے جس طرح بھی بنواؤں, ان صاحب کو لکھوں یا کسی اور کو, لیکن قبہ، روضہ وغیرہ بنانے کا میں ہرگز موافق نہیں, اس کا مخالف ہوں, اس میں تغافل نہ کریں۔ خالو صاحب کو جلد مطلع کر دیں مبادا وہ میرے نام کی وجہ سے کوئی وعدہ کر لیں۔

دوسرا ضروری امر یہ ہے کہ کل منگل کے روز عبدالرحیم کا برقیہ پہنچا جو غالبًا اتوار کا دیا ہوا تھا کہ دوشنبہ کو تمہاری خالہ صاحبہ کا انتقال ہو گیا۔ غالبًا برقیہ تمہارے پاس بھی پہنچ گیا ہو گا احتیاطًا میں نے بھی لکھ دیا۔

تیسرا امر یہ ہے کہ تقریبًا ایک ہفتہ ہوا تمہارے مخلص مولوی احمد گودھروی کا خط آیا تھا کہ ان کی اہلیہ کا بھی انتقال ہو گیا، ۴؍ بچے چھوڑے ہیں۔ میں نے تعزیت کا کارڈ لکھوا دیا۔

چوتھا امر یہ ہے کہ مجھ پر ہر سال سہارنپور رمضان گذارنے کے تقاضے ہوتے رہتے ہیں میرا مقدر کہ کئی سال سے حرمین کے رمضان سے محروم ہوں۔ اب کے تو بہت ہی زور

پڑ رہے ہیں لوگوں کو ہر رمضان میں یہ خیال ہوتا ہے کہ یہ آخری رمضان ہے, اس کے بعد یہ زندہ رہے گا یا نہیں۔ اس لئے مکمل نظام تو ابھی نہیں بنا مگر سہارنپور رمضان گذارنے کے تقاضے [میرے یہاں] آنے کے بعد سے ہی شروع ہوگئے مزید برآں یہ کہ اب کے حرمین والے بھی رمضان سہارنپور کرنے کا تقاضا کررہے ہیں جو پارسال وہاں جاچکے ہیں۔

تم نے چونکہ پہلے خط میں عمرہ پر آنے کا ارادہ لکھا تھا اس لئے قبل از وقت تمہیں اطلاع کردی کہ ابھی عمرہ کا ارادہ نہ کریں۔ تمہاری اہلیہ بھی ہندوستان گئی ہوئی ہیں ایک دو ماہ تک میرے نظام کا انتظار کرلو۔ اگر تمہارے رمضان سہارنپور کا کوئی نظام ایسا ہوسکے جس میں رمضان سے قبل یا رمضان کے بعد اپنے گھر والوں سے بھی مل آؤ اور ساتھ لانا ہو تو لیتے آؤ اگرچہ تمہاری طویل غیبت دارالعلوم کیلئے بہت مضر سمجھتا ہوں مگر اپنے حالات کی اطلاع بھی ضروری سمجھی۔ اللہ تعالیٰ جو تمہارے حق میں دارین کے اعتبار سے [جو] خیر ہو اس کے اسباب پیدا فرمائے۔

اگر اس ناکارہ کا جانا ہوا تو جمادی الاولیٰ تک مدینہ سے روانگی ہوگی اس لئے کہ ایک مصیبت ہندوستان جانے میں یہ ہے کہ آمد و رفت میں پندرہ بیس روز مکہ کے ضروری ہیں اور دو سال سے پاکستان والوں نے بھی ایک اڑنگا لگانا شروع کردیا کہ ذیقعدہ میں ان کے سالانہ اجتماع میں بھی شرکت کروں۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم حبیب اللہ

۲۲ / جنوری ۷۶ء، مدینہ طیبہ

یہ خط رات لکھوایا تھا اور تمہارا نیا پتہ ہمارے کاتبوں میں سے کسی کو معلوم نہیں۔ خیال تھا کہ علی الصباح تمہارے یعقوب کو بلوا کر تمہارا پتہ لکھواؤں گا مگر معلوم ہوا کہ وہ اپنی کار کے

چکر میں پھر جدہ اڑ گئے۔ معلوم نہیں کب واپس آئے گا، اب تو اس کی واپسی پر ہی یہ خط جا سکے گا
یہ خط کئی دن ہوئے لکھا تھا مگر تمہارے یعقوب تمہاری طرح سے اولوالعزمی میں لگے ہوئے ہیں، کار خریدنے کیلئے جدہ گئے ہوئے ہیں، اسی وقت آئے اور مولوی حبیب اللہ کو باہر ہی سے پتہ دے گئے ورنہ میرا خیال تھا کہ خط انہی کو دے دوں گا کہ وہ کچھ لکھنا چاہیں تو لکھ کر ڈال دیں گے۔ فقط والسلام

﴿185﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ
بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی
تاریخ روانگی: ۲۷؍جنوری ۷۶ء [۲۵؍محرم ۹۶ھ]

عزیزم سلمہ!

بعد سلام مسنون، کئی دن ہوئے تمہیں ایک خط قاری اسمٰعیل کے ائرلیٹر پر بھیجا تھا امید ہے کہ پہنچ گیا ہوگا۔ اس دن رات کو مجھے ایک ضروری خط تمہیں لکھنا پڑ گیا جو تمہارے خالو کے متعلق نانوتہ کے قبرستان کے سلسلہ میں تھا۔ اس کو تو میں نے اسی وقت رات میں لکھوالیا تھا مگر تمہارا پتہ کسی کو معلوم نہیں تھا۔

سنا تھا کہ تم نے اپنے دوستوں کو کوئی کتاب یہاں انعام میں تقسیم کی تھی، معلوم ہوا کہ وہ سید جلیل کے پاس ہے اس پر تمہارے دارالعلوم کا پتہ چھپا ہوا ہے، ان سے ناخدا سے کئی سے تحقیق کرایا مگر کسی جگہ سے تمہارا جدید پتہ دارالعلوم کا نہ ملا، اس کتاب پر بھی نہیں تھا۔

تمہارے مولوی یعقوب آج کل کار کی خریداری [کے سلسلہ] میں جدہ کا چکر لگا رہے ہیں۔ رات ہی وہ واپس آئے تو عطاء الرحمٰن نے ان سے پتہ کا تقاضا کیا، وہ علی الصباح

مولوی حبیب اللہ کو پتہ دے کر چلے گئے۔

میرا تو خیال تھا کہ ائر لیٹر ہی ان کے حوالہ کر دوں گا کہ اس پر جگہ بہت تھی وہ کچھ لکھیں گے تو اس پر لکھ دیں گے اور پتہ بھی لکھ دیں گے مگر وہ پتہ مولوی حبیب اللہ کو دے کر جامعہ چلے گئے اور مجھے اس خط کی تاخیر گراں ہو رہی تھی, اس لئے اس پر پتہ لکھوا کر مولوی حبیب اللہ جب ڈاکخانہ گئے تو واپسی پر تمہارا ایک ائر لیٹر ساتھ لے آئے۔

سننے سے پہلے تو میرا خیال تھا کہ دو خط جا چکے ہیں دو چار دن میں کسی کی رسید آئے گی تو اس پر ائر لیٹر کا جواب بھی اسی میں لکھوا دوں گا مگر سننے کے بعد معلوم ہوا کہ یہ بھی فوری جواب طلب ہے اس لئے فوراً جواب لکھوا رہا ہوں۔

تقسیم ہند سے پہلے جو مسلمان افسر سہارنپور میں آتا وہ آنے کے بعد بلکہ آنے سے پہلے اس ناکارہ کا نام بھی سنا ہوا ہوتا اور پہلی فرصت میں مجھ سے ملنے آتا اور میں ابتداء بہت اکرام و اعزاز کرنے کے بعد رخصت کے وقت کہتا کہ آئندہ تکلیف نہ فرماویں۔ بعض کو تو ناگوار بھی ہوتا اور بعض پوچھتے کہ ہم سے کیا تکلیف پہنچی۔ میں ان سے کہا کرتا کہ آپ افسر اعلیٰ ہیں، منصف ہیں، کلکٹر ہیں، سب جج ہیں وغیرہ وغیرہ آپ تک تو اہل اغراض کی رسائی مشکل ہے اور میں غریب طالب علم ہوں میرا ناطقہ بند ہو جائے گا روز لوگ سفارش کیلئے کھڑے رہیں گے۔

اس کے واقعات تو بہت کثرت سے ہیں اور دو چار لکھوانے بھی مشکل ہیں۔ بھائی محمود مرحوم کے اسلامیہ اسکول کے پرنسپل ہونے کا قصہ لوگ کہتے ہیں کہ آپ بیتی میں ہے اگر فرصت ہو تو کسی سے کہیو کہ ڈھونڈھ کر بتا دے۔ عزیز شاہد اس وقت میرے پاس ہے اس نے فوراً کہا کہ آپ بیتی نمبر ۳ میں صفحہ ۱۴۱ پر ہے اسے ضرور ملاحظہ فرمالیں۔

تم ویسے بڑے عالی دماغ ہو اور مجھ دقیانوس کی باتیں تمہاری سمجھ میں نہیں آتیں لیکن اسی [۸۰] سال میں پہنچ گیا ہوں تجربات تم سے بہت زیادہ رکھتا ہوں۔ اور تم سے تعلق

ہے اس واسطے میں تو اپنی خیر خواہی انشاء اللہ تعالیٰ مرتے دم تک رکھوں گا ہی تمہاری نگاہ میں میری سفارش قابل قبول ہو یا نہ ہو ؎

مراد ما نصیحت بود و کردیم
حوالت با خدا کردیم و رفتیم

اگر سمجھ میں نہ آوے تب بھی بقول حضرت رائپوریؒ اور حضرت ناظمؒ کے ایک بے وقوف کی بات بے سمجھے مان لیجئو۔ خدا نہ کرے کہ تمہارے نئے دار العلوم کو یا تمہاری ذات کو اس سے نقصان پہنچے۔ جرأت ہو تو صاف انکار کر دیجیو اور نہ ہو تو لطائف حیل سے ٹال دیجیو

تمہاری خالہ مرحومہ کے متعلق تو آج دوپہر کے خط میں لکھ چکا ہوں کہ عزیز عبد الرحیم کے برقیہ سے حادثہ کا حال معلوم ہوا اور یہ پہلے سے معلوم تھا کہ تم دونوں کی تربیت تمہاری خالہ مرحومہ نے کی مگر جو تفاصیل تم نے لکھیں ان کا علم نہیں تھا تم نے اچھا کیا لکھ دیں۔ اس سے میری دعا اور ایصالِ ثواب میں اضافہ ہوا۔

اللہ جل شانہ مرحومہ نے تم دونوں کی تربیت میں جو مشقتیں اٹھائیں اس کا زیادہ سے زیادہ اجر دے اور اب تمہیں مزید تاکید لکھتا ہوں اور انشاء اللہ تعالیٰ عبد الرحیم کو بھی لکھوں گا کہ تم دونوں پر مرحومہ کا حق بہت زیادہ غالب ہے بہت اہتمام سے دعائے مغفرت اور ایصال ثواب کا خوب اہتمام خود بھی کیجئو، دوستوں سے اور دار العلوم کے طلباء اور مدرسین سے بھی میری طرف سے تاکید کر دیجئو کہ وہ جتنا ہو سکے دعائے مغفرت اور ایصالِ ثواب کرتے رہیں۔

تم نے بہت اچھا کیا کہ مرحومہ کا حج کرا دیا، ان حالات کے بعد تم پر جتنا اثر ہو قرینِ قیاس ہے۔ جن کو مرحومہ سے خصوصی تعلق نہیں تھا ان پر بھی اثر ہے، اس رونے کے زمانہ کو بہت غنیمت سمجھیں کہ ایسے وقت کا پڑھا ہوا بہت وزنی ہوتا ہے۔

تم نے رقم کے انتقال کی جو صورت لکھی بہت مبارک ہے، اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔

تمہارے اخلاص اور دوڑ دھوپ ہی کا ثمرہ ہے, اللہ تعالیٰ کا بہت ہی لاکھ لاکھ شکر احسان ہے کہ تم دارالعلوم کے متعلقہ قرضوں سے سبکدوش ہوگئے , **اللھم لک الحمد کله ولک الشکر کله**

میں نے تقریباً ایک مہینہ ہوا تمہیں خط میں لکھوایا تھا کہ ۲۰/فروری کو علی میاں مدینہ آرہے ہیں ان سے خط وکتابت کر کے آمد یا رفت میں سے کسی وقت لندن کے سفر کی منظوری لے لو۔ اب تو بظاہر اگر خط نہیں لکھا ہے تو جلدی لکھ دو۔ کئی سال ہوئے انہوں نے تمہاری درخواست اور میری سفارش پر وعدہ کیا تھا مگر تم ہی ڈھیلے ہوگئے تھے کہ ابھی تو کچھ ہے نہیں۔ اب تو ماشاءاللہ تعلیم بھی شروع ہوگئی اور دارالعلوم بھی دارالعلوم بن گیا۔

تمہارے لئے تمہارے دوستوں کے لئے دعا سے اور روضۂ اقدس پر صلوۃ وسلام پیش کرنے سے کبھی دریغ نہیں ہوتا۔ معلوم نہیں تمہاری اہلیہ کا قیام اپنے گاؤں میں کب تک ہے اور اس کا کیا نظام ہے۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم حبیب اللہ ۲۷/جنوری ۷۶ء، مدینہ منورہ

مجھے اپنے پہلے خط کا جس میں تمہارے خالو صاحب کے متعلق مضمون تھا رسید کا انتظار ہے۔ پہنچنے کے بعد اپنے خالو سے فوراً ملاقات کر سکو تو اچھا ہے ورنہ مجھے اس کی رسید سے ضرور مطلع کر دینا۔ مولوی ہاشم، قاری اسماعیل، ڈاکٹر شہیر الدین سے خاص طور سے سلام مسنون کہہ دیں اور بھی اپنے مدرسین اور عملہ میں سے جس سے جی چاہے۔ مولوی انعام صاحب وغیرہ تو شنبہ کے دن جدہ سے روانہ ہو گئے, غالباً کل یا پرسوں بمبئی پہنچ جائیں گے البتہ عزیز شاہد میرے ساتھ مقیم ہے۔ فقط

﴿186﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: یکم فروری ۷۶ء [یکم صفر ۹۶ھ]

عزیزم الحاج مولوی یوسف متالا سلمہ!

بعد سلام مسنون، پرسوں تمہارا ائر لیٹر پہنچا تھا۔ میں چونکہ ۳،۴ خط تمہیں دمادم لکھ چکا ہوں اس لئے خیال ہوا کہ ایک آدھ خط کا جواب آجائے تو اس کے ساتھ ہی اس خط کا بھی جواب لکھوا دوں مگر اس وقت تمہارے رشتہ دار غلام حسین مصافحہ کیلئے آئے۔ معلوم ہوا کہ لندن جارہے ہیں اس لئے میں نے عجلت میں تمہارے خط کا جواب لکھوانا مناسب سمجھا۔

تمہاری اہلیہ کے علاج کیلئے جب تمہارا ہونا ضروری ہے تو تمہیں یقیناً جلد از جلد پہنچ جانا چاہئے۔ عمرہ اور میرے ساتھ رمضان سے یہ چیز مقدم ہے۔ البتہ اگر تم نے میرے سابقہ خط کی بنا پر علی میاں کو لندن آنے کی دعوت دے دی ہو تو ان کے جواب کا انتظار ضروری ہے۔ وہ ۱۵ر فروری کو جدہ پہنچ رہے ہیں اس لئے اگر اب تک نہ لکھا ہو اور ہفتہ عشرہ میں لکھ سکو تو ضرور لکھ دو، ورنہ وہ یہاں سے روانہ ہو چکیں گے۔

میں نے جو چند ضروری باتیں لکھی تھیں وہ ضروری تو ہیں مگر جلدی نہیں اس لئے میری وجہ سے یا عمرہ کی وجہ سے گھر جانا مؤخر نہ کریں، البتہ دارالعلوم میں اگر علی میاں [کی آمد] کی کوئی صورت ہو رہی ہو تو اس کا انتظار ضروری ہے کہ دو سال ہوئے میری سفارش پر انہوں نے دارالعلوم آنے کا ارادہ کیا تھا مگر اس وقت نہ ہو سکا تھا، اس وقت اگر آمد یا رفت میں ان کا وعدہ ہو تو اس کی رعایت ضروری ہے۔

عمرہ پر میری ملاقات یا رمضان میرے ساتھ گذارنے کی رعایت بالکل نہ کریں۔

مولوی ہاشم صاحب، ڈاکٹر شہیر الدین سے بشرط سہولت سلام مسنون۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم حبیب اللہ یکم فروری ۷۶ء، مدینہ طیبہ

﴿187﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۲ر فروری ۷۶ء/۲ر صفر ۹۶ھ

مکرم ومحترم الحاج قاری یوسف متالا صاحب مدفیوضکم!

بعد سلام مسنون، کئی دن ہوئے آپ کا محبت نامہ آیا تھا جس میں بہ نیت عمرہ یہاں آنے میں اور رمضان سہارنپور گذارنے میں اور اہلیہ کے علاج کے سلسلہ میں گجرات جانے میں کشمکش لکھی تھی۔ میں چونکہ اس ہفتہ میں تمہیں کئی خط لکھ چکا ہوں شاید کوئی سے کا جواب آجائے تو اس کا جواب بھی بھیج دوں، مگر آج دوپہر آپ کے عزیز غلام حسین مصافحہ کرنے آئے تو میں نے بہت غنیمت سمجھ کر مختصر پرچہ ان کے ہاتھ بھیج دیا۔

اس وقت بعد عشاء تمہارے مخلص سلیمان کا خط لکھوا رہا ہوں تو میرا خیال ہوا کہ دستی خط پہنچنے میں دیر ہو تو اسی مضمون کو مکرر لکھوا رہا ہوں وہ یہ کہ عمرہ پر آنا یا میرے ساتھ رمضان گذارنا ان دونوں سے اہلیہ کا علاج مقدم ہے جب فراغت ہو جلد از جلد گجرات چلے جاؤ۔ البتہ بہت پہلے میں نے یہ لکھا تھا کہ علی میاں ۱۵ر فروری کو مدینہ آرہے ہیں اور دو سال قبل میری سفارش پر انہوں نے لندن آنے کا وعدہ کیا تھا مگر پورا نہ کر سکے لیکن اب ان کو خط لکھ کر دیکھ لو کہ وہ آمد یا رفت میں لندن کا ارادہ کر لیں تو اچھا ہے۔

معلوم نہیں یہ میرا خط تم تک پہنچا یا نہیں اور تم نے ان کو کوئی خط لکھا یا نہیں۔ اگر تم نے خط لکھا ہو اور انہوں نے کوئی وعدہ کر رکھا ہو تو اس کی رعایت تو سفر گجرات میں کرنی ضروری ہے لیکن اب تک اگر کوئی خط ان کو نہیں لکھا گیا تو پھر ان کی رعایت ضروری نہیں، گجرات مقدم ہے۔ البتہ اگر تم اپنے دار العلوم کیلئے ان کی آمد ضروری سمجھتے ہو تو عزیز عبد الرحیم اور اہلیہ کو لکھ دو کہ ایک مجبوری کو تاخیر ہو رہی ہے اس سے فراغت پر جلد ہی آؤں گا۔

تمہاری اہلیہ کی صحت کیلئے دل سے دعا کرتا ہوں۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

۲رفروری ۷۶ء

عزیز عبد القدیر میرے پاس ہے اس نے تو نہیں کہا مگر اس کی طرف سے آپ کی خدمت میں سلام پیش کرتا ہوں، ان الفاظ کے لکھواتے وقت اس نے کہا کہ ان کی طرف سے صلوۃ وسلام پیش کرتا رہتا ہوں، میری نگاہ میں تو یہ تمہیں سلام لکھوانے سے زیادہ اونچا ہے۔

﴿188﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۱۰رفروری ۷۶ء / ۱۰رصفر ۹۶ھ

مکرم ومحترم جناب الحاج قاری یوسف متالا صاحب مدفیوضکم! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

وبعد کہ ۱۰رفروری کو ایک رجسٹری آپ کی خدمت میں جس میں ایک ڈرافٹ بھی تھا بھیجی تھی اس کی رسید کا انتظار ہے۔ آج ۲۰رفروری ہوگئی، آج تک تو اس کی رسید آجانی چاہئے تھی، رجسٹری پہنچ جانے پر ضرور مطلع فرماویں۔

عزیز عبد الرحیم کا خط آیا تھا سابقہ علاج بہت ہی موافق آ رہا تھا مگر عقلمند نے اسے چھوڑ کر یونانی شروع کر دیا۔ یہاں آنے کا بہت ہی اشتیاق، تڑپ، بے قراری لکھی تھی کہ پر لگ جاویں تو اڑ کر آؤں مگر ساتھ ہی یہ بھی لکھا تھا کہ زامبیا سے ٹکٹ آیا تھا وہ بمبئی تا زامبیا تا جدہ تھا انہوں نے واپس کر دیا کہ اس کو بمبئی تا جدہ تا زامبیا کر کے بھیجیں۔ میرے خیال میں تو غلطی کی بڑا طول عمل ہو گیا، پہلے زامبیا چلے جاتا پھر جدہ آ جاتا، الخیر فیما وقع۔

اہلیہ محترمہ سے بھی سلام کہہ دیں عزیزہ خدیجہ کو دعوات، تمہارے اور ان دونوں کی صحت کیلئے بھی دعا کرتا ہوں اور دونوں سے زیادہ تمہارے مدرسہ کیلئے۔ میں نے اس رجسٹری میں آپ کی روئیداد پر کچھ قلق بھی لکھے تھے کہ عادت سے مجبور ہوں، خدا کرے گراں نہ ہوئے ہوں، اور اگر ہوئے ہوں تو میرے سے تو تمہیں تکالیف ہی ہمیشہ پہنچیں، اللہ معاف کرے۔

مولوی ہاشم سے بھی بشرط سہولت سلام مسنون کہہ دیں ان کے لئے بھی دعا کرتا ہوں۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب مدفیوضہم

از مدینہ طیبہ، ۱۰ فروری، بقلم عبد الحفیظ

﴿189﴾

از: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

بنام: حضرت مولانا عبد الرحیم متالا صاحب

تاریخ روانگی: فروری ۷۶ء/ صفر ۹۶ھ

محترم المقام قبلہ مکرم بھائی صاحب مدفیوضکم!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، بعد سلام مسنون، آج ہی حضرت والا کے نام

ائر لیٹر پہنچا۔ خیریت معلوم ہو کر خوشی ہوئی۔ اللہ جل شانہ ہمیشہ ہی عافیت کے ساتھ رکھے۔ جیسا کہ میں اپنی روانگی سے قبل اپنا نظام تحریر کر چکا ہوں ٹھیک اسی کے مطابق منگل کو وہاں سے چل کر بدھ کی دوپہر کو جدہ پہنچا، اور جدہ سے سیدھا مدینہ منورہ روانہ ہو گیا اور عشاء سے قبل یہاں پہنچ گیا تھا۔

حضرت والا نے دو تین گرامی ناموں میں میرے استفسار کے جواب میں اہلیہ کے علاج کیلئے جانے کی شدت سے تاکید فرمادی تھی اس لئے حضرت نے آتے ہی نظام پوچھا۔ میں نے عرض کیا کہ ایک چلہ۔ تو حضرت نے علاج کیلئے جلد ہند جانے کی تاکید فرمائی، مگر اتنی فوری وہاں ضرورت نہ ہونے کی وجہ سے میں نے ایک چلہ قیام کا پختہ ارادہ کیا ہے۔ اور اہلیہ سے کہہ دیا کہ یہ بھی تمہاری تشکیل کی وجہ سے یہ چلہ لگا رہا ہوں کہ وہ مجھے تبلیغ میں چلہ جانے کیلئے کہتی رہتی تھی، وہی یہ چلہ ہے۔

۲۵ / مارچ کی بکنگ وہیں لندن سے کروا کر آیا ہوں۔ بہرحال نظام جو بھی بنے گا اس سے مطلع کروں گا۔ سعودی عرب ائر لائن سے ۲۵ / مارچ صبح بعد نماز فجر ساڑھے چھ بجے کو جدہ سے بکنگ ہے۔ بظاہر تو اس میں کوئی تغیر نہ ہوگا۔ ہونے پر مطلع کروں گا۔

میرے اس سفر کا سب سے بڑا مقصد اپنی اور گھر والوں کی صحت ہے۔ دعا فرماویں حق تعالیٰ شانہ اس مقصد کو باحسن وجوہ پورا فرماوے کہ اس سے وہاں دینی کاموں میں بڑی دقت رہتی ہے۔ اس کیلئے خصوصی دعا فرماویں۔ اور آپ کے ذہن میں بھی شروع سے یہی رہے تا کہ اسی کے مطابق وہاں دن گذر سکیں۔

آپ خود بھی وہاں کے قیام میں ہرگز تنگی سے گذارہ نہ کریں، بلکہ فراخی وسعت رکھیں۔ اس لئے کہ اب تو بچے چھوٹے ہیں ان کا تو خاص حق ہے۔ پیسوں کی ضرورت ہو تو کسی سے ضرور لے لیں، میں حاضری پر انشاء اللہ ادا کرتا رہوں گا۔ اس کا فکر نہ

کریں۔ باقی خیریت ہے۔ دعاؤں کی درخواست ہے۔ سب خالاؤں سے، بھائی بہنوں سے خصوصی سلام مسنون ودعوات۔ فقط والسلام

محتاج دعا احقر یوسف

﴿190﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا عبدالرحیم متالا صاحب

تاریخ روانگی: فروری ۷۶ء/ صفر ۹۶ھ

عزیزم الحاج مولوی عبدالرحیم سلمہ!

بعد سلام مسنون، آج کی ڈاک سے تمہارا ایر لیٹر شدید انتظار میں پہنچا۔ عزیز یوسف کی بخیر رسی کا بہت انتظار تھا۔ تمہار گھر اتنی دور ہے کہ جانے آنے والا بہت کم ملتا ہے۔ آپ کا قبول کر لینا ہی قدر دانی ہے۔

تم نے یوسف کے وہاں ہونے کا اچھا موقع بتلایا۔ میرے نزدیک تو موقع نہ ہونے کی دلیل ہے۔ وہ اتنے دنوں میں گیا اور آپ

طاقت مہماں نداشت خانہ بے مہماں گذاشت

اسے چھوڑ کر چلے آویں۔ بہت اچھا کیا ملتوی کر دیا۔ اب تو خدا کرے کہ میرا جانا ہو جائے تو پھر سہارنپور رمضان گذارنا بہت ضروری ہے۔

اب کے تو کچھ ایسا سناٹا ہے گویا جانا طے ہی ہے، ورنہ ہر سال بہت رسہ کشی ہوتی تھی۔ اب تو انشاء اللہ طے ہو ہی گیا۔ اگر رمضان میں بھی آؤ تو اہلیہ کو ساتھ لیتے آؤ۔ کہہ دو کہ ایک مہینہ اور مصیبت بھگت لے اگرچہ مولانا عبدالحفیظ صاحب کی اہلیہ محترمہ بھی ارادہ کر رہی

ہیں اور مجھے پہلا منظر خوب یاد آ رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی تمہیں، تمہاری اہلیہ کو، یوسف اور اس کی اہلیہ کو صحت عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ تم دوستوں کے حسن ظن سے کچھ مجھے بھی بنا دے۔

ان کا یہ کہنا کہ فلاں وقت سے کہیں نہیں گیا بالکل صحیح ہے بہت ہی بے چارے پر مصیبت کا پہاڑ ٹوٹ رہا ہے اس سال میرے آنے کے بعد انہوں نے جو دنیا میں نور پھیلانا شروع کیا اور سہارنپور کے ہر خط میں یہ آتا کہ مولانا طلحہ صاحب کہیں گئے ہوئے ہیں۔ اس پر میں نے لے دے شروع کی اس کا تو کچھ اثر ان پر ہوا نہیں مگر مولانا انعام الحسن صاحب نے اہتمام سے سمجھایا ڈرایا اور مولوی عبید اللہ صاحب نے بھی اس کے بعد سے میرے پاس کئی خط آ چکے ہیں کہ میرے سفروں کی ہر ایک نے خبر کی ہوگی، بندش کا کوئی نہیں لکھے گا۔

جتنے نام تم نے لکھے ان سب کی طرف سے سلام اور مزید مولوی محمد بنوری ابن مولانا یوسف بنوری بھی آج کل انوار حاصل کرنے کیلئے تشریف لائے ہوئے ہیں ان کی طرف سے بھی سلام مسنون۔ فقط

﴿191﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۲۴؍فروری ۷۶ء/۲۴؍صفر ۹۶ھ

ایں کہ می بینم بہ بیداریست یارب یا بخواب

عزیزم الحاج مولوی عبدالرحیم سلمہ!

بعد سلام مسنون، عرصہ کے بعد تمہارا محبت نامہ مؤرخہ ۱۱؍فروری، ۲۳؍کو ملا۔ تمہارا ایک خط چوتھے دن یہاں ملا تھا، اس کے بعد سے تحقیقات ہی میں رہا کہ کیسے آیا، تمہیں بھی یاد ہوگا

تمہارا یہ لکھنا کہ عرصہ سے تجھے خط لکھنے کا قلبی تقاضا رہا، مگر تیرے حرج کی وجہ سے نہیں لکھا' نامعقول عذر ہے۔ تم ان لوگوں میں نہیں ہو جن کے خط سے حرج ہوتا ہو، بلکہ انتظار کی تکلیف زیادہ ہوتی ہے۔ کبھی کبھی حاجی یعقوب کے خط خطوط سے تمہاری خیریت اور یہ کہ تم بمبئی آئے ہو معلوم ہوتی رہتی ہے۔

خالہ صاحبہ کے حادثہ کا برقیہ تو پہنچا تھا۔ اور اسی وقت خط بھی لکھا تھا معلوم نہیں پہنچا یا نہیں۔ تم نے حسنِ خاتمہ کی تفصیل لکھی اس سے بہت مسرت ہوئی۔ تمہارے اوپر اور عزیز یوسف پر جتنا بھی صدمہ ہو قرینِ قیاس ہے، کہ درحقیقت ماں کا کام مرحومہ ہی نے کیا تھا۔ تم نے میری یاد کے متعلق جو لکھا وہ تمہاری محبت کی علامت ہے۔ اللہ تعالیٰ اس محبت کو طرفین کیلئے دینی ترقیات کا ذریعہ بنائے۔

تم نے عشرہ ذی الحجہ کا اعتکاف کیا بہت اچھا کیا۔ اس سے بہت مسرت ہوئی کہ عصر سے مغرب تک تمہاری مسجد میں ذاکرین کا اجتماع رہتا ہے۔ اللھم زد فزد۔ ان سب سے میرا بھی سلام کہہ دیں۔ عزیز یوسف کی اہلیہ کا وہاں پہنچنا تو بہت دنوں سے معلوم ہے، اور اس کی اہلیہ اور خدیجہ کا حصہ حلاوہ بھی بھیجا ہے۔ معلوم نہیں پہنچا یا نہیں؟

عزیز یوسف آج کل یہاں آیا ہوا ہے۔ میں نے تو جب لندن سے انہوں نے مدینہ کا ارادہ لکھا تھا اور یہاں ہو کر گھر جانے کو لکھا تھا اس وقت بھی میں نے بڑے زور سے لکھا تھا کہ اہلیہ کا علاج مقدم ہے اور یہاں آنے کے بعد بھی تقاضہ کر رہا ہوں کہ تمہیں جلد جانا چاہئے۔ اگر ان کی سرکار میں میری بات قبول ہو جائے تو میرے نزدیک بہت ضروری ہے کہ وہ اپنی اہلیہ کے علاج کی وجہ سے جو شرعی حق ہے جلدی چلے جائیں۔

حافظ سورتی کے نام پرچہ اسی لفافہ میں ہے۔ ملاقات پر دستی ورنہ کارڈ پر نقل کر کے بھیج دیں۔ اپنی اہلیہ اور عزیز یوسف کی اہلیہ سے سلام اور خدیجہ اور اپنے بچوں سے دعوات کہہ

دیں۔عزیز عبدالحفیظ بیروت کے چکر میں پھنس رہا ہے, اور یہ سارا خاندان کا ہل بھی بہت ہے۔اور چونکہ ان کے یہاں خط کا دستور نہیں اس لئے کوئی خط بھی نہیں آیا۔

صوفی اقبال،عزیز شاہد،مولوی اسماعیل کی طرف سے بھی سلام مسنون۔تم نے اور ابوالحسن نے طلحہ کے منہ کوایسی مٹرگشت کی چاشنی لگادی کہ اب وہ دعوتوں کے چکر میں اور نذرانوں کی فکر میں مارا مارا پھرتا ہے۔سہارنپور والے تو اس سے ڈرتے ہیں اور وہ بتاتا بھی نہیں کہ کہاں جارہا ہے۔مگر جہاں جاتا ہے وہاں والے اطلاع کردیتے ہیں ؎

اے بادِ صبا ایں ہمہ آوردۂ تست

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب بقلم حبیب اللہ،۲۴رفروری۷۶ء,مدینہ طیبہ

ذاکرین کی طرف خصوصی توجہ رکھیں۔ذکر کے متعلق معلوم ہے کہ شروع کرنے کے بعد چھوٹنا مضر ہوتا ہے۔عزیز مولوی غلام محمد سے بھی سلام مسنون کہہ دیں۔ایک خط عزیز عامر کے نام ہے اس کو ڈاک میں ڈال دیں۔

از:مولانا محمد شاہد صاحب:

مشفق محترم مولانا عبدالرحیم صاحب زادمجدہ!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمدللہ ہم سب بخیر ہیں اور خدا کرے کہ آپ بھی مع عزیز و اقارب کے بخیر وعافیت ہوں۔آپ کی خالہ صاحبہ مرحومہ کے حادثہ انتقال سے بہت ہی رنج وقلق ہے۔اللہ تعالیٰ ان کو غریق رحمت فرمائے اور آپ حضرات کو صبر وسکون مرحمت فرمائے۔

اباجی کے نام آمدہ خط میں اس دورافتادہ کے نام سلام تھا۔وہی اس خط کے لکھنے کا محرک بنا اور دعاؤں کیلئے درخواست کرنے کی بھی صورت بن آئی۔ بندہ جناب والا سے

دعائے صلاح وفلاح کا متوقع ہے۔ امید ہے کہ اپنے اس دیرینہ، لیکن دورافتادہ، خادم کو فراموش نہ فرمائیں گے۔

شاید آپ کے علم میں ہوں کہ کاوی کے منشی عیسیٰ بھائی مدیر رسالہ پیغام گجراتی زبان میں فتنہ مودودیت کا ترجمہ کررہے ہیں, معلوم نہیں اب وہ کس مرحلہ میں ہے۔ طبع ہوگیا ہے یا نہیں؟ انہوں نے رمضان المبارک میں بندہ سے اس کی ترجمانی کی اجازت منگوائی تھی, اور بندہ نے بخوشی اجازت بھی دے دی تھی۔ اس کے متعلق ضرور لکھنا کہ طبع ہوگئی یا نہیں۔

اگر کوئی مودودی اخبار یا رسالہ اس پر تنقید وتبصرہ کرے یا اس کا کوئی رد شائع ہوتو ضرور خیر خبر رکھنا۔ کوشش کر کے بھیج دینا, وأجركم على الله ۔ مولانا یوسف صاحب بھی لندن میں اس کا انگریزی ترجمہ شائع کررہے ہیں۔ فقط والسلام

تلمیذکم محمد شاہد غفرلہ الھندی

نزیل مدینہ منورہ

۲۳رفروری ٦ ۷ء

﴿192﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ

تاریخ روانگی: ۱۴رمارچ ٦ ۷ء/۱۳رربیع الاول ۹٦ھ

عزیزم الحاج مولوی عبدالرحیم سلمہ!

بعد سلام مسنون، آج کی ڈاک سے تمہارا ائر لیٹر عزیز یوسف کے نام بہت بروقت پہنچا کہ وہ کل جارہے ہیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ تم نے میری رائے پوچھی ہے۔ میری رائے بالکل نہیں, اس لئے کہ اس وقت تو عزیز یوسف تمہارے پاس جارہے ہیں ان کے قیام تک تو

تمہیں ٹھہرنا ہی چاہئے اور اس کے بعد ماہ مبارک کے قریب ہوجانے پر یہ تو معلوم نہیں کہ ماہ مبارک کہاں گذرے گا, الأمر بيد الله تعالى, مگر حسب سابق تقاضے پہلے ہی سے ہو رہے ہیں

میرا سال کا زیادہ حصہ تو یہاں گذرے, ماہ مبارک ہندوستان میں گذرے مگر یہاں ذکر کی کوئی فضا بنتی نہیں۔[نہ تو قریب] میں کوئی ایسی جگہ جہاں یکسوئی کے ساتھ قیام ہوسکے اور نہ یہاں کے حکام ایسے جو اس کفر و شرک کو برداشت کرسکیں۔ٹیلویژن برداشت ہے مگر تصوف نا قابل برداشت ہے۔

ضروری نہیں ہے کہ جلدی کریں, رجب جمادی الثانیہ تک یہ طے ہوجائے گا کہ میرا رمضان کہاں ہے۔اگر حجاز ہو تو حجاز چلے آنا ورنہ سہارنپور, مگر اہلیہ کا مسئلہ سمجھ میں نہیں آیا کہ اس کا کیا ہوگا اور صوفی اقبال بھی یہاں نہیں ہے۔اس وقت تو رات کو خط لکھوا رہا ہوں، میرا مسلک تو استخارہ کرنا ہے اور انشاءاللہ تعالیٰ جو نتیجہ برآمد ہو خیر ہی خیر ہے۔اپنی اہلیہ اور مولوی یوسف کی اہلیہ سے سلام مسنون کہہ دیں۔ ہر دو کے بچوں کو دعوات۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب بقلم حبیب اللہ۔۷۶/۳/۱۴

مولوی یوسف سے [تمہاری بیماری کی تفصیل کا علم] ہوا۔ بہت قلق ہوا کہ یہ تو بڑا خطرناک مرض ہے۔اللہ تعالیٰ ہی صحت عطا فرمائے۔

193

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۱۹/ مارچ ۷۶ء/ ۱۸/ ربیع الاول ۹۶ھ

عزیزم الحاج قاری یوسف متالا سلمہ!

بعد سلام مسنون، آج پنجشنبہ ۱۸ / مارچ کو علی میاں حسبِ تجویز آ گئے اور میں نے سب سے پہلے بمبئی کے مطار پر تمہاری ملاقات کے متعلق تحقیق کی اور جب یہ معلوم ہوا کہ نہیں ہوئی تو بہت قلق ہوا حالانکہ تم سے بہت تقاضے سے کہہ دیا تھا کہ مطار پر ان سے ضرور مل لینا۔

انہوں نے کہا کہ جناب کے کئی گرامی نامے سفارشی پہنچے تھے اس لئے میں نے اس سفر میں لندن کی دعوت قبول کر لی اور مولوی یوسف متالا کو بھی اطلاع کر دی۔ میں نے کہا کہ وہ تو ہندوستان گئے ہوئے ہیں اور میں نے ان سے تقاضا کر دیا تھا کہ بمبئی کے مطار پر آپ سے مل لیں، انہیں بھی عدم ملاقات پر بہت افسوس ہوا۔

میں فوراً خط تمہیں اس واسطے لکھوا رہا ہوں کہ تمہارے جانے کا وقت ہے نہیں مگر اپنے کارکنوں کو بذریعہ تار یا خط یہ اطلاع کر دو کہ وہ کچھ علی میاں کو وصول کرنا چاہیں تو کر لیں۔ عزیز مولوی عبد الرحیم سے سلام مسنون کہہ دیں۔ مولوی ہاشم کا خط بھی آج کی ڈاک سے آیا ہے وہ بھی ارسال ہے۔

فقط والسلام
حضرت شیخ الحدیث صاحب
بقلم حبیب اللہ، ۱۹ / مارچ ۷۶ء، مدینہ طیبہ

﴿194﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ
بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب
تاریخ روانگی: ۳ / اپریل ۷۶ء / ۴ / ربیع الثانی ۹۶ھ

عزیزم مولوی یوسف متالا سلمہ!

بعد سلام مسنون، بہت ہی شدت سے خط کا انتظار رہا۔ میں نے آتے ہی علی میاں سے پوچھا کہ مولوی یوسف سے ملاقات ہوئی اور انہوں نے انکار کر دیا تو مجھے بڑا اقلق ہوا اور مجھ سے زیادہ علی میاں کو۔ اس لئے کہ وہ بھی تم سے معلومات حاصل کرنا چاہتے تھے کہ یہ لندن میں کیا ہو رہا ہے۔ بہت مشکلات ان کو درپیش تھیں۔ تم سے اس میں مشورہ کرنا چاہتے تھے۔ میں نے تو ان سے کہہ دیا تھا کہ استخارہ شروع کر دو۔ بالآخر وہ کل یہاں سے مکہ روانہ ہو گئے اور کل جمعہ کی صبح کو مکہ سے لندن۔ ۱۳/ مارچ کو مدینہ ہی واپسی کا ارادہ ہے۔

اس سے بہت مسرت ہوئی کہ کسٹم میں مصیبت نہیں اٹھانی پڑی۔ میری ڈاک کے روانہ کرنے کا شکریہ اور سہارنپور سے رسید بھی آ گئی۔ اپنی اور عبدالرحیم کی زوجات اور بچوں کو سلام اور دعوات کہہ دیں۔ تم نے بہت اچھا کیا کہ روغن بلسان اور مربہ کا لکھ دیا۔ بلسان نصیر کا ہے اور مربہ والدہ طلحہ کا ہے۔ شہیر الدین کا خط آیا تھا وہ ارسال ہے۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم حبیب اللہ، ۳۰/ اپریل ۷۶ء، مدینہ طیبہ

خط لکھنے کے بعد علی میاں کا ٹیلی فون مکہ سے آیا کہ ان کا لندن کا سفر ملتوی ہو گیا۔

﴿195﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۸/ مئی ۷۶ء/ ۹/ جمادی الاولیٰ ۹۶ھ

عزیزم الحاج قاری یوسف متالا سلمہ!

بعد سلام مسنون، شدید انتظار کے بعد تمہارا محبت نامہ آج ۷/مئی کو پہنچا۔ شروع میں تو بہت انتظار تمہارے خطوط کا کرتا رہا اس لئے کہ علی میاں کی وجہ سے میں نے بھی تمہیں ۴، ۵/خط بھیجے۔ تمہارا آج کا خط میرے پہلے خط کے جواب میں ہے اور اس کے بعد بھی میں نے کئی خط لکھے۔

میں علی میاں کے سفر کے ناسخ منسوخ برابر لکھواتا رہا تمہیں بھی اور مولوی ہاشم کو بھی۔ علی میاں نے تو منسوخ کر دیا تھا مگر میں نے یہ سوچ کر کہ نہ معلوم پھر نوبت آوے یا نہ آوے ان کے ضعف کو ملحوظ رکھتے ہوئے آخری فیصلہ یہی کیا کہ ہوتے جاویں۔ اس میں ایک مصلحت یہ بھی تھی کہ علی میاں کی آنکھ دکھانے کے واسطے ڈاکٹر ظفیر نے پیام بھیجا تھا کہ علی میاں کو اس پر آمادہ کر دیں۔

علی میاں تو اپنا سفر منسوخ کر چکے تھے مگر مقدر سے ایک دعوت نامہ مراکش سے آ گیا اور رابطہ [نے] ٹکٹ وغیرہ کا انتظام کر دیا, اس لئے پرسوں بدھ کو مراکش کیلئے روانہ ہو گئے, وہاں ۵، ۶/روز ٹھہر کر لندن ہوتے ہوئے بمبئی جائیں گے۔

تمہاری اہلیہ کی علالت کا فکر ہو رہا ہے اللہ تعالیٰ صحت کاملہ عطا فرمائے۔ عبدالرحیم سے کہہ دیجیو کہ ایک تعویذ یا مثبت القلوب کا لکھ دے اور اس کو اگر ایسی طرح باندھ سکو کہ دل پر رہے تو زیادہ اچھا، نیز صبح کی نماز کے بعد اور مغرب کی نماز کے بعد اور سوتے وقت بسم اللہ سمیت الحمد شریف سات مرتبہ اول و آخر درود شریف سات سات مرتبہ پڑھ کر کوئی اس پر دم کر دیا کرے اور ایک بوتل پر بھی دم کر دیا کریں اور اس میں سے نہار منہ ایک گھونٹ پلایا کریں۔ نیز آیات شفاء کا بھی اگر اہتمام کر سکو تو بہت اچھا ہے۔ یہ بہشتی زیور، قول جمیل وغیرہ سب میں ہے۔

تم نے لکھا کہ دو ہفتے ساحل پر قیام رہے گا, اس کے بعد کا نظام نہیں لکھا کہ گھر

واپسی ہوگی یا کسی اور ساحل پر۔ یہ تمہاری پریشانی بالکل بجا ہے اللہ تعالیٰ ہی جلد از جلد صحت کاملہ عطا فرمائے۔ ہمشیرہ کے نکاح کی تجویز سے بہت مسرت ہے، بقیہ دو ہمشیرگان کیلئے بھی دعا کرتا ہوں۔ اس سے بھی مسرت ہوئی کہ تمہارے بھائی کو تمہاری والدہ نے تمہارے پاس بھیجنے کی منظوری دے دی، اگر تمہارے بھائی کا سہارنپور آنا موجب خیر ہو تو اس کیلئے بھی دعا کرتا ہوں۔ تم نے بہت اچھا کیا کہ بلسان اور مربہ سہارنپور بھیج دیا۔

مولوی عبدالرحیم کی علالت کی خبر سے بہت قلق ہوا ان سے کہہ دو کہ ابھی بیمار مت بنو، تم سے تو بہت امیدیں وابستہ ہیں۔ میں نے جو اوپر تعویذ وغیرہ بتایا وہ تو دل کا مرض تمہاری

اہلیہ کا سمجھ کر لکھوایا مگر اخیر سے معلوم ہوا کہ یہ تو مولوی عبدالرحیم کا مرض ہے، آیاتِ شفاء اور سورہ فاتحہ والا عمل تو دونوں کیلئے مفید ہے، دل کا تعویذ بھی مولوی عبدالرحیم ہی باندھ لیں۔

ہم تو موت کا کئی سال سے انتظار کر رہے ہیں، امراض کی کثرت بھی ہے۔ موت کا تو کسی کو حال معلوم نہیں کب ہو اور کس حال میں ہو اور اس کا فکر بھی بے کار ہے، اس لئے کہ جو مقدر ہو چکا وہ نہ علاج سے ٹل سکے [نہ کسی اور طرح]۔

میرا دل تو سہارنپور جانے کو اب تک نہیں چاہ رہا ہے مگر دوستوں کے اصرار کی وجہ سے جانا ہی پڑے گا، وسط جمادی الثانیہ میں مدینہ منورہ سے مکہ اور شروع رجب میں جدہ سے بمبئی کا ارادہ ہے، اگر خط لکھو تو جمادی الاولیٰ کے اخیر عشرہ تک مدینہ، اس کے بعد مکہ مدرسہ صولتیہ کے پتہ سے ۱۵؍ جمادی الثانیہ تک، اسکے بعد بمبئی کے پتہ سے۔

اپنی اور مولوی عبدالرحیم کی اہلیہ اور بچوں سے سلام اور دعوات۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب مدظلہ

بقلم حبیب اللہ، ۸؍ مئی ۷۶ء، مدینہ طیبہ

﴿196﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا عبدالرحیم و یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۲۰/مئی ۷۶ء/ ۲۱/جمادی الاولیٰ ۹۶ھ

عزیزانم مولوی عبدالرحیم و یوسف متالا سلمہما!

بعد سلام مسنون، میں نے نہ جانے کتنے خطوط تم لوگوں کو لکھے مگر تم حضرات نہ معلوم کس میں مشغول ہو۔ یا مولوی عبدالرحیم بھی مولوی یوسف کی طرح سے اس ناکارہ کو خط لکھنا کسرِ شان سمجھنے لگے۔ اس وقت تو اس کارڈ کا مقصد اپنا نظام سفر لکھنا ہے۔ اگرچہ ضعف اورامراض کی کثرت کی وجہ سے ہمت سفر بالکل نہیں لیکن احباب کے شدید اصرار پر ارادہ کر ہی لیا۔ خدا پورا کرائے۔

تجویز یہ ہے کہ ۱۵/جمادی الثانیہ کو مدینہ پاک سے مکہ مکرمہ اور رجب میں سب سے پہلے جو جہاز مل جائے اس سے بمبئی اور وہاں تین دن قیام۔ تم کو پہلے سے اس لئے لکھ دیا تاکہ معلوم رہے۔ آج سہارنپور سے راشد کاندھلوی کا ایک رسالہ تبرکات پہنچا۔ اس کے اخیر میں ایک اشتہار مکتبہ رحیمیہ احسانیہ کا دیکھا۔ مجھے معلوم نہیں تھا کہ مولوی عبدالرحیم نے کتب خانہ کھول رکھا ہے۔

رحیمیہ احسانیہ کا جوڑ بھی سمجھ میں نہیں آیا۔ احسان سے کون مراد ہے؟ یہاں تو جواب کا وقت نہیں رہا۔ حاجی یعقوب کے ذریعے ۱۵، ۲۰/جمادی الثانیہ کے درمیان ایک کارڈ لکھ دو تاکہ مجھے بھی تفصیل معلوم ہو سکے۔ کیا مولوی احسان نے بھی کتب خانہ کھول رکھا ہے۔ مجھے تو خبر نہیں۔ مولوی احسان کے یہاں تو میری مخصوص کتب جاتی ہیں۔ اور وہ بھی نامزد کر کے اس کو تو میں نے کتب خانہ کھولنے کی ممانعت کر رکھی ہے کیونکہ وہ مشغول بہت ہے۔ اور تبلیغ

والے اس کو منع کرتے ہیں کہ اس کا کوئی سرگرم [رکن] تجارت کرے۔

مولوی عبدالرحیم اور مولوی یوسف کی اہلیہ کی صحت کی فکر رہتی ہے۔ مولوی عبدالرحیم پر تو مولوی عبدالحفیظ ہر وقت دانت کھولے بیٹھے رہتے ہیں۔ آج کل وہ پریس خریدنے پاکستان گئے ہیں۔ اپنی زوجات اور بچوں اور خدیجہ کو سلام کہہ دیں۔ مولوی یوسف اپنا نظام لکھ دیں تو بہتر ہے۔ میرے بمبئی پہنچنے کی صحیح تاریخ ٹکٹ آنے پر ہی معلوم ہوگی۔ ابھی ٹکٹ نہیں آئے۔

فقط

حضرت شیخ بقلم شاہد غفرلہ

از راقم سلام مسنون۔ ۲۰ مئی ۷۶ء

از خادم محمد یعقوب، بمبئی، سلام مسنون۔ ماشاءاللہ اب تو کتب خانہ قائم ہو گیا۔ خوب آمدنی ہو رہی ہوگی۔ اب ہدایا کا انتظار ہے، اور ہدیہ دینا سنت بھی ہے۔

دارالعلوم العربیہ الاسلامیہ ہولکمب بری میں

حضرت مولانا ابوالحسن علی ندوی رحمہ اللہ کی پہلی آمد

کے موقعہ پر ان کے

تاثرات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ

بہت دنوں سے دارالعلوم العربیہ بولٹن میں حاضری کا خیال تھا اور یہاں کے ذمہ دار حضرات مولانا یوسف متالا اور مولانا ہاشم صاحب یہاں آنے کی دعوت دے رہے تھے اور خط و کتابت کا سلسلہ جاری تھا۔ ہمارے مخدوم محترم حضرت شیخ الحدیث صاحب دامت

برکاتہم کا بھی ایماء تھا کہ میں اس کو دیکھوں اور اگر کوئی مشورہ کی بات ہوتو مشورہ دوں۔ ہر کام کا وقت مقرر ہے، جب اس کا مقرر وقت آ گیا تو اللہ نے یہاں پہونچا دیا۔ دور سے جتنا خیال وتصور تھا دارالعلوم کو اس سے زیادہ اور بہتر پایا۔ اس کی عمارت، اس کا جائے وقوع، توسیع و ترقی کے امکانات ہمارے تصور وتوقع سے زیادہ ثابت ہوئے۔

اس عمارت میں ایک تو ایک مرکزی دارالعلوم اور جامعہ بننے کی بھی پوری صلاحیت ہے اگرچہ ابھی طلباء کی تعداد کم ہے اور مدرسہ کی ابتداء ہی ہے لیکن یہ بڑے اطمینان ومسرت کی بات ہے کہ اس کو متعدد مخلص کارکن اور متحد الخیال رفقاء کی ایک جماعت مل گئی ہے اور مولانا یوسف متالا کی خدمات اس کو حاصل ہیں جن کے خلوص و جانفشانی کا نتیجہ اس مدرسہ کی صورت میں آنکھوں کے سامنے ہے۔ بڑی بات یہ ہے کہ اس کو حضرت شیخ الحدیث دامت برکاتہم کی سرپرستی حاصل ہے اور ان کو اس سے خاص دلچسپی اور اس کی طرف خصوصی توجہ ہے۔

اس وقت برطانیہ میں ہندوستان و پاکستان کے مسلمانوں کی بڑی تعداد میں منتقل ہوجانے اور تبلیغی جدوجہد کی وجہ سے ایک اسلامی ماحول اور نوآبادی قائم ہورہی ہے۔ اس صورت میں علم دین کی تعلیم کیلئے ایک بڑے مرکز کی سخت ضرورت تھی جو مسلمانوں کی دینی رہنمائی اور دینی خدمات انجام دینے کے لائق ومخلص علماء کی جماعت تیار کرتا رہے۔ اس مدرسہ کے قیام سے اس کی امید پیدا ہوگئی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو ہر طرح کی آفات وفتن سے محفوظ رکھے اور اس کو ترقی عطا فرمائے۔

ابوالحسن علی ندوی (ناظم ندوۃ العلماء لکھنؤ)

۲۳؍جمادی الاولیٰ ۱۳۹۶ھ/ ۲۳؍مئی ۷۶ء

﴿197﴾

از: حضرت مولانا ابوالحسن علی ندوی رحمہ اللہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: جون ٧٦ء/ جمادی الثانیہ ٩٦ھ

محبّ گرامی زید لطفکم!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عنایت نامہ مل گیا تھا لیکن میں نقرس کی تکلیف میں مبتلا تھا۔اس کے پڑھنے کی نوبت سہانپور سے واپسی پر آئی۔ مجھے خود دارالعلوم بولٹن میں آپ کی غیر موجودگی شدت سے محسوس ہوئی۔ میں آپ ہی کو اصل داعی وسفر کا محرک سمجھتا تھا۔مولانا ہاشم صاحب نے آپ کی پوری نیابت کی لیکن آپ برابر یاد آتے رہے۔

خدا کرے پھر کبھی آپ کی موجودگی میں حاضری ہو۔جگہ بہت پسند آئی۔ وہ اس قابل ہے کہ چند دن سکون کے ساتھ وہاں گذارے جائیں۔کچھ لکھنے پڑھنے کا کام ہو۔

۔۔۔آنے کی خبر صحیح نہیں ہے۔اگر وہاں جانا ہوتا تو آپ کے یہاں ضرور حاضری ہوتی۔اب انشاءاللہ رمضان المبارک میں سہارنپور میں آپ سے ملاقات ہوگی۔اس وقت خط کی رسید دے رہا ہوں۔

﴿198﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا عبدالرحیم متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۴/جون ٧٦ء/ ۷/جمادی الثانیہ ٩٦ھ

عزیزم مولوی عبدالرحیم سلمہ!

بعد سلام مسنون، تمہارے بھائی کی معرفت تمہارا محبت نامہ اور ایک ڈبیہ عطر کی پہنچ کر موجب منت ہوا۔ پہلے خط میں عزیز یوسف نے تمہاری بیماری کی تفصیل لکھی تھی اور میں وہ سب اس کی اہلیہ کا حال سمجھتا رہا۔ مگر بعد میں معلوم ہوا کہ یہ تو سب تمہارا حال تھا، بڑا فکر ہوا اور اسی وقت تمہیں ایک خط بھی لکھا تھا۔

اس خط سے تمہارے مرض کی تفصیل معلوم ہو کر بہت فکر و قلق ہوا۔ تمہارے اوپر تو میری اور عزیز عبدالحفیظ کی نظریں بہت پڑ رہی ہیں۔ وہ ایک ماہ سے پاکستان پریس لینے گیا ہوا ہے۔ اس کی تو مدار المہامی تو سنا کہ کئی سال سے تمہارے ہی لئے تجویز ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ وہ خرید تو لیا اب سڑک کے ذریعہ آ رہا ہے، اور عبدالحفیظ طیارہ سے مکہ بھی پہنچ گیا۔ آج کل میں مدینہ منورہ آنے کی خبر ہے۔ آیاتِ شفاء اور الحمد شریف کا اہتمام ضرور کریں، بہت مفید ہوگا۔

عزیز یوسف کے یہاں تو خطوط کا جواب دینا بھی [ذرا انداز] کے خلاف ہے۔ میں نے تو اس کی روانگی کے بعد کتنے خطوط لکھے مگر اس کے صرف دو ہی خط آئے۔ علی میاں اس کے دار العلوم میں ہو بھی آئے اور گھر بھی پہنچ گئے۔ مولوی ہاشم نے ان کے پہنچنے کی بڑی دھوم دھام لکھی تھی۔

تم نے لکھا کہ مع اہلیہ بچوں کے سہارنپور آنے کا ارادہ کر رہے ہیں۔ مگر میرا مشورہ یہ ہے کہ اگر علاج درمیان میں ہو تو ہرگز نہ آویں۔ معلوم نہیں سہارنپور کا علاج موافق آوے یا نہ آوے۔ تمہارے قاصدوں کے ساتھ کچھ بھیجنا بھی چاہتا تھا مگر مولوی اسماعیل سے معلوم ہوا کہ یہ تو سب گھر سے خفا ہو کر آئے ہیں۔

عزیز یوسف اس کی اور اپنی اہلیہ اور بچوں کو سلام و دعوات کہہ دیں۔ تم سب کیلئے بہت اہتمام سے دعا کر رہا ہوں۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب بقلم حبیب اللہ۔ ۴ر جون ۶۷ء

ازاحقر اسماعیل عفی عنہ

بعد سلام مسنون، الحمدللہ جملہ رفقاء بخیر پہنچ گئے اور کسی قسم کی کوئی دقت نہیں ہوئی۔ مکہ میں قاری سلیمان مل گئے تھے ان کی وجہ سے وہاں بھی سہولت رہی اور جدہ میں بھی ایک صاحب مل گئے تھے اور یہاں پر بھی قیام کا مسئلہ آسان ہوگیا کہ ایک جگہ پر حجرہ لے لیا ہے۔ اب دعا کریں کہ کام بھی مل جائے۔ کل جمعہ گذار کر پرسوں سے کام کے لئے بات چلانی ہے۔ ویسے مجملاً پہلے کئی سے ذکر آ گیا ہے۔ دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کی آمد کو باعثِ خیر بناوے۔

افسوس یہ ہے کہ احقر کی بھی روانگی قریب ہے۔ دعا کریں غیبت میں ان کو کسی قسم کی تکلیف نہ ہو اور سب کو یہاں کے آداب کی رعایت کے ساتھ قیام نصیب ہو۔ محمد علی بھی آج بعد ظہر پہنچ گئے۔ احقر بھی اپنے لئے دعواتِ صالحہ کا متمنی اور جناب کیلئے دعا گو ہے۔ عزیز یوسف سے سلام مسنون۔

﴿199﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: جون ۷۶ء / جمادی الثانیہ ۹۶ھ

.....[اس مکتوب گرامی کا ابتدائی حصہ نہیں مل سکا].....

محمد انور ترکیسری، ڈیوزبری:

'بعد سلام مسنون، آپ کا مرسلہ ایک پاؤنڈ پہنچا تھا مگر وہ یہاں نہیں چلا۔ میرے ایک مکی دوست نے لے لیا کہ میں وہاں چلاؤں گا، آئندہ اس کا خیال رکھیں۔ تمہارے انڈیا میں تو متعدد خطوط پہنچے اور عزیز ابوبکر تمہارے خط کے ساتھ ایک ائر لیٹر دے دیا کرتا تھا جس

پر میں جواب لکھوا کر اس کے حوالہ کر دیا کرتا تھا۔ تم نے اچھا کیا کہ حافظ پٹیل کے مشورہ سے ڈیوزبری قیام کرلیا، اللہ تعالیٰ دارین کی ترقیات سے نوازے۔

۲۶ رمئی کے اجتماع کی کامیابی کی خبر سے بہت مسرت ہوئی، اللہ تعالیٰ مبارک فرمائے۔ تم نے اس کے علاوہ جو جماعتوں کی تفصیل لکھی اس سے بھی بہت مسرت ہوئی، اللہ تعالیٰ سب کو قبول فرمائے۔

آپ مولوی یوسف سے ملاقات کرتے رہتے ہیں بہت اچھا ہے، ان کی ملاقات میری ملاقات کا نعم البدل ہے۔ ان کے دارالعلوم کے حالات ان کے خطوط سے معلوم ہوتے رہتے ہیں، **یہ ناکارہ ان کے دارالعلوم کے لئے دعا بھی کرتا رہتا ہے اور سعی بھی**۔ تم نے لکھا کہ یو کے والوں کا کہنا ہے کہ چلنا مشکل ہے، خدا نہ کرے کہ ایسا ہو مگر تم نے مشکلات کی کوئی وجہ نہیں لکھی، **میری تو دعا اور تمنا یہ ہے کہ اس مرکز کو ہر نوع کی دینی اور دنیوی ترقیات سے اللہ تعالیٰ مالامال فرمائے کہ اس کے ذریعہ سے دین کا فروغ ہے۔**

تمہاری شادی کیلئے بھی دعا کرتا ہوں۔ اس سے بھی مسرت ہوئی کہ تمہارا حج کا ارادہ ہے، اللہ تعالیٰ آسان فرمائے۔ حضرات نظام الدین بھی اس سال تشریف لائیں گے۔ اگر گھر خط لکھو تو عزیزان مولوی غلام محمد، اور ابوبکر کو میری طرف سے سلام مسنون اور خیریت لکھ دینا اور یہ بھی لکھ دینا کہ یہ ناکارہ تم دونوں کیلئے دعا بھی کرتا ہے اور روضۂ اقدس پر تمہاری طرف سے صلوۃ وسلام بھی پیش کر دیا۔''

نمبر۳: انڈہ والا عمل تو غالباً تمہیں معلوم ہوگا۔ دو بیضے ابال کر چھیل کر نمبر۱ پر **والسماء بنینٰها** اور نمبر۲ پر **والأرض فرشنٰها** پوری آیت لکھیں۔ اور اس کے بعد تین مرتبہ تیسری آیت **و من کل شی خلقنا زوجین الآیة** اول و آخر درود شریف تین تین مرتبہ پڑھ کر ایسی [طرح] بیضوں پر دم کریں کہ لب کا کچھ حصہ گرے۔ نمبر۱ نہار منہ مرد کھائے۔ نمبر۲ عورت

کھائے۔ ۴۰؍دن تک یہ عمل مسلسل کرتے رہیں اور اس درمیان صحبت بھی کرتے رہیں۔

نمبر۴: تین چار دن ہوئے ایک پاکستانی اپنے لڑکے کو لندن میں داخل کرنے تعلیم کیلئے لے گئے تھے۔ میں نے ان سے تمہاری ملاقات کا تقاضا کیا تھا انہوں نے تمہارا پتہ دریافت کیا تو میں نے تمر باللوز کی ڈبیہ کی پشت پر تمہارا پتہ لکھ کر ان کو دے دیا تھا۔ اس سے پہلے ۳؍جولائی کو بھی ایک ڈبیہ پر تمہارا پتہ لکھ کر یعقوب یوسف راندیری کے ہاتھ بھیجی تھی مگر تمہارے یہاں رسید کا تو ذکر نہیں اور بڑے آدمی کو ایسی معمولی چیز کی تکلیف دینا بھی بے ادبی ہے۔

﴿200﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا عبدالرحیم متالا صاحب

تاریخ روانگی: غالباً جون ۷۶ء / جمادی الثانیہ ۹۶ھ

عزیز گرامی قدر مولوی عبدالرحیم سلمہ!

تم نے بہت اچھا کیا کہ اپنے پتہ کا لفافہ لکھوا دیا آج کل کوئی گجراتی میں پتہ لکھنے والا نہیں۔ تمہارے خط تو حجاز سے واپسی پر آئے اور میں نے فوراً جواب بھی لکھوائے ممکن ہے کہ بعد میں پہنچ گئے ہوں۔ یہ تو صحیح ہے کہ ڈاک کا نظام بہت خراب ہے مگر آپ کے دورے بھی کچھ کم نہیں۔

یک جا رہتے نہیں عاشق بدنام کہیں
دن کہیں، رات کہیں، صبح کہیں شام کہیں

اپنے یہاں کی ڈاک کا ذرا اہتمام رکھیں کہ اگر تمہاری غیبت میں میرا کوئی خط آئے تو احتیاط سے رکھا رہے۔

میرا خیال یہ ہے کہ جب خالہ زاد بھائی جو اصل بلانے والے ہیں بعد رمضان بیرونِ ملک کا سفر کر رہے ہیں تو کوئی مضائقہ نہیں کہ کچھ دنوں کے واسطے سہارنپور آؤ۔ ہفتہ عشرہ یہاں قیام کرنے کے بعد زامبیا چلے جاؤ۔ رمضان بھی وہیں گذار لو۔ کیا بعید ہے کہ تمہاری برکت سے وہاں کے لوگوں کو بھی رمضان کا لطف آجائے۔ اور بعد رمضان لندن ہوتے ہوئے اور حج کرتے ہوئے واپس آجاؤ۔

میرے خیال میں خالہ زاد بھائی کے ٹکٹ واپس کرنے کی ضرورت نہیں کہ پھر مستقل اخراجات کا سلسلہ کھڑا ہوگا۔ میرے پاس تم کئی رمضان گذار چکے ہو، زندگی ہوگی تو اگلے سال ہو جائے گا۔ مدرسہ کا مسئلہ تو ایسا اہم نہیں کوئی نہ کوئی مل ہی جائے گا۔ کمیٹی والے تو تمہار النعم البدل چاہتے ہوں گے وہ تو مشکل ہے۔

عزیز یوسف سلمہ کے اہلیہ کے علاج کے سلسلہ میں اگر تمہارا قریب میں آنا ہو تو زیادہ اچھا یہی ہے کہ زبانی سارے امور پر گفتگو کریں۔ سب سے اہم جس کو جتنا بھی اہتمام سے تم لکھ سکو اور یوسف اس پر عمل کر سکے وہ استخارۂ مسنونہ ہے۔ جتنی عقیدت اور جذب کے ساتھ کیا جائے گا انشاء اللہ مفید ہوگا۔ میرا تو بہت مجرب ہے۔ یہاں آنے کے بعد سے مدینہ جانے کا اور وہاں جا کر واپسی کا استخارہ کرتا ہوں۔ جتنا بھی زیادہ عقیدت سے استخارہ ہوگا انشاء اللہ مفید ہوگا۔ تم بھی اس کا خیال رکھنا اور دوستوں کو بھی تاکید کرنا۔

نمبر۲: خود اہلیہ یوسف کی بھی یہ منشاء ہے یا نہیں؟ میرا بیماری کے متعلق بہت مجسم تجربہ یہ ہے کہ علاج طبیعت کے موافق ہوتا ہے تو بہت فائدہ ہوتا ہے ورنہ نہیں۔ اپنے اوپر بھی اس کا تجربہ کیا اور دوسروں پر بھی۔

نمبر۳: خالہ اور خالو سے بھی اجازت ضروری

نمبر۴: یہاں کے قیام کی کیا صورت ہوگی جبکہ تم بھی زامبیا جا رہے ہو۔ علاج بغیر مستقل

دل سوزی کے نہیں ہوتا۔

نمبر۵: تم نے لکھا کہ ۲۰۰/ پاؤنڈ کا خرچ ہے۔ یہ بات تو رئیس اعظم مولانا الحاج قاری یوسف صاحب کے یہاں کوئی قابلِ التفات چیز نہیں۔

فقط والسلام

حضرت شیخ مدظلہ، بقلم شاہد

اپنی خالہ اور اہلیہ سے سلام مسنون

﴿201﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: جولائی ۷۶ء / رجب ۹۶ھ

عزیزم الحاج قاری یوسف صاحب متالا!

بعد سلام مسنون، اسی وقت تمہارا محبت نامہ پہنچا۔ میری طبیعت ابھی تک خراب ہے اور ہجوم نے اس کو بجائے کم کرنے کے اور زیادہ کر دیا۔ عورتوں کے لئے مکانات تو ملتے ہیں مگر قرب وجوار میں نہیں ملتے۔ میں نے تو حجاز سے لکھنا شروع کیا تھا کہ اس مرتبہ مطہرہ و حجاز سے آنے کی اطلاع ہے، صوفی اقبال بھی مع اہل وعیال آرہے ہیں۔

تم نے ۹/ اگست کو ریزرویشن کرالیا بہت اچھا کیا۔ انشاء اللہ جگہ تو مل ہی جائے گی، ذرا اتنی دقت ہے کہ دار الطلبہ کے قریب نہیں ملتی۔ اور ایک دقت یہ ہو رہی ہے کہ میرے واسطے سے لوگ ہاں مشکل سے کرتے ہیں۔ کوئی براہ راست ان سے بات کرے تو وہ ٹھوک بجا کر کرایہ لیتے ہیں۔ پچھلے سال ـ ـ ـ ـ حاجی نصیر نے مہینہ بھر کیلئے کرایہ پر لیا اور ان کی

مستورات آ بھی نہ سکیں۔

عزیزی مولوی عبدالرحیم کی علالت کی طرف سے فکر ہو رہا ہے اللہ تعالیٰ ہی صحت عطا فرمائے۔ان کو ان کی اہلیہ عبدالرحیم اور اپنے بچوں کو سلام و دعوات کہہ دیں۔فقط

حضرت شیخ مدظلہ

بقلم شاہد غفرلہ،از راقم سلام مسنون

از احمد گجراتی، بعد سلام مسنون، دعا کی درخواست۔یہاں پر کوئی گجراتی نہیں,آپ کے آنے کی خبر سے مسرت ہوئی۔جزاکم اللہ

﴿202﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا عبدالرحیم متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۲۳/رجب ۹۶ھ

عزیز گرامی قدر و منزلت مولوی عبدالرحیم صاحب سلمہ!

بعد سلام مسنون، اسی وقت تمہارا گرامی نامہ پہنچا۔اس سے بہت ہی قلق ہوا کہ میری روانگی کے بعد سے ڈاکٹروں کے مرحلے میں پھنس گئے,اور مزید یہ کہ عزیز یوسف سلمہ بھی بخار نزلہ میں پھنس گیا۔تم نے اچھا کیا کہ عزیز موصوف کو واپس کر دیا۔تم دونوں ماشاء اللہ صورت چڑیلوں کی مزاج پریوں کا۔

ان نازک اندا موں کو بھی مزید بخار وغیرہ کا اندیشہ تھا۔تمہارا خط بجائے شنبہ کے منگل کو پہنچا۔اس سے مسرت ہوئی کہ ڈاکٹر کی دوا سے افاقہ ہے۔اللہ تعالیٰ تمہیں صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرمائے۔تمہارے لئے دعاؤں سے کسی وقت دریغ نہیں ہوگا۔اللہ تعالیٰ تم دونوں کو اور تمہاری زوجات کو صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرماوے۔

اس سے بھی قلق ہوا کہ تمہارے یہاں طوفانی بارشیں ہورہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے رحمت کی بارشیں بقدر ضرورت عطا فرمائے۔ میری طبیعت بھی بمبئی سے واپسی کے بعد خراب ہی رہی اور دن بدن اس میں اضافہ ہے۔ چار دن دہلی کے بھی بہت ہی گرانی کے گذرے۔ حقیقت یہ ہے کہ تنعم نے جو آج کل ہر طرف سے مسلط ہے میرا بھی مزاج خراب کر دیا۔

جس کے کمرے میں ۴۰؍سال تک دستی پنکھا بھی نہ گذرا ہو اور شدید بھوک وگرمی جوانی میں گذاری ہو حرمین شریفین کے قیام میں اللہ تعالیٰ کے فضل اور دوستوں کی شفقتوں سے سارا وقت کولر اور ائرکنڈیشن میں گذرنے لگا۔ اب تم ہی بتلاؤ کہ جوان لغویات کا عادی ہوگیا ہو اس کا بغیر ان کے کہاں گذر ہوسکتا ہے؟ اگرچہ کولر تو سہارنپور میں بھی موجود ہے اور ائرکنڈیشن دوستوں کے شدید اصرار کے [باوجود] اب تک نہیں آیا۔

مجھے ہر وقت **أذهبتم طيباتكم** ... الخ کا فکر سوار ہے۔ اول تو کوئی نیکی میرے پاس نہیں۔ عزیز یوسف اور ہر دو زوجات اور ہر دو کی اولاد سے سلام ودعوات کہہ دیں، بالخصوص عزیزہ خدیجہ سلمہا سے۔

مولوی اسماعیل بدات سے کہہ دیں کہ قاضی صاحب وغیرہ کے بہت شدید اصرار آرہے ہیں کہ ویزہ کیلئے اپنے پاسپورٹ کے اندراجات جلدی بھیجو۔ حبیب اللہ تو اپنا پاسپورٹ یہاں دے گیا، اس کا تو لکھ دیا۔ تمہارا پاسپورٹ یہاں نہیں اور نظام بھی معلوم نہیں۔ اگر میرے ساتھ جانے کا نظام ہو تو اپنے پاسپورٹ کی مندرجہ ذیل چیزیں درکار ہیں۔ نام، ولدیت، پتہ، پاسپورٹ نمبر، کب ملا؟ کہاں سے؟ اور کب تک کارگر ہے؟

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب بقلم احمد گجراتی، ۲۳؍رجب ۹۶ھ

﴿203﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۱۳/شوال ۹۶ھ / ۱۶/اکتوبر ۷۶ء

آپ ہی اپنے ذرا جور و جفا کو دیکھو
ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی

عزیزم سلمہ!

بعد سلام مسنون، تمہارا کارڈ ملا، میں نے تمہارے مضمون کو تصنع پر حمل نہیں کیا اور اس کی کوئی وجہ بھی نہیں۔ مجھے تمہاری محبت سے انکار نہیں تم نے لکھا کہ مصافحہ کے وقت تیرا رخ دوسری طرف تھا، تم کو وہ منظر یاد ہوگا کہ میں کس ہجوم میں اس وقت پھنس رہا تھا مجھے تو تمہارا مصافحہ کرنا بھی یاد نہیں، ایک طرف شادی کا ہنگامہ دوسری طرف کلفتوں کا ہجوم، مجھے تو یہ بھی بعد میں معلوم ہوا کہ تم مع اہلیہ کے مردانہ کار میں گئے اور عبدالوحید بذریعہ ریل۔

کارڈ سے بخیر رسی کے مژدہ سے مسرت ہے۔ اللہ کرے تمہارا ٹکٹ آ گیا ہو اور جلد سے جلد دارالعلوم پہنچو۔ میں تو بار بار تم کو کہتا رہا اور لکھتا رہا کہ تم سے تعلق کی بنا پر معافی میں تو نہ پہلے عذر ہوا نہ آئندہ، بہت ہی طیب خاطر سے معاف ہے البتہ طبعی رنج و قلق فطری ہے جو بے اختیاری ہے، **اللھم ھذا فعلی فیما املک فلاتلمنی الخ او کما قال علیہ الصلوۃ والسلام** اور وہ طبعی رنج تمہاری محبت کی وجہ سے ہی ہے ورنہ اس قسم کی چیزیں میرے یہاں قابل التفات نہیں۔

ہاں مجھے اس کا ساری عمر قلق اور رنج رہے گا کہ مولانا انعام صاحب نے ناشتہ پر کتنا انتظار کیا اور بھائی یوسف تین بار بلانے گئے اور میرے ڈانٹ کر بھیجنے کے باوجود تم ناشتہ میں

شریک نہ ہوئے اور یہ کہہ دیا کہ اس کا جی برا ہوگا, میں نے یہ بھی کہا تھا کہ اس کے جی برا ہونے کی کوئی وجہ نہیں جب کہ اس کے بیضے اور ناشتہ بھی میرا ہی ہے لیکن تم کو اس کا رنج وقلق میری ساری عمر کے تعلقات پر غالب رہا, اور یہ تعلقات ہی رنج کا سبب ہیں ورنہ تم سوچو کہ جن سے تعلق نہیں ہوتا ان کی ان قسم کی چیزوں کی پروا بھی نہیں ہوتی۔

دعا سے دریغ نہیں نہ اب نہ پہلے نہ آئندہ, بہت اہتمام سے کرتا ہوں اور کرتا رہوں گا۔فقط

حضرت شیخ مدظلہ، بقلم محمد شاہد غفرلہ ۱۳/شوال ۹۶ھ

از راقم سلام مسنون، خدا کرے مزاج بعافیت ہوں, عزیزہ خدیجہ کو دعوات و پیار۔

از احمد گجراتی بعد سلام مسنون درخواست دعا۔

﴿204﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۹/ذیقعدہ ۹۶ھ/ یکم نومبر ۷۶ء

عزیزم الحاج قاری یوسف متالا سلمہ!

بعد سلام مسنون، مولوی ہاشم کے خط میں تم کو ایک خط لکھ چکا ہوں جس میں لکھا تھا کہ حاجی یعقوب نے تمہاری روانگی کی اطلاع دی لیکن اب بخیر رسی کا انتظار ہے۔حبیب اللہ کے سفر میں کچھ قانونی مشکلات ہیں وہ بمبئی گیا ہوا ہے, اس کی واپسی پر روانگی کا ارادہ ہے, فقط

حضرت شیخ مدظلہ، بقلم محمد شاہد غفرلہ، ۹/ذیقعدہ ۹۶ھ

از دور افتادہ سلام مسنون، درخواست دعا وشوق لقاء

﴿205﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۷؍دسمبر ۷۶ء/ ۱۵؍ذی الحجہ ۹۶ھ

عزیز گرامی قدر ومنزلت الحاج قاری یوسف متالا سلمہٗ!

!بعد سلام مسنون، یہ ناکارہ ۲۵؍نومبر کی صبح کو سہارنپور سے چلا، دو دن کراچی ٹھہرتا ہوا ۲۱؍نومبر کو جدہ پہنچا۔ ضعف و امراض کی وجہ سے حج کے زمانہ میں عمرہ اور حج مشکل ہوتا ہے اس لئے سیدھا مدینہ منورہ آ گیا۔ اپنے حج کا تو زیادہ قلق نہیں مگر اپنے سے زیادہ اپنے رفقاء کے حج چھوٹنے کا قلق ہے کہ میری وجہ سے کئی دوستوں کا حج گیا۔

یہاں پہنچ کر عزیز یعقوب سے معلوم ہوا کہ تمہارے مرسلہ پان رکھے ہوئے ہیں۔ اسی وقت منگایا مگر بہت جلد خراب ہو گئے۔ کئی سال پہلے بھی تم نے بھیجے تھے وہ تو ایک ماہ تک رہ گئے تھے اس سال خراب ہونے کی وجہ بظاہر لانے والوں کی بے احتیاطی تھی۔ پاکی احباب نے کوشش تو بہت کی کہ میری اور مولوی انعام کی رائے ونڈ کے اجتماع میں شرکت ہو مگر ویزا نہ مل سکا۔ میں البتہ حجاز آتے ہوئے دو دن کراچی ٹھہرا تھا۔

اس سے بہت مسرت ہوئی کہ دارالعلوم میں ہر طرح خیریت ہے, اللہ تعالیٰ تمہاری مساعی جمیلہ کو کامیاب فرمائے۔ میں نے تو تمہیں زبانی بھی مشورہ دیا تھا اور اب بھی لکھتا ہوں کہ تنخواہ لینے میں کچھ حرج نہیں اکابر کا معمول رہا ہے اور جب ہمہ تن تم اس میں مشغول ہو تو پھر تنخواہ لینے میں کیا حرج ہے, جب تک کوئی آمدنی کا دوسرا ذریعہ نہ ہو اس وقت تک لینے میں کوئی حرج نہیں۔

رہائش تم نے اچھا کیا کہ دارالعلوم کے قریب کر لی۔ مدارس کے لوگوں کو لوگوں سے

علیحدہ رہنا مناسب نہیں ان کو تو ملنا جلنا ہی مفید ہے۔ الگ رہنا تو ہم جیسے بے کار لوگوں کیلئے ہے۔ میرے پیارے! مدارس چلانے والوں کیلئے یہ توحش مفید نہیں ان کیلئے تو حضرت ابوالدرداءؓ کا ارشاد **انا لنکشر الی اقوام تلعنهم قلوبنا** کے مطابق ملنا جلنا ضروری ہے۔

تمہارے خواب کی تعبیر تو سمجھ میں نہیں آئی، مشائخ کا جمع ہونا تو مبارک ہے ہی اور تمہیں پیام دینا بھی مبارک ہے مگر تم نے تو خود لکھا کہ پیام کے الفاظ یاد نہیں رہے۔ تمہارے ملنے والوں میں کوئی بخاری کے لفظ سے معروف ہو تو ان کے حالات ضرور لکھو زندوں میں ہوں یا مردوں میں، امام بخاری تو مراد ہیں نہیں۔

عزیزہ خدیجہ کی صحت سے مسرت ہوئی۔ تمہارے دارالعلوم کیلئے بھی دل سے دعا کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ مکارہ سے محفوظ فرما کر مادی اور روحانی ترقیات سے نوازے۔ **مادیت سے زیادہ روحانیت کی زیادہ فکر کریں، ذکر اللہ کی تاکید کرتے رہیں۔** میرا رسالہ موت کی یاد کسی کے ذریعہ سے طلبہ کو سنوا دیا کریں۔

عزیز مولوی اسعد ہفتہ عشرہ میں لندن کا ارادہ کر رہے ہیں ان کی قیام گاہ کا حال تو تمہیں معلوم ہوگا ہی مجھے تو معلوم ہے نہیں۔ ان کی خبر رکھیں اور ان کو دارالعلوم میں ضرور بلائیں اور ان سے کوئی معاینہ بھی لکھوالیں کہ اب تو وہ بھی لیڈروں میں ہیں۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم حبیب اللہ، ۷/دسمبر ۷۶ء

تمہارا اس ناکارہ کو کثرت سے خواب میں دیکھنا اپنی محبت کا اثر سمجھتا ہوں تمہارا عبدالقدیر بخیریت ہے تجارت میں منہمک ہے۔ حج کے ایام میں تو ہر وقت میرے پاس رہا مگر اس سے پہلے اور اس کے بعد معذرت ہی پہنچتی رہی کہ بالکل فرصت نہیں۔

﴿206﴾

از: مولانا حبیب اللہ صاحب چمپارنی

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۱۸؍دسمبر ۷۶ء/ ۲۶؍ذی الحجہ ۹۶ھ

جناب شاہ یوسف سلیمان متالا صاحب! سلام مسنون، ابھی صلح نہیں ہوئی لڑائی برقرار اور جاری ہے۔ میرے خط لکھنے کو کہیں آپ صلح کا پیش خیمہ نہ سمجھ لیں۔ غرض تو دشمن کے سامنے بھی پیش کی جاتی ہے۔ جی ہاں ایک بات ہم نے سنی ہے کہ بلی نے چوہے کھانے سے توبہ کر لی ہے اور بگلا اب بھگت بن بیٹھا ہے۔ **اذا کان الغراب دلیل قوم** تو نتیجہ ظاہر ہے کہ **فیھدیھم طریق الھالکین**۔

آپ کو اتنا غرور کیوں ہو گیا ہے؟ میں نے اپنے گھر سے ایک خط جناب شاہ صاحب کو لکھا تھا اس کو تو شاہ صاحب نے یوں ہی بہانے بنا کر اور ایک طرف پتہ نہیں کیا کیا بکواسات لکھ کر واپس کر دیا تھا۔ اس کے بعد میں نے آپ کے مطالبہ کے موافق دہلی یا شاید سہارنپور سے دوبارہ خط خانقاہ عاشقیہ بولٹن شریف کے پتہ سے لکھا تھا اور اس میں لکھا تھا کہ اس کا جواب مجھے مدینہ منورہ کے پتہ سے دیا جائے مگر آپ نے اپنی مخصوص مشغولیات اور معہود فضولیات کی وجہ سے اس کا اب تک جواب نہیں دیا۔ کم سے کم یہ تو اطلاع دینی چاہئے تھی کہ خط پہنچا یا نہیں تا کہ میں دوبارہ لکھتا یا سہ بارہ، چہار بارہ بھی لکھتا۔

کیا اب اس کی ضرورت آپ کو محسوس ہو رہی ہے کہ میں اب کٹی جلی سنا کر آپ کی اصلاح کروں؟ اگر اس کی ضرورت ہو تو اس کا بھی اظہار فرما دیجئے۔ میری وجہ سے اگر کسی بگڑے ہوئے کی اصلاح ہو جائے تو مجھے ثواب ہی ہو گا، جواب جلد مطلوب ہے۔ یہ خط صوفی اقبال کی تصحیح کے بعد بھیج رہا ہوں اور انہوں نے بھی سلام لکھوایا ہے۔

فقط والسلام

حبیب اللہ چمپارنی، مدینہ طیبہ

۱۸؍دسمبر ۷۶ء

﴿207﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ، مدینہ منورہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۶؍محرم ۹۷ھ/ ۲۸؍دسمبر ۷۶ء

عزیزم قاری یوسف متالا!

بعد سلام مسنون، تمہارے خط کا انتظار مایوسی تک پہونچ گیا۔ بالخصوص تمہارے جلسہ کی روئیداد کا انتظار واشتیاق ہے کچھ پتہ نہیں چل رہا ہے۔ خیریت تو سن رہے ہیں کہ جلسہ الحمدللہ خیریت سے ہوگیا مگر تفصیل کچھ معلوم نہیں ہورہی۔

اس ڈبے میں ڈیڑھ سو کھجوریں ہیں۔ میں تو اپنے محسنوں کے نام جانتا نہیں، چندہ کرنے والے تو تم ہی ہو, میرے محسنوں کو تقسیم کردو۔ ڈبہ حلاوہ عزیزہ خدیجہ کا ہے۔ میری طبیعت خوب خراب ہورہی ہے, پندرہ دن سے حجرہ میں اپنی ہی جماعت کرتا ہوں۔ مسجد تک بھی نہیں جاسکتا۔ بخار کی شدت بہت کثرت سے رہتی ہے۔ بھوک بالکل نہیں لگتی, اجابت نہیں ہوتی, لوگ یوں کہتے ہیں کہ جب کچھ کھاتا ہی نہیں تو اجابت کیسے ہوگی, اور اگر جانے ہی کا وقت آگیا ہے تو اللہ تعالیٰ حسن خاتمہ کی دولت سے مالا مال فرمائے۔

اہلیہ کی خدمت میں سلام مسنون۔ عزیزہ خدیجہ کو دعوات۔ مولوی ہاشم صاحب نے ایک مشلح کے نام سے کوئی چیز بھیجی تھی وہ تو سمجھ میں نہ آئی کہ کیا تھی نہ تو بستر اتھا نہ مشلح۔ تاہم

میں نے ان کو دس دن اپنے استعمال میں رکھ کر واپس کر دیا تھا, خدا کرے مل گیا ہو۔ چونکہ انہوں نے اس کے بدلے میں مشلح منگوایا تھا اس لئے اس کو واپس کر دیا, اگر وہ یہ شرط نہ لگاتے تو میں اسے واپس نہ کرتا۔

مولوی اسماعیل بدات نے تو بہت اصرار کیا کہ واپس نہ کر کہ یہ ٹانگوں پہ ڈالنے کا کمبل بہت اچھا ہے مگر ان کی شرط کی وجہ سے اس کو واپس کرنا پڑا۔ کمبل ٹانگوں پہ ڈالنے کا تو بہت اچھا تھا۔ ان کی آمد کا تو بہت انتظار و اشتیاق تھا مگر جو مجبوریاں انہوں نے اپنے نہ آنے میں لکھی تھیں وہ بھی قابل لحاظ تھیں اور اہم بھی۔ اللہ تعالیٰ تم دونوں دوستوں سے کسی وقت باحسن وجوہ ملاقات کروائے۔

مفتی محمود صاحب آج کل مدینہ میں ہی ہیں اور لندن ہی آنے والے ہیں۔ ایک اہم لفافہ ان کے ہاتھ بھجوا رہا ہوں اس میں ایک تو کسی صاحب کا پوسٹل آرڈر [ہے]۔ اس پر چونکہ مدینہ لکھا ہوا ہے، یہاں کے ڈاک خانہ والوں نے تو قبول نہیں کیا اور مدینہ لکھا ہونے کی وجہ سے کسی اور جگہ سے بھی قبول نہیں کروایا جا سکتا۔

ہندوستان میں ڈاکخانہ کوئی ۔۔۔ قبول نہیں کرتا نہ پوسٹل آرڈر نہ بین الاقوامی ٹکٹ, بالخصوص ٹکٹ کہ ساری دنیا میں شائع ہوتے ہیں۔ البتہ قانون اصلی یہ ہے کہ جتنے کے ٹکٹ جواب کے لفافے پہ لگا دیئے جائیں اور یہ پرچہ ڈاکخانہ دے دیا جائے۔ ہندوستان والے ایسا تو کرتے نہیں مگر بارہ آنے کے پیسے دے دیتے ہیں۔ یہ تفصیل میں نے اس لئے لکھوا دی کہ اس سے باخبر رہو۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث مدظلہم العالی

بقلم عبدالحفیظ ۶ رمحرم ۹۷ھ

ازعبدالحفیظ بعد سلام مسنون، بھائی عبدالحمید گلاسگو والوں سے مفتی صاحب کا نظام عرض کردیا تھا کہ ۲۶ر دسمبر تک وہ آپ کے ہاں آنا چاہتے ہیں لہذا بیس دسمبر تک ان کا ٹکٹ جدہ، لندن، کراچی کا فقط ہو مکہ مکرمہ کے پتہ پر فوراً بھجوادیں۔

فقط والسلام

﴿208﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۱۲ر جنوری ۷۷ء [۲۲ر محرم ۹۷ھ]

مکرم ومحترم قاری یوسف متالا صاحب سلمہ!

بعد سلام مسنون، آج بھائی محمد پاڈیا کی زبانی آپ کے جلسہ کا حال معلوم ہوا، بہت ہی مسرت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے، اللہ تعالیٰ مزید ترقیات اور کامیابی سے نوازے۔ مولوی یوسف تتلی کے پاس جلسہ کا اشتہار بھی دیکھا اور عزیز عبدالقدیر اس وقت میرے پاس ہے میں نے اس سے مطالبہ کیا کہ تمہارے پاس تو دعوت نامہ یا کم سے کم جلسہ کا اشتہار ضرور آیا ہوگا تو نے ذکر بھی نہیں کیا؟

تمہاری تو عرصہ سے کوئی خیر خبر معلوم نہیں ہوئی۔ مولوی اسعد سے تو میں نے بھی خاص طور سے تمہارے مدرسہ میں جانے کی تاکید کی تھی اور ان کا خط بھی آیا تھا کہ وہ تمہارے مدرسہ میں ضرور جائیں گے مگر کم سے کم ایک اشتہار تو اس ناکارہ کے پاس بھیج دیتے۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب بقلم حبیب اللہ، ۱۲ر جنوری ۷۷ء مدینہ طیبہ

معلوم نہیں میرے تبلیغی رسائل میں سے کوئی تمہارے یہاں ہے یا نہیں؟ اگر ہیں تو کیا کیا کس مقدار میں؟ تا کہ میں پوچھنے والوں کو تمہارا حوالہ دے سکوں۔ مولوی حبیب اللہ کا بیان ہے کہ تمہارے یہاں تو تجارتی کتب خانہ بھی ہے، مجھے تو معلوم نہیں تھا۔

اگر ہے تو تمہاری نگرانی میں یا کسی اور کی؟ میری طبیعت آنے کے بعد سے اب تک خراب ہی چل رہی ہے۔ عزیز یعقوب سے بھی کئی دفعہ پوچھا کہ مولانا یوسف صاحب کا کوئی خط تو نہیں آیا؟ انہوں نے مجھ سے تو یہی کہا کہ کوئی نہیں آیا۔ **واللہ تعالیٰ اعلم بحقیقة الحال** اہلیہ سے سلام مسنون، عزیزہ خدیجہ سے دعوات۔

﴿209﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۱۸ر جنوری ۷۷ء / ۲۸ر محرم ۹۷ھ

عزیزم الحاج قاری یوسف متالا سلمہ!

بعد سلام مسنون، آج ۱۷ر جنوری کو تمہارا لفافہ مؤرخہ ۱۰ر جنوری پہنچ کر موجب منت ہوا۔ تمہارے جلسہ کی کامیابی تو بھائی پاڈیا سے سن لی تھی اور جلسہ کا اشتہار بھی دیکھ لیا تھا۔ میں نے تو اس سے پہلے پرچہ میں تم سے فرمائش بھی کی تھی کہ دو تین اشتہار بھیج دو۔

مولوی اسعد سے تو میں نے خود بھی تقاضا کر دیا تھا کہ تمہارے مدرسہ میں ضرور جاویں اور تمہارا ٹیلی فون نمبر بھی ان کو لکھوا دیا تھا۔ تم نے جلسہ ان کی صدارت میں کیا بہت ہی اچھا کیا، میرا مبارک سایہ بہت طویل ہو چکا اب تو دعائے حسن خاتمہ اور دعائے مغفرت کی ضرورت ہے۔

اس سے بہت مسرت ہوئی کہ تمہارے جلسہ کی برکت سے موسم اچھا رہا۔ سردی مدینہ میں بھی بہت ہے اور مجھ پر اس کا بہت اثر ہے۔ جب سے یہاں آیا ہوں کمرہ میں برابر ہیٹر چلتا رہتا ہے اور سردی کی وجہ سے دو تین نمازیں بھی حرم کی چھوٹ گئیں۔ جب روداد چھپ جائے تو ضرور بھیج دیں مگر ڈاک سے ہرگز نہ بھیجیں۔

تنخواہ کے بارے میں میں نے کوئی حکم نہیں دیا تم تو ماشاء اللہ تعالیٰ بقول میرے کاتبوں کے اونچے درجہ پر پہنچ گئے اور مجھ میں نہ توکل اتنا ہے اور نہ قوت ایمانی ہے جتنی تم دوستوں میں ہے۔ میں نے تو اپنی حیثیت کے موافق مشورہ دیا تھا جواب بھی ہے۔

حضرت تھانوی نور اللہ تعالیٰ مرقدہ نے کانپور کی مدرسی کے زمانہ میں حضرت قطب عالم گنگوہی کو تین خط لکھے کہ میرا تنخواہ لینے کو جی نہیں چاہتا اور حضرت گنگوہی نے ہر دفعہ میں تنخواہ چھوڑنے کو منع کر دیا۔ میرے والد صاحب بھی بار بار سفارش کرتے کہ جب ان کا اصرار ہے تو حضرت کیوں نہیں اجازت دے دیتے، مگر جب تیسری دفعہ تنخواہ چھوڑ کر اور استعفاء دے کر آ گئے تو حضرت نے بڑی دعائیں دیں اور میرے والد صاحب کے استفسار پر حضرت گنگوہی نے فرمایا کہ مشورہ تذبذب پر ہوا کرے اور جب جزم ہو گیا پھر انشاء اللہ تعالیٰ دنیا تو قدموں سے لگی ہوئی ہے، اس لئے استفتِ قلبک ولو افتاک المفتون۔

تمہارے قرض کی ادائیگی کیلئے بھی دعا کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ نہایت سہولت سے جلد ادا کرا دے، دعا سے تو بالکل دریغ نہیں۔ تم نے اپنے لندن کے بکرے کی قربانی کی جو کرامت لکھی اس پر میرے رفقائے مجلس مولوی اسمعیل، مولوی عبد الحفیظ، ڈاکٹر اسماعیل تو بہت ہی خوش ہوئے مگر تمہارے مخلص عبد القدیر نے کہا کہ مکھن کھایا کرو۔ میں نے اس سے کہا کہ تو لکھ دے تو اس نے کہا کہ میں ایک خط لکھ چکا ہوں اس کا جواب نہیں آیا تو میں دوسرا کیوں لکھوں۔ میں نے کہا کہ بھائی! تمہارا حق ہے۔ شعر سے تو تمہارے دوسرے عبد القدیر معلوم ہوتے ہیں۔

جمعیۃ علماء کی دعوت کی دوسری کرامت بھی موجب تشکر ہے۔ مگر پیارے! ان چیزوں کو دل میں بھی جگہ نہ دیجئو, زبانی سے تو درکنار۔ تمہارا خواب میں پاخانہ دیکھنا اور صبح کو پیسے آنا مبارک ہے۔ اکابر کا معمول یہ رہا ہے کہ اور اس سے مقصد جو ہوا کرتا ہے غور سے سنیو کہ اس آمد کی گندگی ذہن میں مرکوز رہے۔

میری ناراضگی تو پیارے! اللہ تعالیٰ نہ کرے کہ پھر ہو, ایک دفعہ ہو چکی۔ تمہارا بخاری والا خواب تو مجھے یاد نہیں رہا, اب حافظہ بالکل جواب دے چکا۔ تم نے لکھا کہ محمد انور کا پرچہ بھیج رہا ہوں، وہ تو آپ کے استغراق کی نذر ہو گیا یا پھر راستہ میں کسی نے چرالیا, اس میں نہیں نکلا۔ میں پہلے بھی لکھ چکا ہوں کہ خلوت بہت مبارک ہے مگر مدرسہ کے ساتھ خلوت نہیں چلتی، البتہ ایک گھنٹہ ضرور خلوت کا چاہئے اس سے زیادہ نہیں۔

تمہارا خط تو ڈاک سے پہنچا, کمبل بھیجنے کی تکلیف نہ کرو۔ تمہارے مسلم پرسنل لاء کیلئے بھی دل سے دعا کرتا ہوں, اللہ تعالیٰ کامیاب فرماوے۔ تمہارے یعقوب کو بھی تمہارا خط دکھلا دیا اور اشتہار بھی, اور کہہ دیا تھا کہ اگر تو جواب لکھے تو کل کو آدمی جارہا ہے مگر.....

اگر شہیر الدین آ گئے ہوں تو ان سے کہہ دیں کہ آپ نے جو تار کراچی نہ آنے کا دیا اس سے قلق ہوا, فضول پیسے ضائع کئے۔ آج جامعہ کے قرآن کے مقابلہ کا امتحان تھا, تمہارا عطاء الرحمٰن اول نمبر آیا, ڈیڑھ ہزار ریال انعام ملا اور آئندہ ہفتہ دوبارہ امتحان ہوگا اس میں اول نمبر آیا تو تین ہزار ریال ملیں گے۔ تمہارا جی خوش ہونے کیلئے لکھ دیا۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم حبیب اللہ

۱۸؍جنوری ۷۷ء، مدینہ طیبہ

﴿210﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ، مدینہ منورہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۲۷؍جنوری ۷۷ء / ۷؍صفر ۹۷ھ

عزیزم گرامی قدر و منزلت الحاج مولوی یوسف متالا سلمہ!

بعد سلام مسنون، تمہاری روداد دار العلوم آج ۲۶؍جنوری کو پہنچی اور لندن کی مہر کسی سے پڑھی نہیں گئی۔ جس سے یہ معلوم ہو سکے کہ کب کا چلا ہوا ہے۔ بہت ہی جی خوش ہوا۔

یہ تو تمہیں معلوم ہے کہ میرے یہاں عصر کے بعد کی مجلس میں سالہا سال سے اکابر کے ملفوظات اور سوانح ہوا کرتی ہیں اور آج کل شیخ الاسلام مدنی کے مکاتیب ہو رہے ہیں اور آج میں نے اس کو روک کر تمہاری روداد سنوائی۔ اس کا بہت قلق ہوا کہ اگر دو ہفتے پہلے آجاتی تو بہت اچھا ہوتا۔

حجاج کا بڑا مجمع موجود تھا اب تو ایک جہاز ہندوستانی اور دو پاکستانی رہ گئے ہیں۔ اور ان سے زیادہ قلق افریقیوں کے جانے کا ہے کہ وہ دو ہفتے پہلے بہت سے تھے، ان کا سننا مفید ہوتا، دو ہفتے پہلے آجاتی تو بڑا اچھا ہوتا۔ مگر تمہیں معلوم ہے کہ اول تو مولوی قلتُ کہے بغیر نہیں رہتا اور میرے مزاج میں تو اخلاص سے تنقید بہت ضروری ہے اس لئے بڑے اخلاص سے چند باتیں کہوں گا مگر نہ تو اس پر عمل ضروری ہے نہ گرانی پیدا کریں البتہ میرے مشورے ضرور سن لیں۔

نمبر ا: میرا نام کسی جگہ پر اپنی رودادوں میں نہ چھاپیں بالخصوص چندہ میں، اگر آپ کے مدرسہ کی مصلحت کسی کو نام بتانے میں ہو تو اس کو زبانی یا نجی خط میں ضرور بتا دیا کریں۔ میں تو چندہ میں اپنا نام ویسے بھی مضر سمجھ رہا تھا مگر قاری سلیمان اور دوسرے دوستوں نے کہہ دیا کہ

حجاز میں کوئی اشکال نہیں یہاں کوئی روک ٹوک نہیں۔

یہ تو تمہیں بھی معلوم ہے اور دوسروں کو بھی کہ ہندوستان میں جو تنگیاں ہیں وہ یہاں نہیں اور میں نے ہندوستان سے تو کبھی دیا نہیں اور نہ آئندہ امید ہے, اس لئے کہ میں حجاز میں تو رئیس ہوتا ہوں کھانے پینے کا تو کوئی بار مجھ پر نہیں۔ حضرت قاضی صاحب کو اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے اصل تو وہ ہیں اور نمبر۲ پر عزیز عبدالحفیظ اور مکی مدنی احباب بھی کثرت سے لاتے رہتے ہیں اسی بنا پر میں بے دھڑک مہمانوں کی تواضع کرتا رہتا ہوں اس کے باوجود میرا جی چاہتا ہے کہ چندہ کے موقع پر خاص طور سے 'ایک مخلص جس نے نام لکھنے کو منع کر دیا ہے' لکھ دیا کریں۔

نمبر۲: جس بنیاد پر آپ نے مدرسہ کی تعمیر کا ارادہ ظاہر کیا اور اللہ تعالیٰ کرے کہ وہ نہیں تو اس کے قریب قریب ضرور ہو جائے اس میں زہد و فقر کی ترغیب اور عمل ضرور ہونا چاہئے۔ میں ہمیشہ مدارس میں بجلی کا مخالف رہا ہوں مگر تمہارے لئے نہیں اور پنکھوں کا تو بہت ہی شدید مخالف ہوں

حضرت ناظم صاحب نوراللہ تعالیٰ مرقدہ جب رنگون تشریف لے گئے اور بہت بڑی رقم مظاہر کی بجلی اور پنکھوں کیلئے لائے تو میں نے کہہ دیا کہ زکریا کی زندگی میں تو نہیں لگنے کے اور مجھے اس فقرہ کا ہمیشہ قلق رہا اور رہے گا۔ اس لئے کہ حضرت ناظم صاحب نے تو بڑی خوشی سے مجھ سے ذکر کیا تھا اور میں نے روکھا سا فقرہ جڑ دیا میں نے عرض کیا حضرت! جب طالب علمی کے زمانہ میں یہ لوگ بجلی کے پنکھوں اور روشنی کے عادی ہو جائیں گے تو پڑھنے کے بعد اس قابل نہیں ہوں گے کہ دیہات کے مدارس یا قصبات میں ملازمت کر سکیں اور شہروں میں سب کو کہاں تک کھپا سکتے ہیں بجز اس کے کہ یہ کوئی سرکاری امتحان پاس کر کے اسکولوں کی ملازمتیں ڈھونڈیں اور اس قابل بھی نہ ہوں تو کسی تاجر کے یہاں ملازمتیں ڈھونڈتے پھریں گے۔

اور یہ [مذکورہ بالا] فقرہ میں نے ویسے ہی نہیں کہا, میرے بہت سے مخلص دوست

اورعزیز بڑی استعداد والے جو اپنے گھر کی آسودگی کی وجہ سے طالب علمی کے زمانہ میں عیش کی زندگی گذار چکے تھے وہ بعد میں پڑھنے پڑھانے کے کام کے نہیں رہے جس کا مجھے قلق ہے اور رہے گا۔

آپ کے یہاں تو ان چیزوں کی مجبوریاں ہیں مگر جو امیدیں اور نہج آپ نے اپنی روداد میں ظاہر کیا اس کے لئے بہت ضروری ہے کہ زہد اور فقر و فاقہ کی بالخصوص جن سے کچھ امیدیں وابستہ ہوں ان کو ضرور نصائح، مواعظ اور صحابہ اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے زہد اور فقر و فاقہ کے واقعات سنایا کریں بالخصوص اپنے اکابر کی سوانح یا درس میں داخل کریں بالخصوص لوگوں کو اس کی تعلیم کا انتظام کریں۔

نمبر۳: اسی طرح میں مدارس عربیہ میں حرفت وغیرہ کا ہمیشہ مخالف رہا۔ جن مدارس میں حرفت وغیرہ عربی کے ساتھ کی گئی ان کے ہونہار لڑکے بعد میں اپنے کارخانہ یا کسی کے کارخانہ میں ملازم ہوئے، پڑھنے پڑھانے کے کام کے نہیں رہے۔ علم دین تو فقر ہی کے ساتھ چلتا ہے

نمبر۴: تمہارے ناشتہ میں انڈوں پر بڑی نکیر کرنے کو تھا کہ مجرد طلبہ کو میرے نزدیک انڈے کھلانا نہایت مضر ہے مگر قاضی عبدالقادر صاحب، صالح جی افریقی اور چند حضرات جو غیر ملکی تھے انہوں نے کہا کہ بڑے شہروں میں خاص طور سے لندن میں وہ انڈے نہیں ملتے جو آپ سمجھ رہے ہیں وہ تو انڈوں کا نام ہوتا ہے وہ مضر نہیں ہے۔ اگر یہ صحیح ہے تو مجھے اعتراض نہیں اور اگر واقعی انڈے وہاں ملتے ہیں تو مجرد طلبہ کیلئے ان کو میں مضر سمجھتا ہوں۔

نمبر۵: تمہارا نصاب بھی میں دیکھنا چاہتا ہوں اگر چھپا ہوا نہ ہو تو قلمی نقل کر کے بھیج دو۔ نصاب کے بارے میں میری رائے یہ ہے کہ شائع جلدی مت کیجیو پہلے اہل فن اور اہل علم سے ضرور مشورہ کر لیجئو اور مجھے تو ضرور لکھ دیجئو کہ کوئی اور تنقید کرے یا نہ کرے میں تو ضرور ہی کروں گا۔

نمبر٦: حرمین میں اوراسی طرح بڑے بڑے شہروں میں تمہارا کوئی ایجنٹ ایسا ضرور ہونا چاہئے کہ جس کے پاس لوگ چندہ جمع کر دیا کریں۔ ہر شخص کو پونڈ بنا کر بیمہ کرنا یا معمولی رقم کا بھیجنا بہت مشکل ہوتا ہے۔ ہمارے مدارس میں بھی بمبئی، کلکتہ وغیرہ میں ایسے لوگ ہر مدرسہ کے ہیں کہ جو متفرق چندہ جمع کر لیں اور جب بڑی مقدار ہو جائے تو مدرسہ میں بھیج دیں۔

نمبر٧: ایک نہایت ضروری اوراہم امر جس کا میں تمہیں حکم کرتا مشورہ نہیں مگر یہ اخبارات، اشتہارات و روداد میں شائع کرنے کا ہرگز نہیں کہ امراء تم سے خفا ہو جائیں گے وہ یہ ہے کہ فقراء غرباء کے چندہ کو بہت ہی اہم سمجھنا۔ میں نے بڑوں سے بھی سنا ہے اور تجربہ بھی ہے کہ برکت ان ہی کے پیسوں میں ہے جتنا زیادہ ہو سکے فقراء کا چندہ تم تو نہیں مگر اپنے لوگوں کے ذریعہ سے ضرور کرانا۔

میرا خیال یہ ہے کہ میں تو یہاں کے لوگوں سے زیادہ واقف نہیں مگر تم خوب واقف ہو کہ ماشاء اللہ ہر دلعزیز اور ملنسار ہو اور میں تو وحشی آدمی ہوں لوگوں سے زیادہ واقف بھی نہیں [کوئی نہ کوئی] ایسا ضرور ہونا چاہئے جو معمولی چندہ جمع کرتا رہے۔ جو مانگے نہیں مگر لوگوں میں معلوم ہو جائے کہ دارالعلوم بولٹن کیلئے جو چندہ دینا چاہے وہ فلاں کے پاس جمع کر دے۔ میں واقف تو ہوں نہیں مگر تمہارے مولوی یعقوب مدینہ میں یا عبدالقدیر یا کوئی اور بشرطیکہ معتمد ہوں تجویز کر دو۔ اسی طرح سے مکہ میں اور دونوں جگہ نہ ہو سکے تو ایک جگہ مگر اس کیلئے محض تعلقات کافی نہیں دیانت کی جانچ بہت ضروری ہے۔

اس مسئلہ پر گفتگو کرتے ہوئے قاری سلیمان نے کہا کہ تو کچھ بھیجنا چاہے تو اس کو پونڈ کے ذریعہ میں بھیج دوں گا، میں نے کہا ضرور مگر اس وقت تو ہے نہیں مگر انشاء اللہ تعالیٰ ضرور بھیجوں گا، ایک دو دوستوں سے بھی تحریک کی ہے۔

ایک ضروری بات یہ ہے کہ تمہاری روداد صرف اردو میں ہے یا انگریزی اور عربی

میں بھی چھپی ہے۔ اگر نہ ہو تو دونوں زبانوں میں اس کا ترجمہ ضروری ہے۔ ایک ضروری امر یہ ہے کہ جب تک تمہارا مدرسہ خوب معروف ومشہور نہ ہو جائے معروف لوگوں کے معائنے ضرور چھاپا کرو۔ علی میاں کا معائنہ لکھنا تو معلوم ہے۔ غالباً مولانا انعام صاحب نے بھی لکھا تھا اور مولوی اسعد صاحب سے لکھوانے کی تاکید تو تمہارے ہندوستان کے زمانہ قیام میں مولوی ہاشم کو کئی دفعہ لکھا تھا۔

ایک چیز میرے خاص ذوق کی ہے جو کوئی مدرسہ والا نہیں ماننے کا اور تم بھی نہیں مانو گے مگر میرے پیارے! بہت گہری بات ہے، جتنا کرو اس سے کم ظاہر کرو اور جتنا کرو اس سے زیادہ ظاہر کرنا تو بہت مہلک سمجھتا ہوں۔ مدرسہ کی ضروریات حجروں کی تعمیر وغیرہ وغیرہ میری مراد نہیں ان کی ضرورتوں کو تو ضرور ظاہر کرنا ہے بلکہ جتنی ضرورت ہو اس سے زیادہ ظاہر کرو لیکن کارنامے زیادہ کر کے نہ ظاہر کریں۔

تمہیں اپنے نام پر یہ تصریح کر دینی چاہئے تھی کہ تنخواہ نہیں لیتا۔ اس میں کوئی مضائقہ نہیں تا کہ دوسروں کو یہ شبہ نہ ہو کہ اپنی تو لکھی ہی نہیں نہ جانے کتنے لیتے ہوں گے اور میرا تو مشورہ یہی ہے مگر حکم نہیں کہ تنخواہ ضرور لو اکابر نے سب نے لئے اور اگر تم مجھے پیش کرو گے تو میں نے بھی تو دس بارہ برس لئے، اپنے حضرت کے اتباع میں اور اس ڈر میں کہ

کہیں حضرت یہ نہ فرماویں کہ بڑے تقدس مآب ہیں۔ کھلم کھلا تو میں نے حضرت کے وصال کے بعد چھوڑی۔ البتہ زندگی میں حضرت رائپوری کے ارشاد سے کبھی کبھی ناغہ کر دیتا تھا۔ اس کی تفاصیل تو تمہیں خوب معلوم ہے۔

تم نے جو مجبوری چھوٹے پیمانے پر شروع نہ کرنے کی لکھی اس پر مجھے اعتراض نہیں، یہ تو قانونی مجبوری تھی۔ اگرچہ اپنی تمنا یہی تھی کہ دار العلوم مظاہر علوم کے طرز پر ہوتا مگر مجبوریاں دوسری چیز ہوا کرتی ہیں۔ میرے خط میں سانپ نے چھچھوندر، یا تو میری غلطی ہے یا

کاتب کی یا تمہاری۔ اصل چھپکلی صحیح یاد ہے اس لئے کہ مشہور یہ ہے کہ سانپ اگر چھپکلی کھالے تو ابرص ہو جاتا ہے۔

تربیت کے متعلق جو تم نے لکھا بہت مناسب اور ضروری، مگر سبھی مدرسین کو اس کی طرف متوجہ کرنا چاہئے کہ براہ راست تو حکم نہ دیا کریں لیکن ایسی باتوں کی نگرانی رکھیں اور اگر ایسی کوئی بات نظر آئے تو تم سے یا ناظم تربیت سے کہیں۔ عام طور سے اسکا چرچا نہ کریں، نہ لوگوں میں نہ طلبہ میں۔

تمہارے ناشتہ میں ہفتہ میں حلوہ صرف ایک ہی دن کیوں ہے؟ حلوہ بریانی میرے دماغ سے تو اونچے ہیں کوئی مجبوری ہو تو تم زیادہ حالات سے واقف ہو۔ جب **تمہارے یہاں خدا کرے حدیث آجائے** اور جہاں تک ہو سکے دینی چیزیں میز کرسی پر نہ ہوں تو زیادہ اچھا ہے۔

ماحول سے متأثر ہونا نہیں ماحول کو متأثر کرنا ہے۔ میں تو قالینوں پر بھی اعتراض کرتا رات کیک وغیرہ کی تقسیم بھی مجھے سمجھ میں نہیں آئی۔ اگر میرے اس خط میں کوئی چیز خلاف طبع ہو تو میری طرف سے تو تمہیں تکلیفیں ہمیشہ پہنچتی ہی ہیں، اللہ تعالیٰ مجھے معاف کرے۔

مولانا ہاشم صاحب، اپنی اور ان کی اہلیہ سے سلام مسنون۔ عزیزہ کو دعوات وہ اکثر یاد آتی ہے۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم حبیب اللہ، ۲۷؍ جنوری ۷۷ء، مدینہ طیبہ

﴿211﴾

از:[بہ امر]حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی:محرم ۹۷ھ/جنوری ۷۷ء

مکرم ومحترم الحاج مولوی متالا صاحب مدظلہ!

بعد سلام مسنون،کل آپ کے مدرسہ کی روداد پہنچی۔ پہلے دن تو حضرت شیخ نے اس کو عصر کے بعد کی مجلس میں تمہید کے ساتھ سنایا،جس میں بڑا مجمع تھا۔اس وقت تو چندہ کا ذکر نہیں آیا۔ بعد میں حضرت نے ہم لوگوں سے کہا کہ میں تو کچھ نہ کچھ بھیجوں گا اور میری رائے یہ ہے کہ میرے دوست بھی کچھ شرکت کریں۔

تمہاری روداد یعقوب مدنی کو دی کہ اپنے دوستوں کو دکھلا دے اور وہ روداد گشت کر رہی ہے،اب تک جو رقوم ہوئیں حضرت شیخ نے فرمایا کہ اس کو تو عبدالحفیظ کے ذریعہ ڈرافٹ بنا کر بھیج دو پھر اور ہوئیں تو دیکھا جائے گا۔اس کی فہرست ارسال ہے

ایک صاحب خیر جس نے نام لکھنے کو منع کر دیا	۱۰۰۱
حضرت قاضی عبدالقادر صاحب	۱۰
مولانا بھائی یحییٰ مدنی	۵۰۰
مولانا اسماعیل بدات	۱۰
مولوی عطاء الرحمٰن	۱۰
محمد اقبال مدینہ	۱۰
اہلیہ محمد اقبال	۱۰
مولانا الحاج عبدالحفیظ	۱۰۰۰

ڈاکٹر شہیر الدین	۱۰۰
ڈاکٹر ایوب	۱۰۰
ڈاکٹر اسماعیل	۱۰۰
اہلیہ ڈاکٹر اسماعیل	۱۰
صالح جی افریقی	۱۰۰
عبدالعزیز، پاک محل	۱۰۰۰
احمد ناخدا	۱۷۵
راشد مدنی	۲۰۰
قاری سلیمان مکی	۲۰۰
عبدالقدیر مدنی	۲۵
قاضی ابرار	۱۰
دلدار مدنی	۱۰
معرفت یعقوب مدنی	۵۰۰
حبیب اللہ دہلوی	۲۰۰
حاجی انیس	۵۰
قاری امیر حسن	۴
حاجی بشیر مدنی	۱۰
قاری الیاس	۱۰
کل میزان:	۵۳۵۵

میں نے ایک ہزار پونڈ کا ڈرافٹ بنوادیا تھا۔ بقیہ ناموں کی فہرست بعد میں بھیج دی جائے گی

﴿212﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۱۰ر فروری ۷۷ء / ۲۱ر صفر ۹۷ھ

عزیزم سلمہ!

بعد السلام علیکم، تمہارا ڈرافٹ تو کئی دن ہوئے بن گیا تھا میں نے تو کہا تھا کہ ڈرافٹ [میں] جتنی کمی ہو مجھ سے لے لو مگر عزیزم الحاج عبدالحفیظ کو اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے اس نے اسی وقت لے کر ڈرافٹ بنالیا تھا اور میں سمجھ رہا تھا کہ ڈرافٹ جاچکا ہے مگر ابھی معلوم ہوا ہے کہ تساہل سے نہیں جاسکا۔ اتنے میں صوفی اقبال صاحب نے چندے کی بقیہ رقم بھی جمع کرلی جس کی تفصیل اس ورق کے پیچھے ہے۔

معلوم نہیں تمہارے ہاں رسیدوں کا کیا دستور ہے۔ اس رقم کی رسائد بھیجنے کی ضرورت نہیں مگر اندراج اچھی طرح کرلیجئو۔ بذریعہ خط ایک رسید ڈرافٹ کی معرفت مولوی عبدالحفیظ صاحب ایک ہی بھیج دیجئو تاکہ اطمینان ہوجائے۔ تمہارے لئے دعاؤں میں کوئی کسر نہیں۔

فقط والسلام

حضرت شیخ مدظلہم، بقلم عبدالحفیظ

۱۰ر فروری ۷۷ء

بقیہ فہرست ۱۰۰۰ پونڈ میں سے:

اہلیہ ڈاکٹر اسمعیل صاحب	۴۰
اہلیہ حبیب اللہ دہلوی	۱۰۰
اہلیہ مولانا سعید خان صاحب	۱۰۰

اہلیہ ڈاکٹر ایوب صاحب	۱۰۰
حضرت مولانا سعید خانصاحب	۵۰
حضرت مولانا محمد عبدالملک صاحب	۵۰
بھائی عبدالحمید صاحب بھوپالی	۵۰
حاجی عبدالعلام صاحب	۳۵۵
کل میزان	۸۴۵

﴿213﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۱۰؍فروری ۷۷ء / ۲۱؍صفر ۹۷ھ

عزیزم قاری یوسف سلمہ!

بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، تمہارے لندنی دوستوں کی ڈاک نے تو بہت تنگ کر رکھا ہے میں بار بار لکھتا ہوں کہ تم سے مراجعت کرلیا کریں مگر لوگ نہیں مانتے۔ ایک صاحب کا پتہ یہ ہے: (ان کے پتہ پر ایک کارڈ لکھ دو:)

محمد غفرلہ، ساؤتھ لندن اسلامک سنٹر، می چیم لین، ۸سٹریتھم، لندن:

بعد السلام علیکم، آپ کے ایک ہی مضمون کے خط بار بار آتے رہتے ہیں، اور جواب کے لئے کچھ ہوتا نہیں۔ تم لندن کے حضرات تو ماشاء اللہ رئیس ہو اور وقت بھی تمہارے پاس فارغ ہے یہ ناکارہ اپنے امراض کے علاوہ مشغول بھی بہت رہتا ہے۔ نہ اتنا وقت ہے کہ ہر خط کا جواب لکھوں اور نہ اتنے پیسے کہ ہر خط کے لئے مستقل لفافہ خرچ کروں اور تمہارا مضمون

بھی صرف ایک ہوتا ہے کہ روضۂ اقدس پر صلوۃ وسلام ودعاء کی درخواست۔

میرے لئے تو اتنے مضمون کے واسطے مستقل خط کی ضرورت نہیں، آپ کے لئے دعا کرتا ہوں، آپ کی اور آپ کے اہل وعیال کی حاضری کے لئے اور حسنِ خاتمہ کی بھی دعا کرتا ہوں۔ یہ پرچہ عزیز قاری یوسف متالا کے توسط سے بھیج رہا ہوں، میں نے پہلے بھی کئی مرتبہ لکھا کہ آپ کو جو کچھ پوچھنا ہو وہ مولوی یوسف متالا سے پوچھتے رہا کریں اور معمولات کا پرچہ اگر نہ ہو تو قاری صاحب موصوف سے ہی لے لیں اس کے موافق عمل کریں۔ درود شریف جتنا زیادہ سے زیادہ پڑھ سکیں دین ودنیا کیلئے مفید ہے۔

فقط والسلام

حضرت شیخ مدظلہم، بقلم عبدالحفیظ، ۱۰ر فروری ۷۷ء

﴿214﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۱۵ر مارچ ۷۷ء/ ۲۵ر ربیع الاول ۹۷ھ

مکرم ومحترم جناب الحاج قاری یوسف صاحب مدفیوضکم!

بعد سلام مسنون، دو محبت نامے ایک دستی اور ایک ڈاک سے پہنچے۔ تمہاری مدرسہ کی ایک اور رقم ڈیڑھ ہزار پونڈ کی ہوگئی، اللہ تعالیٰ کا شکر ہے۔ میں نے ملک صاحب سے پوچھوایا تھا انہوں نے کہا ضرور دوں گا مگر جب مجھے معلوم ہوا کہ وہ آپ کی مسجد کیلئے ایک لاکھ روپے کا قالین کا وعدہ کر آئے ہیں تو میں نے منع کر دیا مگر وہ نہیں مانے اور اٹھارہ سو ریال دے گئے، اور ان کے بھائی ملک عبدالغنی ساڑھے چھ ہزار ریال اور عزیز سعدی ایک ہزار ریال۔

پہلے ڈرافٹ کی رسید سے مسرت ہوئی، دوسرے ڈرافٹ کی رسید سے بھی جلد مطلع فرماویں تو کرم ہوگا۔ البتہ پہلے تو میں نے لکھ دیا تھا کہ سب کے رسیدوں کی ضرورت نہیں ایک رسید کافی ہے اوراس وقت بہت سوں کی رقمیں تھیں مگراب کے الگ الگ رسیدیں بھیج دیں۔ اب کے تو تین ہی رقمیں ہیں۔

تم نے لکھا کہ تنخواہ کے متعلق پہلے لکھا تھا اس کا جواب نہیں آیا۔ میری رائے تو اب [بھی] وہی ہے کہ ابھی ابتداء ہے جب فتوحات کی کثرت ہو جائے تو چھوڑنے میں مضائقہ نہیں، لیکن اگر آپ نہ لیں تو روداد میں لوجہ اللہ تعالیٰ ضرور لکھیں۔

میں تو اتـرک مـا اریـد لـمـا یـریـد پر ہمیشہ سے ہوں مگر آپ کے غریب عبدالقدیر بھی میرے پاس تشریف فرما ہیں ان کا حکم ہے کہ ہرگز نہ چھوڑیں اور یہ ظاہر ہے کہ ان کا ارشاد تو میری درخواست پر مقدم ہے ہی، میں نے کہا کہ اپنے آپ پرچہ لکھ دے تو انہوں نے کہا کہ میں نے ڈبیہ بھیجی تھی اس کی رسید نہیں آئی اس لئے میں نہیں لکھتا۔

میں تو اپنی اجازت تنخواہ نہ لینے کی اوپر لکھوا چکا ہوں اللہ تعالیٰ تمہاری ہر نوع کی مدد فرمائے۔ میرا منشاء تو یہ تھا کہ تم مقروض ہو اور ابھی ابتداء بھی ہے آگے جیسی تمہاری رائے ہو میں بخوشی اس پر راضی ہوں۔ تم نے اچھا کیا کہ.... کی ذلت کے واقعات لکھنے کا ارادہ ملتوی کر دیا، کوئی علمی چیز لکھو جس میں اس کے مزعومات کی تردید ہو تو مضایقہ نہیں۔

ابوظبی کے رئیس والا خواب بھی مبارک ہے انشاء اللہ تعالیٰ فتوحات مالیہ کی بشارت ہے اور حضرت نوراللہ مرقدہ کا ردشیعہ کے مسودات دینا اس میں اشارہ ہے کہ رد کرنے میں تو مضایقہ نہیں مگر تذلیل سے بچتے رہیں، تمہارا استخارہ بھی اسی طرف مشعر ہے مگر متانت کو ہاتھ سے مت [جانے] دیجئو۔ سب وشتم اور فحش چیزیں نہ آویں، علمی غلطیاں ضرور پکڑیو۔

تمہارا مہتمم رکھنے کا پیام بہت مبارک ہے۔ تم نے اچھا کیا کہ چھوٹے چھوٹے

ڈبے بنوا کر گھروں میں رکھوا دیئے، یہ صحیح ہے کہ غرباء کے چندہ کی زیادہ اہمیت ہے۔ تم نے جو ماحول کا اثر بتایا وہ تو بالکل صحیح ہے اس لئے میں نے کسی چیز میں حکم نہیں دیا بلکہ لکھا کہ ان کو زہد وسادگی کی ترغیب ضرور دیتے رہیں۔ میں دل سے دعا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ [کرے کہ] تمہاری برکت سے وہاں دین کا ماحول پیدا ہو جائے۔

یہ تو ڈاک کا خط تھا اس کے بعد دستی خط پہنچا۔ تمہارے مرسلہ پان اور دوعدد روداد پہنچے۔ میں مطرقۃ الکرامۃ کی بہترین تکمیل کیلئے دل سے دعا کرتا ہوں، مگر وہ تو صرف حصہ اول تھا اور حصہ دوم کا مسودہ حضرت کے بعد نہیں ملا۔ مسعود تقسیم کے بعد سب کاغذات لے آیا تھا اس سے تلاش بھی کرایا مگر نہیں ملا۔ بریلوی کے متعلق اوپر لکھوا چکا ہوں کہ تمہارے خوابوں کا تقاضا ہے کہ لکھو مگر متانت سے، گالیاں اور فحش نہ ہو۔

عزیز عبدالرحیم کے کئی خط آ چکے ہیں مگر میں ہی اس کو روک رہا ہوں کہ اتنے صحت کاملہ نہ ہو ہرگز ارادہ نہ کریں مبادا یہاں مرض عود کر آئے، یہاں کوئی ڈاکٹر اچھا نہیں ہے۔ تم نے سعودیہ کے کانفرنس کا حال لکھا میرے کان میں نہیں پڑا اور آج تحقیق بھی کی مگر کوئی صحیح بات معلوم نہ ہوسکی، مکہ میں ایک کانفرنس تعلیمی اخیر مارچ میں ضرور ہونے والا ہے مگر وہ تو شاید عمومی نہیں۔

تمہارے آنے سے تو مسرت مگر ۹۰ ر پونڈ تمہاری نگاہ میں تو کچھ نہیں ہوں گے مگر میری نگاہ میں تو بہت ہیں۔ مولوی حبیب اللہ اور تمہارے غریب میرے سر ہو گئے کہ یہ تو بہت سستا ہے ضرور آویں، تم نے بہت اچھا کیا کہ حافظ غلام حبیب صاحب کو اپنے یہاں دعوت دی، ایسے لوگوں کو ضرور دعوت دیتے رہا کرو۔ تمہارے لئے اور تمہارے دارالعلوم کیلئے تو دعاؤں میں کسر نہیں چھوڑتا۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب، بقلم حبیب اللہ

۱۵ ر مارچ ۷۷ء، مدینہ طیبہ

ڈرافٹ کے متعلق میں نے یہ کہا تھا کہ معتد بہ رقم کا بنایا جائے اور کچھ کسر ہو تو مجھ سے لے لیا جائے تمہاری برکت سے صراف نے بہت رعایت کردی کہ ۹۶/ریال کی کمی تھی اس نے ڈیڑھ ہزار کا بنادیا۔ تمہاری یہاں کی آمد تمہارے غریب دوست نے بہت پھیلادی۔ کل مولوی یعقوب نے بھی دریافت کیا کہ مولوی یوسف کب آرہے ہیں؟ میں نے کہا کہ مجھے تو خبر نہیں۔

اہلیہ اور خالو سے سلام مسنون کہہ دیں عزیزہ خدیجہ کو دعوات۔ کل ایک صاحب کے ہاتھ ۴/ڈبیاں نامزد اور چند رسائل فتنہ مودودیت، مودودی اکابر کی نظر میں، اکابر کا سلوک، حجۃ الوداع اردو بھیجی ہیں۔

﴿215﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۹/مئی ۷۷ء / ۲۱/جمادی الاولیٰ ۹۷ھ

عزیزم قاری یوسف متالا صاحب زادت معالیکم!

بعد سلام مسنون، کئی دن ہوئے تمہارا خط آیا تھا اور تمہارا خط ان خطوط میں ہے جن کی مجھے اہمیت بہت ہے مگر اس سال طبیعت زیادہ خراب چل رہی ہے اور مزید برآں یہ کہ تمہارے خط میں ایک ڈرافٹ بھیجنا تجویز تھا مگر اس میں عزیز عبدالحفیظ کے اسفار کی وجہ سے دیر ہوتی رہی، اس ڈرافٹ کی بھی رسید الگ الگ ہی بھیجیں۔

ملک عبدالحق کے ہاتھ بجلی کا کمبل پہنچ گیا مگر ایسے وقت میں کہ گرمی شروع ہوگئی۔ عزیز عبدالرحیم کے تو میرے پاس بھی دو تین خط آئے جس میں انہوں نے اپنی آمد کی بہت تڑپ اور اشتیاق لکھا مگر میں روکتا رہا کہ اتنے تمہاری صحت اجازت نہ دے اس وقت تک آنے کا ارادہ مت کرنا اور اب تو ان کے آنے کا وقت بھی نہ رہا کہ ہند کے سفر کا گھنٹہ بج رہا ہے۔

تمہارے مرسلہ پان، کیک اور مٹھائیاں بھی پہنچ گئے تھے۔ یہ تو تمہارے دستی خط کا جواب تھا اس کے بعد تمہارا دوسرا محبت نامہ مؤرخہ ۴؍اپریل پہنچا۔ میرے پاس اگر آپ کچھ ہدیہ بھیجیں تو میٹھا بالکل نہ بھیجیں، میٹھے کا تو مجھے بالکل شوق نہیں اور آج کل طبیعت بھی زیادہ خراب ہے۔

یہ خط کئی دن ہوئے لکھنا شروع کیا تھا مگر طبیعت آج کل خوب گڑبڑ ہے۔ آج ۹؍مئی کو پھر شروع کر رہا ہوں خدا کرے پورا ہو جائے۔ آپ نے جو وجوہ، مصالح اور خوبیاں اپنے نصاب کی لکھیں اللہ تعالیٰ مبارک کرے اور آپ کے مقصد کو پورا فرمائے۔ کبھی تو نصاب بنانے کا مجھے بھی شوق تھا اور ۳۵ھ تا ۴۰ھ تک خوب بنایا مگر اب تو ساری امنگیں ختم ہو گئیں۔ اب تو ؎

ہر تمنا دل سے رخصت ہو گئی

اب تو آ جا! اب تو خلوت ہو گئی

تمنائیں تو واقعی ساری مٹ گئیں مگر خلوت اب تک بھی نہیں میسر ہوئی۔

اللہ تعالیٰ کرے کہ تمہیں کام کے آدمی مل جاویں۔ ہم نے سنا ہے کہ عالمگیر بھی اسی تمنا میں مرگیا، ساری عمر میں ڈھائی آدمی ملے۔ اللہ تعالیٰ تمہاری مساعی کو امنگوں کو پورا کرے۔ دعا سے بھی واقعی دریغ نہیں، ہم سے تو کچھ نہ ہو سکا عمر ہی ضائع کر دی، تم جیسے ہونہار کچھ کریں تو ان سے ہمیں بھی شاید کچھ مل جائے۔

البتہ ایک نصیحت کروں، عمل کی تو امید نہیں **وما استقمت فما قولی لک استقم** کہ آدمیوں کو ذی استعداد چناں چنیں بنانے میں جتنی بھی کوشش کرو مگر ساتھ ہی دیندار اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے جان پہچان پیدا کرنے کی ضرور کوشش کیجیو ورنہ یہ بے دین، ہونہار مودودی اور چکڑالوی بنیں گے۔

میں نے پہلے بھی لکھا اور دوبارہ بہت اہمیت سے لکھتا ہوں کہ میرے مشورے

گذشتہ یا آئندہ جب بھی ہوں ان کو مشورہ سے زیادہ اہمیت ہرگز نہ دیں۔ اپنے یہاں کی مصالح اور ضرورتیں ضرور ملحوظ رکھیں, متن متین میرے پاس تو ہمیشہ رہی مگر اب تو میں اپنے کتب خانہ کو وقف کر آیا ہوں ورنہ لکھتا کہ تمہیں بھیج دیں اگر ہند جانا ہوا تو یاد دلائیو۔ کتب خانہ رشیدیہ دہلی، مطبع یوسفی لکھنؤ باقی ہو تو اس سے تحقیق کر لیں۔

تمہاری کوئی تحریر یہ ممکن ہے کہ میرے یہاں اہمیت نہ رکھے؟ تمہاری تحریرات کی اہمیت تو میرے یہاں شاید مرنے تک بھی نہ جائے۔ تم نے صحیح کہا کہ تمہارے ہی اوپر نہیں ان کی تنقید کا مطمح نظر تو میں بھی بنا ہوا ہوں۔ مجھے تو میرے بعض بڑوں نے اس نوع کے بہت سے عمل خاص طور سے میرے نانے مرحوم نے تقاضا کئے مگر میں نے اس وجہ سے نہ سیکھے کہ اپنے اوپر اعتماد نہ ہوا۔

میری طبیعت بھی بہت خراب چل رہی ہے اور اب تک یہ بھی طے نہیں ہوا کہ رمضان سہارنپور ہو سکے گا یا نہیں البتہ تقاضے بہت ہو رہے ہیں اور بظاہر جانا ہی پڑے گا پہلے تو پاکستان والوں کا بھی بہت زور رہا مگر اب تو وہاں کے ہنگاموں نے تو اس کو ملتوی کرا دیا۔

پہلے حاجی یعقوب صاحب کا خط آیا تھا جس میں مولوی عبد الرحیم کی صحت کی اطلاع تھی جس کو لکھوا چکا ہوں, آج مولوی کفایت اللہ کا خط آیا کہ وہ اور عبد الرحیم بمبئی آئے اور لکھا ہے کہ ان کے متعلق بمبئی کے ۴، ۵ ڈاکٹروں نے غور سے دیکھا اور بالاتفاق یہ طے کیا کہ کوئی مرض نہیں۔ پارسال جو غلط تشخیص کر دی گئی تھی اس کا اثر عبد الرحیم کے دماغ پر سال بھر رہا اب وہ بھی ختم ہو گیا۔ ڈاکٹروں نے یہ بھی کہا کہ اب دل کی طرف التفات مضر ہے۔ البتہ دماغ کی تقویت کی ضرورت ہے, فقط

عبد الرحیم کو تو میں نے کئی دفعہ ڈانٹا بھی کہ وہ اپنے مرض سے بہت زیادہ متأثر ہو جاتا ہے۔ مسلمان ہو کر اتنا تأثر ہرگز مناسب نہیں جبکہ اس کا وقت مقرر ہے **لا یتقدم**

ولا یتأخر۔ خدیجہ اور اس کی والدہ سے سلام مسنون بھی کہہ دیں۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم حبیب اللہ، ۹؍مئی ۷۷ء مدینہ طیبہ

﴿216﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: نامعلوم

تاریخ روانگی: ۱۹؍مئی ۷۷ء / یکم جمادی الثانیہ ۹۷ھ

عنایت فرمایم!

سلام مسنون، تمہارا بہت مفصل خط آیا مگر اس کا مطلب بعض بعض جگہ پر کسی کی سمجھ میں نہیں آیا۔ میں اپنے دوستوں کو عزیز مولوی یوسف متالا سے ملنے کو تو کثرت سے لکھتا ہوں اس لئے کہ میرے وہاں آنے کی کوئی صورت نہیں اور ان کا یہاں آنا دشوار ہے اور اس فن میں شیخ سے ملتے رہنا نہایت ضروری ہے اس لئے ان دوستوں کو جو دور دراز رہتے ہیں وہاں کے خصوصی احباب سے ملتے رہنے کو لکھتا رہتا ہوں۔

اسی لئے لندن کے دوستوں کو بھی مولوی یوسف متالا، مولوی ہاشم سے ملنے کو لکھتا رہتا ہوں۔ تم نے لکھا کہ ایک مولوی صاحب گجرات سے آئے تھے ان کی معرفت خط سے بیعت ہوئے، ان مولوی صاحب کا بھی نام تم لکھ دیتے تو زیادہ اچھا تھا۔

تم نے لکھا کہ جو بھی مولوی ہندوستان سے یہاں چندہ کرنے آیا اس کے ساتھ جا کر چندہ کرایا۔ اگر یہ اخلاص سے تھا اور شہرت و ناموری کے واسطہ نہ تھا تو مبارک ہے،

تمہارے لئے بھی صدقہ جاریہ ہے کہ مختلف مدارس کی اعانت تمہارے ذریعہ سے ہوئی اور اگر ناموری اور ریاء کے واسطہ کیا تو نیکی برباد گناہ لازم، اس کا ثواب تو کیا ہوتا اور الٹا گناہ ہوا۔ **اس کا ضرور خیال رکھیں کہ دین کے کاموں میں اخلاص بہت ضروری ہے** وہی اللہ تعالیٰ کے یہاں قبول ہے۔

تم نے اپنے بھائی کی چوری کی داستان لکھی اس سے بہت قلق ہوا، اور اس سے اور بھی زیادہ قلق ہوا کہ اس نے بجائے تمہارے احسان مند ہونے کے الٹا تم پر دعویٰ کردیا، میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ اس کو ہدایت عطا فرمائے۔

تم نے لکھا کہ تمہارا بھائی فیکٹری کی رقم میں سے ۲/ہزار مانگ رہا ہے۔ تم نے آگے لکھا کہ آج صبح وکیل کا خط آیا ہے اس نے میرے خلاف مقدمہ کی کاروائی شروع کی ہے۔ تم نے لکھا کہ مالک نے پولیس کو ساتھ لاکر فیکٹری توڑ دی، سب چیزیں نیلام کردیں، میں تو ان چیزوں سے واقف ہی نہیں ہوں اور نہ ایسی چیزوں سے کبھی مجھے سابقہ پڑا ہے، اس لئے تمہارے خط کا مطلب بھی میری سمجھ میں نہ آیا۔

تم نے لکھا کہ ۵/دن میں اور بچے قید میں رہے ہیں اس سے بہت قلق ہوا، علاوہ عدالت ۲۵/ہزار پونڈ مانگ رہی ہے، اس کا مطلب بھی میں نہیں سمجھا کہ وہ ۲۵/ہزار کاہے کے مانگ رہے ہیں۔ میں چونکہ ان چیزوں سے واقف نہیں اس لئے آپ تفصیل سے لکھتے تو میری سمجھ میں آتا۔

اس سے بہت قلق ہوا کہ آپ بیمار ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے آپ کو اور آپ کے اہل وعیال کو شفا عطا فرمائے، میں دل سے دعا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ آپ کی ہر نوع کی مدد فرمائے، پریشانیوں کو دور فرمائے اور سب کو صحت عطا فرمائے۔ جتنا تم نے اور تمہاری بیوی بچوں نے اس سلسلہ میں صبر کیا ہے اللہ تعالیٰ ہی اس کا اجر دے۔

تم نے لکھا کہ اس خط میں ۱؍ پونڈ ہدیہ ہے، ایسی حالت میں جو پریشانی آپ پر گذر رہی ہے ہدیہ کی تو کوئی گنجائش باقی نہیں رہی اس لئے آپ کا پونڈ بھی آپ کو واپس کر رہا ہوں، البتہ یہ ضروری تھا کہ میں اس پونڈ کو بھنا کر آپ کا خط بذریعہ رجسٹری آپ ہی کے پاس بھیجتا لیکن محصول سے زیادہ پیسے جو بچتے وہ ریال ہوتے جو وہاں بے کار ہیں، اس لئے عزیز مولوی یوسف کے نام رجسٹری خط بھیج رہا ہوں کہ آپ کا پونڈ آپ کو واپس کر دیں۔

اس خط کا جواب بذریعہ رجسٹری محمد سعید رحمت اللہ، کاتب العدل مکہ مکرمہ کی معرفت بھیجیں اس لئے کہ مجھے اگلے مہینہ میں بعض وجوہ سے مکہ جانا ضروری ہو گیا اور اس کے بعد معلوم نہیں کہ مکہ سے مدینہ واپس آؤں یا ہندوستان واپس جاؤں۔ اس لئے کہ میں کئی سال سے مسلسل رمضان ہندوستان کرتا ہوں مگر اس سال اب تک ارادہ نہیں کیا اس لئے کہ میری طبیعت سال بھر سے خراب چل رہی ہے، مکہ جا کر دیکھوں گا اگر ہمت آگے سفر کی ہوئی تو آگے جاؤں گا ورنہ مدینہ واپس آجاؤں گا۔

محمد سعید جن کا پتہ میں نے اوپر لکھا وہ میرے عزیز ہیں اور میری ڈاک کا بہت اہتمام کرتے ہیں، اگر میں ہندوستان چلا گیا تو وہ میرے خط کو انشاء اللہ تعالیٰ بہت احتیاط سے ہندوستان بھیج دیں گے، مدینہ آ گیا تو یہاں بھیج دیں گے۔ اگر ہندوستان گیا تو حسب معمول رمضان کے بعد واپسی ہوگی۔ اپنے اہل وعیال سے بھی سلام مسنون کہہ دیں۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم حبیب اللہ، ۱۹؍ مئی ۷۷ء

﴿217﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۱۹/ مئی ۷۷ء/ یکم جمادی الثانیہ ۹۷ھ

عزیزم الحاج مولوی یوسف متالا سلمہ!

بعد سلام مسنون، تمہیں ۸/ مئی کو ایک رجسٹری بھیجی تھی، اس کی رسید کا تو وقت ہو گیا، آج کل میں آنے والی ہی ہوگی۔ اس کے بعد ایک خط مولوی ہاشم کو کل ہی لکھا اس کے جواب میں بھی تاخیر ہوگئی۔

میری طبیعت اس سال بہت خراب رہی۔ گذشتہ سال ذیقعدہ میں بھی جدہ سے سیدھا مدینہ آ گیا تھا اب تک مکہ جانے کی نوبت نہیں آئی۔ اہل مکہ کا بہت تقاضا آیا اور علی میاں کی دو دفعہ آمد ہوئی اور دونوں دفعہ میں نے مکہ جانے کا ارادہ کیا مگر علالت کی وجہ سے نہ جا سکا۔ اب وسط جمادی الثانیہ میں پھر ارادہ کر رہا ہوں، خدا کرے پورا ہو جائے۔

یہ ابھی اندازہ نہیں کہ مکہ بھی جا سکوں گا یا نہیں اور مکہ گیا بھی تو آگے ہندوستان جا سکوں گا یا واپس مدینہ آنا پڑے گا۔ آج کی ڈاک سے ..... کا خط آیا لمبا چوڑا۔ جس میں اس نے اپنے بھائی کی چوریاں اور اس کے نقصانات جو اس نے پہنچائے تفصیل سے لکھے۔ ان سے تو میرا کوئی واسطہ نہیں بجز دعا کے اور کیا کر سکتا ہوں البتہ اس سے مجھے فکر ہوا۔

میں نے ان کے نام کے خط میں تفصیل پوچھی ہے۔ ان کے نام کا خط آپ کی معرفت قصداً بھیج رہا ہوں، یہ خط دے کر اس کی رسید ان سے لے لیں، میرے پاس بھیجنے کی ضرورت نہیں اور یہ پونڈ بھی ان کو واپس کر کے رسید لے لیں۔

تم نازک مزاج ہو ساری زندگی محبوبانہ گذری ہے۔ اس لئے غصہ تو آپ کریں

نہیں، البتہ اگر رقم قرض والی اب تک ادا نہ ہوئی ہو تو ضرور جلد از جلد ادا کر دیں۔ اس کے متعلق میرا اور میرے اکابر کا اہتمام سے دستور یہ ہے کہ ہدیہ کی رقم بلا خصوصی تعلقات کے نہ لی جائے, اس کا آپ بھی اہتمام رکھیں, ان دنیاداروں کو میں نے بھی بہت بھگتا۔

سہارنپور میں تو ہمیشہ لوگوں کا معمول رہا اور ہے کہ مدرسہ میں جو چندہ بھیجیں وہ عموماً میری معرفت بھیجیں تا کہ میرے اوپر بھی مستقل احسان ہو حالانکہ میں لوگوں کو لکھتا رہتا ہوں چندہ کی رقم براہ راست ناظم مدرسہ کے نام بھیجا کریں, میں اکثر سفر میں رہتا ہوں اور وسائط میں بھول چوک بھی ہو جاتی ہے, مگر لوگ اس پر عمل نہیں کرتے۔

[اس لئے اب تو] میں نے لوگوں کو یہ بھی لکھ [رکھا] ہے کہ آپ رقم براہ راست مدرسہ بھیجنے کے ساتھ ایک کارڈ سے مجھے بھی مطلع کر دیا کریں تا کہ میں بھی ممنون احسان ہوں

ابھی تک رمضان کا تو طے نہیں ہوا سہارنپور ہوگا یا حجاز۔ ہندوستان کے تقاضے تو بہت آ رہے ہیں اور ہمیشہ کے موافق محرم ہی سے شروع ہو گئے تھے اور میرا ہمیشہ کے موافق ایک ہی جواب ہوتا ہے کہ معلوم نہیں کیا ہوگا, استخارہ کر رہا ہوں مگر اس مرتبہ مسلسل بیماری کی وجہ سے ہندوستان کے سفر کی ہمت بالکل نہیں ہو رہی ہے۔

تم بھی اگر رمضان میں ہندوستان یا حجاز کا ارادہ کرو تو اتنے میری تعیین نہ معلوم ہو جائے اس وقت تک کسی جگہ کی تعیین مت کیجیو, میں انشاءاللہ تعالیٰ اوائل رجب میں مکہ سے اپنے نظام کی تمہیں اطلاع کروں گا۔ مولوی ہاشم یا اور دوست جو ہندوستان کا ارادہ کریں ان کو بھی اطلاع کر دیجیو۔

عزیز مولوی عبدالرحیم کے کثرت سے خطوط آتے رہے جس میں انہوں نے مدینہ آنے کا بار بار اشتیاق لکھا, میں ان کی بیماری کی وجہ سے منع کرتا رہا تقریباً ۳/ ہفتہ ہوئے مولوی کفایت اللہ کے خط سے ان کی صحت کاملہ اور ڈاکٹروں کا متفقہ فیصلہ ان کی صحت کے

متعلق آیا تو اس پر بھی میں نے یہاں آنے کو منع کر دیا تھا اب تو رجب قریب آرہا ہے اتنے میرے رمضان کا فیصلہ نہ ہو آنے کا ارادہ نہ کریں۔

چند روز ہوئے ایک صاحب کے ہاتھ تمر کی کچھ ڈبیاں بھیجی ہیں خدا کرے پہنچی ہوں, عزیزہ خدیجہ اور اس کی والدہ سے سلام مسنون کہہ دیں۔

اس خط کے شروع میں لکھ چکا ہوں کہ اپنی نزاکت طبع سے اس شخص پر غصہ کا اظہار زیادہ مت کیجیو, البتہ تجربہ سے یہ معلوم ہوا کہ یہ شخص اس قابل نہیں کہ ہدیہ قبول کیا جائے, آئندہ اگر کوئی ہدیہ دے تو لطائف حیل سے ٹال دیں۔ اس وقت بھی بخار ہو رہا ہے [لیکن] بخار میں عجلت کی وجہ سے لکھوایا ہے۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب، بقلم حبیب اللہ

۱۹ر مئی ۷۷ء، مدینہ طیبہ

﴿218﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ، مدینہ منورہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۲۱ر مئی ۷۷ء/۳ر جمادی الثانیہ ۹۷ھ

عزیزم مولوی یوسف متالا سلمہ!

بعد سلام مسنون، تمہارا یہ لفافہ رات فارغ کر کے بند کرنے کو کہہ دیا تھا مگر میرے کاتبوں نے یہ کہہ کر بند نہیں کیا کہ صبح تک جانے کیا بدا واقع ہو, چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ نیند تو آتی نہیں، عموماً سات بج جاتے ہیں جب کہ سوا آٹھ پر تہجد کیلئے اٹھا دیتے ہیں۔

آج کل عصر کے بعد حضرت رائپوری کی سوانح ہو رہی ہے جس کو راؤ شمشیر علی خان

مقیم لندن نے تالیف کیا ہے۔ سن تو اس کو چکا تھا میں پہلے بھی مگر مجھے اکابر کے حالات ہی میں دل لگتا ہے اس لئے دوبارہ سن رہا ہوں۔ یہ کتاب راؤ شمشیر علی خان صاحب انٹرنیشنل اسلامی تبلیغی مشن نمبر۳ نیو اسٹریٹ، سلاتھو یٹ، ہڈرسفیلڈ، انگلینڈ نے لکھی ہے۔

مجھے ان سے ملنا تو یاد نہیں، میرے کاتب یوں کہتے ہیں کہ سہارنپور بھی آ چکے ہیں اور مدینہ بھی۔ البتہ رائپور میں ان کے خطوط حضرت کی خدمت میں دواؤں کے تقاضے کے آتے رہتے تھے وہ میں نے سنے کہ کوئی دوا چاہئے؟ کوئی دوا چاہئے؟ اور حضرت کبھی کبھی میری موجودگی میں دوا کو بھی لکھوا دیتے تھے۔

حضرت رائپوریؒ کے وصال کے بعد سہارنپور میں ایک دو خط میرے پاس بھی آئے جس میں لکھا تھا کہ میں حضرت کیلئے دوائیں بھیجا کرتا تھا تجھے کوئی دوا منگانی ہو تو مجھے لکھ مگر میں اس وقت اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے صحت اچھی تھی، میں نے لکھ دیا کہ دوا کی ضرورت نہیں۔

آج کل ان کی کتاب سننے کی وجہ سے ان کے حالات کی ضرورت ہے، معلوم نہیں تم واقف ہونگے یا نہیں؟ ان کی زندگی اسلاف کے طریقہ کے موافق ہے یا نہیں؟ ان کا ادارہ کیا کام کرتا ہے اور اس کی کیا حیثیت ہے؟ کوئی مدرسہ ہے اسکول ہے یا تبلیغی مرکز ہے جیسا کہ ان کی تحریر سے معلوم ہوتا ہے۔

ویسے تو انہوں نے اپنے کو دیوبندی، بریلی، (قادیانیوں کے علاوہ) سب جماعتوں کا خادم بتایا ہے، اور اس پہ زور دیا ہے کہ قادیانیوں کے علاوہ باقی سب جماعتوں کو متحد ہوکر رہنا چاہئے وغیرہ وغیرہ۔ بہرحال ان کے متعلق حالات تحقیق کر کے ضرور لکھیں۔ میری طبیعت کل سے اور زیادہ خراب ہوگئی، دیکھئے وسط جمادی الثانیہ میں مکہ تک بھی جانے کی ہمت ہوتی ہے یا نہیں۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب دامت فیوضہم ۲۱ رمئی ۷۷ء، مدینہ طیبہ

﴿219﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۹/جون ۷۷ء/۲۲/جمادی الثانیہ ۹۷ھ

عزیزم مولوی یوسف سلمہ!

بعد سلام مسنون، اسی وقت تمہارا محبت نامہ طویل عریض عمیق تمہارے ایک مرید کے ہاتھ پہنچا, اس نے خط دیتے وقت کہا کہ حضرت جی کا خط ہے تو میں مولوی انعام سمجھا, میں نے پوچھا کہ دہلی کب چھوڑا؟ تو انہوں نے کہا کہ میں تو لندن سے آرہا ہوں تو مجھے ایک بہت پرانا قصہ یاد آیا۔

مولوی یوسف مرحوم کے زمانہ میں ایک شخص نے مجھ سے پوچھا کہ حضرت جی کب کو آرہے ہیں؟ تو میں نے کہا کہ کل دوپہر کو۔ [اگلے دن] صبح ہی سے کچا گھر بھرنا شروع ہوگیا, معلوم ہوا کہ مولانا یوسف صاحب سے ملنے آرہے ہیں۔ میں نے کہا کہ ان کی تو کوئی اطلاع نہیں, انہوں نے کہا کہ کل تو نے فلاں کو کہا تھا۔ میں نے کہا کہ بھائی جس کو میں نے کہا تھا اس کے حضرت جی آرہے ہیں, تمہارے نہیں۔

میں تو تمہیں مکدر نہیں کرنا چاہتا تھا۔ میرا تو خیال یہ تھا کہ وہ خط میں نے تمہارے ہی پاس بھیج دیا مگر کاتب نے بتایا کہ نہیں بھیجا تھا, لہذا اب ان کا پورا لفافہ مع جواب بھیج رہا ہوں اور اپنی طرف سے اطمینان دلاتا ہوں کہ میں ایسی لغویات سے مکدر نہیں ہوتا, مگر تم بہت نازک مزاج ہو زیادہ تاؤ میں آئیو مت, اسی واسطے میں نے خط نہیں بھیجا تھا۔

میرا مقصد تو صرف یہ تھا کہ یہ دنیادار بہت ہی خطرناک ہیں ان کو میں بھی بہت بھگتوں اور صبر کے سوا چارہ نہیں۔ ایسا کوئی برتاؤ ان کے ساتھ ہرگز نہ کیجیو جس سے تم آپس

کے تعلقات کو خراب کرنے والے بن جاؤ۔ مولوی اسمعیل نے کہا کہ ان کا تو لفافہ مستقل بنا ہوا ہے، مجھے سننے کی تو ہمت ہے نہیں طبیعت بہت خراب ہو رہی ہے اور تمہاری نازک مزاجی سے بہت ڈر رہا ہوں، باقی اپنی طرف سے اطمینان دلاتا ہوں اب بھی، آئندہ بھی۔

کچھ انگریزی کتابیں پہلے بھیجی تھیں، حامل کے ہاتھ کچھ اور بھیج رہا ہوں اپنے مدرسہ میں وقف کر دیجیو تا کہ کام آئے۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم حبیب اللہ، ۹ر جون ۷۷ء

تم نے مولوی ہاشم کی اجازت پر جو اظہار مسرت کیا اس سے مسرت ہوئی۔ شمشیر علی صاحب کو کتابیں بھیج دی تھیں خدا کرے کہ پہنچ گئی ہوں۔

﴿220﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۲۹ر جون ۷۷ء/ ۱۳ر رجب ۹۷ھ

مکرم و محترم جناب قاری یوسف متالا صاحب مد فیوضکم!

بعد سلام مسنون، اس سال ماہ مبارک ہندوستان گذارنے کا ارادہ تو نہیں ہوا تھا مگر اب اقامہ کی مجبوری کی وجہ سے اور اس وجہ سے بھی کہ دو سال سے مکہ مکرمہ آنا نہیں ہوا تھا، مکہ مکرمہ یہاں آیا۔ یہاں پہنچ کر معلوم ہوا کہ میرا تابعیہ بن گیا لیکن ہندی احباب کے شدید تقاضوں پر ہندوستان رمضان گذارنے کا ارادہ کر ہی لیا۔

[تابعیہ ملنے کے بعد سے اب] چونکہ میں سعودی بن گیا اس لئے ہندوستان کا ویزہ

تین ماہ کا صرف ملا, باوجود کوشش وہاں سے زائد کا نہیں ملا,اس لئے اخیر رجب میں مکہ سے [روانگی] کا ارادہ ہے اور اخیر شوال میں ہندوستان سے واپسی مگر چونکہ سعودیوں کو پاکستان میں ایک ماہ بغیر ویزا کے ٹھہرنے کی اجازت ہے,اس لئے وہاں پر جانے کا ارادہ ہے۔صرف تمہیں اطلاع مقصود ہے تاکہ تمہیں نظام معلوم ہو جائے اور اگر تم ہندوستان رمضان گذار سکو تو ضرور آجانا۔

ایک تکلیف تمہیں دیتا ہوں جس کے متعلق تمہیں پہلے بھی تکلیف دے چکا ہوں۔ محمد احمد سٹر تھم ۸،می چیم لین،ایس ڈبلیو16،لندن,ان صاحب نے مجھے بہت دق کر دیا میں ان سے بہت عاجز آ گیا۔ یہ مہینے میں ۳۲/خط لکھتے ہیں بار بار میں ان کو لکھ چکا ہوں کہ آپ تو رئیس آدمی ہیں اور میں فقیر ہوں,کرم فرما کر اتنے خطوط نہ لکھا کریں, مجھے جواب لکھوانے میں امراض کی وجہ سے دقت ہوتی ہے اور اب تو میں ہندوستان جا رہا ہوں,آخری ذیقعدہ میں وہاں سے واپسی ہوگی۔مگر ہندوستان کا پتہ ان کو نہ بتاویں ان کو سمجھا دیں کہ یہ پیسے کسی دینی کام میں خرچ کریں تو کتنا اچھا۔آپ بھی اب کوئی خط حجاز کے پتہ سے نہ لکھیں، ایک ہفتہ بعد سہارنپور کے پتہ سے لکھیں۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب،بقلم حبیب اللہ

۲۹/جون ۷۷ء، مکہ مکرمہ

﴿221﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا عبدالرحیم متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۴/جولائی ۷۷ء/ ۱۸/رجب ۹۷ھ

عزیزم الحاج مولوی عبدالرحیم متالا سلمہ!

بعد سلام مسنون، اسی وقت حاجی یعقوب صاحب کا خط آیا اس میں چھ رجب کی شب میں تولد دختر نیک اختر کے مژدہ کی اطلاع ملی اور یہ بھی کہ آپریشن سے ہوا لیکن زچہ بچہ دونوں خیریت سے ہیں, اللہ تعالیٰ کا شکر ہے اس کا احسان ہے۔ مولوی حبیب اللہ کو پتہ کسی کا معلوم نہیں اور اسماعیل بدات کو خوب معلوم ہے مگر میں اس کو حکماً مدینہ چھوڑ آیا تھا, اس لئے کہ اس کے گھر میں بھی ولادت کا زمانہ بہت قریب تھا۔

میں بارادہ سہارنپور پندرہ دن سے مکہ آیا ہوا ہوں مگر بہت ہی افسوس وقلق ہے کہ اس سال براہ بمبئی نہیں آسکا, مگر اس میں میری بیماری کو زیادہ دخل ہے۔ سال بھر سے طبیعت ناساز چل رہی ہے اور یہاں آکر اور بھی زیادہ خراب ہوگئی۔ حالات ایسے ہیں کہ معلوم نہیں کہ ہندوستان پہنچنا مقدر ہے یا اس سے پہلے زیرِ زمین جانا۔

تحقیق سے معلوم ہوا کہ آج کل بمبئی کا جہاز براستہ کویت ۸ر گھنٹے میں پہنچتا ہے, جسکا میرا دماغ بالکل متحمل نہیں، پارسال سے دماغ کی یہ کیفیت ہوگئی کہ اکثر چکر آجاتا ہے، براہ کراچی میں یہ سہولت ہے کہ یہاں سے کراچی تین گھنٹے اور وہاں دو تین دن ٹھہر کر دہلی ڈیڑھ گھنٹہ۔

اب تک کا نظام یہ ہے کہ انشاء اللہ اگر زندگی ہے تو ۲۰ر جولائی کو کراچی سے دہلی پہنچنا ہے۔ کراچی تک کے ٹکٹ سیٹیں سب مکمل ہوگیا, مگر کراچی سے دہلی ابھی طے نہیں ہوا۔ جدہ والوں نے ٹیلیکس کر رکھا ہے خدا کرے سہولت سے ہوجائے۔ اس وقت طبیعت خراب ہے اور مجبوراً یہ کارڈ لکھوا رہا ہوں اور تمہارا پتہ نہ مجھے معلوم ہے نہ مولوی حبیب اللہ کو۔ اہلیہ سے مبارک باد۔ میرے خیال میں دلی آنے کی جلدی نہ کیجو, رمضان ہی میں آسکو تو اچھا ہے۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث مہاجر مدنی

بقلم حبیب اللہ۔ ۴ر جولائی ۷۷ء

حاجی یعقوب کے خط سے معلوم ہوا کہ آپ تار کا ارادہ کررہے تھے۔تار بالکل نہیں کرنا چاہئے تھا، کہ تار بعض نہیں بھی پہنچتے اور بعض بہت دیر میں پہنچتے ہیں۔
از بمبئی خادم یعقوب غفرلہ۔سلام مسنون، دعا کی درخواست۔

﴿222﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۱۰/جولائی ۷۷ء / ۲۴/رجب ۹۷ھ

عزیز گرامی قدر ومنزلت مولانا الحاج قاری یوسف متالا سلمہ!

بعد سلام مسنون، مدینہ منورہ سے تو آپ سے خط وکتابت بہت ہوتی رہی اور میں اب ایک ماہ سے مکہ مکرمہ آیا ہوا ہوں اور یہاں آنے کے بعد اب ہندوستان کا بھی ارادہ پختہ ہوگیا مگر میرا چونکہ تابعیہ بن گیا اس لئے اب میں حجازی بن گیا اور ہندوستان کیلئے غیر ملکی۔ ہندوستان کا ویزہ صرف تین ماہ کا مل سکا۔

دوستوں نے کوشش تو کی مگر انہوں نے کہا کہ وہاں سے اضافہ کرالیجیو۔اضافہ کی تو مجھے بھی ضرورت نہیں رمضان کا گذارنا اصل ہے اور اب تجویز یہ ہے کہ ۱۵/جولائی کو اگر مقدر ہے اور حیات ہے تو جدہ سے کراچی اور ۲۰/جولائی کو کراچی سے دہلی روانگی ہے اور ذیقعدہ میں ہندوستان سے واپسی اور ۲۰، ۲۵/یوم پاکستان قیام کے بعد آخر ذیقعدہ میں جدہ واپسی۔

اپنے امراض اور ہجوم کی کثرت کی وجہ سے حج تو نہیں کرسکتا اللہ تعالیٰ قبول فرمائے کہ کئی ہوچکے، آخر ذیقعدہ میں جدہ سے براہ راست مدینہ منورہ واپسی ہے۔اس خط کے ذریعہ اصل تو آپ کو اپنا نظام سفر بتانا تھا نیز عزیز عبدالرحیم متالا کے گھر میں تقریباً ۱۵/دن

ہوئے آپریشن سے لڑکی پیدا ہوئی، زچہ بچہ دونوں بحمداللہ تعالیٰ بخیریت ہیں، خود اس کا بھی خط آیا تھا اور حاجی یعقوب نے بھی اس کی خیریت لکھی تھی۔

اس وقت ایک نہایت ضروری امر بہت اہم جس کے متعلق پہلے بھی آپ کے ذریعہ سے لکھ چکا ہوں کہ آپ کے یہاں کوئی صاحب محمد احمد سٹرتھم ۸، می چیم لین، لندن ہیں جن کے ہر مہینہ ۲۰، ۲۵ /ائر لیٹر آتے ہیں، مضمون صرف دعائیں ہوتی ہیں، اور صلوۃ وسلام۔ میں نے پہلے بھی لکھا تھا کہ غالباً انہوں نے سو دوسو ائر لیٹر لندنی خرید کر اور کسی کاتب سے ایک ہی مضمون سب پر نقل کرا کر رکھوالیا ہے، اس لئے کہ خطوط میں ایک ہی مضمون ہوتا ہے، کوئی حرف کم یا زیادہ نہیں ہوتا۔

اس وقت میں مدینہ سے مکہ آیا ہوا ہوں، تقریباً ایک ماہ ہوا اس وقت میری مدنی ڈاک میں ۱۰، ۱۵ /ائر لیٹر ان کے آچکے ہیں۔ بعض مرتبہ تو مدینہ پاک میں کئی کئی ائر لیٹر ایک تاریخ میں ملے۔ آپ ان کو اہتمام سے ایک کارڈ لکھ دیں کہ آپ کے پاس تو پیسے زائد ہیں، مجھ غریب کے پاس اتنے پیسے نہیں کہ میں آپ کے ہر خط کا جواب دیا کروں اور اب تو ایک ماہ سے مکہ آیا ہوا ہوں اور اب ہندوستان جا رہا ہوں، آخر ذیقعدہ میں وہاں سے واپسی ہوگی۔ ان چار ماہ میں جتنے آپ کے خطوط آئیں گے وہ مدینہ پاک میں رکھے رہیں گے اس لئے کہ ہندوستان کوئی خط لے جانے والا نہیں ملے گا، براہ کرم جتنے پیسے آپ ان خطوط پر خرچ کرتے ہیں کسی دینی کام میں لگا دیں تو زیادہ مفید ہے۔

خدا کرے تمہارا ابھی رمضان میں آنا ہو جائے تو بہت ہی اچھا ہو، اگرچہ دارالعلوم کی وجہ سے تمہاری غیبت بالکل پسند نہیں کرتا مگر ماہ مبارک کی وجہ سے کوئی بہترین نظام کر کے آجاؤ۔ میں تو کئی سال سے سہارنپور کے رمضان کو آخری کر کے آتا ہوں اور طے کر کے آتا ہوں کہ اب کے نہیں آؤں گا اس لئے کہ میرے نزدیک وہاں کے رمضان میں اب میلہ پن

بہت بڑھ گیا مگر دوست نہیں مانتے, اکابر کا بھی اصرار ہوتا ہے, اس مجبوری کو جانا ہوتا ہے, معلوم نہیں اگلا رمضان زمین کے اوپر ہوتا ہے یا نیچے, اس لئے ہمت کر کے آ ہی جاؤ۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب بقلم حبیب اللہ، ۱۰/جولائی ۷۷ء، مکہ مکرمہ

﴿223﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا عبدالرحیم متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۷/شعبان ۹۷ھ /

عزیزم سلمہ!

بعد سلام مسنون، اسی وقت دوشنبہ، ۷/شعبان کو تمہارا محبت نامہ عین انتظار میں پہنچا, دختر کی ولادت سے مسرت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ اس کو رشد و ہدایت، علم و عمل اور وسعتِ رزق کے ساتھ اپنے والدین کے ظل عطوفت میں عمر طبعی کو پہنچائے, مگر ولادت کی نوعیت سے بہت تکلیف ہوئی۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اہلیہ محترمہ کو صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرمائے۔

تمہارے آنے کا تو مجھے خود انتظار واشتیاق تھا مگر جو حالت تم نے لکھی اس میں آنے کا جلدی بالکل ارادہ نہ کریں۔ مجبوری مجبوری ہے ؎

نہ دوری دلیل صبوری بود — کہ بسیار دوری ضرور بود

عزیز یوسف کے تو میرے پاس بھی کئی خط آئے اور آنے کا بڑا اشدید اشتیاق و تقاضا مگر وہ نازک مزاج ہیں۔ انہوں نے کسی زمانہ میں کسی سے قرض لیا تھا، ادائیگی میں دیر ہوئی، قرض خواہ نے ان کی شکایت مجھے لکھی۔ میں نے ان سے قصہ کی تکلیف پوچھی اور ان کے

تقاضا پر وہ خط ان کے پاس بھیج دیا۔ اس پر ان کا پارہ بہت تیز گرم ہو گیا۔ انہوں نے عہد کر لیا کہ کسی سے قرض نہ لوں گا۔

میں نے لکھا کہ پیارے! قرض کے بغیر ہم لوگوں کا چارہ ہوتا نہیں۔ مگر میرا استر سالہ تجربہ یہ ہے کہ اگر وعدہ پر ادائیگی ہو جائے تو پھر قرض ملنے میں کوئی اشکال نہیں، اور ذرہ سی وعدہ خلافی ہو تو دوسری دفعہ ملنا بڑا مشکل۔ اہلیہ صاحبہ سے سلام مسنون کہہ دیں۔ کہہ دیں کہ تمہاری صحت کیلئے دل سے دعا گو ہوں۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب
بقلم احمد گجراتی۔ ۷؍شعبان ۹۷ھ

از: صاحبزادہ مولانا محمد طلحہ کاندھلوی صاحب مدظلہ:

پیارے دوست!

سلام مسنون، حضرت والد صاحب کی تشریف آوری پر مبارک باد قبول فرماویں۔ ہم کو تو آپ نے چھوڑ ہی دیا۔ بھابھی کی علالت سے قلق ہوا۔ بچی کی ولادت سے مسرت ہوئی۔ تمہاری بھابھی بھی بیمار ہے۔ دعا کریں، میں بھی دعا کرتا ہوں اپنی بھابھی کے واسطے۔

محمد طلحہ کاندھلوی

﴿224﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ
بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب
تاریخ روانگی: ۲۷؍نومبر ۷۷ء / ۱۶؍ذی الحجہ ۹۷ھ

عزیزم الحاج قاری یوسف متالا سلمہ!

بعد سلام مسنون، میں تو رمضان میں تمہارے کلام سے یہ سمجھ رہا تھا بلکہ یقین تھا کہ

تم حج پر آؤ گے مگر اخیر ذیقعدہ میں پہنچا تو جولندن سے آنے والا تھا اس سے پوچھا تو اس نے کہا کہ ہمارے سامنے تو کوئی ذکر نہیں آیا۔ مولوی ہاشم صاحب کا ارادہ تو اور بھی پختہ تھا مگر عزیز مولوی اسعد نے کہا کہ میں تو دونوں سے مل کر آیا تھا ان میں سے تو کسی نے ذکر کیا نہیں۔ البتہ تمہارے مرسلہ موزے مولوی اسعد نے دیئے تھے۔

حامل عریضہ جناب الحاج عبداللہ صاحب اپنی لڑکی کی طرف سے بہت پریشان ہیں, کھانے پینے کی کوئی چیز اس کو نہیں کھلا سکتے اور نہ تعویذ باندھ سکتے ہیں۔ اس لئے ان کیلئے یہ تجویز کرتا ہوں کہ ۱۴۹ رمرتبہ یا رشید یا ھادی اول وآخر درود شریف گیارہ گیارہ مرتبہ یہ بھی پڑھیں ان کی اہلیہ بھی پڑھیں اور بھی کوئی پڑھے تو زیادہ اچھا ہے۔ کم سے کم صبح کی نماز کے بعد اور مغرب یا عشاء کے بعد پڑھا کریں, اور پانچوں نمازوں کے بعد پڑھا کریں تو اور بھی اچھا ہے, بہت قلیل مقدار ہے, اللہ تعالیٰ مدد کرے۔

مولوی اسعد کے ہاتھ جو پرچہ پہنچا تھا, میری طبیعت روز افزوں خراب ہی چل رہی ہے, مکہ تو میں حسب معمول نہیں گیا اور حج بھی نہیں کیا۔ یہاں آنے کے بعد سے بھی مختلف عوارض لگے رہتے ہیں اور سب سے زیادہ ضعف اور بھوک نہ لگنا مستقل مسلط ہو گئے ہیں۔ مدینہ آنے کے بعد سے اس مرتبہ ایک نیا مرض داہنے بازو میں درد کا شروع ہوا ہے شروع میں تو اس کا بہت زور رہا۔ ڈاکٹروں کے بورڈ نے انجکشن تجویز کئے ان سے اور بڑھا ایک دن رات تو بالکل درد کی وجہ سے نیند نہ آئی۔ اس کے بعد مالش، سینکائی اور گولیاں ہو رہی ہیں جس سے کمی ہے, آخر کوئی منتہائے زندگی بھی ہونا چاہئے۔

تم نے لکھا کہ حافظ پٹیل کے ہاتھ مدرسہ کے جلسہ کیلئے دعا کو لکھا تھا وہ خط اب تک نہیں پہنچا, یہ بھی خبر نہیں کہ وہ حج میں آئے یا نہیں۔ چونکہ حضرات نظام الدین اور پاکی حضرات جدہ سے سیدھے مکہ ہی چلے گئے اب تک یہ حضرات آئے نہیں اس لئے یہ بھی معلوم

نہیں ہوا کہ وہ مکہ آئے یا نہیں۔

مجھے تو تمہارے جلسہ کی روداد کا بہت شدت سے انتظار شروع ہوگیا۔ مولوی اسعد سے مطالبہ کیا تھا کہ کوئی جلسہ کا اشتہار تو لے آتے تو انہوں نے کہا کہ میں تو جلسہ کے اختتام سے پہلے ہی وہاں سے روانہ ہوگیا تھا, مجھے یہاں [کی] عجلت تھی۔ تم نے خط میں بہت مجمل حال لکھا اس کی کوئی روداد چھپی ہو تو بذریعہ رجسٹری ضرور بھیج دیجئو اگر چہ ڈاک کا مسئلہ تو بہت خطرناک ہے نہ معلوم کیا چیز آنے دیں کیا نہیں, اگر کوئی دستی آنے والا ملے تو اس کے ہاتھ بھیج دیجیو

تمہاری خارش کے حال سے بھی بہت قلق ہوا امید ہے کہ اب صحت ہوگئی ہوگی۔
عبدالرحیم کے خط تو میرے پاس بھی آئے مگر جامعہ رشیدیہ کے سلسلہ میں کوئی تفصیل نہیں لکھی, تم نے بھی بہت مجمل لکھا, اس کی تفصیل ضرور لکھو۔

روضۂ اقدس پر تمہاری اور مولوی ہاشم اور دونوں کے اہل وعیال کی طرف سے صلوٰۃ وسلام پیش کرتا بھی رہتا ہوں اور اب حاضری ہوگی تو ضرور کروں گا۔ آج کل تو ہجوم کی وجہ سے ساری نمازیں مدرسہ شرعیہ ہی میں ہوتی ہیں البتہ ۸/ذی الحجہ سے ۱۳/تک خوب وقت ملا, اگرچہ حجاج کی آمد تو اس سال ۱۱/کی شب ہی سے شروع ہوگئی تھی ان لوگوں کو میں نے بہت نکیر بھی کرائی کہ رمی چھوڑ آئے مگر مولویوں اور جاہل معلموں کو اللہ تعالیٰ ہدایت کرے, وہ یہ کہہ کر چلتا کر دیتے ہیں کہ کسی کو وکیل بنا جاؤ۔

میری وجہ سے کئی کا حج ضائع ہوا اس کا مجھے بہت قلق رہے۔ مولوی حبیب اللہ، مولوی اسمٰعیل، مولوی یوسف تتلی، بھائی یحیٰی اور تمہارے عطاء الرحمٰن نے بھی اپنے نہ جانے کو میرے ہی سر رکھا، حالانکہ میں نے اس سے کہا بھی کہ تیرے جانے سے میرا کوئی حرج نہیں البتہ یعقوب حج کو گیا تھا، ۵، ۶/دن میں واپس آیا۔

تمہارے لئے اور خدیجہ اور اس کی والدہ کے لئے کئی آدمیوں کے ہاتھ ڈبیاں بھیجیں

غالباً پہنچنی شروع ہوگئی ہوں گی, مولوی ہاشم کی آمد کی چونکہ پختہ خبر تھی اس لئے ان کے لئے اب تک نہیں بھیجی تھیں, آج جناب عبداللہ حسن کے ذریعہ چوتھی ڈبیہ ان کے لئے بھی ارسال ہے۔

میں نے جوان کی لڑکی کیلئے اوپر لکھا ہے وہ اہتمام سے ان کو سمجھا دیں اور تاکید بھی کرتے رہیں کہ اہتمام سے کریں اور تم کوئی تجویز کرو وہ بھی بتادیجئو۔ دوست احباب پڑھنے کو تو پوچھ جاتے ہیں مگر پڑھنے کا اہتمام نہیں کرتے۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب، بقلم حبیب اللہ

۲۷ر نومبر ۷۷ء، مدینہ طیبہ

از حبیب اللہ بعد سلام مسنون درخواست دعا

﴿225﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۲۹ر نومبر ۷۷ء/ ۱۸ر ذی الحجہ ۹۷ھ

عزیزم الحاج قاری یوسف متالا سلمہ!

بعد سلام مسنون، میرے ہم نام تمہارے مرید کل آئے اور پانچ ڈبے جوس کے بھی لائے۔ میں نے کہا کہ کل کو آکر اس کی رسید لے جانا, انہوں نے کہا کہ یہ تو میں اپنی طرف سے لایا ہوں, میں نے ان کا بہت بہت شکریہ ادا کیا اور میں نے کہا کہ تم نے قاری صاحب کی طرف سے کہا تھا تو کہنے لگے کہ انہوں نے ٹیلیفون پر فرمایا تھا کہ لیتے جائیو۔ میں نے کہا کہ پھر تو اور زیادہ ضروری ہوگیا کہ میں ان سے درخواست کروں گا کہ میرے لئے چندہ نہ کریں یہ آپ اپنے مریدوں کے ذمہ اپنے ٹیکس کے علاوہ میرا ٹیکس بھی وصول کرنا چاہتے

ہیں۔ میری درخواست ہے کہ آپ اپنی طرف سے کوئی چیز مرحمت فرماویں تو سرآنکھوں پر مگر مریدوں کے ذمہ میرا ٹیکس نہ ڈالیں۔تمہارے ہدایا تو کئی دفعہ پہنچے اور جو لایا اس کو رسید اور مدنی تمر کی ڈبیاں بھی بھیجتا رہا مگر کسی سے اب تک یہ نہیں پوچھا کہ تم اپنے پاس سے لائے یا حضرت قاری صاحب نے دیا۔ مولوی اسمعیل میرے پاس بیٹھے ہیں وہ کہتے ہیں کہ اس سے پہلے بھی ایک شخص نے بیان کیا تھا کہ آپ نے اس کو ٹیلیفون پر حکم دے دیا تھا۔

میرے پیارے! ایسا ہرگز مت کرو۔ انناس وغیرہ کے ڈبوں کا تو مجھے واقعی شوق نہیں دوستوں میں تقسیم کر دیتا ہوں البتہ ہاضمہ کی کوئی بوتل ہو تو اس کو خود استعمال کرتا ہوں اس لئے کہ ہاضمہ نے بالکل جواب دے رکھا ہے, جس کا اثر اجابت پر بھی پڑتا ہے۔ اس لئے اس قسم کی چیز تو دوا ضروری سمجھتا ہوں۔

تمہارے مدرسہ کے جلسہ کی روداد سننے کا مشتاق ہوں, اپنے جلسہ کی تفصیل سننے کا

بہت مشتاق ہوں, اب تک کسی سے کچھ نہیں سنا۔ مولانا اسعد صاحب سے دریافت کیا مگر انہوں نے بھی اپنی ایک شب کی شرکت ذکر کی, ان کا قیام بھی مدینہ بہت تھوڑا رہا اور میں مشغول اور بیمار, حج سے تین دن پہلے آئے تھے ہوائی جہاز سے ۸؍ کو مکہ چلے گئے۔ ۱۳؍ کو پھر آئے اور تین دن ٹھہر کر افریقہ روانہ ہو گئے۔ وہ جب یہاں آتے تھے بجائے میرے مولوی یوسف تتلی کو لے کر شوریٰ میں مشغول ہو جاتے تھے اس لئے کہ جہانیاں جہاں گشت, افریقہ کے ویزہ کی سیٹ کی دھن رہتی تھی۔

اس ناکارہ کے لئے دعائیں اہتمام سے کرتے رہیں کہ حسن خاتمہ کی دولت سے نواز دے کہ اب پڑا رہنا بھی شاق گذرتا ہے۔ مولانا ہاشم صاحب سے بعد سلام مسنون فرماویں کہ آپ کے آنے کی تو اطلاع تھی مگر مولانا اسعد صاحب اور دوسرے آنے والوں نے بیان کیا کہ ہم نے قاری صاحب اور مولانا ہاشم صاحب کے آنے کا ذکر تذکرہ تو کوئی سنا نہیں۔

مولوی عبدالرحیم کے خطوط تو کئی آئے مگر مدرسہ شرعیہ کا کوئی حال انہوں نے نہیں لکھا۔ معلوم نہیں تم نے دارالعلوم کی کتابیں جو بلٹی کی تھیں وہ خیریت سے پہنچ گئیں یا نہیں؟ میرا حافظہ بھی بہت خراب ہو گیا، خط لکھتے لکھتے بھی بات بھول جاتا ہوں۔

ایک نیا مرض تقریباً چھ ماہ سے پیدا ہو گیا، خواب میں دیکھتا ہوں کہ فلاں کا خط آیا اور خواب ہی میں جواب بھی لکھوا دیا اور جب میں اٹھتا ہوں تو ساتھی بتاتے ہیں کہ تو خط لکھوا رہا تھا۔ اسی طرح بہت کثرت سے یہ بات پیش آتی ہے کہ میں سوتا ہوں اور دیکھتا ہوں کہ نماز کا وقت ہو گیا اور جب ساتھیوں کو جگاتا ہوں تو بتاتے ہیں کہ ابھی تو ۴ر بجے ہیں۔ یہ سب خشکی اور ضعف کے اثرات ہیں۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب، بقلم حبیب اللہ

۲۹ر نومبر ۷۷ء، مدینہ طیبہ

از حبیب اللہ بعد سلام مسنون ؎ برحاشیہ سلام ہم از ما دریغ داشت

﴿226﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۷ر دسمبر ۷۷ء [۲۶ر ذوالحجہ ۹۷ھ]

مکرم و محترم جناب الحاج قاری یوسف متالا صاحب مد فیوضکم!

بعد سلام مسنون، آپ کے ہدایا اناس کے ڈبے پہنچتے رہے اور میں ہر لانے والے کے ہاتھ مدنی کھجور کی ڈبیہ بھی بھیجتا رہا مگر آپ کے خط سے بہت محروم ہوں جس کا مجھے بہت اشتیاق رہا۔ مولانا اسعد صاحب کے ساتھ ایک بہت مختصر پرچہ آپ کا ملا تھا اس کا جواب میں لکھوا چکا ہوں

اس میں تم نے لکھا تھا کہ حافظ پٹیل کے ہاتھ ایک خط بھیجا ہے ان سے ابھی تک ملاقات نہیں ہوئی۔ مولانا انعام صاحب کے رفقاء ۲۵/ذی الحجہ کو مدینہ طیبہ پہنچ گئے ان سے بھی دریافت کیا۔ اس سال حجاج پر بہت تنگیاں ہورہی ہیں حاجیوں کو ان کی روانگی سے دس [روز] پہلے آنے دیتے ہیں۔ تمہارے جلسہ کی روداد کا بہت ہی اشتیاق رہا مگر اب تک معلوم نہیں ہوئی۔ مولوی اسعد سے بھی تفصیل معلوم کرنی چاہی تھی انہوں نے کہا کہ میرا تو ایک ہی شب قیام رہا وہ بھی بھاگ دوڑ میں۔

حافظ پٹیل کے خلاف ایک خط بہت لمبا چوڑا آیا تھا اسے تو میں نے مکہ مولوی انعام صاحب کے پاس بھیج دیا تھا اور اس کا ایک فوٹو تمہارے پاس بھیجنے کیلئے کرالیا تھا جو ارسال ہے

مولوی انعام صاحب نے میرے خط کے جواب میں یہ لکھا کہ ان شامی کا خط میرے پاس بھی آیا تھا۔ میں نے حافظ پٹیل سے تحقیق کیا تو انہوں نے بتایا کہ ایک مولانا صاحب ہیں عبداللطیف نامی، وہ ہمارے اجتماع میں آئے ان کا بیان نہیں کرایا گیا, شریف ان کے ساتھی ہیں اگلے روز یہ اشتہار شائع کرادیا گیا, جب ان کو حقیقت بتائی گئی تو اظہار افسوس کیا گیا۔

مولوی انعام کے خط کا خلاصہ یہی ہے مگر مجھے دوسرے ذرائع سے معلوم ہوا کہ یہ اشتہار خودان ہی صاحب نے شائع کیا جن کی تقریر ہم نے نہیں کرائی اور اس الزام کو سامنے رکھا, واللہ اعلم۔ میں نے ان کے خط کے فوٹو اور مولوی انعام صاحب کا جواب لکھوادیا۔ ایک پرچہ خودان کے نام بھی بھیج رہا ہوں اس کو ملاحظہ کر کے بذریعہ ڈاک ان کو بھیج دو۔ تم میرے جواب کی نقل رکھنی چاہو تو ان ہی کاغذات کے ساتھ رکھ لو۔ فقط

تیسرا ضروری امر یہ ہے کہ محمد انور پٹیل ترکیسری کا خط آیا ہے ان کے خط کا جواب بھی آپ ہی کے خط میں رکھوا رہا ہوں۔ ان کے خط کے ساتھ ایک پوسٹل آرڈر دس پونڈ کا بھی واپس کر رہا ہوں جو انہوں نے ہدیہ بھیجا تھا مگر یہاں کے ڈاکخانہ نے اس کو قبول کرنے سے انکار کردیا۔

یہاں کے ڈاک خانہ میں اس قسم کی چیزیں قبول نہیں کی جاتیں, بہت سے خطوط میں بین الاقوامی کوپن آیا کرتے ہیں مگر حجاز میں اس کو قبول نہیں کرتے, مجھے ان کے واپس کرنے میں بہت دقت ہوتی ہے۔ چونکہ اس پوسٹل آرڈر پر مدینہ کا لفظ بھی لکھا ہوا ہے اس لئے یہ کہیں دوسری جگہ بھیج کر بھی وصول نہیں کیا جا سکتا۔

کاش تمہارے مدرسہ کے حالات مجھے معلوم ہوتے رہتے, تم اپنے مدرسہ کے متعلق جو چیز طبع ہوا کرے وہ ضرور ایک ایک دو دو نسخے بھیج دیا کرو, انشاء اللہ تعالیٰ یہ ناکارہ یہاں رہتے ہوئے تمہارے مدرسہ کی دلالی کرتا ہے۔

اس سال ہندوستان میں بھی طبیعت خراب رہی اور آنے کے بعد سے بہت ہی طبیعت گرتی جا رہی ہے, مقتضائے عمر بھی ہے اسی سے زیادہ جا چکا ہوں, اکابرین سب چل دیئے، معاصرین بھی اکثر چل دیئے, اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے مجھ سیہ کار کے معاصی کو بھی معاف کر کے بلا لے۔

اہلیہ سے سلام مسنون، خدیجہ سے دعوات کہہ دیں۔ میں نے ڈبے تو پانچ چھ بھیجے معلوم نہیں کوئی پہنچا یا نہیں؟

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب بقلم حبیب اللہ

۷/دسمبر ۷۷ء ... مدینہ طیبہ

اشعار کے کارڈز:

نامہ بر تو ہی بتا تو نے تو دیکھے ہوں گے
کیسے ہوتے ہیں وہ خط جن کا جواب آتا ہے

زکریا کاندھلوی ۷؍صفر ۷۷ء

تشریف یاں نہ لاؤ پر نامہ بر تو بھیجو
مت لو خبر ہماری اپنی خبر تو بھیجو

محمد زکریا، المدینۃ المنورۃ: ۱۲؍محرم الحرام ۹۷ھ

رفتہ رفتہ راہ ورسم دوستی کم ہو تو خوب
ترک کرنا خط وکتابت یک قلم اچھا نہیں

محمد زکریا کاندھلوی، المدینۃ المنورۃ
۱۱؍فروری ۷۷ء۔ یوم الجمعہ

یہ حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے تحریر کردہ وہ اشعار ہیں جو آپ نے مختلف کارڈز پر لکھ کر ارسال فرمائے تھے، حضرت ازراہ شفقت کاتب سے فرماتے: لا! مجھے قلم دے مَیں ایک شعر لکھتا ہوں۔

☆...... 11 ......☆

1398-1400ھجری

/

1978-1980عیسوی

’’ایک دو گھنٹہ جس طرح بھی ہو سارے علائق سے علیحدہ ہو کر مالک کی یاد میں مشغول رکھو اسی میں اپنے اوراد ہوں اسی میں معمولات جو کر سکتے ہو۔ یہ تم جیسوں کے واسطے ہے جو دوسرے کاموں میں دینی، علمی، مشغول ہیں کہ دو گھنٹے نہایت یکسوئی کے بیک وقت نکال سکو تو بہت اچھا ورنہ ایک ایک گھنٹہ کر کے دو وقت میں۔‘‘

۱۱/جون ۷۸ء / ۵/رجب ۹۸ھ

﴿227﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۲۴/دسمبر ۷۷ء /۱۴/محرم ۹۸ھ

عزیزم مولوی یوسف متالا سلمہ! بعد سلام مسنون،

آصف کی یہ دعا ہے رب کریم سے
محتاج اے کریم نہ کیجیو بخیل کا

میں نے لاتعد ولا تحصی خطوط تمہیں لکھوائے کہ حد نہیں۔ مفتی محمود صاحب ۱۵/دن تک یہاں پڑے رہے اور تمہارے ٹکٹ اور ویزے کا انتظار کرتے رہے۔ ملک عبدالحق کو اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے انہوں نے پورا ایک [دن] خرچ کیا جب معلوم ہوا کہ آپ ویزا اور ٹکٹ بھیج چکے ہیں، اس روایت پر وہ پرسوں جدہ گئے، خدا کرے پہنچ گئے ہوں مگر ملک صاحب کو ٹیلیفون کے دام تحقیق کر کے اصرار سے دے دینا۔ مجھے تو انہوں نے بتایا نہیں مگر یہ ٹیلیفون میرے اصرار پر ہوا تھا اور ان کا سارا دن ضائع ہوا۔ اس کا بدل تو اللہ تعالیٰ ہی ان کو دے لیکن اس کے دام تم ضرور دے دینا۔

تمہارے جلسہ کی روداد کا اب تک اشتیاق انتظار ہے، معلوم نہیں کوئی روداد اس کی چھپی یا نہیں۔ ملک صاحب نے یہ پیام پہنچایا کہ تم نے اپنے مدرسہ کا تعارف عربی میں لکھا ہے، اگر کوئی آنے والا مل جائے تو دو تین عدد دستی بھیج دینا، خود ملک صاحب دو تین ہفتے میں آنے کا ارادہ کر رہے ہیں۔ مفتی محمود صاحب کے قیام کی روداد بھی ضرور لکھیں۔

اگر آپ کے خط لکھنے کیلئے یہاں کسی کی اجازت کی ضرورت ہو تو اس کا نام لکھیں تا کہ میں بواسطہ یا بلا واسطہ ان سے اجازت لینے کی کوشش کروں۔ عزیز یعقوب سلمہ کو بھی میں

نے بلایا تھا اور بہت اہتمام سے اس سے درخواست کی تھی کہ وہ خط لکھے اور چند ضروری امور بھی اس کو بتائے تھے کہ شاید اس کے خط کا جواب آجائے۔

ایک ڈبہ حلاوہ کا عزیزہ خدیجہ کیلئے بھیج رہا ہوں، پہلے بھی ایک بھیجا تھا۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم حبیب اللہ، شب ۲۴ر دسمبر ۷۷ء

مدینہ طیبہ

﴿228﴾

از: مولانا حبیب اللہ صاحب چمپارنی مدظلہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۵ر جنوری ۷۸ء/ ۲۶ر محرم ۹۸ھ

محبّ مکرم مولانا یوسف متالا صاحب دام مجدکم وزاد!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے کہ آپ کے مزاج گرامی بخیر ہوں گے۔ غالباً میں نے جو ایک مصرعہ برحاشیہ سلام ہم از ما دریغ داشت لکھا تھا اس سے متأثر ہو کر آپ نے گرامی نامہ اس حقیر کو تحریر فرمایا تھا اور اس میں بھی جناب نے مجھ سے تنقید کی فرمائش کر دی۔ میں کیا تحریر کروں۔

حبیب اللہ اب وہ حبیب اللہ نہیں رہا، وہ ساری شوخیاں جاتی رہیں اب ہر وقت یہ دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ایمان کے ساتھ غیر مفتون اٹھائے، دنیا اور اہل دنیا سے طبیعت بالکل بھر گئی ہے بلکہ اچاٹ ہو گئی ہے۔ اب میں بھی آپ کی طرح اسی کا متمنی ہوں کہ ؂

رہئے اب ایسی جگہ چل کر جہاں کوئی نہ ہو
ہم نفس کوئی نہ ہو اور ہم نوا کوئی نہ ہو
پڑیئے گر بیمار تو کوئی نہ ہو تیماردار
اور جو مر جایئے تو نوحہ خواں کوئی نہ ہو

آپ سے بھی حسن خاتمہ کی دعا کی درخواست ہے, ساری عمر معاصی میں گذری, اب ہاتھ خالی دیکھ کر کف افسوس مل رہا ہوں, اللہ تعالیٰ ہی مراحم خسروانہ کا معاملہ فرمائے۔

پھر بھی چور چوری سے جائے ہیرا پھیری سے نہیں جاتا، عرض ہے کہ میں نے جناب کے اشعار کے اوزان دیکھے, مجھے تو کسی کا وزن درست نہیں نظر آیا۔مگر آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ جذبات کے اظہار میں اوزان کو نہیں دیکھا جاتا, عموماً متقدمین سے لے کر متأخرین تک صوفیاء کے اشعار جن کو علم اوزان اشعار سے دلچسپی نہیں مگر انہوں نے اشعار کہے ہیں وہ عموماً جذبات کا اظہار ہی ہے۔مگر بہت سے صوفیاء تو اس سے مستثنیٰ ہیں جیسے ملا جامی وغیرہ کہ یہ لوگ تو ماشاءاللہ استاذ الشعراء ہیں۔ فقط والسلام

طالب دعا حبیب اللہ

۵/جنوری ۷۸ء، مدینہ طیبہ

﴿229﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: جنوری ۷۸ء/صفر ۹۸ھ

عزیز الحاج قاری متالا سلمہ!

بعد سلام مسنون، حلاوہ کا ڈبہ تو خدیجہ کا اور کشادہ کھجوریں ۱۰۰/عدد میرے محسنوں

کے واسطے جن کا میں تو واقف نہیں تم ہی جن کے پیسے وغیرہ رمضان میں آتے رہتے ہیں انہیں مناسب هل جزاء الاحسان الا الإحسان تقسیم کرتے رہو۔

کئی دن ہوئے بھائی حبیب اللہ کی اہلیہ کے ذریعہ سے تمہاری اہلیہ کا فون پہنچا تھا کہ مفتی محمود کی آنکھ کا آپریشن تجویز ہوگیا مگر تفصیل تو خط سے ہی معلوم ہوگی، اگر ایسا ہے تو تفصیل سے لکھیں۔ان کھجوروں میں سے ۲۰/دانے مولوی ہاشم کو بھی دے دیں۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

﴿230﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۱۷/جنوری ۷۸ء/ ۸/صفر ۹۸ھ

عزیزم الحاج قاری یوسف متالا سلمہ!

بعد سلام مسنون، تمہاری کوتاہ نویسی نے ہمیشہ دق کیا۔ میں بھائی سلیم مرحوم کے بعد سے مکہ نہیں گیا تھا۔رمضان میں عزیز شمیم کے کئی خط پہنچے کہ اب کے حسب معمول جدہ سے سیدھا نہ جائیو، والدہ کو سخت انتظار ہے۔ میں نے سہارنپور ہی سے عذر کر دیا تھا کہ اس وقت میں آنا میرے بس کا نہیں اور خیال یہ تھا کہ جب مولوی انعام صاحب واپس جائیں گے ان کے ساتھ جاؤں گا۔

ان کا جانا ۳/جنوری کو طے ہوگیا تھا اور میرا بھی ساتھ جانا طے تھا مگر علی میاں کے کئی خط لکھنؤ سے آئے کہ میں ۲۸/دسمبر کو بمبئی پہنچ رہا ہوں اور جو جہاز ملے گا سیدھا مدینہ آؤں گا، تجھ سے ضروری باتیں کرنی ہیں وہ اتفاق سے ۲/جنوری شب میں پہنچے اور مجھ سے ظہر میں

ملے۔اس لئے میں مولوی انعام کے ساتھ نہیں جاسکا۔ ۷؍جنوری کو علی میاں کے ساتھ مکہ گیا اور آج ۱۶؍جنوری کو عصر کے وقت مدینہ واپس پہنچا۔

میری مدنی ڈاک اس دوران میں روزانہ مکہ جاتی رہی۔رات عشاء کے بعد ۵؍بجے کے قریب جو ڈاک پہنچی اس میں تمہارے خط کا مجھے سخت انتظار تھا اس کو تو میں نے اسی وقت سنا۔تمہاری اہلیہ کے ٹیلی فون سے اتنا تو مدینہ ہی میں معلوم ہو گیا تھا کہ مفتی صاحب کے آنکھ بننے کا سلسلہ شروع ہو گیا اور ایک حاجی کی زبانی بھی سن لیا کہ مفتی صاحب کی آنکھ بن گئی۔ بھائی صالح کا کوئی ٹیلیفون مکہ میں نہیں ملا۔

تمہارے خط سے جو خلاف عادت تم نے بہت تفصیل سے لکھا مفتی صاحب کی تفصیلی روداد معلوم ہوئی اور بہت ہی مسرت ہوئی کہ آنکھ بہت اچھی بن گئی، اللہ تعالیٰ کا شکر ہے مجھے تو ان کی آنکھ کا بہت فکر ہو رہا تھا۔افریقی احباب بھی افریقہ میں آپریشن کی تجویز کر رہے تھے مگر میں نے یہ سمجھ کر کہ کلکتہ کا تجربہ ہے اس کی رائے نہیں دی, یہ سہرا اللہ تعالیٰ نے تمہاری قسمت میں لکھا تھا۔

تم نے بھی بڑا ظلم کیا کہ دو ماہ کی درخواست دی, رمضان تک کی کیوں نہ دی کہ وہ بجائے دارالعلوم میں بخاری پڑھانے کے تمہارے یہاں قرأۃ الرشیدہ پڑھاتے مگر وہ تو انہوں نے خود بھی نہیں پڑھی ہوگی۔تم نے مفتی صاحب کے مواعظ حسنہ کی جو تفصیل لکھی اس سے بڑا ہی تعجب ہوا, میں نہیں سمجھتا تھا کہ اتنے بڑے واعظ ہوں گے اور مفتی صاحب کا ہر زبان میں شاعر ہونا بھی آج تمہارے خط سے معلوم ہوا۔اتنا تو معلوم تھا کہ ان کو شعروں کا ذوق ہے اور اپنی مجلس میں کبھی کبھی احباب کو سناتے تھے مگر ان کا شاعر ہونا تو تمہارے خط سے معلوم ہوا۔

اس سے بھی بہت مسرت ہوئی کہ مفتی صاحب کے بیانات بہت مؤثر ہوئے۔

اللھم لک الحمد ولک الشکر . اللھم لا احصی ثناءً ا علیک انت کما اثنیت علی نفسک ۔اس سے بھی مسرت ہوئی کہ مفتی صاحب کوتمہارے دارالعلوم کا قیام بہت پسند آیا اور بہت شگفتگی رہی ,اللہ تعالیٰ تمہیں مبارک کرے۔

مفتی صاحب کی سوانح جوتم نے لکھی ان سے میں بھی اب تک ناواقف تھا۔تم نے بہت اچھا کیا کہ اصرار کر کے آپریشن کرادیا,اللہ تعالیٰ کرے کہ بہت ہی کامیاب ہو۔ بھائی صالح کے فون کا پتہ نہیں چلا حالانکہ کئی دفعہ ملاقات ہوئی۔ مجھے مفتی صاحب کے آپریشن کا تو فکر نہیں تھا اس لئے کہ اس کا تو واہمہ بھی نہیں تھا مگر بخیر رسی اور واپسی کا انتظار تھا۔

مولانا ہاشم صاحب کے اعتکاف سے بہت مسرت ہوئی اللہ تعالیٰ بہترین جزائے خیر دے۔اس سے بھی بہت مسرت ہوئی کہ طبیعت آپریشن کے بعد بحال ہوگئی اللہ تعالیٰ کا شکر ہے۔ ڈاکٹر نے آپریشن کی کامیابی پر اظہار مسرت کیا اس سے بھی مسرت ہوئی۔اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے مکمل صحت عطا فرمائے۔ برائے کرم مفتی صاحب کی روانگی کے وقت ایک خط اور تحریر فرمادیں جس میں تفصیلی حالت لکھیں۔

تمہارا مفتی صاحب کے طویل قیام پر اصرار تو تمہاری محبت کی علامت ہے مگر مفتی صاحب سے وہاں بھی بہت سے کام وابستہ ہیں ,طبیعت کے خلاف ہرگز نہ اصرار کرنا,مگر ڈاکٹر کی اجازت کے بغیر ہرگز نہ جانے دینا۔مفتی صاحب نے کلکتہ میں جو نظمیں کہیں وہ برحق لیکن تم نے اس سیہ کار کے متعلق جو فرمائش کی وہ بالکل بے محل ہے۔

میرے پیارے! مجھے ایمان پر مرنے دو پھر جو چاہے لکھتے رہیو الحی لاتؤمن علیه الفتنة ۔اگر ایمان پر خاتمہ ہو جائے تو تمہارے سب حسنِ ظن بالکل صحیح ہیں اور اگر خدا نہ کرے خدانہ کرے کوئی دوسری صورت ہوئی تو تم ہی بتاؤ کہ میرے علاوہ تمہاری بھی کتنی رسوائی ہوگی۔ میں تو دوستوں کو بہت منع کرتا ہوں کہ میری زندگی میں کچھ میرے متعلق نہ لکھو

مگر یہ احباب نہیں مانتے۔

اس سے بہت مسرت ہوئی کہ دارالعلوم میں ہر طرح خیریت ہے۔ حبیبی حبیب اللہ کے متعلق میں تو کچھ نہیں لکھوا سکتا وہ خود ہی لکھنا چاہیں گے یا تم ان کے خط کے قابل ہو گے تو لکھ دیں گے ورنہ ان کے یہاں فضول خطوط کا مد نہیں، ملک عبدالحق صاحب ۱۵؍ جون کو لندن روانہ ہوئے ہیں اور ان کے ساتھ میں نے بہت ضروری خط اور تمہارے نصاب پر تنقید بھیجی ہے، اس کی رسید کا بھی انتظار ہے۔

میں نے جو ان کے ساتھ خط بھیجا ہے اس میں تمہیں تقاضا لکھا تھا کہ مفتی صاحب کے سلسلہ میں تمہیں ٹیلیفون [کرنے کروانے] پر ملک صاحب کے دو دن ضائع ہوئے ہیں اور انہیں اللہ تعالیٰ بہت جزائے خیر دے کہ بہت مشقت انہوں نے اٹھائی لیکن میں نے تمہیں لکھا تھا کہ اصرار کر کے ٹیلیفون کے دام ضرور دے دیجیو، میں تو خود اصرار کرتا مگر وہ مجھ سے نہیں لیتے۔

تمہیں میرا مسلک معلوم ہے، ہندوستان کے تو بہت سے احباب میرے اس قانون سے واقف ہو گئے تھے وہ یہ کہ جو چیز فرمائش سے اس کے پیسے لینے ضروری ہیں۔ سہارنپور میں تو ایسے لوگوں سے کہہ دیا کرتا تھا کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ آئندہ میں آپ سے کوئی خدمت نہ لوں۔ اس لئے مجھے زیادہ اصرار ہے کہ اگرچہ ملک صاحب کے یہاں اس کی کوئی حقیقت نہیں مگر اصول کی بات ہے۔

ایک ضروری امر یہ ہے پہلے بھی کئی دفعہ لکھ چکا ہوں کہ لندن میں کوئی صاحب محمد احمد باٹھا ہیں کئی سال سے ان کا معمول ہے کہ انہوں نے ایک ہی مضمون کے ائر لیٹر کسی سے نقل کرا کر رکھے ہیں، ہر خط بعینہ دوسرے کی نقل ہوتا ہے۔ کئی دفعہ لکھوا چکا ہوں کہ ان کے پاس تو ماشاء اللہ وقت بھی بہت زائد ہے اور پیسے بھی بہت ہیں اور اگر جیسا کہ میرا خیال ہے

کہ انہوں نے کسی سے سو دو سوائر لیٹروں پر ایک ہی مضمون نقل کرا کر رکھ رکھا ہے تو ان کا تو وقت ضائع نہیں ہوتا اور مجھے خط سننے کا مرض ہے اور جب کئی خط جمع ہو جاتے ہیں تو جواب کا بھی تقاضا طبعی ہوتا ہے۔

آپ کسی سے ان کو سمجھا دیجئے کہ برائے کرم میرے حال پر ترس کھا کر ایک ہی مضمون کے اتنے خط نہ لکھا کریں, ایک عشرہ میرا مکہ میں قیام رہا، تین چار خط تو وہاں پہنچے اور دو یہاں ملے۔ میں نے ان کے خط میں بھی لکھ دیا ہے اور آپ کو بھی لکھ رہا ہوں کہ اگر یہ صاحب قریب ہوں تو ایک کارڈ پر نقل کرا کر ان کو بھیج دیں۔

اسی وقت ۱۸/جنوری کی دو پہر کو حاجی غلام محمد صاحب آپ کے یہاں سے آئے۔ ان سے مفتی صاحب کی اور آپ کی مزید خیریت، آپریشن کی کامیابی [کی اخبار معلوم ہوئیں] اور یہ کہ مفتی صاحب کا تین ہفتے کا قیام طے ہوگیا۔ اللہ تعالیٰ مفتی صاحب کی آنکھ کو بہت ہی صحت و عافیت کے ساتھ کامیاب فرمائے۔

خدیجہ کو دعا اس کی والدہ کو سلام مسنون, نیز مولوی ہاشم صاحب اور دیگر احباب سے سلام مسنون کہہ دیں۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب، بقلم حبیب اللہ

۱۷/جنوری ۷۸ء، مدینہ طیبہ

از حبیب اللہ بعد سلام مسنون، درخواست دعوات۔

﴿231﴾

از: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

بنام: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

تاریخ روانگی: فروری ۷۸ء/ ربیع الاول ۹۸ھ

ابی وسیدی ومولای حضرت مدظلکم العالی

بعد سلام مسنون، یہ حضرت مفتی صاحب کا کہا ہوا سلام پیش خدمت ہے۔ امید ہے کہ بعد عشاء حضرت والا کی غذا بن سکے گا، قصیدہ حاجی کے ساتھ یا اس کے بدل [طور پر] مفتی صاحب فرماتے تھے کہ کہ میں نے اس میں شاعری ہرگز نہیں کی، ہر مصرع میں ایک یا ایک سے زیادہ معجزات کو ذکر کیا ہے۔ نیز حضرت کے بارے میں جو اشعار انہوں نے کہے ہیں وہ بھی ارسالِ خدمت ہیں کہ حضرت والا یہ اشعار صوفی جی کو مرحمت فرمادیں، انہوں نے مطالبہ کیا تھا۔

اس سے پہلے کا خط جس میں مولانا علی میاں صاحب کی کتاب کا مضمون تھا امید ہے کہ مل گیا ہوگا۔ روضۂ اقدس پر صلوۃ وسلام کی عاجزانہ درخواست ہے۔ خدیجہ اور اہلیہ بھی صلوۃ وسلام کی عاجزانہ درخواست کرتی ہیں۔ فقط والسلام

گدائے آستانہ عالی یوسف

ہدیہ سلام

بحضور سید الکونین فخر دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

از حضرت مفتی محمود الحسن صاحب گنگوہی رحمہ اللہ تعالیٰ

السلام اے سید اولا د آدم السلام   السلام اے باعثِ ایجاد عالم السلام

السلام اے خاتمِ قصر رسالت السلام   السلام اے قاسمِ خیر ولایت السلام

السلام اے صاحب معراجِ رؤیۃ السلام | السلام اے صاحب رعب وامامۃ السلام
السلام اے شافعِ روز قیامت السلام | السلام اے دافعِ ذل وندامت السلام
السلام اے ساقیِ کوثر بمحشر السلام | السلام اے منبرش بر حوضِ کوثر السلام
السلام اے رحمۃ للعالمیں صادق امیں! | السلام اے نامِ اومسطور بر عرشِ بریں
السلام اے روضۂ جنت بصحنِ مسجدش | السلام اے خوش لواء الحمد فردا در یدش
السلام اے سنگریزہ در کفش تسبیح گو | السلام اے آب جاری گشت ازانگشتِ او
السلام اے نزدِ او آمد شتر گریہ کناں | السلام اے نزد او آمد شجر سجدہ کناں
السلام اے باز آمد بر دعایش آفتاب | السلام اے شد دو پارہ از نگاہش ماہتاب
السلام اے جزعِ کہنہ از فراقش در بکا | السلام اے بہر قرباں اشتراں در شوقہا
السلام اے شاخِ تازہ از کفش شمشیر گشت | السلام اے از یدِ او چوب پر تنویر گشت
السلام اے گفتگو کردہ باو لحمِ غنم | السلام اے باادب کردہ ندا او را صنم
السلام اے از لعابش شد فزوں از حد طعام | السلام اے مجۂ آبش شفا بہر سقام
السلام اے فضلہ اش ندیدہ ہیچ کس | السلام اے ہیچ گاہ بر جسمش نشستہ مگس
السلام اے کرد طاہر کعبہ را از ہر پلید | السلام اے فتح کرد وداد مانع را کلید
السلام اے پیرہن اندافت بر ابن سلول | السلام اے کرد عذرِ قاتل حمزہ قبول
السلام اے آنکہ مفتاح الخزائن دادہ شد | السلام اے گرسنہ بستہ حجر بر بطنِ خود
السلام اے شمعِ علم اولین وآخریں | السلام اے از فلق ناکام کردہ ساحریں

---

(۱) 'گلدستہ سلام' مع شرح کے مفتی فاروق صاحب میرٹھی نے یہ قصیدہ طبع کرادیا ہے۔

السلام اے قاصد جن آمدش در زی مار — السلام اے درجدارے دیداو جنات ونار

السلام اے ظل قوم وظل خود از نار دید — السلام اے وصل کردہ با کسے کز وے برید

السلام اے ریشہ ہائے گوشت در مختاب دید — السلام اے صوتِ اقلام ملائک را شنید

السلام اے آنکہ می شنود کلامِ حاضریں — السلام اے می رسد بروے سلام غائبیں

السلام اے از امام وخلف یکساں درنظر — السلام اے داشت خاتم از نبوت در کمر

السلام اے قلب او یقظاں وعینش درمنام — السلام اے خوابگاہش اعطر وافضل مقام

السلام اے سدرہ شق شدناقہ اش از وے گذشت — السلام اے از حصارِ دشمناں تنہا برفت

السلام اے کوہ لرزاں یافت از پایش سکوں — السلام اے از مدینہ کرد حمیٰ را بروں

السلام اے بر خلائق او رؤف است و رحیم — السلام اے با جلال و صاحبِ خلق عظیم

السلام اے از ہمہ اعلم و لے بے اوستا — السلام اے شد نبی وآدم بیانِ طین و ماء

السلام اے آنکہ وصفش طولِ صمت وطول فکر — السلام اے آنکہ وصفش شرح صدرورفع ذکر

السلام اے درسخاوت در شجاعت بے عدیل — السلام اے در خطابت در عدالت بے مثیل

السلام اے آنکہ نطق او ہم وحیِ خدا — السلام اے آنکہ خلقِ او ہم نورِ ہدیٰ

السلام اے درفقیری رشک شاہانِ جہاں — السلام اے ابرِ رحمت برسرش سایہ کناں

السلام اے نیم شب درسجدہ مصروفِ ثنا — السلام اے شانِ اوسل تعطہ در روزِ جزا

السلام اے در جہادش عفو کرد خون را — السلام اے زد بنیزہ صرف یک ملعون را

السلام اے کرد استغفار بہر سنگبار — السلام اے بہرِ حکم شرع کردہ سنگسار

السلام اے باتوکل دشمنش مقہور شد — السلام اے روزِ خندق از صبا منصور شد

السلام اے از ورودش شد مدینہ تابدار — السلام اے برکتش در صاع ومد گندم ثمار

السلام اے صلح دشمن کردہ شد فتح مبیں — السلام اے باظفر بخشید جرمِ تائبیں

السلام اے درکفش شمشیر و اعداء را نکشت — السلام اے برسبابِ دشمناں حرفہ نگفت

السلام ے مقلہ خارج پاشکستہ راست کرد — السلام اے طیبِ اوخوش درعرق ازعطر ورد

السلام اے داشت عسکراز ملائک درجلو — السلام اے خورد زخمے در احد بر راہ او

السلام اے باصفاء و باحیاء وباجمال — السلام اے بے ریاء و بے ہداء و بے مثال

السلام اے خواست موسیٰ در خدم داخل شود — السلام اے ابنِ مریم از پسش نازل شود

السلام اے از خلیل آورد بر امت سلام — السلام اے امتش خیرالامم گردید نام

السلام اے کرد امام امتش بو بکر را — السلام اے روزِ خیبر داد رأیۃ مرتضیٰ

السلام اے گر پسش بودے نبی بودے عمر — السلام اے کرد ازنور عیں عثماں بہرہ ور

السلام اے از ہمہ ازواجِ خود مسرور رفت

السلام اے از ہمہ اصحابِ خود مسرور رفت

نذرانۂ عقیدت

در مدح قطب الاقطاب حضرت شیخ مولانا محمد زکریا صاحب مہاجر مدنی قدس سرہ

فرمودہ: حضرت مفتی محمود الحسن صاحب گنگوہی رحمہ اللہ تعالیٰ

گفت یوسف وصف شیخے ما بنظمے کن بیاں ۔۔۔ تا دلے مضطر قرارے گیرد از تذکار آں

گفتم آرے آرے گویم قطرۂ از قلزمے ۔۔۔ گر خدا خواہد بسازد ہم نوا دل

بعد حمد و نعت بشنو وصف شیخ غوث وقت ۔۔۔ مہبطِ رحمت بگیتی برکۃ العصر است آں

آں بدائع بحر رائق زیلعی را راز دار ۔۔۔ تحفہ و شرح مہذب نیل و روضہ پیش آں

باجی و مغنی و محلی درمنثور از رقی ۔۔۔ طیبی عینی عسقلانی قسطلانی بر زباں

چوں سلف آں حافظ قرآن و تفسیر و حدیث ۔۔۔ فقہ بر اقوال و اعمالش مسلسل ضوفشاں

قول مالکؒ شافعیؒ احمدؒ ہمہ در حفظ او ۔۔۔ ظاہریہ خارجیہ مرجیہ را راز داں

علم فوارہ نما جو شد زنوک خامہ اش ۔۔۔ بہریاب اہل عرب اہل عجم در کل جہاں

از حکایاتِ صحابہ زندگی پر نور کن ۔۔۔ ہم بیابی در فضائل روشنی قلب و جاں

ذکر قرآں صدقہ روزہ حج نماز و ہم درود ۔۔۔ ہر یکے را بر طریق دل نشیں کردہ بیاں

اعتدالش فرقہائے مختلف را جمع کرد ۔۔۔ صلح کردہ دشمنے بادشمنے شد شادماں

حب دنیا از دلِ خود دور کُن در یادِ موت ۔۔۔ مال و عزّت را ہمیں جا ترک کردہ رفتگاں

در وجوبِ لحیہ ہم دارد کتابے پُر اثر ۔۔۔ ریش دشمن چوں بخواندش ریش را شُد پاسباں

---

(۱) یہ مدحیہ قصیدہ بھی 'وصف شیخ' کے نام سے جناب مفتی فاروق صاحب میرٹھی مدظلہ نے شرح کے ساتھ طبع کرادیا ہے۔

اوجز و لامع خصائل کوکب وحج وداع
بر مؤطّا بر بخاری ترمذی شرح عیاں

در مسائل در فتاویٰ بر عزیمت میرود
اندرو ہرگز نیابی ہیچ کسلے را نشاں

گاہ رخصت را پسندد در عمل بہرِ خدا
تا گمان حُرمتش را دفع ساد از میاں

آں سراپا رشد وخلت نائب خیر الوریٰ
عورعینین شہ رشید و شہ خلیل سروراں

شہ حسین احمد شہ الیاس شہ عبد الرحیم
جامہائے عشق دادندش بشوقِ ساقیاں

با مشائخ ربطِ قلبی و قوی دارد مدام
گریہ طاری می شود چوں نام آید برزباں

در نگہ دارد ہمہ اقوال و احوالِ شیوخ
ہیچ گہ غافل نہ ماند از ادائے حق شاں

اضحیہ عمرہ تلاوت بہرِ ایصالِ ثواب
ہست جاری در طریقش مثل معمولات شاں

صابری و نقشبندی سُہروردی قادری
چار نسبت جمع کردہ آں معین چشتیاں

آتشِ عشق الٰہی در دل او شعلہ زن
چشم گریاں می چکاند روز و شب سیلِ رواں

گوہرِ حب محمد در دل او روشن است
صاف گویم قلب او روشن شدہ ہمرنگِ آں

عاشقانہ می نشیند سمت اقدامِ حبیب
مشفقانہ می نوازد سرورِ پیغمبراں

روئے انوار از جمال مصطفیٰ شد تابناک
روحِ اطہر باکمال و باوقار و شادماں

خاک طیبہ نزد وے محبوب از عیش نعیم
قلب او از ماسوا فارغ شدہ در شوق آں

خلق وفعل ونطق از سنت منور سر بسر
معدنِ ایثار و شفقت راحت دل خستگاں

صحبت او اے برادر کیمیائے بے مثال
ہر کہ آید حسبِ استعداد یابد بہرزاں

می فزاید بارش الطاف در ماہ صیام
اعتکافش خلوتے در انجمن اے راز داں

می نشیند در مجالس بہر تنویر ظلم
می رساند آفتابے در قلوب خادماں

چہرۂ پرنور او روشن تر از شمس و قمر — لیک ظاہر می شود مقدار تابِ طالباں

سطح ظاہر را منور می نماید آفتاب — از شعاعے روئے روشن شود خلق نہاں

کاسہ گیراں جادہ پیماں سوئے آں مینا نواز — در دلش خُم خانہ عشق ومحبت ایں زماں

مجلسِ او معرفت را بحر ناپیدا کنار — برآلی حسب طاقت ہر کسے غوطہ زناں

مجلسِ او آبشارے کشت دل سیراب ازو — مجلسِ او رودبارے برکنارش تشنگاں

مجلسِ او دلگدازے گرد او دلہا چو موم — مجلسِ او دلنوازے گرد او دلدادگاں

مجلسِ او باغبانے گرد او انواع گل — مجلس او سائبانے زیر او دل تفتگاں

مجلسِ او ہرزبانے وقف بر ذکر و درود — مجلسِ او پاسبانے بر قلوبِ سالکاں

مجلسِ او نردبانے بہر تیسیرِ وصول — مجلسِ او مہربانے ہر ہمہ آئندگاں

مجلسِ او آسمانے از کواکب زینتش — مجلسِ او راہ دانے گرد او سیارگاں

مجلسِ او شمع روشن گرد او پروانہا — مجلسِ او شاہ گل گردش عنادل در فغاں

مجلس او غم گسارے گرد او دل پارہا — مجلسِ او تاجدارے گرد او فرزانہ گاں

مایۂ اُو اعتمادِ وعدہائے ذاتِ حق — تاجِ فقرش باتوکل روکش چترِ شہاں

قلب طالب از نگاہش می کشد حبّ رسول — تابع سنت شود ہر قول وفعلش بے گماں

از مؤدت ہر کرا بیند نگاہِ لطف او — قلب او گردد مطیب مثل گل در گلستاں

در نوافل در تلاوت در دعاؤ در بکاء — حسبِ حالت ہر کسے یابد سکونِ قلب وجاں

ساغر عیشش کسے نوشد شود مست وخراب — سینہ بریاں دیدہ گریاں اللہُ وردِ زباں

سوختہ گردد رذائل دل مجلّٰی می شود — کیف احساں حاصل آید خوش نصیب دوستاں

روحِ سالک را بروحِ خود گرفتہ می برد — پیش وے بعدے نماند از زمیں تا آسماں
نیز سالک از ہفت آسماں تا عرشِ اعظم می رسد — با ادب داخل شود در بارگاہِ لامکاں
ہم شفاعت می کند محبوب رب العالمیں — وا شود آغوشِ رحمت باہزاراں عزّ وشاں
در سرا پردہ چساں اش می نوازد لطفِ حق — قلب گوید گر بگوید سرّ او سوزد زباں
سالک وارفتہ عارف می شود از وصل دوست — خود خدا حافظ شود از ابتلائے دشمناں
در چنیں مشہد اگر خواہد خدا گردد مجاز — قلبِ او آئینہ گردد بہرِ فیضِ عارفاں
گر کسے را رازِ مخفی داشتن خواہد خدا — در حجابے دار دش مثل عوام سالکاں
بارک اللہ مجمعِ ماہ مبارک در سلوک — ہر کسے در طیّ منزل رہروانست و دواں
یک اثیمے بد زبانے بدنگاہے بدعمل — ہم امید عفو دارد در طفیلِ دیگراں
اے خدائے قادر و قیوم رحمان وغفور — بہرِ فیضاں ہر کسے کو آیدش کُن کامراں
یا الٰہی روح و قلب شیخ ما مسرور باد — فیضِ اولاد و تلامیذش بہ عالم در رساں
از شرورِ جملہ مخلوقات خود محفوظ دار — علم، عزت، حلم، عفت کُن عطا خورد وکلاں
مظہر جود وسخاوت دست دولت بخش او — ابرِ نیساں بر عطائش از مسرّت درفشاں
سفرہ اش را دیدہ حیراں می شود مرد کریم — حق تعالیٰ می رساند رغبت ہر مہماں
ہر کہ آید می خورد از سفرہ اش مرغوب خویش — می برو باخود طعام و میوہ بہر دودماں
چوں کسے نہ آید رسد مقسوم او بر جائے او — پرورش پابند طفل و پیر و بیوہ نوجواں
بر یتیم و بر ضعیف و بر مسافر بر فقیر — سایہ افگن ابر جودش بر مثال خانداں
گر خلد در پائے کس خارے شود قلبش ملول — بَہرِ خلقت رأفتے دارد دلِ او بیکراں

ضعف پیری کثرت امراض کردش مضمحل — لیک بہرِ محنت دیں ہمّتے دارد جواں

کرد اوقاتِ عزیزش بر اشارت منقسم — گاہ او درطیبہ آید گاہ در ہندوستاں

بےاجازت نقل وحرکت وصل ہجرت ہیچ نیست — شد فنا قصدش بقصدِ سید پیغمبراں

خانقاہ و مدرسہ قائم نمودہ جا بجا — تربیت کردہ فرستد کارواں در کرواں

مکہ، طیبہ، پاک، افریقہ رسیدہ فیض او — ساخت مرکز مورسش، رنگون، لندن، انڈماں

خلق احسن شد عطائش بہرِ تسخیر قلوب — نرمی و گرمی بہم حسبِ مزاجِ طالباں

در گذر در طبعِ عالی از حقوقِ ذاتِ خویش — درحقوق شرع جاری امر ونہی رہبراں

کس نشنود از زبانش فقرۂ ناگفتنی — کس نہ بیند در کتابش جملۂ ژولیدگاں

قلب پُرغم چشم پُرنم خندہ برلب بر ملا — آب و آتش دیدہ حیراں واردان وصادراں

وردِ پاک او درود و ذکرِ قرآن وحدیث — روز وشب شام وسحر ازیں ہمہ رطب اللساں

یک نفس از ذکر خالی نیست او را اے عزیز — ذکرِ قلبی، ذکرِ روحی، ذکرِ سرّی ہم رواں

درمیان ذاکر و مذکور ربط بے قیاس — گر بگویم مرغ جانم بر پرد بر آشیاں

خشت وچوب حجرۂ او مثل ناطق ذاکر اند — از لحاف و تکیہ وبستر شنو ذکر نہاں

سجدہ اش گویا نہد سر در بر محبوب خویش — ایں چنیں قرّۃ کجا حاصل شود دراین وآں

بر سجودش در ملائک رشک پیدا می شود — مجمع کرّ وبیاں انگشت حیرت در دہاں

اے عزیز القدر! بہر خاطرت کردم رقم

خامہ ایں جا درشکست وسار بانم شدرواں

﴿232﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۲۰/فروری ۷۸ء/۱۳/ربیع الاول ۹۸ھ

عزیز گرامی قدر و منزلت مولانا الحافظ الحاج قاری یوسف متالا سلمہ!

بعد سلام مسنون، تمہارے خط کا بہت بے چینی سے انتظار رہتا ہے بالخصوص مفتی محمود صاحب کی وجہ سے۔ تقریباً دو ہفتے ہوئے مفتی جی کے کسی خادم کا خط محمد افریقی جو میرے پاس مقیم ہے کے نام آیا تھا جس میں لکھا تھا کہ مفتی جی نے پاکستان کا جانا ملتوی کر دیا اور لندن سے سیدھے دیوبند جائیں گے۔ اس کے بعد معلوم نہیں ہوا کہ وہ کب گئے اور کہاں گئے اور اگر گئے ہوں تو میرا سلام مسنون بھی کہہ دیں۔

حاجی یعقوب کا خط آیا تھا جس میں لکھا تھا کہ مولوی یوسف کی کتابوں نے بہت وقت ضائع کیا اور حرج بھی کیا، اس لئے کہ وہ اس قدر بوسیدہ کتابیں تھیں کہ بعضوں پر نام بھی نہیں تھا، بلٹی بنانے میں بڑی دقت ہوئی، بہرحال دو ہفتے ہوئے وہ تمہاری کتابیں بمبئی سے لندن روانہ کر چکے ہیں۔ براہ کرم کتابیں پہنچ جانے کی رسید سے بمبئی ضرور مطلع کریں، تم خطوط لکھنے میں بہت لاپرواہ ہو۔

جن صاحب کی معرفت یہ خط جا رہا ہے ان کا خط آیا تھا کہ فضائل صدقات کا ترجمہ کرنا چاہتے ہیں بشرطیکہ کہیں اور نہ ہوا ہو، تمہیں معلوم ہے کہ مجھے اپنی کسی کتاب کے بعینہ چھاپنے میں یا ترجمہ چھاپنے میں کبھی بخل نہیں ہوا، البتہ تصحیح کی تاکید بہت کرتا ہوں، ترجمہ کو ایک دو ماہروں کو جو اردو اور انگریزی دونوں سے واقف ہوں دکھلانا ضروری سمجھتا ہوں۔

میں نے ان کو لکھا ہے کہ تم سے مشورہ کریں، براہ کرم ان کو مفید مشورہ سے متمتع

کریں, علامہ خالداس کام کیلئے مناسب ہیں یا اور کوئی تمہاری نگاہ میں مناسب ہو۔ میرا کام سمجھ کران کی مشورہ سے ضرور مدد کریں۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم حبیب اللہ, ۲۰ر فروری ۸۷ء، مدینہ طیبہ

صوفی اقبال صاحب میرے پاس بیٹھے ہیں اپنا سلام لکھنے کو کہتے ہیں اور یہ بھی کہ میں نے ایک پرچہ لکھا تھا اس کا جواب نہیں آیا۔ دوسرے جزء کا جواب تو میں نے بتا دیا کہ وہ اپنے مشاغل عالیہ کی وجہ سے مجھے ہی خط نہیں لکھتے تم تو پھر بھی بعد کے درجہ میں ہو۔

﴿233﴾

از: محمد زکریا صاحب۔ لندن

بنام: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

تاریخ روانگی: ۲۳ر فروری ۸۷ء / ۱۶ر ربیع الاول ۹۸ھ

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب معظم ومحترم!

بعد تسلیم بصد تعظیم کے عرض ہے کہ گذشتہ نومبر ۷۷ء میں حج کے موقعہ پر حضور سے بیعت ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ اس وقت حضور کی خدمت میں ''LILT'' کے چند ٹن ہدیۃً پیش کئے تھے, ساتھ ہی حضرت مولانا یوسف صاحب متالا کا سلام بھی پیش کیا; جس کی وجہ سے حضور کو یہ تأثر ہوا کہ حضرت یوسف متالا صاحب نے فرمائش کی ہوگی, حالانکہ ایسا نہیں تھا۔

لِـلـٹ کے ٹن میں ہدیۃً بذاتِ خود اپنی مرضی سے لے آیا تھا لہذا حضرت مولانا یوسف صاحب متالا پر اس بات کا خلاصہ ضرور لکھ دیجئے گا۔ انہوں نے کوئی فرمائش نہیں کی تھی۔ ناچیز کو بھی اپنے مزاج مبارک کی خیریت سے مطلع فرما کر سرفراز فرمائیے گا اور دعا میں یاد کیجئے گا۔ دعا کا طالب محمد زکریا۔ مؤرخہ ۲۳ر فروری ۸۷ء

﴿234﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۲۷؍فروری ۷۸ء/ ۲۰؍ربیع الاول ۹۸ھ

عزیزم قاری یوسف متالا سلمہ!

بعد سلام مسنون، یہ صاحب ہر ہفتہ ایک خط ضرور بھیجتے ہیں اور بعض ہفتہ دو، مسجد نور کے پتہ سے، مدرسہ شرعیہ کے پتہ سے، ایک ہی مضمون ہوتا ہے۔ میں ایک ہفتہ کیلئے مکہ مکرمہ گیا تھا آیا تو ڈاک میں تین خط ان کے بیک وقت ملے۔ میں کئی دفعہ براہ راست بھی اور آپ کے واسطہ سے بھی ان کو لکھوا چکا ہوں کہ آپ کے پاس تو پیسے بھی بیکار ہیں اور وقت بھی بہت۔ یہ ناکارہ تو اوقات سے بھی معذور ہے اور اتنے پیسے بھی میرے پاس نہیں کہ آپ کے خط کا جواب دیتا رہوں۔

میں نے ان کو یہ بھی لکھا کہ تھا کہ آئندہ کوئی خط لکھیں تو جواب کیلئے ائر لیٹر ضرور بھیجیں، یہ ہمیشہ یکطرفہ خط بھیجتے ہیں، میرے لئے ہر خط کا جواب دینا مشکل ہے۔ ایک ہی مضمون ہوتا ہے جو انہوں نے اجرت پر کسی سے سو پچاس ائر لیٹر لکھوا لئے ہیں۔ آپ ان سے میرا یہ خط بھیج کر تاکید کر دیں کہ اس طرح پیسے ضائع کرنے سے کیا فائدہ؟ اگر پیسے زائد ہیں تو دارالعلوم میں چندہ مقرر کر دیں، دعا کے لئے ہر ہفتہ خط بھیجنا بیکار ہے۔

میں تو لکھنے پڑھنے سے معذور ہوں میرے کاتبوں نے بھی ان کا خط سنانا چھوڑ دیا ہے۔ آپ ان سے کہہ دیجئے کہ آئندہ میرے جواب کا انتظار نہ کریں، دعا سے دریغ نہیں، دعا اہتمام سے کرتا ہوں روضہ اقدس پر صلوۃ وسلام بھی پیش کرتا رہتا ہوں۔ قاری صاحب! بہت اہتمام سے ان کو سمجھا دیں، آج میرے کاتبوں نے ان کے ۲۴؍خط سنائے۔ کیا یہ واقعی رئیس

ہیں یا دماغ میں خشکی ہے؟ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم حبیب اللہ، ۲۷/فروری ۷۸ء، مدینہ طیبہ

﴿235﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۲۸/فروری ۷۸ء/ ۲۱/ربیع الاول ۹۸ھ

عزیزم قاری یوسف متالا سلمہ!

بعد سلام مسنون، شدید انتظار میں تمہارا ائر لیٹر مؤرخہ ۱۸/فروری پہنچا۔ اس سے معلوم ہو گیا کہ تم نے اس سے پہلے بھی کوئی مفصل خط لکھا ہے وہ نہیں ملا۔ مجھے تو بہت سختی سے انتظار رہا تمہیں ایک تقاضا کا خط عزیز یعقوب سے بھی لکھوایا تھا تم نے اس کا بھی جواب نہیں دیا، البتہ آپریشن کے وقت کا ایک خط پہنچا تھا اس کا جواب بھی لکھوا چکا ہوں۔

اس سے مسرت ہوئی کہ مفتی صاحب نے واپسی کا تقاضا چھوڑ دیا تھا، اللہ تعالیٰ تم سب کو جزائے خیر دے کہ تم سب کی مساعی سے یہ مرحلہ خیریت سے نمٹ گیا۔ معلوم نہیں مفتی صاحب کا یہ جہاز بمبئی میں ٹھہرے گا یا سیدھے کلکتہ جائے گا؟ تم نے بہت اچھا کیا کہ مفتی صاحب کی راحت رسانی اور ان کے مذاق کی رعایت کی، جزاک اللہ تعالیٰ۔

اس سے بھی بہت مسرت ہوئی کہ مفتی صاحب بہت خوش وخرم گئے۔ مجھ سیہ کار کی نسبت سے تو عیوب ہی ظاہر ہوں گے۔ مفتی صاحب کا شاعر ہونا تو تمہارے ہی خطوط سے معلوم ہوا، اللہ تعالیٰ ان کی خوبیوں میں مزید اضافہ فرمائے اور مجھ سیہ کار کیلئے ان دوستوں کی

خوبیاں ستاری بن جائیں۔

ہم نے تو کبھی ان کے کشف کا ذکر سنا نہیں, ماشاء اللہ تعالیٰ تم نے تو چند ہفتوں میں وہ سب دیکھ لیا جو ہم برسوں میں بھی نہ دیکھ سکے۔اس سے بہت مسرت ہوئی کہ زاہد عن الدنیا رہے,اللہ تعالیٰ مزید ترقیات سے نوازے۔تم شیخ کو بلانے کا کبھی ارادہ نہ کیجیو ورنہ شیخ کا تو تم نے خود ہی تجربہ کرلیا کہ دنیادار آوارہ گرد آدمی ہے,اللہ جل شانہ نے ستاری فرما رکھی ہے, اس کے کرم سے امید ہے کہ نیک لوگوں کے حسنِ ظن سے آخرت میں بھی ستاری فرمادے۔

اس سے بہت مسرت ہوئی کہ دارالعلوم کے طلبہ کو ان سے بہت فائدہ پہنچا, **اللھم زد فزد**۔تمہارا یہ کہنا کہ یہ آمد تو آپریشن کی مد میں ہوگئی بالکل غلط ہے,آپریشن تو تم نے انکے ذمہ سر منڈھا۔اللہ تعالیٰ ان کی آمد کو تمہارے مدرسہ کیلئے موجبِ خیر وموجب ترقیات بنائے۔تمہارے دارالعلوم کے سلسلہ میں جو اشعار کہے احتیاط سے رکھیو,شاید شائع کرنے کی نوبت آجائے۔

میں تو ضرور تمہاری سفارش کروں گا مگر پیارے!اصل محرک جذب ہوا کرتا ہے اور خوشامد، براہ راست جتنی منت اور یاد دہانی کراؤ گے مفید ہوگا,میرا کہنا تو حکم کے درجہ میں ہوجائے گا۔اس سے مسرت ہوئی کہ تمہارے یہاں کے طلبہ ان سے بیعت ہوگئے,معلوم نہیں انہوں نے صرف بیعت ہی لی یا کچھ ذکر شغل بھی بتایا۔تمہارے اس کلام کا مطلب سمجھ میں نہیں آیا کہ تین ماہ تک نگرانی ضروری ہے,تو کیا تین ماہ وہ کلکتہ رہیں گے؟

حاجی یعقوب کا خط میرے پاس بھی آیا کہ تمہاری کتابوں کے صندوق نے ان کو بہت دق کیا۔کتابیں بوسیدہ تھیں ، فہرست بھی نامکمل تھی اور پھر عین روانگی کے وقت سہارنپور سے بھی[ایک] پیکٹ آگیا کہ اس کو بھی لندن بھیج دو,معلوم نہیں تمہاری فرمائش تھی یا نہیں۔حاجی صاحب نے لکھا کہ اس کی وجہ سے مزید تاخیر ہوئی,یہ معلوم نہیں کہ امداد الغرباء کا پیکٹ پہنچ گیا یا نہیں۔

تمہارے دارالعلوم اور تمہاری ذات کیلئے تو بہت اہتمام سے دعا کرتا ہوں۔تمہارا پچھلا خط تو پہنچا ہی نہیں۔تم نے ملک صاحب سے فون کے داموں کا تقاضہ کرلیا کافی ہے۔ میرا یوں جی چاہا کرتا ہے کہ میرے دوستوں کی طرف سے دوسروں کے مال پر مال مفت کا اثر نہ پڑے، اپنی طرف سے اصرار کافی ہے۔

اس سے بہت قلق ہوا کہ پی آئی اے کے متعلق تراشہ نہ مجھے ہندوستان ملا نہ یہاں، اگر کسی کے پاس وہ اخبار مل جائے تو اس کا فوٹو ضرور بھیج دیں۔قوت حافظہ کیلئے تذکرۃ الرشید میں کئی نسخے ہیں، اس کا اہتمام کریں۔ماشاءاللہ تعالیٰ آپ کے زیر درس کتابیں تو بہت زیادہ ہیں، اللہ تعالیٰ مدد فرمائے۔

تم نے جو دو مرض لکھے وہ پہلا جو ہے وہ تو قابلِ احتراز ہے اور اس میں مضرت ہی ہے منفعت کچھ نہیں، اس سے بہت اہتمام سے بچنے کی ضرورت ہے۔دوسرے مرض میں منافع اور مضار دونوں ہیں لیکن خط میں لکھنے کی چیز نہیں اگر ملاقات ہو جائے میری زندگی میں تو مجھ سے دریافت کر لیجیو اور اگر مر گیا تو مفتی محمود صاحب سے تو آپ کے براہ راست تعلقات ہو گئے ہیں، میرے حوالہ سے ان سے دریافت کرلیں۔ڈیوزبری کا ایک خط پونڈ کے ساتھ ہے، تکلیف کر کے اس کو بھی بھیج دیں۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم حبیب اللہ

۲۸رفروری ۷۸ء، مدینہ طیبہ

از حبیب اللہ بعد سلام مسنون، درخواست دعا، اعجاز کا کام تو آپ نے باوجود وعدہ کے کیا نہیں۔

﴿236﴾

از: جناب حاجی محمد یعقوب صاحب، بمبئی

بنام: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

تاریخ روانگی: دوشنبہ ۳/ربیع الثانی ۹۸ھ/۱۳/مارچ ۷۸ء

بگرامی خدمت حضرت اقدس مخدومی ومحترمی مدظلہ!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، امید ہے کہ مزاج گرامی بعافیت ہوگا۔ یہاں پر بھی حضرت والا کی دعاؤں کی برکت سے ہر طرح خیریت وعافیت وامن ہے۔ خادم یہاں سے شنبہ کی شام کو عشاء کے بعد گودھرا کیلئے روانہ ہوا تھا, اتوار کی صبح کو گودھرا پہنچنا ہوا, بارہ گھنٹہ گودھرہ میں قیام رہا۔

کل شام کو عشاء کے بعد گودھرا سے روانہ ہوکر آج صبح بعد فجر یہاں پہنچنا ہوا, الحمد للہ اجتماع کی کاروائی بہت ہی سکون کے ساتھ چل رہی تھی, مجمع اتنا زیادہ تھا کہ ایک دوسرے سے ملنے کی نوبت کم آتی تھی۔

نظام الدین سے حضرت جی مدظلہ ومولوی زبیر سلمہ، مولانا محمد عمر صاحب، مولانا عبداللہ صاحب، منشی بشیر صاحب اور دیگر سارے ذمہ دار پرانے کارکن تشریف لائے تھے۔ سہارنپور سے مولوی محمد طلحہ سلمہ، مولوی سلمان سلمہ، مولوی شاہد سلمہ، اور مدرسہ مظاہر سے مولوی محمد عبدالمالک صاحب ودیگر اساتذہ بھی تشریف لائے تھے۔

اکابرین حضرات میں بھی بہت سے حضرات تشریف لائے تھے۔ مولانا عبدالحلیم صاحب، مولانا قاری امیر حسن صاحب، مولانا عمران خان صاحب اور دوسرے بڑے مدارس کے مہتمم صاحبان بھی تشریف لائے تھے۔

اس میں ایک خاص منظر یہ تھا کہ یہ اجتماع شہر سے باہر ایک وسیع میدان میں رکھا

گیا تھا اور مختلف صوبوں کے احباب کیلئے بڑے بڑے علیحدہ شامیانے باندھے گئے تھے۔ عام اجتماع اور بیان کیلئے جو شامیانہ باندھا گیا تھا وہ ایک ہزار فٹ لمبا اور ساڑے سات سو فٹ چوڑا بنایا گیا تھا, یہ پنڈال شامیانہ عام بیان کیلئے اور نماز کیلئے تیار کیا گیا تھا۔اس میں [نمازوں اور بیانات کے] علاوہ کے وقت [میں] صوبہ گجرات کے احباب قیام بھی فرماتے تھے۔

آدمیوں کا بے پناہ ہجوم اور میدان کا منظر دینی فیض سے دل بہت ہی متأثر ہوا اور عرفات کے میدان کی یاد دلاتا تھا۔ دوسرا خاص منظر عرب حضرات کی شرکت کا تھا, ان حضرات کا ایک خاص لباس اور تعداد بھی بہت زیادہ تھی, حرمین شریفین کی یاد تازہ کرتا تھا۔ مولانا سعید احمد خان صاحب بھی تشریف لائے تھے۔مجمع کی صحیح تعداد تو بتانا مشکل ہے لیکن جو پنڈال باندھے گئے تھے اس کے ناپ کے اعتبار سے چار لاکھ آدمیوں کا اندازہ معلوم ہوتا تھا, واللہ اعلم۔

ریل والوں نے اور بس کمپنی والوں نے اسپیشل ٹرینیں اور بسیں تجویز کی تھیں جس سے اجتماع میں شرکت کرنے والوں کو سہولت ہو۔اس میں خاص طور سے یہ منظر بھی قابل ذکر ہے کہ بہت سے لوگ اپنے اپنے مقام سے بڑی بڑی بسیں ریزرو کرا کے شریک ہوئے تھے, یہ بسوں کی تعداد کا منظر بھی حجاز مقدس کی یاد دلاتا تھا۔اس کے علاوہ ٹیکسیاں اور پرائیویٹ موٹر کاریں علیحدہ تھیں۔ سنا کہ صرف بمبئی سے تیرہ سو ٹیکسیاں گودھرہ پہنچی تھیں جو زیادہ تر پالنپوری حضرات چلاتے ہیں۔

بمبئی میں بہت سے احباب اپنی اپنی دکانیں بند کر کے اور اپنے ملازموں کو لے کر گودھرہ شریک ہوئے ہیں۔اخباروں میں بھی یہ خبر شائع ہوئی کہ مسلمانوں کا ایک خالص مذہبی اجتماع گودھرہ میں ہو رہا ہے, جس میں لاکھوں کی تعداد میں مسلم حضرات شرکت کریں گے۔ دیوبند سے حضرت مہتمم صاحب مدظلہ کے شرکت کی بھی خبریں آرہی تھیں لیکن کل

اجتماع میں صرف غازی صاحب تشریف لائے, معلوم ہوا کہ حضرت مہتمم صاحب مدظلہ [خرابیِ]صحت کی وجہ سے تشریف نہیں لائے۔

گجرات والوں نے اجتماع میں انتظام بہترین کیا تھا تاکہ آنے والے مہمانوں کو کسی طرح کی تکلیف نہ ہو۔کل شام کو قبل عصر نکاح کی ایک مجلس رکھی گئی تھی جس میں مولانا محمد عمر صاحب نے بیان بھی کیا اور نکاح بھی پڑھائے, بعد عصر کی عام مجلس میں حضرت جی مدظلہ نے بیان فرمایا اور قبل مغرب نکاح کے خطبہ کے بعد تقریباً ایک سو سے زائد نکاح پڑھوائے گئے, اللہ پاک سب کو مبارک فرمائے۔مختلف اوقات میں مختلف حضرات کے بیانات ہوتے تھے۔

یہ بھی معلوم ہوا کہ اجتماع سے قبل کئی لوگوں نے خواب میں حضور ﷺ کی زیارت فرمائی جس میں یہ بھی معلوم ہوا کہ حضور والا مع صحابہ کرامؓ گودھرہ کے اجتماع کیلئے دعا فرما رہے ہیں۔اجتماع کا منظر تو عجیب وغریب تھا تقریباً ۳۰ ر سال سے اس کام میں لگا [ہوں] اور کئی اجتماعات میں شرکت کا موقعہ ملا ہے لیکن گودھرہ کے اجتماع جیسا منظر کہیں بھی نظر نہیں آیا, ہاں عرفات کا منظر علیحدہ ہے۔

آج دو پہر کو آخری دعا ہوگی, اس کے بعد اللہ کے راستہ میں احباب روانہ ہوں گے۔حضرت جی مدظلہ و رفقاء کا قیام گودھرہ میں مزید دو دن رہے گا کیونکہ اس اجتماع میں عورتوں کیلئے کوئی انتظام نہیں کیا گیا تھا وہ محروم تھیں۔اس کے علاوہ اجتماع کی انتظامی لائن میں کئی سو احباب لگے ہوئے تھے جو اجتماع کی کاروائی میں شریک نہ ہوئے تھے, اس لئے دو دن مزید قیام فرمائیں گے کہ ان کے لئے علیحدہ اجتماعات کئے جائیں گے۔حضرت جی مدظلہ و رفقاء کی ریل کی سیٹیں بدھ کے روز شام کو لی گئی ہیں, جمعرات کی صبح کو انشاءاللہ سب حضرات نظام الدین پہنچ جائیں گے۔

اس اجتماع کی ایک یہ بھی خصوصیت تھی کہ ہر جگہ کے ذمہ دار احباب شریک تھے۔ آسام، بنگال، بہار ایسی جگہیں ہیں کہ وہاں سے گودھرہ آنے میں خرچ اور وقت دونوں زیادہ [صرف] ہوتے ہیں اس کے باوجود ان مقامات سے ہزاروں کی تعداد میں احباب شریک ہوئے تھے۔ اجتماع میں شرکت کرنے والوں کی جو تعداد تھی اس میں زیادہ تر نوجوان طبقہ نظر آرہا تھا, خاص طور سے ہمارے بمبئی سے بھی نوجوانوں کی تعداد زیادہ تھی, اللہ پاک انہیں ہر طرح قبول فرماویں۔

مولوی سلمان صاحب سلمہ نے چار پیکٹ خطمی کے خادم کے حوالہ کئے تھے جو میں اپنے ساتھ گودھرہ سے لے آیا ہوں, انہوں نے بتایا کہ چاروں پیکٹ مدینہ منورہ حضرت کے پاس پہنچانے ہیں, جو انشاءاللہ کسی کے ساتھ روانہ کردوں گا۔

بہار سے مولانا منور حسین صاحب، مولوی عبدالرحیم صاحب متالا، مولوی کفایت اللہ پالنپوری و مولانا محمد شفیع صاحب بھی تشریف لائے تھے۔ ملک عبدالحفیظ صاحب سے بھی گودھرہ میں ملاقات ہوئی, ملک صاحب انشاءاللہ نصف روز کیلئے بمبئی تشریف لائیں گے اور رسول خان سے مل کر بلٹیوں کی ادائیگی کے کاغذات بنائیں گے۔

ابھی ابھی اس وقت عبدالکریم بھائی کے گھر سے فون آیا کہ ہم نے سنا ہے کہ گودھرا میں بڑا فساد ہوگیا ہے تو ہمیں فکر ہورہی ہے, میں نے اطمینان دلایا کہ بالکل بے بنیاد بات ہے, رات کو ساڑھے نو بجے تک تو میں وہاں موجود تھا, علاوہ اس کے آج صبح بھی ایک کام سے گودھرہ سے یہاں فون آیا تھا کوئی گڑبڑ نہیں, یہ سب [فسادیوں] کی چال ہے۔ عبدالکریم بھائی گودھرہ میں گئے ہیں اس لئے ان کی اہلیہ کا ابھی فون آیا تھا, اللہ پاک ہی ان شرارت کرنے والوں کو ہدایت دے۔

خادم دعا کی اور صلوۃ وسلام پیش فرمانے کی درخواست کرتا ہے۔ ہمارے مولانا محمد

عمر صاحب نے اپنے بھائیوں سے اور اپنے گاؤں والے بمبئی کے تاجروں سے گذارش کی تھی کہ سب لوگ اپنا اپنا کاروبار بند کر کے سب کے سب اجتماع میں شریک ہوں، سب نے ویسا ہی کیا۔

﴿237﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۱۸/ مارچ ۷۸ء/ ۹/ ربیع الثانی ۹۸ھ

عزیز گرامی قدر و منزلت قاری یوسف متالا صاحب!

بعد سلام مسنون، تمہارے محبوب شہر گودھرا کے بین الاقوامی اجتماع [کے چرچے] ۶/ مہینے سے بڑے زور و شور سے چل رہے تھے، بڑے خطوط دعاؤں کے تجویزوں کے آتے رہے، ۱۱/ مارچ کو اس کا افتتاح ہوا، آج حاجی یعقوب کا پہلا خط اس کے سلسلہ میں آیا۔ تمہارے مدرسہ کا طالب جا رہا، میں نے سوچا تم اس کی قدر زیادہ کرو گے اس واسطے کہ میرے پاس تو ابھی ابتداء ہے اتنی تفاصیل آویں گی کہ میں سنتا سنتا بھی اکتا جاؤں گا، پھر تمہارے پاس جانے والا ملے یا نہ ملے، اس لئے سرسری سن کر تمہارے پاس بھیج رہا ہوں۔

اس خط میں قبۂ خضریٰ کے گرنے کی جو خبر ہے وہ بالکل غلط ہے، یہاں تو مسجد کی زینت کے تو ایسے زور بندھ رہے ہیں کہ گنبد خضریٰ پر بھی نئی پالش ہوئی ہے۔ روضۂ اقدس کے اندر بھی پرانی زمین ہٹا کر نئے پتھر لگائے گئے ہیں اور بہت زیادہ تزئین چاروں طرف ہو رہی ہے، انہدام کی خبر جیسا کہ خود حاجی جی نے لکھی ہے غلط شوشہ ہے۔ گودھرا کے فساد کے متعلق یہاں تو کوئی اطلاع ہے نہیں۔ فقط والسلام

حضرت شیخ مدظلہ، بقلم حبیب اللہ ۱۸/ مارچ ۷۸ء، مدینہ طیبہ

﴿238﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: ربیع الثانی ۹۸ھ/ مارچ ۷۸ء

عزیز گرامی قدر ومنزلت قاری یوسف متالا سلمہ!

بعد سلام مسنون، تمہارے گودھرا کے اجتماعات کی تفاصیل نے تو میرے لئے بھی رشک پیدا کر دیا کہ کسی طرح شریک ہو ہی جاتا کیونکہ وہ تمہارے دوست کا شہر ہے اسلئے اس کے متعلق تو خصوصی خطوط آتے ہیں۔ میرا جی چاہتا ہے کہ تم تک بھی پہنچ جائیں کہ تمہارا جی مجھ سے زیادہ خوش ہوگا۔

عزیز شاہد سلمہ نے اپنے خط میں لکھا ہے کہ حضرت جی مولانا انعام الحسن صاحب نے میرٹھ کے کسی صاحب کا خواب سنایا کہ جناب نبی اکرم ﷺ بنفس نفیس گودھرا کے اجتماع کا انتظام فرما رہے ہیں اور پھر چل پھر کر نظم ونسق ملاحظہ فرما رہے ہیں۔ خدام نے جو پیچھے پیچھے چل رہے تھے نے عرض کیا کہ اجتماع کی کامیابی کیلئے اور اجتماع والوں کیلئے دعا فرمایئے۔ آپ نے فوراً دست مبارک دعا کیلئے اٹھائے اور بہت دیر تک دعا فرمائی۔

اس کے بعد شاہد نے لکھا کہ کم از کم ہندوستان کی زمین پر اتنا بڑا تبلیغی اجتماع اب تک نہیں ہوا۔ یہ اجتماع ایک سو پچیس ایکڑ زمین پر ہوا تھا۔ جس میں پنڈال، عمومی مہمانوں کیلئے شامیانے، خصوصی مہمانوں کیلئے جھولداریاں اور غیر ملکی مہمانوں کیلئے بڑے بڑے طول طویل خیمے نصب کئے گئے تھے۔ غیر ملکیوں کا ایک اچھا خاصا شہر اجتماع گاہ میں بسا ہوا تھا۔ ان کا مطبخ بھی الگ تھا اور صاف ستھرا ایک بڑا کھانے کا خیمہ الگ تھا جس میں چائے، کھانے کیلئے یہ سب لوگ جمع ہوتے تھے۔

یہ ایک سو پچیس ایکڑ زمین چالیس مختلف آدمیوں کے الگ الگ کھیت تھے۔ جس کو انہوں نے ایک مسطح اور مستطیل میدان بنا دیا تھا۔ چک بندی اور امتیازی نشانات ختم کر کے یہ ساری زمین ایسی بن گئی تھی جیسا ہوائی اڈہ۔ دو موسموں کی کھیتی ان لوگوں کو اپنی چھوڑنی پڑی۔ اجتماع کے چار ماہ قبل سے اس جگہ کو بنانے اور درست کرنے میں ذمہ دار حضرات مشغول ہو گئے تھے۔

اس پورے اجتماع گاہ میں چودہ ٹیوب ویل، چودہ کنوؤں پر لگے ہوئے تھے۔ جو مسلسل پانی کنوؤں سے کھینچ کر جلسہ گاہ میں پہنچا رہے تھے۔ پانی جمع کرنے کے بڑے بڑے ٹینک کچھ لوہے کے نصب کئے گئے اور کچھ پکے سیمنٹ کے بنائے گئے تا کہ بجلی اگر غائب ہو جائے تو یہ جمع شدہ پانی کام میں آوے۔ اس پانی کو پورے اجتماع گاہ میں پہنچانے کیلئے پندرہ ہزار میٹر پائپ بچھایا گیا اس میں جا بجا ٹونٹیاں لگائی گئیں تا کہ وضو میں سہولت رہے۔ جہاں پائپ نہیں لگایا جا سکا وہاں زمین میں پختہ سیمنٹ کی نالیاں بنائی گئیں تا کہ پانی جاری و ساری رہے۔ چار بڑے بڑے حوض تیار کئے گئے جو وضو غسل اور کپڑے دھونے کے کام آئے۔

اس پورے اجتماع گاہ میں بجلی کے بلبوں کی صحیح تعداد معلوم نہیں ہوسکی، لیکن بجلی کے ڈنڈے (ٹیوب) تین ہزار لگائی گئیں۔ بجلی کے اس سارے نظام کو چلانے کیلئے بارہ ہزار کلوواٹ کا پاور ہاؤس لیا گیا، جو مسلسل اپنی مساعی جمیلہ میں لگا رہا۔ ایک ہزار فٹ لمبا اور سات سو فٹ چوڑا پنڈال تیار کیا گیا جو ایک لاکھ نمازیوں کے تناسب سے بنایا گیا تھا۔

پنڈال بنانے میں منتظمین کا کچھ خرچ نہیں ہوا۔ احمد آباد اور سورت کے مل والوں نے کپڑا دیا۔ لکڑی والوں نے لکڑی کا وعدہ کرلیا۔ رسی والوں نے رسی دینے کا وعدہ کرلیا اس طرح مجموعی قربانی سے یہ پنڈال تیار ہو گیا۔ ورنہ اگر اس پر اخراجات ہوتے اور لاگت سے تیار کیا جاتا تو کم از کم ڈیڑھ لاکھ صرف پنڈال کے بنانے پر خرچ ہوتا۔ (گذشتہ سال رائے ونڈ والوں

نے جو اپنے پنڈال کا کرایہ دیا تھا وہ حسب روایت بھائی افضل چھیانوے ہزار روپیہ تھا۔)

اس اجتماع میں ۲۴۰؍نکاح ہوئے۔ بعد عصر اتوار کے دن مولانا انعام الحسن صاحب نے نکاح کے فضائل ومناقب بیان کیئے اور پھر نکاح پڑھائے۔ مولانا عمر، مولانا عبید اللہ صاحبان بھی ایجاب وقبول کراتے رہے۔ اجتماع گاہ میں شرکت کیلئے دہلی سے سپیشل نہیں چلے لیکن واپسی میں دہلی کیلئے کئی سپیشل چلائے گئے۔ البتہ بمبئی سے کئی سپیشل آمد و رفت میں رہے۔ دلی ریلوے نے اطلاع دی تھی کہ اب ہمارے پاس کوئی بوگی نہیں رہی جسے گودھرا جانے کیلئے کسی ٹرین میں جوڑ دیں۔ سولہ سو آدمی سہارنپور سے اس اجتماع میں شریک ہوئے۔

[اجتماع کے ختم پر]۱۵۶؍جماعتیں اللہ کے راستے میں نکلیں۔ جس میں ۵۸۱۴؍آدمی تھے۔ یہ سب اندرون ملک کیلئے تھیں۔ بیرون کی جماعتیں ۶۰ ؍کے قریب نکلیں، جو مذکورہ تعداد سے علیحدہ ہیں۔ مجمع کا اندازہ محتاط قول کی بنا پر، ۸؍لاکھ تھا۔ بی بی سی لندن نے ۱۰؍ لاکھ کا مجمع بتلایا تھا۔ دو مرتبہ اس اجتماع کو اس نے نشر کیا۔ مجمع کے سکون واطمینان پر اظہارِ حیرانی کیا۔ ہندوستان کے مشہور انگریزی اخبار انڈین ایکسپریس نے لکھا تھا کہ ہمارے نمائندوں نے خوب گھوم پھر کر دیکھا نہ پولیس تھی نہ سپاہی۔ لیکن سارا مجمع مہذب تھا۔ نہ دنگا ہوا نہ فساد۔ اس اجتماع سے ہمیں معلوم ہوا کہ ان لوگوں کا حکومت اور پولیس سے کوئی تعلق نہیں۔ ورنہ وہ لوگ ضرور ہوتے۔ انڈین ایکسپریس نے یہ بھی لکھا کہ فلاں غیر مسلم وزیر بھی اجتماع گاہ میں تھے۔ نماز کا منظر دیکھ کر بول اٹھے ان کی تنظیم دیکھو کتنی مضبوط ہے۔

عزیز ابوالحسن نے اپنے خط میں لکھا کہ حضرت جی نے فرمایا کہ اس اجتماع کے سلسلہ میں بہت سے مبشرات سننے میں آرہے ہیں۔ یہ بھی فرمایا کہ بہت سے آدمیوں نے آسمان سے سبز پوشوں کو اترتے ہوئے دیکھا جس کے شاہد بہت سے غیر مسلم بھی ہیں۔ پھر فرمایا جیسا کہ بدر میں دیکھا گیا تھا۔ ایک روایت کے مطابق سترہ لاکھ کا مجمع تھا۔

ایک عجیب بات یہ تھی کہ ۱۱/ مارچ ۷۴ء میں اس جگہ مسلمانوں کا قتل عام ہوا تھا۔ پٹرول ڈال کران پرآگ لگائی گئی تھی اور جس جگہ حضرات کا قیام تھا اسی باغ میں آگ لگانے والوں نے پناہ لی تھی۔ عزیز مولوی سلمان سلمہ نے اپنے خط میں لکھا کہ اس اجتماع کے بارے میں ہر چہار طرف سے اس قدر مبشرات سننے میں آئے کہ بلا اختیار دل پر تقاضا ہوا کہ اس اجتماع کی برکت حاصل کرنے کی نیت سے شرکت کی جائے۔ اور وہاں پہنچ کر بہت سے لوگ ایسے نظر آئے جن کا جوڑ کسی کی سمجھ میں نہیں آیا۔ فقط

﴿239﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۱۸/ مارچ ۷۸ء / ۹/ ربیع الثانی ۹۸ھ

عزیزم قاری یوسف متالا سلمہ!

بعد سلام مسنون، آپ کے ایک معتقد کا یہ خط آیا جنہوں نے لکھا کہ تجھ سے غلط فہمی ہوئی، میں نے تو مولوی یوسف کا سلام پیش کیا تھا۔ میں نے ان کو لکھ دیا کہ یہ غلط ہے، آپ نے مجھ سے فرمایا تھا کہ مولوی یوسف نے ٹیلی فون پر مجھ سے کہا تھا کہ لیتے جائیو، اگر آپ یہ کہتے کہ یہ میری طرف سے ہے تو قبول نہ کرتا، اس لئے کہ میں بیعت کے وقت کوئی ہدیہ قبول نہیں کرتا، بہر حال اب تو میں اپنی یاد ہی کو غلط بتا سکتا ہوں۔

آپ ان کو اپنی ناراضی کی معافی فرمادیں، اب تو جو ہونا تھا گذر چکا۔ اگر میں آپ کو یہ لکھوں کہ آپ تین ڈبے خرید کر واپس کردیں تو ان کا دل برا ہوگا۔ اب تو آپ ان کو لکھ دیں کہ زکریا کا خط آگیا، غلط فہمی جس سے بھی ہوئی ہو اب تو وقت گذر گیا۔ میری طرف سے بھی معاف ہے، آپ بھی معاف فرمادیں۔ فقط والسلام

میری صحت خوب خراب ہورہی ہے, مگر سہارنپور دہلی کی طرح سے تمہارے خط کا بھی اشتیاق شدت سے رہتا ہے۔ حافظ پٹیل صاحب کا بھی گرامی نامہ آیا ہے, اپنے اجتماع میں آنے کی دعوت دی ہے۔ **لندن کا اشتیاق تو جب سے آپ نے دارالعلوم شروع کیا برابر ہے** مگر امراض وعوارض بڑھتے ہی جارہے ہیں اوراب تو اس تمنا کے پورا ہونے کی بظاہر امید بھی نہیں رہی۔

آپ کے یہاں کا تو اجتماع اخیر شعبان میں ہے اگر کوئی صورت ممکن ہوئی تب بھی آخر شعبان میں میرا آنا ناممکن ہے اسلئے کہ اگر رمضان سہارنپور مقدر ہے تو میں تو یکم شعبان سے پہلے یہاں سے روانہ ہوجاؤں گا, دس پندرہ دن مکہ میں بھی ضرور لگیں گے۔ تین ماہ کا مجھے ویزہ ملا کرتا ہے شعبان، رمضان، شوال کے بعد شروع ذیقعدہ میں رائے ونڈ کی حاضری ضروری ہے۔

اب تو میرانعم البدل مفتی صوفی محمود صاحب آپ کو مل گئے ہیں, اللہ تعالیٰ آپ کو بھی مبارک کرے اور ان کو بھی کہ دونوں کو قدردان مل گیا۔ میں نے پہلے خط میں لکھا کہ مفتی صاحب نے جو آپ کے مدرسہ کی شان میں اشعار کہے ہیں ان کو محفوظ رکھیں۔ اہلیہ محترمہ سے سلام مسنون کہہ دیں, عزیزہ خدیجہ سے دعوات۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم حبیب اللہ، ۱۸/مارچ ۷۸ء، مدینہ طیبہ

﴿240﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۲۹/مارچ ۷۸ء / ۲۰/ربیع الثانی ۹۸ھ

مبارک مبارک مبارک

عزیز گرامی قدر قاری یوسف متالاسلمہ!

بعد سلام مسنون، کئی دن سے تمہیں مبارک بادی کا خط لکھنے کا ارادہ تھا مگر یہ سوچتا رہا کہ تکمیل کے بعد لکھوں گا۔ کل سہ شنبہ ۲۸/ مارچ کو عصر کے بعد میری مجلس میں قاضی عبدالقادر صاحب کی عبارت سے تمہارے یعقوب کا نکاح ہوا بڑی دھوم دھام ہوئی۔ یہ تو شرعی نکاح تھا ضابطہ کا نکاح قاضی کی مجلس میں زوجین جائیں گے اور ایجاب وقبول کریں گے۔

بڑے زوردار کارڈ چھپے تھے مجھے تو کیا ملتا میرے ساتھیوں کو بھی نہیں ملا۔ بہت کوشش سے بہت تدبیروں سے ایک کارڈ تمہارے پاس بھیجنے کیلئے حاصل کیا کہ اصل خوشی تو تمہیں ہی ہوگی۔

مجھے تو اس سارے اسراف پر بڑا غصہ آیا اسی لئے میرے پاس مانگنے پر کارڈ بھی نہیں دیا کہ اصل خوشی تو تمہیں ہی ہوگی اور میرے نکیر پر بھی تمہیں شاید غصہ ہی آوے، معاف کیجیو۔ میرا مقصد تو صرف یہ کارڈ بھیجنا تھا مگر خوش قسمتی سے کل تمہارا لفافہ بھی پہنچ گیا۔ ایک کارڈ دوریال میں چھپا ہے، کاش یہ سارا اسراف کسی دینی کام میں خرچ ہوتا اور وہ دولہا دولہن کیلئے کتنا کام آتا۔

تمہارا خط مؤرخہ ۱۷/ مارچ کل ۲۸/ مارچ کو پہنچا جس میں میرے دوخطوں کی رسید تھی۔ مفتی صاحب کے کلکتہ دیوبند اور سہارنپور کے حالات تو تفصیل سے پہنچ چکے مگر سہارنپور کے خط میں یہ تھا کہ ابھی آنکھ کی صفائی نہیں آئی۔

کسی شخص کو خواب میں ڈاڑھی منڈا تا دیکھنا صاحب خواب کے حالات پر موقوف ہوتا ہے، اگر دیندار ہے تو بشارت مغفرت ہے اھل الجنۃ جرد مرد، اور بے دین ہے تو تشبہ بالکفار ہے۔ تمہارے خواب میں دوسرا جزء تو ہو نہیں سکتا پہلا متعین ہے۔

مختارات کے متعلق جوتم نے اشکالات کیا وہ میری سمجھ میں نہیں آیا اور چونکہ میں آج کل بہت مریض ہوں دماغ کام نہیں کر رہا ہے اس کے متعلق کچھ دنوں سوچنے کے بعد کوئی رائے قائم کرسکوں گا۔تم بھی اس میں میری مدد کرو اپنے اشکال کو اور حضرت گنگوہی کے خلاف کو واضح اردو میں لکھ کر بھیجو تا کہ میں سن کر کوئی رائے قائم کرسکوں, مجھے لکھنے میں کوئی تأمل نہ کیجیو۔

تمہارے یہاں کے سہ ماہی امتحان کی خبر سے مسرت ہوئی, اللہ تعالیٰ تمہیں اور تمہارے مدرسہ کو ہر امتحان میں کامیابی نصیب کرے۔مولانا عبدالرحیم صاحب کا میرے پاس تو بہت عرصہ سے کوئی خط ہی نہیں آیا البتہ ان کے پیامات کبھی حاجی یعقوب کے خط میں کبھی مولوی کفایت اللہ کے خط میں آتے رہتے ہیں ان ہی کے خطوط میں ان کے جوابات دے دیتا ہوں۔

انہوں نے بہت جلد مدینہ پہنچنے کو لکھا تھا مگر میں نے یہ لکھا تھا کہ ابھی ارادہ نہ کریں, رجب تک انتظار کریں۔میرا معلوم نہیں کہ ہندوستان آنا ہوگا یا نہیں, اگر میرا ہندوستان آنا ہوا تو رمضان بعد میرے ساتھ آجاویں اور اگر نہ آنا ہوا تو رجب میں یہاں آنے کا ارادہ کریں۔ اس پر حاجی یعقوب کے خط میں کل ان کا پیام پہنچا کہ زامبیا سے پار سال بھی ٹکٹ آیا تھا اور وہ بے کار گیا اس سال پھر آیا ہے, ان کا خیال ہے کہ اس وقت زامبیا ہو آؤں۔میں نے لکھوا دیا کہ اس میں کوئی مضایقہ نہیں۔

حاجی یعقوب نے بالکل غلط لکھا کہ میرا رمضان سہارنپور کا طے ہوگیا بڑا تعجب ہے کہ وہ تو مجھے ہر خط میں لکھتے ہیں کہ تیرے رمضان کے متعلق استفسارات ہوتے ہیں اور میں لکھ دیتا ہوں کہ ابھی شیخ کی طرف سے تعیین نہیں ہوئی اور تمہیں لکھ دیا کہ میرا رمضان سہارنپور کا طے ہوگیا۔

تمہیں معلوم ہے کہ میرا معمول یہ ہے کہ ہندوستان سے آتے ہی استخارہ شروع کردیتا ہوں اب بھی ہے مگر اس سال امراض کی کثرت اور ضعف اس قدر ہے کہ ابھی تک ہمت سہارنپور جانے کی نہیں ہورہی ہے مگر میں انکار بھی نہیں لکھتا کہ وہاں سے رونا پیٹنا شروع ہوجائے گا اس لئے میں ابھی تو یہی لکھتا ہوں کہ جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک خیر ہو اس کے اسباب پیدا فرمائے۔

اس سے مسرت ہوئی کہ تمہاری کتابیں صحیح سالم پہنچ گئیں۔ اس سے قلق ہوا کہ تم تین ہفتہ سے کھانسی میں مبتلا ہو، اللہ تعالیٰ صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرمائے، اور یہ ناکارہ تو ایک سال سے نزلہ، کھانسی، بخار اور نہ معلوم کس کس مرض میں مبتلا ہے، اب تو دوستوں سے دعائے مغفرت وحسن خاتمہ کا ملتجی ہوں۔

اہلیہ محترمہ اور مولوی ہاشم سے سلام مسنون، عزیزہ خدیجہ کو دعوات۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم حبیب اللہ، ۲۹/ مارچ ۷۸ء، مدینہ طیبہ

﴿241﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا عبدالرحیم متالا صاحب

تاریخ روانگی: یکم اپریل ۷۸ء/ ۲۳/ ربیع الثانی ۹۸ھ

ایں کہ می بینم بہ بیداریست یارب یا بخواب

عزیزم الحاج مولوی عبدالرحیم سلمہ!

بعد سلام مسنون، آج کی ڈاک سے تمہارا ائر لیٹر مؤرخہ ۲۳/ مارچ یکم اپریل کو پہنچا۔ میرے کاتبوں نے بتایا کہ مولانا عبدالرحیم صاحب کا خط ہے۔ مجھے تو یقین نہیں آیا مگر جب وہ میرے اصرار پر بار بار نام لیتے رہے تو یقین آیا کہ تم بھی مجھے خط لکھ سکو۔ تمہارے پیامات تو آتے رہے اور جس خط میں آیا اسی میں جواب بھی لکھواتا رہا۔

عبدالحفیظ نے یہ روایت بالکل صحیح نقل کی کہ رجب میں یہاں نہ آویں اور یہ مضمون حاجی یعقوب کے خط میں پہلے لکھوا چکا ہوں۔ ان کا پیام یہ پہنچا تھا کہ تمہارا زامبیا کا ٹکٹ پارسال کا بھی ضائع ہوا اور پھر آ گیا۔ اس پر میں نے لکھوادیا تھا کہ زامبیا ضرور ہوآؤ کہ پارسال کا ٹکٹ خراب ہوا اور پھر اس سال کا خراب ہو۔

میرا ہندوستان آنے کا ابھی طے نہیں ہوا, اور واپسی میں اگر یہ معلوم ہو کہ میں ہندوستان جارہا ہوں تو وہاں آجانا, اگر نہ جانا معلوم ہو تو مدینہ آجانا۔ میرا جانا ابھی طے نہیں ہوا۔ یہ کوئی فرضی بات نہیں, میرا ابھی کچھ طے نہیں کہ رمضان کہاں ہو۔

استخارہ بدستور ہے امراض کی کثرت کی وجہ سے سفر کی تو ہمت ہے نہیں مگر اصحابِ کشوف جب حضور کا پیام پہنچادیں گے مرتا گرتا ضرور جاؤں گا۔ مگر ہمارے اہل کشوف میں سب سے آگے تو عبدالحفیظ ہے وہ خود متر گشت میں ہے۔ دوسرے قاضی عبدالقادر وہ بالکل چپ ہیں۔ تیسرے مولانا محمد عمر صاحب وہ بالکل ساکت ہیں۔ جب ان کا خط آتا ہے تو لکھتے ہیں کہ زیارت تو ہوئی مگر تیرا مسئلہ بالکل یاد نہیں رہا۔

تم نے لکھا کہ تیرے جانے کے بعد سے برابر کوشش اور ارادہ رہا اس قسم کے الفاظ تو میرے یہاں کچھ معنیٰ دار نہیں ہوتے۔ دل خوش کن تو الفاظ سارے ہی خطوں میں ہوں۔ مولوی عبدالحفیظ اپنے مطبع کیلئے تمہیں بلانے کیلئے برابر مجھے تھپکیاں دیتے رہے۔ تم نے گودھرا جانے کیلئے جو مشقت اٹھائی وہ تمہاری صحت کے اعتبار سے بالکل اچھی بات نہ رہی۔ میں اپنی

ممانعت کی وجہ اوپر لکھ چکا ہوں کہ اب وقت تو رہا نہیں اس لئے اب مناسب یہی ہے کہ جلد زامبیا ہو آؤ۔

کھجوروں کی رسید کا البتہ مجھے انتظار رہا کرے۔ مولوی کفایت اللہ کو بھی کہہ دیتے کہ ان کے خطوط بار بار آتے رہے کہ معلوم نہیں ملا یا نہیں۔ خدا کرے کہ عبدالرحمٰن کا دماغ صحیح ہو جائے۔ اس نے تو بہت ہی دق کیا۔ تمہاری شفاء کیلئے بلا کہے دعا کرتا رہتا ہوں کہ میری غرض متعلق ہے۔

میرا تو مشورہ یہ ہے کہ زامبیا سے ضرور نمٹ آویں۔ اپنی اہلیہ محترمہ اور صاحبزادگان سے سلام ودعوات کہہ دیں ان کے لئے بھی دعا کرتا ہوں۔ میری طبیعت بھی بہت دنوں سے گڑبڑ ہی چل رہی ہے۔ اس لئے اندازہ ہے کہ شاید ہندوستان جانا نہ ہو۔ فقط والسلام

عزیز مولوی اسماعیل میرے پاس ہیں وہی خط لکھوا رہے ہیں۔ میرا دستور یہ ہے کہ ایک بولتا رہے ایک لکھتا رہے۔ خوش قسمتی سے آج کل مولوی نجیب اللہ آئے ہوئے ہیں۔ ڈاک کا بہت سارا کام یہ نمٹاتے ہیں, اللہ ان کو جزائے خیر دے۔ فقط

حضرت شیخ مدظلہ اللہ، بقلم نجیب اللہ

یکم اپریل ۷۸ء، مدینہ طیبہ

﴿242﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۱۹/ اپریل ۷۸ء / ۱۱/ جمادی الاولیٰ ۹۸ھ

عزیزم الحاج قاری یوسف متالا سلمہ!

بعد سلام مسنون، میری طبیعت خوب خراب ہے، ڈاک لکھوانا بھی مشکل ہے مگر تمہارے اور سہارنپور کے خطوط کا انتظار رہتا ہے۔ تم نے مولوی عاشق کی تحریر پر جو اشکالات کیئے، سنے تو میں نے بھی مگر دماغی انتشار کی وجہ سے میری سمجھ میں تو آیا نہیں، میں نے تمہارا خط مولوی عاشق کو دے دیا تھا انہوں نے میرے ہی پاس بیٹھ کر پڑھا اور مجھ سے پوچھا کہ 'اس کا جواب لکھوں یا نہیں؟ میرے نزدیک تو ضرورت ہے نہیں اس لئے کہ ان کا عندیہ میں سمجھ گیا میرا وہ سمجھ گئے، مناظرہ کرنا نہیں'۔ میں نے کہا بالکل ٹھیک ہے بار بار خط و کتابت کی ضرورت نہیں۔

تمہارا جب ابتدائی خط نصاب کے سلسلہ میں آیا تھا اس وقت مولوی معین اللہ بھی یہیں تھے اور سب کی آراء تمہیں لکھ دی تھیں، اس کی پابندی ضروری نہیں۔ تم اپنے یہاں کے حالات کے اعتبار سے اپنے ذوق سے جس کتاب کو چاہو رکھو جس کو چاہو نہ رکھو۔

مفتی صاحب کلکتہ گئے تھے وہاں پہنچ کر آنکھوں سے پانی نکلنے لگا ان کا خط تو آیا نہیں مگر محمد افریقی کے پاس ان کے افریقی خادم کا خط آیا کہ وہاں کے ڈاکٹر نے دوبارہ آپریشن تجویز کر دیا، اللہ تعالیٰ ہی خیر کرے، حالانکہ پہلی دفعہ دیکھ کر ڈاکٹر نے بہت بہتر آپریشن بتایا تھا۔

مولوی عاشق الٰہی بلند شہر کے رہنے والے ہیں تقسیم سے پہلے مظاہر میں پڑھا، تقسیم کے بعد مراد آباد، کلکتہ وغیرہ میں پڑھایا، اس کے بعد کراچی آ گئے تھے مفتی شفیع صاحب کے مدرسہ میں افتاء کی خدمت بھی کرتے رہے اور حدیث کے اسباق بھی پڑھاتے رہے، اب دو سال سے مدینہ میں ہیں، اللہ جل شانہ نے اپنے فضل و کرم سے ان کو میری علمی خدمات کیلئے کاتب بنا کر بھیجا ہے۔

..... نے جو جواب دیا کہ میں آپ کے کلام کا سرا تلاش کر رہا ہوں، میں تو اس کا مطلب سمجھا نہیں، ان کی شخصیت تو اب بھی مشکوک بنی ہوئی ہے۔ میری بھی اس سلسلہ میں طویل خط و کتابت ہو چکی ہے مگر [ان] کی رائے یہ ہے کہ مخالفت سے ضد بڑھتی ہے

فائدہ کم ہوتا ہے۔تم نے جو تنقیدات لکھیں وہ صحیح ہیں اور تمہیں اس مسلک پر پختہ رہنا چاہئے, مجھ جیسے ضعیف الایمان کا اقتداء نہیں کرنا چاہئے۔

تمہارے مدرسہ کیلئے بہت اہتمام سے دعا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ مکارہ سے محفوظ فرما کر مادی اور روحانی ترقیات سے نوازے۔معلوم نہیں ردمودودیت میں میرا کون کون سا رسالہ تمہارے پاس پہنچا۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب بقلم حبیب اللہ،۱۹/اپریل ۷۸ء

مدینہ طیبہ

ازحبیب اللہ بعد سلام مسنون ۔ برحاشیہ سلام ہم از مادریغ داشت

﴿243﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا عبدالرحیم متالا صاحب

تاریخ روانگی: غالباً جمادی الاولیٰ ۹۸ھ /اپریل ۷۸ء

حیات لائی آئے قضا لے چلی چلے　　اپنی خوشی نہ آئے نہ اپنی خوشی چلے

عزیزم مولوی عبدالرحیم سلمہ!

بعد سلام مسنون، پچھلے ہفتے تمہارا بہت زوردار حکم نامہ میری واپسی کے شدید تقاضہ کے ساتھ پہنچا تھا اور اس ہفتے عزیز طلحہ کا بہت ہی منت وسماجت اور سب کی طرف سے اصرار اور رمضان کے ذاکرین کا لالچ بہت لمبا خط تھا۔ایک ایک مضمون کئی دفعہ لکھا تھا۔اس کو میں نے لکھوادیا تھا کہ تمہارے مخلص دوست مولوی عبدالرحیم کا بھی بڑے تقاضے کا خط آیا ہوا ہے۔ اس کو مفصل لکھواؤں گا تمہارا جی چاہے اس کی نقل منگالیں۔البتہ مولانا منور صاحب بہت

خفا ہو رہے ہیں ان کو اور مولانا امیر حسن صاحب کو تو ایک ایک نقل بھیج ہی دیجیو۔ ان کے متعلق تو مجھے بے زبانی ترجمانِ شوقِ بے حد ہو تو ہو۔

تم دوستوں کو معلوم ہے کہ لامع کے اختتام پر میں نے مولانا انعام صاحب، مولوی منور صاحب، مفتی محمود صاحب تو مجھے یاد ہیں اور اوروں سے بھی اور تم دوستوں سے بھی ایک سوال کیا تھا جو بار بار کرتا رہا کہ جاؤں تو آؤں کیوں؟ اور آؤں تو جاؤں کیوں؟ اور یہ لفظی سوال نہیں تھا۔ واقعی میری سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ مجھے اپنے وجود کی ضرورت نہ وہاں کچھ سمجھ میں آ رہی تھی کہ بے کار اور معطل ہو چکا ہوں اور نہ اپنے امراض ظاہرہ اور باطنہ کی وجہ سے یہاں کی حاضری کی ہمت۔

استخارہ آنے کے متعلق اسی وقت سے شروع کر دیا تھا جو بلا ناغہ رہا۔ مولوی انعام صاحب سے بار بار تقاضہ کیا کہ کوئی فیصلہ میرے متعلق کر دو۔ وہ بھی یہی کہتے رہے کہ کچھ شرح صدر نہیں ہوتا۔ مولوی محمد عمر نے بے تکلفی میں یوں کہہ دیا کہ جتنا تقاضا میری طبیعت پر تیرے جانے کا گذشتہ سفر میں تھا اس سفر میں نہیں ہے۔ گذشتہ سفر میں اہل بمبئی بھی بہت زوروں پر تھے، اور اہل مکہ بھی۔ اس مرتبہ وہ بھی ٹھنڈے تھے جس کی وجہ سے میں بھی یہ سمجھتا رہا کہ طلب نہیں۔

۱۳ر شوال کی شب میں میں نے ایک خواب دیکھا تھا تمہیں بھی یاد ہوگا۔ میں نے یہ دیکھا تھا کہ تیرے حج کا مسئلہ نبی کریم ﷺ کے سامنے پیش ہے، اس سے میں بہت ہی سہم گیا۔ ۱۴ر شوال کو عزیز مولوی انعام نے اپنا ایک خواب لکھا جس میں روضۂ اقدس پر حاضری اور وہاں مزارات مطہرہ کا نہ ہونا اور اس کی بجائے ایک چارپائی، طویل خواب تھا جس کو میں اپنے سفر سے کچھ تعلق نہ سمجھا۔ مگر مولوی انعام صاحب نے اپنے اس خواب پر یہ لکھا تھا کہ اب تو تیرے نہ جانے کا غلبہ میرے ذہن میں آ گیا۔ اس پر میں نے ملتوی کر دیا۔

مگر تم اور تمہارے سے بہت آگے مولانا منور صاحب دونوں کو میرے حج پر آنے کا کشف تھا اور میں اپنے نزدیک یہ سمجھتا رہا کہ اگر منجانب اللہ ہے تو اسباب پیدا ہوجائیں گے۔ مولانا منور صاحب بھی صرف کشف پر ہی [رہے] انہوں نے میرے آنے پر زور بالکل نہیں دیا۔

جس دن مولوی انعام صاحب مجھے الوداع کہہ کر دہلی واپس ہوئے تو الوداع کے وقت انہوں نے مجھ سے یوں کہا کہ میں اہل مکہ سے یوں کہہ دوں کہ میری غیبت میں اس کے وہاں قیام کی ضرورت تھی۔ میری واپسی پر عمرہ کی نیت سے آوے گا۔ میں نے کہا ضرور کہہ دینا اور یہی طے کرلیا لیکن مولانا انعام صاحب کی روانگی کے بعد مولوی منور صاحب میرے التواء پر اس قدر ناراض ہوئے اور مجھے بھی ڈرایا۔ تمہیں وہ سارے منظر خوب یاد ہوں گے۔ مولوی اسماعیل کہتے ہیں کہ عبدالرحیم جاچکا تھا, میں موجود تھا۔ انہوں نے مجھ سے یہاں تک کہا تیرے التواء سے مجھے اندیشہ ہے کہ نہ معلوم کیا ہوجائے۔ انہوں نے صاف لفظوں میں تو نہیں کہا مگر یہ تھا کہ تجھے نقصان پہنچ جائے گا, جس سے میں واقعی ڈر گیا۔

ان کا شدید اصرار یہاں تک رہا کہ مولانا انعام صاحب کے بمبئی روانہ ہوجانے پر بھی مجھ پر اصرار کرتے رہے کہ میں تنہا بمبئی چلا جاؤں, جس کی مجھے ہمت نہ پڑی, اور وہ اتنے حج کا زمانہ قریب نہیں آگیا اتنے میری روانگی کے انتظار میں ٹھہرے رہے, اور تمہیں یاد ہوگا جو میرے سامنے کی بات نہیں مگر یوسف یوں کہتا ہے کہ میں اور مولوی عبدالرحیم دونوں تھے کہ مولوی منور صاحب مولوی انعام صاحب سے بھی لڑ پڑے کہ آپ نے التواء کیوں کیا؟

میں مولوی منور صاحب کے اس زور کی بنا پر سوچ میں پڑ گیا کہ اب کیا ہوگا؟ مگر تنہا سفر میرے بس کا نہیں تھا۔ اس وقت علی میاں بھی مولانا انعام صاحب کے ہم نوا تھے لیکن جب حج سے پہلے یہاں کے طوفان کی خبریں وہاں پہنچیں تو علی میاں بہت ہی زوروں پر آگئے۔

[اس وقت انہوں نے] کہا کہ تیرے التواء کی رائے میں مجھ سے بڑی غلطی ہوئی۔
اور بہت شدید اصرار زبانی اور تحریری اس پر کیا کہ میں اپنے عمرہ کیلئے جانے میں مولوی انعام صاحب کی واپسی کا انتظار نہ کروں اور ساتھ ہی اپنی ہمرکابی کی دعائیں بھی بڑے اہتمام سے کیں اور کرائیں اور منجانب اللہ ان کا سفر [طے ہوگیا کہ] بالکل خلاف توقع جامعہ مدنیہ کے اجتماع کی صورت میں بے ضابطہ کچھ خصوصی طلب ان کی پہنچ گئی۔ اس کو میں پھر طلب سمجھ گیا اور میں نے ارادہ پختہ کرلیا انتظامات بھی شروع ہوگئے۔

[ادھر] حج کے فوراً متصل بعد مکہ مکرمہ سے تبلیغی احباب کے مشورے جو اس وقت یہاں کثرت سے ہوتے تھے میرے نہ آنے کے پہنچتے رہے۔ جس سے میں بہت ہی ضیق میں پھنس گیا۔ مگر چونکہ آنے کا تہیہ بھی کر چکا تھا حرمین شریفین بھی لکھ چکا تھا علی میاں سے بھی وعدہ ہو چکا تھا اس لئے تبلیغی اکابر کے مشورے پر التواء تو نہیں کیا مگر یہ سمجھتا رہا کہ غالباً جلد ہی واپسی ہوجاوے گی بالخصوص مولوی عبیداللہ صاحب کے اس فقرے پر کہ 'وہ یہاں رہ نہیں سکے گا دل نہیں لگے گا' مجھے بہت ہی خوف ہوا۔

اسی لئے میں نے انتیس اپریل کو مکہ مکرمہ پہنچنے کے دن ہی سے واپسی کا استخارہ تو شروع کر دیا تھا اور نہایت شدت سے اس کا منتظر رہا کہ کوئی چیز قیام یا واپسی کے متعلق محسوس ہو یا کوئی خارجی چیز کسی ایک جانب کو ترجیح دینے والی پیدا ہو تو اس پر عمل کروں مگر کوئی چیز اب تک نہ ہوئی۔ البتہ ایک چیز ضرور شروع ہی سے ہے کہ قیام کے سلسلے میں طبیعت پر ایک سکون اور جانے کے ارادے پر طبیعت پر ایک وحشت سی مسلط ہو جاتی ہے۔

چونکہ ابتداء میں میرا پاسپورٹ اکتوبر تک تھا اس صورت میں تو رمضان سے پہلے واپسی لابد تھی لیکن قاضی صاحب کی دعا اور توجہ اور مساعی سے وہاں کے قیام کا اضافہ بھی ہوگیا اور توسیع بھی ہوگئی اور اس پر میں نے رمضان میں وہاں کا ارادہ کرلیا لیکن جوں جوں ارادہ

پختہ کرتا رہا ظاہری اور باطنی اسباب موانع بنتے رہے۔

اس دوران میں دیو بند کے اسٹرائک کے ہنگامے نے طبیعت کو بہت ہی بے چین کر دیا اور طبیعت ہند کی واپسی سے بہت ہی ٹھنڈی پڑ گئی کہ مظاہر کا واقعہ پیش آ گیا۔ اس نے تو اتنا مکدر کیا کہ کئی مرتبہ تو یہ جی چاہا کہ اب تو تابعیہ بنوالوں کہ سہارنپور میں آ کر ان بدنصیبوں کی صورت تو نزول آپ کی وجہ سے نظر نہیں آنے کی مگر میری مجلس میں آنے سے میرے زخمی دل پر نمک پاشی بہت ہوگی اور چونکہ تازہ واقعہ ہوا اس لئے مجھے خیال ہوا کہ جیسا کہ یہاں کے قیام کو ان لوگوں نے مکدر کیا ماہ مبارک کا سکون بھی ضائع کریں گے۔

اس لئے اب تو غلبہ اسی کا ہو گیا کہ ماہِ مبارک بھی اگر مالک کی طرف سے اجازت ہو اور نبی کریم ﷺ کی طرف سے بھی اجازت ہو تو حرمین شریفین میں ہی گذر جاوے کہ معلوم نہیں پھر زندگی ہے یا نہیں؟ دوبارہ زندگی میں آنا ہو یا نہ ہو۔ تمنا یہ ہے کہ کچھ حصہ ابتدائی تو مکہ مکرمہ میں گذر جائے کہ عمرة فی رمضان تعدل حجة معی کی سعادت حاصل ہو جاوے اور اخیر کا حصہ یہاں گذر جاوے اور مسجد پاک میں اعتکاف کی سعادت نصیب ہو جاوے۔

مگر امراض کی وجہ سے دونوں مشکل نظر آ رہے ہیں بالخصوص اعتکاف کا مسئلہ زیادہ مشکل ہے, اس لئے کہ معتکف بابِ عمر کے قریب جو روضہ اقدس سے اتنا دور ہے جتنا کہ میرے گھر سے مدرسہ قدیم کی مسجد، لہذا اعتکاف کی صورت میں روضۂ اقدس پر حاضری بار بار مشکل ہے اس کے علاوہ پیشاب پاخانہ کی جگہ سرکاری تو بابِ عمر سے قریب ہی ہے مگر مجھ جیسے معذور اور بیمار کیلئے ہجوم میں انتظار بھی مشکل ہوگا, اس لئے بغیر اعتکاف کے روضۂ اقدس پر حاضری کا زیادہ موقعہ ملے گا۔

اس لئے دعا کرو [اور] مولانا منور صاحب، مولوی امیر حسن صاحب اور مولانا انعام الحسن صاحب سے بھی دعا کرواؤ تو زیادہ اچھا ہے۔ یہ ساری تفصیل فقط میں نے اس

واسطے لکھی کہ تم خصوصی دوستوں کو بار بار لکھتے ہوئے بھی شرم آتی ہے کہ خبر نہیں اور تم کو اس کا سمجھنا بھی آسان ہے کہ واقعی اب تک کسی جانب شرح صدر نہیں ہوا۔ البتہ رمضان کے بعد یہاں کے قیام کی تو ہمت نہیں اس لئے کہ جس سکون کی تمنا میں اب تک یہاں قیام ہوا ہے اور آئندہ کو دل چاہتا ہے وہ حج کے زمانہ میں بالکل مفقود۔

حرمین شریفین میں ۲۷؍رجب کو رجبی بنتی ہے۔ اور تین دن اس قدر ہجوم رہا کہ حج کا موسم یاد آ گیا بالخصوص ۲۷؍رجب کی صبح کی نماز میں، صبح کی اذان سے پہلے، باب جبریل کے باہر کا میدان باب مجیدی تک پر گیا تھا۔ دوستوں کی مدد سے میں باب جبرائیل تک پہنچ سکا اور دروازہ کے اندر سے ایک صاحب، اللہ ان کو بہت ہی جزائے خیر دے، میں اور میرے رفقاء تو ان سے بالکل ناواقف، انہوں نے جلدی سے خود اٹھ کر مجھے بٹھا دیا۔ میں نے تھوڑا سا تو انکار کیا زیادہ اس ڈر سے نہ کیا کہ بڑا مجمع کھڑا تھا۔ اس لئے میں تو بیٹھ گیا اور وہ آگے بڑھ گئے۔

ابھی تک تو ارادہ یہ ہے کہ دو تین شوال کو مدینہ پاک سے واپسی ہو جاوے۔ دو تین روز مکہ میں روانگی کے انتظامات میں لگیں گے اس کے بعد مطہرہ میں تھوڑے سے قیام کے بعد واپسی ہو جائے۔ مگر سہارنپور کے قیام کو تو اب دل نہیں چاہتا کہ ۶۰؍سال یہاں گذار دیئے لیکن ہندوستان پہنچ کر سہارنپور کے علاوہ کسی دوسری جگہ قیام اور بھی دشوار ہے۔

باغ میں لگتا نہیں صحرا سے گھبراتا ہے دل
کس جگہ لے جا کے بیٹھیں ایسے دیوانے کو ہم

بالکل قیام کا کسی جگہ طبعی تقاضہ نہیں۔

تمہارے لئے مولانا منور صاحب، مفتی محمود صاحب کیلئے، مولوی امیر حسن صاحب کیلئے، مولوی کفایت اللہ کیلئے دل چاہتا ہے کہ ماہ مبارک کا اعتکاف کسی مسجد میں

جہاں ہر ایک کو سہولت ہو کر لیا جاوے۔

مفتی جی کو تو ملازمت کی وجہ سے دقت ہوگی مولوی کفایت اللہ کا تو تقریبا ایک ماہ ہوا خط آیا تھا۔انہوں نے اپنی مسجد میں پورے ماہ کی اجازت مانگی تھی،اور یہ بھی لکھا تھا کہ اور بھی متعدد احباب میرے ساتھ پورے ماہ کا اعتکاف کرنا چاہتے ہیں۔میں نے لکھ دیا تھا کہ بڑے شوق سے۔

تم دوستوں کے متعلق اب یہی خواہش ہے کہ یہ ناکارہ تو اب اگر ماند شبے ماند میں ہے۔تم دوستوں پر بہت ہی امیدیں لگائے بیٹھا ہوں،کہ تم سب کو اپنے لئے صدقہ جاریہ سمجھتا ہوں۔اور ان سب کیلئے جن کو اب تک بیعت کی اجازت دی یا آئندہ دوں بہت ہی اہتمام سے کئی کئی مرتبہ اللہ جل شانہ کی طرف سے دستگیری،سلسلے کی برکات کے جاری رہنے کی دعائیں بہت ہی اہتمام سے کرتا ہوں۔ فقط

[حضرت شیخ الحدیث صاحب]

﴿244﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۱۱رجون ۷۸ء / ۵رجب ۹۸ھ

مکرم ومحترم قاری یوسف صاحب مدفیوضکم!

بعد سلام مسنون،تمہارا محبت نامہ بہت دن ہوئے آیا تھا مگر میری طبیعت ایک مہینہ سے بہت زیادہ خراب ہے،حجرہ میں پڑا رہتا ہوں جمعہ کی نماز کیلئے بھی مسجد میں نہیں جا سکتا۔ ہند کا جانا بھی ملتوی کر دیا۔تم نے اچھا ہوا۔۔۔کے سلسلہ میں کوئی بات نہیں لکھی میرا تو دماغ

آج کل بے کار ہو رہا ہے۔

ہندو پاک میں التوائے سفر کی سب جگہ اطلاع بھی کر چکا ہوں، مولوی عبدالرحیم کو بھی یہی لکھوا دیا تھا کہ تم زامبیا سے یہاں آ ؤ تو آ جائیو۔ فدیہ کے طور پر کوئی کسی کی طرف سے قبول نہیں کیا جاتا یہ سلسلہ تو انبیاء کے یہاں بھی چل نہیں سکا، اب تو میری فدیہ کی اور تمہاری سعادت کی صورت یہ ہے کہ جتنا زیادہ سے زیادہ ہو سکے اندرونی کام میں گہرائی میں پڑو۔

ایک دو گھنٹہ جس طرح بھی ہو سارے علائق سے علیحدہ ہو کر مالک کی یاد میں مشغول رکھو اسی میں اپنے اوراد ہوں اسی میں معمولات جو کر سکتے ہو۔ یہ تم جیسوں کے واسطے ہے جو دوسرے کاموں میں دینی، علمی، مشغول ہیں کہ دو گھنٹے نہایت یکسوئی کے بیک وقت نکال سکو تو بہت اچھا ورنہ ایک ایک گھنٹہ کر کے دو وقت میں۔

مولوی لطف الرحمٰن کا خواب بہت مبارک ہے اور امید افزاء، مگر خواب کی اجازت معتبر نہیں ہوتی، اگر تم اجازت کی اہلیت اور شرائط ان میں پاؤ تو ضرور دے دیجیو۔ مولوی...... صاحب کو تم نے دعوت دے دی اب جب آپ اجازت دے چکے تو کیا لکھوں مگر میری رائے یہ ہے کہ اس سلسلہ میں زیادہ اپنے آپ کو نہ پھانسو، کلمة الخیر تک میں تو حرج نہیں لیکن اگر ہر چندہ لینے والے کے ساتھ ساتھ پھرو گے تو مصیبت میں پھنس جاؤ گے۔

مولانا مسیح اللہ صاحب کو بھی آپ نے اپنے یہاں دعوت دے دی بہت اچھا کیا۔ مولانا کی خاطر میں کسر نہ چھوڑیں۔ مولوی انعام صاحب کی آمد پر دار العلوم میں اجتماع رکھ دیا بہت اچھا کیا۔ اللہ تعالیٰ مبارک فرمائے، اللہ تعالیٰ آپ کا منصوبہ بڑے ہال کے بنانے کا پورا فرمائے مگر اتنا بڑا بنا دیں جس کی اکثر ضرورت پڑتی ہو۔

آج کل تو یہ ناکارہ بھی روضۂ اقدس نہیں جا رہا ہے، ساتھیوں سے اپنا سلام پڑھواتا ہوں، تمہارے لئے بھی ساتھیوں سے کہہ دیا۔ تمہارے دوست بھائی...... سے ان کی اہلیہ

کے سلسلہ میں زبانی گفتگو ہوئی اس میں اصل مشورہ تو آپ کا ہے, اس لئے کہ آپ زیادہ حالات سے واقف ہیں۔ میں نے جہاں تک حالات سنے میری رائے یہ ہے کہ ایک دفعہ اور ان کی بیوی کو موقع دینا چاہئے مگر اس طرح پر کہ وہ زیادہ تر ان ایام میں ان ہی کے پاس رہے, والدین کے پاس نہیں۔

میں نے جو اندازہ کیا اس سے معلوم ہوا کہ ان کی اہلیہ کو ان سے محبت ہے مگر اس کے والدین بہت نامناسب ہیں, وہ بہکاتے رہتے ہیں۔ نیز ایک آدھ تعویذ بھی لکھ کر **لو أنفقت مافی الأرض... هو الذی خلق لکم من أنفسکم ازواجا** ... الآیة لکھ کر بیوی کے گلے میں بھی ڈلوادیں اور کھانے پینے کی چیزوں پر دم کر کے اس کو کھلاویں بھی۔ اس کھانے کو دوسرا بھی کھالے تو مضائقہ نہیں۔

آپ کا مرسلہ زنجبیل کا [شربت] اور انگور کا شربت بھی پہنچا۔ میں تو اس درجہ میں پہنچ گیا ہوں کہ کھانے پینے کی چیزیں بالکل کارآمد نہیں ہو رہی ہیں۔ اہلیہ اور خدیجہ سے سلام ودعوات کہہ دیں۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم حبیب اللہ، ۱۱ر جون ۷۸ء، مدینہ طیبہ

از حبیب اللہ بعد سلام مسنون و درخواست دعا قاصد سے معلوم ہوا کہ میرا تذکرہ آتا رہتا ہے مگر معلوم نہیں کس کس طرح, پھر بھی 'ذکر میرا مجھ سے بہتر ہے ...الخ'۔ میری اہلیہ آگئی ہے۔ تعویذ کے بارے میں پھر آپ نے ٹال دیا, امید ہے کہ رمضان میں مدینہ طیبہ ضرور تشریف آوری ہوگی۔

﴿245﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۱۶؍جون ۷۸ء/ ۱۰؍رجب ۹۸ھ

عزیزم الحاج مولوی یوسف متالا سلمہ!

بعد سلام مسنون، میری طبیعت ایک مہینہ سے خوب خراب ہے اور تعجب یہ ہے کہ نہ مجھے خبر نہ ڈاکٹروں اور اطباء کو کہ کیا بیماری ہے، اتنا معلوم ہے کہ ضعف بہت زیادہ ہے اور بھوک بالکل نہیں، دوائیں ڈاکٹری بھی ہیں اور حکیم عبدالقدوس دیوبندی ہر آدھ گھنٹہ کے بعد ایک گولی، ایک خمیرہ، ایک پھنکی ضرور کھلا دیتے ہیں۔

ایک ماہ سے داہنے ہاتھ میں بھی خوب درد ہے، میں نے تفصیل اس واسطے لکھی ہے کہ بہت اہتمام سے دعا کرو کہ وقت آ گیا ہے تو اللہ تعالیٰ با حسن وجوہ بلالے اور اگر وقت میں دیر ہے تو اللہ تعالیٰ صحت وقوت عطا فرمائے، مدینہ منورہ کی مسجد کے زیر سایہ ہو کر نمازیں مسجد میں نہیں پڑھ سکتا حتیٰ کہ جمعہ بھی۔

تمہارے خط کا جواب عبدالحمید صاحب کے ذریعہ بھیج چکا ہوں۔ احتیاطاً محبت میں اس خط کو بھی تم ہی سے شروع کر دیا ورنہ دراصل مولانا عمران خان کے خط کا جواب تھا، دوسرا حصہ پھاڑ کر ان کو دے دیں۔ مولانا مسیح اللہ صاحب کے جانے کی خبریں بھی سن رہا ہوں، اگر ہوں تو سلام مسنون کے بعد دعا کی درخواست کر دیں۔

عبدالرحیم کا پتہ نہیں کہاں ہے، اس نے زامبیا جانے کو لکھا تھا مگر نہ جا سکا تھا تم خط لکھو تو اتنا لکھ دینا کہ میں نے ہندوستان کا ارادہ اس سال ملتوی کر دیا۔ میں بہت اہتمام سے تیرے لئے دعا کرتا ہوں اور اس واسطے کرتا ہوں کہ تم ہی دوستوں کے حسن ظن اور کارناموں

پر اپنی آخرت کی زندگی کا مدار ہے, جتنا ہو سکے تبتل الی اللہ میں کوشش کرتے رہیو۔

میں نے پہلے تمہیں بھی لکھا اور مولوی ہاشم کو بھی روزانہ دو گھنٹے ہو سکیں تو بہت ہی اچھا ورنہ کم سے کم ایک گھنٹہ یکسوئی سے اوراد و وظائف کیلئے ضرور نکال لیجیو, نسبت بہت جلدی چلی جاتی ہے, اگر کوئی طب پڑھنے کے بعد اس کا مشغلہ نہ رکھے تو بھول جاتا ہے۔ اہلیہ مولوی ہاشم سے سلام مسنون, خدیجہ کو دعوات۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم حبیب اللہ، ۱۶/جون ۷۸ء، مدینہ طیبہ

﴿246﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۱۷/جون ۷۸ء [۱۱/رجب ۹۸ھ]

عزیزم مولوی یوسف متالا سلمہ!

بعد سلام مسنون، اسی وقت آپ کے ہم نام تشریف لائے اور مصافحہ کے بعد فرمایا کہ ابھی جا رہا ہوں۔ میرے پاس اسمٰعیل وغیرہ میں سے کوئی ہے نہیں کہ کوئی کتاب بھیج دیتا مگر چونکہ تمہارے یہاں کا جلسہ ہو رہا ہے اس لئے دوستوں کی رائے یہ ہے کہ کچھ رسائل ان لوگوں کی معرفت تمہارے پاس بھیج دوں چاہے اپنے کتب خانہ میں رکھو چاہے فروخت کرو چاہے کسی کو ہدیہ دو۔

یہ میں نے اس واسطے لکھوا دیا کہ ہر ایک کے ہاتھ پرچہ بھیجنا مشکل ہے ذہن میں

یہ بات رہے ,مولوی ہاشم سے بھی سلام مسنون کہہ دیں ۔والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم نجیب اللہ، ۱۷/ جون ۷۸ء

﴿247﴾

از: مولانا حبیب اللہ صاحب چمپارنی

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۲۵/ جون ۷۸ء/ ۱۹/ رجب ۹۸ھ

مکرم ومحترم جناب مولانا شاہ محمد یوسف متالا صاحب زادمجدہم!

بعد سلام مسنون، حضرت کی طبیعت تو خراب ہے ,اکثر خطوط میں خود ہی لکھ دیا کرتا ہوں ۔مولوی ہاشم کا خط آیا ہوا تھا حضرت نے فرمایا کہ چند سطور آپ کو حضرت کی طرف سے لکھ دوں ,ورنہ میں تو کبھی بھی ایک لفظ بھی اپنی طرف سے نہ لکھتا۔

عرض ہے کہ مختلف جماعتوں کے ذریعہ آپ کے پاس متعدد کتابیں بھیجی جارہی ہیں ,ان کو اپنے مکتبہ تجاریہ میں رکھ لیں آپ خود ہی پتہ کرلیں ۔حضرت کا رمضان تو انشاء اللہ تعالیٰ مدینہ طیبہ ہی میں ہوگا ,انشاء اللہ تعالیٰ آپ کی آمد تو مع اہلیہ کے ہوگی ہی میری بھی اہلیہ تقریباً پندرہ، بیس دن ہوئے آگئی ہے۔اپنے یہاں قیام کی ابھی سے دعوت دیتا ہوں ۔

تعویذات کی کاپی اگر آپ کے ساتھ ورنہ مولوی ہاشم کے ذریعہ ضرور بھیج دیں۔ مولوی اسمعیل بھی آپ کو سلام لکھوا رہے ہیں اور رمضان میں مع اہلیہ کے آمد کی دعوت دیتے ہیں۔

فقط والسلام

حبیب اللہ، ۲۵/ جون ۷۸ء، مدینہ طیبہ

آپ کے عبدالقدیر نے آج کل سب سے بائیکاٹ کر رکھی ہے۔ آپ کو شاید اس کے حالات زیادہ معلوم ہوں کہ خط وکتابت تو ہوگی ہی۔

﴿248﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۲؍جولائی ۷۸ء/ ۲۶؍رجب ۹۸ھ

مکتوبات شیخ الاسلام	۲۵عدد
تین مکتوب	۲۵عدد
مودودی اکابر کی نظر میں	۲۰عدد
حقوق الوالدین	۲۵عدد
شیم الحبیب	۲۵عدد
مفاوضات رشیدیہ	۲۵عدد
فتنہ مودودیت	۲۵عدد

عزیزم قاری یوسف متالا سلمہ!

بعد سلام مسنون، یہ تو میرا لکھنے کو جی نہیں چاہتا کہ طبیعت خوب خراب ہے کہ تم خواہ مخواہ پریشان ہوگے, مگر واقعہ یہ ہے کہ طبیعت ابھی اچھی نہیں ہوئی, دعا کروا گر وقت آ گیا ہے تو اللہ تعالیٰ خاتمہ بالخیر فرمائے ورنہ صحت عطا فرمائے اور زندگی ہے تو رمضان سہولت سے گذار دے۔

تمہارے یہاں کے اجتماع کیلئے بہت آمد و رفت کا سلسلہ چل رہا ہے, بھائی پاڈیا سے کہہ دیں کہ آپ کے بالا بالا چلے جانے سے بہت قلق ہے مگر مجبوری تھی۔ تمہارے یہاں جانے

والوں کو دیکھ کر میرے منہ میں پانی بھرا اور کچھ کتابیں متفرق لوگوں کے ذریعہ بھیج رہا ہوں اب تک جو کتابیں روانہ کیں ان کی فہرست اوپر ہے اور آئندہ بھی کچھ کتابیں بھیجنے کا ارادہ ہے۔

جدید تصنیفات اور مطبوعات پاکستان میں چھپ رہی ہیں، اگر تمہارے جانے والوں سے پہلے آجائیں تو بہت ہی اچھا۔ یہ کتابیں یا بعد میں جو پہنچیں ان میں سے دو دو نسخے مدرسہ میں داخل کر دیں اگر داخل نہ ہوئی ہوں بقیہ میں سے تمہیں اختیار ہے۔ زیادہ اچھا یہ ہے کہ کسی تاجر کے حوالہ کر دو جو فروخت کر دے اس لئے کہ تجربہ یہ ہے کہ مفت کی کتابوں کی قدر نہیں ہوتی اور جو قیمت فروخت ہو وہ اپنے مدرسہ میں میری طرف سے داخل کر دو اور کسی کو مناسب ہو تو مفت بھی دے دیں۔

یہاں آج ایک صاحب نے خواب دیکھا کہ حضور اقدس ﷺ لندن کے اجتماع میں تشریف لے جا رہے ہیں، اللہ تعالیٰ تم دوستوں کو مبارک کرے۔ پورا خواب مولوی سعید خان صاحب سے سن لینا، بلکہ میرا جی یوں چاہے کہ جو مبشرات حضور اقدس ﷺ کے متعلق وہاں دیکھے جائیں ان کو ایک پرچہ پر ضرور نقل کر لیں۔

مفتی محمود صاحب آج کل کلکتہ ہی میں ہیں اور جس آنکھ کا لندن میں آپریشن ہوا تھا اس کا دوبارہ آپریشن تجویز تھا، ایک دو دن میں ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہی ان کے حال پر رحم کرے، آنکھ کی وجہ سے بہت تکلیف اٹھا رہے ہیں۔

میں اس خط کو کسی جانے والے کے ہاتھ ہی بھیجتا مگر قصداً رجسٹری بھیج رہا ہوں تاکہ آپ کو کتابوں کے متعلق پہلے سے علم ہو جائے، جواب تک بھیجیں ان کی فہرست اوپر لکھ دی بعد میں جو بھیجیں گے ان کی فہرست بھی بعد میں ہی بھیجیں گے۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم حبیب اللہ، ۲/ جولائی ۷۸ء، مدینہ طیبہ

ایک پرچہ ڈاکٹر وحید الزمان اور مولانا انعام صاحب کے نام ہے۔ڈاکٹر والے پرچہ میں میری بیماری کی تفصیل ہے, بعد ملاحظہ کے مولوی انعام کو دونوں پرچے دیدیں۔

﴿249﴾

از:حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: نامعلوم

عزیزم مولوی یوسف!

مولوی عبدالحفیظ کو اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے وہ چار برس سے میری کتابیں چھاپنے کیلئے ایک پریس لگارہے تھے۔سب مراحل طے ہونے کے بعد ۳۰؍رجب کو میرے ہی ہاتھ سے افتتاح ہوا اور میرے ہی کہنے سے اس کے کئی پرچے نکلوائے, ایک پرچہ تمہارے پاس بھی بھیج رہاہوں۔ فقط حضرت شیخ۔

﴿250﴾

از:حضرت مولانا انعام الحسن صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

از بستی حضرت نظام الدینؒ، بنگلہ والی مسجد،۳۰؍رجب ۱۳۹۸ھ،۷؍جولائی ۱۹۷۸ء، جمعہ

مکرم بندہ وفقنا اللہ وایاکم لما یحب ویرضیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،آپ کا خط ۶؍جولائی کو ملا, احوال سے واقفیت ہوئی۔ حق تعالیٰ شانہ آپ حضرات کی محبتوں کو اور مساعی جمیلہ کو نجات کا ذریعہ فرماوے۔

حافظ پٹیل صاحب کا خط ملا تھا اس میں اجتماع کے بعد کا اجمالی نظام تھا, کوئی تفصیل نہیں تھی۔ ہمیں مدرسہ کے اجتماع کا علم بھی آپ کے خط سے ہوا۔ بعد والے ہر جگہ کے نظام اس وجہ سے طے کرنا مناسب معلوم نہیں ہوا کہ اس کی وجہ سے اجتماع پر اثر پڑے گا اور ہر جگہ کے لوگ اپنے مقام کے پروگرام پر جڑنے کی نیت کر کے اجتماع میں بھی شرکت نہ کر سکیں۔

اللہ تعالیٰ ہمارے سفر کو قبول فرما کر پورے عالم کے بسنے والے انسانوں کے لئے ہدایت کو عام فرماوے اور ہر لائن کے خیر کو مقدر فرماوے اور شرور وفتن سے حفاظت فرماوے اور ہر نوع کے مکارہ سے حفاظت فرماوے۔ اللہ رب العزت دعوت، تعلیم، ذکر ان سب اعمال کی فضاؤں کو قائم فرماوے اور ترقیات نصیب فرماوے اور پوری امت کو جوڑ اور محبت کے ساتھ چلتے رہنا نصیب فرماوے۔ ہمارے اس سفر کیلئے دعاؤں کا اہتمام بھی فرماویں۔

﴿251﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۱۰ر جولائی ۷۸ء/ ۴ر شعبان ۹۸ھ

عنایت فرمایم مولوی یوسف متالا صاحب سلمہ! بعد سلام مسنون، میں نے تمہاری معرفت مولوی انعام صاحب اور ڈاکٹر وحید الزمان کے نام کئی دن ہوئے ایک خط لکھوایا تھا وہ پہنچ گیا ہوگا, وہ پڑھ کر ان کے حوالہ کر دیں۔ آج ۱۰ر جولائی کو ایک برقیہ تمہارے دار العلوم سے پہنچا جس کی نقل یہ ہے ''یوسف متالا کی بیعت وخلافت فوراً منسوخ کر دیجئے''۔ میں نے ان کو تو آج ہی ایک ائر لیٹر لکھوا دیا کہ ''میں نے ان کو اجازت آپ کے حکم سے نہیں دی تھی کہ آپ کے حکم سے منسوخ کر دوں, وہ وجوہ واسباب مفصل لکھئے تا کہ میں ان پر غور کروں کہ وہ اسباب

سلب خلافت کے موجب ہیں یا نہیں''۔

آپ سے دریافت طلب یہ ہے کہ دارالعلوم ہی کا پتہ ہے برقیہ پر اور بھیجنے والے کا نام ہے محمد اسلم خان, دوستوں سے معلوم ہوا کہ یہ آپ کے دارالعلوم کے طباخ ہیں۔تم زود رنج ہو کوئی حرکت تو اس تار پر ابھی کیجیو نہیں نہ ان کو ان کے تار کی اطلاع کیجیو, البتہ تحقیق کر کے مجھے لکھو کہ اس تار کا منشاء کیا ہے۔

مدارس کے ملازمین وطلبہ تو ناظم سے ہر جگہ ہی خفا رہتے ہیں اور اس قسم کی شکایات مظاہر علوم کے قیام میں بھگتنی پڑیں مگر میرا دستور یہ ہے کہ اتنے حقیقی واقعات کا حال اچھی طرح تحقیق نہ ہو جائے اس سے متأثر نہیں ہونا چاہئے۔اگر شکایات واقعی ہیں تو نہایت صبر وتحمل سے ان کا ازالہ کرنا چاہئے, اگر معصیت ہیں تو اللہ تعالیٰ سے توبہ کرنی چاہئے اور شا کی کی غلط فہمی پر مبنی ہے تو باحسن وجوہ اس کو دور کرنا چاہئے۔

گناہ کس سے نہیں ہوتا؟ معاصی سے کون خالی ہے؟ میرا حال تو تمہیں معلوم ہے کہ اپنے کو سب سے زیادہ گنہگار سمجھتا ہوں, اس لئے دوسروں کی لغزش اور گناہوں پر غصہ بہت کم آتا ہے, البتہ جہاں کہیں انتظام میرے متعلق ہوتا ہے وہاں انتظاماً غصہ ظاہر کرنے پر مجبور ہوتا ہوں اور بمصالح مدرسہ تغیر وتبدل بھی ضروری سمجھتا ہوں۔

مجھے لکھنے میں کوئی تأمل نہ کریں پوری بات ضرور لکھ دیں, اس کے بعد کچھ سوچوں گا۔محض ایک تار پر یا کسی کے کہنے پر تو میں سلب خلافت نہیں کرسکتا, اللہ تعالیٰ تمہیں اور مجھے معاصی سے محفوظ فرمائے۔دوسرا ورق پھاڑ کر بعد ملاحظہ مولوی انعام صاحب کو دے دیں۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب، بقلم حبیب اللہ۔۱۰/جولائی ۷۸ء، مدینہ طیبہ

از حبیب اللہ بعد سلام مسنون و درخواست دعاء۔ وہ کاپی ضرور لیتے آیئے گا یا مولوی

زبیرالحسن کے ذریعہ بھیج دیجئے گا۔ ہمارے مولوی زبیر کو ایک مکا میری طرف سے مار کر میرا سلام اہتمام سے پہنچا دیجئے گا۔

﴿252﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: جناب محمد احمد صاحب، لندن

تاریخ روانگی: [غالباً ربیع الثانی / جمادی الاولیٰ ۹۸ھ]

عنایت فرمایم جناب محمد احمد صاحب، ساؤتھ لندن اسلامک سنٹر، سٹرتھم، لندن!

بعد سلام مسنون، آپ کے خطوط کے جواب کا شروع میں میں بہت اہتمام کرتا رہا اور بار بار یہ بھی لکھتا رہا کہ آپ اتنے جلدی جلدی خطوط لکھتے ہیں کہ میرے لئے جواب دشوار ہے اس لئے کہ آپ تو فارغ ہیں اور آپ کے پاس پیسے بھی بہت ہیں اور یہ ناکارہ امراض کا شکار اور بہت معذور ہے اور فراخی بھی اتنی زیادہ نہیں کہ ہر ہفتہ میں دو ائر لیٹر آپ کو لکھا کروں۔

اس کے بعد میرے کاتبوں نے بھی کہا کہ آپ کے خطوں کا مضمون صرف دعا اور صلوۃ وسلام ہوتی ہے کوئی جواب طلب بات نہیں ہوتی۔ میں نے بھی آپ کے کئی خط سنے تو واقعی یہی معلوم ہوا کہ آپ نے ایک خط لکھوا رکھا ہے اور اسی کی نقل ہفتہ میں ایک دو دفعہ بھیج دیتے ہیں۔

اس وقت آپ کے خطوط جو میں نے ہمیشہ اس ارادہ سے رکھوائے کہ جواب لکھوں گا تو میرے کاتبوں نے ۸۰/ائر لیٹر تین مہینے کے گن کر بتائے جو سارے میں نے محفوظ کر رکھے ہیں اور ان کے مضامین میں بھی کوئی فرق نہیں۔

میرے پیارے! اتنے پیسے آپ کسی دینی کام میں لگاتے تو آپ کیلئے کیسے کام آتے۔ اگر آپ ہر خط پر یہ بھی لکھ دیتے کہ صرف دعا مقصود ہے تو مجھے فکر نہ ہوتا۔ آپ کے

سارے خطوں میں صرف ایک ہی مضمون ہے، آپ کی تعمیل حکم میں البتہ کبھی دریغ نہیں ہوا۔ پرسوں آپ کے تین خط ایک ہی مضمون کے پہنچے۔

دعا سے تو مجھے کبھی انکار نہیں ہوتا مگر ساتھ ہی محض دعا سے کچھ نہیں ہوتا، کچھ کرنے سے ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے **قل إن كنتم تحبون الله فاتبعوني** اے محمد ﷺ! لوگوں سے کہہ دو کہ اگر تمہیں اللہ تعالیٰ سے محبت ہے تو میرا (ﷺ) اتباع کرو، اللہ تعالیٰ تمہیں محبوب بنالے گا۔ جتنی بھی کوشش ہو سکے حضور اقدس ﷺ کے اتباع میں کوشش کریں۔ عبادات پر اہتمام، معاصی سے بچنے کی کوشش کرتے رہیں۔

دعائیں معین تو ہوتی ہیں جیسا مختلف دواؤں کے ساتھ عرق گاؤزبان کا پینا لیکن بغیر کچھ کئے محض دعا سے اگر کچھ ہوتا تو تم ہی سوچو کہ سید الکونین ﷺ کے برابر کس کی دعا ہوسکتی ہے، اگر محض دعا سے کچھ ہوتا تو دنیا میں کوئی کافر نہ رہتا۔ جہاں تک ہو سکے اللہ کے پاک رسول ﷺ کے اتباع کی کوشش کرو، اسی کے ساتھ دعائیں کارگر ہوتی ہیں۔

میں تو پہلی دفعہ آپ کو اپنی معذوری لکھ چکا ہوں البتہ میرے دو دوست مولانا الحاج ہاشم اور مولانا یوسف متالا صاحب دارالعلوم ہولکمب بری میں ہیں، ان سے کبھی کبھی ملاقات بھی کیا کریں وہ آپ کیلئے زیادہ مفید ہوگا نیز میرے ساتھ ایک مصیبت ہر سال ہندوستان جانے کی ہے جو جمادی الثانیہ سے شروع ہوکر ذیقعدہ تک ہر سال رہتی ہے۔ اس زمانہ میں تو میرا قیام بھی یہاں نہیں رہتا۔

اب بھی جمادی الثانیہ آرہا ہے اور میرے سفر کا مرحلہ درپیش ہے، تاریخ تو ابھی مقرر نہیں ہوئی مگر مدینہ پاک سے تو عموماً جمادی الثانیہ کے شروع میں روانگی ہو جاتی ہے۔ پندرہ بیس دن مکہ مکرمہ میں اور ویزہ مل جائے تو پندرہ بیس دن پاکستان میں بھی لگ جاتے ہیں، آخر ذیقعدہ تک واپسی ہوتی ہے۔

میری ملاقات کا بدل میری کتابیں ہیں جن کی تفصیل ان ہی دو دوستوں سے معلوم ہوسکتی ہے اور ان ہی سے قیمتاً یا مستعار مل سکتی ہیں, ان کو مطالعہ میں رکھنا میری ملاقات کا بدل ہے۔ آپ کے بچوں اور گھر والوں کیلئے بھی دعا کرتا ہوں اور جب آپ کا خط آتا ہے روضۂ اقدس پر صلوۃ وسلام ضرور پیش کرتا ہوں۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب، بقلم حبیب اللہ

عزیزم قاری یوسف سلمہ! میرے پیارے اس خط کو رجسٹری کر دو تو بہت ہی اچھا کہ یہ ۸۰/خطوط کا ایک جواب ہے۔ تمہارے مکتبہ میں میری کتابیں تو ہوں گی ہی ان کو ترغیب دو کہ میری کتابیں قیمتاً یا مستعار لے کر ملاحظہ کیا کریں۔

﴿253﴾

از: مولانا حبیب اللہ صاحب چمپارنی مدظلہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۲۴/اکتوبر ۸۷ء / ۲۲/ذیقعدہ ۹۸ھ

مکرم ومحترم جناب مولانا یوسف صاحب زادت عنایتکم!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، امید ہے کہ آپ کے مزاج گرامی بخیر ہوں گے۔ بھائی حبیب دہلوی صاحب نے آپ کے ٹیلی فون کے حوالہ سے حضرت کے حالات لکھنے کی تاکید کی۔ آپ حضرات کے جانے کے کچھ دنوں کے بعد وہ مکان میں نے چھوڑ دیا, اب حرم کے قریب مولوی اسمعیل کے مکان کے قریب ہی آ گیا ہوں۔ دعا فرماویں [اللہ تعالیٰ] حج کے بعد حرم کے قریب ہی کوئی بہترین وسیع مکان میسر بسہولت فرمائے۔

حضرت اقدس کی طبیعت اب سے تقریباً ۴، ۵/ہفتے پہلے جمعہ کے بعد سے خراب

ہونی شروع ہوئی اور رات تک طبیعت بہت گر گئی، بے ہوشی کی سی کیفیت ہوگئی اور یہ تقریباً دو دن تک مستمر رہی، نہ کسی کو پہچانتے تھے نہ کوئی بات کرتے تھے، نماز بھی بس یونہی پڑھی۔

تیسرے دن ڈاکٹروں نے مشورہ کر کے بیک وقت کئی انجکشن طاقت وغیرہ کے لگائے جس سے کچھ قوت آنی شروع ہوئی اور اس غشی کی کیفیت میں کمی آنی شروع ہوئی۔ خون، پیشاب، بلغم کی مختلف ومتعدد جانچیں کرائی گئیں۔ شکر کی تعداد کافی بتائی گئی اسی وجہ سے ضعف اور بے ہوشی کی کیفیت تھی۔ پھر شکر کا علاج کیا گیا اب الحمدللہ تعالیٰ طبیعت بہت بہتر [ہے]۔ ۴، ۵/جمعوں کے بعد اب کے جمعہ کو غسل فرمایا اور اب ڈاک بھی شروع فرمادی۔ اب ماشاءاللہ تعالیٰ طبیعت بہت اچھی ہے، عصر کے بعد کی مجلس بھی ہو رہی ہے۔

آپ کا مرسلہ ڈبہ بسکٹ کا پہنچا، بہت پسند آیا، جزاکم اللہ تعالیٰ۔ آپ کے دو خط ایک ڈاک سے اور آج ایک دستی پہنچے۔ اسلم خان کا تار پھر آیا تھا حضرت کے نام کہ آپ مولوی یوسف کو مقدمہ بازی سے روک دیجئے، حضرت نے کوئی جواب نہیں لکھوایا۔ بس مجھے فرمادیا کہ تو ہی لکھ دینا۔ دعاؤں کی درخواست ہے۔ اپنی اہلیہ سے بھی سلام مسنون اور شکریہ فرمادیں۔ فقط حبیب اللہ، ۲۴/اکتوبر ۷۸ء، مدینہ طیبہ

﴿254﴾

از: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب

بنام: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

تاریخ روانگی: ۵/ذی الحجہ ۹۸ھ/ ۵/نومبر ۷۸ء

ماوائے دارین حضرت اقدس صاحب اطال اللہ بقائکم ودامت فیوضکم!

بعد سلام مسنون، الحمدللہ خیریت سے ہوں امید ہے کہ مزاج گرامی بھی بخیر ہوں

گے۔ ایک ہفتہ تقریباً ہوا یہاں حاضر ہوا ہوں اور آنے کے بعد سے کوشش کرتا رہا ہوں کہ مدینہ پاک کی حاضری ہو جاتی۔ روضۂ اقدس کی اور حضرت والا کی زیارت کا شرف حاصل ہو جاتا لیکن محرومی رہی۔ اب کوشش اس کی کر رہا ہوں کہ حج کے فوراً بعد حاضری ہو جائے۔ اس کیلئے حضرت والا سے مؤدبانہ دعا کی درخواست ہے۔

حضرت والا کی مسلسل بیماری کی خبروں سے طبیعت پریشان ہے بہ دل و جان دعا ہے اللہ جل شانہ حضرت والا کو جملہ امراض سے شفائے کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرماوے اور صحت و عافیت کے ساتھ ہم سیہ کاروں کے سروں پر تادیر زندہ سلامت رکھے۔

عریضہ نویسی کی ہمت بھی حضرت والا کی علالت کی وجہ سے نہیں ہو رہی تھی لیکن آج ہمت کر کے یہ سطریں لکھ ہی دی ہیں۔ برادرِ محترم مولانا اسمٰعیل صاحب اور خدام حضرت والا کی خدمت میں سلام مسنون اور صلوۃ وسلام کی گذارش کر دیں۔ فقط والسلام

سگ آستانہ عالی عبدالرحیم، ۵/ذی الحجہ

جواب بالا:

عزیزم سلمہ!

بعد سلام مسنون، اسی وقت جب میں عشاء کے وضو کو اٹھ لیا تھا تمہارا محبت نامہ ملا۔ تمہارا انتظار تو بہت ہی رہا۔ خدا کرے کہ ملاقات ہو جائے۔ امید تو ہے نہیں، اگر یہاں نہ ہوئی تو انشاء اللہ آخرت میں تو ہوگی ہی۔ عزیز سلیم ابھی عشاء میں ملا اور ابھی جانے کو کہہ رہا ہے۔ وضو بند کر کے پرچے کا جواب لکھوا رہا ہوں۔ میری طبیعت بہت خراب ہے۔ تم سے ملنے کا اشتیاق بھی ہے۔ اللہ جل شانہ ملاقات مقدر فرماوے۔ فقط والسلام

حضرت شیخ زادمجدہ

بقلم نجیب اللہ، شب ۹/ذی الحجہ ۹۸ھ

مولانا عبدالحفیظ صاحب سے بعد سلام مسنون، عزیز عبدالوحید عصر کی نماز کے وقت پہنچا۔ بے چارے کا تم نے حج ضائع کیا۔ اس سے بھی میں نے کہا پیارے! تم نے اپنا حج ضائع کیا۔

﴿255﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۱۵/نومبر ۸۷ء/ ۱۵/ذی الحجہ ۹۸ء

مکرم ومحترم مولانا الحاج یوسف صاحب زادمجدکم!

بعد سلام مسنون، تمہارے جانے کے بعد طبیعت کچھ زیادہ ہی خراب رہی۔ لکھوانا تو درکنار [خط] سننا بھی [موقوف رہا]۔ لندن سے ایک جماعت حج کو آئی تھی، سنا ہے کہ وہ میرا بھی کوئی سامان لے کر آئی تھی مگر سارے کاندھلہ ہی کے رہنے والے تھے کئی آدمی تھے، جدہ سے وہ سیدھے آگئے۔

جدہ میں کسی آدمی نے کہا کہ تم سامان چھوڑتے جاؤ میں دوسری گاڑی میں بھیج دوں گا، ان لوگوں نے ان کا پتہ بھی نہیں لیا کہ تحقیق کرائیں۔ ان سے کہا بھی کہ تلاش کرو مگر وہ اس قدر منقطع عن الدنیا تھے کہ مجھ سے بھی پوری بات نہیں کہی۔ ان سے کہا کہ فلاں وقت آؤ جدہ کے کئی آدمی رہتے ہیں ان سے ملا دوں گا مگر وہ نہیں آئے۔ ان سے پوچھا کہ میرے سامان کیا کیا تھے؟ انہوں نے کہا کہ پتہ نہیں مگر خط بھی تھا۔ ڈبوں کا تو مجھے فکر نہیں مگر خط کا فکر ہوا۔ ابھی ایک صاحب مصافحہ کیلئے آئے ان سے معلوم ہوا کہ وہ جارہے ہیں۔

عبدالرحیم مکہ تک تو پہنچ گیا مگر قواعد کی وجہ سے یہاں ابھی نہیں آیا۔ تمہارے ساتھ جس کا معاملہ جو چل رہا ہے اس کا ایک برقیہ اور آیا تھا مگر اس پر پتہ نہیں تھا، اس میں تھا کہ میں

تم کو حکماً لکھ دوں کہ مقدمہ بازی سے باز رہیں۔ میں تمہارے لئے اور مدرسہ کیلئے بہت اہتمام سے دعا کرتا ہوں۔ اگر خدیجہ آ گئی ہو تو اس کو بھی دعوات کہہ دو، اہلیہ سے بھی سلام مسنون کہہ دیں۔

فقط

حضرت شیخ زادمجدہ، بقلم نجیب اللہ

۱۵/نومبر ۷۸ء، مدینہ طیبہ

﴿256﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۲۵/دسمبر ۷۸ء/ ۲۵/محرم ۱۳۹۹ھ

عزیزم سلمہ! بعد سلام مسنون، تمہارا محبت نامہ مع اشتہار ایک ماہ ۲۵/دن بعد بہت تاخیر سے پہنچا۔ تمہارے مدرسہ کے سالانہ جلسہ کی خبر سے بہت ہی خوشی ہوئی، اللہ جل شانہ مبارک فرماوے، مدرسہ کو ترقیات سے نوازے۔ اس سے بہت قلق ہوا کہ تم نے دو تین مرتبہ فون کیا اور بھائی حبیب اللہ صاحب کے یہاں سے جواب نہ مل سکا۔

ڈاکٹر اسماعیل کا فون نمبر یہ ہے ۲۶۷۷۳، وہ صبح سے ظہر تک مطب میں ہوتے ہیں۔ اس کے بعد عصر سے لے کر عشاء تک اور پھر ساڑھے تین بجے شب کے بھی یہاں سے جا کر کچھ دیر کے لئے مطب میں بیٹھتے ہیں، ان سے میرے حالات بھی صحیح معلوم ہوتے رہیں گے۔

یہاں تک خط لکھنے کے بعد آج کی ڈاک سے تمہارا ائرلیٹر بھی پہنچ گیا۔ میری طبیعت حسبِ سابق خراب ہی ہے، آج صبح سے زیادہ خراب ہے۔ صبح لنگی بھی خراب ہوگئی اور بستر بھی خراب ہوگیا، دن بھر تو ایسے ہی گذرا، اب عصر کے بعد سے کچھ افاقہ ہے، اللہ تعالیٰ ہی رحم فرماوے۔

تمہارے دار العلوم کے حالات سے بہت مسرت ہے, اللہ جل شانہ پڑھنے پڑھانے والوں میں اخلاص عطا فرماوے۔ مولوی ہاشم صاحب سے نیز اہلیہ محترمہ سے سلام مسنون۔ عزیزہ خدیجہ سلمہا سے دعوات, یہ ناکارہ ان کیلئے بھی دعا گو ہے۔

تمہارے خط کے ساتھ دو آدمیوں کے پوسٹل آرڈر واپس کر رہا ہوں ان کی خدمت میں واپس کردیں۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم عبد الرحیم۔ ۲۵/دسمبر ۷۸ء

﴿257﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۲۹/جنوری ۷۹ء/ یکم ربیع الاول ۹۹ھ

عزیزم الحاج مولوی یوسف متالا سلمہ!

بعد سلام مسنون، تمہارا محبت نامہ مع حلوہ خشخاش کے پہنچا۔ اس ناکارہ کی طبیعت بہت خراب چل رہی ہے۔ ضعف بہت ہو گیا ہے, بغیر سہارے بیٹھا بھی نہیں جاتا۔ بھوک بالکل نہیں لگتی۔ نیند بھی کئی کئی رات تک نہیں آئی۔ مجھے دراصل ڈاکٹری دوائیں موافق نہیں اور یہ سب ڈاکٹری دواؤں کا اثر ہے, مگر یہ سب لوگ اتنی محنت سے علاج کرتے ہیں کہ انکار بھی نہیں کرسکتا۔ اللہ تعالیٰ بیچارے حکیم عبد القدوس کو جزائے خیر دے ہر وقت لگے رہتے ہیں, اور بڑی قیمتی قیمتی دوائیں کھلاتے رہتے ہیں۔

تم نے آنے کا ارادہ لکھا مگر کیوں فضول پیسے اور وقت برباد کرو۔ تمہاری وہاں دار العلوم میں بہت ضرورت ہے۔ عزیز عبد الرحیم اوجز کی طباعت کے سلسلہ میں مصر گیا ہوا ہے,

ربیع الاول میں آنے کو کہہ گیا ہے ,اسی وقت آؤ تو اچھا ہے۔ یہ ناکارہ تمہارے لئے ،تمہارے اہل وعیال اور دارالعلوم کیلئے بہت اہتمام سے دعا کرتا ہے۔

اہلیہ سے سلام مسنون،عزیزہ خدیجہ کو دعوات۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب،بقلم حبیب اللہ

۲۹رجنوری ۷۹ء،مدینہ طیبہ

از حبیب اللہ بعد سلام مسنون و درخواست دعا، یعقوب کو ویزے کی تاکید کردی تھی۔اس نے کہا تھا کہ ایک ہفتہ میں چلا جائے گا۔

258

از:حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

بنام:حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

تاریخ روانگی:۲۸راگست ۱۹۷۹ء/ ۶رشوال ۱۳۹۹ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ابی وسیدی وسندی ومولای حضرت اقدس مدظلکم العالی علینا الی الأبد

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، سب سے پہلے اپنی ضعف ونقاہت اور بیماری کی تفصیل لکھنے کے بجائے جو امر اس کا باعث بنا وہی تحریر کررہا ہوں وہ یہ ہے کہ حضرت والا کی شفقتوں میں ماہ مبارک میں کھلی کمی میں محسوس کرتا رہا کہ رمضان بھر میں کبھی حضرت والا نے نام لے کر یاد نہیں فرمایا نہ کبھی بلوایا,بس معمول کے مطابق بعد مغرب حاضری ہوجایا کرتی تھی۔شروع میں تو میں اسے حضرت والا کی خرابی صحت پر محمول کرتا رہا لیکن جب دوسرے خدام کے ساتھ جو حال دیکھا تو پھر یہ تاویل بھی نہ کرسکا۔

نیز سب سے بڑی محرومی جو پندرہ سال کے مسلسل معمول کے خلاف اس مرتبہ

میرے مقدر ہوئی وہ یہ تھی کہ ہمیشہ کا معمول حضرت والا کا شروع رمضان سے لے کر اخیر تک کئی مرتبہ کئی ناموں سے عطایا مرحمت فرمانے کا تھا, کبھی شام کی افطاری کے نام سے، کبھی عشاء بعد کی افطاری کے نام سے، کبھی عیدی کے نام سے، واپسی پر کرایہ خرچ کے نام سے۔ جو کتا اتنے ٹکڑوں کا عادی رہ چکا ہو اسے اپنی یکسر محرومی کا احساس ہونا تو یقینی ہے۔

یہ احساس رمضان کے گذرنے کے ساتھ ساتھ بڑھتا چلا گیا اور قرآن کے ختم کے دن سے قلب و دماغ پر مستولی ہو گیا۔ بحیثیت طالب علم ہونے کے بہت سی تاویلیں ذہن میں آتی رہیں لیکن ساتھ ساتھ ذہن اس کی تغلیط بھی کرتا رہا۔

کبھی ذہن میں آیا کہ شاید کسی وجہ سے ناراضگی سے شفقت میں کمی ہے تو پہلے سے کون سی کل میری سیدھی تھی, پرانی شفقتیں کسی کمال پر تو تھیں نہیں جواب اس کے نہ ہونے پر بند کی جائیں۔

ایک معمولی سا احتمال اب تک بھی ذہن میں یہ ہے کہ حضرت والا نے سفر کے بعد یہ محسوس فرمایا ہو کہ اب تو رئیسوں میں سے ہے۔ اس لئے اس کی وضاحت کسی قدر تفصیل سے عرض ہے کہ آخری دو چار سفر کو چھوڑ کر میرے سارے ہی اسفار قرض پر ہوئے اور اس قرض کی ادائیگی میں نے اپنا رہائشی مکان بیچ کر کی, الحمدللہ۔

اب فضل الٰہی ہے کہ سوائے معمولی رقم ڈھائی سو پاؤنڈ کے میں کسی کا مقروض نہیں ہوں۔ وہاں کے قیام میں گذر اوقات کا یہ حال ہے کہ میں مدرسہ سے کوئی تنخواہ نہیں لیتا لیکن ساتھ یہ بھی نہیں کہ بہت ہدایا عطایا آتے ہوں بلکہ کسی قدر تنگی کے ساتھ گذر بسر کرتا ہوں۔ اس طرح کہ بیسیوں مرتبہ گھر والی نے یہ جملہ کہا کہ آج کیا پکائیں نہ سودا منگوانے کے پیسے ہیں اور نہ گھر میں چاول دال اناج کی قسم کی پکانے کی کوئی بھی چیز ہے۔ ہر مہینہ میں کئی مرتبہ ایسا ہوتا ہے کہ سالن ترکاری وغیرہ کے پیسے نہیں ہوتے۔ صبح کی چائے کے بغیر کئی دفعہ مدرسہ گیا ہوں۔

کہیں ریل وغیرہ کا سفر درپیش ہوتو اکثر پیسے نہیں ہوتے اور بارہا ضروری سفر بھی ملتوی کرنا پڑا۔ حضرت جی دام مجدہم وغیرہ حضرات جب اجتماع کے لئے لندن پہنچنے والے تھے ,اس کے لئے کئی روز سے پختہ ارادہ کر رکھا تھا کہ مطار پر استقبال کے لئے ضرور جاؤں گا۔ ایسے موقعہ پر سب کار والے ساتھی یہ سوچتے ہیں کہ وہ تو کسی بڑے کی مخصوص کار میں جائیں گے یہ سوچ کر کسی نے از خود کہا نہیں اور میں ریل میں سفر کا پختہ ارادہ کئے ہوئے تھا مگر کرایہ بھی نہیں تھا اور مدرسہ کا دفتر بھی بند تھا کہ مدرسہ سے قرض لے لیتا۔ اگر چہ مدرسہ سے بھی رقوم قرض پر لی ہیں تو صرف چار پانچ مرتبہ ,وہ بحمداللہ جلد ہی واپس کر دی ہیں۔

اس کھانے پینے کی تنگی میں وہ لطف مجھے حاصل ہوتا ہے اور جب گھر میں کچھ نہیں ہوتا اس وقت اس کی ذات بے نیاز کی طرف سراپا احتیاج کی کیفیت، اس کا صمد ہونا اور اپنا محتاج محض ہونا جب تصور میں آتا ہے تو جی چاہتا ہے کہ بار بار اپنا احتیاج پیش آتا رہے تا کہ یہ لذت حاصل ہوتی رہے۔ کبھی بھول کر بھی حرف شکایت تو درکنار دعا وغیرہ میں اس حالت کے دفعہ ہونے کی طلب کا بھی خیال نہیں آتا۔ کھانے پینے کی تنگی کے اس حال کی تفصیل تو حضرت والا اہلیہ سے اگر وہاں خود دریافت فرماتے تو وہ تفصیلات بتاتیں۔ اسے بھی اللہ کے فضل سے کبھی شکایت نہ ہوئی بلکہ اس کی بھی یہ طبیعت بن گئی ہے۔

اس تفصیل کے لکھنے سے مقصد اس حالت کے رفع ہونے کی دعا کی درخواست نہیں بلکہ دعا یہ فرمائیں کہ حضور اقدس ﷺ والا زہد نصیب ہو جائے۔ بایں ہمہ تنگی مہمان وغیرہ جو آتے ہیں ان کی قرض لے کر بھی خاطریں کرنے کی کوشش کرتا ہوں بلکہ مہینہ دو میں ایک دو مرتبہ خصوصی دوستوں اور اساتذہ وغیرہ کی ایک بہت پر تکلف دعوت کرنے کو طبیعت چاہا کرتی ہے۔ ان عوارض کی وجہ سے اگر وہ نہ ہو سکے تو عجیب سی طبیعت رہتی ہے۔

پچھلے دو سالوں میں قرض ادا کرنے کیلئے جو کوشش شروع کی تو جو پیسے آتے فوراً بمد

قرض جمع کروا دیتا۔ کئی دفعہ گھر میں کھانے پینے کی سخت تنگی ہوئی پھر بھی وہ رقم بجائے گھر کے ادھر قرض ہی میں دے دیتا۔

حضرت کی تشریف آوری پر مہمانوں کو جو ہدایا وغیرہ پیش کئے وہ تو اس لئے کہ حضرت کی تشریف آوری کی خوشی میں وہ ساری چیزیں جو میری ملک تھیں اگر میں دے ڈالتا تو بھی شاید اس جذبۂ مسرت کا اظہار نہ ہوسکتا جو اس وقت مجھے حاصل تھا۔

غرض اگر مجھے ریاستہ کے خیال سے محروم رکھا گیا ہے تو للہ واسطۂ خدا و رسول محروم نہ فرمایئے کیونکہ میں وہی مفلس سوالی فقیر سراپا احتیاج ہوں جسے مظاہر میں درس کی تقریر لکھنے کے لئے کاپی کے پیسے بھی نہیں ملتے تھے, جس سے کئی کئی تقریریں چھوٹ جاتی تھیں۔ میں بحمد اللہ تقریباً اسی طرح کا ملنگ اب بھی ہوں۔ حضرت کے صدقہ اللہ تعالیٰ مجھے مال وزر کی محبت اور [مالداروں] سے تعلق اور خوشامد اور دنیا کے جوڑنے کے خیال فاسد سے پناہ میں رکھے۔

واللہ العزیز میں عرض کرتا ہوں کہ میں نے یہ جو کچھ اپنی اختیاری تنگی کی کیفیت اور اس کی لذت کا جو حال لکھا ہے اس میں مبالغہ یا لفاظی نام کو بھی نہیں بلکہ تفاصیل اور واقعات اس سلسلہ کے اس سے بہت زیادہ ہیں۔

غرض جن مدات میں پندرہ سال تک اس سیہ کار کو جو عطایا مرحمت فرمائے جاتے رہے ان کا سائل ہوں بلکہ امسال تو میں سامع بھی تھا, سامع کیلئے حضرت کے ہاں مخصوص عطیہ ہے۔ وائے میری محرومی کہ ختم قرآن پر سامع کے نام سے بھی میں یاد نہ آیا۔ اصلاً بیماری کی وجہ یہ مہینہ بھر کا احساس ہے جو لکھا گیا۔

سورت کے ایک بڑے ماہر ڈاکٹر نے کل میرا تفصیلی معائنہ کیا مشین سے بھی پھیپھڑے وغیرہ کو دیکھا کہ دق وغیرہ کا اثر تو نہیں۔ خون کے کئی ٹیسٹ ہوئے۔ پیشاب بھی ٹیسٹ ہوا, آج شام تک ساری مکمل رپورٹیں آئیں گی تب حال معلوم ہوگا۔

دعا و توجہات کی عاجزانہ درخواست ہے۔ حضرت والا تکلیف فرما کر اگر جلد جواب مرحمت فرمائیں گے تو پریشان حال کو جلد سکون مل جائے گا۔ فقط والسلام

گدائے آستانہ عالی، محمد یوسف متالا۔

پیر ۲۸/اگست ۷۹ء

﴿259﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: شوال ۹۹ھ/ستمبر ۷۹ء

حضرت شیخ المشائخ مولانا یوسف متالا صاحب زادت معالیکم!

بعد سلام مسنون، اسی وقت گرامی نامہ عتاب نامہ موجب عزت ہوا۔ میں رمضان کے بعد الوداعی ہجوم کی وجہ سے اور مضمحل ہو گیا۔ ایک دن کچھ کھایا تھا تو دو دن تک پیٹ میں درد رہا، اس کے باوجود شاہد کو بلا کر عتاب نامے کا جواب لکھوا رہا ہوں۔ ابھی معلوم ہوا کہ آپ شنبہ کو لندن جا رہے ہیں۔ اپنے قصوروں کی تو معافی چاہتا ہوں مگر اس پر تعجب ہے کہ آپ نے مجھ بیمار کی طرف توجہ نہ فرمائی کہ مجھ پر کیا گذری۔ اللہ کا بڑا ہی احسان اور شکر ہے کہ اس نے روزے اور اعتکاف پورے کرا دیئے۔

آپ کے تعمیل ارشاد میں مختصر خط ارسال کر رہا ہوں تا کہ آپ کو انتظار نہ ہو، انشاء اللہ ۳، ۴/روز میں لندن کے پتہ پر جواب لکھوں گا۔ مگر ڈرتا ہوں کہ کہیں اس خط سے آپ کو غصہ نہ آجائے ؂

نزاکت نازنینوں کی بنائے سے نہیں بنتی
خدا جب حسن دیتا ہے نزاکت آ ہی جاتی ہے

مجھ سیاہ کار کی منت سماجت، خوشامد، ڈانٹ ڈپٹ تو آپ نے ایک صرف ایک فقرہ میں اڑا دی تھی کہ عبدالقدیر کا جی برا ہوجائے گا، حالانکہ آپ کو معلوم ہے کہ مولانا انعام صاحب اور بھائی یوسف انتظار کررہے ہیں اور عبدالقدیر جو کچھ کہہ رہا تھا میرے ہی کہنے سے کررہا تھا لیکن آپ نے آج تک اس کے متعلق معذرت نہیں کی۔ میں بے چارہ تو آپ کی بے التفاتی کو دیکھ کر سکوت کر چکا ہوں البتہ کبھی کبھی فقرہ ضرور کستا رہوں گا، خدا کرے اس عریضہ پر زیادہ غصہ نہ آجائے۔ حضرت شیخ مدظلہ

بقلم محمد شاہد غفرلہ

از راقم بعد سلام مسنون، مقرباں رابیش بود حیرانی

از احمد گجراتی بعد سلام مسنون، اگر مجھ سے ذرا بھی اشارہ کرتے تو بندہ آپ کا کام انشاء اللہ بنادیتا، واقعی حضرت کو بہت سی باتیں یاد نہ رہیں، یاد دلانے پر حضرت کو یاد آیا۔ خیر دعا کی درخواست، بندہ آپ کو یاد کرتا ہے۔ مولانا اسمعیل بدات سے بعد سلام مسنون آپ کا پرچہ پہنچا۔ دوا طاقچہ سے غائب تھی، دوسری بنانے کو کہا ہے، آج شام کو ملے گی، کسی آنے والے کے ہاتھ بھیج دوں گا۔ مولوی ہاشم کا سالانہ ملا، پندرہ روپیہ ادا کردوں گا آپ بے فکر رہیں۔

فقط والسلام

﴿260﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۳۰ر ستمبر ۷۹ء/۱۲ر شوال ۹۹ھ

؎ خدا جب حسن دیتا ہے نزاکت آہی جاتی ہے

بگرامی خدمت حضرت الحاج قاری یوسف متالا صاحب!

بعد سلام مسنون، کئی یوم ہوئے عتاب نامہ پہنچا تھا۔ میں تو تشریف بری کے بعد سے بہت بے چینی سے برقیہ بخیر رسی کا منتظر تھا، کئی دن کے بعد بجائے تار کے عتاب نامہ ملا اور میں نے فوراً سنا۔ آپ نے جلد جواب لکھنے کا حکم فرمایا تھا، چونکہ تم مجھ سے خود کہہ گئے تھے کہ جلد از جلد لندن جانا ہے اس لئے رسید تو اسی وقت بذریعہ کارڈ مکان پر بھیج دی تھی اور اس میں لکھ دیا تھا کہ ۲،۳/دن بعد مستقل جواب لکھوں گا۔

آج ۳/ستمبر دوشنبہ کو صبح سے بارہ بجے تک باوجود شدت دردسر کے الوداعی مصافحوں میں الجھا ہوا ہوں اور اس وقت عزیزم مولوی ارشد سلمہ مع چند اپنے خواص کے بیٹھے ہوئے ہیں۔ لیکن میں نے شروع کر دیا ہے ختم جب بھی ہو۔

عتاب نامہ دو مرتبہ سنا اور بہت سوچتا رہا کہ کیا غلطی ہوئی۔ آدمی کو اپنی غلطی خود محسوس نہیں ہوتی۔ یہ تو آپ نے صحیح لکھا کہ اس مرتبہ بعد ساعت کچھ پیش نہ کر سکا۔ مگر یہ بھی خوب یاد ہے کہ میں نے رمضان میں متعدد مرتبہ درخواست کی کہ کچھ پیش کروں مگر آپ نے بہت ہی استغناء برتا۔

آپ نے اپنی علالت کا باعث اس ناکارہ کو قرار دیا مگر آپ کی تنبیہ کے باوجود مجھے یہ معلوم نہ ہو سکا کہ مجھ سیاہ کار سے ساعت کے مد میں رقم دینے کے علاوہ کوئی اور تقصیر ہوئی ہو۔ میرا تو رمضان میں کئی دفعہ تمہیں بلانے کو جی چاہا مگر تمہاری بیماری کی وجہ سے نہ بلا سکا امید ہے کہ مکارم اخلاق سے معاف فرمائیں گے۔ یہ بالکل صحیح ہے کہ میرا کئی دفعہ جی چاہا کہ تم کو بلاؤں مگر میں اپنی قلت بصیرت سے تمہاری بیماری کی وجہ سے تم کو نہ بلا سکا اس کی مکرر معافی چاہتا ہوں۔

مجھے معلوم نہیں کہ دوسرے خدام کے ساتھ آپ نے کیا خصوصی امتیاز دیکھا، استنجے کی تو معذوری ہے کہ بغیر امداد کے نہیں جا سکتا، اس کے علاوہ مہمانوں سے اور خواص سے تو میں یہی کہتا رہا کہ بیماری کی وجہ سے مجھ میں تحمل نہیں اس لئے صرف بارہ بجے آئیں اور اس میں

بھی اپنی بیماری کی وجہ سے میں مہمانوں کو وقت نہ دے سکا۔

مجھے اس کا احساس نہ ہوا اور نہ ہے کہ آپ رئیس ہو گئے البتہ آپ کے اس خط سے یہ احساس ضرور ہوا کہ آپ نے مجھ سے ایسی اجنبیت برتی کہ باوجود ضرورت کے کبھی اظہار بھی نہ ہونے دیا، اس کا اب مجھے قلق ہے۔ آپ کے خدام سب جا چکے ورنہ ان تقاصیر کے بدلہ میں کچھ خدمت اقدس میں بھجواتا، بہرحال اب تو جملہ تقاصیر کی معافی چاہتا ہوں امید ہے کہ اپنی کریمانہ شان سے معاف فرمائیں گے اور آئندہ بھی جو تقاصیر ہوں ان پر تنبیہ فرماتے رہیں۔

آپ نے اپنا جو حال لکھا اور اہلیہ کا یہ جملہ کہ آج کیا پکائیں اس سے بہت مسرت ہوئی، اللہ تعالیٰ مزید صبر و تحمل کی توفیق عطا فرمائیں۔ اہلیہ سے بھی سلام مسنون کے بعد کہہ دیں کہ بہت ہی مسرت ہوئی، ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہمارے گھر میں دو، دو ماہ گذر جاتے تھے اور چولہا نہیں جلتا تھا۔

فی الجملہ نسبتے است بتو کافی بود مرا
بلبل ہمیں کہ قافیۂ گل شود بس است

مکرر لکھتا ہوں کہ تمہاری اس حالت سے بہت مسرت ہوئی، اللہ تعالیٰ مبارک فرمائے۔ تم نے اپنی احتیاج اور مالک کی صمدیت کو جو لکھا وہ بہت مبارک ہے، مجھے اگر پہلے سے کچھ علم ہوتا تو ضرور اہلیہ سے حالات معلوم کرتا لیکن تمہارے مختصر الفاظ سے بھی یقین ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ مجھے اور تمہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا سچا اتباع نصیب فرمائے اور اس کا تحمل بھی۔

مہمانوں کی خاطر سر آنکھوں پر لیکن دوستوں اور اساتذہ کی پر تکلف دعوت میری سمجھ میں نہیں آئی۔ اللہ تعالیٰ تمہیں صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرمائے کہ تمہارے وجود کی **دار العلوم کو سخت ضرورت ہے۔**

اخیر میں اپنی جملہ تقاصیر کی معافی چاہتا ہوں، کوئی لندن جانے والا ملا تو ارادہ ہے کہ

اپنی کوتاہیوں کے عوض کچھ تلافی مافات کردوں, امید ہے کہ ازراہ کرم بہ مکارم اخلاق (جہاں آپ نے میری کجروی کو بھگتا ہے اسی پر قیاس کرکے) اس تقصیر کو معاف کریں گے, اللہ تعالیٰ آئندہ آپ کی شان میں ہر قسم کی کوتاہی سے حفاظت فرمائے, اگر آپ مبالغہ نہ سمجھیں تو یہ عرض کروں کہ بہت ہی سر میں درد ہو رہا ہے۔

حضرت شیخ مدظلہ، بقلم محمد شاہد غفرلہ

از راقم سلام مسنون، خدا کرے آپ بعافیت ہوں۔ عزیزہ خدیجہ کو دعوات و پیار, اہلیہ محترمہ سے بہت بہت سلام مسنون۔

میں اس فکر میں تھا کہ اس رقم کو کس طرح بھیجوں۔ عبدالحفیظ نے کہا کہ وہ رقم مجھے دے دیجئے میں مکہ جاکر بھیج دوں گا چنانچہ ایک ہندی رقم مبلغ پانچ ہزار کی اس کو دے رہا ہوں۔ اب آپ بقیہ مطالبات مدینہ منورہ کے پتہ پر لکھ دیں, میں انشاء اللہ ہفتہ عشرہ کے بعد یہاں سے روانہ ہوکر پاکستان ہوتے ہوئے مدینہ پاک پہنچ جاؤں گا۔ آپ مفصل طور پر لکھیں کہ کیا مطالبات باقی رہ گئے۔ فقط

﴿261﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ، مدینہ منورہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: اکتوبر ۷۹ء/ ذیقعدہ ۹۹ھ

عزیزم الحاج مولوی یوسف سلمہ!

بعد سلام مسنون، اخیر رمضان سے لے کر آج تک تمہاری بیماری کی طرف سے فکر

ہے۔سہارنپور سے [تمہارے] جانے کے بعد بہت بے چینی سے تمہاری بخیر رسی کے تار کا انتظار رہا کیوں کہ علالت میں تمہارا جانا ہوا تھا لیکن کئی دن بعد تمہارا خط آیا جس میں تم نے اپنی بیماری کا سبب اسی ناکارہ کو قرار دیا۔ میں نے معذرت کا خط لکھا خدا کا شکر ہے کہ اس کا جواب آ گیا۔

میں خود رمضان کے بعد سے سفر کے سہم میں مریض ہوتا گیا۔اسی دوران سفر شروع ہوگیا۔ رائے ونڈ کے اجتماع میں شریک ہونے کے بعد اللہ کا شکر ہے مدینہ پہنچ گیا مگر مرض بڑھتا گیا اور آج پانچویں دن تک تکان غالب ہے۔ دن بھر چارپائی پر سوار رہتا ہوں, نہ روضہ پر حاضری ہوسکی نہ مسجد میں ۔اس میں زیادہ دخل یہاں کے ہجوم کو بھی ہے کہ پاؤں جانا بھی مشکل ہے اور میرے لئے تو کرسی ضروری ہے۔

تمہارے دو فون بواسطہ پہنچے جس میں عبدالحفیظ کو زامبیا کیلئے جانے کا تقاضا تھا۔ میں نے کہہ دیا کہ نہ صرف اجازت بلکہ درخواست ہے کہ ضرور جائیں, ملک عبدالحق سے بھی کہہ دیا تھا کہ فون کردیں, معلوم نہیں تمہیں ہوا یا نہیں ۔تمہارے تین [خط] میرے سامنے ہیں ان کا جواب لکھواتا ہوں۔

پہلا خط ۳۰ رستمبر کا تھا۔اللہ کے انعام واحسان سے سفر تو لاہور، کراچی، مدینہ تک راحت سے ہوگیا۔ میں اپنے مالک کا شکر ادا نہیں کرسکتا۔ ہر جگہ حجاز میں اور مکہ سے مدینہ بہت بڑی گاڑی میں لیٹا ہوا آیا۔ **رب کم من نعمة انعمت بھا علی قل لک بھا شکری۔** بہت ہی انعامات ساری عمر مالک کی طرف سے ہوئے لیکن مجھ سے کبھی شکر نہیں ہوا۔

تمہاری بیماری کا فکر و سہم ہر وقت رہا۔تم نے اس تیس ستمبر والے خط کو قلت خون کی وجہ سے مشقت سے لکھا اس کی بالکل ضرورت نہیں تھی, دوسرے سے لکھوا دیتے۔ نیند آور گولیوں کا میں ہمیشہ سے مخالف ہوں۔ جب میری علی گڑھ میں پہلی آنکھ بنی تو اللہ کے فضل

سے سب ڈاکٹر معتقد ہو گئے تھے، انہوں نے کہا تھا کہ نیند کے لئے ہمارے پاس صرف خواب آور گولیاں ہیں لیکن اس سے قلب پر بڑا اثر پڑے گا۔ اس کے بعد سے میں تو ڈر گیا۔

تمہارے طالب علم نے اگلے سال بیت المقدس کا رمضان [دیکھا]۔ ایک بار میں تو سہم گیا۔ میرے پیارے! اب تو زندگی کی ہمت نہیں، اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم اور اپنے محبوب کے وسیلے سے اب تو بلا لے

دنیا کی محفلوں سے اکتا گیا ہوں یا رب
کیا لطف انجمن کا جب دل ہی بجھ گیا ہو

تقریباً تین برس سے دفعۃً زندگی سے موت کی طرف ایسی جست لگائی کہ امراض کی کثرت ہوئی اور ان تین برس میں نہ معلوم کیا کیا گذر گیا اور دفعۃً مرض کا ایسا حملہ ہوتا ہے کہ ڈاکٹر حکیم یٰــس شروع کر دیتے ہیں لیکن مالک نے اب تک باوجود ان شدید امراض کے وقتاً فوقتاً صحت بھی ایسی دی کہ بڑے بڑے سفر کر لئے۔

وہ دونوں خط جو تم نے مکہ کے پتہ سے مفصل لکھے وہ ابھی نہیں ملے لیکن اللہ تعالیٰ اگر اپنے فضل و کرم سے بیت المقدس واپس کرا دے تو کچھ بعید نہیں اور میں نہیں ہوں تو کیا، میرے دوست احباب بالخصوص تبلیغی حضرات اور تم دوست تو ہو۔ کاش میرا مالک تم دوستوں سے دینی کام لے لے اور اس کے طفیل میں یہ سیاہ کار بھی منہ دکھانے کے قابل ہو جائے۔

پیارے! میں اور میری توجہ تو جیسی ہے وہ مجھے بھی معلوم ہے میں تو سمجھتا ہوں کہ جتنی برائیاں آ رہی ہیں وہ میری وجہ سے آ رہی ہیں لیکن مالک سے مانگے بغیر چارہ نہیں۔ فقیروں کا کام تو مانگنا ہی ہے، اس کے کرم سے بعید نہیں کہ جو امیدیں دوست لگائے بیٹھے ہیں وہ پوری ہو جائیں۔

اللہ تعالیٰ کے احسانات امت کے حال پر لاتعد ولاتحصیٰ ہیں مگر امت خود

معاصی میں اتنی گرفتار ہے کہ جتنا کرم بڑھتا جارہا ہے نافرمانیاں بڑھتی جارہی ہیں۔فواحش کا اور خاص طور سے حجاز میں اتنا زور ہے کہ بیان کرتے ہوئے شرم آتی ہے ,میرا مالک ہی رحم فرمائے۔

آپ کے مدرسہ کے طالب علم عبد القیوم کی صحت کے لئے میں بہت دعا کرتا ہوں۔اللہ تعالیٰ آپ کو اور آپ کے رفقاء اور مولوی عبدالرحیم کو صحت عطا فرمائے۔ مجھے وہاں خیال بھی نہیں آیا کہ تمہارے مدرسہ میں طلباء کم ہیں جس پر تم نے پہلے خط میں ۲۰۰/اور دوسرے میں ۲۵۰/کی تعداد لکھی ,اللھم زد فزد۔اللہ تمہارے فیوض و برکات کو تمہارے سایہ میں بڑھائے۔

تمہارا دوسرا خط مؤرخہ ۳/اکتوبر بھی مل گیا۔اس میں تم نے اپنے ہسپتال سے نجات کا مژدہ لکھا تھا۔ہسپتال سے نجات پر مسرت ہے مگر صحت کے ساتھ ,اگر بیماری کی حالت میں آ گئے تو موجب مسرت نہیں۔دل سے تمہارے لئے دعا گو ہوں کیونکہ تمہارا دار العلوم ابتدائی حالت میں ہے اللہ تعالیٰ اس کو تمہاری صفات میں مضبوط بنائے۔

تم نے لکھا کہ ڈاکٹر آ کر معائنہ کریں گے کہ تپ دق نہ ہو,اس کی کیفیت کا انتظار ہے۔ یہ خط مولوی مقبول کے ذریعہ آیا ہے,وہ ابھی مدینہ میں ہیں ان کے والد پر مدینہ میں فالج ہو گیا اور وہ ۲،۳/دن میں مکہ جائیں گے۔

میرے پیارے! مجھے اپنے اخراجات یاد نہیں رہتے کتنا [کوشش کرتا] ہوں مگر پھر بھی یاد نہیں رہتا۔میرا خیال تھا کہ اگر اب بھی تقصیر ہو گی تو اس کی تلافی پھر دوبارہ کروں گا۔ ضعف کی حالت میں خط نہ لکھو کسی طالب علم سے لکھوا دیا کرو۔عبد الحفیظ کو میں [تمہارے] فون کے جواب میں زامبیا جانے کو لکھ چکا ہوں۔

تیسرا خط ۱۱/اکتوبر کا مرسلہ بھائی ابراہیم سعید کے بدست ملا۔میں نے ان سے کہہ

دیا کہ تمہارے خطوط کے جوابات لے کر جائیں۔ میں مدینہ منورہ بحمد اللہ بعافیت پہنچ گیا اگر چہ امید نہیں تھی اور یہ دعا کر رہا تھا کہ مدینہ سے پہلے نہ مروں ,لیکن ضعف اتنا بڑھ گیا کہ اب تک روضہ پر حاضری نہ ہوسکی۔ جو مجھے صلوۃ وسلام کو کہتا ہے میں اپنے دوستوں سے کہہ دیتا ہوں کہ وہ عرض کر دیں ,تمہارے بارے میں یہی کہہ دیا۔

اس سے مسرت ہوئی کہ جو وزن کم ہو گیا تھا وہ پورا ہو گیا ,اللہ تعالیٰ مزید قوت عطا فرمائے۔ مولوی عبدالحفیظ والا خط ابھی نہیں آیا۔ وہ تو ابھی تک تمہارے یہاں ۔۔۔ رہے ہیں اور تسلی کے خطوط پیامات بھیجتے رہتے ہیں۔ تم نے اپنے خط میں ڈراؤنے خواب کو لکھا ,اس کے لئے سوتے وقت فاتحہ، معوذتین، کا اہتمام کیا کرو کہ پڑھنے کے بعد بولنے کی نوبت نہ آئے۔ اگر بولو تو دوبارہ پڑھو۔ جو منزل تمہیں دی تھی اس کو اہتمام سے پڑھا کرو اور پانی پر دم کر کے مکان کے چاروں کونوں پر چھڑک دیا کرو ,زمین پر نہ گرے کہ بے ادبی ہو گی۔

تمہارے معاون ابراہیم سعید روزانہ کئی کئی مرتبہ آتے ہیں وہ ابوالحسن سے اس کے بھی مصر ہیں کہ کچھ کھانے کیلئے بتلائے۔ مگر اللہ کا شکر ہے اب کچھ کچھ شروع ہوا تھا ,یخنی ایک آدھ دن تو چلی لیکن اس کے بعد طبیعت ایک دم متنفر ہو جاتی ہے البتہ انڈے سے طبیعت ابھی تک متنفر نہیں ہوئی۔

میرے پیارے! جنریٹر ہرگز نہ بھیجیں۔ ابوالحسن نے سارے رمضان جنریٹر کا بہت اہتمام کیا مگر وہ ہر آدھ گھنٹہ بعد اس کو درست کرنے جاتا۔ تم نے تو یہ سارے مناظر خود دیکھے ہیں ,اب تو مالک سے مانگو۔ اللہ تعالیٰ تمہاری محبت کو اور زیادہ کرے۔

میرے پیارے! اب تو میرے لئے حسنِ خاتمہ کی دعا کرو اور کراؤ۔ دارالعلوم کے لئے جدید چھ مدرسین اور تین دیگر کا اضافہ ہوا ,اللہ مبارک کرے۔ تمہارے لئے اہتمام سے دعا کرتا ہوں ,دوستوں سے بھی کراتا ہوں۔

میرے مدینہ پہنچنے سے ایک دن قبل مولوی عبدالجبار پہنچے اور معلوم ہوا کہ وہ بھی زامبیا ایک بڑے مدرسہ کا افتتاح کر کے آئے۔ان کے بیان کے مطابق ۲،۳ر مجلسوں میں انکے مدرسہ کے لئے ۵۰ر لاکھ روپیہ فراہم ہوگیا۔ میں نے ان سے کہا کہ اگر ہمیں معلوم ہوتا تو ہم فقراء وہاں مدرسہ کھولنے کا ارادہ کیوں کرتے, اب اندیشہ ہے کہ کہیں دونوں مدرسوں میں تزاحم نہ ہو۔

انہوں نے بڑے زور سے اس کی تردید کی اور کہا کہ یہ شبہ وہاں بھی کچھ لوگوں کی زبان پر آیا تھا لیکن میں نے کہہ دیا کہ وہ حضرت کا مدرسہ خالص دینی ہے اور چناں چنیں ہے اور تمہارا مدرسہ تو۔۔۔ ہے اس میں انگریزی بھی ہے، صنعت وحرفت بھی ہے اور نہ معلوم کیا کیا ہے, وہ خالص دینی مدرسہ کی افادیت کو نہیں پہنچ سکتا۔ اس میں تم دوستوں سے جو مدد ہوسکتی ہو کر لینا کہ وہ خالص دینی مدرسہ ہے۔

خدا کرے ان کا یہ بیان صحیح ہو, اگر اس کے متعلق تمہیں کچھ معلومات ہوں تو ضرور لکھنا, اس کے ممبران بھی بہت مختلف سنے گئے۔ مولانا عبدالجبار نے اپنے مدرسہ کے لئے دعا کو کہا تو میں نے کہا کہ لوگ دنیا کی طرف جلدی مائل ہوجاتے ہیں۔

مولوی عبدالرحیم کا خط ۴ر نومبر کا ۱۷ر کتوبر کو یا تو قبل از وقت ملا جو مولانا کی کرامت ہے یا ایک سال بعد ملا تو یہ ان کے مغفل پنے کی علامت ہے۔ بہر حال میرے کاتب کی رائے ہے کہ ۴ر اکتوبر کی جگہ ۴ر نومبر لکھا گیا یہ ان کے جذب کی علامت ہے۔ اس میں مولوی عبدالجبار کے مدرسہ کی تفصیل ہے جو انہوں نے بھی [تحریر کئے ہیں]۔

[ان کو بھی میں نے تو] یہی لکھا ہے کہ یہ اسکول تو دین۔۔۔ کا مدرسہ ہے اور اس کے عزائم وہی ہیں جو اوپر کہے کہ دینی نہیں بلکہ دنیوی ہے۔ اس لئے اللہ کا نام لے کر اپنا مدرسہ شروع کردو اور دو چیزوں کا خاص طور سے خیال رکھنا۔

اول یہ کہ رؤساء کو اس کا ممبر نہ بنانا بلکہ علماء اور دین داروں کو ڈھونڈھ کر بنانا۔

دوسرے رؤساء سے بڑے چندوں کی امید مت کرنا بلکہ قبول ہی مت کرنا کہ فقراء کے پیسہ میں برکت ہے۔ دار العلوم مظاہر علوم کی ابتداء بوریوں سے ہوئی اور چٹکی فنڈ سے ہوئی۔ دونوں مدرسوں کے اکابر کا یہ متفقہ فیصلہ ہے کہ غرباء کے چندہ میں جتنی برکت ہوتی ہے امراء کے چندہ میں نہیں ہوتی کیونکہ وہ اللہ کے لئے کرتے ہیں اور امراء نام ونمود کے لئے۔ بالخصوص چندہ ایسے امراء سے نہ لیں جو مدرسہ کو بعد میں اپنی جائداد سمجھ لیں۔

دونوں مدرسوں کے متعلق مجھے معلوم ہے کہ بعض لوگوں نے کئی کئی لاکھ روپیہ دینے کی پیشکش کی لیکن ہمارے اکابر نے انکار کر دیا اور لطائف الحیل سے اس کو ٹال دیا، اور فرمایا کہ یہ رؤساء اظہار تو کرتے ہیں اخلاص کا اور پھر بعد اپنے مقاصد کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ حضرت نانوتوی نے جو اصول [تجویز کئے ہیں] اس میں تصریح ہے کہ امراء سے چندہ نہ لیا جائے، اس پر امراء نے فقرے بھی کسے۔

تمہیں اپنا خط لکھنے میں مشقت ہوئی ہوگی لیکن مجھے کچھ کم مشقت نہیں ہوئی۔ دعاؤں کا میں محتاج ہوں، اللہ تعالیٰ تمہیں صحت عطا فرمائے کہ تمہارے کام کرنے کے دن شروع ہوئے ہیں اور اپنے ختم ہوئے ہیں۔ فقط

حضرت شیخ مدظلہ، بقلم محمد شاہد غفرلہ

از راقم سلام مسنون، عزیزہ خدیجہ اور اہلیہ محترمہ سے سلام مسنون فرماویں۔ [نیچے کا خط ڈیوزبری کے مندرجہ پتے پر بھیج دیں]۔

ایک خاتون کے نام، ڈیوزبری:

ہمشیرہ رقیہ سلمہا! (ڈیوزبری) بعد سلام مسنون، تمہارا محبت نامہ ملا اس سے قبل تار بھی ملا تھا۔ تمہارے شوہر کی بیماری سے قلق ہے، یہ ناکارہ دل سے دعا کرتا ہے اللہ تعالیٰ ان کو صحت وقوت عطا فرمائے۔ بسم اللہ سمیت الحمد شریف ۷/۷ مرتبہ اول آخر درود شریف ۷، ۷/۷ مرتبہ

ہر نماز کے بعد پڑھا کریں اور اپنے شوہر پر دم کیا کریں۔

تمہاری والدہ کے لئے دل سے دعا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان کو خیریت کے ساتھ تمہارے پاس پہنچائے اور مستقل قیام کی صورت پیدا فرمائے۔ تم کو اور تمہارے گھر والوں کو حج بیت اللہ کی دولت سے مالا مال فرمائے۔ فقط

حضرت شیخ مدظلہ، بقلم شاہد غفرلہ، ۱۱ر فروری ۸۰ء

﴿262﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۲۵ر ذیقعدہ ۹۹ھ/ ۶ر نومبر ۷۹ء

عزیز گرامی قدر و منزلت الحاج قاری یوسف متالا سلمہ!

بعد سلام مسنون، مجھے تو یوں یاد ہے کہ آپ نے مجھے رمضان میں حج کے موقعہ پر تشریف لانے کا تذکرہ فرمایا تھا مگر اب بجائے آپ کے آپ کی اور آپ کی اہلیہ محترمہ کی طرف سے ہدایا پہنچ رہے ہیں۔ کوئی خط آپ کا تو ملا نہیں اور آنے والوں سے جب میں آپ کی آمد کی تحقیق کرتا ہوں تو ہر ایک لاعلمی کا اظہار کرتا ہے، میں اندازہ سے یہ سمجھتا ہوں کہ اسباب سفر کے مساعد نہیں ہیں۔

اس وقت جناب غلام محمد راوت کی طرف سے جوس کے ڈبے پہنچے اور اس سے پہلے آپ کی اہلیہ محترمہ کی طرف سے بھی ملے تھے۔ میں نے سابقہ قاصد سے بھی کہہ دیا تھا کہ جب جاویں تو میرا پرچہ لے کر کے جاویں مگر حاجی غلام احمد صاحب آئے ہیں ان سے ڈبوں کی رسید بھی لکھوا رہا ہوں اور تین ڈبے تمور مدینہ کے بھی بھیجتا ہوں۔ مولوی ہاشم صاحب کے

نام کی روک لی, معلوم ہوا کہ وہ حج کے بعد یہاں آنے والے ہیں۔

تمہارے لئے، تمہارے مدرسہ کیلئے، تمہارے اہل وعیال کے لئے دل سے دعا کرتا ہوں۔ معلوم نہیں تم نے [جو] اپنے دارالعلوم کیلئے کتابوں کا ذخیرہ بمبئی سے روانہ کیا تھا وہ پہنچ گیا یا نہیں؟ خدا کرے کہ وہ پہنچ گیا ہو۔

ہندوستان سے یہ خبر سنی تھی کہ حج سے پہلے مولانا اسعد مدنی تمہارے یہاں آرہے ہیں, یہ خط لکھواتے ہوئے غلام محمد صاحب سے معلوم ہوا کہ مولوی اسعد تو پہنچ گئے اور مفتی محمود پا کی بھی پہنچ گئے مگر ہمارے مفتی محمود گنگوہی صاحب کا کچھ پتہ نہیں چلا۔ مجھ سے تو انہوں نے بڑے زور سے وعدہ کیا تھا کہ افریقہ سے لندن پہنچیں گے, مگر کاتب عریضہ مولوی یوسف تتلی سے معلوم ہوا کہ افریقہ کے ٹکٹ دیر میں پہنچے۔ وہ آج افریقہ سے جدہ کیلئے روانہ ہو گئے۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم یوسف، ۲۵/ذی القعدہ، ۶/نومبر

اسی وقت مولانا عبداللطیف صاحب بھی اس خط کے لکھواتے [ہوئے] پہنچ گئے ہیں اور تین بوتل زنجبیل کے آپ کی تعمیل ارشاد میں پیش کئے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اور ان کو دونوں جہان میں بہترین [جزا] عطا فرماویں۔ شکریہ کا جواب ان سے بھیجتا مگر ان سے معلوم ہوا کہ وہ پاکستان جارہے ہیں, وہ بھی سلام مسنون عرض کرتے ہیں۔

﴿263﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: مولانا حسن طائی صاحب والسال، خلیفہ حضرت مولانا اسعد مدنی صاحبؒ

تاریخ روانگی: ۱۲ر فروری ۸۰ء/ ۲۶ر ربیع الاول ۱۴۰۰ھ

مکرم محترم مولوی محمد حسن صاحب سلمہ! بعد سلام مسنون، کئی دن ہوئے تمہارا ائر لیٹر ملا تھا۔ میری طبیعت خراب ہے جواب لکھنا مشکل ہے۔ تمہارے لئے اور مولانا کے لئے دل سے دعا کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ عزیز اسعد کی مدد فرمائے، بہت ہی ہمت کے ساتھ گشت میں رہتا ہے، کچھ دن ہوئے پاکستان اور اب بنگلہ دیش گئے ہوئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ امت کے حال پر رحم فرمائے، گمراہی، حوادث اور فتن سے حفاظت کرے۔ تمہارے لئے دل سے دعا کرتا ہوں۔ مولانا اسعد صاحب کے لئے دعا کرنا میں اپنا فریضہ سمجھتا ہوں، اللہ تعالیٰ ان کی حفاظت فرمائے۔ روضہ شریف پر صلوۃ وسلام عرض کرادیا۔

فقط

حضرت شیخ مدظلہ، بقلم شاہد غفرلہ، ۱۲ر فروری ۸۰ء

﴿264﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۱۲ر فروری ۸۰ء/ ۲۶ر ربیع الاول ۱۴۰۰ھ

عزیزم الحاج قاری متالا سلمہ!

بعد سلام مسنون، میری طبیعت خوب خراب ہے بلکہ گذشتہ کئی سال سے خراب

ہے۔تقریباً دو ماہ ہوئے کان کے پاس ایک پھوڑا نکلا اس میں آپریشن ہوا، اب اللہ کا شکر ہے کہ وہ اچھا ہے لیکن دماغ پر بوجھ رہتا ہے۔تمہارے خط کا اشتیاق رہتا ہے۔

میرے پیارے! میری عمر بہت ہو چکی اب تو ایمان پر خاتمہ کی دعا کرو۔تمہارے قید خانہ کے الفاظ تمہاری محبت کی علامت ہے اور اس قسم کے الفاظ کا مجھ پر اثر نہیں ہوتا۔دن بدن تنعّم کی طرف آرہا ہوں۔فتن علامات قیامت ہیں اور وہ تسبیح کے دانوں کی طرح آرہے ہیں۔اہل مدرسہ سے کہو کہ جمعہ کے دن سورۂ کہف کا اہتمام کریں اور ختم خواجگان کا بھی۔ آنے والے حالات تو بہت ڈرا رہے ہیں اللہ ہی خیر کرے۔

میرے پیارے! واقعی دل سے کہتا ہوں کہ میرے اب حسن خاتمہ کی دعا کرو۔ مجھے تو تمہارا خط یاد نہیں رہا اگر تم کچھ مضمون کہتے تو یاد آتا۔طبیعت بہت گری ہوئی ہے اور امراض سے زیادہ اعراض یعنی سستی کاہلی ضعف رہتا ہے۔مجھے تو یہ یاد ہے کہ میں نے متعدد خطوط لکھے ہیں اور اب اتنا اہتمام بھی نہیں رہا کہ خطوط کی آمد و رفت لکھوں اور میرے دوستوں کے نزدیک یہ فضول کام ہے۔حرم کا فتنہ بھی بہت رنج دہ ہے اور جن اسباب پر یہ پیدا ہوا وہ اور بھی خطرناک ہیں۔

تمہارے خط سے مولوی عبدالرحیم کی آمد کا مژدہ معلوم ہو کر مسرت ہوئی۔تم صوفی اقبال اور مولوی عبدالرحیم جیسوں کے پاس بیٹھنے کو میرا بھی جی چاہتا ہے۔میرا رمضان ابھی شروع نہیں ہوا، صوفی اقبال کہتے ہیں کہ پچھلے رمضان سے ہی اگلے رمضان کا مسئلہ چل پڑتا ہے، لیکن مجھے شرم آتی ہے کہ میں دوستوں کی محبت کے آگے ضعف کا عذر رکھوں۔

میرے پیارے! یہ چیزیں اللہ تعالیٰ سے براہ راست کہنے کی ہیں وہ مصالح اور حالات سے واقف ہیں، البتہ یہ دعا کرتا ہوں کہ جو چیز میرے لئے اور امت کیلئے باعث خیر ہو اس کے اسباب پیدا فرمائے۔لندن کے سفر کو آسان بتلانا بہت مشکل ہے۔پچھلے سال تو

میں دھوکہ میں آ گیا تھا, اگر چہ کہنے کی بات نہیں لیکن اس وقت تو حضور ﷺ نے فرمایا تھا کہ 'میں ساتھ ساتھ ہوں', اس لئے براہ راست مالک سے کہو۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک جو خیر ہو اس میں بندہ کو کیا انکار ہے۔

میرے پیارے! میں پھر کہتا ہوں کہ میں تو ان چیزوں کو براہ راست لکھتا ہوں اور راضی برضا ہوں, اللہ تعالیٰ کے نزدیک جو خیر ہو اس کے اسباب پیدا فرمائے۔ مجھے اس سے انکار نہیں کہ تمہارے یہاں کے احباب نے میری بہت عزت افزائی کی اور رمضان کا نمونہ شروع ہو گیا, یہاں ابھی تک مبشرات ہی شروع نہیں ہوئے۔

حضور کی طرف سے کوئی ارشاد ہو تو لکھو, اپنی خواہشات مت لکھو۔ یہ صحیح ہے کہ سب کچھ مالک کے قبضہ میں ہے۔ اللہ تعالیٰ تمہارے حسنِ ظن کو اور محبت کو میرے لئے موجبِ خیر بنائے۔ خدا کرے کہ تم جلد آ جاؤ تو ایک زور لگانے والا اور ہو جائے گا, ان دوستوں کو جنہوں نے میری بیگار بھگتی ہے سلام کہہ دیں۔ عزیز خدیجہ اور اس کی والدہ سے سلام مسنون کہہ دیں۔

فقط

حضرت شیخ مدظلہ، بقلم محمد شاہد غفرلہ ۱۲ر فروری ۸۰ء

صوفی اقبال، مولوی حبیب اللہ، مولوی اسماعیل عزیز شاہد کی طرف سے سلام مسنون۔

﴿265﴾

از: جناب الحاج محمد یعقوب صاحب، بمبئی

بنام: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۷ر ربیع الثانی ۱۴۰۰ھ/ ۱۳ر فروری ۱۹۸۰ء

مکرم ومحترم مولانا عبدالرحیم صاحب مدظلہ!

سلام مسنون، مزاج گرامی؟ کافی عرصہ سے جناب کی طرف سے کوئی خیر خبر نہیں ملی ہے۔ خدا کرے کہ ہر طرح عافیت ہو۔ مخدوم حضرت شیخ مدظلہ کی جانب سے ۸؍فروری کو ایک گرامی نامہ آج ہی ملا ہے، جس میں حضرت والا نے تحریر فرمایا ہے کہ:

'میری طبیعت خراب تو بہت دنوں سے چل رہی ہے مگر دو تین دن سے زیادہ خراب ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی رحم فرماوے۔ طبیعت میں کبھی کبھی دو تین دن کا افاقہ ہو جاتا ہے'۔

یہ بھی تحریر فرمایا ہے کہ:

'بہت رد و قدح کے بعد رمضان جنوبی افریقہ کا طے ہو گیا۔ میری ہمت تو نہیں مگر بہت سے مبشرات اور منامات دیکھے جا رہے ہیں، اس لئے ہمت کر لی۔ ۱۰؍شعبان کو روانگی کا ارادہ ہے اور ۱۰؍شوال کو وہاں سے واپسی۔ اب جو پوچھے اس کو یہ ہی لکھ دیجئے'۔

یہ مضمون حضرت والا کے گرامی نامہ سے نقل کر دیا ہے۔ باقی خیریت ہے۔ دعا کی خاص طور سے درخواست ہے۔

والسلام

خادم محمد یعقوب غفرلہ

کل صبح کو ملک عبدالحفیظ صاحب و مولانا شاہد صاحب بمبئی تشریف لائے تھے اور کل ہی شام کو ہوائی جہاز سے ابوظبی کیلئے روانہ ہو چکے۔ وہاں سے مدینہ منورہ جائیں گے۔ حضرت مولانا علی میاں صاحب مدظلہ اس وقت حجاز میں ہیں۔

﴿266﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: تاریخ درج نہیں۔

عزیزم الحاج قاری یوسف متالا سلمہ!

بعد سلام مسنون، اسی وقت جمعہ کے قریب جب میں غسل کیلئے بیٹھ رہا تھا حامل رقعہ ملے اور معلوم ہوا کہ لندن سے آئے ہیں تو تمہارا حال پوچھا۔ انہوں نے بڑی واقفیت ظاہر کی تو بڑا جی خوش ہوا مگر یہ معلوم ہوکر کہ جمعہ کی نماز پڑھتے ہی جارہے ہیں بڑا قلق ہوا۔ اس لئے وقت تو بالکل نہیں تاہم بہت عجلت میں چند رسائل تمہارے مدرسہ کیلئے اور ڈبیہ ایک خدیجہ اور امہا کیلئے بھیج رہا ہوں، رسید سے ضرور مطلع کریں۔

کئی دن ہوئے ایک رجسٹری جس میں ایک ڈرافٹ بھی تھا تمہیں بھیج چکا ہوں امید ہے کہ اس سے پہلے پہنچ گئی ہوگی، ان چیزوں کے رسائد جلدی بھیج دیں۔ ہندوستان روانگی کا مسئلہ بھی زیر بحث ہے۔ ابھی تک طے تو ہوا نہیں اس لئے کہ اس سال طبیعت بہت خراب رہی اور ہے، اللہ تعالیٰ صحت عطا فرمائے۔

یہ تو معلوم نہیں کہ اس سال رمضان حجاز کا مقدر ہے یا ہندوستان کا اور پاکستان والوں کے بڑے زور سال بھر سے ہیں ایک رمضان وہاں ہونا چاہئے، مگر وہاں کے ہنگامے کی وجہ سے وہاں کا تو کوئی جوڑ ہے نہیں۔ بہت عجلت میں یہ سطریں نماز کو جاتے ہوئے لکھوا رہا ہوں کہ نماز پڑھتے ہی ان سے وعدہ ہے۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب، بقلم حسان

مولوی ہاشم سے بھی سلام کہہ دیں اور سب واقفین سے بھی۔

﴿267﴾

از: ڈاکٹر محمد اسماعیل صاحب میمنی، مدینہ منورہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۳۰رمئی ۱۹۸۰ء/ ۱۸رجمادی الثانیہ ۱۴۰۰ھ

محترم المقام حضرت مولانا محمد یوسف صاحب زید مجدکم!

بعد سلام مسنون، کئی روز ہوئے آپ کا بڑا لفافہ جس میں مسجد کا نقشہ اور بنک والی اسکیم کے کاغذات پہنچے تھے، جس کے بارے میں پہلے لکھ چکا ہوں مزید تفصیل بعد میں لکھوں گا۔ اس وقت یہ عریضہ حضرت کی تعمیل حکم میں لکھ رہا ہوں۔ حضرت نے فرمایا کہ مولوی یوسف کو لکھنا کہ میں نے سید حبیب صاحب کے نام ایک پرچہ لکھا ہے کہ 'وہ اپنے لڑکے ڈاکٹر احمد سے کہیں کہ وہ میرے دارالعلوم کو جاکر ضرور دیکھے اور اپنے معائنہ کی رپورٹ لکھے' لہٰذا اگر اس کا ٹیلیفون آئے تو اس کو وہاں بلانے کا اور دارالعلوم دکھانے کا ضرور اہتمام کریں اور بہت تفصیل سے دکھائیں اور اس کا اکرام بھی خوب کریں۔ فقط

یہ تو حضرت کا پیام تھا۔ اس ناکارہ کی رائے یہ ہے کہ سعودی سفارت خانہ اور رابطہ والوں سے بات کرنے میں بھی ڈاکٹر احمد اچھا واسطہ بن سکتا ہے۔ سعودی حکومت آج کل مسجدیں بنانے میں پیسے خرچ کرنا چاہتی ہے بالخصوص یورپ کے ممالک میں، بلکہ چاہتی ہے کہ تعمیر مساجد کیلئے لوگ ہم سے پیسے مانگیں، اطلاعاً عرض ہے۔

منصور مدنی کا ویزا (عودة) وسط رجب میں ختم ہو رہا ہے، معلوم نہیں توسیع ہوگی یا جلدی انہیں یہاں [سے] بھیجنا پڑے گا، توسیع ہو جائے تو بہتر ہے۔ دعاؤں میں یاد رکھیں۔

فقط والسلام

اسماعیل غفرلہ، از مدینہ منورہ، ۳۰رمئی

﴿268﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۲۲/ستمبر ۱۹۸۰ء/۱۳/ذیقعدہ ۱۴۰۰ھ

کسی کا درد دل پیارے تمہارا ناز کیا جانے
جو گذرے صید کے دل پر اسے صیاد کیا جانے

عزیزم الحاج مولوی یوسف متالا سلمہ!

بعد سلام مسنون، یہ تو میں لکھ نہیں سکتا کہ تمہارے یہاں آنے کو دل چاہتا ہے کیونکہ تم اس کو وعدہ سمجھ لوگے لیکن یہ حقیقت ہے کہ تم بہت یاد آرہے ہو۔ سہارنپور آنے کے بعد سے امراض نے پریشان کر رکھا ہے، بھوک، نیند بالکل غائب ہیں اور بہت سے امراض لگے ہوئے ہیں۔ نماز اپنے مکان پر پڑھتا ہوں حتی کہ جمعہ بھی۔ ضعف اتنا ہے کہ پندرہ منٹ بیٹھنا مشکل ہے، چاروں طرف گاؤ تکیہ لگا کر بیٹھتا ہوں۔

یہ معلوم ہو کر بہت قلق ہوا کہ جہاں تم کام چھوڑ کر گئے تھے وہیں پڑا ہے، اسی لئے میرا جی چاہتا ہے کہ تم مرکزی آدمی اپنی جگہ نہ چھوڑو کہ حرج بہت ہوتا ہے اور **اصل مقصد زندگی کا کام کرنا ہے، جو سانس ہے وہ دین کے کام میں خرچ ہو جائے تو مجھ جیسے بے کار و معذور** آدمی کے ساتھ پھرنے سے بہت زیادہ کارآمد ہے۔

تم نے لکھا کہ یہاں کے نقصانات سے بہت دکھ ہوا، اور تمہارے خط سے مجھے دکھ ہوا۔ اللہ تعالیٰ تمہاری مدد فرمائے اور جملہ کام سہولت سے پورے فرمائے۔ میرے یہاں آنے کے بعد دارالعلوم کا المیہ نہایت سخت اور بری طرح پیش آ گیا۔ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے خیریت کے ساتھ پورا فرمائے۔

اللہ تعالیٰ تمہارے مدرسہ کی ہر نوع کی مدد فرمائے۔ میں دل سے دعا کرتا ہوں کہ مسجد والی نئی عمارت کو مالک کریم محض اپنے فضل و کرم سے جلد تکمیل کو پہنچائے تاکہ مدرسہ کے دوسرے امور بھی جلد مکمل ہو جائیں۔ اپنے متعلقہ اسباق جو تم نے لکھے بہت زیادہ ہیں تم ضعیف و بیمار ہوا تنا بوجھ اپنے اوپر مت ڈالو۔ چھوٹے درجہ میں ایک مدرس عارضی بڑھا لو۔ اور سال کے ختم پر جیسے حالات ہوں اس کے مطابق ان کے ساتھ معاملہ کرلو۔

بخاری شریف کب تک روکے رکھو گے تم ہی شروع کر دو اور اپنے متعلقہ اسباق میں سے کوئی سبق دوسرے کے پاس منتقل کر دو۔ بخاری تو اس ناکارہ نے سینکڑوں جگہ شروع کرائی ہوگی۔ [اب تو] بالکل لب گور ہوں، کسی کام کی امنگ نہیں رہی۔ اگر میں زندہ ہوتا تو بڑے شوق سے بسم اللہ کرواتا۔ حدیث کی کتابیں بغیر بخاری کے ناقص ہی رہتی ہیں۔

میرے پیارے! میری آمد تو بہت سے لوگ امریکہ تک اپنے اپنے یہاں خواب میں دیکھ رہے ہیں، میں یہی تعبیر دیتا ہوں کہ میری آمد دعاؤں کے ساتھ ہونے میں کبھی غفلت نہیں ہوتی کیونکہ سارے دن پڑے پڑے اپنے احباب اور دوستوں کیلئے دعا کرتا ہوں۔ مولانا عبدالرحیم کا یہاں کوئی خط نہیں آیا، میری زندگی میں خدا کرے وہ آجائیں۔

تمہارا بیت المقدس والا خواب اہم تو ضرور ہے اور تعبیر بھی ظاہر ہے۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے، اسباب پیدا فرمائے۔ لوگ اس قسم کے خواب کثرت سے دیکھ رہے ہیں۔ پیارے امت کیلئے دعا کرتا ہوں اور بہت کرتا ہوں مگر اجابت دعا کے لئے بھی کچھ شرائط ہیں۔ جہاں مطعمۂ حرام و ملبسہ حرام ہو وہاں کیا امید ہو، مگر یہ کہ مالک کا فضل شامل حال رہے۔

میری خدمت میں حاضری کی ضرورت نہیں، مدرسہ کا انتظام بہتر سے بہتر کرو۔ میں تم دوستوں کی دعاؤں کا محتاج ہوں۔ بزرگوں سے سنا ہے کہ کبھی مرید پیر کو لے جاتا ہے اور کبھی پیر مرید کو لے جاتا ہے۔ فقط حضرت شیخ مدظلہ، بقلم شاہد غفرلہ

﴿269﴾

از: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

بنام: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

تاریخ روانگی: یکم اکتوبر ۱۹۸۰ء/۲۲/ذیقعدہ ۱۴۰۰ھ

ابی سیدی وسندی ومولائی حضرت اقدس مدظلکم العالی!

بعد سلام مسنون، مزاج اقدس امید ہے کہ بخیر ہوں گے۔ اسی ہفتہ ایک عریضہ ارسال خدمت کیا تھا جس میں دارالعلوم میں آگ لگنے کے واقعہ کی تفصیل تھی۔ امید ہے کہ ملا ہوگا۔ اس وقت پریشانی میں یادنہیں کہ اس خط میں خدیجہ کے ہسپتال میں داخل ہونے کے متعلق لکھا تھا یا نہیں۔

دراصل اسے عرصہ سے ناف سے کچھ اوپر درد ہوتا رہتا تھا۔ کچھ عرصہ سے زیادہ شدید اور جلد جلد ہونے لگا تھا۔ پچھلے ہفتے ڈاکٹر نے دیکھ کر اسے ہسپتال میں داخل کیا۔ ہفتہ ہوا دسیوں ایکسرے اور ہر طرح کی تفتیش کے بعد آج ڈاکٹر نے بتایا کہ اس کے پتے کے اندر پتھری ہے۔ جس کا علاج صرف آپریشن ہے۔ سننے کے بعد سے طبیعت بے حد پریشان ہے۔ گھر والی زاروقطار رورہی ہے۔ معلوم نہیں اب کیا ہوگا؟

یہ بھی سمجھ میں نہیں آتا کہ اتنا بڑا آپریشن کروائیں یا نہیں؟ طبیعت میں تذبذب ہے۔ اللہ ہی خیر کا فیصلہ کروائے۔ آمین

حکیم عبدالقدوس صاحب بن حضرت حکیم ایوب صاحب سے یہ اگر معلوم ہوجاتا کہ پتے (گولڈ بلڈر) میں پتھری کا علاج دواء سے بھی ہے اور وہ مجرب ہے تو پھر آپریشن ملتوی کر کے اسے ہندوستان لے کر آؤں یا دوا یہیں منگوا کر یہاں علاج کروایا جائے۔

خدیجہ اور اس کی والدہ دونوں کا رونا مجھ سے بھی نہیں دیکھا جاتا۔ ہسپتال میں جب

جاتا ہوں تو صرف چار پانچ منٹ خدیجہ کے پاس بیٹھتا ہوں۔خاص طور پر اس کے پاس سے رات کو گھر آتے ہوئے وہ بھی اس کی والدہ بھی بہت روتی ہے۔

مدرسہ کے کاموں کا بوجھ اور یہ ابتلاء برداشت سے باہر ہے۔خصوصیت کے ساتھ دعا و توجہ فرماویں کہ رب تعالیٰ شانہ عافیت کے ساتھ گناہوں کو معاف فرما کر دین کا کام لے لے۔اگر حضرت والا کی آپریشن کی رائے نہ ہو تو پھر ایک تار اس مضمون کا دلوا دیں کہ آپریشن نہ کرائیں۔ بلکہ اب تو حضرت کے جواب کا انتظار ہی کروں گا۔آپریشن نہیں کراؤں گا۔خدا کرے کہ ڈاک میں گڑبڑ نہ ہو اور جلد تار مل جائے۔اور پریشانی رفع ہو۔حضرت کی طرف سے جو فیصلہ ہوگا اسی میں میرے لئے خیر ہوگی۔

حضرت والا! نہایت لجاجت کے ساتھ خصوصی دعوات و توجہات کی ضرورت ہے کہ پہلے ہی سے ابتلاء کم نہ تھا اب یہ عظیم ابتلاء ہے۔اللہ ہی میرے حال پر رحم فرماوے۔ خدیجہ اور اس کی والدہ کا حال مجھ سے نہایت بدتر ہے۔اس کیلئے بھی خصوصی توجہ فرماویں۔

قبلہ حضرت مفتی صاحب،مولانا یونس صاحب،مولانا طلحہ صاحب،مولانا عاقل صاحب،مولانا سلمان صاحب،مولانا شاہد صاحب کے بھی سلام مسنون کے بعد دعوات توجہات کی درخواست ہے۔نیز اس کیلئے بھی دعا فرماویں کہ ہسپتال والے آپریشن کروانے پر مجبور نہ کریں۔

فقط

گدائے آستانہ عالی

احقر یوسف۔یکم اکتوبر ۸۰ء

﴿270﴾

ٹیلی گرام:

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہم

بنام: (حضرت مولانا) یوسف (متالا صاحب)، دارالعلوم، ہولکمب

تاریخ روانگی: ۱۰/۱۰/اکتوبر ۱۹۸۰ء/ یکم ذی الحجہ ۱۴۰۰ھ

Wait letter for operation. Zakria

آپریشن کے بارے میں خط کا انتظار کریں۔ زکریا

﴿271﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۱۰/۱۰/اکتوبر ۱۹۸۰ء/ یکم ذی الحجہ ۱۴۰۰ھ

عزیزم مولوی یوسف صاحب متالا!

بعد سلام مسنون، محبت نامہ ملا۔ اس سے پہلا تمہارا خط جس میں دارالعلوم میں آگ کی خبر تھی آج ۱۰/۱۰/اکتوبر تک نہیں ملا۔ اس دوسرے خط سے خبر معلوم ہو کر قلق ہوا۔ جس خط میں آپ نے خدیجہ کی بیماری لکھی تھی وہ اس سے قبل نہیں ملا۔ اب اس دوسرے خط سے خبر معلوم کر بہت قلق ہوا۔ اللہ تعالیٰ اس کو صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔

اہلیہ کا رونا اور تمہارا پریشان ہونا قرینِ قیاس ہے، اللہ ہی رحم فرمائے۔ تمہارا خط میں نے اسی وقت حکیم ایوب صاحب کو بھیج دیا تھا ان کا جواب اسی وقت آ گیا تھا۔ حکیم عبدالقدوس اپنے ویزہ کے سلسلہ میں دہلی گئے تھے آج ہی آئے ہیں۔ ان کی رائے بھی ارسال ہے۔ حکیم

ایوب، حکیم عبدالقدوس دونوں کے خط ارسال ہیں۔

میں دل سے دعا کرتا ہوں۔ یقیناً تمہارے نازک بدن پر دونوں چیزوں کا بوجھ زیادہ ہوگا, میں بجز دعا کے اور کیا کر سکتا ہوں۔ ہر نماز کے بعد بسم اللہ سمیت الحمد شریف گیارہ مرتبہ اول آخر درود شریف ۷، ۷ر مرتبہ پڑھ کر دم کر دیا کریں۔

تم نے تار سے میری رائے دریافت کی لیکن تار کا پتہ نہیں لکھا۔ تمہارے مدرسہ کے پتہ سے تار دلوار ہا ہوں۔ خدا کرے مل جائے۔ تمہارے لئے اور تمہارے اہل وعیال کیلئے دل سے دعا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ شفا نصیب فرمائے۔ اللہ تعالیٰ ہسپتال والوں کو خیر کی طرف مائل فرمائے اور آپریشن کرنے نہ کرنے میں جو خیر ہو اس کی طرف ہسپتال والوں کو مائل کر دے۔

تم نے اپنی پریشانی سے مجھ بیمار کو اور پریشان کر دیا۔ میری طبیعت سہارنپور آنے کے بعد سے خراب ہے۔ بھوک نیند نہ آنا اور خارش کا اضافہ ہے۔ مگر اللہ جل شانہ کا شکر ہے کہ طبیعت میں اضطراب نہیں۔ جی چاہتا ہے کہ زندہ سلامت مدینہ منورہ پہنچوں۔ جو خیر ہو اس کے اسباب پیدا فرمائے۔ ابھی تک یہ یقین نہیں کہ مدینہ منورہ پہنچ جاؤں گا۔ اگر میری مٹی یہاں لائی ہے تو اللہ تعالیٰ انجام بخیر فرمائے۔ خدیجہ کے حالات سے وقتاً فوقتاً مطلع کرتے رہیں۔

یہاں کے حالات کی وجہ سے ابھی ایک ماہ مزید قیام کا ارادہ ہے۔ رائے ونڈ کے اجتماع میں باوجود قاضی صاحب کے اصرار کے جانا نہیں ہوسکا۔ خدیجہ اور اس کی والدہ اور اپنے دوستوں سے میرا سلام کہہ دیں۔ اللہ تعالیٰ تمہیں اور مدرسہ کو ہر قسم کے مکارہ سے محفوظ رکھے۔

آج کل مدارس عربیہ ہندیہ پر مکارہ مسلط ہیں۔ دار العلوم تو سخت خلفشار میں ہے۔ مظاہر علوم میں اندر خانہ ہے اگرچہ الحمد للہ اس کا اظہار نہیں ہو رہا۔ اخیر ذی الحجہ تک کوئی خط لکھیں تو سہارنپور کے پتہ پر لکھیں۔

فقط

حضرت شیخ مدظلہ بقلم شاہد غفرلہ

ازراقم سلام مسنون ۔ ۱۰؍ اکتوبر ۱۹۸۰ء

اگر پتھری کی بات محقق ہوگئی ہے۔ تب تو اس کا علاج آپریشن ہی ہے۔ لیکن ایکسرے میں غلطی بھی بہت سی دفعہ ہوجاتی ہے۔ اگر پتھری ہے تو وہ تو پہلے ہی ایکسرے میں معلوم ہوسکتی تھی۔

پتہ میں پتھری کی سب سے بڑی علامت یہ ہے کہ کوئی چیز ہضم نہیں ہوتی اور فوراً قے ہوجاتی ہے۔ اگر قے وغیرہ نہیں ہوتی تو پھر پتھری کی تشخیص غلط ہوگی۔ بہر حال پہلے وہ اس کی علامات درد کی کیفیت اور تفصیل لکھیں۔ اس کے بعد صحیح تشخیص ہوسکتی ہے۔

درد تو مختلف وجوہات سے بھی ہوسکتا ہے۔ مثلاً پیٹ میں جونک ہوں تو اس سے بھی درد ہوتا ہے اور اس کی علامت رال بہنا اور دانت سوتے وقت کڑ کڑانا ہے۔ ڈاکٹروں کو ادھر توجہ دلائیں کہ وہ ان کیڑوں کے مارنے کی کوئی دوا تجویز کر کے دیکھیں۔ ممکن ہے کہ پتھری کی بات ہی غلط ہو اور کیڑوں کی وجہ سے یہ درد ہوتا ہو۔

ازحکیم عبدالقدوس صاحب صدیقی، دیوبند:

مکرم ومحترم جناب بھائی یوسف صاحب زید مجدکم!

بعد سلام مسنون، حضرت شیخ دامت برکاتہم نے آپ کا خط عطا فرما کر غور سے مشورہ کیلئے فرمایا۔ خدیجہ سلمہا کے درد اور آپ کی پریشانی سے بہت [قلق] ہے۔ اللہ تعالیٰ خدیجہ کو جلد ہی صحت وکمل شفاء عطا فرمائے، اور آپ کو اور اس کی والدہ صاحبہ کو ہر طرح سے عافیت وطمانینت سے نوازیں۔ آمین

پتہ کی پتھری کا علاج تو آپریشن ہی ہے۔ دوائی علاج سے بسا اوقات مکمل کامیابی نہیں ہوتی۔ تشخیص میں مزید کوشش کی جائے اس لئے کہ درد کی جگہ جو بتائی گئی ہے وہ پتہ کا مقام نہیں ہے۔ پتہ دائیں جانب مائل ہے جگر سے لگا ہوا ہے۔ دوسرے یہ کہ درد میں شدت تو

ہوتی ہی ہے عام طور پر قے بھی ہوتی ہے۔ خصوصاً شدت درد کے وقت تو ضرور ہوتی ہے ,عام حالات میں چاہے نہ ہو۔

ایکسرے وغیرہ میں بھی کبھی غلطی واقع ہوتی ہے اس لئے اگر سنگین حالات نہ ہوں تو آپریشن کیلئے کچھ توقف کیا جائے۔ مزید کچھ دن تفتیش و تحقیق بھی ہو جائے گی۔ درد کا دوسرا کوئی سبب ورم یا بلغم غلیظ کی ریاح یا کپڑے وغیرہ ہوا تو انشاء اللہ یہ شکایتیں دور ہو کر درد کا ہونا بند ہو جائے گا ,اور اگر پتھری ہی اس کی وجہ ہوئی تو پھر مجبوراً آپریشن ہے۔ ویسے آپریشن کوئی خطرناک نہیں۔ بس آپریشن کر کے پتہ ہی کو نکال دیا جاتا ہے ,کوئی خاص بات نہیں۔

فقط والسلام

﴿272﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۴رذی الحجہ ۱۴۰۰ھ /۱۴را کتوبر ۱۹۸۰ء

عزیز سلمہ!

بعد سلام مسنون، تمہارا پہلا خط عزیزہ خدیجہ کے متعلق آیا تھا۔ اس کا جواب تار سے دے دیا۔ حکیم عبدالقدوس دہلی گئے ہوئے تھے ,ان کی آمد کے بعد جواب لکھوایا تھا۔ امید ہے کہ وہ خط مل گیا ہوگا اور دونوں حکیموں کی رائے سمجھ لی ہوگی۔

آپ کے پہلے خط کا میں جواب لکھ چکا ہوں۔ تمہارے مدرسہ میں چار مرتبہ آگ لگنے سے فکر ہوا۔ تمہارے یہاں تو صفائی کا بڑا اہتمام ہے۔ اللہ تعالیٰ حفاظت فرمائے۔ آگ لگنے کے وقت میں اللہ اکبر زور زور سے پڑھنا بہت مفید ہے۔

بلدیہ والوں کیلئے دل سے دعا کرتا [ہوں] ,اللہ تعالیٰ ان سے حفاظت فرمائے۔ ہر طرح کی

مدرسہ کو ترقیات نصیب فرمائے, تمہیں اپنے لئے دعا کہنے کی ضرورت نہیں ۔ میں ہر وقت تمہاری فکر میں ہوں ۔ معلوم نہیں میری پہلی رجسٹری پہنچی ہے یا نہیں؟

یہ قرآن پاک کا معجزہ ہے کہ اس کو آگ نہیں لگی, اللہ تعالیٰ تمہیں ہر بد سے محفوظ رکھے ۔ فقط

حضرت شیخ مدظلہ، بقلم شاہد غفرلہ

۴؍ذی الحجہ ۱۴۰۰ھ

از: مولانا محمد شاہد صاحب مدظلہ:

مکرم ومحترم جناب مولانا الحاج یوسف صاحب زادمجدہ!

بعد سلام مسنون، خدا کرے مزاج بعافیت ہوں ۔ الحمد للہ بندہ بھی بعافیت ہے, امید ہے کہ عزیزہ خدیجہ روبصحت ہوگی ۔

گھر کی جملہ مستورات، آپ کی اہلیہ محترمہ کو سلام مسنون اور عزیزہ خدیجہ کو دعوات لکھواتی ہیں ۔ میری والدہ آپ کی اہلیہ کو بعد سلام مسنون لکھواتی ہیں کہ فکر وتشویش نہ کریں, انشاء اللہ سب ٹھیک ہوجائے گا ۔ محمد شاہد غفرلہ

﴿273﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۲۷؍ذی الحجہ ۱۴۰۰ھ/ ۵؍نومبر ۱۹۸۰ء

عزیزم مولوی متالا سلمہ!

بعد سلام مسنون، محبت نامہ ملا ۔ تم نے جس محبت کا اظہار کیا اللہ تعالیٰ تمہاری اس محبت کو طرفین کے لئے دینی ترقیات کا ذریعہ فرمائے ۔ تمہارا تار بھیجنا مجھے تو یاد نہیں کہ اوسان

[بحال] نہیں مرض نے گھیر رکھا ہے لیکن ابوالحسن کہتا ہے کہ آ گیا تھا۔ خدیجہ کے گھر آ جانے سے مسرت ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو شفائے کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔

خدا کرے چھ ہفتہ کے بعد بھی رپورٹ صحیح رہے کوئی اثر پتھری کا نہ ہو۔ اللہ کا شکر ہے کہ مصیبت ٹل گئی، آئندہ بھی مالک اپنے فضل وکرم سے محفوظ رکھے۔ میری طبیعت ہندوستان آنے کے بعد اتنی خراب رہی کہ بخار و کھانسی، کھجلی سر پر سوار رہی۔

پیارے! عمر تو کسی کو دی نہیں جاتی۔ حضرت داؤد نے پیشکش کی تھی کہ اپنی عمر کا کچھ حصہ حضور ﷺ کو دے دیں لیکن یہ قبول نہیں ہوئی، بس اب تو تم سب میرے لئے دعا و استغفار کرتے رہو، بہت ہی امراض کا شکار ہوں۔ اللہ تعالیٰ تمہیں خوش وخرم رکھے، تمہارے مدرسہ کو مکروہات سے محفوظ رکھ کر ترقی عطا فرمائے۔

میرے پیارے! اپنی حالت مجھے خوب معلوم ہے۔ تم دوستوں کے حسن ظن سے جی رہا ہوں۔ عزیز طلحہ، شاہد، سلمان، عاقل، ابوالحسن اور جملہ خدام کی طرف سے تمہیں بھی سلام مسنون۔ دعا کریں اللہ تعالیٰ مجھ ناپاک کو اپنے محبوب کے ٹھکانے تک زندہ سلامت پہنچا دیں۔ اب تو اپنی روانگی سے مایوسی ہو چلی، اللہ ہی مدد فرمائے۔ رسمی طور سے نہیں کہتا بلکہ حقیقتاً تم دوستوں سے اپنے لئے دعا کا بہت محتاج ہوں۔

فقط

حضرت شیخ مدظلہ

بقلم محمد شاہد غفرلہ، ۲۷؍ذی الحجہ ۱۴۰۰ھ

☆...... 12 ......☆

1400-1402 ھجری

/

1980-1982 عیسوی

’’مجھ ناکارہ سے تو دین دنیا کا کوئی کام نہ ہوسکا مگر اللہ تعالیٰ نے میرے بعض دوستوں کو بڑے اونچے حالات عطا فرمار کھے ہیں۔ خاص طور سے مولوی منور صاحب اور مفتی محمود صاحب کو ,اوران ہی میں مولوی یوسف بھی ہیں۔تمنا تو یہ ہے کہ افریقہ سے واپسی پر دو تین دن کوتمہاری خدمت میں بھی آؤں مگر پیارے! اس کو نہ وعدہ سمجھئو نہ شور مچائیو, میری حالت ایسی ہی ہے, معلوم نہیں افریقہ بھی جاسکوں گا یا نہیں, جی ضرور چاہتا ہے۔‘‘

۱۰/مارچ ۱۹۸۱ء / ۵/جمادی الاولیٰ ۱۴۰۱ھ

274

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ، سہارنپور

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۲۴/نومبر ۸۰ء/ ۱۷/محرم ۱۴۰۱ھ

عزیزم مولوی یوسف متالا سلمہ!

بعد سلام مسنون، باوجود طبیعت کی سخت گرانی کے تمہارا خط سنا اور اب بعد عشاء جواب لکھوا رہا ہوں۔ عیدالاضحیٰ کے بعد تمہارا خط آیا تھا، عزیز شاہد کہتا ہے کہ اس کا جواب لکھوا چکا۔ تمہارے مدرسہ کا بھی اکثر خیال رہتا ہے اللہ تعالیٰ مکروہات سے حفاظت رکھ کر دارین کی ترقیات بالخصوص دینی ترقیات عطا فرمائے۔

تم نے عزیزہ خدیجہ کی خیریت خاص طور سے نہیں لکھی، اس کا سخت انتظار تھا لیکن تم نے اجمالی پر قناعت کی۔ تم نے مولوی اسعد کی آمد پر دارالعلوم کا جلسہ کیا بہت اچھا کیا۔ خبر نہیں تم نے ان سے مدرسہ کیلئے بھی کوئی تحریر لکھوائی یا نہیں، آئندہ ضرور لکھوانا۔ مجھے عزیز اسعد کی بہت فکر ہے اللہ ہی اس کی مدد فرمائے، بہت ہی جدوجہد میں مشغول رہتا ہے۔

جلسہ کی کامیابی سے اور بھی مسرت ہے، اللہ تعالیٰ تمہیں کامیاب فرمائے۔ تم نے اچھا کیا اپنے دارالعلوم کا اشتہار بھیج دیا۔ تمہارے اس اشتہار سے ۲۷/حفاظ کی خبر سے بہت مسرت ہوئی، اللہ تعالیٰ مبارک فرمائے، اور زیادتی فرمائے۔ اس سے بھی مسرت ہوئی کہ طلباء ابتدائی تعلیم سے دورہ تک پہنچ گئے۔ معلوم نہیں دورہ کا کوئی سبق تمہارے پاس ہے یا نہیں؟

پچھلے ہفتہ مولوی عتیق الرحمٰن سنبھلی کے بدست دو نسخے تقریر بخاری جلد اول کے جو شاہد نے مرتب کی تھی بھجوائے ہیں، خدا کرے مل گئے ہوں۔ تم نے لکھا کہ پچاسی طلبہ ویٹنگ لسٹ پر ہیں، میں تو سمجھا نہیں تھا مجمع سے معلوم کیا تو پتہ چلا۔ تمہارے اشتہار میں .... سے میرا جی خوش

نہیں ہوا۔ اگر یہ کوئی سرکاری مجبوری ہے تو خیر ورنہ اس کیلئے تو بہت سے اسکول وکالج قائم ہیں۔

مولوی عبدالرحیم نے بتلایا کہ..... قانوناً ضروری ہے, تب تو مجبوری ہے۔ مالی حالت کمزور ہونے سے جی خوش نہیں ہوا۔ اللہ کرے مالی اور تعلیمی حالت خوب ترقی پر ہو۔ مجھے امنگ اٹھی تھی کہ تمہیں کچھ بھیجوں۔ یہاں تو میں مقروض ہوں وہاں سے تبرکاً تمہارے مدرسہ کیلئے کچھ بھیجوں گا, اللہ کرے وہاں پہنچ کر کچھ ہو جائے۔ میرا واپسی کا نظام ۲۹ رنومبر کو سہارنپور سے چلنا ہے مدینہ پہنچنا معلوم نہیں کہ پہنچ سکوں گا یا نہیں۔

میرے پیارے! میری ساری عمر کی گندگیاں کچھ کم ہیں؟ اب تو مدینہ جانے کی تمنا ہے۔ تمہیں یاد ہوگا کہ میری لندن کی پہلی حاضری حکماً ہوئی تھی بلکہ مولوی عبدالحفیظ کے ذریعہ یہ کہلوایا گیا کہ میں ساتھ ساتھ ہوں پھر اس کی برکات بھی سامنے آئیں دعا کرو پھر ایسا ہی ہو جائے

مولانا اسعد صاحب سے مدرسہ کے متعلق تحریر ضرور لے لینا اور پھر اپنی تمہید کے ساتھ چھپوا دینا۔ اگرچہ اس غریب کے مخالف بہت ہیں, لیکن چاہنے والے بھی ہیں۔ خدیجہ کیلئے اور اس کی والدہ کیلئے دعا کرتا ہوں۔ دونوں سے میرا اسلام مسنون کہہ دیں۔ خدیجہ کی بیماری کا بہت فکر رہا۔ اپنے یہاں کے مدرسین سے خاص طور سے میرا اسلام مسنون کہہ دیں۔ مولوی عبدالرحیم نے مجھ کو مشورہ دیا ہے کہ جو کچھ بھیجوں عمرہ والوں کے ذریعہ سے بھیجوں۔ فقط

حضرت شیخ مدظلہ، بقلم شاہد غفرلہ، ۲۴ رنومبر ۱۹۸۰ء

از راقم ومولوی سلیمان وسعید سلام مسنون

از: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ

عزیزم سلمہ!

بعد سلام مسنون، خیریت طرفین نیک مطلوب ہے۔ نرولی سے محمد بدات کی اہلیہ کے ہمراہ تین چار دن ہوئے خط جو پورا نہیں ہو سکا تھا بھیج چکا ہوں۔ امید ہے مل گیا ہوگا۔

چند دن ہوئے بخیریت بمبئی اور پھر گھر پہنچ گیا تھا۔ سیٹ نہ ملنے کی وجہ سے کل شب فرنٹیئر فرسٹ کلاس سے ۲؍ بجے شب سہارنپور پہنچا ہوں۔ ان شاء اللہ حضرت کی روانگی تک قیام ہے۔ اس کے بعد گھر واپسی ہے۔

حضرت بہت زیادہ کمزور ہو چکے ہیں دیکھ کر بے اختیار دل بھر جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی اپنے فضل وکرم سے سایۂ رشد و ہدایت کو صحت و عافیت کے ساتھ تادیر زندہ سلامت رکھے, آمین۔ ماہ مبارک لندن گذارنے کیلئے بات تو چلا رہا ہوں, دیکھئے کیا مقدر ہے۔ دار العلوم کی آگ کے حادثہ سے بہت ہی رنج وقلق ہوا۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے مکروہات سے محفوظ فرمائے۔ آمین۔

میں اپنے متعلق انشاء اللہ پھر کبھی تفصیل سے لکھوں گا سر دست تو یہ ہے کہ اول تو لندن کی سردی سے ویسے پہلے سے ہی گھبراہٹ ہوتی تھی۔ اس کے علاوہ اب طبیعت محنت سے بھی کنارہ کشی چاہتی ہے۔ پھر اس کے ساتھ زامبیا میں کام بھی ٹوٹا پھوٹا شروع ہوگیا۔ مکان کی ضروری چیزیں بھی خرید لیں اور اب بچے بھی مدرسہ اسکول جانے لگے۔ اب ادھر ادھر بار بار مارے مارے پھرنا اور نئی جگہ ساری تیاریاں پھر کرنا طبیعت کے لئے بہت بوجھ معلوم ہو رہا ہے۔ اس لئے اب میری ہمت لندن کے لئے نہیں ہو رہی ہے۔

ویسے میرا ارادہ تو زامبیا بھی واپسی کا نہ تھا لیکن دوستوں نے بہت ہی اصرار کیا۔ اس لئے وعدہ کرلیا ہے۔ اس لئے اب تو بشرطِ حیات انشاء اللہ اہلیہ کی فراغت کے بعد ان کے ساتھ زامبیا ہی چلا جاؤں گا۔

آپ کے دار العلوم کی خدمت کو میں نے پہلے سے سعادت سمجھا ہے, اور سمجھ رہا ہوں۔ جو کچھ بھی مجھ سے اس کی خدمت مالی اعتبار سے اور مشورہ سے ہو سکے گی انشاء اللہ ضرور کرتا رہوں گا۔ اس وقت [ایک] ضروری بات تو یہ ہے کہ حضرت کے یہاں لندن کی

بات تو چلا رکھی ہے لیکن بعضوں نے اشکال یہ کر دیا کہ مسجد تو اب تک بنی نہیں حضرت رمضان گذاریں گے کہاں؟ اس سلسلہ میں میری کوئی خدمت ہو تو اہلیہ کی فراغت کے بعد یعنی مارچ کی ۲۰؍ کے بعد انشاء اللہ میں کرسکتا ہوں۔ ویسے حضرت کے ایک رمضان کی ضرورت کو میں بہت شدت سے محسوس کرتا ہوں کہ آج کل فتنہ کا زمانہ ہے۔

عزیزہ خدیجہ کی خیریت ضرور تفصیل سے لکھیں اور انڈیا بھیجیں تو شرط ضرور یاد رکھیں کہ صرف اور صرف میرا اختیار رہے۔ اور جو ہمدردی مجھے ہوسکتی ہے شاید کسی اور کو ہوگی۔ باقی اس کا یقین دلانا میرے اختیار میں نہیں ہے۔ سب سے سلام مسنون۔ فقط والسلام

حضرت ۵؍ دسمبر کو دلی سے کراچی اور ۸؍ کو جدہ جا رہے ہیں۔

عبدالرحیم ۲۵؍ نومبر ۸۰ء

﴿275﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۲۶؍ نومبر ۸۰ء/ ۱۹؍ محرم ۱۴۰۱ھ

عزیزم سلمہ!

بعد سلام مسنون، کل کی ڈاک سے ائر لیٹر بھیج چکا ہوں، پہنچا ہوگا۔ آج جمعیۃ دہلی کے دفتر سے ایک پرچہ آیا اس میں تمہارے یہاں کے حادثہ کا حال معلوم ہو کر بہت ہی رنج ہوا۔ تفصیل تو تمہارے خط ہی سے معلوم ہوگی۔ دعائے مغفرت اسی وقت سے برابر کر رہا ہوں اور کرا رہا ہوں۔ مدرسین حدیث کا حادثہ اور بھی خاص طور سے موجب رنج ہوا۔ اللہ تعالیٰ ہی اپنے فضل و کرم سے سب جانے والوں کو اپنی مغفرت خاصہ سے نوازے۔ تمہارے

مدرسہ کونعم البدل نصیب فرماوے۔

مدرسین حدیث کے جانے سے خاص طور سے قلق اس لئے ہوا کہ اس درجہ تک لوگ کم پہنچتے ہیں۔ تمہارے خط کا مدینہ میں منتظر رہوں گا کیونکہ پرسوں یہاں سے دہلی جانا ہے وہاں تین چار روز ٹھہر کر کراچی ہوتے ہوئے جدہ جانا ہے۔ ایک جہاز سیدھا دہلی سے جدہ جاتا ہے میرا ارادہ تو اسی سے جانے کا تھا مگر ابوالحسن اور دوسرے لوگ کہتے ہیں کہ اتنے طویل سفر کا تحمل نہیں ہے۔

کراچی میں جہاز کے تبادلہ کے سلسلہ میں دو دن قیام ہوسکتا ہے لیکن مجھ کو اپنی حالت دیکھ کر خیال ہوتا ہے کہ اگر راستہ ہی میں چل دیا تو جدہ ہی میں اتروں گا۔ اگر زندہ رہا اور مقدر ہے تو انشاء اللہ مدینہ پہنچوں گا اور جو میری بھی خبر سن لو تو دعائے مغفرت کر دینا۔

ان جانے والے شہداء کے گھر والوں کو بھی تعزیت کر دیں اور کہہ دیں کہ جو وقت متعین ہے اس میں کمی زیادتی نہیں ہوتی، جانے والوں کو ایصالِ ثواب کرتے رہنا۔ حادثہ کا قرب یکسوئی کا ہوتا ہے، پھر جو وقت گذرتا ہے قلب پر غفلت بڑھ جاتی ہے اور دو چار دن بعد بھول بھلیاں ہو جاتا ہے۔

اپنے اکابر جا چکے کبھی بھول کر بھی خیال نہیں آتا، سوچتا ہوں کہ دعائے مغفرت کا ان کے لئے اہتمام کروں مگر دنیا کے مشاغل اور اور غفلت آڑے آجاتی ہے۔ یہ خط مولوی عبدالرحیم کو دے رہا ہوں کہ وہ میرے ساتھ دہلی تک جانے کا ارادہ کر رہے ہیں، پھر ویزہ نہ ہونے کی وجہ سے اور گھر کی وجہ سے مکان پر جائیں گے۔

بہت رنج ہو رہا ہے تمہارے یہاں کے حادثہ کا، آج سارا دن وہیں کا خیال لگا رہا۔
میرا ارادہ ایر لیٹر رجسٹری کرنے کا تھا لیکن غلطی سے کاغذ پر لکھوا دیا۔ مولوی عبدالرحیم اس کو ائر لیٹر پر نقل کر دیں گے۔ میرے کل کے خط اور اس خط کی رسید مدینہ لکھ دیں اگر پہنچ گیا تو

پڑھ لوں گا۔ میری حالت بھی ایسی ہی ہورہی ہے ,نہ معلوم کہاں روح نکل جاوے۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب، بقلم شاہد

از راقم سلام مسنون، شب ۲۶ر نومبر

از: حضرت مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ العالی

عزیزم سلمہ!

بعد سلام مسنون، خیریت طرفین نیک مطلوب ہے۔کل گذشتہ حضرت اقدس مدفیوضہم کے گرامی نامہ پر چند سطریں لکھ چکا ہوں کہ قبیل عصر جمعیۃ کے دفتر سے پرچہ پہنچا۔ حضرت نے مجھ ہی سے سنا, پڑھتے ہوئے ایک دھچکہ سا لگا۔سوائے انا اللہ...الخ کے کوئی اور چارہ نہ تھا,صبر ورضا کے علاوہ انسان کیا کر ہی سکتا ہے اور اس سے بہتر اور کوئی چیز ہے بھی نہیں۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے شہداء کی بھرپور مغفرت فرماوے اور اپنے جوار میں جگہ عطا فرماوے, پسماندگان کو صبر جمیل اجر جزیل عطا فرماوے۔ بشرط سہولت ان کے گھر والوں کو تعزیت کر دیں۔ دعاو مغفرت اور ایصالِ ثواب کا اہتمام کر رہا ہوں۔ رات ۱۰۰ روپے صدقہ کر کے اس کا ایصالِ ثواب بھی شہداء کو کر دیا اور مزید بھی کرتا رہوں گا ان شاء اللہ۔

رات ایک تعزیت کا تار بھی تم کو کر چکا ہوں, امید ہے کہ پہنچ گیا ہوگا۔ بڑا ہی قلق ہوا اور ہورہا ہے اور ساتھ ہی تفصیل کا انتظار بھی۔ پارسال حضرت کی حاضری کے وقت سے میں تمہاری طرف سے اور مدرسہ کی طرف سے دل گرفتہ ہوں اور یکے بعد دیگرے اپنے سارے خدشات ظاہر ہورہے ہیں۔

سب سے پہلے تمہاری بیماری سے شروع ہوا, اللہ تعالیٰ ہی اپنے فضل وکرم سے تمہاری اور مدرسہ کی ہر نوع کی مدد فرماوے۔ انتہائی تعلق اور ہمدردی کے طور پر درخواست

کرر ہا ہوں کہ ہمیشہ اللہ جل شانہ کے حضور ظاہر اور باطن دونوں کے اعتبار تواضع اور انکساری کے ساتھ رہو اور کسی چیز کو اپنے کمال کی طرف منسوب نہ کرو اور ذکر اللہ سے اپنے مدرسہ کو معمور کرتے رہو کہ جب دنیا کی بقاء واستحکام [اللہ کے پاک نام کے] باعث ہے [تو ذکر اللہ] باعث وجود مدرسہ کیوں نہیں؟

مجھے تو ہمیشہ حضرت اقدس کا یہ جملہ پیش نظر رہتا ہے کہ **ذکر اللہ حوادث وفتن کے لئے سد سکندری** ہے۔ اس جملہ کو اپنے سینہ سے لگائے رکھو اور دوسری گذارش یہ ہے کہ اگر خدانخواستہ مدرسین کی تکلیف ہو تو میرے ناقص خیال میں ایک سال کے لئے دورۂ حدیث ملتوی کردو اور اس سال کے دورہ کے طلبہ کو مظاہر میں بھیج دو, لیکن اس رائے پر عمل ضروری نہیں ہے۔

میری اگر خدانخواستہ ضرورت ہو تو میں بھی انشاء اللہ اہلیہ کی فراغت کے فوراً بعد حاضر ہوسکتا ہوں۔ میری رائے یہ ہے کہ عزیز شبیر احمد سالا مولوی ہاشم افتاء میں ہے, کچھ کرتا دھرتا تو ہے نہیں ایک کتاب رسم المفتی پڑھتا ہے۔ اگر دل چاہے اس کو اس وقت بلا لو کہ ایک مدرس کی کمی پوری ہو جائے گی, لیکن مدرسین کے تقرر میں جلدی نہ کرنا ذاکر وشاغل اساتذہ مل جائیں تو اچھا ہے کہ دونوں کام ہوں گے۔

مولانا ابراہیم صاحب اور مولانا یعقوب صاحبؒ جیسے قابل اساتذہ کا ایک دم فراہم ہونا تو بہت مشکل ہے, اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ تمہاری ہر نوع کی مدد فرماوے اور دار العلوم کو تابندہ ودرخشندہ روحانی اور مادی ترقی کے ساتھ تا قیام قیامت باقی رکھے۔ حضرت اقدس کا ماہ مبارک وہاں ہو جائے تو بہت ہی اچھا ہو, دعا اور کوشش میں بھی کرر ہا ہوں تم بھی دعا کرتے رہو۔

سب سے سلام مسنون, عزیزہ خدیجہ سلمہا اور بی بی سے بھی سلام مسنون۔ شیخ انعام اللہ سلام مسنون عرض کر رہے ہیں اور دعا کی درخواست اور تعزیت۔ مولوی ابراہیم

سارو دی بھی بعد سلام مسنون مضمون واحد اور اپنے بچے کے لئے پوچھ رہے ہیں کہ کیا ہوا؟

فقط والسلام

عبدالرحیم، ۲۶ر نومبر

﴿276﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۴ر دسمبر ۸۰ء/ ۲۷ر محرم ۱۴۰۱ھ

عزیزم سلمہ! بعد سلام مسنون، حادثہ کے دن تمہارا جمعیۃ کے توسط سے فون اسی دن پہنچ گیا تھا, جس کا جواب میں نے اسی وقت لکھوادیا تھا۔ اس سے پہلے ایک خط جلسہ کے متعلق کاروائی کا بھی پہنچ گیا تھا, جس کا جواب بھی لکھوا چکا ہوں۔ جلسہ سے بڑی خوشی ہوئی تھی لیکن وہ ساری خوشی حادثہ کی وجہ سے مبدل بہ غم ہوگئی۔

تمہارے حادثہ پر میں ایر لیٹر لکھ چکا ہوں اس پر مولوی عبدالرحیم کا مضمون بھی تھا کہ وہ یہیں آئے ہوئے ہیں۔ تمہارے حادثہ کے بعد سے بہت ہی قلق ہو رہا ہے, اللہ تعالیٰ جانے والوں کی مغفرت فرما کر پسماندگان کو صبر جمیل اجر جزیل عطا فرمائے, اور اس نقصان کی جلد تلافی فرمائے۔

میں دو دن سے دہلی آیا ہوا ہوں, پہلے تو طبیعت اچھی رہی اب دو دن سے خراب ہے, بغیر کسی وجہ سے دست آگئے۔ اللہ تعالیٰ ہی اپنے فضل سے مدینہ منورہ پہنچائے۔ کل جمعہ کو مغرب کے قریب کراچی کا ارادہ ہے۔ میری خواہش واصرار اور تقاضا تو دہلی سے سیدھے جدہ کے طیارہ سے جانے کا تھا مگر ابتداء تو ابوالحسن نے اور پھر اس کی تائید میں اور لوگ بھی ہوگئے, ان سب کا خیال یہ ہے کہ براہ راست اتنے لمبے سفر کا تحمل نہیں اس لئے دو دن کراچی میں ٹھہرنا ضروری ہے,

اس لئے کل مغرب کے وقت یہاں سے روانہ ہوکر [ارادہ] بوقت عشاء پہنچنے کا ہے۔

ارادہ تو عبوری طور پر ٹھہرنے کا [تھا] لیکن [بعد] معلوم ہوا کہ کراچی بھی دو چار دن ٹھہرنا ہوگا۔اس حادثہ کی تفصیل سے بہت ہی رنج وغم اور میری بیماری پر [بھی] اس کا اثر ہوا۔جو ہسپتال میں ہیں اللہ ان پر رحم فرمائے, جانے والوں کے حق میں جو مبشرات سننے میں آئے ان سے تسلی ہوئی, ایک آدھ لکھ دیتے تو اچھا تھا۔

تمہارے یہاں کی تلافی کے لئے بھی دل سے دعا کرتا ہوں, اللہ جل شانہ جلد تلافی فرمائے۔اللہ کو بہت آسان ہے کہ وہ جلد تلافی فرمادے۔مولوی عبدالرحیم تمہارے ہر خط کے موقعہ پر یہاں رہے اور انہوں نے میرے خط پر اپنا مضمون لکھا, وہ بھی اپنے بارے میں سوچ میں رہتے ہیں۔وہ کل شام تک تو دلی رہیں گے پھر گجرات کا ارادہ کررہے ہیں۔

میں مدینہ منورہ پہنچ کر تمہارا یہ خط مولوی عاشق الٰہی اور حبیب اللہ کے حوالہ کردوں گا اوران کو مشورہ دوں گا کہ اگر جاسکتے ہوں تو ضرور چلے جائیں۔عزیز سلمان بھی یہاں موجود ہے اس وقت میرے پاس بیٹھا ہے اس کے پاس مظاہر علوم میں بھی بڑے بڑے اسباق ہیں, میں تو تم کو ہی ترجیح دوں گا۔

اللہ کرے کہ مولوی شبیر جلد از جلد اسلاف کا نعم البدل ہوجائیں, اور آپ کیلئے بہترین معاون [اللہ تعالیٰ] جلد از جلد پیدا فرمائے تا کہ آپ کو سہولت ہو۔اللہ تعالیٰ مجمع کی کثرت کو قبول فرما کر مرحومین کی مغفرت فرمائے۔اللہ تعالیٰ مدرسہ کو بہترین بدل جانے والوں کا عطا فرمائے۔

تمہارے مدرسہ میں تو میرا بھی بار بار آنے کو جی چاہتا ہے لیکن ایسی حالت ہے کہ دہلی سے مدینہ منورہ جانے کی ہمت نہیں۔تمہارے پہلے خطوط بھی مولوی عبدالرحیم کو دے دیئے تھے, یہ بھی دے رہا ہوں وہ لکھ کر عزیز شاہد کو واپس کردیں گے تا کہ آں عزیز اس کو

رجسٹری کر دیں۔ فقط

حضرت شیخ مدظلہ، بقلم شاہد غفرلہ، ۴؍دسمبر ۱۹۸۰ء

از: حضرت مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ:

عزیزم سلمہ!

بعد سلام مسنون، خیریت طرفین نیک مطلوب ہے۔ اس سے قبل دو عریضے ارسال کر چکا ہوں جو دراصل حضرت اقدس کے گرامی ناموں کی پشت پر لکھے تھے۔ اس سے قبل حادثہ کی اطلاع کے بعد ایک تار بھی سہارنپور سے ہمروزہ دیا تھا اور اس سے قبل نرولی سے محمد بھائی ٹیلر (بدات) کی اہلیہ کے ہاتھ بھیجا تھا اور بہت تاکید کی تھی کہ اسے ائرپورٹ ہی سے پوسٹ کر دیں، نہ معلوم ان چار میں سے کوئی سا بھی پہنچا یا نہیں؟

یہ سہارنپور کے قیام میں تیسرا عریضہ ہے، خدا کرے جلد مل جائے۔ آج جمعرات ہے کل بعد عصر بلکہ قبیل عصر حضرت اقدس کی روانگی ہے۔ عوام وخواص سے مرکز نظام الدین بھر رہا ہے کہیں تل دھرنے کی جگہ نہیں ہے اور حضرت اقدس بہت کمزور ہیں۔ کل رات دست آتے رہے، ایک مرتبہ لنگی بھی خراب ہوگئی۔ نقاہت بہت ہے۔

ویسے اس مرتبہ ۶؍روز قیام فرمایا۔ قبرستان مہدیاں اور مہروی شریف حضرت کی معیت میں جانا ہوا۔ اب پرسوں شنبہ کو میری گھر واپسی ہے۔ اہلیہ کی فراغت اوائل فروری میں ہوگی اس کے بعد انشاء اللہ میں لندن حاضر ہوسکتا ہوں۔ امسال حضرت کا ماہ مبارک افریقہ میں ہو ایسے آثار ہیں۔ لندن کیلئے میں نے عرض کیا تھا اور بھائی سلمان کو دارالعلوم بھیجنے کیلئے بھی عرض کیا تھا اب دیکھئے کیا ہوتا ہے، انشاء اللہ گھر پہنچ کر مزید لکھوں گا۔

مرحومین کے ورثاء سے تعزیت کر دیں۔ اور اہلیہ کے لئے خاص طور سے دعا کریں کہ اس مرتبہ ضعف کے علاوہ پریشان اور فکرمند بھی بہت ہے۔ دعاؤں کی درخواست اور سب

اعزہ واقارب سے سلام مسنون۔ فقط والسلام

عبدالرحیم

﴿277﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ، مدینہ منورہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۳؍جنوری ۸۱ء/ ۲۷؍صفر ۱۴۰۱ھ

عزیزم مولوی یوسف متالا سلمہ!

بعد سلام مسنون، میری طبیعت بہت خراب ہورہی ہے, ضروری ڈاک بھی سننے کی نوبت نہیں آتی مگر تمہارے مدرسہ کا فکر ہر وقت غالب رہتا ہے۔ مولوی عاشق الٰہی کے متعلق تو جیسا کہ تم نے لکھا تھا میری گفتگو کا بھی خلاصہ یہ ہے کہ ان کو بہت دقت ہے اور ان کے جانے میں اخراجات بہت ہیں۔ تاہم منت سماجت سے ان کو راضی کرلیا تھا مگر تمہارے خط سے معلوم ہوا کہ تم نے براہ راست گفتگو کرلی تھی انہوں نے ۴؍سبق سے انکار کردیا تھا۔

اس کے بعد مولوی رضوان کے والد سے گفتگو ہوئی ان کے اقامہ وغیرہ کا قصہ چل رہا ہے اب تک تیار نہیں ہوا۔ مولوی عبدالحفیظ بھی یہاں نہیں مکہ میں ہیں۔ مولوی نعمان کے متعلق معلوم ہوا کہ وہ حدیث کے اسباق بخاری کے سوا سب پڑھا چکے ہیں۔ بخاری پڑھانے والا تمہیں بھی نہیں چاہئے۔ عبدالحفیظ بے چارہ ان کے روانہ کرنے میں لگا ہوا ہے, وہ جب یہاں آتا ہے تو میں بھی تقاضا کردیتا ہوں مگر یہاں ہر کام میں بڑی دیر لگتی ہے۔ ہمارے حکیم عبدالقدوس تین دن سے جوازات جاتے ہیں ظہر تک لائن میں لگے رہتے ہیں اور ظہر کے بعد کہہ دیتے ہیں 'بُکرۃ'۔

میری طبیعت بہت خراب ہورہی ہے۔ رات بھر نیند نہیں آتی اور دن بھر اس کے

۔۔۔میں رہتا ہوں۔امید ہے کہ عزیزہ خدیجہ کی طبیعت ٹھیک ہوگی,اس سے اوراسکی والدہ سے سلام کہہ دیں۔میں جواب لکھوں یا نہ لکھوں مگرتم حالات ضرور لکھتے رہو۔دعا میں ذرا دریغ نہیں کرتا مگرحضرت مدنیؒ کا ارشاد جب ان سے کوئی دعا کو کہتا تو فرماتے اگرمیری دعا میں اثر ہوتا تو یہ انگریز کالا منہ نہ کرجاتے۔حدیث میں تو اس کی ممانعت آئی ہے مگرحضرت مدنی سے سن کرمیں بھی یہ لفظ کہنے لگا۔

اللہ تعالیٰ تمہیں اورتمہارے مدرسہ کو ہرمکروہ سے محفوظ رکھے۔یہاں مدینہ منورہ میں بہت زیادہ دیرلگ جاتی ہے۔مولوی نعمان کا اقامہ مدینہ کا ہے۔اللہ تعالیٰ تمہیں مکارہ سے محفوظ رکھے اورتمہارے مدرسہ کوترقیات سے نوازے۔ فقط والسلام

دعا کرو اللہ جل شانہ اگروقت آگیا ہے تو خاتمہ بالخیر کرے اورگنجائش ہوتو صحت عطا کرے۔مولوی عبدالرحیم کا بھی عرصہ سے خط نہیں آیا وہ ہندوستان سے واپسی میں یہاں آنے کو کہہ گئے تھے۔سنا ہے کہ ان کے گھرمیں ولادت ہونے والی ہے,اللہ تعالیٰ خیریت سے پورا کرے۔ فقط

حضرت شیخ الحدیث صاحب بقلم حبیب اللہ،۳؍جنوری ۸۱ءمدینہ طیبہ

از حبیب اللہ سلام مسنون

﴿278﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۱۸؍جنوری ۸۱ء/۱۲؍ربیع الاول ۱۴۰۱ھ

عزیزم مولوی یوسف متالا سلمہ!

بعد سلام مسنون، تمہارے دارالعلوم کا بہت فکر رہتا ہے, باوجود سخت علالت کے

تمہارا فکر واقعی رہتا ہے۔ میں تقریباً پندرہ دن سے زیادہ بیمار ہوں, رات کو نیند بالکل نہیں آتی, بھوک بھی نہیں لگتی۔ صبح کو دو انڈے اور شام کو یخنی یہی غذا ہیں۔

معلوم نہیں تمہارے مدرسہ کا کیا ہوا۔ رضوان کے والد خود بھی کوشش میں ہیں اور عبدالحفیظ بھی لگا ہوا ہے مگر یہاں قانون ہی بہت سخت ہے۔ ان کے قانونی مراحل ابھی طے نہیں ہوئے جس کی کوشش میں عبدالحفیظ لگا ہوا ہے۔ یہاں ایک اجلاس ہو رہا ہے سارے اسلامی ممالک کے وزراء بلکہ امراء بھی شریک ہوں گے, ۲ رمہینے سے اس کا زور بندھ رہا ہے۔ دو مہینے پہلے سب جگہ کے ویزے بند ہو گئے۔

وزراء کی تو آج سے [آمد] شروع ہوگئی ہے۔ اگلے ہفتے میں رؤساء ممالک اسلامیہ آئیں گے۔ تین دن کیلئے مکہ میں بغیر ویزا کسی کا داخلہ نہیں۔ مکہ کی جو چیز تھی طواف اور نماز [اس] کیلئے پاس ملیں گے۔ مجھے تو اس خبر سے بہت قلق ہو رہا ہے۔ چونکہ پارسال بہت ہنگامہ ہو چکا اس لئے حفاظتی انتظامات ہو رہے ہیں۔

تمہاری اہلیہ اور لڑکی کی خیریت کا بھی انتظار رہتا ہے۔ میں تو معذور ہو رہا ہوں مگر اپنی خیریت سے ضرور مطلع کر دیا کرو۔ عبدالرحیم ہندوستان میں ہے, میرے پاس تو عرصہ سے خط نہیں آیا۔ میری روانگی سے پہلے وہ سہارنپور پہنچ گیا تھا اس وقت اس نے مدینہ منورہ آنے کو کہا تھا۔

معلوم نہیں جو اسباق بند تھے ان کا کوئی انتظام ہو سکا یا نہیں؟ رضوان کے والد کا جب انتظام ہو جائے گا فوراً روانہ ہو جائیں گے۔ مولوی اسعد مدنی کے مجاز مولوی محمد حسن سے تو آپ واقف ہیں دوسرا ورق ان کو بھیج دیں۔ خدیجہ اور اس کی والدہ سے سلام کہہ دیں, میرا بھی اور ابوالحسن اور اس کی اہلیہ کی طرف سے بھی۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب بقلم حبیب اللہ، ۱۸ ر جنوری ۸۱ء، مدینہ طیبہ

﴿279﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۲۷/جنوری ۸۱ء/ ۲۱/ربیع الاول ۱۴۰۱ھ

عزیزم مولوی یوسف متالا سلمہ!

بعد سلام مسنون، تمہارا اور تمہارے مدرسہ کا بہت فکر رہتا ہے۔ مولوی رضوان کے والد کیلئے بہت کوشش کی، آج خبر سنی کہ ان کا کام ہو گیا، اللہ تعالیٰ کا شکر ہے۔ آج ہی تمہارا خط مؤرخہ ۷/ربیع الاول بھی پہنچا۔ میں انگریزی تاریخوں کا بہت مخالف رہا اور ہوں مگر غیر ملکی ڈاک میں انگریزی کے بغیر چارہ نہیں۔

پیارے! فتن کے تو آثار ساری دنیا میں بہت ہیں، ہر ایک کو اپنے گھر کی خبر ہے۔ حرمین کا حال ہم سے پوچھو! ہندوستان کا حال بھی بہت خراب ہے۔ بالخصوص دار العلوم دیوبند کے قصہ نے تو کمر توڑ دی۔ اس سے بہت مسرت ہوئی کہ اس حادثہ سے تمہارے طلبہ میں انابت الی اللہ تعالیٰ پیدا ہوئی۔ خدا شرے برانگیزد ...الخ۔

میرے رمضان کا حال تو معلوم ہے کہ رجب سے پہلے طے نہیں ہوتا۔ افریقہ والوں کا کئی سال سے اصرار ہے اور قاضی صاحب اور بعض ہمارے دوست ان کے ہمنوا ہیں مگر میں بہت بیمار ہوں۔

میرے پیارے! مجھ گنہ گار کی آمد پر تم گناہوں سے توبہ کو موقوف رکھو یہ تو سراسر ظلم ہے۔ توبہ تو حی وقیوم سے کرنی ہے جو ہر وقت ہر جگہ حاضر وناظر ہے۔ کسی بات پر عجب پیدا نہ ہو، یہ ایسی سخت چیز ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں حنین میں مزہ چکھا دیا۔ مالک سے خوب مانگتے رہیں، میرے واسطے بھی مانگیں۔

تم نے لکھا کہ کہیں نہ کہیں تو بدلنا پڑے گا, نیروبی کی بجائے لندن بدلیں مگر میرے احباب کہتے ہیں نیروبی کے راستہ افریقہ کا راستہ ٦، ٧ ر گھنٹہ کا ہے اور لندن کے راستے ٢٢ ر گھنٹے کا۔ بڑی اللہ تعالیٰ کی رحمت یا عذاب ہے کہ مجھے کہیں کا راستہ معلوم نہیں۔ شہداء کے سلسلہ میں جو تم چھاپ رہے ہو اس کیلئے دل سے دعا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ تمہارے اور مدرسہ کیلئے موجب خیر بنائے۔

رمضان تو اگر ہوا سہارنپور کے علاوہ تو بظاہر افریقہ کا معلوم ہوتا ہے۔ بہت سے مبشرات اور خوابات لوگوں نے اس کیلئے دیکھنے شروع کر دیئے ہیں۔ خدیجہ کے ختم قرآن سے بہت مسرت ہوئی, اللہ تعالیٰ اس کو آئندہ بھی اپنے والد کے قدم بقدم چلائے۔ اگر وہاں ہوتا تو ختم پر مٹھائی دیتا, اب یاد رہا تو آنے پر ورنہ یاددلانے پر بھیجنے کی کوشش کروں گا۔

تمہارے بھائی کی خبر سے قلق ہوا, اپنی والدہ کو لکھ دیں کہ ہر کھانے پینے کی چیز پر ووجدك ضالا فهدىٰ تین دفعہ اول وآخر درود شریف تین تین دفعہ پڑھ کر دم کر کے کھلایا کریں۔ خدا کرے تمہارے نیند نہ آنے کا مرض جلد زائل ہو جائے, آج کل میں بھی اس میں مبتلا ہوں۔

مرحومین کے حالات کا مضمون بہت اچھا ہے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ مولوی نعمان جلدی پہنچ جائیں۔ کوشش تو مولوی عبدالحفیظ نے بھی بہت کی مگر یہاں کے ویزے کے قوانین سخت ہوتے جارہے ہیں۔ میرے آج کل رسائل بہت چھپ رہے ہیں میرا جی چاہتا ہے کہ میرا ہر رسالہ تم تک پہنچ جایا کرے۔ خدا کرے کہ میرا یا صوفی جی کا ہر رسالہ تم تک پہنچ جایا کرے۔ کوئی آنے والا ہو تو اس کو پرچہ دے دیں کہ مجھ سے کتاب لے جائے۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب بقلم حبیب اللہ، ٢٧ ر جنوری ٨١ء

﴿280﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف تتلی صاحب (جنوبی افریقہ)

تاریخ روانگی: ۲؍فروری ۸۱ء/ ۲۷؍ربیع الاول ۱۴۰۱ھ

مکرم ومحترم مولانا الحاج یوسف تتلی صاحب مدفیوضکم!

بعد سلام مسنون، عرصہ سے تمہاری خیریت معلوم نہیں ہوئی۔ میری طبیعت بھی اس زمانہ میں بہت زیادہ خراب رہی جس سے ڈاک کا لکھوانا بلکہ سننا بھی مشکل رہا۔ تمہارے یہاں رمضان گذارنے کا اشتیاق تو کئی سال سے ہے مگر اس سال اس کا زیادہ زور ہو رہا ہے۔

میری عادت ہمیشہ سے کئی ماہ پہلے استخارہ کی ہے وہ تو پندرہ دن سے شروع کر دیا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک جہاں کا رمضان خیر ہو مقدر فرمائے۔ مگر کچھ خوابیں کچھ مبشرات ادھر ادھر سے سننے میں آتے ہیں جس سے سمجھ میں آتا ہے کہ شاید آپ ہی کے یہاں مقدر ہو۔ مگر ابھی متعین نہیں، رجب کے پہلے ہفتہ میں متعین ہوگا کہ رمضان کہاں ہوگا۔ اگر آپ کے یہاں ہوا تو ۱۵؍شعبان کو حاضری ہوگی اور ۱۵؍شوال کو واپسی۔

کئی دن ہوئے تمہارا ایک خط عزیز عبدالحفیظ کے نام آیا تھا مگر وہ یہاں نہیں تھا اس لئے مکہ بھیج دیا اور لکھ دیا کہ میرے نام کوئی پرچہ ہو تو بھیج دینا۔ اس نے لکھا کہ میرے نام کوئی پرچہ نہیں تھا اور اس کے نام بھی کوئی خاص بات نہیں تھی۔ مگر چند امور آپ کی سہولت اور معلومات کے لئے بہت پہلے لکھوا رہا ہوں تاکہ آپ کے علم میں بھی رہے اور کوئی بات قابل مراجعت ہو تو مجھ سے مراجعت کر سکیں۔

میں ہمیشہ تم دوستوں کا نمک خوار رہا ہوں اور تمہارے ہدایا ہر سال پہنچتے رہے مگر چونکہ اس وقت میری آمد خاص طریقہ سے ہے، جس کی ذمہ داری آپ پر ہوگی میں آپ پر ٹال دوں گا۔

نمبرا: میرے ٹھہرنے کیلئے کوئی ایسا مکان ہو جو ہوتو آپ کی ماتحتی میں مگر ایسا ہو کہ اس میں زیادہ سے زیادہ مہمان آسکیں۔ فیصل آباد میں شروع میں تو ایک ہزار کے قریب تھے اور اخیر میں کئی ہزار ہو گئے تھے۔ میرا قیام تو ایک ہی جگہ رہے گا اور آپ کا مکان اور مسجد تو سنا ہے کہ بہت تنگ ہے۔ میں نے سنا ہے کہ احمد میاں ابراہیم میاں کے یہاں جگہ بہت وسیع ہے۔ آپ مشورہ کرلیں کہ کہاں قیام مناسب ہے۔ میں تو آپ ہی کی جگہ پسند کرتا ہوں مگر لوگ کہتے ہیں کہ وہ جگہ کافی نہیں۔ میرے رفقاء میں سے کسی کو آمدورفت کا کرایہ دینے کی اجازت نہیں۔ میرے پانچ ٹکٹ ہوں گے مگران کا کرایہ میرے ذمہ ہوگا، آپ کے ذمہ نہیں۔

نمبر۲: اس سفر میں ان لوگوں کے علاوہ جن کا معمول ہمیشہ ہدیہ بھیجنے کا ہے اور ان سے آپ زیادہ واقف ہیں کوئی ہدیہ لینے کی اجازت نہیں۔ اس الزام سے میں بچنا چاہتا ہوں کہ یہ مولوی رمضان کرنے آتے ہیں اور کبھی اپنے لئے اور کبھی مدرسہ کیلئے چندہ کرتے ہیں البتہ قاضی عبدالقادر صاحب اور مفتی محمود صاحب اس سے مستثنیٰ ہیں کہ ان کے ذاتی تعلقات ہیں وہ ہدیہ لیں یا کرایہ لیں تو مجھے انکار نہیں۔

نمبر۳: ذاکرین آپ جتنے زیادہ سے زیادہ جمع کر سکتے ہوں ۱۵ر شعبان تک ان کو جمع کر لیجئے مگر یہ شرط کر لیجئے کہ میری آمد رجب کے پہلے ہفتہ میں معلوم ہوگی۔ یہ باتیں صرف میں آپ کی اطلاع کیلئے لکھوا رہا ہوں۔

نمبر۴: میں بہت بیمار ہوں۔ 'ایک دن کو میرے یہاں اور ایک دن کو میرے یہاں' کے آپ خود ذمہ دار ہیں، میرے بس کا پھرنا نہیں۔ قاضی صاحب اور مفتی صاحب کو جہاں چاہیں لے جائیں ان کے براہ راست آپ سے تعلقات ہیں۔ یہ میں صرف آپ ہی کو نہیں لکھ رہا ہوں پارسال یوسف متالا سے بھی میں نے یہ شرطیں کر لی تھیں۔

نمبر۵: کھانے میں تکلف نہ کریں۔ چچا سعدی کی دعوت شیراز مجھے بہت پسند ہے۔ میری

حالت تو واقعی یہ ہے کہ جب کئی قسم کا کھانا ہو تو بھوک جاتی رہے۔ بہت سادہ کھانا, ایک دو قسم کا ہو اور بس۔ حضرت عمرؓ کے یہاں تو دو سالنوں پر درے لگتے تھے۔ کم سے کم ہم لوگ جو اکابر کہلاتے ہیں اتباع کی کوشش تو کرتے رہیں۔

نمبر٦: جب سے تمہارے یہاں کے ذکر تذکرے شروع ہوئے اور یہ سنا کہ سات آٹھ گھنٹہ کا راستہ ہے مجھے تو سہم چڑھ گیا۔ یوں کہتے ہیں کہ شعبان میں کوئی چارٹر جہاز حاجیوں کو لے کر آتا ہے اور واپسی میں سیدھا خالی جاتا ہے, اگر یہ صحیح ہے تو مجھے اطلاع کریں۔ بہت سہم چڑھ رہا ہے۔ میں تو بیمار، معذور، لب گور اور دوستوں کی جوانی کا زمانہ, اللہ تعالیٰ ہی جزائے خیر دے۔

ڈاکٹر اسمعیل کہتے ہیں کہ مجھے خود مولوی یوسف صاحب نے اس جہاز کی خبر دی تھی۔ اگر یہ بھی لکھ دیں کہ اس کا کرایہ کیا ہے اور کن تاریخوں میں یہاں سے جائے گا۔ ابھی سے سہم چڑھ گیا۔ اللہ تعالیٰ تم دوستوں کی کئی سال کی فرمائش پوری کر دے اور سب سے بڑھ کر نفع ہو, ورنہ محض تفریح تو جوانی میں بھی نہیں کی۔

نمبر٧: ابھی تک پختہ تو ہے نہیں وہ تو رجب میں ہوگا مگر دوستوں کو اس پر راضی کر لیں کہ وہ مجھے ایک دو دن کیلئے کہیں نہ لے جائیں۔ آنا جانا میرے بس کا نہیں۔

مولوی عبد الحفیظ مکہ سے آئے تھے ان کو تمہارا خط دے دیا تھا انہوں نے کہا کہ تیرے متعلق اس خط میں کوئی بات نہیں, اپنے خط کا وہ خود جواب دیں گے۔ بہت دعائیں کرتے رہیں, میری طبیعت بہت خراب ہے۔ ایک نقل مولوی ابراہیم میاں کے خط میں بھی بھیجا ہے۔ یہ احتیاطاً لندن کے واسطہ سے بھیج رہے ہیں۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب
بقلم حبیب اللہ، ٢رفروری ٨١ء

﴿281﴾

از: ڈاکٹر محمد اسماعیل میمنی صاحب مدظلہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۲رفروری ۸۱ء/ ۲۷رربیع الاول ۱۴۰۱ھ

مکرم ومحترم جناب مولانا الحاج محمد یوسف متالا صاحب زید مجدکم!

بعد سلام مسنون، حضرت والا آپ کے مدرسہ کیلئے اس قدر متفکر ہیں کہ کچھ انتہاء نہیں۔ حضرت والا کی فکر کی وجہ سے اس ناکارہ کو بھی کچھ نہ کچھ اہتمام ہو گیا ہے اور کئی کئی بار روزانہ فون کئی کئی جگہ کرنا ہوتا ہے۔ مولوی نعمان صاحب، مولوی عبدالرشید صاحب، مولوی ابوبکر صاحب اور اب مولوی سیف الرحمٰن کو بھیجنے کے بارے میں کوشش ہو رہی ہے۔ اس عریضہ کے پہنچنے سے قبل آپ کو مزید تفصیل معلوم ہو چکی ہوگی، بہرحال دعا فرماتے رہیں۔

بچوں کے بارے میں جب حضرت والا کو آپ کی بات سنائی تو حضرت نے فرمایا کہ کہ ڈاکٹر صاحب کے بچوں کی مبارک باد تمہی کو دیتا ہوں، یوں کہہ دیجیو۔ جنوبی افریقہ جانے سے قبل یا بعد میں آپ کے یہاں تشریف بری کا حضرت کا جی چاہ رہا ہے۔ فرمایا کہ کہہ دیجیو کہ ''تمہاری محبت کی وجہ سے تمہارے یہاں آنے کو بہت جی چاہ رہا ہے۔ دعا کرتے رہو''۔

یہ ناکارہ بھی آپ کی خصوصی دعاؤں کا محتاج اور خواستگار ہے۔ دوسرا لفافہ حضرت اقدس کی طرف سے ہے، اس پر ٹکٹ لگا کر ڈاک میں ڈلوا دیں، اگر جی چاہے تو ملاحظہ فرمالیں اس کو بند نہیں کر رہا ہوں۔

فقط والسلام

اسماعیل غفرلہ، مدینہ منورہ۔ ۲رفروری

﴿282﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۳؍فروری ۸۱ء/ ۲۸؍ربیع الاول ۱۴۰۱ھ

وہ محروم تمنا کیوں نہ سوئے آسماں دیکھے

کہ جو منزل بمنزل اپنی محنت رائیگاں دیکھے

عزیز گرامی قدر مولوی یوسف متالا سلمہ!

بعد سلام مسنون، تمہارے مدرسہ کی بدولت معلوم ہوا کہ مکہ مدینہ میں تو بڑے علماء ہیں میں تو اتنے نہیں سمجھ رہا تھا۔ مولوی عاشق سے ابتداء ہوئی تھی اور پھر علمائے کرام ملتے ہی چلے گئے، اور حیرت یہ ہے کہ جس سے بھی بات ہوئی اس نے بڑے زور سے میری درخواست قبول کی اور جب منزل پر پہنچ گئے تو لب بام پہنچ کر نگاہ انتظار گر پڑی۔

عین روانگی کے وقت جب یہ معلوم ہوا کہ آج چلے جائیں گے دفعۃً انہوں نے کوئی عذر پیش کر دیا، بڑی حیرت ہوئی کہ یہ کیا کہہ رہا ہے۔ عسی ان تکرھوا شیئا وھو خیر لکم وعسیٰ ان تحبوا شیئا وھو شر لکم۔ اپنے آپ کو یہی سمجھایا کہ اسی میں خیر ہوگی جو ہو رہا ہے۔ بعضوں کے تو عوارض ایسے تھے کہ ان کے کہنے پر ویزا کی مصیبت، بچوں کا ساتھ وغیرہ وغیرہ، مگر بعضوں کی تو حیرت ہوئی کہ اچھے خاصے مگر عین وقت پر بیمار ہو گئے۔

عبدالحفیظ پر تقاضا کرتا رہا وہ بھی بے چارہ بہت کوشش کرتا رہا۔ اخیر میں مدرسہ صولتیہ کے مدرس حدیث کے بارے میں جب شمیم سے درخواست کی تو اس نے کہا کہ کلیجہ پر پتھر رکھ کر آپ کی بات مان لوں گا مگر جب اخیر میں بات ہوئی تو معلوم ہوا کہ ان کی اہلیہ بیمار ہو گئی، اب بھی کوشش تو جاری ہے اللہ تعالیٰ کرے کوئی مل جاوے۔

بعضے اعذار تو عذر کرنے والوں ہی سے معلوم ہوئے مگر بعض میں نے خود محسوس کیا۔
دعا بہت کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ جلد از جلد تمہارے یہاں کے مدرس پیدا کردے, اور عجیب بات یہ ہے کہ میں خود بھی اس قدر بیمار ہوں کہ بلا مبالغہ کسی وقت تو عالم آخرت کی طرف چلا جاتا ہوں۔

لکھنے کی تو بات نہیں مگر واقعی جی چاہتا ہے کہ مدرسین کی تعزیت کے لئے تمہارے پاس آؤں۔ رمضان کا ابھی طے تو نہیں ہوا مگر افریقہ کا بہت زور ہے, مبشرات ہیں۔ خوابوں اور لوگوں کی زبانوں پر وہاں کا رمضان ہے اور میں معذور ہوں۔ جی میرا بھی چاہتا ہے کہ وہاں سے واپسی پر تعزیت میں تمہارے یہاں آؤں مگر راستے اتنے لمبے ہیں کہ جب سوچتا ہوں تو مجھے بھی حیرت ہوتی ہے۔

سید خلیل دیوبندی کا خط کئی دن سے آیا ہوا ہے اور اسی دن سے ان کو خط لکھنے کا ارادہ کر رہا ہوں مگر وہ کہاں کہاں گشت میں ہوں, دوسرا ورقہ ان کو جہاں ہوں بھیج دیں۔ خدیجہ کو دعوات, اس کی والدہ سے سلام اور اپنے مدرسین وطلبہ سے بھی ضروری سلام کہہ دیں۔ میں ان سب کے لئے دل سے دعا کرتا ہوں۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب بقلم حبیب اللہ، ۳؍فروری ۸۱ء ، مدینہ طیبہ

﴿283﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۱۰؍مارچ ۸۱ء/ ۵؍جمادی الاولی ۱۴۰۱ھ

مکرم ومحترم مولانا یوسف متالا صاحب!

بعد سلام مسنون, تمہارے لئے مدرس کی تلاش میں بہت سے لوگوں سے ملنا ہوا۔

اس کی تفصیل تو نہیں لکھتا۔ اس کے بعد ایک شخص نے کہا کہ مولوی سیف الرحمٰن صاحب اہل ہیں۔ میں نے اس سلسلہ میں عزیز شمیم مکی کو خط لکھا اور زوردار لکھا۔ تمہارے مدرسہ کی احتیاج اور ضرورت کے ساتھ یہ بھی لکھا کہ اگر تم مولوی سیف الرحمٰن کو اجازت دے دو تو تمہارا تو نقصان نہیں ہوگا مگر مولوی یوسف کا بہت فائدہ ہو جائے گا۔ اس پر عزیز شمیم نے لکھا کہ آپ کے حکم کی تعمیل میں سینہ پر پتھر رکھ کر اجازت دیتا ہوں، جس سے بہت جی خوش ہوا۔

کل عزیز شمیم نے مولانا سیف الرحمٰن صاحب کے دو خط جوان کے نام تھے بھیجے۔ ان کو سن کر بے حد مسرت ہوئی۔ آج میں نے ان کے فوٹو کرالئے اور سہارنپور بھیجوں گا کہ مولوی وقار مدرسہ کے طلبہ کو جمع کر کے سناویں۔ اللہ تعالیٰ تمہارے دار العلوم کو مزید ترقیات سے نوازے۔

مولوی سیف الرحمٰن صاحب کے خطوط نے تو ہم لوگوں کے دل ہلا دیئے۔ مجھ پر تو بہت ہی اثر ہوا کہ **دار العلوم، مظاہر علوم یا ہندی مدارس میں کسی مدرسہ کا ایسا حال نہیں جو تمہارے مدرسہ کا ہے،** اللہ تعالیٰ مزید ترقیات عطا فرمائے۔ مدرسین اور طلبہ اور زیادہ خیر میں ترقی فرمائیں۔

مولانا سیف الرحمٰن صاحب کی خدمت میں بعد سلام مسنون، بھائی شمیم نے تمہارے دو خط سننے کے لئے بھیجے ان کو سن کر اولاً اس وجہ سے کہ آپ کا دل لگ گیا بہت مسرت ہوئی۔ ثانیاً جو تم نے مدرسہ کے حالات لکھے مبالغہ نہ ہو تو بہت قابل رشک حالات لکھے۔ مولانا یوسف صاحب کو مبارکباد دے دیں۔ اللہ تعالیٰ عزیز موصوف کے علم و عمل اور خلوص میں مزید ترقی فرمائے۔

مجھ ناکارہ سے تو دین دنیا کا کوئی کام نہ ہو سکا مگر **اللہ تعالیٰ نے میرے بعض دوستوں کو بڑے اونچے حالات عطا فرما رکھے ہیں۔ خاص طور سے مولوی منور صاحب اور**

مفتی محمود صاحب کو، اوران ہی میں مولوی یوسف بھی ہیں۔ تمنا تو یہ ہے کہ افریقہ سے واپسی پر دو تین دن کو تمہاری خدمت میں بھی آؤں مگر پیارے! اس کو نہ وعدہ سمجھیو، نہ شور مچا ئیو، میری حالت ایسی ہی ہے، معلوم نہیں افریقہ بھی جاسکوں گا یا نہیں، جی ضرور چاہتا ہے۔

مولوی یوسف تتلی کو تو میں نے لکھوا دیا کہ میرا ٹکٹ جدہ، افریقہ، لندن، جدہ بھیج دیں، سنا ہے کہ وہاں سے ٹکٹ منگانے میں ارزاں رہتا ہے۔ باقی اس میں میرا لکھنا معتبر نہیں، اس کو تو ابوالحسن جانے اور مولوی یوسف تتلی۔

مولوی عبدالرحیم کا تار مولوی اسمٰعیل کے نام آیا تھا، جس میں محمد علی متالا کی بیوی کی علالت اور ہسپتال میں داخل ہونا لکھا تھا۔ اس سے بہت جی خوش ہو رہا ہے کہ مولوی سیف الرحمٰن کا جی لگ گیا، اللہ تعالیٰ کا شکر ہے ورنہ اگر ان کا جی نہ لگتا تو اور کسی کو ڈھونڈھنا پڑتا۔ تم نے تو کوئی خط ان کے متعلق نہیں لکھا۔ تمہارے نزدیک بھی مدرسہ کی ضرورت پوری ہوگئی؟ متعلقین سے بھی سلام کہہ دیں۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم حبیب اللہ، ۱۰/ مارچ، ۸۱ء، مدینہ طیبہ

﴿284﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۱۶/ مارچ ۸۱ء/ ۱۱/ جمادی الاولی ۱۴۰۱ھ

عزیزم مولوی یوسف متالا سلمہ!

بعد سلام مسنون، عرصہ سے تمہارا کوئی خط نہیں آیا۔ بھائی شمیم مکی نے مولوی سیف

الرحمٰن کے دو خط مجھے سنانے کو بھیجے تھے ان سے بے حد مسرت ہوئی۔ مجھے دونوں خط بہت پسند آئے، ان میں تمہارے دار العلوم کی تعریف لکھی تھی۔ میں نے ان دونوں خطوں کے فوٹو کرا کر سہارنپور بھیج دیئے کہ مولوی وقار صاحب مظاہر علوم کے طلبہ کو جمع کر کے سنا دیں، بلکہ میں نے عاقل کو یہ بھی لکھ دیا کہ ایک اشتہار پر تمہارے مدرسہ کے حالات چھاپ کر سب مدارس میں بھیج دے تو اور بھی اچھا۔ اللہ تعالیٰ تمہارے مدرسہ کو ترقی عطا فرمائے۔

مولوی سیف الرحمٰن صاحب سے سلام کے بعد کہہ دیں کہ اس سے بہت خوشی ہوئی کہ آپ کا جی لگ گیا، مجھے اس کا بہت فکر تھا۔ تمہارا کوئی خط مولوی سیف الرحمٰن کے جانے کے بعد نہیں آیا۔ عزیزہ خدیجہ اور اس کی والدہ سے سلام کہہ دیں۔ میری طبیعت بہت خراب ہے، اللہ تعالیٰ عافیت نصیب فرمائے۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب، بقلم حبیب اللہ، ۱۶/ مارچ ۸۱ء، مدینہ طیبہ

﴿285﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۲۲/ مارچ ۸۱ء/ ۱۷/ جمادی الاولی ۱۴۰۱ھ

مکرم ومحترم مولانا الحاج یوسف متالا صاحب مدفیوضکم!

بعد سلام مسنون، گرامی نامہ مؤرخہ ۱۳/ مارچ ۲۲/ کو پہنچا اور ساتھ ہی 'شہیدوں کا مرتبہ' بھی پہنچا۔ تمہارے مولوی سیف الرحمٰن کے دو خطوط جو انہوں نے شمیم مکی کو بھیجے تھے ان کے فوٹو کرا کر ہندوستان بھیج دیا تھا اور اب اس کا بھی فوٹو کرا کر سہارنپور بھیج دوں گا۔

مجھے مولانا سیف الرحمٰن کی دلبستگی کا بہت خیال تھا، ان کا خط جو آیا تھا اس میں تو اپنی دلبستگی کا بہت اظہار کیا تھا اور تمہارے مدرسہ کی بہت تعریف کی تھی۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے

تمہارے اخلاص کی بدولت تمہارے منشاء کے موافق مدرس مل گیا اور بھائی شمیم کو اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے کہ انہوں نے سینہ پر پتھر رکھ کر ان کو تمہارے یہاں بھیج دیا۔

مولوی یوسف تتلی کل خود ہی یہاں پہنچ گئے۔ تمہارے لئے دل سے دعا کرتا ہوں مگر افریقہ سے زیادہ ضروری تمہارا بولٹن میں رہنا ہے کہ تمہاری وجہ سے مستقل خانقاہ قائم رہے گی۔

میرے پیارے! اس کی کوشش کرو کہ اب تم لوگ اس سلسلہ کو جاری کرو۔ ارادہ تو یہ ضرور ہے کہ واپسی میں تمہارے یہاں بھی آؤں مگر زندگی کا کچھ اعتبار نہیں۔ میرا ارادہ شروع شوال میں تمہارے [یہاں] آنے کا ہے, اس دوران میں مفتی محمود صاحب کو بھی آمادہ کرلو کہ میں تو بالکل بے کار ہو گیا, اللہ تعالیٰ تمہاری امنگوں کو اور تجویزوں کو بار آور فرمائے۔

میں تو بالکل بے کار ہو گیا, اب تم لوگ اپنی اپنی جگہوں کو سنبھالو۔ دار العلوم کی نئی تعمیر کیلئے بھی دل سے دعا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نہایت سہولت، کامیابی اور مالی امداد کی وسعت کے ساتھ تکمیل کو پہنچائے۔ خدیجہ اور اس کی والدہ سے بھی سلام مسنون اور دعا کہہ دیں۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم حبیب اللہ، ۲۲/ مارچ ۸۱ء، مدینہ طیبہ

از حبیب اللہ سلام مسنون۔

﴿286﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۳/ اپریل ۸۱ء/ ۲۹/ جمادی الاولی ۱۴۰۱ھ

عزیزم سلمہ!

بعد سلام مسنون، تمہارا خط ملا۔ میرا خیال تھا کہ ڈاک سے جواب دوں مگر قاضی صاحب اور عبدالحفیظ آ رہے ہیں اسلئے معتبر ذریعہ یہی سمجھا۔ مولوی سیف الرحمٰن کے اہتمام سے پڑھانے سے بہت مسرت ہوئی, ان سے میری طرف سے بہت بہت شکریہ ادا کر دیں کہ آپ کی تعریف اولاً ان خطوط سے معلوم ہوئی جو آپ نے بھائی شمیم کو لکھے تھے۔ اللہ تعالیٰ زیادہ سے زیادہ ترقیات سے نوازے۔ عزیز شمیم مکی نے آپ کے وہ دو خط جو مدرسہ صولتیہ میں آئے تھے مجھے بھیجے تھے, ان سے بہت خوشی ہوئی۔ اللہ تعالیٰ مزید ترقیات سے نوازے, آپ کے لئے اہتمام سے دعا کرتا ہوں۔

تمہارا بادام کا حلوہ سید خلیل کے ذریعہ ملا۔ اسی وقت سے استعمال شروع کر دیا۔ ابھی کوئی خاص فرق نہیں البتہ کچھ فرق ہے۔ میری نیند اگر آ جائے تو خوب آتی ہے ورنہ نہیں۔ دودھ میں پینے کے بہ نسبت حلوہ کی شکل میں کھانا آسان ہے کہ دودھ مجھ سے پیا نہیں جاتا۔ اللہ کا شکر ہے کہ تمہیں یہ مفید ہے۔ **اللهم زد فزد**

جو طلبہ افریقہ کا ارادہ کر رہے ہیں ان کے لئے میں منع تو نہیں کرتا لیکن میں نے اعلیٰ حضرت سے ماہ مبارک رائپور گذارنے کی درخواست لکھی تو حضرت نے لکھا کہ عزیز القدر رمضان کہیں آنے جانے کا نہیں ہوتا, اہتمام سے حضرت قدس سرہ کے معمولات پورے کرتے رہو۔ میں نے کہا کہ آخری عشرہ میں آ جاؤں؟ اس پر تحریر فرمایا کہ جو عذر پہلے ہے وہ آخر میں بھی ہے مگر تم اور تمہارے ابا زور آور ہیں۔ لیکن میرے والد صاحب نے مجھے منع کر دیا کہ حضرت کی یکسوئی میں فرق آئے گا۔

تمہارا ارادہ شروع شعبان میں آنے کا ہے, سر آنکھوں پر مگر پیارو! اپنی جگہوں پر طلبہ کو مشغول رکھو یہ زیادہ مناسب ہے۔ بھائی انور کا خواب بہت مبارک ہے, اللہ سچا کرے اور وہ دونوں جگہیں اپنے فضل سے دار العلوم کو مرحمت فرمائے۔

روضۂ اطہر پر میں تو اپنی بیماری کی وجہ سے نہیں جاتا لیکن اپنا سلام اور دوسروں کا اپنے دوستوں کے ذریعہ بھجواتا ہوں۔ تمہارے دار العلوم اور مدرسین وطلبہ کے لئے اہتمام سے دعا کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ اخلاص عطا فرما کر اپنے پاک رسول ﷺ کا اتباع نصیب فرمائے

تبلیغ والوں کے ساتھ جوڑ رکھا کرو۔ یہ نہ سوچا کرو کہ وہ نہیں تعلق رکھتے تو ہم بھی نہ رکھیں، یہ ہماری ضرورت ہے کہ جماعت میں زیادہ سے زیادہ جوڑ ہو۔ خدیجہ اور اس کی والدہ سے سلام مسنون کہہ دیں۔ تم نے خدیجہ کا حال نہیں لکھا خدا کرے وہ بالکل اچھی ہو۔

اپنے مدرسہ کے طلباء اور مدرسین سے بالخصوص ان سے جنہوں نے میری آمد پر توجہات فرمائیں سلام کہہ دیجئو۔ میرا ارادہ یہاں سے یکم شعبان کو مکہ جانے کا ہے اور وہاں سے چارٹر سے جو غالباً پندرہ کے پاس جائے گا جاؤں گا۔ میں نے اپنا نظام اس لئے لکھ دیا کہ اگر میرے پاس رمضان کرنا ہو تو یا تو شروع شعبان میں مکہ آجاؤ ورنہ سیدھے افریقہ آجاؤ۔ اور بہتر یہ ہے کہ اپنے یہاں کرو۔

عزیز عبد الرحیم کا حال معلوم نہیں۔ اس کو میری تاریخوں کا حال کہہ دو تا کہ وہ وہاں افریقہ آجائے۔ یوسف پیارے! اب اپنی روحانیت بڑھاؤ جتنی بڑھ سکے، کچھ وقت مراقبہ کا نکالو۔ فقط حضرت شیخ الحدیث صاحب، بقلم شاہد غفرلہ

از راقم سلام مسنون۔ ۳/اپریل ۸۱ء

﴿287﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۶/اپریل ۸۱ء/ ۲/ جمادی الثانیہ ۱۴۰۱ھ

عزیزم الحاج مولوی یوسف متالا سلمہ!

بعد سلام مسنون، ڈاکٹر اسماعیل صاحب نے تمہارے مدرسہ کے کاغذات دکھلائے ,میں نے باوجود سخت دورانِ سر کے تین دفعہ سنا۔ میری رائے یہ ہے کہ ان سب کاغذات کا عربی ترجمہ ٹائپ کرا کر سعودی عرب کا سفیر جو لندن میں ہے اس کی خدمت میں پیش کرواور اگر ہو سکے تو سفیر صاحب کو اپنے مدرسہ کا معاینہ بھی کراؤ,اور پھر سفیر صاحب بطور خود اپنی سفارش کے ساتھ یہاں بھیجیں تو انشاء اللہ تعالیٰ بہت مفید ہوگا۔

یہ اس واسطے کہ ہماری حکومت کے پاس پیسہ بہت ہے اور ایک اجتماع بھی ہوا تھا حکومت کی طرف سے جس میں یہ پوچھا گیا تھا کہ کون کون سی حکومت میں مساجد کی ضرورت ہے,علی میاں بھی اس میں آئے تھے۔ اگر کسی طرح کوشش کر کے سفیر کو ایک دفعہ دعوت دے کر اپنا مدرسہ تفصیل سے دکھا دو تو میری رائے ہے کہ مفید ہوگا,اللہ تعالیٰ مدد کرے۔

میرا تو جی چاہتا ہے کہ میں بھی شرکت کروں مگر آج کل تو خود مقروض ہوں۔اس وقت بھی چکر آرہا ہے مگر میں نے ڈاکٹر صاحب سے کہہ دیا تھا کہ کہ اپنے خط کے ساتھ میرا پرچہ بھی بھیج دیں,اس لئے مختصر لکھوا کر بھیج رہا ہوں۔

مولوی سیف الرحمٰن صاحب کی خدمت میں سلام مسنون کے بعد آپ کی بیوی کی علالت کا حال معلوم ہوا۔ یہ تو یاد نہیں کہ کس نے سنایا,اللہ تعالیٰ صحت تامہ کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔مولوی سیف الرحمٰن صاحب اگر اہلیہ کا آپریشن ہوگیا ہو تو ضرور مطلع کریں انتظار رہے گا۔اللہ تعالیٰ ہی صحت عطا فرمائے۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم حبیب اللہ،۶/اپریل ۸۱ء

﴿288﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۱۳/اپریل ۸۱ء/ ۹/جمادی الثانیہ ۱۴۰۱ھ

عزیزم سلمہ!

بعد سلام مسنون، تمہارا خط اسی وقت پہنچا۔ مقامی دشمنوں کی حرکات سے بہت تکلیف ہوئی، اللہ تعالیٰ تمہیں اور تمہارے مدرسہ کو ہر مکروہ سے محفوظ رکھے۔ سید خلیل کے ہاتھ حلوہ پہنچ گیا تھا اور اسی دن سے استعمال بھی شروع کر دیا تھا۔ تین دن تک تو نفع ہوا مگر پھر نہیں، حالانکہ برابر کھا رہا ہوں۔

دشمنوں کیلئے تم بھی اور اپنے طلبہ سے بھی کہہ دو کہ ہر نماز کے بعد سات مرتبہ **قل اعوذ برب الفلق** اول آخر درود شریف سات سات مرتبہ پڑھنے کا اہتمام کریں، نیز ان دشمنوں میں سے کوئی سامنے آئے تو **اللهم انا نجعلك فی نحورهم ونعوذ بک من شرورهم** پڑھ کر اشارہ سے پھونک مار دیا کریں۔

پریشانی طبعی چیز ہے، مجھے بھی بہت ہوئی اور تم پر تو روز گذرتی ہے، مگر اندر خانہ انشاءاللہ تعالیٰ تفاؤل بھی ہے کہ دیوبند اور سہارنپور دونوں مدرسوں میں مقامی ہنگامے بہت کثرت سے ہوئے، دیوبند میں ۱۰ھ میں اور سہارنپور میں ۲۰ھ میں جس میں حضرت سہارنپوری کو الگ کرنا وغیرہ پیش آیا۔ تاریخ مظاہر جلد ثانی میں مفصل ہے، میرے پاس تو ہے نہیں سہارنپور لکھ دو کہ تمہیں بھیج دیں، عزیز شاہد سلمہ کو خط لکھ دو۔

دارالعلوم میں ۱۰ھ میں اہل شہر نے مدرسہ پر قبضہ کرنے کی تجویز کی تھی اس وقت حضرت سہارنپوری بھی دیوبند کے مدرس تھے اور حضرت گنگوہیؒ کا ایک خط حضرت شیخ الہندؒ اور

حضرت سہارنپوریؒ کے نام مشترک آیا تھا جس کا فوٹو تذکرۃ الرشید یا مکاتیب رشیدیہ میں چھپا ہوا ہے۔ ان دونوں حضرات کو حضرت نے لکھا تھا کہ تم اپنے کام سے کام رکھو، رجوع الی اللہ کی تاکید کی تھی اور یہ کہ شہر والوں میں سے کوئی ہمنوا بنانا چاہے تو صاف انکار کر دو، اپنے مدرسین اور طلبہ سے کہہ دو کہ دعائیں کرتے رہو، ہراساں نہ ہوں۔

مولوی سیف الرحمٰن سے خاص طور سے سلام مسنون کے بعد کہہ دیں کہ دعا اور انابت الی اللہ کی خاص ضرورت ہے۔ اگر تمہارے مدرسہ میں ختم خواجگان کا معمول نہ ہو تو اسے بھی شروع کرا دیں۔ عزیز عبدالحفیظ اور قاضی صاحب وہاں ہوں تو ان سے بھی سلام مسنون کہہ دیں۔

خدیجہ اور اس کی والدہ سے سلام کہہ دیں۔ عبدالرحیم کے متعلق معلوم نہیں کہ کہاں ہے؟ ایک خط سے میرے رمضان افریقہ کی اطلاع اس کو بھی کر دیں۔ ایک پرچہ تمہارے خط میں ہے اس کو لفافہ میں بند کر کے بھیج دیں۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم حبیب اللہ، ۱۳/اپریل ۸۱ء

﴿289﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: مولانا عبدالرحیم متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۲۶/اپریل ۸۱ء / ۲۲/جمادی الثانیہ ۱۴۰۱ھ

عزیزم مولوی عبدالرحیم سلمہ!

بعد سلام مسنون، عرصہ سے نہ تمہارا کوئی خط آیا نہ کوئی خیر خبر ملی۔ مولوی یوسف متالا

سے بھی دریافت کیا تھا, انہوں نے بھی کوئی اطمینان بخش جواب نہیں دیا۔ کل مفتی اسماعیل کے خط سے آپ کا مکان پر ہونا اور مفتی صاحب کا آپ کے یہاں جانا معلوم ہوا۔

میری طبیعت بہت ہی خراب چل رہی ہے۔ دوران سر اور نیند کا نہ آنا اور بھوک نہ لگنا تو تقریباً مستقل ہیں۔ ان سب حالات پر بھی افریقہ کا رمضان طے ہورہا ہے۔ اگر حیات ہے تو اللہ تعالیٰ صحت وقوت عطا فرمائے ورنہ حسنِ خاتمہ کی دولت سے نوازے, آمین۔ ارادہ پہلے اخیر رجب میں مکہ اور وسطِ شعبان میں افریقہ کا تھا مگر اب معلوم ہوا کہ جہاز چارٹر ۱۵/شعبان کے بعد جائے گا۔ اس لئے اب خیال ہے کہ شروع شعبان میں مکہ جاؤں

میں تو بہت دنوں سے تحقیق کرر رہا تھا کہ افریقہ میں تمہارا ٹھکانا کہاں ہے؟ مگر اب تو معلوم ہوا کہ تم ہندوستان میں رہتے ہو۔ اپنی اہلیہ سے سلام مسنون اور بچوں کو دعوات کہہ دیں۔ معلوم نہیں تم نے اپنے وطن میں کوئی نائب مقرر کیا ہے یا نہیں جو ذکر کا سلسلہ جاری رکھے۔ اس دور فتن میں ذکر ہی فتنوں کا علاج ہے۔

نصیر مرحوم کے انتقال کے بعد مجھے تو ہندوستان جانے میں اشکال پیش آ گیا۔ اس لئے کہ اس مرحوم نے بھی ۳۸ھ سے لے کر اب تک کتب خانہ سے بالکل بے فکر کررکھا تھا جس کی بدولت میں علمی اور سلوکی کاموں میں مشغول رہا۔ اب سوچتا ہوں کہ سہارنپور جا کر اس کھڑاک کو میں کہاں بھگتوں گا۔ سہارنپور والے یہ سمجھ رہے تھے کہ میں فوراً خبر سنتے ہی سہارنپور پہونچ جاؤں گا مگر اس وقت تو واہمہ بھی نہیں آیا, البتہ حج کے بعد زندہ رہا تو ہندوستان کا ارادہ ہے۔

فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم حبیب اللہ, ۲۶/اپریل ۸۱ء

از حبیب اللہ سلام مسنون و درخواست دعا

﴿290﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۳۰/اپریل ۸۱ء/ ۲۶/جمادی الثانیہ ۱۴۰۱ھ

عزیزم سلمہ!

بعد سلام مسنون، کئی دن ہوئے تمہارا خط آیا تھا مگر مجھے اس کا جواب لکھنے میں قاضی صاحب اور عبدالحفیظ کی واپسی کا انتظار تھا۔ قاضی صاحب تو افریقہ سے سیدھے دہلی چلے گئے مگر عبدالحفیظ آ گیا اور اس سے مفصل بات چیت بھی ہوگئی۔

مجھے سید خلیل کی روایت سے بہت فکر ہو گیا تھا اور بہت سہم چڑھ گیا تھا مگر عبدالحفیظ نے میرے بوجھ کو بہت ہلکا کر دیا۔ اس نے بیان کیا کہ مرکز والوں نے کئی نے یہ جواب دیا کہ ابھی تو مکان ہی بنے ہیں اور یہ مکانات مدرسین کے واسطے نہیں بلکہ تبلیغ میں آنے والوں کے لئے ہیں۔

انہوں نے یہ بیان کیا کہ حضرت جی (مولوی انعام صاحب) سے ابھی مکان ہی بنانے کی اجازت لی ہے, ہمارا خیال یہ ہے کہ ایک قرآن کا مکتب صرف یہاں رکھیں, عربی پڑھانے کا یہاں کسی کا ارادہ نہیں۔ ان کی یہ رائے مجھے بھی پسند ہے اور مجھ سے کسی نے مشورہ لیا تو یہی کہوں گا کہ قرآن پاک کا مکتب اور اردو کے ایک دو رسائل بہشتی زیور اور مفتی کفایت اللہ صاحب کی تعلیم الاسلام ضرور داخل کر دو, البتہ [وہاں] عربی پڑھانے کا میں بھی مخالف ہوں۔ مولوی انعام سے ملاقات ہوئی تو ضرور بات کروں گا۔

مجھے باوجود بیماری کے تبلیغ کے متعلق کوئی بات ہو یا میرے دوستوں کی کوئی شکایت ہو تو اس کے سننے کا اہتمام ہوتا ہے اور اس کے سلجھانے کی حتی الامکان کوشش کرتا ہوں۔

.... کے متعلق تو پہلے سے بھی شکایات میرے کان میں پڑتی رہیں مگر میرے ان سے تعلقات نہیں اسلیئے ان کو تو لکھا نہیں ,حافظ پٹیل کو ضرور کچھ لکھتا مگر اب تو قصہ ہی دوسرا نکلا,اب تو مجھے اطمینان ہو گیا۔

مرکز والوں نے یہ بھی کہا کہ قرآن پاک کے مکتب کی ابتداء بھی ابھی سے کرنے کا ارادہ نہیں ,جب حضرت جی اجازت دیں گے جب کریں گے۔ میری رائے تو ہے کہ قرآن پاک شروع کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں اور اردو کے رسائل جیسا کہ اوپر لکھا۔

تم نے جو شکایت لکھی وہ بالکل صحیح ہے مگر میرے پیارے! میرا اور میرے اکابر کا یہی دستور رہا جو تمہارا اب تک ہے ۔ کبھی فرصت میں سن لینا بڑی ہے داستاں میری۔ کبھی فرصت میں اپنی آپ بیتی فرصت سے سناؤں گا اور اصل تو یہ ہے کہ قرآن پاک کی آیت ہے ’’وإن عاقبتم فعاقبوا بمثل ماعوقبتم به وإن صبرتم فهو خير للصابرين‘‘۔

تمہارے خط نے پرانے داغوں پر نمک چھڑک دیا۔ بذل لکھوانے میں حضرت کی شفقت بڑھ گئی تو حاسدین بڑھ گئے۔ ہمارے حافظ صاحب سے یہ کہا گیا کہ زکریا حضرت کے ساتھ صرف اس واسطے رہتا ہے تاکہ حضرت کی جگہ قبضا وے۔ حضرت حافظ صاحب نے ان کو یہ جواب دیا کہ اگر زکریا چاہے تو بہت مناسب ہے میں اس کی مدد کروں گا,اور حافظ صاحب نے میرے حضرتؒ سے یہ بات ذکر کر دی۔ میرے حضرت نے جواب دیا کہ وہ شاکی تو پاگل ہیں,زکریا کو تو کوئی ناظم بنانا بھی چاہے گا تو وہ نہیں بنے گا,اس کو تو میں خوب جانوں۔

میں چونکہ ہر وقت کا حاضر باش تھا مجھ پر یہ الزام باندھا گیا کہ یہ سی آئی ڈی مقرر ہے۔ حضرت کے ڈیکس میں سے زیور چوری ہو گیا تو الزام لگایا گیا کہ زکریا نے چرایا ہے۔ اور جب حضرت نے فرمایا کہ یہ اس کا کام نہیں تو کہا گیا کہ ایسی بھی کیا خوش فہمی، بچہ ہے مقروض ہے کر لیا ہو تو کیا بعید ہے۔ مگر میرے حضرت نے ذرا التفات نہیں کیا۔

اور[بھی] بہت سے واقعات ہیں۔ان سب کے بعد جب ایک اخراج حضرت
نے کیا تو میں نے دل سے سفارش کی۔حضرت ان مخالفوں سے واقف تھے,حضرت نے
تعجب سے فرمایا کہ تم بھی سفارش کرو؟ یہ سب قصے آپ بیتی میں آ چکے ہیں۔میں نے حضرت
سے عرض کیا کہ اس بے چارے کا دین و دنیا دونوں خراب ہو جائے گا۔لہذا تمہیں پرزور
نصیحت کرتا ہوں کہ مخالفت کا جواب مخالفت سے کبھی نہ دینا۔

اگر میری آمد پر وہ مرکز میں کوئی اجتماع کریں تو میں ضرور جاؤں گا اور میری تمنا ہے
کہ تم بھی چلو لیکن اگر نہیں جاؤ گے تو حضرت حاجی صاحبؒ ایک مرتبہ مکہ مکرمہ میں کسی مولود
میں شرکت کا وعدہ کر چکے تھے۔حضرت گنگوہیؒ سے فرمایا کہ تم چلنا چاہو تو ضرور چلو۔حضرت
گنگوہیؒ نے فرمایا کہ میں نہیں جاؤں گا تو حضرت حاجی صاحبؒ نے فرمایا کہ میں تمہارے
جانے سے اتنا خوش نہ ہوتا جتنا نہ جانے سے ہوا۔مگر مولود کا مسئلہ شرعی تھا اس لئے یہ تو نہیں
کہوں گا کہ تمہارے نہ جانے سے خوش ہوں گا مگر متأثر نہیں ہوں گا۔

اس کا ضرور اہتمام کرو کہ تم یا تمہارے متعلقین میں سے کوئی تبلیغ کی مخالفت نہ
کرے۔تبلیغ کی مخالفت مرکز والوں کی مخالفت نہیں بلکہ دین کی مخالفت ہے۔میرا تو ایک قدیم
مقولہ ہے جو تبلیغ کے شروع کے زمانہ میں بہت شہرت پا گیا تھا کہ لوگ سوال کرتے تھے کہ تبلیغ
زیادہ ضروری ہے یا ذکر شغل؟ میں جواب میں لکھ دیا کرتا تھا کہ کھانا ضروری ہے یا پانی؟

میرے تو چچا جان کے ملفوظات اس سے بھرے ہوئے ہیں کہ میری تبلیغ کے دو پہیے
ہیں 'علم و ذکر'۔اگر چچا جان کے ملفوظات و مکاتیب میں سے کوئی نہ ہو تو مجھے لکھو۔تم بہت
اہتمام رکھیو کہ جو علمائے حقہ میں سے کسی سے بیعت ہو ہرگز ہرگز اس کو نہ توڑیو۔میں تو جب
بیعت کرتا ہوں تو پہلے سے تحقیق کرتا ہوں کہ مشائخ حقہ میں سے کسی سے بیعت تو نہیں؟

صوفی جی کے رسالہ پر تو بڑی لے دے ہو رہی ہے کہ مگر میں صوفی جی کے رسالہ کا

بہت موافق ہوں, ان سے میں نے کہہ دیا کہ اس رسالہ کو اور چھپوادو۔ جس شخص نے امام بخاری پر بھی فقرہ کس دیا وہ تو اپنے کہے کو خود بھگتے گا ہماری تو مودودیوں سے لڑائی ہی یہ ہے کہ وہ اکابر کی گستاخی کرتا ہے۔

تم نے اچھا کیا کہ مولانا انعام صاحب کو اس سلسلہ میں کچھ نہ لکھا, آئندہ بھی کچھ نہ لکھیں, مجھے جو چاہے لکھو, میں تو بقول حضرت رائپوری کے 'چکنا گھڑا' ہوں۔ سید خلیل تو مجھے واقعی ڈرا گئے تھے مگر مولوی عبدالحفیظ کی بات سے میرا خوف نکل گیا۔ آئندہ بھی جب مرکز کی کسی بات پر نکیر کی جائے تو آپ اس کی تائید نہ کریں۔ یقیناً تمہیں ہرگز مرکز میں دارالعلوم کے متعلق مجمع میں یا خواص میں لب کشائی نہیں کرنی چاہئے۔ تمہاری تحریر میں مجھے کسی شہادت کی ضرورت نہیں, تمہارا لکھنا ہی کافی ہے۔

میرے پیارے! میں کب تک زندہ رہوں گا میرے لئے تو حسنِ خاتمہ کی دعا کیا کرو۔ روضۂ اقدس پر میں اپنی معذوری کی وجہ سے سلام کہلواتا ہوں, تمہارا ابھی سلام کہلوا دیا۔ تم نے نصیر پر جو اظہار رنج کیا یہ تو میرے یہاں تعزیت نہیں, البتہ تم نے جو ایصال ثواب کا اہتمام کیا اس سے بہت مسرت ہوئی۔ اس کے ایصالِ ثواب کی تو میرے پاس بہت سی خبریں آئیں, جن سے بہت جی خوش ہوا۔ فقط والسلام

حضرت شیخ الحدیث صاحب

بقلم حبیب اللہ، ۳۰/اپریل ۸۱ء

لندن سے جواب کیلئے ایک پوسٹل آرڈر آیا تھا وہ یہاں حجاز میں نہیں چلتا۔ خط والے کو جواب بھیج چکا ہوں اس کو آپ بھنا کر میری طرف سے اپنی صاحبزادی کی نذر کر دیں۔

﴿291﴾

از: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۲۸/اکتوبر ۸۱ء/ ۳۰/ذی الحجہ ۱۴۰۱ھ

عزیزی مولوی یوسف متالا سلمہ!

بعد سلام مسنون، میرا حافظہ خراب ہے اور بیماری نے اور زیادہ خراب کر دیا۔ مجھے تو یاد نہیں کہ کیا گستاخی ہوئی، بہر حال اگر کچھ بات ہوگئی ہو تو میری طرف سے معاف ہے۔ تمہارا ہدیہ دوستوں کی طرف سے پہنچ گیا، میرے پاس کچھ تھا نہیں کہ آپ کی خدمت میں پیش کرتا، اس کا پہلے میں معتوب ہو چکا ہوں۔

مولوی جی سے میرا بھی سلام کہہ دیں اور یہ کہ تمہیں کئی ٹیلی فون کرائے معلوم نہیں تمہیں کوئی پہنچا یا نہیں؟ میں وسط محرم میں ہندوستان کا ارادہ کر رہا ہوں بشرطیکہ زندہ رہا۔ اللہ تعالیٰ دار العلوم کو حوادث سے محفوظ رکھے۔ دوستوں کو سلام کہہ دینا۔

میری طبیعت لندن سے آنے کے بعد سے بہت خراب ہوگئی۔ اللہ تعالیٰ ہندوستان خیریت سے پہنچا دے اور پھر خیریت سے واپس لائے کہ وہاں والوں کے بہت ہی تقاضے ہو رہے ہیں اور میں بھی بعض وجوہ سے وہاں جانا ضروری سمجھتا ہوں۔

فقط

حضرت شیخ زید مجدہ

بقلم نجیب اللہ، ۲۸/اکتوبر ۸۱ء

﴿292﴾

از: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

بنام: حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ

تاریخ روانگی: ۲۸ر جنوری ۸۲ء/۴ر ربیع الثانی ۱۴۰۲ھ

ابی سیدی ومولای حضرت اقدس مدظلکم العالی علینا الی الابد

بعد سلام مسنون، خدا کرے حضرت والا کے مزاج گرامی بخیر ہوں۔ پچھلے دنوں حضرت والا کی شدت بیماری کی اطلاعات پر یہاں بحمد اللہ اجتماعی انفرادی دعاؤں کا ختمات کا اہتمام ہوتا رہا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ہم روسیاہوں پر رحم فرما کر حضرت والا کو صحت وقوت کے ساتھ تادیران کے سروں پر زندہ سلامت رکھے۔ آمین

یہاں پر حضرت والا کے ایک رمضان کی بہت ہی تمنا ہے مگر کیا کریں مقدرات کے سامنے بالکل بے بس ہیں، مسجد کا کام اب تک شروع بھی نہ ہوسکا۔ اب تک کاؤنسل کے پلان کی منظوریوں کے چکر میں ہیں۔ اللہ کرے کہ مسجد تیار ہو اور حضرت والا کے ساتھ یہاں کے مسلمانوں کا رمضان گذرے۔

میں نے حج کا ویزہ لیا تھا سیٹ بھی بک کروائی تھی، حج پر نہ آسکا۔ پھر حضرت کی علالت کی خبروں پر عمرہ کا ویزہ لے کر ٹکٹ تیار رکھا تھا، اب بھی زیارت کا ویزہ لیا ہوا ہے۔ دو ماہ کی اس کی مدت باقی ہے اور ٹکٹ بھی تیار ہے۔ متعلقہ درسی کتابیں جلد ختم کروا کر مہینہ ڈیڑھ مہینہ کے بعد میرا حاضری کا ارادہ ہے۔ دعا وتوجہ فرمائیں کہ میری سیآت حائل ہوکر سفر سے مانع نہ بنیں، اور جلد حاضری نصیب ہو، اور حضرت والا کی زیارت کا شرف حاصل ہوسکے

اخیر میں اس سیہ کار، اہلیہ اور خدیجہ کی طرف سے صلوۃ وسلام اور دعاؤں کی درخواست ہے۔ خدیجہ کی طبیعت پھر خراب ہوگئی ہے اسے درد کی شکایت پھر عود کرآئی۔ اس

کے لئے بھی دعاؤں کی خصوصی درخواست ہے۔ سب ہی خدام ۔۔۔ سے سلام مسنون [روضۂ اقدس پر] صلوٰۃ وسلام ودعاؤں کی درخواست۔ فقط

گدائے آستانہ عالی

یوسف۔۲۸ر جنوری ۸۲ء

《293》

از: مولانا عبدالحفیظ مکی صاحب مدظلہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: غالباً فروری ۸۲ء / ربیع الثانی ۱۴۰۲ھ

محبّ مکرم ومحترم حضرت مولانا یوسف صاحب ادام اللہ برکاتکم!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

وبعد آج عصر کے بعد حضرت کو آپ کا عریضہ سنایا۔ اسی وقت حضرت نے اس سیہ کار سے ہی فرمایا کہ جواب لکھ دو کہ میں نے عرض کیا تھا کہ چوہدری شاہین صاحب آج رات کو انگلینڈ جارہے ہیں اور ان کا کہنا یہ ہے کہ اگر حضرت مولانا یوسف کے خط کا جواب چاہے ایک سطری ہی لکھ دیں تو انہیں بہت خوشی ہوگی۔ میرے اس کہنے پہ حضرت مسکرائے اور فرمایا 'ہاں بہت خوشی ہوگی، لاؤ سناؤ!' اور ساتھ ہی جواب بھی لکھ دو، پھر جو جملے دوسری طرف لکھے ہیں وہ لکھوائے۔ اس سیاہ کار نے پڑھ کر سنا بھی دیا۔

فی الحال مختصراً یہی عرض ہے کہ فی الجملہ طبیعت ہندوستان سے تو بہتر ہے مگر ضعف بہت زیادہ ہے اور بلڈ پریشر کبھی بہت ہی کم ہو جاتا ہے جس سے ڈاکٹر حکیم سب گھبرا جاتے ہیں۔ دعاؤں کی بہ لجاجت درخواست۔ اہلیہ محترمہ وعزیزہ خدیجہ کو سلام ودعوات۔ والسلام

﴿294﴾

حضرت شیخ الحدیث صاحب قدس سرہ کا
حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی کے نام

آخری گرامی نامہ

تاریخ روانگی: ۵/فروری ۸۲ء/۱۲/ربیع الثانی ۱۴۰۲ھ

عزیز گرامی قدر قاری یوسف صاحب سلمہ!

بعد سلام مسنون، میری طبیعت بہت خراب ہے۔ تمہارے لئے تمہارے دارالعلوم کے لئے دعا سے کیا انکار, دعا کرتا ہوں۔ تم بھی میرے لئے خوب دعا کرو اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے اپنے وقت پہ حسن خاتمہ سے نوازے, طبیعت خوب خراب, خوب دعائیں کرو۔

فقط والسلام

حضرت شیخ، بقلم عبدالحفیظ

بروز جمعہ، ۵/فروری، ۱۹۸۲ء

ازطرف شاہد سلام مسنون وگذارش دعوات۔ معلوم نہیں کب تک آپ کی آمد ہو۔ بندہ ایک ماہ بعد ہند جا کر انشاء اللہ رجب میں پھر واپس ہوگا۔ گھر میں سلام مسنون عرض کردیں۔

ازطرف نجیب اللہ، بعد سلام مسنون درخواست دعوات۔ اب تو آپ کا ارادہ یہاں کی حاضری کا ہے۔ خدا کرے بخیر آپ سے جلد ملاقات ہو۔ دعاؤں کا متمنی ہوں, صلوٰۃ وسلام عرض کرتا ہوں۔

﴿295﴾

از: مولانا محمد شاہد صاحب مدظلہ

بنام: حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: ۱۸/فروری ۱۹۸۲ء/ ۲۵/ربیع الثانی ۱۴۰۲ھ

مکرم محترم جناب مولانا الحاج بھائی یوسف صاحب متالا زید مجدہ!

بعد سلام مسنون، خدا کرے مزاج گرامی بعافیت ہوں۔ الحمدللہ بندہ بخیر ہے۔ ابا جی مدظلہ کے مزاج گرامی بھی نسبتاً بہتر ہیں۔ ضعف وغیرہ تو زیادہ ہے لیکن الحمدللہ غنودگی بخار غفلت وغیرہ نہیں ہے۔ کھانا پینا بس یونہی معمولی سا ہو رہا ہے۔ ضعف آج کل خاصا ہے خون کی مقدار آج کل کچھ کم ہے, اس لئے اس ہفتہ میں کسی دن خون بھی دیا جائے گا۔ دعا فرماتے رہیں اللہ جل شانہ صحت وقوت عطا فرمائے۔

مظاہر علوم کے چھ سوالنامے فضلائے مظاہر علوم کے نام ارسال ہیں, ہر ایک کا نام لفافہ پر لکھا ہوا ہے, براہ کرم تکلیف فرما کر ہر ایک کے پاس بھجوادیں۔ یہ حضرات ستہ ان کے جوابات مستقل طور پر میرے پاس مدینہ منورہ بھیج دیں گے۔

آپ نے فون پر کئی مرتبہ یہ فرمایا ہے کہ تیری ایک [امانت] بھائی پٹیل کے ذریعہ پہنچے گی, میرے دہلی سے چلنے تک تو کوئی آئی نہیں تھی۔ اب اگر ابھی تک وہ امانت آپ کے پاس یا بھائی پٹیل صاحب کے پاس رکھی ہو تو براہ کرم اس کو مولوی حبیب اللہ صاحب کے نام پر مدینہ منورہ بھیج دیں, میں ان سے لے لوں گا۔

بندہ ۲۳/فروری کو دہلی جا رہا ہے, اور انشاء اللہ ایک دو ماہ بعد واپس آجائے گا۔ کل مولانا عبدالرحیم متالا صاحب کا خط ابا جی مدظلہ کے نام دستی آیا تھا جس میں انہوں نے مدینہ منورہ آنے کی اجازت مانگی تھی۔ لانے والے صاحب کے ذریعہ اس کا جواب ابا جی مدظلہ

نے لکھوادیا ہے کہ آجاؤ, اجازت ہے۔

وہ صاحب دو ہفتے تک زامبیا پہنچیں گے۔ اگر آپ سے فون پر ان کی کوئی بات ہو تو انہیں اطلاع کر دیں کہ حضرت نے تمہیں مدینہ منورہ آنے کی اجازت دے دی, تا کہ وہ جلد آجائیں۔ گھر میں اہلیہ محترمہ اور عزیزہ خدیجہ سلمہا کو بہت بہت سلام مسنون ودعوات۔

محمد شاہد غفرلہ۔ ۱۸؍ فروری ۱۹۸۲ء

﴿296﴾

حضرت شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ کا
حافظ محمد پٹیل صاحب، امیر جماعۃ دعوۃ وتبلیغ ڈیوزبری، انگلینڈ کے نام آخری مکتوب:

تاریخ روانگی: ۲۰؍ جمادی الاخریٰ ۱۴۰۲ھ/ ۱۴؍ اپریل ۱۹۸۲ء

عنایت فرمایم الحاج حافظ پٹیل صاحب زیدت معالیکم!

بعد سلام مسنون، عنایت نامہ ایسی حالت میں پہنچا کہ ضعف ونقاہت کی وجہ سے حرم پاک میں حاضر نہیں ہوسکتا لیکن آپ کے رفع انتظار کے لئے جواب لکھوا رہا ہوں۔

آپ نے فرانس کے جوڑ کی کارگذاری تفصیل سے لکھی, اس سے بہت ہی مسرت ہوئی۔ یہ ناکارہ دل سے دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ دوستوں کی مساعی جمیلہ کو قبول فرما کر اس کو دین کے فروغ کا ذریعہ فرماوے, کام کرنے والوں کو اخلاص وللّٰہیت اور اتقان کی دولت سے مالا مال فرماوے۔

مولانا انعام صاحب کی بیماری اور مشغولی کی وجہ سے ان کے آپ کے ہاں کے دورہ اور اجتماع کا بھی فکر ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے سفر کو آسان فرماوے اور ڈیوزبری اور بلجیم کے ہر دو اجتماع کو نہایت کامیاب فرماوے، ہر قسم کے مکارہ وشرور سے محفوظ رکھے اور ان

اجتماعات کوامت کے رشد و ہدایت اور تعلق مع اللہ کا ذریعہ فرماوے۔

یہ میں پہلے خطوط میں بھی لکھوا تا رہا ہوں کہ کام کا پھیلاؤ تو بحمد اللہ خوب ہو رہا ہے، اب زیادہ سے زیادہ اس کے جماؤ کیلئے کوشش کی جائے اور یہ کہ کام کرنے والے ساتھیوں کو اصولوں کی پابندی کی خوب تاکید کرتے رہیں کہ چچا جان نور اللہ مرقدہ کے یہاں اصولوں کی پابندی پر بہت زور رہا کرتا تھا۔

اس ناکارہ کیلئے درازی عمر سے زیادہ دعائے حسنِ خاتمہ کی ضرورت ہے کہ لب گور ہوں اور 'شبے ماند شبے دیگر نمی ماند' کا مصداق۔ سب ہی کام کرنے والے ساتھیوں سے سلام مسنون اور دعوات کہہ دیں۔ اس وقت عزیز مولوی یوسف میرے پاس ہیں انہی سے یہ سطور لکھوائی ہیں۔

یہ ناکارہ خاص طور سے تمہارے لئے دل سے دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ استقامت و ترقیات سے نوازے، زیادہ سے زیادہ ہمت وقوت عطا فرماوے اور اپنے وقت پر تمہیں بھی حسنِ خاتمہ کی دولت سے نوازے اور مجھے بھی۔

فقط

بہ ارشادِ قطب الاقطاب حضرت شیخ مدظلہم العالی

بہ قلم یوسف متالا

۲۰ رجمادی الاخریٰ ۱۴۰۲ھ/۱۴/اپریل ۱۹۸۲ء

﴿297﴾

از: حضرت مفتی محمود الحسن گنگوہی صاحب رحمہ اللہ

بنام: مولانا یوسف متالا صاحب

تاریخ روانگی: ۱۴۰۲ھ /۱۹۸۲ء

حامدا و مصلیا و مسلما

مکرم محترم حضرت مولانا یوسف متالا صاحب زید مجدکم!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

گرامی نامہ صادر ہوا۔ سوالنامہ جو کہ غالبًا عزیز مولوی شاہد سلمہ کے مشورہ سے مرتب کیا گیا ہے پہنچ گیا تھا۔

مکرما! کس منہ سے بات کروں اور کس قلم سے لکھوں اور کیا لکھوں۔ مجھے تو یہ کہتے ہوئے حیا معلوم ہوتی ہے کہ حضرت نور اللہ مرقدہ سے میرا سلسلہ ہے۔ اپنے اساتذہ سے کبھی اس کا اظہار و اقرار نہیں کیا، مبادا باعث بدنامی ہو۔ پھر جو صورت آپ حضرات اختیار کرنا چاہتے ہیں وہ خلفاء کی سوانح بن جائے گی نہ کہ حضرت اقدس نور اللہ مرقدہ کی۔ تو اس کی ضرورت ہی کیا ہے۔

مفتی عزیز الرحمٰن صاحب بجنوری نے بذریعہ خط خلفاء کی فہرست دریافت کی تھی تو میرے سامنے جواب میں نام بتانے سے معذرت فرمادی تھی۔ اگر فہرست تفصیلی حالات کے ساتھ شائع کرنا ہی ہے تو ایک گمنام ہی پڑا رہنے دیں، احسان ہوگا اس کا نام ہی نہ آئے۔

آپ کے لئے، آپ کے متعلقین کیلئے، آپ کے مدرسہ کیلئے دل سے دعا کرتا ہوں ملاقات کو بھی دل چاہتا ہے۔ بعض دفعہ ایسا غلبہ ہوتا ہے کہ بس کسی طرح پہنچ ہی جانا چاہئے مگر معلوم نہیں قدرت کو کیا منظور ہے۔

قوی میں اضمحلال ہے، پیغام اجل کا انتظار ہے

غم ہجر میں موت کا منتظر ہوں سنا ہے قیامت میں دیدار ہوگا

اس اضمحلال کے باوجود معاصی میں کمی نہیں، طبیعت ہر وقت گونا گوں لذائذ کی جویاں رہتی ہے

قدم سوئے مرقد، نظر سوئے دنیا کہاں جارہا ہوں، کدھر دیکھتا ہوں

اللہ تعالیٰ ہی فضل فرمائے۔

دارالعلوم دیوبند میں تعلیم جاری ہے۔ دوسرا مدرسہ جامع مسجد میں ہی ہے۔ عالمی کنونشن کی تجویز ہورہی ہے کہ دارالعلوم کو کس طرح خالی کرایا جائے۔ اس مقصد کیلئے عدالت میں مقدمہ بھی جاری ہے۔ اللہ پاک رحم فرمائے۔

عزیزہ خدیجہ بی اب تو ماشاء اللہ بڑی ہوگئی ہوگی، بہت کچھ پڑھ چکی ہوگی۔ میری طرف سے بہت بہت دعا و پیار۔ اس کی والدہ محترمہ کو دعا و سلام

احقر محمود غفرلہ، مدرسہ مظاہر علوم، سہارنپور

فضائل درود شریف

''ایک بشارت''

بنام: حضرت اقدس شیخ الحدیث صاحبؒ

از: حضرت مولانا ڈاکٹر ماجد علی صاحب علیگڑھی

''مخدومی و معظمی حضرت اقدس دامت برکاتکم ومتعنا اللہ والمسلمین بطول بقائک وبرکات انفاسک السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ ۔

امید ہے کہ مزاج گرامی بخیر ہوں گے۔ دیگر احوال یہ ہیں کہ رمضان المبارک میں اعتکاف کے درمیان حضورِ اکرم ﷺ نے ایک بشارت دی تھی جس کو وہاں بیان نہ کر سکا تھا۔ وہ بشارت یہ ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا ''زکریا (یعنی حضرتِ والا) رسالہ فضائل دُرود کی وجہ سے اپنے معاصرین پر سبقت لے گیا'' اس ناکارہ کو اس پر تعجب بھی ہوا کہ حضرتِ والا کی احادیث کی اور دین کی محنت کی اور بھی خدمات ہیں جو بہت اونچی ہیں، لیکن بعد کو اشکال رفع ہوا کہ دل میں یہ بات آئی کہ رسالہ فضائل دُرود حضرتِ والا کے عشق نبوی کی دلیل ہے۔ اور اس اعتبار سے بھی حضرتِ والا دوسروں پر سبقت لے گئے ہیں............ الخ
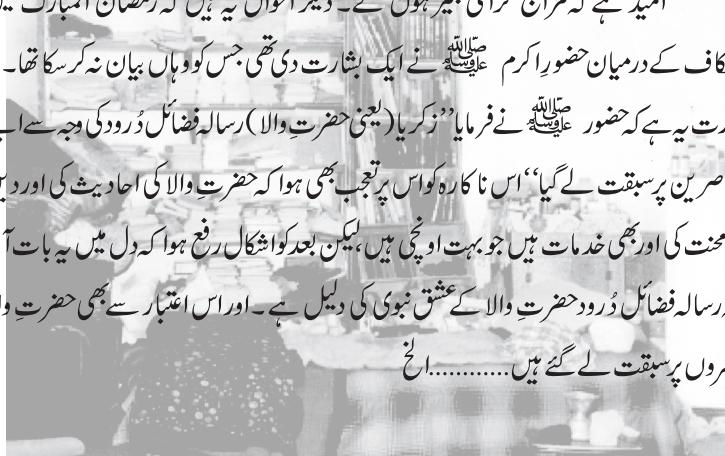
فضائل درود شریف

''ایک بشارت''

بنام: حضرت اقدس شیخ الحدیث صاحبؒ

از: حضرت مولانا ڈاکٹر ماجد علی صاحب علیگڑھی

''مخدومی و معظمی حضرت اقدس دامت برکاتکم ومتعنا اللہ والمسلمین بطول بقائک وبرکات انفاسک السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

امید ہے کہ مزاج گرامی بخیر ہوں گے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نیز کافی عرصہ ہوا حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ہی اس ناکارہ کو یہ بشارت ملی تھی کہ جمعہ کے روز آپ کوئی مخصوص دُرود یا قصیدہ پڑھتے ہیں جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت پسند ہے اگر ایسا ہے تو وہ درود یا قصیدہ اِس ناکارہ کو بھی بتادیجیے ممنون ہوگا......

جواب :- اللہ تعالیٰ خواب کو میرے لئے اور تمہارے لئے مبارک کرے، پسند آنے کے واسطے اونچی چیز کا ہونا ضروری نہیں......

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا خواب میں دیکھنا احادیثِ صحیحہ سے ثابت ہے......

بندہ کا معمول جمعہ کے دن بعد عصر

''اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلىٰ سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَ عَلىٰ اٰلِهٖ وَ سَلِّمْ تَسْلِيمًا''

اسّی مرتبہ پڑھنے کا ۲۵-۳۰ سال سے ہے۔ فضائل درود کی تالیف کے بعد سے اس کے اخیر کے دو قصیدے ملا جامی اور حضرت نانوتوی کا کبھی کبھی سننے کی نوبت آجاتی ہے۔

حضرت شیخ الحدیثؒ۔

از:　　حضرت مولانا یوسف متالا صاحب مدظلہ العالی

بنام:　　حضرت مولانا عبدالرحیم متالا صاحب مدظلہ العالی

تاریخ روانگی: غالباً ذیقعدہ/ذی الحجہ ۸۷ھ　مطابق فروری مارچ ۶۷ء

محترم المقام محسنم قبلہ بھائی عبدالرحیم صاحب مد فیوضکم و برکاتکم!

بعد سلام مسنون! ---------------------

مندرجہ ذیل درود شریف حضرت شیخ مدظلہم پڑھتے ہیں۔ دو دفعہ اس کی شیخ سے میں نے تصحیح کی۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ وَ بَارِکْ عَلیٰ سَیِّدِنَا وَ مَوْلٰنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ نَبِیِّ الرَّحْمَۃِ وَ عَلیٰ اٰلِہٖ وَ صَحْبِہٖ وَاَتْبَاعِہٖ کَمَا ھُوَ اَھْلُہٗ وَ کَمَا تُحِبُّ وَ تَرْضٰی وَ بِعَدَدِ مَا تُحِبُّ وَ تَرْضٰی کُلَّمَا ذَکَرَہُ الذَّاکِرُوْنَ وَ کُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِکْرِہِ الْغَافِلُوْنَ۔

فقط: یوسف